

کی سرفراز کتب خانہ اقبال  
میں سے منتخب احادیث کی تفسیر

# تصحیح النبی

تَحْقِيقُ الْحَقِيقَةِ

## تَحْقِيقُ الْحَقِيقَةِ

فِي تَحْرِيجِ أَحَادِيثِ فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ

تَوَلَّاهَا الْحَقِيقُ الرَّحْمَنُ قَامِي بُرْہی

وَأَمْرُ رِضْوَانِ اللَّهِ تَعَالَى

زین سربسقی

عزیز الشاہ مفتی نور الدین

اسٹریٹ بریسٹ بورڈ آف ہرک

وَأَمْرُ الْعَمَلِ وَبِضْ

زین سربسقی

عزیز الشاہ مفتی نور الدین

اسٹریٹ بریسٹ بورڈ آف ہرک

نَاشِرُ

شَرِيعَه بُورْد آف اَمْرِيكَا شِكَاگو

کے ہر نکتہ کا بیان اہل علم کی تحفہ ہے  
 قلمی و لسانی تحفہ ہے

# تصحیح الخصال

تَحْقِيقًا مَرْفُوعًا

## تَحْقِيقُ الْمَقَالِ

فِي تَحْرِيجِ لِحَادِيثِ فَضَائِلِ الْأَعْمَالِ

وَالطَّيْفِ الرَّحْمَنِ عَلَيْهِ السَّلَامُ

لِلْمُؤَلِّفِ الْفَخْرِيِّ  
 زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ

— زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ —

عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ  
 عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ

— زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ —

عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ عَنْ أَبِيهِ  
 عَنْ زَيْدِ بْنِ سَعْدٍ

نَاشِرٌ

شَرِيعَةُ بَوْرْدِ آفْ آمَرِيْكََا شِكَاگو



# تصحیح الخیال

تلخیص و ترجمہ

تحقیقُ المقال فی تخریج احادیث فضائل الاعمال  
مؤلف: مولانا لطیف الرحمن صاحب قاسمی بہرائچی  
مترجمین

مولانا سید احمد و میض صاحب ندوی

مولانا رضوان اللہ صاحب قاسمی

زیر نگرانی: حضرت مولانا شاہ محمد جمال الدین مفتاحی مدظلہ

زیر سرپرستی: حضرت مولانا شاہ مفتی نور الرحمن صاحب

پیشکش: طوبی ریسرچ لائبریری

معاون خصوصی: بھائی طاہر صدیقی + مفتی محمد اقبال صاحب

[toobaa-elibrary.blogspot.com/](http://toobaa-elibrary.blogspot.com/)



تبدیلی جماعت کی معرفت فضائل اعمال کے متعلق شبہات کا ازالہ اور احادیث میں فضائل

# تصحیح الخیال

تَلْخِصُّ وَتَرْجِبُهُ

## تحقیق المقال فی تخریج احادیث فضائل الاعمال

ضعیف احادیث کا تفصیلی حکم، فضائل اعمال میں ان کا مقام، علماء سلف کا ضعیف احادیث کے تعلق سے حراج و مذاق، فضائل اعمال میں موجود اساسی احادیث کی تخریج اور اس کے مقام و مرتبہ کی تعیین حقائق کی روشنی میں کی گئی ہے۔ اسی طرح سلاسل صوفیاء کا برحق ہونا، صوفیاء حنا بلہ خصوصاً ابن تیمیہ اور شیخ محمد بن عبدالوہاب وغیرہ کی ان سے وابستگی، ان کے اوراد و اشغال، کشف و کرامات کا تفصیلی طور پر ذکر کر کے اس باب کے سارے اعتراضات کے جوابات دینے کی کامیاب کوشش کی گئی ہے۔

زیر سرپرستی  
حضرت مولانا شاہ مفتی نوالہ الرحمن صاحب مدظلہ  
اسپیشل ریسرچ بورڈ آف امریکہ

ناشر: شریعہ بورڈ آف امریکا شکاگو



# تفصیلات کتاب

جملہ حقوق طباعت بحق ناشر محفوظ

تصحیح الحیال ترجمہ تحقیق المقال

نام کتاب:

مولانا سید احمد و میض صاحب ندوی، مولانا میر رضوان اللہ صاحب قاسمی

نام مترجمین:

حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مدظلہ العالی

زیر نگرانی:

حضرت مولانا شاہ مفتی نوال الرحمن صاحب مدظلہ العالی

زیر سرپرستی:

شریعیہ بورڈ آف امریکہ

زیر اہتمام:

۲۱۰۰

تعداد:

۱۴۲۸ھ، ۲۰۰۷ء

سن طباعت:

ٹی ایچ پرنٹرس، دہلی

طباعت:

۲۰ امریکی ڈالر ۳۰۰/- روپے

قیمت:

## ملنے کے پتے

(۱) شریعیہ بورڈ آف امریکہ فون نمبر: 773-7648501، 773-7648274

فیکس نمبر: 773-7648497

(۲) حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب مفتاحی صدر المدین دارالعلوم حیدرآباد فون نمبر: 09440771595

(۳) مولانا محمد مصدق القاسمی ناظم تعلیمات ادارہ اشرف العلوم حیدرآباد فون نمبر: 09247555916

(۴) مکتبہ نوائے حرم 39/12-C، گلی نمبر 3 رحمانیہ مسجد والی، چوہان باگھر، نیو سلیم پور، دہلی-۵۳ فون نمبر: 91629288

(۵) کتب خانہ نعیمیہ جامع مسجد، دیوبند، یو پی۔

(۶) مکتبہ فیض ابرار 16-2-61/A/1/4B اکبر باغ، ملک پیٹ، حیدرآباد (اے پی)

(۷) مکتبہ خلیلیہ مفتی محلہ، سہارنپور (یو پی)

(۸) مکتبہ بخوی، مفتی محلہ، سہارنپور

(۹) ہندوستان پبلیکیشنز، پچھلی کمان، حیدرآباد۔

## فہرست عناوین

|    |   |          |
|----|---|----------|
| ۵۵ | مولا ناشاہ جمال الرحمن صاحب لازالت شمس فیوضہ طالعہ  | پیش لفظ  |
| ۵۷ | مفتی محمد جمال الدین صاحب قاسمی دامت برکاتہم        | تقدیمہ   |
| ۶۳ | عرض مترجمین:  |          |
| ۶۶ | فضائل اعمال کا تعارف                                | پہلا باب |
|    | مقدمہ   |          |
| ۶۶ | کتب فضائل کی تالیف کے اسباب و محرکات                |          |
| ۶۶ | فضائل قرآن  |          |
| ۶۷ | فضائل رمضان   |          |
| ۶۷ | فضائل تبلیغ   |          |
| ۶۸ | حکایات صحابہ  |          |
| ۶۸ | فضائل نماز  |          |
| ۶۹ | فضائل ذکر   |          |
| ۶۹ | فضائل حج  |          |
| ۷۰ | فضائل صدقات   |          |
| ۷۰ | فضائل درود  |          |
| ۷۲ | فضائل اعمال کے مصادر و مراجع                        |          |
| ۷۴ | کتب فضائل کی ترتیب میں حضرت شیخ الحدیث کا طریقہ کار |          |
| ۷۶ | کتب فضائل کی اہمیت                                  |          |
| ۷۷ | فضائل قرآن  |          |
| ۷۷ | فضائل نماز  |          |
| ۷۸ | فضائل ذکر   |          |

- ۷۸ ..... فضائل حج
- ۷۸ ..... فضائل صدقات
- ۷۸ ..... فضائل زورود
- ۷۸ ..... فضائل رمضان
- ۷۹ ..... فضائل تبلیغ
- ۷۹ ..... حکایات صحابہؓ
- ۸۰ ..... کتب فضائل پر میرے کام کی نوعیت
- ۸۱ ..... تبلیغی جماعت کا تعارف
- ۸۷ ..... **دوسرا باب : کرامات اور خلاف عادت واقعات**

## کرامات کا ثبوت

- ۸۸ ..... صوفیائے حنابلہ
- ۹۵ ..... حنبلی مشائخین اور محدثین کرامؒ کے کچھ کرامات، تصرفات اور مدح کاشفات
- ۹۶ ..... مسلمانوں میں رائج فقہی مذاہب پر اعتراض کرنے والا بدعتی اور اہل سنت سے خارج
- ۹۷ ..... حضرات صوفیاء کے ساتھ امام احمدؒ کے تعلقات
- ۹۷ ..... حضرات صوفیاء کے سماع سے امام احمدؒ کی موافقت
- ۹۸ ..... مقامات تصوف میں امام احمد بن حنبلؒ کا مقام عظیم
- ۹۸ ..... امام اعظمؒ کی یاد پر امام احمدؒ کا گریہ اور آپؒ کے لیے رحمت کی دعاء
- ۹۸ ..... امام احمد بن حنبلؒ کی نظر میں ذکر و شغل کی اہمیت
- ۹۹ ..... حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی فضیلت و بزرگی
- ۹۹ ..... مامون رشید کی موت — امام احمدؒ کی دعاء اور مرضی کے مطابق
- ۹۹ ..... وفات کے بعد امام احمدؒ سے کرامات کا ظہور
- ۱۰۰ ..... امام احمدؒ کے شاگرد رشید علی بن موفیؒ کی موت کی تمنا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بات چیت
- ۱۰۱ ..... اللہ تعالیٰ کا گرامی نامہ علی بن موفیؒ کے نام



- ۱۰۱ \_\_\_\_\_ حضرت معروف کرچیؒ کی آستین سے ابو جعفر عابد طوسیؒ کا پھل حاصل کرنا
- ۱۰۲ \_\_\_\_\_ انویس میں ایک ہاتھ غیبی کا ایک بزرگ کو نہادینا
- ۱۰۳ \_\_\_\_\_ الفتح تو اس جنبیؒ کی بددعاء سے چوبیا کی موت
- ۱۰۳ \_\_\_\_\_ ایک حور کا سری سقطیؒ کا پیالہ پھوڑ دینا
- ۱۰۳ \_\_\_\_\_ مرحومین اور آثار صلحاء کا وسیلہ لینا
- ۱۰۴ \_\_\_\_\_ مرحومین کا وسیلہ
- ۱۰۵ \_\_\_\_\_ مرحومین کے وسیلہ سے پانی کی دعاء کرنا
- ۱۰۶ \_\_\_\_\_ عشاری کے بیٹے (دس سالہ لڑکے) کے وسیلہ سے پانی کی دعاء
- ۱۰۶ \_\_\_\_\_ امام بخاریؒ کے وسیلے سے دعاء استسقاء
- ۱۰۶ \_\_\_\_\_ نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت
- ۱۰۸ \_\_\_\_\_ نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک سے استعانت
- ۱۰۸ \_\_\_\_\_ آقائے نامدار ﷺ کی قبر اطہر سے آواز آئی
- ۱۰۸ \_\_\_\_\_ نبی اکرم ﷺ سے مدد کی درخواست
- ۱۰۹ \_\_\_\_\_ حضور اکرم ﷺ کے آثار سے برکت حاصل کرنا پسندیدہ اور مطلوب عمل
- ۱۰۹ \_\_\_\_\_ قبروں کے قریب دعائیں قبول ہوا کرتی ہیں
- ۱۱۱ \_\_\_\_\_ امام ابو حنیفہؒ کی قبر سے امام شافعیؒ کا برکت حاصل کرنا اور وہاں دعاء کرنا
- ۱۱۱ \_\_\_\_\_ اہل قبر کے عذاب کا دور ہونا اور قبروں کا روشن ہونا
- ۱۱۳ \_\_\_\_\_ قبروں کی برکت سے بلائیں دور ہو جاتی ہیں
- ۱۱۳ \_\_\_\_\_ حضرت خضر علیہ السلامؒ با حیات ہیں
- ۱۱۳ \_\_\_\_\_ حضرت خضر علیہ السلامؒ کا عمر بن عبد العزیز کو نصیحت کرنا
- ۱۱۴ \_\_\_\_\_ حضرت خضر علیہ السلامؒ غیب کی باتوں پر مطلع ہو جاتے ہیں
- ۱۱۵ \_\_\_\_\_ حضرت خضر علیہ السلامؒ کا بھوکے کو کھانا کھلانا
- ۱۱۵ \_\_\_\_\_ امام احمدؒ کا حضرت خضر علیہ السلامؒ کے ہمراہ سفر حج

- ۱۱۶ \_\_\_\_\_ احمد و ستانی جنات کا امام احمدؒ کے دور ابتلاء میں جنت کے پانی کے ذریعہ علاج کرنا
- ۱۱۷ \_\_\_\_\_ بزرگ کا پانی پر چلنا
- ۱۱۸ \_\_\_\_\_ اؤں میں اڑنا اور عالم میں تصرفات کرنا
- ۱۱۸ \_\_\_\_\_ نبیؐ امور کے ذمہ داران
- ۱۱۸ \_\_\_\_\_ شیخ مرداوی کی روٹی سے ایک اندھے کا دینا ہونا
- ۱۱۹ \_\_\_\_\_ امام احمدؒ کے گھر سے چیونٹیوں کا نکلنا
- ۱۱۹ \_\_\_\_\_ کلام کے ذریعہ قفل کھولنا
- ۱۱۹ \_\_\_\_\_ موت سے پہلے عمر بن عبد العزیزؒ کا فرشتوں کو دیکھنا
- ۱۲۰ \_\_\_\_\_ فرشتوں کا نظر آنا
- ۱۲۰ \_\_\_\_\_ آسمان کے کھلے ہوئے دروازہ کو دیکھنا
- ۱۲۰ \_\_\_\_\_ شیخ عماد الدین کا تصرف
- ۱۲۱ \_\_\_\_\_ راز ہائے دل پر واقفیت
- ۱۲۱ \_\_\_\_\_ مرد و عورت کی پوشیدہ باتوں پر اطلاع
- ۱۲۲ \_\_\_\_\_ دلی خیالات کا کشف اور علامہ ابن تیمیہؒ کی تائید
- ۱۲۲ \_\_\_\_\_ ابن تیمیہؒ کا لوح محفوظ کو دیکھ کر غیب کی باتوں کی خبر دینا
- ۱۲۳ \_\_\_\_\_ علامہ ابن تیمیہؒ اور غیبی باتوں کی اطلاع
- ۱۲۳ \_\_\_\_\_ علامہ ابن تیمیہؒ کا خیالات اور غیبی امور پر مطلع ہونا
- ۱۲۷ \_\_\_\_\_ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سلسلہ قادریہ کے حضرات صوفیاء میں تھے
- ۱۲۸ \_\_\_\_\_ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ اور بیعت تصوف
- ۱۲۹ \_\_\_\_\_ شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور آپؐ کے درجات عالیہ
- ۱۲۹ \_\_\_\_\_ علامہ ابن تیمیہؒ کا ناشتہ
- ۱۳۰ \_\_\_\_\_ ابن تیمیہؒ کے لیے دنیا بھی جنت
- ۱۳۰ \_\_\_\_\_ سلاسل تصوف کے متعلق شیخ عبد اللہ بن محمد بن عبد الوہابؒ کا موقف

- ۱۳۰ \_\_\_\_\_ شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ اور مقامات تصوف
- ۱۳۱ \_\_\_\_\_ حافظ ابن قیم جوزیؒ اور آپ کا تصوف
- ۱۳۲ \_\_\_\_\_ امام احمد بن حنبلؒ ابدال میں سے تھے
- ۱۳۲ \_\_\_\_\_ پیر کی صفات اور راہ سلوک میں اس کی اہمیت
- ۱۳۳ \_\_\_\_\_ ذکر الہی ولایت کا منشور
- ۱۳۳ \_\_\_\_\_ روح کی آپس میں ملاقات اور زندوں کے اعمال کا ان کے سامنے پیش ہونا
- ۱۳۴ \_\_\_\_\_ شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ کا حدیث سے ابدال کو ثابت کرنا
- ۱۳۴ \_\_\_\_\_ پوشیدہ امور اور دلی خیالات پر اطلاع
- ۱۳۶ \_\_\_\_\_ مردوں کا خواب میں زندوں کو نبیؐ کی امور کی اطلاع دینا
- ۱۳۸ \_\_\_\_\_ دلی ارادہ کی اطلاع
- ۱۳۸ \_\_\_\_\_ ایک شیخ کا اپنی موت کے وقت سے باخبر ہونا
- ۱۳۸ \_\_\_\_\_ مخفی گناہوں پر گنہگاروں کو تنبیہ
- ۱۳۹ \_\_\_\_\_ آخرت کے حالات کا کشف اور حضرت جبریلؑ سے بات چیت
- ۱۳۹ \_\_\_\_\_ نبیؐ کی امور کی اطلاع
- ۱۴۰ \_\_\_\_\_ ابدال و ادوات
- ۱۴۰ \_\_\_\_\_ انبیاءؑ اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں
- ۱۴۰ \_\_\_\_\_ شہداء زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے
- ۱۴۰ \_\_\_\_\_ مردہ کا اذان کو سننا اور اس کا جواب دینا
- ۱۴۱ \_\_\_\_\_ مردہ کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا
- ۱۴۱ \_\_\_\_\_ سر کا بدن سے جدا ہونے کے باوجود قرآن پڑھنا اور بات کرنا
- ۱۴۲ \_\_\_\_\_ ایک مردہ کی وجہ سے دوسرے مردہ کو جہنم سے نجات
- ۱۴۲ \_\_\_\_\_ مردہ کا قبر میں قرآن پڑھنا
- ۱۴۳ \_\_\_\_\_ قبر میں حفظ قرآن کریم



- قبروں کے پاس قرآن پڑھنا ۱۴۳
- مردوں کا قبر میں ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اور اس کیلئے اپنے رشتہ داروں سے نیا کپڑا مانگوانا ۱۴۳
- ایک کا فر کا شدت عذاب کی بناء پر قبر سے نکل کر پانی مانگنا ۱۴۳
- ضعیف خاتون کی دعاء سے مردہ کا زندہ ہونا ۱۴۵
- موت سے پہلے نوار کا مشاہدہ ۱۴۶
- جنازہ جس کو مانگنے نے کندھا دیا ۱۴۶
- مردہ کا اپنے ہاتھوں کو کھترنا ۱۴۶
- قبر میں رکھنے کے بعد مردہ کا ہنستا ۱۴۶
- حسٹل کے وقت مردہ کا غسل سے جھگڑنا ۱۴۷
- وصیت کو پورا نہ کرنے پر مردہ کا ڈانٹنا ۱۴۷
- انتقال کے بعد تصرف ۱۴۷
- میت کا اپنی قبر پر بیٹھ کر پرنسوں کی بول چال پر گفتگو کرنا ۱۴۷
- احمد بن ابی الکرام مقدسی ضلی کی تعویذ سے صحت کا حاصل ہونا ۱۴۸
- حضور اقدس ﷺ کے موعئے مبارک سے شفا حاصل کرنا ۱۴۸
- رسول اکرم ﷺ کی چادر مبارک سے برکت حاصل کرنا ۱۴۸
- حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ٹوپی سے حصول برکت ۱۴۹
- اس لباس سے تحرک حاصل کرنا جس میں جنگ بدر لڑی تھی ۱۴۹
- یحییٰ بن یحییٰ حمیری کے لباس سے حصول برکت ۱۴۹
- رسول خدا ﷺ کے بالوں (کی برکت سے) ہلکا کا ڈور ہونا ۱۴۹
- حضور اکرم ﷺ کے بالوں اور ان فتنوں سے مصیبتوں کا ڈور ہونا ۱۵۰
- عام لوگوں کا محدث کبیر ابو مسہر کے ہاتھوں کا بوسہ لینا ۱۵۰
- محدث شبیر سفیان بن عیینہ کا فضیل بن عیاض کے ہاتھوں کا بوسہ لینا ۱۵۰
- امام مسلم کا امام بخاری کی پیشانی اور قدموں کا بوسہ لینے کی خواہش کا اظہار ۱۵۰

- ۱۵۰ عام علماء و فقہاء، محدثین، نبی ہاشم، قریش اور انصار کا امام احمدؒ کے ہاتھوں اور سر کو بوسہ دینا
- ۱۵۱ ہاتھوں اور چہرہ کو چومنے کا مسئلہ
- ۱۵۱ حضرات سلف صالحین کا اہتمام تلاوت قرآن
- ۱۵۲ حور کے ساتھ گفتگو اور چار ہزار حرم قرآن کے عوض خریداری
- ۱۵۲ سلف صالح کا راستہ: فجر سے اشراق تک اور اوادو کار
- ۱۵۳ عرفہ کی رات دیگر شہروں میں عرفہ منانے میں کوئی حرج نہیں
- ۱۵۳ دانوں کی تسبیح اور اس پر تسبیح پڑھنا
- ۱۵۴ خواب میں حضرت علیؓ کا ایک شخص کے چہرہ پر رہنا اور اس کے آدھے چہرہ کا کالا ہو جانا
- ۱۵۴ سونے والے شخص کا خواب میں ایک رافضی کا ذبح کرنا اور اس کا واقعہ نہ یوح ہو جانا
- ۱۵۴ ریحوں کی قوی تاخیرات
- ۱۵۵ علامہ ابن تیمیہؒ کا تعویذ لکھنا
- ۱۵۵ پھر کئے والی رگ کے لئے نسخہ شفا
- ۱۵۵ داڑھ کے درد کو دور کرنے کے لئے
- ۱۵۶ پھوڑے پھنسیوں کے لیے
- ۱۵۶ سر کی تکلیف دہ بھوسے کے لیے
- ۱۵۶ باری والے بخار کے لیے
- ۱۵۶ عرق التماسے صحت کے لیے
- ۱۵۶ تعویذوں کے فوائد کا بیان علامہ ابن تیمیہؒ کے قلم سے
- ۱۵۷ ولادت میں آسانی کے لیے
- ۱۵۷ درد و ہ کی دوسری دعاء
- ۱۵۷ امام احمدؒ کا تعویذ دینا
- ۱۵۷ بخار کی تعویذ
- ۱۵۸ بلاؤں کو دور کرنے کے لیے

- ۱۵۸ \_\_\_\_\_ تعویذ کے متعلق حضرت عطاء کا فتویٰ
- ۱۵۸ \_\_\_\_\_ شیخ محمد بن عبدالوہاب کے نزدیک تعویذ کا حکم
- ۱۵۹ \_\_\_\_\_ تیسرا باب: فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کا حکم

### ضعیف احادیث کا حکم

- ۱۶۶ \_\_\_\_\_ کیا فضائل کے باب میں ضعیف حدیث پر عمل مطلقاً ناجائز ہے؟
- ۱۶۸ \_\_\_\_\_ امام بخاری کی کتاب "حلق افعال العباد" کے بعض ضعیف راویوں کے نام
- ۱۷۰ \_\_\_\_\_ امام بخاری کی کتاب "جزء رفع الیدین" کے بعض ضعیف راویوں کے نام
- ۱۷۱ \_\_\_\_\_ امام بخاری کی کتاب "جزء القراءة" کے بعض ضعیف روایات
- ۱۸۱ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۱۸۱ \_\_\_\_\_ تنبیہ
- ۱۸۲ \_\_\_\_\_ عقائد کی کتابوں میں درج شدہ ضعیف اور موضوع احادیث

### احکام شرعیہ اور ضعیف احادیث

- ۲۳۸ \_\_\_\_\_ علماء کی تصریحات
- ۲۳۹ \_\_\_\_\_ احکام کے باب میں ضعیف احادیث پر عمل
- ۲۳۳ \_\_\_\_\_ امام احمد بن حنبل اور حدیث ضعیف
- ۲۳۷ \_\_\_\_\_ عقائد کے علاوہ میں ضعیف حدیث پر عمل کے شرائط
- ۲۳۸ \_\_\_\_\_ ضعیف حدیث اور انکی تصحیح کے غیر معروف قواعد
- ۲۳۹ \_\_\_\_\_ کتب فقہیہ میں ضعیف احادیث
- ۲۴۴ \_\_\_\_\_ حافظ ابن حجرؒ کی کتاب (بلوغ المرام من أدلة الأحکام)
- ۲۴۷ \_\_\_\_\_ امام نوویؒ کی کتاب "خلاصة الأحکام من مهمات السنن و قواعد الإسلام"
- ۲۶۱ \_\_\_\_\_ ابن المقفعؒ کی کتاب "تحفة المحتاج"
- ۲۶۱ \_\_\_\_\_ کتاب المحرر فی الحدیث
- ۲۶۱ \_\_\_\_\_ صحیح احادیث کا التزام کرنے والے مفسرین کی کتابوں میں درج شدہ ضعیف احادیث



- ۲۶۲ \_\_\_\_\_ صحیح لکن خزیمہ و صحیح ابن حبان
- ۲۷۷ \_\_\_\_\_ فیہ الدین حلی مقدسی متوفی ۶۳۳ھ کی الأحادیث الجیدة المختارة
- ۲۹۰ \_\_\_\_\_ امام ابو عبد اللہ حاکم کی کتاب "المستدرک علی الصحیحین"
- ۳۱۰ \_\_\_\_\_ سید صدیق حسن خان کی کتاب "نزل الانوار"
- ۳۱۳ \_\_\_\_\_ ضعیف احادیث نقل کرنے میں اسلاف کا طریقہ کار
- ۳۱۳ \_\_\_\_\_ "مؤطا" میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ کار
- ۳۱۳ \_\_\_\_\_ بخاری و مسلم کی احادیث کا عمومی حکم
- ۳۱۴ \_\_\_\_\_ صحیح بخاری کی ضعیف قراردی ہوئی روایات
- ۳۱۵ \_\_\_\_\_ صحیح بخاری کی ضعیف اور اس کی تعلیقات میں مرفوع و مقولہ روایات
- ۳۱۵ \_\_\_\_\_ وہ احادیث جن پر محدثین نے تنقید کی اور ان کو شہرت حاصل نہیں ہو سکی
- ۳۱۶ \_\_\_\_\_ صحیح مسلم میں شواہد کے متعلق امام مسلم کا عمل
- ۳۱۶ \_\_\_\_\_ مقدمہ مسلم میں امام مسلم کا طریقہ کار
- ۳۱۷ \_\_\_\_\_ مقدمہ مسلم کے بعض راویوں کے حالات
- ۳۱۷ \_\_\_\_\_ حضرت امام احمد رضاؒ اور مسند میں آپ کا طریقہ عمل
- ۳۱۸ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کا احساس
- ۳۱۹ \_\_\_\_\_ علامہ ابن تیمیہ اور ان کی کتاب "الکلم الطیب" کی احادیث
- ۳۱۹ \_\_\_\_\_ ضعیف اور موضوع احادیث کو نقل کرنے میں علامہ ابن قیم کا طریقہ کار
- ۳۲۰ \_\_\_\_\_ موضوع روایتیں ذکر کرنے میں علامہ بیہقی کا طریقہ کار
- ۳۲۰ \_\_\_\_\_ "البيان في شرح عقود أهل الإيمان" میں موضوع احادیث اور اہوازئی و ابن مندہ کا عمل
- ۳۲۱ \_\_\_\_\_ دارقطنی کا اپنی کتابوں میں ضعیف اور موضوع احادیث نقل کرنا
- ۳۲۲ \_\_\_\_\_ ضعیف اور موضوع احادیث نقل کرنے میں بیہقی کا طریقہ کار
- ۳۲۲ \_\_\_\_\_ خطیب، الباقیم، ابن جوزی، ابن عساکر اور ابن ناصر کی کتابوں میں ضعیف اور موضوع احادیث کا ذکر
- ۳۲۲ \_\_\_\_\_ علامہ سیوطی کا اپنی کتاب میں موضوع احادیث ذکر کرنا

حضرات مفسرین کرام کا طریقہ کار \_\_\_\_\_ ۳۲۳

## فضائل اعمال کی احادیث کی تخریج

فصل اوّل: فضائل اعمال کی وہ احادیث جو بخاری و مسلم دونوں میں ہیں \_\_\_\_\_ ۳۲۴

### کتاب الایمان

حدیث (۱) اسلام کی بنیاد پانچ چیزوں پر ہے \_\_\_\_\_ ۳۲۵

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۵

حدیث (۲) ایمان کے ساتھ یا ستر سے زیادہ شیعے ہیں \_\_\_\_\_ ۳۲۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۶

حدیث (۳) ایمان مدینہ کی طرف سن آئیگا؛ جیسا کہ سانپ تل کی جانب آ جاتا ہے \_\_\_\_\_ ۳۲۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۶

### کتاب الصلاة

حدیث (۴) جس کے دروازے پر شہر جاری ہو، ورنہ اس میں روز آتہ پانچ وقت غسل کرے الی آخرہ \_\_\_\_\_ ۳۲۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۷

حدیث (۵) سفر صرف تین مسجدوں کی طرف کیا جائے \_\_\_\_\_ ۳۲۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۷

حدیث (۶) لا الہ الا اللہ کہنے والے پر اللہ نے دوزخ کی آگ حرام کر دی \_\_\_\_\_ ۳۲۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۸

حدیث (۷) رسول اللہ کا جماعت کے ساتھ نماز نہ پڑھنے والوں کے گھروں کو آگ لگا دینے کا ارادہ \_\_\_\_\_ ۳۲۹

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۲۹

حدیث (۸) جماعت کے ساتھ نماز پڑھنے کی فضیلت \_\_\_\_\_ ۳۳۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۰

حدیث (۹) جماعت کی نماز تنہا پڑھی ہوئی نماز سے سائیس درجہ افضل ہوتی ہے \_\_\_\_\_ ۳۳۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۰

حدیث (۱۰) جس کی نماز فوت ہو گئی گو یا کہ اس کے گھر کے لوگ اور مال سب چھین لیا گیا \_\_\_\_\_ ۳۳۱

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۱

### کتاب الصوم و لیلة القدر

حدیث (۱۱) نبی کریم ﷺ درمیانی مہینہ کے دس یوم مسجد میں گزارتے تھے \_\_\_\_\_ ۳۳۲

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۲

حدیث (۱۲) جو شخص ایمان و اخلاص کے ساتھ صیام میں مبادت کرے اس کے پچھلے کنہ معاف ہو جاتے ہیں \_\_\_\_\_ ۳۳۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۳

حدیث (۱۳) حقیقی مالدار کی سامان کی کثرت نہیں ہے \_\_\_\_\_ ۳۳۴

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۴

حدیث (۱۴) یہ مال یقیناً بڑا دلکش اور میٹھا ہے \_\_\_\_\_ ۳۳۵

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۵

حدیث (۱۵) کوئی نئے صدقہ میں زیادہ ٹوٹا ب ہے \_\_\_\_\_ ۳۳۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۶

حدیث (۱۶) میں کچھ صدقہ کہنا چاہتا ہوں \_\_\_\_\_ ۳۳۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۷

حدیث (۱۷) خرچ کرو بغیر گنے \_\_\_\_\_ ۳۳۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۸

حدیث (۱۸) مسکین اور یتیم کے لیے کوشش کرنے کا اجر عظیم \_\_\_\_\_ ۳۳۹

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۹

حدیث (۱۹) جو عورت اپنے گھر کا کھانا کسی فقیر کو اس طرح دے کہ گھر میں جھگڑا نہ ہو \_\_\_\_\_ ۳۴۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۰

حدیث (۲۰) خدا کی قسم وہ لوگ نقصان میں ہیں \_\_\_\_\_ ۳۴۱

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۱

حدیث (۲۱) جو مالدار کو قضا کرے \_\_\_\_\_ ۳۳۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۸

حدیث (۲۲) صبح کے وقت دو فرشتوں کا آنا اور دعاء کرنا \_\_\_\_\_ ۳۳۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۸

### کتاب الحج

حدیث (۲۳) جو شخص رفعت و فسوق سے بچے ہوئے اس گھر کا حج کرے \_\_\_\_\_ ۳۳۹

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۹

حدیث (۲۴) ایک عمرہ دوسرے عمرہ تک کے درمیانی گناہوں کے لیے کفارہ ہے \_\_\_\_\_ ۳۳۹

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۳۹

حدیث (۲۵) حضرت فضل بن عباسؓ نبی کریم ﷺ کے ردیف تھے \_\_\_\_\_ ۳۴۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۰

حدیث (۲۶) رمضان میں عمرہ کی فضیلت حج کے برابر ہے \_\_\_\_\_ ۳۴۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۰

### کتاب الآداب

حدیث (۲۷) اللہ اور آخرت پر ایمان رکھنے والے کو چاہیے کہ وہ اپنے پڑوسی کو تکلیف نہ دے \_\_\_\_\_ ۳۴۲

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۲

حدیث (۲۸) جو اللہ اور آخرت پر ایمان رکھتا ہو، اس کو چاہیے کہ اچھی بات کہے، یا خاموش رہے \_\_\_\_\_ ۳۴۲

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۳

حدیث (۲۹) کتے کو پانی پلانے پر بدکار عورت کی مفسرت \_\_\_\_\_ ۳۴۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۳

حدیث (۳۰) بلی کو باندھ کر رکھنے پر ایک عورت کو عذاب \_\_\_\_\_ ۳۴۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۴۳

حدیث (۳۱) جس کو یہ پسند ہو کہ اس کے رزق میں کثادگی و فراخی ہو اور عمر میں بڑھوتری ہو \_\_\_\_\_ ۳۴۳

- ۳۳۳ \_\_\_\_\_ خُرج
- ۳۳۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۲) یا رسول اللہ ﷺ! میرے حسن سلوک کا سب سے زیادہ حقدار کون ہے؟
- ۳۳۵ \_\_\_\_\_ خُرج
- ۳۳۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳) میری شرک ماں میرے پاس آتی ہیں
- ۳۳۵ \_\_\_\_\_ خُرج
- ۳۳۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۴) کیا میں تجھ کو ایک تھوڑے دوں؟
- ۳۳۶ \_\_\_\_\_ خُرج

### کتاب فضائل القرآن

- ۳۳۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۵) صرف دو قسم کے لوگوں پر حسد جائز ہے
- ۳۳۷ \_\_\_\_\_ خُرج
- ۳۳۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۶) قرآن پاک کی اچھی طرح نگرانی کرو
- ۳۳۷ \_\_\_\_\_ خُرج
- ۳۳۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۷) اللہ کی تو جہ سب سے زیادہ اس نبی کی جو زہر ہوتی ہے، خوش الحانی سے کلامِ انبی کی تلاوت کر رہا ہو۔
- ۳۳۸ \_\_\_\_\_ خُرج
- ۳۳۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۸) قرآن پاک پڑھنے اور اس پر عمل کرنے والے مومن کی مثال
- ۳۳۸ \_\_\_\_\_ خُرج
- ۳۳۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۹) قرآن کا ماہر اُونچے درجے کے فرشتوں کے ساتھ ہے
- ۳۳۹ \_\_\_\_\_ خُرج

### کتاب الذکر و دعاء

- ۳۵۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۴۰) ذکر کرنے والے اور نہ کرنے والے کی مثال
- ۳۵۰ \_\_\_\_\_ خُرج
- ۳۵۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۴۱) میں میرے حقیقی بندے کے گمان کے ساتھ ہوں
- ۳۵۰ \_\_\_\_\_ خُرج



حدیث (۴۲) اللہ کے کچھ فرشتے ایسے ہیں، جو راستوں میں گشت کرتے رہتے ہیں۔ ۳۵۱

تخریج ۳۵۱

حدیث (۴۳) دو بول جزدبان پر انتہائی ہلکے ہیں۔ ۳۵۲

تخریج ۳۵۲

حدیث (۴۴) مالدار سارا خیر لے اڑے۔ ۳۵۲

تخریج ۳۵۲

حدیث (۴۵) اے قاطعہ! اللہ سے ڈرو اور اپنے رب کے احکام بجا آؤ۔ ۳۵۳

تخریج ۳۵۳

حدیث (۴۶) جب انسان کے جسم کا کوئی حصہ درجسوس کرتا ہے۔ ۳۵۴

تخریج ۳۵۵

### کتاب المناقب

حدیث (۴۷) میرے گھر اور منبر کے درمیان کا حصہ زمین جنت کا باغیچہ ہے۔ ۳۵۶

تخریج ۳۵۶

حدیث (۴۸) اے اللہ! میرے مکہ سے دو گنی برکت نازل فرما۔ ۳۵۶

تخریج ۳۵۶

حدیث (۴۹) مجھے ایسی بستی کی طرف ہجرت کا حکم دیا گیا ہے، جو تمام بستیوں کو کھاجائے گی۔ ۳۵۶

تخریج ۳۵۷

حدیث (۵۰) بوزھے فحش کا دل دو چیزوں کے بارے میں ہمیشہ جوان رہتا ہے۔ ۳۵۷

تخریج ۳۵۷

حدیث (۵۱) رسول اللہ ﷺ نے پوری زندگی کبھی نگو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر تناول نہیں فرمائی۔ ۳۵۷

تخریج ۳۵۷

حدیث (۵۲) سات قسم کے لوگ قیامت کے دن اللہ کے عرش کے سائے میں ہوں گے۔ ۳۵۸

تخریج ۳۵۸

۳۵۹ \_\_\_\_\_ **فصل دوم: فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جو صرف بخاری میں پائی جاتی ہیں**

### کتاب الایمان

۳۵۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۵۳) حضور اکرم ﷺ کی شفاعت سے سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا

۳۵۹ \_\_\_\_\_ تخریج

### کتاب الزکاة

۳۶۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۵۴) اگر میرے قبضہ میں اُحد پياڑ کے برابر سونا ہو

۳۶۰ \_\_\_\_\_ تخریج

۳۶۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۵۵) میں نے نبی رحمت ﷺ کے پیچھے مدینہ میں عصر کی نماز پڑھی

۳۶۱ \_\_\_\_\_ تخریج

۳۶۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۵۶) جس کو اللہ تعالیٰ مال سے نوازیں اور وہ اس کی زکوٰۃ نہ لگائے

۳۶۱ \_\_\_\_\_ تخریج

### کتاب الصیام و لیلة القدر

۳۶۲ \_\_\_\_\_ حدیث (۵۷) اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں صیہ قد رکوع تلاش کرو

۳۶۲ \_\_\_\_\_ تخریج

۳۶۲ \_\_\_\_\_ حدیث (۵۸) صیہ قدر کی تاریخ بتانے کے لیے رسول اللہ ﷺ کا گھر سے نکلنا

۳۶۲ \_\_\_\_\_ تخریج

### کتاب الحج

۳۶۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۵۹) کیا ہم جہاد کریں؟ رسول پاک ﷺ سے ایک خاتون کا سوال

۳۶۳ \_\_\_\_\_ تخریج

### کتاب الآداب

۳۶۴ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۰) اللہ تعالیٰ کی حدود کے پاس نہک جانے والے اور اس سے تجاوز کرنے والے شخص کی مثال

۳۶۴ \_\_\_\_\_ تخریج

۳۶۴ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۱) برابری کا معاملہ کرنے والا درحقیقت صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے

۳۶۵ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۲) سب سے بہتر قرآن سیکھنے اور سکھانے والا ہے۔

۳۶۵ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۳) جو کوئی بھی مدینہ منورہ کے رہنے والوں کے ساتھ کر کے جائے

۳۶۵ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۶ \_\_\_\_\_ **فصل سوم: فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جو صرف صحیح مسلم میں مذکور ہیں**

### کتاب الایمان

۳۶۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۴) اسلام پہلے کے تمام گناہوں کو مٹاتا ہے۔

۳۶۷ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۵) اللہ تمہاری صورتوں اور مالوں کو بخش دیکھتے

۳۶۷ \_\_\_\_\_ **تخریج**

### کتاب الصلاة

۳۶۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۶) آدمی اور کفر و شرک کے درمیان نماز چھوڑنا (حائل) ہے۔

۳۶۸ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۷) پانچوں نمازوں کی مثال ایک نہر کی مانند ہے۔

۳۶۸ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۸) جب تم موزن کی آواز سنو تو وہی کہو، جو وہ کہہ رہا ہے۔

۳۶۹ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۶۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۶۹) رسول اللہ ﷺ نے ہم کو ہدایت و لے طریقے سکھائے۔

۳۷۰ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۷۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۷۰) تم میں سے جو شخص کوئی برائی دیکھے

۳۷۰ \_\_\_\_\_ **تخریج**

۳۷۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۷۱) ایک شخص کا جنگل میں بادل کے اندر سے آواز کا سننا

۳۷۱ \_\_\_\_\_ خرچ

### کتاب الزکاة

حدیث (۷۲) اے ابن آدم! اگر تو بچا ہو خرچ کرے گا تو تیرے لیے بہتر ہے۔ ۳۷۲

۳۷۲ \_\_\_\_\_ خرچ

حدیث (۷۳) صدقہ مال میں کچھ کمی نہیں کرتا۔ ۳۷۲

۳۷۳ \_\_\_\_\_ خرچ

حدیث (۷۴) جب انسان موت کی آغوش میں چلا جاتا ہے تو اس کے عمل کا دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ ۳۷۳

۳۷۳ \_\_\_\_\_ خرچ

حدیث (۷۵) جو شخص مال میں زیادتی کی غرض سے لوگوں سے سوال کرتا ہے۔ ۳۷۳

۳۷۴ \_\_\_\_\_ خرچ

حدیث (۷۶) جس دن سب سے زیادہ تعداد میں اللہ تعالیٰ بندوں کو آزاد کرتے ہیں اربع۔ ۳۷۴

۳۷۴ \_\_\_\_\_ خرچ

### کتاب الحج

حدیث (۷۷) کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زائد بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں۔ ۳۷۵

۳۷۵ \_\_\_\_\_ خرچ

### کتاب الآداب

حدیث (۷۸) سب سے بڑی نیکی اولاد کا اپنے باپ کے رشتہ داروں اور دوستوں کے ساتھ صلہ رحمی ہے۔ ۳۷۶

۳۷۶ \_\_\_\_\_ خرچ

حدیث (۷۹) جب کوئی شخص مسجد آئے تو وہ نبی ﷺ پر درود پڑھے۔ ۳۷۶

۳۷۷ \_\_\_\_\_ خرچ

حدیث (۸۰) جو مجھ پر ایک بار درود بھیجے، اس پر دس رحمتیں نازل ہوتی ہیں۔ ۳۷۷

۳۷۷ \_\_\_\_\_ خرچ

### کتاب الذکر

حدیث (۸۱) نماز کے بعد پڑھے جانے والے چند کلمات ایسے ہیں، جن کو کہنے والا کبھی ناسراؤ نہیں ہوتا۔ ۳۷۸

ترجیح ۳۷۸

حدیث (۸۲) تحسین یہاں کس چیز نے بیٹھایا؟ حضرت معاویہ ؓ کا مسجد میں بیٹھنے ہوئے لوگوں سے سوال ۳۷۸

ترجیح ۳۷۹

حدیث (۸۳) جو شخص ہر نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سبحان اللہ کہے۔ ۳۷۹

ترجیح ۳۷۹

حدیث (۸۴) کوئی بات اللہ تعالیٰ کو سب سے زیادہ محبوب ہے؟ ۳۷۹

ترجیح ۳۸۰

حدیث (۸۵) چار کلمے جو اللہ عز و جل کو سب سے زیادہ پسند ہیں۔ ۳۸۰

ترجیح ۳۸۰

حدیث (۸۶) جو قوم اللہ کے ذکر میں بیٹھتی ہو۔ ۳۸۰

ترجیح ۳۸۱

حدیث (۸۷) ایک روز نبی رحمت ﷺ صبح کی نماز کے بعد کلمے۔ ۳۸۱

ترجیح ۳۸۱

حدیث (۸۸) جو مسلمان، اچھی طرح وضو کرے۔ ۳۸۱

ترجیح ۳۸۲

### کتاب فضائل القرآن

حدیث (۸۹) جو یہ پسند کرنا ہو کہ جب وہ گھر سے نکلے تو تین حاملہ موٹی تازی اونٹنیں اس کو مل جائیں۔ ۳۸۳

ترجیح ۳۸۳

حدیث (۹۰) قرآن کے ذریعہ کچھ قوموں کا بلند ہونا اور کچھ کا پست و ذلیل ہونا۔ ۳۸۳

ترجیح ۳۸۴

حدیث (۹۱) رسول خدا ﷺ شریف لائے؛ جبکہ ہم ’’صفہ‘‘ میں بیٹھے ہوئے تھے۔ ۳۸۴

ترجیح ۳۸۴



حدیث (۹۲) جو شخص کسی مومن سے کوئی تکلیف دُور کرے گا \_\_\_\_\_ ۳۸۴

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۵

### کتاب المناقب

حدیث (۹۳) اللہ عزوجل نے مدینہ کا نام ”طابہ“ رکھا \_\_\_\_\_ ۳۸۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۶

حدیث (۹۴) مدینہ منورہ کی دونوں جانب جو کنگر ملی زمین ہے اس کے درمیانی حصہ کو میں حرام قرار دیتا ہوں \_\_\_\_\_ ۳۸۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۶

### کتاب الزہد

حدیث (۹۵) جب کسی کی نظر اپنے سے بڑے مالدار پر پڑے \_\_\_\_\_ ۳۸۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۷

### کتاب القیامۃ

حدیث (۹۶) قیامت کے روز جس شخص کا سب سے پہلے فیصلہ کیا جائے گا \_\_\_\_\_ ۳۸۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۸۹

**فصل چہارم:** فضائل اعمال کی ان احادیث صحیحہ کی تخریج جو صحیحین کے علاوہ میں منقول ہیں اور \_\_\_\_\_ ۳۹۰

### کتاب الایمان

حدیث (۹۷) جو شخص لا الہ الا اللہ کہے، وہ جنت میں داخل ہوگا \_\_\_\_\_ ۳۹۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۰

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۹۰

حدیث (۹۸) میں ایک ایسا کلمہ جانتا ہوں، جو شخص بھی اس کو دل سے پڑھے گا \_\_\_\_\_ ۳۹۱

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۱

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۹۱

حدیث (۹۹) مجھے ایسے چند کلمات معلوم ہیں کہ جو بندہ بھی موت کے وقت اس کو کہے گا \_\_\_\_\_ ۳۹۱

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۱

حدیث (۱۰۰) جو شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے، مہینہ اس پر رضی اللہ عنہما سے سول \_\_\_\_\_ ۳۹۲

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۲

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۹۲

حدیث (۱۰۱) جو نماز کی آواز سنے اور بلا عذر نماز کو نہ جائے \_\_\_\_\_ ۳۹۲

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۳

حدیث (۱۰۲) نماز کے ثواب کا سوال حصہ \_\_\_\_\_ ۳۹۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۳

حدیث (۱۰۳) سب سے بدترین چور \_\_\_\_\_ ۳۹۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۳

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۹۳

حدیث (۱۰۴) نماز کی پابندی کرنے والے کے لیے نور \_\_\_\_\_ ۳۹۵

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۵

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۹۵

### کتاب الصیام

حدیث (۱۰۵) وہ روزہ دار جن کے روزوں کا ہر صوف بھوک دیا ہے \_\_\_\_\_ ۳۹۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۶

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۹۶

حدیث (۱۰۶) شب قدر کی خاص دعاء \_\_\_\_\_ ۳۹۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۷

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۳۹۷

### کتاب الحج

حدیث (۱۰۷) آج جو شخص اپنے کان اور نگاہ پر قابو رکھے \_\_\_\_\_ ۳۹۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۳۹۸

- درجہ حدیث ۳۹۸ \_\_\_\_\_
- حدیث (۱۰۸) اللہ کے رسول ﷺ! اسلام کیا ہے؟ ۳۹۹ \_\_\_\_\_
- تخریج ۳۹۹ \_\_\_\_\_
- حدیث (۱۰۹) کعب میں داخل ہونا چاہو تو حطیم میں نماز پڑھو ۴۰۰ \_\_\_\_\_
- تخریج ۴۰۰ \_\_\_\_\_
- درجہ حدیث ۴۰۰ \_\_\_\_\_
- حدیث (۱۱۰) کلبہ کی فضیلت ۴۰۱ \_\_\_\_\_
- تخریج ۴۰۱ \_\_\_\_\_
- حدیث (۱۱۱) حجر اسود کی فضیلت ۴۰۱ \_\_\_\_\_
- تخریج ۴۰۱ \_\_\_\_\_
- درجہ حدیث ۴۰۲ \_\_\_\_\_

### کتاب الزکاة

- حدیث (۱۱۲) کونسا صدق افضل ہے؟ ۴۰۳ \_\_\_\_\_
- تخریج ۴۰۳ \_\_\_\_\_
- درجہ حدیث ۴۰۳ \_\_\_\_\_
- حدیث (۱۱۳) بدترین عادتیں جو آدمی میں ہوں، وہ انتہائی درجے کا بخل، اور غیر معمولی بزدلی ہے ۴۰۴ \_\_\_\_\_
- تخریج ۴۰۴ \_\_\_\_\_
- حدیث (۱۱۴) بغیر مانگے اگر کوئی چیز مل جائے ۴۰۴ \_\_\_\_\_
- تخریج ۴۰۴ \_\_\_\_\_
- درجہ حدیث ۴۰۴ \_\_\_\_\_
- حدیث (۱۱۵) مسکین پر صدقہ ۴۰۴ \_\_\_\_\_
- تخریج ۴۰۴ \_\_\_\_\_
- درجہ حدیث ۴۰۵ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۱۶) تین اشخاص جن سے اللہ تعالیٰ محبت رکھتے ہیں

۳۰۵ \_\_\_\_\_

۳۰۶ \_\_\_\_\_

۳۰۶ \_\_\_\_\_

### کتاب الاطعمه

حدیث (۱۱۷) بکری کا کتنا حصہ بیچا ہوا ہے؟

۳۰۷ \_\_\_\_\_

۳۰۷ \_\_\_\_\_

### کتاب الاداب

حدیث (۱۱۸) نہیں ہے کوئی گناہ جو زیادہ مستحق اس بوت کا ہو کہ اس کا وبال آخرت میں رنج

۳۰۸ \_\_\_\_\_

۳۰۸ \_\_\_\_\_

۳۰۸ \_\_\_\_\_

۳۰۸ \_\_\_\_\_

۳۰۹ \_\_\_\_\_

۳۰۹ \_\_\_\_\_

### کتاب الذکر والدعاء

حدیث (۱۲۰) ہر وقت تیری زبان اللہ کے ذکر سے تروتازہ رہے

۳۱۰ \_\_\_\_\_

۳۱۰ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۲۱) حضور اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کا معمول اخیر زمانہ عمر شریف میں یہ تھا کہ جب مجلس سے اٹھتے تو "سبحانک اللہ"

۳۱۱ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۲۲) سب سے بہترین اور اللہ کو سب سے زیادہ پسندیدہ عمل

۳۱۱ \_\_\_\_\_

۳۱۱ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۲۳) جو قوم اللہ کے ذکر کے لیے کسی جگہ بیٹھتی ہے

۳۱۲ \_\_\_\_\_

۳۱۲ \_\_\_\_\_

حدیث (۱۲۳) پانچ وزنی اعمال ۴۱۳

تخریج ۴۱۳

درجہ حدیث ۴۱۳

حدیث (۱۲۵) جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں ۴۱۳

تخریج ۴۱۳

ایک وضاحت ۴۱۳

درجہ حدیث ۴۱۵

حدیث (۱۲۶) ہم خدمتِ قدس میں بیٹھے ہوئے تھے کہ ایک شخص آئے ۴۱۵

تخریج ۴۱۵

درجہ حدیث ۴۱۶

حدیث (۱۳۷) آپ ﷺ نے ایک شخص کو نماز میں دعا کرتے ہوئے سنا ۴۱۶

تخریج ۴۱۶

درجہ حدیث ۴۱۷

حدیث (۱۲۸) لوگوں میں اللہ کے کچھ خاص بندے ہیں ۴۱۷

تخریج ۴۱۷

درجہ حدیث ۴۱۷

حدیث (۱۲۹) قرآن سفارشی ہے اور اس کی سفارش مقبول ہے ۴۱۸

تخریج ۴۱۸

درجہ حدیث ۴۱۸

حدیث (۱۳۰) بلند آواز سے قرآن پڑھنے والا ۴۱۸

تخریج ۴۱۸

درجہ حدیث ۴۱۹

حدیث (۱۳۱) جو شخص ان نمازوں کی پابندی کرے ۴۱۹

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۱۹

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۱۹

### کتاب المناقب

حدیث (۱۳۲) جس کے لیے یہ آسان ہو کہ وہ پیش میں سرے \_\_\_\_\_ ۴۲۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۲۰

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۲۰

حدیث (۱۳۳) زمین میں اللہ کے فرشتوں کی ایک جماعت جو گھومتی رہتی ہے \_\_\_\_\_ ۴۲۱

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۲۱

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۲۱

### کتاب الزہد

حدیث (۱۳۴) ہر امت کے لیے ایک فتنہ ہوتا ہے \_\_\_\_\_ ۴۲۲

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۲۲

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۲۲

فصل پنجم: فضائل اعمال کی ایسی احادیث کی تخریج جو صحیح الفیرو ہیں \_\_\_\_\_ ۴۲۳

### کتاب الإیمان

حدیث (۱۳۵) جو شخص بھی انتقال کر جائے اور اللہ کے ایک ہونے کی گواہی دیتا ہو \_\_\_\_\_ ۴۲۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۲۳

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۲۳

حدیث (۱۳۶) جب کوئی مسلمان اچھی طرح وضوء کرتا ہے \_\_\_\_\_ ۴۲۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۲۳

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۲۵

حدیث (۱۳۷) جو شخص اچھی طرح وضوء کرتے ہوئے ہاتھوں کو دھوئے \_\_\_\_\_ ۴۲۵

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۲۵

- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۲۵
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۲۶
- حدیث (۱۳۸) کسی گاؤں میں تین آدمی ہوں \_\_\_\_\_ ۴۲۷
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۲۷
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۲۷
- حدیث (۱۳۹) مسلمان سے قیامت میں سب سے پہلے جس کا حساب لیا جائے گا \_\_\_\_\_ ۴۲۷
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۲۸
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۲۹

### کتاب الصوم

- حدیث (۴۰) اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت بھیجتے ہیں \_\_\_\_\_ ۴۳۰
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۳۰
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۳۰
- حدیث (۱۴۱) بزمیں اور غزوات کا جہاد حج اور عمرہ ہے \_\_\_\_\_ ۴۳۱
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۳۱
- حدیث (۱۴۲) حج اور عمرہ کیے بعد دیگرے کیے کرو کہ وہ دونوں مفلسی اور گناہوں کو دور کرتے ہیں \_\_\_\_\_ ۴۳۲
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۳۲
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۳۲

### کتاب الزکاة

- حدیث (۱۴۳) قیامت کے دن کسی بندے کے قدم اس وقت تک نہ بہت سکیں گے \_\_\_\_\_ ۴۳۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۳۳
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۳۳
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۳۳
- حدیث (۱۴۴) جو قوم بھی زکوٰۃ روکتی ہے، اللہ تعالیٰ ان کو قحط میں مبتلا کر دیتے ہیں \_\_\_\_\_ ۴۳۴

- ۴۳۴ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۴۳۴ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث
- ۴۳۴ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۳۵) جب تم نے اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کر دی
- ۴۳۵ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۴۳۵ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث
- ۴۳۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۳۶) اے بلال! خرچ کرو اور اللہ سے کمی کا خوف نہ کرو
- ۴۳۵ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۴۳۶ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث
- ۴۳۶ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق القائل" کی رائے

### کتاب الآداب

- ۴۳۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۳۷) جس کے سامنے میرا نام لیا جائے، تو وہ مجھ پر زور نہ پڑے
- ۴۳۷ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۴۳۷ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث
- ۴۳۷ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق القائل" کی رائے
- ۴۳۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۳۸) وہ بڑا بخیل ہے، جس کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور مجھ پر زور نہ پڑے
- ۴۳۸ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۴۳۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۳۹) وہ مؤمن نہیں، جو پیٹ بھر کر کھائے اور اس کا پڑوسی بھوکا رہے
- ۴۳۹ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۴۳۹ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث
- ۴۳۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۵۰) جو شخص بزدل کا احترام نہ کرے، وہ میرا امتی نہیں
- ۴۳۹ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۴۴۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۵۱) جو شخص علانیہ کسی قوم میں گناہ کرے
- ۴۴۰ \_\_\_\_\_ تخریج



- حدیث (۱۵۲) جو قوم جمع ہو کر اللہ کا ذکر کرے \_\_\_\_\_ ۴۴۱
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۴۱
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۴۱
- حدیث (۱۵۳) اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی نہیں۔ \_\_\_\_\_ ۴۴۱
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۴۲
- حدیث (۱۵۴) ہل جنت صرف اس گھڑی پر فوس کریں گے \_\_\_\_\_ ۴۴۲
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۴۲
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۴۲
- حدیث (۱۵۵) صاحب قرآن سے کہا جائے گا، پڑھتا جا اور جنت کے درجے ملے کر تاجا \_\_\_\_\_ ۴۴۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۴۳
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۴۳
- حدیث (۱۵۶) جو شخص قرآن کا ایک حرف پڑھے \_\_\_\_\_ ۴۴۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۴۳
- امام ترمذی کی صراحت \_\_\_\_\_ ۴۴۳
- امام ترمذی کی صراحت پر تبصرہ \_\_\_\_\_ ۴۴۳
- صاحب "تحقیق القول" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۴۵
- حدیث (۱۵۷) قرآن میں تیس آجوں کی ایک سورۃ ایسی ہے \_\_\_\_\_ ۴۴۵
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۴۶

### کتاب الجہاد

- حدیث (۱۵۸) ایک قبیلہ کے دو آدمیوں نے اسلام قبول کیا \_\_\_\_\_ ۴۴۷
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۴۷
- حدیث (۱۵۹) اگر تم پر ہر وقت تمہاری دینی حالت رہے جیسی میرے پاس رہتی ہے \_\_\_\_\_ ۴۴۸
- تخریج \_\_\_\_\_ ۴۴۸

۴۴۹ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۵۰ \_\_\_\_\_ **فصل ششم: فضائل اہل کی ان احادیث کی تخریج جو حسن لذاتہ ہیں**

### کتاب الصلاة

۴۵۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۰) جو شخص اچھی طرح وضو کرے، پھر دیکھے کہ لوگ نماز پڑھ چکے ہیں

۴۵۰ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۱) روزہ ڈھال ہے، جب تک اس کو چھ زندہ اے

۴۵۱ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۱ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۵۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۲) یہ مہینہ تم پر سایہ نکلے گا

۴۵۲ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۲ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

### کتاب الزکاة

۴۵۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۳) جو شخص اپنے مال کی زکوٰۃ ادا کرے تو اس مال کا شرفتم ہو جاتا ہے

۴۵۳ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۳ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۴۵۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۴) زحوم (اس متعبد کے لیے معین ہے) جس کے لیے اسے پیا گیا

۴۵۳ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۳ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق الثقال" کی رائے

۴۵۵ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

### کتاب الادب

۴۵۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۵) ہر نیک صدقہ ہے

۴۵۶ \_\_\_\_\_ تخریج

۴۵۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۶) میرے والد نے حضور ﷺ سے اجازت لے کر آپ ﷺ کی قمیص اپنے دوپٹے میں لپی

۳۵۷ \_\_\_\_\_ خرّیج

### کتاب الذکر والدعاء

۳۵۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۷) لا الہ الا اللہ کثرت سے پڑھا کرو، اس سے قبل کہ اسے نہ کہہ سکو

۳۵۸ \_\_\_\_\_ خرّیج

۳۵۸ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۳۵۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۸) ہر دن اُحد پہاڑ کے برابر عمل

۳۵۹ \_\_\_\_\_ خرّیج

۳۵۹ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۳۵۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۶۹) جو شخص یہ درود پڑھے اللّٰہم صل علی محمد و آلہ الخ

۳۵۹ \_\_\_\_\_ خرّیج

۳۶۰ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۳۶۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۷۰) جب دو تہائی رات چلی جاتی تو آپ ﷺ کھڑے ہو جاتے

۳۶۰ \_\_\_\_\_ خرّیج

۳۶۰ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۳۶۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۷۱) جب بھی کوئی بندہ اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہتا ہے

۳۶۱ \_\_\_\_\_ خرّیج

۳۶۱ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۳۶۱ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

۳۶۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۷۲) سب سے افضل ذکر لا الہ الا اللہ ہے

۳۶۱ \_\_\_\_\_ خرّیج

۳۶۲ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۳۶۲ \_\_\_\_\_ حدیث (۱۷۳) یہ میں تم کو اس سے سبّل اور افضل چیز بتاؤں

۳۶۲ \_\_\_\_\_ خرّیج

درجہ حدیث

۳۶۳

### کتاب فضائل القرآن

حدیث (۱۷۴) جو شخص رات میں دس آیتیں پڑھے

۳۶۴

تخریج

۳۶۴

درجہ حدیث

۳۶۴

حدیث (۷۵) اسمِ اعظم ان دو آجوس میں ہے

۳۶۵

تخریج

۳۶۵

درجہ حدیث

۳۶۵

حدیث (۱۷۶) سفید ریش مسلمان کا اکرام اللہ کے کرام کا حصہ ہے

۳۶۶

تخریج

۳۶۶

درجہ حدیث

۳۶۶

حدیث (۱۷۷) تورات کے بدلے مجھے سورۃ فاتحہ دی گئی

۳۶۷

تخریج

۳۶۷

### کتاب الزہد

حدیث (۱۷۸) جس کو فقر وفاقہ کی نوبت آئے اور وہ اس کو دو گول سے بیان کرنا پھرے

۳۶۸

تخریج

۳۶۸

درجہ حدیث

۳۶۸

حدیث (۱۷۹) اے ابن آدم! میری عبادت کے لیے فارغ ہو جا

۳۶۹

تخریج

۳۶۹

درجہ حدیث

۳۶۹

صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

۳۶۹

حدیث (۱۸۰) نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہونے والے دس لوگوں میں نہیں بھی تھا

۳۶۹

تخریج

۳۶۹

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۷۰

حدیث (۸۱) مسلمان کے علاوہ کسی کو اپنا ہم نشین نہ بناؤ \_\_\_\_\_ ۴۷۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۷۰

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۷۱

حدیث (۱۸۲) اس امت کی اصلاح کی ابتداء یقین اور زہد سے ہوئی \_\_\_\_\_ ۴۷۱

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۷۱

**فصل ہفتم:** فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جو حسن وغیرہ ہیں \_\_\_\_\_ ۴۷۲

### کتاب الایمان

حدیث (۱۸۳) رسول اللہ ﷺ نے مجھے دس باتوں کی وصیت فرمائی \_\_\_\_\_ ۴۷۲

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۷۲

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۷۳

حدیث (۱۸۴) تین ائمہ شیخین کا کرنے والا ایمان کا مزہ چکھ لیتا ہے \_\_\_\_\_ ۴۷۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۷۳

صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۷۳

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۷۴

حدیث (۱۸۵) اس کام کی نجات کیا ہے؟ \_\_\_\_\_ ۴۷۴

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۷۵

حدیث (۱۸۶) میں ایسے کلمہ جانتا ہوں، جو بندہ بھی اس کو حق کے ساتھ کہے گا \_\_\_\_\_ ۴۷۵

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۷۵

حدیث (۱۸۷) جس نے بھی لا الہ الا اللہ کہہ دیا اسے جہنم سے نکال دو \_\_\_\_\_ ۴۷۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۴۷۶

درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۷۶

### کتاب الصلاة

- حدیث (۱۸۸) اندھروں میں مسجد جانے والوں کو خوشخبری  
تخریج \_\_\_\_\_ ۴۷۷
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۷۷
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۴۷۸
- حدیث (۱۸۹) قیمت میں بندہ سے سب سے پہلے جس کے بارے میں پوچھا جائے گا  
تخریج \_\_\_\_\_ ۴۷۸
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۷۹
- حدیث (۱۹۰) میں نے آپ کی امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں  
تخریج \_\_\_\_\_ ۴۷۹
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۸۰
- حدیث (۱۹۱) دو آدمیوں کی نماز کد ان میں سے ایک امام ہو اور ایک مقتدی  
تخریج \_\_\_\_\_ ۴۸۱
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۸۱
- حدیث (۱۹۲) مسلمان بندہ نماز پڑھتا ہے  
تخریج \_\_\_\_\_ ۴۸۱
- حدیث (۱۹۳) اے عباس! کیا میں آپ کو ایک تھنہ دوں؟  
تخریج \_\_\_\_\_ ۴۸۲
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۸۳
- حدیث (۱۹۴) جس کو اس کی نماز نماز ایوں اور نمازی باتوں سے بندہ کے  
تخریج \_\_\_\_\_ ۴۸۸
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۸۸
- حدیث (۱۹۵) وہ مسجد کی طرف بلائے جاتے تھے اور وہ صحیح سالم تھے  
تخریج \_\_\_\_\_ ۴۸۹

## کتاب الصیام

- حدیث (۱۹۶) جب قدر آخری عشرہ میں ہے \_\_\_\_\_ ۴۹۰
- خریج \_\_\_\_\_ ۴۹۰
- حدیث (۱۹۷) میری امت کو رمضان کے بارے میں پانچ چیزیں خصوصیت کے ساتھ دی گئیں \_\_\_\_\_ ۴۹۱
- خریج \_\_\_\_\_ ۴۹۱
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۹۱
- حدیث (۱۹۸) منبر کے قریب ہو جاؤ، جب آپ ﷺ نے پہلی بیڑی پر قدم رکھا \_\_\_\_\_ ۴۹۲
- خریج \_\_\_\_\_ ۴۹۲
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۹۳
- حدیث (۱۹۹) رمضان کی ہر شب روز میں اللہ کی طرف سے اہل جہنم کو آزادی \_\_\_\_\_ ۴۹۳
- خریج \_\_\_\_\_ ۴۹۳
- حدیث (۲۰۰) جو اپنے بھائی کی کسی ضرورت کو پورا کرنے کے لیے چلے \_\_\_\_\_ ۴۹۴
- خریج \_\_\_\_\_ ۴۹۴
- حدیث (۲۰۱) تمہارے اوپر برکت والا مہینہ رمضان آیا ہے \_\_\_\_\_ ۴۹۵
- خریج \_\_\_\_\_ ۴۹۵
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۹۵
- حدیث (۲۰۲) حج میں خرچ کرنا، اللہ کے راستہ میں خرچ کرنے کے برابر ہے \_\_\_\_\_ ۴۹۶
- خریج \_\_\_\_\_ ۴۹۶
- حدیث (۲۰۳) حجر اسود جنت سے اُتارا گیا ہے \_\_\_\_\_ ۴۹۶
- خریج \_\_\_\_\_ ۴۹۶
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۴۹۷
- حدیث (۲۰۴) حج اور عمرہ کرنے والے اللہ کے وفد ہیں \_\_\_\_\_ ۴۹۷
- خریج \_\_\_\_\_ ۴۹۷

- صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے ۴۹۸ \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۰۵) ملتزم قبولیت دعاء کا مقام ہے ۴۹۸ \_\_\_\_\_
- تخریج ۴۹۸ \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۰۶) جو میری قبر کی زیارت کرے، اس کے لیے میری شفاعت واجب ہے ۴۹۹ \_\_\_\_\_
- تخریج ۴۹۹ \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۰۷) قیامت کے روز ابن آدم کے قدم نہیں ہٹیں گے ۴۹۹ \_\_\_\_\_
- تخریج ۵۰۰ \_\_\_\_\_
- صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے ۵۰۰ \_\_\_\_\_

### کتاب الزکاة

- حدیث (۲۰۸) جس مسلمان کے پاس صدقہ کے قابل کوئی چیز نہ ہو ۵۰۳ \_\_\_\_\_
- تخریج ۵۰۳ \_\_\_\_\_
- صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے ۵۰۳ \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۰۹) کیا میں تمہیں افضل ترین صدقہ کے بارے میں بتاؤں؟ ۵۰۳ \_\_\_\_\_
- تخریج ۵۰۳ \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۱۰) اللہ نے زکوٰۃ اس لیے فرض فرمائی؛ تاکہ اس کے ذریعہ پاک کر دے ۵۰۵ \_\_\_\_\_
- تخریج ۵۰۵ \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۱۱) اللہ نے مالدار مسلمانوں پر ان کے مال میں یہ فرض فرمایا ہے کہ کمال ۵۰۶ \_\_\_\_\_
- تخریج ۵۰۶ \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۱۲) قیامت کے دن مجھ سے سب سے زیادہ قریب وہ ہوگا جو اس ۵۰۷ \_\_\_\_\_
- تخریج ۵۰۷ \_\_\_\_\_
- صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے ۵۰۷ \_\_\_\_\_

### کتاب الآداب

- حدیث (۲۱۳) جو مسلمان بھی مجھ پر سلام بھیجے ۵۰۸ \_\_\_\_\_



- ۵۰۸ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۰۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۳) جو شخص مجھے سلام کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ میری روح کو نوا دیا کرتا ہے
- ۵۰۹ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۰۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۵) جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے
- ۵۰۹ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۶) جو حضور اکرم ﷺ کی قبر اطہر کے پاس کھڑا ہو کر رات
- ۵۱۰ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۷) جمعہ کے دن مجھ پر کثرت سے درود پڑھو
- ۵۱۰ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۸) جو اپنے مسلمان بھائی کے عیب چھپائے
- ۵۱۱ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۲ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۱۲ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۱۹) نیکیوں کا حکم کرتے رہو
- ۵۱۲ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۲۰) جنت میں ایسے بالا خانے ہیں، جن کے اندر سے باہر کی چیزیں نظر آتی ہیں
- ۵۱۳ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۳ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۱۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۲۱) جو مسلمان نیکے مسلمان کو کپڑا پہنائے
- ۵۱۳ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۱۵ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

### کتاب الذکر

- ۵۱۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۲۲) سب سے زیادہ نجات دلانے والا عمل
- ۵۱۶ \_\_\_\_\_ تخریج

- حدیث (۲۲۳) جو شخص راتوں میں عبادت سے عاجز ہو اور نفل کی وجہ سے دل بھی نہ خرچ کرتا ہو \_\_\_\_\_ ۵۱۷
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۱۷
- حدیث (۲۲۴) جنت کے باغوں پر گزرو، تو خوب چرو \_\_\_\_\_ ۵۱۷
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۱۷
- حدیث (۲۲۵) جب کوئی گنہگار ہو جائے، تو فوراً نیکی کر لینا چاہیے \_\_\_\_\_ ۵۱۸
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۱۸
- حدیث (۲۲۶) سومر تبار اللہ کی تسبیح بیان کرنا سوغلاموں کو آزاد کرنے کے برابر ہے \_\_\_\_\_ ۵۱۹
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۱۹
- حدیث (۲۲۷) شب معراج میں آپ ﷺ کی حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ملاقات اور ابراہیم علیہ السلام کا پیغام \_\_\_\_\_ ۵۲۰
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۲۰
- سنن ترمذی کی سند کے بارے میں صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۵۲۰
- سنن ترمذی کی حدیث کے شواہد \_\_\_\_\_ ۵۲۱
- حدیث ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی سند پر نقد \_\_\_\_\_ ۵۲۲
- حدیث (۲۲۸) تم پر اللہ کی پاکی، یکتائی اور بزرگی بیان کرنا ضروری ہے \_\_\_\_\_ ۵۲۲
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۲۲
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۵۲۳
- حدیث (۲۲۹) حضرت نوح علیہ السلام کی اپنے بیٹے کو وصیت \_\_\_\_\_ ۵۲۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۲۳
- حدیث (۲۳۰) جو شخص سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر کہے \_\_\_\_\_ ۵۲۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۲۵

### کتاب فضائل القرآن

- حدیث (۲۳۱) تم اللہ کے پاس اس سے افضل کوئی چیز نہیں لے جا سکتے \_\_\_\_\_ ۵۲۶
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۲۶

- ۵۲۶ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۲۷ حدیث (۲۳۲) ان لوگوں کے پاس کپڑا بھی اتنا نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانک لیں
- ۵۲۸ تخریج
- ۵۲۸ حدیث (۲۳۳) جس نے قرآن پڑھا، اس نے علوم نبوت کو اپنی پسلیوں کے درمیان لے لیا
- ۵۲۹ تخریج
- ۵۲۹ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۲۹ حدیث (۲۳۴) اجمعی آواز والے شخص کی طرف اللہ کان لگاتے ہیں
- ۵۲۹ تخریج
- ۵۳۰ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۳۰ حدیث (۲۳۵) قرآن سیکھو اور اس کی تلاوت کرو
- ۵۳۰ تخریج
- ۵۳۱ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۳۱ حدیث (۲۳۶) جس شخص کو قرآن کا کچھ بھی حصہ یاد نہ ہو
- ۵۳۱ تخریج
- ۵۳۱ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

### کتاب الهجرة

- ۵۳۲ حدیث (۲۳۷) تو کتنا اچھا شہر ہے اور مجھے کتنا محبوب ہے
- ۵۳۲ تخریج
- ۵۳۳ حدیث (۲۳۸) جو دنیا سے محبت کرے گا، آخرت کو نقصان پہنچائے گا
- ۵۳۳ تخریج
- ۵۳۳ حدیث (۲۳۹) دنیا اور اس میں جو کچھ ہے، وہ سب ملعون ہے
- ۵۳۳ تخریج
- ۵۳۳ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

- حدیث (۲۳۰) دنیا سے بے رغبت ہو جاؤ، اللہ تم سے محبت کرنے لگیں گے ۵۳۳
- تخریج ۵۳۵
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے ۵۳۶
- حدیث (۲۳۱) ناز و نعمت میں پڑنے سے بچنا ۵۳۶
- تخریج ۵۳۶
- حدیث (۲۳۲) گنہوں کے باوجود اگر کسی کے پاس دنیا کی وسعت ہو ۵۳۶
- تخریج ۵۳۷
- فصل ہشتم: فضائل اعمال کی ضعیف احادیث کی تخریج ۵۳۸
- کتاب الایمان**
- حدیث (۲۳۳) دو خصلتیں جو کسی مؤمن میں یکجا نہیں ہو سکتیں ۵۳۸
- تخریج ۵۳۸
- حدیث (۲۳۴) کیا تم میں کوئی ایسی مسافر ہے؟ ۵۳۸
- تخریج ۵۳۹
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے ۵۳۹
- حدیث (۲۳۵) جو شخص اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کہے ۵۳۹
- تخریج ۵۴۰
- حدیث (۲۳۶) لا الہ الا اللہ والوں پر قبروں میں وحشت نہیں ہے ۵۴۰
- تخریج ۵۴۰
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے ۵۴۱
- حدیث (۲۳۷) ارشاد خداوندی ہے۔ میں ہی اللہ ہوں، کوئی اللہ نہیں ہے، سوائے میرے ۵۴۱
- تخریج ۵۴۲
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے ۵۴۲
- حدیث (۲۳۸) مرنے والوں کو لا الہ الا اللہ کی تلقین کرو ۵۴۲

- ۵۴۲ \_\_\_\_\_ خرَج
- ۵۴۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۳۹) اپنے بچوں کو سب سے پہلے لا الہ الا اللہ سکھاؤ
- ۵۴۳ \_\_\_\_\_ خرَج
- ۵۴۳ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۴۴ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۵۰) جس شخص نے کسی بھی وقت لا الہ الا اللہ کہا
- ۵۴۴ \_\_\_\_\_ خرَج
- ۵۴۴ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۵۱) جس نے لا الہ الا اللہ پڑھ لیا، اس کے لیے جنت واجب ہوگئی
- ۵۴۴ \_\_\_\_\_ خرَج
- ۵۴۵ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۴۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۵۲) جس نے ریا کی نیت سے نماز پڑھی، اس نے شرک کیا
- ۵۴۵ \_\_\_\_\_ خرَج
- ۵۴۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۵۳) جنت کی کنجی لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہے
- ۵۴۶ \_\_\_\_\_ خرَج
- ۵۴۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۵۴) لا الہ الا اللہ اپنے کہنے والے کو ہمیشہ پہنچاتا رہتا ہے
- ۵۴۶ \_\_\_\_\_ خرَج
- ۵۴۷ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

### کتاب الصلاة

- ۵۴۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۵۵) سر اسرا ظلم ہے، کفر ہے اور نفاق ہے
- ۵۴۸ \_\_\_\_\_ خرَج
- ۵۴۸ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۴۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۵۶) يُدْعَوْنَ إِلَى السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ کی تفسیر
- ۵۴۹ \_\_\_\_\_ خرَج
- ۵۴۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۵۷) جو شخص اخلاص کے ساتھ چالیس دن تک میرا اولیٰ کے ساتھ نماز پڑھے

- ۵۴۹ \_\_\_\_\_ خرّیج
- ۵۵۰ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۵۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۵۸) آدمی کی نماز اس کے گھر میں
- ۵۵۰ \_\_\_\_\_ خرّیج
- ۵۵۱ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۵۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۵۹) جب ہم نے خیر فتح کر لیا
- ۵۵۲ \_\_\_\_\_ خرّیج
- ۵۵۲ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۶۰) نبی رحمت ﷺ کو جب کوئی مشکل پیش آتی
- ۵۵۲ \_\_\_\_\_ خرّیج
- ۵۵۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۶۱) تین قسم کے آدمی ملک کے ٹیلوں پر ہوں گے
- ۵۵۳ \_\_\_\_\_ خرّیج
- ۵۵۴ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۵۴ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۶۲) ہر نماز کے وقت ایک فرشتے کی پکار
- ۵۵۴ \_\_\_\_\_ خرّیج
- ۵۵۴ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۵۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۶۳) پابندی کے ساتھ نمازوں کو ادا کرنے والے کا اعزاز و اکرام
- ۵۵۶ \_\_\_\_\_ خرّیج
- ۵۵۶ \_\_\_\_\_ حدیث پر محدثین کا تبصرہ
- ۵۵۶ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۵۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۶۴) بلا غدر نماز قضا کرنے والے کو اتنی سال روزِ خ میں عذاب
- ۵۵۷ \_\_\_\_\_ حدیث کا پہلا حصہ

### تاریک صلاة کا حکم

- ۵۵۸ \_\_\_\_\_ حدیث کا دوسرا حصہ

- ۵۶۰ ..... حدیث (۲۶۵) بلا عذر و نمازوں کو ایک وقت میں پڑھنا گناہ کبیرہ ہے
- ۵۶۰ ..... خرّیج
- ۵۶۰ ..... صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۵۶۰ ..... حدیث (۲۶۶) بے نمازی کا اسلام میں کوئی حصہ نہیں ہے
- ۵۶۱ ..... خرّیج
- ۵۶۱ ..... مؤید روایات
- ۵۶۱ ..... حدیث (۲۶۷) جو نماز کو اس کے وقت پر ادا کرے
- ۵۶۱ ..... خرّیج
- ۵۶۱ ..... مؤید روایات
- ۵۶۲ ..... حدیث (۲۶۸) مسجد نبوی ﷺ میں چالیس نمازوں کا ثواب
- ۵۶۲ ..... خرّیج
- ۵۶۲ ..... سند پر گفتگو
- ۵۶۲ ..... حدیث (۲۶۹) جو شخص نماز کے لیے کھڑا ہو تو وہ اپنے اعضاء کو کھڑے رکھے
- ۵۶۲ ..... خرّیج
- ۵۶۳ ..... حدیث (۲۷۰) جو شخص بغیر زہبت شرعی کے رمضان کا کوئی روزہ چھوڑ دے
- ۵۶۳ ..... خرّیج
- ۵۶۳ ..... حدیث (۲۷۱) جنت کو رمضان کے لیے آراستہ کیا جاتا
- ۵۶۵ ..... خرّیج
- ۵۶۵ ..... درجہ حدیث
- ۵۶۶ ..... حدیث (۲۷۲) مکلف گناہوں سے بچا رہتا ہے
- ۵۶۶ ..... خرّیج
- ۵۶۶ ..... حدیث (۲۷۳) شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام کی آمد
- ۵۶۶ ..... خرّیج

- حدیث (۲۷۴) شعبان کی آخری تاریخ میں حضور اکرم ﷺ کا صحابہ سے خطاب \_\_\_\_\_ ۵۶۷  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۵۶۷  
 حدیث (۲۷۵) روزہ اور قرآن کا بندہ کے لیے سفارش کرتا \_\_\_\_\_ ۵۶۸  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۵۶۸  
 درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۵۶۸

### کتاب الزکاة

- حدیث (۲۷۶) مرحوم والدہ کے ایصالِ ثواب کے لیے حضرت سعدؓ کا افضل صدقہ کے بارے میں سوال \_\_\_\_\_ ۵۶۹  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۵۶۹  
 درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۵۶۹  
 حدیث (۲۷۷) مال میں زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی حقوق ہیں \_\_\_\_\_ ۵۶۹  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۵۷۰  
 مؤید روایات \_\_\_\_\_ ۵۷۰  
 حدیث (۲۷۸) جو غورت سونے کا ہار پہنے \_\_\_\_\_ ۵۷۰  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۵۷۰  
 حدیث (۲۷۹) اقامتِ صلوٰۃ اور ادائیگی زکوٰۃ کا حکم \_\_\_\_\_ ۵۷۱  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۵۷۱  
 درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۵۷۱  
 صاحب "تحقیق المتعال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۵۷۱  
 حدیث (۲۸۰) زکوٰۃ کا مال جس مال کے ساتھ مل جائے \_\_\_\_\_ ۵۷۱  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۵۷۱  
 حدیث (۲۸۱) جو شخص حلال مال کماوے لیکن اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے \_\_\_\_\_ ۵۷۲  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۵۷۲  
 حدیث (۲۸۲) زکوٰۃ میں جو مال تلف ہوتا ہے \_\_\_\_\_ ۵۷۲



۵۷۲ \_\_\_\_\_ تخریج

۵۷۲ \_\_\_\_\_ مؤیدات احادیث

۵۷۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۳) صدقہ میں جلدی کرنا چاہیے

۵۷۳ \_\_\_\_\_ تخریج

۵۷۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۳) زکوٰۃ اسلام کا پل ہے

۵۷۳ \_\_\_\_\_ تخریج

۵۷۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۵) زکوٰۃ دے کر اپنے مالوں کی حفاظت کرو

۵۷۳ \_\_\_\_\_ تخریج

۵۷۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۶) جب زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم آیا تو منافقین گھنیا مال زکوٰۃ میں ادا کرتے تھے

۵۷۳ \_\_\_\_\_ تخریج

### کتاب الحج

۵۷۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۷) جو شخص خرچ اور سواری کا مالک ہو

۵۷۵ \_\_\_\_\_ تخریج

۵۷۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۸) جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا احرام باندھے

۵۷۵ \_\_\_\_\_ تخریج

۵۷۶ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث

۵۷۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۸۹) سفر فرشتے اس پر مقرر کیے جاتے ہیں

۵۷۷ \_\_\_\_\_ تخریج

۵۷۷ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق القال" کی رائے

۵۷۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۹۰) جو شخص حج کے لیے مکہ آئے، پھر میری زیارت کے ارادہ سے نکلے

۵۷۷ \_\_\_\_\_ تخریج

۵۷۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۲۹۱) جو شخص مکہ سے پیدل حج کو چلے

۵۷۸ \_\_\_\_\_ تخریج

- حدیث (۲۹۲) جو شخص صرف میری زیارت کی نیت سے آئے \_\_\_\_\_ ۵۷۸  
تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۹۳) جو حج کرے؛ لیکن میری زیارت کو نہ آئے \_\_\_\_\_ ۵۷۸  
تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۹۴) جو دل کے ارادہ سے میری زیارت کو آئے \_\_\_\_\_ ۵۷۹  
تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۹۵) جو عیدین میں ثواب کی نیت سے میری زیارت کرے \_\_\_\_\_ ۵۷۹  
تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۹۶) جو شخص مرنے کے بعد میری قبر کی زیارت کرے \_\_\_\_\_ ۵۸۰  
تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۹۷) جس شخص کو کوئی ظاہری عذر یا ظالم بادشاہ حج سے نہروکے \_\_\_\_\_ ۵۸۰  
تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۲۹۸) اے اللہ کے رسول ﷺ! حج کس وجہ سے فرض ہوتا ہے؟ \_\_\_\_\_ ۵۸۱  
تخریج \_\_\_\_\_
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۵۸۱
- حدیث (۲۹۹) ایک حج کی بدولت تین آدمیوں کا جنت میں داخلہ \_\_\_\_\_ ۵۸۱  
تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۰۰) سوار حاجیوں سے فرشتوں کا مصافحہ اور پیدل حاجیوں سے معافہ کرنا \_\_\_\_\_ ۵۸۲  
تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۰۱) اللہ کی طرف سے ہر روز ایک سو بیس رحمتوں کا نزول \_\_\_\_\_ ۵۸۲  
تخریج \_\_\_\_\_
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۵۸۳
- حدیث (۳۰۲) جو حج کی نیت سے نکلے، پھر راستہ میں انتقال کر جائے \_\_\_\_\_ ۵۸۳

- ۵۸۳ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۸۳ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق القال" کی رائے
- ۵۸۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۰۳) شیطان کی سب سے زیادہ زلت و رسوائی کا دن
- ۵۸۳ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۸۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۰۴) جب حاجی سے ملاقات ہو تو
- ۵۸۳ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۸۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۰۵) جو مرد یا عورت اللہ کی رضا میں خرچ کرنے میں نکل کرے
- ۵۸۵ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۸۵ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث
- ۵۸۵ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۰۶) مکہ میں ایک خطا ستر خطاؤں پر بھاری ہے
- ۵۸۵ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۸۶ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۰۷) جو شخص پاک مال لے کر حج کو جائے
- ۵۸۶ \_\_\_\_\_ تخریج

### کتاب المعاملات

- ۵۸۷ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۰۸) جو شخص رزق (غیر وغیرہ) باہر سے لائے، اس کو روزی دی جاتی ہے
- ۵۸۷ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۸۷ \_\_\_\_\_ درجہ حدیث
- ۵۸۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۰۹) رسول اللہ کے سامنے بیٹھ گئے اور پوچھا
- ۵۸۸ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۸۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۱۰) اگر قرض دینے والے کو ہدیہ دیا جائے
- ۵۸۹ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۵۸۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۱۱) نئی اللہ اور جنت سے قریب ہے
- ۵۸۹ \_\_\_\_\_ تخریج

- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۵۸۹
- صاحب "تحقیق القال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۵۸۹
- حدیث (۳۱۲) چالباز، بخیل اور احسان جانے والا جنت میں نہ جائے گا \_\_\_\_\_ ۵۹۰
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۹۰
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۵۹۱
- حدیث (۳۱۳) ایک صحابی کے انتقال پر دوسرے صحابی کا تبصرہ \_\_\_\_\_ ۵۹۱
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۹۱
- درجہ حدیث \_\_\_\_\_ ۵۹۱
- حدیث (۳۱۴) جو شخص اللہ کے دیے ہوئے تمغہ رزق پر راضی رہ جائے \_\_\_\_\_ ۵۹۱
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۹۱
- حدیث (۳۱۵) سخاوت جنت کا ایک درخت ہے \_\_\_\_\_ ۵۹۲
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۹۲
- حدیث (۳۱۶) تین باتوں کو کوئی منافق ہی کہی سمجھ سکتا ہے \_\_\_\_\_ ۵۹۲
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۹۲
- حدیث (۳۱۷) پوری مخلوق اللہ کا کنبہ ہے \_\_\_\_\_ ۵۹۲
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۹۳
- حدیث (۳۱۸) جس شخص کے والدین موت کے وقت اس سے ناراض ہوں \_\_\_\_\_ ۵۹۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۹۳
- حدیث (۳۱۹) حضور اکرم ﷺ کی قبر پر ایک فرشتہ کا تقرر \_\_\_\_\_ ۵۹۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۹۳
- صاحب "تحقیق القال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۵۹۳
- حدیث (۳۲۰) جو میری قبر کے پاس مجھ پر دُرود پڑھے \_\_\_\_\_ ۵۹۳
- تخریج \_\_\_\_\_ ۵۹۵

- ۵۹۵ حدیث (۳۲۰) جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ دُروود ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر پڑھا کرے۔
- ۵۹۵ تخریج
- ۵۹۶ حدیث (۳۲۲) یہ بڑے ظلم کی بات ہے کہ میرے تذکرہ پر دُروود نہ پڑھا جائے۔
- ۵۹۶ تخریج
- ۵۹۶ حدیث (۳۲۳) جو میرے روضہ کے قریب سے مجھ پر دُروود پڑھے۔
- ۵۹۶ تخریج
- ۵۹۷ حدیث (۳۲۴) دُروود پل صراط پر پڑھے۔
- ۵۹۷ تخریج
- ۵۹۷ حدیث (۳۲۵) جو بندہ مجھ پر دُروود بھیجتا ہے، تو فرشتے اس کو لے کر چڑھتے ہیں۔
- ۵۹۸ تخریج
- ۵۹۸ حدیث (۳۲۶) حضرت موسیٰ ؑ کی اللہ تعالیٰ سے خاص ذکر سکھانے کی درخواست۔
- ۵۹۸ تخریج
- ۵۹۹ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے۔
- ۵۹۹ حدیث (۳۲۷) لا الہ الا اللہ سے نہ کوئی عمل آگے بڑھ سکتا ہے، نہ وہ کسی گناہ کو باقی رکھتا ہے۔
- ۵۹۹ تخریج
- ۵۹۹ حدیث (۳۲۸) کیا تجھے دین کی نہایت تقویت دینے والی چیز نہ ملتاؤں؟
- ۵۹۹ تخریج
- ۶۰۰ حدیث (۳۲۹) ایمان کی تجدید۔
- ۶۰۰ تخریج
- ۶۰۰ حدیث (۳۳۰) جزی اللہ عما محمداً لما هو اہلہ پڑھنے والے کی فضیلت۔
- ۶۰۰ تخریج
- ۶۰۱ حدیث (۳۳۱) کسی شخص کی گود میں درہم بھرے ہوئے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو۔
- ۶۰۱ تخریج

- حدیث (۳۳۲) جو شب بیداری کی ہمت اپنے اندر نہ پاتا ہو  
۶۰۱ \_\_\_\_\_
- تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۳) عرش کے سامنے نور کے ستون ہیں  
۶۰۲ \_\_\_\_\_
- تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۴) لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ أحد صمد کہنے والے کا اجر  
۶۰۲ \_\_\_\_\_
- تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۵) اشهد ان لا الہ الا اللہ وحدہ لا شریک لہ کے قائل کی فضیلت  
۶۰۳ \_\_\_\_\_
- تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۶) جو بندہ سو مرتبہ لا الہ الا اللہ پڑھے  
۶۰۳ \_\_\_\_\_
- تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۷) میری طرف مال جمع کرنے کی وجہ نہیں آئی  
۶۰۴ \_\_\_\_\_
- تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۸) تقویٰ کی وصیت  
۶۰۴ \_\_\_\_\_
- تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۳۹) ایک قوم فرشتہ پر اللہ کو یاد کرتی ہے  
۶۰۵ \_\_\_\_\_
- تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۴۰) لا الہ الا اللہ اور استغفار کو لازم پکڑ لو  
۶۰۵ \_\_\_\_\_
- تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۴۱) اللہ کا ذکر اتنی کثرت سے کرو کہ لوگ مجھ کو کہنے لگیں  
۶۰۶ \_\_\_\_\_
- تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۴۲) ابوطالب کی وفات کے بعد حضور اکرم ﷺ کا طائف کا سفر  
۶۰۶ \_\_\_\_\_
- تخریج \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۴۳) دو صاحب قرآن جو ازل سے چلے آخر تک پہنچے  
۶۰۷ \_\_\_\_\_

- ۶۰۸ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۶۰۸ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۳) جس کو قرآن کی مشغولیت، دعاء و ذکر سے روک دے
- ۶۰۸ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۶۰۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۵) جس نے قرآن پڑھا اور اس کو یاد کیا
- ۶۰۹ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۶۰۹ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۶۰۹ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۶) جس نے قرآن پڑھا اور اس پر عمل کیا
- ۶۱۰ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۶۱۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۷) قرآن کی ایک آیت سننے پر ایک نیکی
- ۶۱۰ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۶۱۰ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۸) ہر رات میں جو سورۃ واقعہ کی تلاوت کرے
- ۶۱۱ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۶۱۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۳۹) جو لوگوں سے مال بھرنے کے لیے قرآن پڑھے
- ۶۱۱ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۶۱۱ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۵۰) دن کے شروع میں نبین پڑھنے پر پورے دن کی ضروریات کی کفالت
- ۶۱۲ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۶۱۲ \_\_\_\_\_ صاحب "تحقیق المقال" کی رائے
- ۶۱۲ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۵۱) سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری سے شفاء ہے
- ۶۱۲ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۶۱۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۵۲) اللہ کے ہاں سب سے افضل سفارشی
- ۶۱۳ \_\_\_\_\_ تخریج
- ۶۱۳ \_\_\_\_\_ حدیث (۳۵۳) قرآن کو آگ نہ کھائے گی
- ۶۱۳ \_\_\_\_\_ تخریج

- حدیث (۳۵۳) نماز میں تلاوت قرآن کا ثواب \_\_\_\_\_ ۶۱۳  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۶۱۳
- حدیث (۳۵۵) بغیر دیکھے قرآن پڑھنے کا اجر \_\_\_\_\_ ۶۱۳  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۶۱۳
- حدیث (۳۵۶) لوہے کی مانند دل رنگ آلود ہو جاتے ہیں \_\_\_\_\_ ۶۱۵  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۶۱۵
- حدیث (۳۵۷) قرآن کو نگیب نہ بناؤ \_\_\_\_\_ ۶۱۵  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۶۱۶
- حدیث (۳۵۸) قیامت کے دن تین چیزیں عرش کے نیچے \_\_\_\_\_ ۶۱۶  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۶۱۶
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۶۱۶
- حدیث (۳۵۹) انسؓ محمدؐ کے لیے سامانِ فخر \_\_\_\_\_ ۶۱۷  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۶۱۷
- حدیث (۳۶۰) غلام بن زید اور قردم بن کعب کی خدمت نبوی ﷺ میں حاضری \_\_\_\_\_ ۶۱۷  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۶۱۷
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۶۱۷

### کتاب العلم

- حدیث (۳۶۱) کتاب اللہ کی ایک آیت کا سیکھنا \_\_\_\_\_ ۶۱۸  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۶۱۸
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۶۱۸
- حدیث (۳۶۲) جو حفاظت کے ساتھ مسلمانوں تک چالیس احادیث پہنچائے گا \_\_\_\_\_ ۶۱۸  
 تخریج \_\_\_\_\_ ۶۱۹

### کتاب المناقب



حدیث (۳۶۲) جب کوئی گنہگار یا رب کہتا ہے \_\_\_\_\_ ۶۲۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۰

حدیث (۳۶۳) ام سلمہ رضی اللہ عنہا کو ہدیہ میں گوشت \_\_\_\_\_ ۶۲۰

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۱

### کتاب الزہد

حدیث (۳۶۵) جس کے پاس حج کے قابل مال ہو \_\_\_\_\_ ۶۲۲

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۲

صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۶۲۳

حدیث (۳۶۶) ہوشیار اور احق کی تعریف \_\_\_\_\_ ۶۲۳

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۳

### کتاب الفتن

حدیث (۳۶۷) بنی اسرائیل میں سب سے پہلے جو بُرائی پیدا ہوئی \_\_\_\_\_ ۶۲۴

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۴

صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۶۲۵

### کتاب القيامة

حدیث (۳۶۸) شتر کے میدان میں اولادِ آدم کی حالت \_\_\_\_\_ ۶۲۶

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۶

حدیث (۳۶۹) جب اس آیت کریمہ کا نزول ہوا \_\_\_\_\_ ۶۲۷

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۷

طبری کی سند کے بارے میں صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۶۲۷

حدیث مذکور کے بارے میں صاحب "تحقیق المقال" کی رائے \_\_\_\_\_ ۶۲۷

حدیث (۳۷۰) عقل مند کہاں ہیں؟ \_\_\_\_\_ ۶۲۸

تخریج \_\_\_\_\_ ۶۲۸

- حدیث (۳۷۱) مختصر امیدیں رکھنے والے لوگ  
۶۲۸ \_\_\_\_\_
- تخریج  
۶۲۸ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۷۲) اقوالِ زرین جو جنت کے دروازے پر لکھے ہوئے ہیں  
۶۲۹ \_\_\_\_\_
- تخریج  
۶۲۹ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۷۳) قتلوں سے بچاؤ کا ذریعہ  
۶۲۹ \_\_\_\_\_
- تخریج  
۶۲۹ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۷۴) اسلام کی تحمیل  
۶۲۹ \_\_\_\_\_
- تخریج  
۶۳۰ \_\_\_\_\_
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے  
۶۳۰ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۷۵) چار سوافراد کے حق میں حاجی کی شفاعت  
۶۳۰ \_\_\_\_\_
- تخریج  
۶۳۰ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۷۶) میرے محبوب ﷺ کی سات وصیتیں  
۶۳۰ \_\_\_\_\_
- تخریج  
۶۳۱ \_\_\_\_\_
- صاحب "تحقیق المقال" کی رائے  
۶۳۱ \_\_\_\_\_
- حدیث (۳۷۷) اس کے اور اللہ کے درمیان صرف ایک حجاب ہے  
۶۳۱ \_\_\_\_\_
- تخریج  
۶۳۱ \_\_\_\_\_

## پیش لفظ

حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب لازالت شمس فیوضہ طالعة

استاذ حدیث و صدر المدرسین جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد

صاحب فضل و کمال شیخ طریقت، عالم ربانی، محدث جلیل حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ نے اہل علم اور عوام کے استفادہ کے لیے چھوٹی اور بڑی علمی اور اصلاحی بہت سی کتابیں تصنیف فرمائیں، علم حدیث کی خدمت آپ کی زندگی کا خاص مشغلہ رہا، بخاری شریف اور دیگر کتب حدیث کی تدریس برس ہا برس آپ کے تفویض رہی، فن حدیث میں خصوصی مناسبت کے سبب لفظ شیخ الحدیث آپ کے نام کا حصہ بن چکا تھا۔ آپ نے جہاں اہل علم کے لیے ”اوجز المسالك“، ”الایواب والتراجم“، ”الفيض السمانی علی سنن النسائی“ جیسی وقیع کتابیں لکھیں، وہیں عوامی اصلاح و تربیت اور عمومی استفادہ کے لیے بہت سی دیگر کتابیں بھی تحریر فرمائیں، انھیں میں سے ایک فضائل اعمال نامی کتاب ہے، جو دراصل کئی رسائل کا مجموعہ ہے، اللہ نے اس کتاب کو غیر معمولی قبولیت بخشی، جس کی تعلیم اور مذاکرہ کے ذریعہ بے شمار انسانوں کی زندگی میں دینی شعور بیدار ہوا، صالح تبدیلی آئی، بے راہ روی کے شکار نہ صرف یہ کہ راہ راست پر آئے؛ بلکہ اوروں کے لیے راہ حق کے داعی بنے، اس کی اسی عمومی افادیت کے پیش نظر دنیا کی تمیں سے زائد زبانوں میں اس کا ترجمہ ہوا اور بیسیوں اشاعتی ادارے اس کو مسلسل شائع کر رہے ہیں۔

لیکن بعض مخصوص مکاتب فکر کی نگاہوں میں یہ کتاب کھٹک رہی ہے اور وہ نہ صرف عام لوگوں کو ضعیف احادیث کے عنوان اور دیگر اعتراضات کے ذریعہ فضائل اعمال سے برگشتہ کر رہے ہیں؛ بلکہ سیکڑوں آیات قرآنیہ اور معتد بہ احادیث صحیحہ پر مشتمل اس کتاب کے ساتھ گستاخانہ طرز عمل اختیار کیے ہوئے ہیں، اسی پس منظر میں مولانا لطیف الرحمن صاحب نے ایک وقیع کتاب بنام ”تحقیق المقال فی تخریج احادیث فضائل الأعمال“ تصنیف فرمائی۔ گویا تحقیق المقال

ذریعہ اصلاح انجیل بھی ہے اور ایک طرح سے جواب السوال بھی۔ یہ کتاب محترمہ المکتبہ میں بذریعہ حافظہ منور عظیم سلمہ تحفہ میں ملی تھی، وہیں اس کے مطالعہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ اس کتاب میں مصنف نے فضائل اعمال میں بنیادی طور پر درج کردہ احادیث کی تخریج فرمائی اور اس سے قبل اہم مباحث پر مشتمل ایک مفصل مقدمہ تحریر فرمایا، جو ایک طرح سے فضائل اعمال پر کیے جانے والے بے جا اعتراضات کا جواب بھی ہے اور پیدا کیے جانے والے شکوک و شبہات کا ازالہ بھی۔ فضائل اعمال میں چھ سو پچپن (۶۵۵) مکمل آیات قرآنیہ اور اس کے علاوہ سیکڑوں اجزائے آیات اور ہزاروں احادیث درج ہیں۔ جن میں متفق علیہ احادیث کے علاوہ صحیح لذتہ، صحیح لغیرہ، حسن لذتہ اور حسن لغیرہ احادیث کی بڑی تعداد ہے۔ ہاں بیشتر حدیث کی کتابوں کی طرح اس میں بھی بعض ضعیف روایات مذکور ہیں؛ تاہم یہ بھی چونکہ فضائل ترغیب و ترہیب اور تذکیر و موعظہ کے طور پر مذکور ہیں؛ اس لیے محدثین کے نزدیک ان کا لینا اور لکھنا قابل قبول ہے۔ مصنف تحقیق المقال نے تخریج احادیث کے ساتھ فہم حدیث کی رو سے اصطلاحاً احادیث کے درجہ کی تعیین بھی فرمادی ہے، بلکہ احادیث کے روائے پر مفصل کلام اور تحقیقی مواد بھی پیش فرمایا ہے، چونکہ یہ حصہ خالص علمی اور فنی حیثیت رکھتا ہے اور بہت سی اصطلاحات پر مشتمل ہے، جو صرف اہل علم ہی کے لیے کارگر ہو سکتا ہے، اور چونکہ اس کے ترجمہ کی اشاعت عوامی استفادہ کے لیے کی جا رہی ہے؛ اس لیے اُردو میں اس حصہ کو شامل اشاعت نہیں کیا گیا؛ البتہ اس تحقیق کا حاصل یعنی درجہ حدیث کی صراحت برقرار رکھی گئی ہے۔ مصنف کتاب سے اجازت کے بعد مولانا سید احمد دہلوی و سیف ندوی اور مولوی رضوان اللہ قاسمی کو ترجمہ کی ذمہ داری سونپی گئی، ان دونوں نے الحمد للہ بحسن خوبی ترجمہ مکمل کیا اور مفتی محمد جمال الدین صاحب قاسمی صدر شعبہ افتاء جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد نے بھی فرمائی اور ایک قیمتی مقدمہ بھی تحریر فرمایا؛ نیز مراحل طباعت کی تکمیل میں مولانا محمد صدق القاسمی کی بڑی کاوش رہی، اس ترجمہ تحقیق المقال کی طباعت اور اشاعت کے لیے حضرت مولانا مفتی محمد نوال الرحمن صاحب سے ان کے اپنے معروف ادارے ”شرعیہ اڈا ویز ری پورٹ“ کی جانب سے شائع کرنے کی گزارش کی گئی، جس کو بعد مشورہ مولانا نے منظور فرمایا۔ اس لیے یہ کتاب بنام ”الصحیح انجیل ترجمہ تحقیق المقال“ اسی ادارہ سے شائع کی جا رہی ہے۔ اللہ تعالیٰ اس اشاعت کو قبول فرمائے اور عوام کے لیے مفید بنائے۔

کے از خدا مشریعہ پورٹ  
(مولانا محمد جمال الرحمن مفتاحی)

## مقدمہ

حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب قاسمی دامت برکاتہم  
استاذ حدیث و صدر مفتی جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب علمی دنیا میں کسی تعارف کے محتاج نہیں ہیں، انھوں نے عمر کا بیشتر حصہ نبی کریم ﷺ کی احادیث پڑھنے پڑھانے اور تصنیف و تالیف میں گزارا، سو سے زائد چھوٹی بڑی کتابیں لکھیں، جن میں حدیث اور اس کے متعلقات پر (۲۸) کتب آپ کے علم پر قلم سے نکلیں۔ الاواب والتراجم، حاشیہ لامع الدراری، حاشیہ الکوکب الدرری اور مؤطا امام مالک کی نہایت مبسوط شرح اور جزا لسا لک آپ ہی کی تصنیفات ہیں، آپ نے تصنیف و تالیف کے ذریعہ امت پر جو احسان کیا ہے، وہ رہتی دنیا تک بھلا یا نہیں جاسکتا۔ آپ کی تالیفات بین الاقوامی سطح پر شائع ہو رہی ہیں، انہیں (۱۹) ممالک میں دسویں پندرہ (۲۱۵) جامعات اور اداروں نے آپ کی کتابوں کی اشاعت کی ہے، یہ قبولیت ہی کی بات ہے کہ ایکس (۲۱) ممالک کے اصحاب علم و قلم جن کی تعداد (۱۳۲) تک پہنچتی ہے، انھوں نے مختلف زبانوں میں آپ کی کتابوں کا ترجمہ کرنے کے لیے اجازت طلب کی۔

آپ کو علمی دنیا میں جو قبولیت عطا ہوئی اور آپ کی تصنیفات سے لاکھوں انسان جو مستفید ہو رہے ہیں، ان کے پیچھے حضرت حاجی امداد اللہ صاحب مہاجر کی شخصیت دو واسطوں سے آپ میں جلوہ گر تھی، یہ حاجی امداد اللہ صاحب وہی بزرگ ہیں، جن سے مولانا انوار اللہ شاہ صاحب فاروقی بانی جامعہ نظامیہ حیدرآباد نے براہ راست استفادہ کیا تھا اور ان سے بیعت و خلافت سے سرفراز ہوئے تھے، انہی ستودہ صفات بزرگ حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کی تصنیف کردہ ”فضائل اعمال“ ہے، جو دو ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے؛ پہلی جلد میں حکایات صحابہ، فضائل نماز، فضائل تلخف، فضائل رمضان، فضائل ذکر، فضائل قرآن اور فضائل زور و دہے اور دوسری جلد میں فضائل صدقات اور فضائل حج ہے، ان کتب فضائل کی تیاری میں آپ نے تقریباً ڈیڑھ سو کتب سے استفادہ کیا، اکثر کتب کے حوالوں کے ساتھ سند کی حیثیت اور اس کے درجہ سے بھی آگاہ کر دیا کہ یہ روایت صحیح ہے، یا ضعیف؛ تاکہ اہل علم کے لیے تحقیق کا سامان فراہم ہو جائے، یہ کتب اہل علم اور عاملۃ الناس دونوں کے لیے بڑی مفید ثابت ہوئیں۔

حضرت شیخ الحدیث کے اخلاص و لہجہ کی برکت سے اللہ رب العزت نے ان کتب فضائل کو ایسی قبولیت عطا فرمائی کہ شاید وہابیہ، گھروں اور مسجدوں میں ان کے پڑھنے کا اہتمام کیا جاتا ہے، ان سے دینی شعور بیدار ہوتا ہے، اعمال کی تدوین کا احساس ہوتا ہے، فکر آخرت پیدا ہوتی ہے، ان کتابوں کی افادیت ہی کی بات ہے کہ ساتھ سے زائد زبانوں میں

ان کا ترجمہ ہوا، قرآن کے بعد جتنی کثرت سے ان کتابوں کو پڑھا جاتا ہے، شاید ہی کوئی اور کتاب پڑھی جاتی ہو؛ اس لیے بجا طور پر کہا جاسکتا ہے:

ایں سعادت بزر بازو نیست ہمت نہ غنجد خدائے بخشندہ

حضرت مولانا الیاس صاحبؒ نے ابتداء ہی میں ان کتب کی مقبولیت کا اندازہ اپنی فراست و بصیرت سے لگا لیا تھا اور اس کا اظہار بھی ایک خط میں یوں کیا تھا:

”اللہ کو منظور ہوا—اور جیسے آثار ہیں—یہ تبلیغ زور پکڑے گی، انشاء اللہ تمہاری

تصانیف اور فیوض ہندوستان ہی نہیں؛ بلکہ عرب و عجم کو سیراب کریں گے۔“

چنانچہ پچیسین کوئی حرف بحرف ثابت ہوئی، مفسر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندویؒ نے ایک مرتبہ فرمایا:

”میرے علم کے مطابق یہ کتابیں کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ مسلمانوں

میں پڑھی جاتی ہیں۔“

واقہ ہے کہ ان کتابوں کے پڑھنے سے دینی جذبہ بیدار ہوتا ہے، نماز زندگی میں آتی ہے۔ روزہ، زکوٰۃ اور حج کی ادائیگی کی فکر پیدا ہوتی ہے، اللہ تعالیٰ سے قرب بڑھتا ہے، آخرت کی فکر اور دنیا سے بے رغبتی پیدا ہوتی ہے، لاکھوں انسانوں کو ان کتابوں کے پڑھنے سے ہدایت ملی اور انھیں ارکان اسلام پر جتنا نصیب ہوا، صحابہ کرامؓ اور اسلاف عظامؓ سے محبت و تعلق میں اضافہ ہوا، دین کے لیے اپنے مال و اوقات کو صرف کرنا آسان ہوا اور اس کی خاطر حراج کے خلاف پیش آنے والی باتوں کے تحمل و برداشت کا سلیقہ آیا، ایمار و ہمدردی کا جذبہ پروان چڑھا اور ایسے صفات محمودہ لوگوں میں پیدا ہوئے کہ اسلاف کی یاد تازہ ہو گئی۔

یہ مقبولیت اور صالح انقلاب ان کتابوں سے ہوتا ہوا بعض لوگوں کو دیکھنا نہ گیا اور اس پر بے جا اعتراض کرنے کو کچھ لوگوں نے محبوب مشغلہ بنالیا اور یہ تو مشاہدہ ہے کہ جو اعتراض کرنا ہی اپنا شیوہ بنالے، تو پھر اس کی زد میں عظیم ترین شخصیات بھی آ جاتی ہیں، مخلوقات میں انبیاء کرام علیہم السلام سے زیادہ محترم اور معصوم ذات اور کون ہوگی؛ لیکن اعتراض کرنے والوں نے ان پر بھی اعتراض کیا، ان کے کام اور ان کی تعلیمات پر بھی تنقید چینی کی اور اب تک کی جارہی ہے۔ تاریخ میں یہ بات بھی محفوظ ہے کہ امام غزالیؒ نے جب ”احیاء العلوم“ لکھی، تو اس کی وجہ سے لوگوں نے ان کو زندیق کہا اور برسر عام اس کتاب کو نذر آتش کیا۔ حضرت مولانا اشرف علی تھانویؒ کی نظر ثانی کردہ کتاب ”بہشتی زیور“ کو بھی لوگوں نے جلایا اور مولانا تھانویؒ کو نرا بھلا کہا اور ان کتب پر دسیوں اعتراضات کیے، لیکن اس سے ان کتابوں کی افادیت و مقبولیت میں کوئی کمی آئی؟ کسی کیا آتی، اس میں اور اضافہ ہوا اور آج تقریباً ہر بیری کی زینت یہ کتابیں بنی ہوئی ہیں، اسی طرح فضائل اعمال پر بھی لوگ اعتراض

کرتے رہتے ہیں اور ان کے جواب بھی اہل حق کی جانب سے دیے جاتے ہیں، حسب موقع کبھی مختصر اور کبھی مفصل، اذکار کرنے والوں میں بعض حق کے متلاشی بھی ہوتے ہیں، جب ان کے سامنے صحیح جواب آتا ہے، تو اپنی رائے بدلنے میں وہ تامل نہیں فرماتے، خود حضرت شیخ الحدیث کی زندگی میں بھی اشکالات ہوتے، جن کے جوابات بھی حضرت شیخ نے تحریر فرمائے۔ ایک مرتبہ ایک خط کے جواب میں آپ نے طرز تالیف اور طباعت سے پہلے ان کتب پر اعتماد کے واسطے اہل علم کی خدمات حاصل کرنے کا ذکر کرتے ہوئے تحریر فرمایا تھا:

”فضائل کی روایات کے متعلق اصل یہ ذہن میں ہے کہ فضائل میں معمولی ضعف قابل اعتبار ہے، اس لیے جن روایات کو ذکر کیا گیا ہے، ان میں اس اصول کی رعایت کی گئی ہے اور جن روایات پر کسی نے کلام کیا ہے، اس کو خاطر کر کے ضعف کی دلیل بھی ظاہر کر دی گئی ہے، اس چیز کا تحقق چونکہ عوام سے نہیں تھا؛ بلکہ اہل علم سے تھا، اس لیے اس کو حربی میں لکھا کہ عوام کے عقول سے یہ چیزیں بالاتر تھیں، اگر جناب کے خیال میں ایسی روایات ہوں، جن کا ضعف ناقابل انجبار ہو، تو بے تکلف نشاندہی فرمادیں، غور کے بعد ان کو حذف کیا جا سکتا ہے، اس ناکارہ نے تو اس پر اپنی رائے کو مدار نہ رکھا؛ بلکہ متعدد اہل علم بالخصوص مولانا اسعد اللہ صاحب ناظم مدرسہ مظاہر العلوم اور قاری سعید احمد صاحب مفتی اعظم مدرسہ سے حرفا حرفاً ان پر نظر ثانی کرائی تھی اور جن چیزوں پر ان میں سے کسی نے بھی گرفت کی، ان کو قلم زد کر دیا تھا، اسی بناء پر ان میں سے ہر رسالہ میں تقریباً ایک رابع یا ایک فہم کے قریب اصل مسودہ سے کم ہے۔“

حضرت شیخ کی ان جیسی تحریروں سے متلاشیان حق کو اطمینان حاصل ہوا؛ لیکن جن لوگوں کو حق کی تلاش نہیں ہوتی اور ان کا اعتراض برائے اعتراض ہوتا ہے، تو ”جواب جاہلان باشد غوثی“ کے تحت ہوتا تو یہ چاہیے تھا کہ ان کو درخور افتاء نہ سمجھا جاتا؛ مگر پانی سے خس و خاشاک کو ڈور کرنا بھی ضروری ہے؛ تاکہ دوسرے لوگ میرا بی سے محروم ہو کر تشنگ کام نہ رہ جائیں، اسی جذبہ کے تحت ایک نہایت مفید اور جامع کتاب حضرت مولانا لطیف الرحمن صاحب بہار لکھی دامت برکاتہم۔ جو علمی و تحقیقی ذوق رکھتے ہیں اور کئی تحقیقی کتابوں کے مصنف بھی ہیں۔ نے لکھی ہے، جس کا نام ”تحقیق المقال فی تبویح احادیث فضائل الأعمال“ رکھا۔

موصوف نے اصل کتاب سے پہلے ایک مبسوط مقدمہ لکھا ہے، جو (۳۳۸) صفحات پر پھیلا ہوا ہے، اسے عن ابواب میں منقسم کر کے پہلے باب میں فضائل اعمال کا تعارف، دوسرے باب میں کرامات کا ثبوت، پھر چاروں مکاتب فقہیہ کے اندر موصوفیا، خصوصاً صوفیاء و حنا بلکہ کی کرامتوں کا ذکر اور اسی ذیل میں ابن حبیہ، ابن قیم اور شیخ محمد بن عبد الوہاب اور ان کے

کرامات اور اس باب میں ان کے موقف پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے اور تیسرے باب میں ضعیف احادیث کے احکام اور علماء کے مذاہب پر دراز نفسی کے ساتھ باحوالہ گفتگو کی گئی ہے، اسی ضمن میں مصنف نے اس بات کو بھی ثابت کیا ہے کہ فضائل کی کسی کتاب میں ضعیف احادیث کا ذکر کوئی معیوب بات نہیں ہے اور نہ ہی اس بنیاد پر کسی کتاب کو غیر مفید اور ناقابل استفادہ قرار دیا جاسکتا ہے، کیونکہ فضائل تو فضائل، عقائد و احکام پر مشتمل کتابوں میں بھی ضعیف احادیث موجود ہیں؛ بلکہ جن مصنفین نے اپنی اپنی کتابوں میں صرف صحیح احادیث ذکر کرنے کا التزام کیا تھا، ان کی کتابوں میں بھی کثرت سے ضعیف احادیث پائی جاتی ہیں، امام بخاری اور امام مسلم رحمہما اللہ نے اپنی صحیح کے علاوہ دیگر کتب میں بھی ضعیف احادیث ذکر کی ہیں؛ لیکن اس کے باوجود ان کتابوں سے استفادہ آج تک جاری ہے، تو پھر فضائل اعمال کو ہی نشانہ تنقید کیوں بنایا جا رہا ہے، بڑی اچھی تفصیلی اور مدلل گفتگو ہے، ضرور مطالعہ کرتا چاہیے، پورا مقدمہ معزنی معز ہے اور قابل قدر مواد سے یہ ہے اور فضائل اعمال پر کیے جانے والے اعتراضات کا اصولی طور پر بہترین جواب ہے۔

مقدمہ کے بعد اصل کتاب شروع ہوئی ہے، اصل کتاب میں مصنف نے۔

- (۱) فضائل اعمال کی صرف انہی احادیث کی تخریج کی ہے، جنہیں حضرت شیخ الحدیثؒ نے متعلقہ موضوع کے لیے بنیاد کے طور پر تخریج کی ہے اور فوائد کے ذیل میں ذکر کردہ احادیث کی تخریج طوالت کے خوف سے چھوڑ دی ہے۔
- (۲) تمام احادیث کا ابتدائی مصدر سے موازنہ نہ کر کے نصوص کو تحقیق کیا گیا ہے اور مکمل متن حدیث درج کیا ہے؛ جبکہ شیخ الحدیثؒ نے موضوعاتی انداز کی کتابوں پر اعتماد کر کے حدیثیں مختصر ذکر کی ہیں۔
- (۳) فضائل اعمال میں درج شدہ احادیث کی ترتیب بدل کر تمام احادیث کو صحت و ضعف کے اعتبار سے ترتیب دیا گیا ہے، پہلے بخاری و مسلم کی، پھر بخاری کی، پھر مسلم کی احادیث ذکر کی گئی ہیں، پھر جو احادیث صحیح لفظہ تھیں اور غیر صحیحین میں تھیں، ان کو ذکر کیا ہے، اس کے بعد صحیح لغیرہ، پھر حسن لفظہ، پھر حسن لغیرہ اور اخیر میں احادیث ضعیفہ کا ذکر ہے۔

(۴) مصنف نے کسی حدیث پر صحت و ضعف کا حکم اس حدیث کے شواہد و توابع کے پیش نظر لگایا ہے، کہیں کہیں اسناد پر بھی حکم لگایا ہے اور جن روایات کے حالات انہیں معلوم نہ ہو سکے، ان کا نام ملا اظہار بھی کر دیا ہے اور حکم لگانے میں توقف اختیار کیا ہے۔

یہ حقیقت ہے کہ اصل کتاب اور مقدمہ دونوں مؤلف مدظلہ کی شاہکار تھیں یہ ہے اور شان تحقیق پوری کتاب میں جلوہ گر ہے، فضائل اعمال پر کیے گئے اعتراضات کے جوابات کئی حضرات نے دیے ہیں، لیکن جس تفصیل و تحقیق اور شرح واسطے کے ساتھ اس کتاب میں دیے گئے ہیں، میری معلومات کی حد تک اب تک اس انداز کی کتاب نہیں لکھی گئی ہے۔ خاص



ہاں یہ ہے کہ کہیں بے جا حمایت اور تحقیق سے گری ہوئی بات نہیں ہے اور ساتھ ہی مخفی پہلو اختیار کرنے کے بجائے مثبت طریقے سے ساری باتوں کو سنیقے سے پیش کیا گیا ہے، ضرورت تھی کہ اس علمی و تحقیقی کتاب سے ہمارا اردو داں طبقہ بھی مستفید ہو اور ان کے لعل و غمگر سے وہ بھی فائدہ اٹھائے۔

بڑی مسرت کی بات ہے کہ محبوب العلماء، پیر طریقت حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب لازالت شہوس فیوضہ طالعہ نے اس کتاب کے ترجمہ کی ضرورت کا ذکر ایک مجلس میں فرمایا، شرکاء مجلس میں سے دو علماء اسی مجلس میں خوش دلی سے راضی ہو گئے؛ چنانچہ آپ ہی کی سرپرستی میں حضرت مولانا سید احمد دمیض ندوی صاحب دامت برکاتہم اُستاذِ حدیث دارالعلوم حیدرآباد اور مولانا مفتی میر رضوان اللہ صاحب قاسمی مدظلہ العالی اُستاذ مدرسہ احیاء العلوم پیر چہترہ حیدرآباد نے اس کتاب کا اردو میں ترجمہ کرنا شروع کیا، اصل کتاب کا ترجمہ اولیٰ الذکر نے کیا؛ جبکہ مقدمہ کا ترجمہ ثانی الذکر نے کیا ہے۔ دونوں حضرات ماشاء اللہ اردو عربی زبان کا ستھرا ذوق رکھتے ہیں اور مسلسل لکھتے بھی رہتے ہیں، جو ملک کے علمی و تحقیقی محلات میں شائع ہوتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ ان دونوں حضرات کو جزائے خیر عطا فرمائے کہ بڑی محنت و لگن سے نہایت شستہ اور رواں ترجمہ کیا ہے، مصنف کی اصل مراد کو واضح کرنے کے لیے مختلف جگہوں پر عن دین کا اضافہ بھی کیا ہے، اصل کتاب میں حوالہ متن میں تھا؛ لیکن اسے حاشیہ میں لکھنے کا اہتمام کیا اور مقدمہ کی بعض وہ تفصیلات جن کا تعلق صرف علماء سے تھا، ان میں اختصار کر کے مصنف کے اصل نفا کو پورے طور پر باقی رکھا۔ میں نے پوری کتاب پڑھی ہے، حسب ضرورت اس کے ٹوک و ٹپک کو درست کرنے کی سعادت بھی حاصل ہوئی ہے؛ اس لیے اطمینان کے ساتھ کہا جاسکتا ہے کہ اس ترجمہ کو بہتر سے بہتر بنانے میں کوئی کسر اٹھا نہیں رکھی گئی ہے، ایک تو دونوں مترجمین کا نام ہی اس کی صحت و اعتماد کے لیے کافی ہے، پھر حضرت شاہ صاحب کی سرپرستی اور رہنمائی سے اس میں مزید نکھار، عمدگی اور بہتری پیدا ہو گئی ہے۔

خداوند قدوس مترجمین اور جس نے بھی ان حضرات کا کسی قسم کا تعاون کیا ہو، ان سب کو بیش از بیش اجرِ جزیل عطا فرمائے اور جن حضرات نے اس کی کتابت و طباعت کی گر انقدر ذمہ داری کو قبول فرما کر علماء اور عامۃ المسلمین کے ہاتھوں پہنچانے کا انتظام و انصرام کیا ہے، ان سب کو بھی اللہ تعالیٰ اپنے شایانِ شانِ اجر و ثواب سے نوازے۔ امین دعاء از من و از جملہ جاں آیین باد!

محمد جمال الدین قاسمی  
صدر مفتی دارالعلوم حیدرآباد

۱۳۲۸ھ مطابق ۲۶/۳/۲۰۰۷ء

## کچھ مصنف کے بارے میں

تحریر: ہفتقرآن مولانا انیس احمد آزاد قاسمی بگلگرمی

استاذ حدیث و تفسیر جامعہ عربیہ سیّد المدارس، دہلی، الہند

آنے والے قریب میں نہ گھریں موڑ پر کچھ نشانیاں رکھ دوں

دسے داری کا بوجھ ہلکا ہو بات لوگوں کے درمیاں رکھ دوں

ان احساسات کے ساتھ از ہر ہندوار العلوم دیوبند کا ایک منکسر المرز ابن نوجوان فاضل افتاء اور اپنی تحقیقی بصیرت اور تحقیقی صلاحیت کے ذریعہ علم کی دنیا میں سستی شہرت کے طلبگاروں کے تاہوت میں آخری کیل یہ کہتے ہوئے نصب کردی۔

تیسرہ جب کسی پر کیا کھینچے آئینہ سامنے رکھ لیا کھینچے

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب کی تصنیف کردہ کتاب ”فدائل احوال“ پر غفلت لوگوں نے تنقید پر اسے تنقید کرنے کی مذموم کوششیں کی ہیں۔ ایسے ہی لوگوں کے خیالات کی اصلاح کے لیے تحقیق اذقال فی تخریج احادیث فدائل الاحوال مصلحہ شہود پر وجود پذیر ہوئی۔ تحقیق اذقال کے مصنف فضیلۃ الشیخ حضرت مولانا علامہ لعیف الرحمن القاسمی کا شمار از ہر ہندوار العلوم دیوبند کے ان ممتاز فضلاء میں ہے جن کی علمی، تحقیقی، تنقیدی اور نفسی خدمات کا اعتراف ہر دور میں کیا جا رہا ہے۔

مولانا طایف الرحمن صاحب ۱۹۶۳ء میں مصلحہ فارسی پر اپنی علمی کے موضع بیکارہ میں تودہ پذیر ہوئے۔ ہر سرور العلوم بہرائچ یو پی میں اپنے نامور قرآن پاک کھل کیا اور نامور کی تکمیل کے بعد اسی ادارہ میں جناب قاری عبدالوہید صاحب سے اپنے حفظ قرآن کی تکمیل کی۔ حفظ کی پہنچنے سے آپ کو کچھ عرصے کی حجاز کے مضافات سے حصارف کراچی قہ پھر عربی و فارسی درجہات کے ابتدائی دوسال اپنے نور العلوم بہرائچ میں ہی گزارے۔ اس کے بعد آپ نے عارف باللہ حضرت مولانا قاری سید صدیق احمد صاحب کے ادارہ جامعہ عربیہ دیوبند مصلحہ پانہ میں داخلہ لیا اور ہر سال کی تمام کتابوں میں ممتاز نمبرات سے کامیابی حاصل کرتے رہے، غالب علمی کے دور میں جو صرف، منطق، فلسفہ پر آپ کو عبور حاصل ہو گیا تھا، بعض مواقع پر درس کے دوران آپ کے اشکال پر اساتذہ بھی آپ کی رائے کو توثیق دیا کرتے تھے۔ آپ نے اپنی طالب علمی کے دوران شرح تہذیب کی شرح شمس الدہریہ، کھل شرح التہذیب مرتب فرمائی جو طلبہ واساتذہ دونوں کے لیے یکساں مفید ثابت ہوئی۔

جامعہ عربیہ دیوبند مصلحہ پانہ سے آپ دارالعلوم دیوبند تشریف لائے اور موقوف علیہ دورہ آحدیث آپ نے دارالعلوم دیوبند میں مکمل فرمایا۔ دارالعلوم میں آپ نے عرصہ مدہ سے کوائی محنت کا موضوع بنایا اور دارالعلوم دیوبند سے فراغت کے بعد چند اداروں میں تدریسی خدمات انجام دیں اور اپنے مخصوص لب و لہجہ اور بہت ہی تحقیقی انداز میں بخاری شریف کا درس دیا اور ابن ماجہ کی عربی شرح الدیبا جہ علی ابن ماجہ کے نام سے تحریر فرمائی۔ مولانا کی اس عربی شرح الدیبا جہ کو کچھ کراہی علم نے آپ کی علمی و تحقیقی صلاحیتوں کا نہ صرف یہ کہ اعتراف کیا بلکہ مستعمل قریب میں علوم حدیث پر مزید تحقیقات کے لیے آپ سے امیدیں وابستہ کر لیں۔

الحمد للہ اہل علم کی یہ امیدیں بآراء و تمہیں اور مولانا نے سچی پیام اور جہد مسلسل کرتے ہوئے مسند الامام الطحاوی دس جلدوں میں مرتب فرمائی جسے دینی کے مکتبہ، الحرمین نے نہایت احترام سے شائع کیا، اس کے علاوہ مسند الامام ابی حنیفہ للہارثی کی اٹھارہ سو احادیث کی تخریج فرمائی جو دو جلدوں میں شائع ہو رہی ہے۔ نیز مسند الامام ابی حنیفہ لابن العوام کی تخریج فرمائی۔ یہ دونوں کتابیں آپ کی سعی و محنت اور تحقیق انہی کے نتیجے میں سات سو سال کے بعد شائع ہو رہی ہیں۔ مولانا موصوف کا ایک عقیم کارنامہ یہ بھی ہے کہ آپ نے موسوعۃ الکبریٰ لاحادیث الامام ابی حنیفہ کی تخریج فرمائی ہے جو پانچ ضخیم جلدوں میں شائع ہوگی اسی طرح مسند الامام ابی حنیفہ لابن المقرئ (جو بہت نایاب ہے) کی آپ نے تخریج فرمائی ہے اور آپ کی خوش قسمتی اور سعادت مندی ہے کہ آپ احادیث کی یہ خدمات نہ کہ مکرر کی مبارک سرزمین پر رہتے ہوئے انجام دے رہے ہیں۔ اللہم زدہ لہود و ملی اللہ علیہ سولہ و علیہ آلہ و صحابہ و صحابہ

انیس احمد آزاد قاسمی بگلگرمی ۳۱ جون ۲۰۰۷ء

## عرض مترجمین

دعوت و تبلیغ کی مبارک محنت کے عالمی اثرات کسی سے ڈھکے چھپے نہیں ہیں، دُنیا کا شاید ہی کوئی خطہ ہو، جو اس محنت سے فیض یاب نہ ہوا ہو، اس دُورِ اخیر میں اللہ تعالیٰ نے حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ سے اصلاح و تجدید کا وہ عظیم کام لیا کہ خیر القرون کے بعد اس کی نظیر ملنی مشکل ہے، ویسے تاریخ کے مختلف ادوار میں مختلف اصلاحی تحریکیں اُٹھیں اور مختلف شخصیات نے اصلاح و تجدید کے عظیم کارنامے انجام دیے؛ لیکن ان کا دائرہ کار محدود تھا، ان میں بعض ملک گیر تھیں، تو بعضوں کا اثر ملک کے کسی خاص حصہ تک محدود تھا، اس کے علاوہ ان شخصیات یا تحریکات کے اثرات زیادہ عرصہ تک باقی نہ رہ سکے۔ حضرت مولانا محمد الیاس صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی تحریک و دعوت و تبلیغ کا امتیاز یہ ہے کہ اللہ نے اسے عالم گیر سطح پر قبولیت سے سرفراز فرمایا۔ زمان و مکان کے لحاظ سے اس تحریک کا دائرہ اثر جس قدر پھیلا ہوا ہے، اس میں دُنیا کی کوئی تحریک اس کی ہمسری کا دعویٰ نہیں کر سکتی۔ مشرق ہو کہ مغرب شامل ہو کہ جنوب، دُنیا کا کوئی بڑا عظیم اور کسی بڑا عظیم کا کوئی ملک ایسا نہیں جہاں کسی نہ کسی درجہ میں دعوت و تبلیغ کی محنت نہ ہوتی ہو۔

اس تحریک کو حاصل قبولیت عامہ اور اس کے عمومی اثرات کا جہاں ایک سبب اس کے بانی کا اخلاص ہے، وہیں ایک بنیادی سبب اس کا مخصوص طریقہ کار ہے، جو منج نبوی ﷺ سے ہم آہنگ ہے، یہ حقیقت ہے کہ جو تحریک جس قدر منج نبوت ﷺ سے قریب ہوتی ہے، وہ اسی قدر عند اللہ مقبول اور اثرات کے اعتبار سے ہمہ گیر ہوتی ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ اس تحریک کو اکابر علماء کی بھرپور تائید حاصل رہی۔ حکیم الامت حضرت مولانا اشرف علی تھانوی علیہ الرحمۃ نے اس تحریک کے عمومی نتائج و اثرات کو معلوم کر کے ارشاد فرمایا: ”مولانا الیاسؒ نے پاس کو آس میں بدل دیا“۔ حکیم الاسلام قاری محمد طیب صاحب علیہ الرحمۃ سابق مہتمم دارالعلوم دیوبند نے اپنے تاثرات کا اظہار کرتے ہوئے فرمایا: ”یہ تبلیغی فارمولا کسی عقلی سوچ بچار سے نہیں بنایا گیا ہے؛ بلکہ معرفت حق اور الہام غیب سے پیدا شدہ ہے، اس کام کی صداقت اور نورانیت کا یہ کھلا ثبوت ہے کہ یہ کام جہاں بھی گیا اور جن احوال و ظروف میں بھی اس نے بار پانے کی کوشش کی، کامیاب رہا“۔ سید الطائفہ علامہ سید سلیمان ندوی علیہ الرحمۃ نے اس کام کے اقرب الٰہی منج الملوٰۃؒ ہونے کی ان الفاظ میں گواہی دی: ”ہندوستان کی تمام دینی تحریکوں میں اصلِ اوّل سے زیادہ قریب ہے“۔ قاعدہ ختم نبوت، مجلس احرار کے ممتاز رہنما حضرت مولانا عطاء اللہ شاہ بخاریؒ نے درگاہ نظام الدین کے جلو میں

واقع مرکز تبلیغ میں پہنچ کر اور اپنی تبلیغ سے ملاقات کر کے فرمایا: ”میں یہ سمجھتا تھا کہ نظام الدین اولیاء ختم ہو گئے، مگر میں نے ہستی نظام الدین میں آ کر دیکھا کہ نظام الدین اولیاء تو زندہ ہیں۔“

اس تحریک کی حقانیت اور اس کے عالمی اثرات کا اعتراف نہ صرف اکابر دیوبند نے کیا؛ بلکہ دوسرے مکاتب فکر سے وابستہ شخصیات نے بھی اس تعلق سے اپنے گھر سے تاثرات کا اظہار کیا اور اس تحریک کو شروع ہی سے نہ صرف اہل حق علماء کی تائید؛ بلکہ سرپرستی حاصل رہی ہے؛ لیکن ادھر کچھ عرصہ سے اُمت مسلمہ میں ایک ایسا طبقہ دیکھا جا رہا ہے، جس نے تبلیغی تحریک کی مخالفت اور اس کے خلاف پروپیگنڈہ کو اپنا محبوب مشغہ بنالیا ہے، اس طبقہ کی نظر میں لوگوں کو تحریک دعوت و تبلیغ سے دُور کرنا دُور حاضر کا سب سے بڑا جہاد ہے، دعوت و تبلیغ سے وابستہ نوجوانوں کو برگشتہ کرنے کے لیے یہ طبقہ دعوتی حلقوں میں سب سے زیادہ پڑھی جانے والی کتاب ”فضائل اعمال“ کے خلاف پروپیگنڈہ کرتا ہے اور اس میں موجود احادیث کے تعلق سے عامۃ الناس میں شکوک و شبہات پیدا کرتا ہے، ویسے محدود پیمانے پر مختلف علماء کرام نے اپنی تحریروں میں اس پروپیگنڈہ کا جواب دیا ہے؛ لیکن ”فضائل اعمال“ میں موجود احادیث کی باقاعدہ تخریج کے ساتھ کام کی ضرورت شدت سے محسوس کی جا رہی تھی۔ خدا جزائے خیر دے حضرت مولانا لطیف الرحمن بہرائچی قاسمی کو، انھوں نے اس عظیم علمی کام کا بیڑا اٹھایا اور نہ صرف احادیث کی تخریج فرمائی؛ بلکہ تخریج سے قبل تین سو سے زائد صفحات پر مشتمل مقدمہ تحریر فرمایا، جس میں فضائل اعمال پر کیے جانے والے مختلف اعتراضات کا علمی جواب دیتے ہوئے فضائل اعمال میں ضعیف احادیث سے استفادہ کے تعلق سے محققانہ گفتگو فرمائی؛ چونکہ کتاب ”تحقیق العقائل فی ترویج احادیث فضائل الأعمال“ کے نام سے عربی میں شائع ہوئی تھی؛ اس لیے بلا صغیر کے اردو دوں طبقہ کے لیے اس سے استفادہ دُشوار تھا۔

سفر حرمین شریفین کے موقع پر محمد و العماء پر طریقت عارف باللہ حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب دامت برکاتہم کی ملاقات مولف کتاب مولانا لطیف الرحمن بہرائچی صاحب سے ہوئی، کتاب ملاحظہ کرنے کے بعد خود حضرت شاہ صاحب بھی کتاب کے مشغولات سے بے حد متاثر ہوئے اور مولف کتاب نے بھی ترجمہ کی خواہش کا اظہار کیا، سفر سے واپسی پر حضرت شاہ صاحب نے اپنی ایک مجلس میں کتاب کے ترجمہ کی ضرورت ظاہر فرمائی، ویسے ترجمہ کی خواہش مند اور علماء بھی تھے؛ لیکن احقر پر حضرت شاہ صاحب کی عنایت ہوئی کہ حضرت نے میری درخواست کو شرف قبولیت سے نوازا، جس کے بعد میں نے اپنے ایک عزیز مولوی میر رضوان اللہ قاسمی کے اشراک سے ترجمہ کا کام مکمل کر لیا، میر رضوان اللہ قاسمی نے جو بھی تحقیقی مزاج کے ساتھ ترجمہ کا سلیقہ بھی رکھتے ہیں، کتاب کے مقدمہ کا ترجمہ کیا اور احقر نے اصل کتاب کو جو تخریج احادیث پر مشتمل ہے، اردو کا جامہ پہنایا، ترجمہ میں حتی المقدور روانی اور سلاست پیدا کرنے کی کوشش کی گئی ہے، اصل کتاب

میں حوالہ جات متن میں تھے، ترجمہ کے دوران حوالہ جات حاشیہ میں درج کر دیے گئے ہیں، حسب ضرورت عنوان بھی لگائے گئے ہیں۔ اصل کتاب میں تخریج احادیث کے ساتھ روایت پر کلام بھی کیا گیا ہے، لیکن ترجمہ میں روایت پر کلام کے حصہ کو اس لیے شامل نہیں کیا گیا کہ عوام کو اس کی چنداں ضرورت نہیں، جہاں تک اہل علم کا تعلق ہے، تو وہ اصل عربی کتاب سے رجوع کر سکتے ہیں۔

اس موقع پر میں اپنے اساتذہ کرام بالخصوص حضرت مولانا شاہ محمد جمال الرحمن صاحب دامت برکاتہم اور حضرت مفتی محمد نوال الرحمن صاحب کا شکریہ ادا کرتا فریضہ سمجھتا ہوں کہ ان حضرات نے ہر طرح سے میری حوصلہ افزائی فرمائی اور شریعہ بورڈ آف امریکہ سے اس کتاب کو شائع کروا کر احسانِ عظیم فرمایا، اسی طرح حضرت مولانا مفتی محمد جمال الدین صاحب آقا کی صدر مفتی دارالعلوم حیدرآباد کا بے حد مشکور و ممنون ہوں کہ مفتی صاحب نے اس کام کی تکمیل میں قدم قدم پر میری رہنمائی کی اور نہ صرف مفید مشوروں سے نوازا، بلکہ ساری کتاب پر حرفاً حرفاً نظر ثانی فرمائی اور کتاب کے آغاز پر قیوم مقدمہ بھی تحریر فرمایا۔ اللہ تعالیٰ انہیں جزائے خیر عطا فرمائے اور جس مقصد کے لیے کتاب کی اشاعت عمل میں لائی جا رہی ہے، اس میں کامیابی عطا فرمائے۔ آمین

میر رضوان اللہ قاسمی

سید احمد مدنی ندوی

۱۴۲۸/۳/۶ھ

استاذ عربی ادب

استاذ حدیث

مطابق ۲۰۰۷ء/۳/۲۶

درسہ احیاء العلوم حیدرآباد

جامعہ اسلامیہ دارالعلوم حیدرآباد

## پہلا باب

### فضائل اعمال کا تعارف

## مقدمہ

مقدمہ کو ہم نے تین باب پر تقسیم کیا ہے، پہلے باب میں فضائل اعمال کا تعارف، دوسرے باب میں اولیاء اللہ کے کرامات کا ذکر اور تیسرے باب میں ضعیف احادیث کے احکام پر تفصیلی روشنی ڈالی گئی ہے۔

شیخ الحدیث حضرت مولانا محمد زکریا صاحب رحمۃ اللہ علیہ علمی دنیا کی ایک مشہور شخصیت ہیں، علمی و اصلاحی نقطہ نظر سے انھوں نے جو کراں قدر تابغات اپنے پیچھے چھوڑی ہیں، ان کی اہمیت و افادیت کو کسی طرح فراموش نہیں کیا جاسکتا، آپؒ نے عامۃ انسان کو دین کے بنیادی اعمال نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج کی ترغیب و تحریص اور خدا اور اس کے رسول ﷺ کی محبت کو دل میں جاگزیں کرنے کی خاطر فضائل ذکر اور فضائل درود و شریف پر بڑے اہم اور مفید رسالے لکھے، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان رسائل کا پہلے ہم قارئین کرام کے سامنے تعارف پیش کر دیں۔

### کتب فضائل کی تالیف کے اسباب و محرکات

شیخ الحدیث صاحب نے اصلاحی نقطہ نظر سے جن رسالوں کی ترتیب دی ہے، وہ سارے رسائل تبلیغی جماعت کے اصل موضوع اور نصاب کے عین مطابق ہیں؛ اس لئے ان رسائل کو آج کل فضائل اعمال کے نام سے دو جلدوں میں شائع کیا جا رہا ہے، ان رسائل کی تالیف کے اسباب و محرکات کیا تھے؟ اور کس وجہ سے یہ لکھے گئے؟ اس کی تھوڑی سی تفصیل ذیل میں پیش کی جاتی ہے۔

### فضائل قرآن

عام طور پر حضرت شیخ علیہ الرحمہ نے خود ہی ہر رسالہ کے آغاز میں اس کا سبب تالیف بیان کر دیا ہے۔ مثلاً فضائل قرآن کے مقدمہ میں شیخ رقمطراز ہیں

”حمد و صلوة کے بعد اللہ کی رحمت کا محتاج بندہ ذکر یا بن یحییٰ بن اسماعیل عرض کرتا ہے کہ یہ جلدی میں لکھے ہوئے چند اوراق ”فضائل قرآن“ میں ایک چمبل

حدیث ہے، جس کو میں نے ایسے حضرات کے امتثال حکم میں جمع کیا ہے، جن کا اشارہ بھی حکم ہے اور ان کی اطاعت ہر طرح معتقم ہے۔

عبارت بالا میں جس ہستی کی طرف اشارہ کیا گیا ہے، اس سے مراد قدوة السالکین برکنہ العصر حضرت مولانا محمد یاسین گیتوی رحمۃ اللہ علیہ ہیں، جو "مائع الدرداری" شرح بخاری "الکوکب الدری" شرح ترمذی "فتاویٰ رشیدیہ" اور ان جیسی دیگر اہم کتابوں کے مصنف، مفتی وقت، محدث جلیل حضرت مولانا رشید احمد گنگوہی رحمۃ اللہ علیہ کے خلیفہ ہیں۔

حضرت مولانا محمد یاسین گیتوی علیہ الرحمۃ نے شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا علیہ الرحمۃ کو کتب فضائل کی تالیف کا حکم اس وقت فرمایا تھا۔ جب شیخ موصیٰ امام ماکہ کی شرح "دو جز المسالک" کی تصنیف میں مشغول تھے۔ حضرت شیخ علیہ الرحمۃ نے مولانا محمد یاسین علیہ الرحمۃ کے فرمان عالی کے پیش نظر کچھ دنوں کے لئے تصنیف و تالیف کے کام کو موقوف کر دیا، یہاں تک کہ ماہ ذی الحجہ ۱۳۳۸ھ میں "فضائل قرآن" کو مکمل فرمایا۔ یہ رسالہ ۷۷ صفحات پر مشتمل ہے، بنیادی طور پر حضرت شیخ نے اس رسالہ میں ۴۰ احادیث ذکر کی ہیں، جن کے ضمن میں موضوع کے اہم گوشوں پر روشنی ڈالی ہے، رسالہ کا اختتام ایک ایسی حدیث پر کیا ہے، جس میں زندگی کے مختلف شعبہ جات سے متعلق چالیس ہدایات ہیں۔

### فضائل رمضان

اس رسالہ کی تصنیف کا آغاز اپنے چچا بانی حلیفی جماعت حضرت مولانا الیاس صاحب کاندھلویؒ کے حکم سے ۱۳۳۹ھ میں کیا۔ شیخ نے اس رسالہ کو تین فصلوں میں تقسیم کیا ہے۔ پہلی فصل میں رمضان کے روزوں کی فضیلت کا بیان ہے، اس میں بنیادی طور پر دس احادیث درج فرمائی ہیں۔ دوسری فصل میں شب قدر کی فضیلت ہے اور اس میں سات احادیث ہیں۔ تیسری فصل میں احتکاف کی فضیلت ہے، جس میں چار احادیث ہیں۔ یہ ساری احادیث موضوع کی اساس اور بنیاد کا درجہ رکھتی ہیں، پھر ہر حدیث کی شرح کے ضمن میں "فائدہ" کے عنوان کے تحت موضوع کی مناسبت سے بہت سی احادیث کا اردو ترجمہ ہے، نیز اس کے تحت شارحین حدیث کے اقوال اور تعارض احادیث پر کلام بھی ہے، بسا اوقات حضرت شیخ نے اپنے دقیق کلام کے ذریعہ ان میں ترجیح یا تعلیق بھی دی ہے، یہ رسالہ مختصر ہے اور ۶۲/۱۰۰ اور اوراق پر مشتمل ہے۔

### فضائل تبلیغ

اس رسالہ کی تصنیف بھی حضرت شیخ نے اپنے چچا حضرت مولانا الیاس صاحب کاندھلویؒ کے حکم پر ۵/۱۰ صفر المظفر ۱۳۴۰ھ میں شروع فرمائی۔ رسالہ کو شیخ نے سات فصلوں میں منقسم کیا ہے۔ پہلی فصل میں امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کے سلسلہ

میں آیات کو ذکر کیا ہے۔ آیتوں کے آگے اردو زبان میں ان کا ترجمہ اور تخریج بھی کی گئی ہے۔ ”فضائل تبلیغ“ کے مقدمہ میں حضرت شیخؒ لکھتے ہیں: ”کہ اس موضوع سے متعلق قرآنی آیات کی تعداد ساٹھ ہے، اختصار کے پیش نظر ان میں سے میں نے ۷/ آیات پر اکتفا کیا۔“ دوسری فصل میں ان احادیث کا ذکر ہے، جو موضوع سے متعلق وارد ہوئی ہیں اور ان کی تعداد سات (۷) ہے۔ تیسری فصل میں داعی اور مصع حضرات کو تنبیہ ہے: ”تا کہ وہ اپنی ذات پر بھی توجہ دیں اور اپنے اعمال و احوال کی اصلاح کی کوشش کریں اور اس سے غفلت نہ برتیں۔“ چوتھی فصل میں دعوت و اصلاح سے وابستہ افراد کو آگاہ کیا گیا ہے کہ دعوت و تبلیغ کے کام کے دوران مسلمانوں کی عزت سے کھلواؤ نہ کریں، مسلمانوں کی عزت و آبرو کی حفاظت کریں اور ستر پوشی سے کام لیں۔ پانچویں فصل میں دعوت و اصلاح سے وابستہ افراد کو متنبہ کیا گیا ہے کہ وہ ریاء و خود سے بچیں اور اپنے عمل میں اخلاص پیدا کریں۔ چھٹی فصل میں عام مسلمانوں کو تنبیہ کی گئی ہے کہ وہ علماء کرام اور بزرگان دین کی تعظیم کریں اور ان پر تنقید کرنے سے بچیں۔ ساتویں فصل میں علماء و اہل دل بزرگوں کی مجلس میں شرکت اور ان سے استفادہ کی ترغیب دی گئی ہے۔

### حکایات صحابہ

اس کا نام مکتبہ جمعی سے شائع شدہ بعض قدیم نسخوں میں ”حکایات صحابہ“ یعنی ”صحابہ کی کہانیاں“ ہے، اس رسالہ کی تصنیف حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری علیہ الرحمۃ کے ایماء پر ہوئی، حضرت رائے پوریؒ حضرت شیخؒ سے کئی سالوں سے خواہش کر رہے تھے کہ وہ صحابہ کے واقعات پر مشتمل مختصر ایک رسالہ تصنیف فرمائیں؛ لیکن حضرت شیخؒ کی علمی مشغولیات اس رسالہ کی تالیف میں رکاوٹ بن رہی تھی، مگر منہب اللہ یہ کام مقدر نہ ہوتا تو اس کام کی تکمیل ممکن نہ تھی: اس لیے کہ ایسے حالات پیدا ہو رہے تھے کہ امیدیں ختم ہو چکی تھیں۔ ۱۳۱۷ھ میں اجرائہ کے سفر کے دوران شیخؒ کی تکسیر پھوٹ گئی، جس کے پیش نظر اکثر نے آپ کو ایسے علمی و تحقیقی کاموں سے منع کر دیا تھا، جن میں ذہنی ٹکان ہوتی ہو، چند ماہ تک یہی حالت رہی، یہ رسالہ اسی مختصر فکری راحت کے زمانہ میں ترتیب پایا، یہ رسالہ ۱۳/ ایوابع اور ایک ذمہ پر مشتمل ہے، اس کے ہر باب کے آغاز میں اس کی مناسبت سے رسول اکرم ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہؓ کے اوصاف میں سے کسی ایک وصف کا پُر لطف اور شوق آفریں ذکر ہے، پھر اس وصف کے مناسب واقعات اور قصے لائے گئے ہیں، خاتمہ میں اختصار کے ساتھ حضور ﷺ صحابہؓ کے ساتھ کیے رہا کرتے تھے اس کا ذکر ہے، اس طرح یہ رسالہ ۱۸۴/ اور اوراق پر مشتمل ہے۔

### فضائل نماز

یہ رسالہ بھی شیخؒ نے اپنے محترم چچا اور ہانی تبلیغ حضرت مولانا شاہ محمد الیاس کاندھلوی علیہ الرحمۃ کے حکم سے لکھا۔ شیخؒ



نے اس کا تذکرہ اس کے عربی کے مقدمہ میں ان الفاظ میں کیا ہے:

و بعد فہذہ أربعون فی فضائل الصلاة جمعہا امتثالاً لأمر عمی  
وصنو أسی رقاءہ اللہ الی المراتب العلیا ووفقی وایاء لما یحب و  
یوصی.

”حدود صلوٰۃ کے بعد یہ فضائل نماز پر چہل حدیث ہے، جنہیں میں نے اپنے چچا  
(اللہ تعالیٰ انہیں بلند مراتب پر فائز کرے) کے حکم کی تکمیل میں جمع کیا ہے۔“

شیخ نے ۷/محرم الحرام ۱۳۵۵ھ میں اس سے فراغت حاصل کی، اس رسالہ کو تین ابواب میں تقسیم کیا گیا ہے، جن  
میں چند فضلیں ہیں۔

**پہلا باب:** نماز کی اہمیت میں ہے، جس میں ۲۰/حدیثیں لائی گئی ہیں۔

**دوسرا باب:** نماز باجماعت کی فضیلت میں ہے، جس میں ۱۳/احادیث لائی گئی ہیں۔

**تیسرا باب:** نماز میں خشوع و خضوع کی اہمیت میں ہے، اس میں آٹھ احادیث لائی گئی ہیں، پورا رسالہ ۸/اوراق پر  
مشتل ہے۔

**فضائل ذکر**

اس رسالہ کو بھی حضرت شیخ الحدیثؒ نے بانی تبلیغی جماعت مولانا محمد الیاس صاحب علیہ الرحمۃ کے حکم سے ۱۳۵۸ھ  
میں تصنیف فرمایا ۲۶/شوال المکرم ۱۳۵۸ھ میں جمعہ کی رات کو اس کی تکمیل فرمائی، یہ رسالہ تین ابواب اور ایک خاتمہ پر  
مشتل ہے۔

**پہلا باب:** مطلق ذکر کی فضیلت میں، اس میں ۲۰/حدیثیں ذکر کی گئی ہیں۔

**دوسرا باب:** کلمہ لا الہ الا اللہ کی فضیلت میں، اس میں ۴۰/احادیث لائی گئی ہیں۔

**تیسرا باب:** کلمہ سوم کی فضیلت میں، اس میں بھی ۲۰/احادیث درج ہیں۔

خاتمہ میں صلاۃ التبیح کا طریقہ ذکر کیا گیا ہے، رسالہ کے کل ۷۶/اوراق ہیں۔

**فضائل حج**

حضرت شیخ الحدیثؒ نے اس رسالہ کو حضرت جی حضرت مولانا محمد یوسف صاحب کاندھلویؒ ”صاحب حیاۃ الصحابہ“ و

”امنی الاخبار“ کی درخواست پر تالیف فرمایا۔ آغاز ۳/ شوال المکرم ۱۳۶۶ھ کو فرمایا اور اختتام بروز جمعہ ۱۳/ جمادی الاولیٰ ۱۳۶۷ھ کو ہوا، یہ رسالہ دس فصلوں اور ایک خاتمہ پر مشتمل ہے، جس میں حج و عمرہ اور زیارت مدینہ سے متعلق اہم گوشوں کو زیر بحث لایا گیا ہے، اس میں شامل کی گئی بنیادی ۶۳/ احادیث ہیں اور یہ رسالہ ۶۱/ اوراق پر مشتمل ہے۔

## فضائل صدقات

داعی کبیر حضرت مولانا محمد ایاس صاحب کاندھلوی علیہ الرحمۃ کی شدید خواہش تھی کہ یہ رسالہ فوری مکمل ہو، چونکہ ان کی نگاہ میں اس رسالہ کی بڑی اہمیت تھی، ایک مرتبہ تو اقامت کہنے کے بعد امام کے کچھ تحریر کہنے سے پہلے مولانا ایاس نے حضرت شیخ کو ہی طلب کرتے ہوئے کہا اس کتاب کو لکھنا نہ بھونا! اس قدر خواہش کے باوجود یہ رسالہ مولانا ایاس صاحب کی زندگی میں مکمل نہ ہو سکا، مولانا کے انتقال کے بعد ۱۳۶۷ھ کو تقسیم ہند کے زمانہ میں جب حضرت شیخ الحدیث کو مرکز نظام الدین میں ایک طویل مدت تک مجبوراً قیام کرنا پڑا، تو ۲۳/ شوال المکرم ۱۳۶۶ھ میں اس کی تالیف کا آغاز کیا اور اختتام سہارنپور میں بتاریخ ۲۲/ صفر المظفر ۱۳۶۸ھ کو ہوا، یہ کتاب سات فصلوں پر مشتمل ہے، ہر فصل میں آیات قرآنیہ احادیث نبویہ کچھ صحابہ، تابعین اور اولیاء اللہ کے واقعات سے استشہاد کیا گیا ہے اور ہر چیز کے لینے میں مستند مراجع کا اہتمام کیا گیا ہے، کتاب میں ۸۶/ احادیث بنیادی ہیں، فوائد کے تحت سینکڑوں احادیث لائی گئی ہیں۔ یہ کتاب ۲۸۰/ اوراق پر مشتمل ہے۔

## فضائل دُرود

حضرت شیخ الحدیث نے حضرت مولانا محمد یاسین صاحب عینونئی کے حکم سے بروز جمعہ بتاریخ ۲۵/ رمضان المبارک ۱۳۸۳ھ کو اس رسالہ کی تصنیف کا آغاز کیا اور بتاریخ ۶/ ذی الحجہ ۱۳۸۳ھ کو اس سے فراغت حاصل کر لی، اس رسالہ کی تالیف کا ایک پس منظر ہے، جس کا ذکر حضرت شیخ الحدیث نے بھی رسالہ کے آغاز میں کیا ہے، اس رسالہ کی تالیف کے دوران شیخ نے ادب و احترام کا خوب پاس و لحاظ رکھا ہے، ہمیشہ با وضو رہا کرتے تھے، وضو کے لئے ”دارالتصنیف“ سے گھر جانے میں کافی دشواری ہوتی تھی، سہرا کا موسم اور شدید ضعف کے باوجود وضو کا اہتمام کرتے تھے، یہ رسالہ ۲۳/ بنیادی حدیثوں پر مشتمل ہے۔ فوائد کے تحت دائی گئی احادیث کی تعداد بہت زیادہ ہے، رسالہ پانچ فصلوں پر مشتمل ہے اور اس کے کل ۱۲۶/ اوراق ہیں۔ یہ مختصر سا تفارغ ان اسلامی رسالوں کا تھا، جن کا مجموعہ فضائل اعمال کے نام سے عام طور پر دستیاب ہے، اس مختصر سے تفارغ کے بعد ان مصادر و مراجع کا ذکر بھی مناسب ہے، جن سے حضرت شیخ الحدیث نے اپنے ان رسالوں کی ترتیب میں استفادہ کیا ہے۔

جن مصادر سے حضرت شیخ الحدیث نے استفادہ کیا ہے، ان کا ذکر انھوں نے اپنے قلم سے نہیں کیا، سوائے اس وضاحت کے جو انہوں نے ”فضائل قرآن“ کے مقدمہ میں ان الفاظ کے ساتھ کی ہے، لکھتے ہیں:

”اس جگہ ایک ضروری امر پر متنبہ کرنا ضروری ہے، وہ یہ کہ میں نے احادیث کا حوالہ دینے میں مشکوٰۃ، تنقیح الرواۃ، مرقاۃ اور احیاء العلوم کی شرح اور منذری کی ترمذی پر اعتماد کیا ہے اور کثرت سے ان سے لیا ہے، اس لئے ان کے حوالہ کی ضرورت نہیں سمجھی، البتہ ان کے علاوہ کہیں سے لیا ہے، تو اس کا حوالہ نقل کر دیا ہے۔“

”فضائل اعمال“ کے ناشرین میں سے مفتی انیس احمد نے شروع میں مصادر و مراجع کی ایک فہرست شائع کر دی ہے اور مولانا سید محمد شہد سہارنپوری نے اپنے رسالہ ”کتاب فضائل پر اعتراضات کے جوابات“ میں اسی سے ان مصادر کو نقل کر دیا ہے، لیکن ان دونوں حضرات نے مصادر کی فہرست میں وقت نظری کا اہتمام نہیں کیا ہے، مذکورہ فہرست میں ”مستدرک حاکم“ سے پہلے ”مستدرک حاکم“ اور سی طرح ”مسند ابن خزیمہ“ کا ذکر ہے، جبکہ یہ دو مسند حقیقت میں موجود نہیں ہیں، اسی طرح اس فہرست میں بعض ایسی کتابوں کو شامل کیا گیا ہے، جو ان کتاب فضائل کے دوران تالیف طبع نہیں ہوئی تھیں اور نہ ہی شیخ کے پاس ان کتابوں کے قلمی نسخے موجود تھے؛ نیز بعض اہم کتابوں کا ذکر کتاب کے متن میں موجود ہے؛ لیکن فہرست میں ان کو شامل نہیں کیا گیا۔

میں یہاں کتاب فضائل میں بنیاد کے طور پر ان کی گئی احادیث کے مصادر نقل کر رہا ہوں، یہ احادیث عربی میں رجال و اسناد پر کام کے ساتھ ذکر کی گئیں ہیں، میں صرف ان مصادر پر اکتفا کر رہا ہوں، جن کا حضرت شیخ الحدیث نے انسائیکلو پیڈیا کی نوعیت رکھنے والی کتابوں کے ذریعہ حوالہ دیا ہے، یہ فہرست درج ذیل ہے:

## فضائل اعمال کے مصادر و مراجع

- ۱- انحال السادة المتقين، لحمد بن محمد الحسيني الزبيدي سنة ۱۲۰۵ھ.
- ۲- اسی المطالب، للشيخ محمد بن درويش الحوت سنة ۱۲۷۱ھ.
- ۳- امجاد الحاجة، للشيخ عبد الغني بن أبي سعيد المجددي الدهلوي سنة ۱۲۹۵ھ.
- ۴- بهجة القوس، لأبي محمد عبد الله بن أبي جمرة الأندلسي سنة ۶۹۹ھ.
- ۵- التدريب، للمحافظ جلال الدين السيوطي سنة ۹۱۱ھ.
- ۶- الترعيب والترهيب، لأبي محمد عبد العظيم بن عبد القوي المنلري سنة ۶۵۶ھ.
- ۷- الشرف.
- ۸- التعقيات، للمحافظ جلال الدين السيوطي، سنة ۹۱۱ھ.
- ۹- التفسير، لأبي العلاء عماد الدين اسماعيل بن عمر بن كثير سنة ۷۷۴ھ.
- ۱۰- تريب التهذيب، للمحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، سنة ۸۵۲ھ.
- ۱۱- تلخيص الحبير، للمحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، سنة ۸۵۲ھ.
- ۱۲- تبية العافلين، لأبي الليث السمرقندي، سنة ۶۰۶ھ.
- ۱۳- الجامع الصغير، للمحافظ جلال الدين السيوطي، سنة ۹۱۱ھ.
- ۱۴- جمع الفوائد، لمحمد بن محمد بن سليمان المغربي، سنة ۱۰۹۴ھ.
- ۱۵- الحرز الثمين، للمحدث ولي الله الدهلوي، سنة ۱۱۷۶ھ.
- ۱۶- الحصن الحصين، للمحافظ شمس الدين محمد بن محمد الجزري، سنة ۸۲۳ھ.
- ۱۷- الدر المنثور، للمحافظ جلال الدين السيوطي، سنة ۹۱۱ھ.
- ۱۸- دقائق الأحبار، للإمام أبي حامد محمد بن محمد الغزالي سنة ۵۰۵ھ.
- ۱۹- ذيل الآتي، للمحافظ جلال الدين السيوطي، سنة ۹۱۱ھ.
- ۲۰- رجال المنذري، لأبي محمد عبد العظيم بن عبد القوي المنلري سنة ۶۵۶ھ.
- ۲۱- الرحمة المهداة، لأبي الخير نور الحسن خان الحسيني.
- ۲۲- الرواجر، لابن حجر المكي الهيثمي، سنة ۹۷۳ھ.
- ۲۳- السنن، لأبي داؤد سليمان بن أشعث السجستاني، سنة ۲۷۵ھ.
- ۲۴- السنن، لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي، سنة ۲۷۹ھ.
- ۲۵- السنن، لأبي عبد الرحمن أحمد بن شعيب بن علي النسائي، سنة ۳۰۳ھ.

- ٢٦- السنن، لأبي بكر أحمد بن الحسين بن علي البيهقي، سنة ٤٥٨هـ.
- ٢٧- شرح الشفاء، لعلي بن سلطان محمد الهروي المعروف بالقاري، سنة ١٠١٤هـ.
- ٢٨- شرح الصدور، للحافظ جلال الدين السيوطي، سنة ١٩١١هـ.
- ٢٩- شرح اللباب.
- ٣٠- شرح ماسك النوري، لأبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني سنة ٨٥٢هـ.
- ٣١- شفاء السقام، لتقي الدين السبكي سنة ٧٥٦هـ.
- ٣٢- الشمانل، لأبي عيسى محمد بن عيسى بن سورة الترمذي، سنة ٢٧٩هـ.
- ٣٣- عمدة القاري، لحافظ بدر الدين أبي محمد محمود بن أحمد العيني، سنة ٨٥٥هـ.
- ٣٤- فتح الباري، لأبي الفضل أحمد بن علي بن حجر العسقلاني، سنة ٨٥٢هـ.
- ٣٥- فرة العيون، لأبي الليث السمرقندي، سنة ٦٠٦هـ.
- ٣٦- لمر الأقمار، محمد عبد الحلیم بن الشيخ محمد أمين الله الكهنوي سنة ١٢٨٥هـ.
- ٣٧- القول البديع، للحافظ شمس الدين محمد بن أبي بكر السخاوي، سنة ٩٠٢هـ.
- ٣٨- الآلات المصنوعة، للحافظ جلال الدين السيوطي، سنة ٩١١هـ.
- ٣٩- محال الأبرار، للشيخ أحمد الرومي.
- ٤٠- مجمع الزوائد، للحافظ نور الدين الهيثمي، سنة ٨٠٧هـ.
- ٤١- المرقاة، للشيخ علي بن سلطان القاري، سنة ١٠١٤هـ.
- ٤٢- المستدرک، لأبي عبد الله محمد بن عبد الله الحاكم، سنة ٤٠٥هـ.
- ٤٣- المسلسلات، لمستد الهند الشاه ولي الله الدهلوي سنة ١١٧٦هـ.
- ٤٤- المسند، لأبي عبد الله أحمد بن محمد بن حنبل، سنة ٢٤١هـ.
- ٤٥- المشكاة، لأبي عبد الله ولي الدين محمد بن عبد الله العمري سنة ٧٣٧هـ.
- ٤٦- المغني، لموفق الدين ابن قدامة المقدسي سنة ٦٢٠هـ.
- ٤٧- مفردات القرآن، حسين بن محمد المعروف بالراغب الأصفهاني سنة ٥٠٢هـ.
- ٤٨- المقاصد الحسنة، للحافظ شمس الدين محمد بن عبد الرحمن السخاوي، سنة ٩٠٢هـ.
- ٤٩- مناسك النوري، ليحيى بن ثمر بن محي الدين النوري سنة ٦٧٧هـ.
- ٥٠- المنبهات، للحافظ أحمد بن علي بن حجر العسقلاني سنة ٨٥٢هـ.
- ٥١- منتخب الكنز، لعلي بن حسان الدين الشهير بالمتقي سنة ٩٧٥هـ.
- ٥٢- المنهل، للشيخ محمود بن محمد خطيب السبكي المالكي الأزهرى سنة ١٣٥٢هـ.
- ٥٣- الموضوعات الكبرى، لعبد الرحمن بن علي أبو الفرج المعروف بابن الجوزي سنة ٥٩٧هـ.
- ٥٤- نور الأنوار، للشيخ أحمد بن أبي سعيد المعروف بملاحيون المتوفى سنة ١١٣٠هـ.

## کتب فضائل کی ترتیب میں حضرت شیخ الحدیث کا طریقہ کار

واقعہ یہ ہے کہ آپؒ نے اپنی کتابوں میں اس سلسلہ میں کچھ صراحت نہیں کی؛ لیکن آپؒ کی فضائل پر لکھی گئی کتابوں کے مطالعہ سے آپؒ کا طریقہ کار یہ سمجھ میں آتا ہے کہ آپؒ کسی بھی مسئلہ یا عنوان سے متعلق فصل یا باب باندھتے ہیں، پھر اس فصل یا باب میں اس موضوع سے متعلق آیات قرآنیہ ترجمہ کے ساتھ نقل کرتے ہیں اس طور پر کہ ہر آیت کے ترجمہ کے بعد ”فائدہ“ کا عنوان لگا کر متعلقہ آیت کی تشریح احادیث نبویہ ﷺ اور دیگر آیات کے ذریعہ کرتے ہیں، نیز تفسیری اقوال اور مختلف واقعات و حکایات نقل کرتے ہیں، پھر اس موضوع یا مسئلہ سے متعلق صحیح احادیث مانتے ہیں، اگر اس باب سے متعلق صحیح احادیث نہ ملیں یا ملیں؛ لیکن شیخؒ کا ارادہ مضمون کو طویل کرنا ہو، تو پھر (صحیح احادیث کے ساتھ) ضعیف احادیث لے آتے ہیں، لیکن اس کے ساتھ اس کے شاہد اور متابعات بھی پیش کرتے ہیں، تاکہ وہ حدیث ضعیف سے نکل جائے اور محدثین کے اصول کے مطابق بھی وہ لائق استدلال ہو جائے۔

اگر کوئی حدیث اس انداز کی ہو کہ محدثین اور ائمہ جرح و تعدیل کی ایک جماعت نے رد و قدح کی ہو، لیکن دوسرے حضرات کے نزدیک وہ صحیح ہو اور حضرت شیخ الحدیثؒ کے نزدیک ان دوسرے محدثین کا قول قابل ترجیح ہو تو پھر قدح و جرح کرنے والوں کے کلام کو ذکر کر کے طوالت نہیں کرتے، پھر ان احادیث کا رد و جرح کرتے ہیں۔ ترجمہ میں الفاظ حدیث پر اکتفا کرتے ہیں، ائمہ حدیث کے جرح و قدح کا ترجمہ نہیں کرتے، نفس حدیث کا ترجمہ اس لئے کرتے ہیں تاکہ عوام الناس اس پر عمل کر سکیں اور صحیح و تضعیف کی فنی اصطلاحات عماء کے لئے چھوڑ دیتے ہیں، جنہیں اس طرح کے مباحث اور اصطلاحوں کی جانکاری اور تجربہ ہوتا ہے، ورنہ تو ہمارے علاقہ کے عوام کی اکثریت دین کی بنیادی باتوں ہی سے نااہل ہوتی ہے، جیسے وضو اور غسل کے فرائض وغیرہ کہ اس کا علم بھی انہیں صحیح طور پر نہیں ہوتا، ایسے میں اگر یہ عوام خالص علمی اصطلاحوں میں پڑ جائے تو معاملہ بگڑ جائے گا۔

میرے دوست مفتی منصور احمد نے ضعیف و قوی حدیث کے متعلق عوام الناس میں رائج تصور کے سلسلہ میں ایک عجیب واقعہ بیان کیا، انہوں نے کلکتہ کے ایک مشہور مدرسہ کے ناظم سے پوچھا کہ کتب فضائل میں وارد ضعیف حدیث کا مطلب کیا ہوتا ہے؟ تو ناظم نے جواب میں کہا کہ میرے نزدیک ضعیف کا مطلب یہ ہے کہ چونکہ ہم ضعیف الایمان ہیں، اسلئے ہمارے لئے ضعیف حدیث ہی کافی ہے، رہے صحابہ تو وہ طاقتور ایمان رکھتے تھے؛ اس لئے انہیں قوی حدیث ضروری تھی، قوی حدیث کی ضرورت اس کو ہوگی، جو خود طاقتور ایمان رکھتا ہو۔ ایک مدرسہ کے ناظم کا یہ معیار ہے، تو پھر عام مسلمان کا کیا معیار

ہوگا، ہر شخص سمجھ سکتا ہے۔ عام مسلمانوں کی علمی سطح تو اہل علم اور علماء سے بہت کم ہوتی ہے، شاید یہی وجہ ہے کہ ہمارے علماء شرعی احکام و فتاویٰ کی عاتقیں بیان کرنے سے منع کرتے ہیں؛ اس لئے کہ عوام الناس کا فہم ان کا متحمل نہیں ہوتا، اسی سے ائمہ اربعہ کے خلاف تعصب رکھنے والے بعض ائمہ کا پھیلنا اور ائمہ اربعہ پر زبان طعن دراز کرنا ہوتا ہے اور براہ راست مصدر سے رجوع ہو کر ائمہ کی تقلید کا فائدہ گلے سے اتار لیتا ہے، اس طرح کے تراجم کے مفاسد کا ہر ہیں کہ عام آدمی صرف احادیث کا ترجمہ پڑھ کر احکام کی حدیث میں بحث کرنے لگے گا، احادیث کے تعارض ختم کرنے کا علم نہ ہو، تو ایسا شخص آغاز میں ہی ائمہ اربعہ کی تردید کرنے لگے گا، پھر علماء اور فقہاء کا استہزاء کرے گا اور ممکن ہے کہ ساری احادیث ہی کا انکار کر بیٹھے، یہی وہ موڑ ہے جہاں سے انکار حدیث کا فتنہ شروع ہوا اور مکر بین حدیث کی جماعت پیدا ہوئی، مجھے اس گروہ کے بعض ٹھہرین کے نظریات سے واقف ہونے کا موقع ملا، اللہ ہمیں اس کی فضولیات سے بچائے، انہی اسباب کے پیش نظر ہمارے علماء نے عام آدمی کو فضائل و مناقب کی احادیث کے مطالعہ کی تو اجازت دی ہے؛ مگر کتب حدیث میں احکام والی احادیث کے مطالعہ کے لئے ضروری قرار دیا ہے کہ وہ رسوخ رکھنے والے اہل علم کی سرپرستی ہی میں ہو۔

(بہر حال سلسلہ کلام کتب فضائل میں حضرت شیخ کے منہج کا چل رہا تھا) حضرت شیخ الحدیث متین حدیث اور اس کا ترجمہ نقل کرنے کے بعد ”قائدہ“ کا عنوان باندھتے ہیں، جس کے تحت مختلف احادیث کا اردو ترجمہ نقل کرتے ہیں (متن نقل نہیں کرتے) یہ وہ احادیث ہوتی ہیں، جو باب یا موضوع میں دی گئی بنیادی حدیث کی تشریح کرتی ہیں، قائدہ کے تحت اردو میں نقل کی جانے والی احادیث پر حضرت شیخ الحدیث اسناد اور حال حدیث کے تحت سے کلام نہیں کرتے، قائدہ کے تحت صحابہ، تابعین، سلف صالحین اور علماء امت کے حکایات و واقعات نقل کرتے ہیں، کبھی کبھی اولیاء امت اور صلحاء کی کرامات بھی ذکر کرتے ہیں اور کرامات سارے اہل سنت کے نزدیک برحق اور ثابت ہیں، ان کا انکار معتزلہ کے علاوہ کوئی نہیں کرتا، اس سلسلہ میں ہم آئندہ ایک مستقل عنوان کے تحت گفتگو کریں گے۔

انہر میں حضرت شیخ الحدیث حقیقی اور چار تصوف کی (جو کتاب و سنت کی تعلیمات سے ہم آہنگ ہوتا ہے) ہر یکاں اور دقائق ذکر کرتے ہیں۔ یہ وہ تصوف ہے جس پر صحابہ، تابعین اور سلف صالحین عامل رہے، کبھی کبھی آپ اسلامی تہذیب و تمدن سے نکلنے والی دیگر تہذیبوں کی تردید بھی کرتے ہیں اور عام مسلمانوں کو تاکید کرتے ہیں کہ وہ لہو و لہب اور انہماک فی الدنیا اور شعائر اسلام سے لاپرواہی کی زندگی ترک کرے اور ان باتوں کے لئے چوکنا ہو جائیں جو دنیا و آخرت میں ان کے لئے اہمیت رکھتی ہیں؛ نیز نبی اکرم ﷺ آپ ﷺ کے صحابہ اور تابعین کی زندگی کی اقتدا کریں اور ان پر عمل آوری

کے معاملہ میں صرف اپنی ذات پر اکتفا نہ کریں؛ بلکہ اپنے مسلمان بھائیوں میں اس کی تبلیغ کا بھی اہتمام کریں اور اس سلسلہ میں اسی طرح تکالیف و مشقتیں برداشت کریں، جس طرح نبی ﷺ اور آپ ﷺ کے صحابہ ﷺ نے برداشت کیا تھا۔

## کتاب فضائل کی اہمیت

مسلم معاشرہ کی اصلاح و تہذیبی میں کتاب فضائل کا بڑا اثر ہے؛ کیونکہ ان کتابوں کی وجہ سے صحیح عقیدہ کی مضبوطی، رجوع الی اللہ، تقویٰ، خوفِ الہی اور تعلق باللہ کا اہتمام، دنیا کے مختلف شعبوں میں خدا کے لیے اخلاص اور ہر حالت میں اسلامی تعلیمات اور سنتِ رسول ﷺ کی پابندی جیسی چیزیں آدمی میں پیدا ہوتی ہیں۔

اگر آپ دینی کے قریب واقع میوات کے علاقہ کی نصف صدی قبل کی حالت دیکھیں، تو حیران و ششدر رہ جائیں گے، دینی لحاظ سے اس قدر ہمسہنگی تھی کہ وہ ہندوؤں جیسے نام رکھا کرتے تھے اور انھیں جیسا لباس پہنتے تھے اور شجر و حجر کی پرستش کیا کرتے تھے اور انھیں مقدس جانتے تھے، ان کا رہن بہن اور تہذیب و مراسم بالکل یہ ہندوؤں جیسے ہو چکے تھے اور ان کی زندگی میں اسلام یا مسلمان ہونے کی کوئی نشانی نظر نہیں آتی تھی، پھر اللہ کا فضل ہوا کہ وہاں ماحول کی اصلاح و تہذیبی کے لئے مخلصانہ کوششوں کا آغاز ہوا، آج ان لوگوں کی زندگی میں (جن پر فضائل کی یہ کتابیں اثر انداز ہوئیں اور مخلص داعیوں کی محنت ہوئی) صالح تبدیلی نظر آتی ہے، وہ بن حنیف کی تعلیمات کی عملی شکلیں ان کی زندگی میں صاف محسوس ہوتی ہیں، ان کے گھر ذکر و تلاوت، عبادت و اعمالِ صالحہ سے آباد ہیں، ان کی عورتوں میں شرعی پردہ کا پورا اہتمام ہے، ان کے چہروں سے عبادت اور خشوع کا نور چمکنے لگا ہے، ان کی ساری کوششوں کا حاصل یہ ہوتا ہے کہ کھانے پینے، سونے جاگنے، رفتار و گفتار، عبادت و معیشت میں ان کی زندگی رسول ﷺ اور اصحاب رسول ﷺ کی زندگی کے مطابق ہو جائے، وہ ہر قسم کی بدعات و خرافات اور فواحش و منکرات اور ہر اس چیز سے دور رہیں، جو بن حنیف کی تعلیمات سے ٹکراتی ہوں۔

کتاب فضائل کی اسی اہمیت کے پیش نظر ”تبلیغی جماعت“ کے ذمہ داروں نے بانی تبلیغ حضرت مولانا محمد الیاس صاحبؒ کے زمانہ ہی سے ان کتابوں کو جماعت کے تعلیمی حلقوں میں شامل کیا ہے؛ چنانچہ یہ کتابیں اجتماعی طور پر مساجد اور گھروں میں پڑھی جاتی ہیں، اُمت اور علماء اُمت میں ان کتابوں کو بڑی قبولیت حاصل ہوئی، اس کا اعجاز و مقرر اسلام حضرت مولانا سید ابوالحسن علی ندوی علیہ الرحمۃ کی اس بات سے لگایا جاسکتا ہے کہ آپؒ نے ایک مرتبہ فرمایا:

”میرے علم کے مطابق فضائل کی یہ کتابیں کتاب اللہ کے بعد سب سے زیادہ مسلمانوں میں پڑھی جاتی ہیں۔“



محدث العصر حضرت مولانا محمد یوسف بنوریؒ ”اوجز المسالك“ کے مقدمہ میں حضرت شیخ الحدیث مولانا محمد ذکریا علیہ الرحمۃ کے بارے میں تحریر کرتے ہیں:

”شیخ نے اردو زبان میں شامل ترمذی، حکایات صحابہؓ، ذکر، نماز، روزہ، زکوٰۃ، حج اور دُرود کے فضائل پر متعدد کتابیں نئی نسل کی ہدایت و رہنمائی کے لئے لکھیں اور لوگوں کا ان کتابوں کی طرف کافی رجوع ہوا اور ان سے بڑا فائدہ ہوا اور ان کے ذریعہ اللہ نے اصلاح امت کا بڑا کام لیا، پھر یہ کہ میں دعوت و تبلیغ کے کارکنوں کے لئے رہنمائی اور خیر کا ذریعہ بن گئیں، چنانچہ انہوں نے ان کتابوں کو اپنے لئے نصاب کی طرح مقرر کر لیا، جنہیں وہ پڑھتے ہیں اور یاد کرتے ہیں۔“

چونکہ برصغیر ہند پاک اور بنگلہ دیش کے عام مسلمانوں کی مذہبی اور ثقافتی زبان اردو ہے، اس لئے یہ کتابیں اردو میں لکھی گئیں، پھر حسب ضرورت ان کتابوں کا مختلف دوسری زبانوں میں ترجمہ کیا گیا۔ یہاں میں بعض ان زبانوں کو نقل کرنا مناسب سمجھتا ہوں، جن میں ان کتابوں کا ترجمہ کیا گیا ہے اور یہ تفصیل مولانا سید محمد شاہد صاحب کے رسالہ سے نقل کی جا رہی ہے۔

## فضائل قرآن

اس کا مولانا سید محمد واضح رشید ندوی صاحب نے عربی میں ترجمہ کیا ہے، اسی طرح مولانا محمد موسیٰ فاضل مظاہر علوم نے بری زبان میں کیا، جناب سید عز الدین نے انگریزی ترجمہ میں کیا اور بنگالی میں جناب قاضی غلیل الرحمن نے کیا، فارسی میں استاذ محمد اشرف نے کیا، سید محمود قاسم نے گجراتی میں کیا۔

## فضائل نماز

فضائل نماز کا ترجمہ درج ذیل زبانوں میں ہوا:

- (۱) عربی (۲) بری (۳) انگریزی (۴) مدراسی (۵) بنگالی (۶) تنگو (۷) ملیالم (۸) تامل (۹) فرانسیسی (۱۰) گجراتی (۱۱) فارسی (۱۲) شمالی (۱۳) پشتو (۱۴) ملائشی

## فضائل ذکر

فضائل ذکر کا ترجمہ بھی درج ذیل زبانوں میں ہوا:

- (۱) ہندی (۲) مدراسی (۳) بنگالی (۴) ملیالم (۵) تامل (۶) پشتو (۷) مدنی (۸) فارسی

## فضائل حج

فضائل حج کا ترجمہ درج ذیل ۴ زبانوں میں ہوا:

- (۱) ہندی (۲) گجراتی (۳) انگریزی (۴) تامل

## فضائل صدقات

فضائل صدقات کا ترجمہ درج ذیل ۶ زبانوں میں ہوا:

- (۱) ہندی (۲) مدراسی (۳) ملیالم (۴) گجراتی (۵) انگریزی (۶) تامل

## فضائل دُرود

فضائل دُرود کا ترجمہ درج ذیل ۷ زبانوں میں ہوا:

- (۱) عربی (۲) گجراتی (۳) تنگلو (۴) پشتو (۵) انگریزی (۶) فارسی (۷) مدنی

## فضائل رمضان

فضائل رمضان کا ترجمہ بھی مختلف زبانوں میں ہوا، زبانوں اور مترجمین کی تفصیل کچھ اس طرح ہے:

|                                |                  |
|--------------------------------|------------------|
| جناب سید محمد اشرف صاحب        | (۱) فارسی زبان   |
| جناب ظہیر الدین صاحب           | (۲) ہندی زبان    |
| جناب ظہیر الدین صاحب           | (۳) پشتو زبان    |
| جناب یوسف افریقی صاحب          | (۴) انگریزی زبان |
| جناب خلیل الرحمن صاحب          | (۵) تامل زبان    |
| جناب قاضی خلیل الرحمن صاحب     | (۶) بنگالی زبان  |
| مولانا سید نور اللہ قادری صاحب | (۷) تنگلو زبان   |

|                          |                    |
|--------------------------|--------------------|
| جناب محمد عبدالقادر صاحب | (۸) ملیالم زبان    |
| جناب سید حسنی صاحب       | (۹) گجراتی زبان    |
| جناب احمد سعید صاحب      | (۱۰) فرانسیسی زبان |
| شیخ محمد موسیٰ صاحب      | (۱۱) بری زبان      |

### فضائل تبلیغ

فضائل تبلیغ کا ترجمہ ۱۳ زبانوں میں ہوا، زبان اور مترجم کی تفصیل درج ذیل ہے۔

|                                     |                    |
|-------------------------------------|--------------------|
| حضرت مولانا سید محمد رابع ندوی صاحب | (۱) عربی زبان      |
| شیخ محمد موسیٰ صاحب                 | (۲) بری زبان       |
| جناب حامد بن سلیمان صاحب            | (۳) انگریزی زبان   |
| جناب عطاء الرحمن صاحب               | (۴) ہندی زبان      |
| جناب غلیل الرحمان صاحب              | (۵) تامل زبان      |
| جناب محمد عبدالقادر صاحب            | (۶) ملیالم زبان    |
| جناب سید محمد عبدالقیل صاحب         | (۷) پشتو زبان      |
| جناب سید حسنی صاحب                  | (۸) گجراتی زبان    |
| ” ” ”                               | (۹) ملیشیائی زبان  |
| شیخ محمد اشرف صاحب                  | (۱۰) فارسی زبان    |
| مولانا سید نور اللہ قادری صاحب      | (۱۱) تنگڑ زبان     |
| شیخ مقداد یوسف صاحب                 | (۱۲) سہالی زبان    |
| جناب احمد سعید صاحب                 | (۱۳) فرانسیسی زبان |

### حکایات صحابہ رضی اللہ عنہم

حکایات صحابہ رضی اللہ عنہم کا ترجمہ بھی کئی زبانوں میں ہوا، زبان اور مترجم کے نام درج ذیل ہیں:

|                     |              |
|---------------------|--------------|
| شیخ محمد موسیٰ صاحب | (۱) بری زبان |
|---------------------|--------------|

|                           |                    |
|---------------------------|--------------------|
| سید عبدالرشید صاحب        | (۲) انگریزی        |
| شیخ محمد ابراہیم صاحب     | (۳) مدرسی زبان     |
| جناب محمد عبدالقادر صاحب  | (۴) ملیا لم زبان   |
| جناب خلیل الرحمان صاحب    | (۵) نائل زبان      |
| جناب عسلی صاحب            | (۶) گجراتی زبان    |
| شیخ عبدالجید صاحب         | (۷) بنگالی زبان    |
| شیخ محمد اشرف صاحب        | (۸) فارسی زبان     |
| جناب محمد ارشد صاحب       | (۹) جاپانی زبان    |
| جناب محمد ارشد صاحب       | (۱۰) ہندی زبان     |
| جناب ذبیر احمد صاحب       | (۱۱) مراٹھی زبان   |
| مولانا سید نور اللہ قادری | (۱۲) سنگھو زبان    |
| شیخ ابو الفیض صاحب        | (۱۳) پشتو زبان     |
| جناب احمد سعید صاحب       | (۱۴) فرانسیسی زبان |
| جناب یعقوب صاحب           | (۱۵) ملائشی زبان   |

### کتاب فضائل پر میرے کام کی نوعیت

- (۱) میں نے اس کتاب میں صرف ان ہی احادیث کی تجزیہ و تفسیر کی ہے، جنہیں حضرت شیخ الحدیث متعلقہ موضوع کے لئے بنیاد کے طور پر لائے ہیں اور ”فوائد“ کے ذیل میں لائی گئی آرد احادیث کو میں نے چھوڑ دیا ہے، حضرت شیخ نے اکثر احادیث ”فائدہ“ کے ضمن میں لائی ہیں، ان تمام کی تجزیہ و تفسیر کا باعث ہوگی۔
- (۲) ابتدائی حصہ درجہ مواضع کے مخصوص کو متعلق کیا ہے، عام طور پر حضرت شیخ الحدیث نے احادیث لینے میں دوسرے درجہ کی موضوعاتی انداز کی کتابوں پر اعتماد کیا ہے، جیسے علی نقی ہندی کی ”کنز العمال“ سیوطی کی ”امد المسکوٰۃ“ منذری کی ”الترغیب والترہیب“ حاشی کی ”مجمع الرواۃ“ اور مغربی کی ”جمع الفوائد“ وغیرہ۔
- (۳) ”فضائل اعمال“ میں قائم کی گئی احادیث کی ترتیب میں نے بدل دی ہے اور تمام احادیث کو صحت و ضعف کے اعتبار

سے ترجیح دیا ہے؛ چنانچہ میں نے پہلے ان حدیثوں کو ذکر کیا ہے، جن کی شخصین نے تخریج کی ہے، پھر ان احادیث کو بیان کیا ہے، جو صرف بخاری میں ہیں، پھر وہ جو صرف مسلم میں ہیں، پھر ”صحیح لذائذ“ والی وہ احادیث لائی ہیں، جو صحیحین کے علاوہ دیگر کتب میں آئی ہیں، پھر ”صحیح الخیرہ“ کے درجہ کی احادیث لائی ہیں، پھر ”حسن لذائذ“ پھر ”حسن الخیرہ“ اس کے بعد اخیر میں احادیث ضعیفہ کو ذکر کیا ہے۔

- (۴) کسی حدیث پر صحت وضعف کا حکم اس حدیث کے شواہد و قواطع کے پیش نظر لگایا ہے، کہیں کہیں اسناد پر بھی حکم لگایا ہے اور ایہ بہت کم ہوا ہے اور جن روات کے حالات زندگی پر مطیع نہ ہو سکا، ان حدیثوں میں توقف اختیار کیا ہے۔
- (۵) اوہین درجہ کے مصادر پر اعتماد کر کے شروع میں مکمل متن حدیث نقل کر دیا گیا ہے؛ جبکہ حضرت شیخ الحدیثؒ نے انتخابی انداز کی کتابوں پر اعتماد کر کے حدیثیں مختصر درج کی ہیں۔
- (۶) حدیث کے آغاز میں صحابی سے روایت کرنے والے راوی کا اضافہ کیا ہے۔
- یہ ان رسالوں پر میرے کام کی مختصر وضاحت ہے۔

## تبلیغی جماعت کا تعارف

اس سلسلہ میں ”حیۃ الصالحین“ میں شامل ڈاکٹر محمد بکر اسماعیل استاد تفسیر و علم القرآن جامع اذہر کے مقدمہ پر اکتفا کرتا ہوں، جو ص ۱۱/ تا ص ۱۴ تک پھیلا ہوا ہے۔ ڈاکٹر صاحب جماعت کا تعارف کراتے ہوئے لکھتے ہیں:

”یہ جماعت ”جماعت دعوت و تبلیغ“ سے معروف ہے، یہ جماعت اسم بالمسک ہے؛ اس لئے کہ اس جماعت کے دو بنیادی کام ہیں۔ (۱) دلائل، رواداری اور حسن اخلاق کے ذریعہ (جو انہوں نے صحابہ کی سیرت سے حاصل کیا) جن تک اسلام کی دعوت نہیں پہنچی، ان تک اسلام کی دعوت پہنچانا۔ (۲) دوسرا کام نافرمان اور معصیت شعار مسلمانوں کو نماز و خیرہ کی دعوت دینا، نماز کو اولیت اس لئے کہ وہ دین کا ستون ہے اور وہ بے حیائی اور برائی کے کاموں سے روکتی ہے، لوگ جب نماز پڑھنے لگیں، تو ان کے دلوں میں خدا کا خوف پیدا ہوگا اور خدا کی یاد سے ان کے جسم کے روگنے کھڑے ہوں گے اور ان کی خواہشات کی کمر ٹوٹ جائے گی اور معاصی کی جانب میلان کمزور پڑ جائے گا، پھر وہ گناہوں سے پرہیز سانی بنج سکیں گے اور اللہ کے تمام اوامر و نواہی میں ان کے لئے حکم خداوندی پر لبیک کہنا آسان ہوگا، پھر جماعت کے لوگ ان مسلمانوں کو کچھ دلوں کیلئے

اللہ کی راہ میں لے کر نکلتے ہیں؛ تاکہ وہ وہاں علاوہ قرآن، صبح و شام ذکر کے ماحول میں ایمان صادق، اخلاص کامل اور نور و اشراق کے زور پر ور مناظر کا نظارہ کریں اور دین کی باتیں سیکھ سکیں۔

اس مومن و مجاہد جماعت کے کچھ اصول ہیں، جو ان کے درمیان معروف ہیں اور وہ ان اصولوں پر سفر و حضر ہر جگہ کاربند رہتے ہیں، ان اصولوں کو انہوں نے کسی کتاب میں محفوظ نہیں کیا؛ البتہ آپس میں زبانی طور پر ایک دوسرے کو اس کی تاکید و تلقین کرتے رہتے ہیں، جو حد شمار سے باہر ہیں اور یہ سب آداب و اصول کتاب و سنت اور خلفاء و راشدین رحمہ اللہ صحابہ رحمہ اللہ کے عمل سے ماخوذ ہیں، میں اس جماعت سے وابستہ لوگوں کو قریب سے جانتا ہوں اور ان کے ساتھ نکلا بھی ہوں، میں نے ان میں کوئی بات کتاب و سنت کے خلاف نہیں دیکھی؛ بلکہ میں نے ان سے بہت سی وہ باتیں سیکھیں جو میں نہیں جانتا تھا اور وہ چیزیں مجھے ان کے علاوہ کسی اور کے یہاں نہ ملیں، یہ لوگ کثرت سے ذکر و تلاوت کرتے ہیں نماز باجماعت کا اہتمام کرتے ہیں، ان میں سے کوئی شخص نماز باجماعت سے پیچھے نہیں رہتا، لوگوں کی عزت و آبرو کے پیچھے نہیں پڑتے، گفتگو جب بھی کرتے ہیں، تو غیر ہی کی کرتے ہیں، مسلکی اختلافات اور تنازعات سے خود کو بہت دور رکھتے ہیں، ان کے دل اللہ اور اس کے رسول ﷺ کی محبت سے معمور ہوتے ہیں، اختلافات میں نہیں پڑتے، اختلافات میں پڑنا اکثر و بیشتر دوست و احباب کے درمیان بغض و حسد پیدا کرتا ہے، جس کی وجہ سے مسلمانوں کی وحدت پارہ پارہ ہو جاتی ہے، ان کا شیرازہ بکھر جاتا ہے، ان کی ہوا اکھڑ جاتی ہے، وہ لوگ دین کی نصرت و مدد اور اللہ کی واجب کردہ چیزوں کی ادائیگی سے غافل نہیں ہوتے ہیں، اس جماعت کے لوگ اللہ ہی کی توجہ سے غنی ہیں اور اسی کے محتاج ہیں، وہ لوگوں سے کچھ مانگتے نہیں اور اپنے دعوت کے کام میں کسی سے بدلہ طلب نہیں کرتے، کسی کے پاس مہمان بن کر نہیں اترتے، مساجد ان کے گھر ہیں، اخراجات میں ان میں سے بعض بعض پر بوجھ نہیں بنتے؛ بلکہ ہر شخص اپنا مال خرچ کرتا ہے، ان میں کوئی کسی پر بوجھ نہیں بناتا، ان کا کوئی مستقل امیر نہیں ہوتا؛ بلکہ جب وہ اللہ کی راہ میں نکلتے

ہیں، تو اپنے میں سے کسی کو امیر بنا لیتے ہیں، وہ ایک دوسرے کی خدمت کرتے ہیں، ان میں سے کوئی دوسروں سے ممتاز رہنا پسند نہیں کرتا، چنانچہ آپ دیکھیں گے کہ ان میں جو علم و تقویٰ اور عہدہ و منصب میں سب سے بڑا ہے وہ کھانا پکا رہا ہے اور اپنے بھائیوں کے لئے کھانا تیار کر رہا ہے اور یہ سب پورے تواضع، حسن اخلاق اور خوشدلی سے کر رہا ہے۔

میں نے دیکھا کہ یہ لوگ علماء سے محبت کرتے ہیں اور ان کی پوری تعظیم کرتے ہیں، ان کے نزدیک علماء کی تعظیم کے آداب میں سے یہ ہے کہ ان کی مجلسوں میں آواز پست رکھی جائے، ان کی باتیں خاموشی اور توجہ سے سنی جائیں اور جان و مال سے ان کی خدمت کی جائے، ان کی اغوشوں سے صرف نظر کیا جائے، ان سے دعاء کی درخواست کی جائے، میں نے ان سے زیادہ علماء کے مطیع و فرمانبردار کسی کو نہیں دیکھا۔

جماعت کے یہ لوگ کبھی سیاست پر گفتگو نہیں کرتے اور اس کے ارد گرد چکر نہیں لگاتے، اسی طرح سماجی و اجتماعی مسائل پر بھی زبان نہیں کھولتے؛ مگر بقدر ضرورت، ان کا بنیادی مقصد بقدر نصیب دنیا کے تحفظ کے ساتھ طلب آخرت ہوتا ہے، یہ معزز نیک خصلت حضرات دوسروں کو نیکی کا حکم کر کے اپنے اہل و عیال اور قرابت داروں سے چشم پوشی نہیں کرتے؛ بلکہ اپنے اوقات میں ایک حصہ اپنے اہل و عیال کی اصلاح کے لئے بھی مقرر کرتے ہیں؛ تاکہ انھیں نیک خصلتوں کی تربیت دیں اور ان میں عمل صالح کی محبت راسخ کریں اور اس انداز سے انھیں تیار کریں کہ وہ دعوت کی ذمہ داری سنبھالنے کے قابل ہو جائیں اور اللہ کی راہ میں نکلنے والے بن جائیں، چنانچہ ان کا معمول ہے کہ وہ ہمیشہ اپنے ساتھ اپنے چھوٹے بچوں کو مساجد لے جاتے ہیں اور علمی حلقوں میں بچوں کے ساتھ شریک ہوتے ہیں اور عرب ملکوں کے بعض حضرات اپنے بچوں کو ہندوستان اور پاکستان بھیجتے ہیں؛ تاکہ وہ وہاں دعوت میں رچ بس جائیں اور دعوت کے ذمہ داروں کے ساتھ رہ کر دعوت کے اصول سیکھیں اور اس کی خلافت پائیں، یہ بچے دھیر ساری احادیث یا کد کے اور داعی و معلم بن کر اپنے وطن لوٹتے ہیں۔

شاید آپ کے دل میں یہ سوال پیدا ہو سکتا ہے کہ آخر وہ چالیس ۴۰/۱ اصول کیا ہیں؟ جن

پر دعوت و تبلیغ کا دار و مدار ہے، وہ کہاں ہیں؟ اور انہیں کیسے حاصل کیا جاسکتا ہے؟ اگر آپ مظلوم کرنا چاہتے ہیں تو کسی باخبر ہی سے معلوم کریں، اگر آپ برا و راست اس جماعت سے وابستہ افراد سے ملاقات کریں گے اور ان کے ساتھ رہنا آپ کو نصیب ہو جائے اور ان میں کے سیکھنے والوں اور قدیم کارکنوں سے آپ کو قریب ہونے کا موقع ملے تو پھر ان چالیس اصولوں کو جاننے کے لئے کسی طرح کی مشقت اٹھانے کی ضرورت نہ ہوگی، ان کے اعمال و اقوال اور حرکات و سکنات ہی میں وہ اصول آپ کو نظر آئیں گے، میں ان اصولوں کو ایک مستقل کتاب میں ذکر کروں گا؛ لیکن اس موقع پر آپ کو ان سے محروم بھی نہ کروں گا۔ ذیل میں ان اصولوں کا خلاصہ درج کر رہا ہوں۔

اس جماعت کے بانیان نے سیرت رسول ﷺ اور سیرت صحابہ رضی اللہ عنہم کا بڑی گہرائی سے مطالعہ کیا، صحابہ اور سلف صالحین کی عبادت و معاملات اور عادات و اخلاق میں غور و فکر کے بعد وہ اس نتیجہ پر پہنچے کہ رسول ﷺ اور صحابہ رضی اللہ عنہم کی زندگی درج ذیل اوصاف سے خالی نہیں:

(۱) سچا یقین: جس کے نتیجہ میں اللہ پر توکل اور اللہ کے فضل و احسان پر کامل بھروسہ پیدا ہوتا ہے، جس کا تقاضا یہ ہے کہ روزی اور ضروریات کی تکمیل کے لئے جائز اسباب اختیار کئے جائیں۔

(۲) نیت کی درستگی: اس کا مطلب یہ ہے کہ ہمیشہ نفس کی گمرانی اور اس کا محاسبہ کیا جاتا رہے اور زندگی میں اس کے رخ کو بدل کر اللہ کی طرف پھیرا جائے، جب بھی نفس اللہ کے ذکر اس کے شکر اور حسن عبادت سے غافل ہو جائے، اسے خدا کی طرف پھیرا جاتا رہے؛ تاکہ اسے مطلوب امن و اطمینان حاصل ہو سکے، جس کا ذکر اللہ نے سورۃ الانعام کی اس آیت میں کیا ہے: ”الَّذِينَ آمَنُوا وَلَمْ يَلْبِسُوا إِيمَانَهُمْ بِظُلْمٍ أُولَٰئِكَ لَهُمُ الْأَمْنُ وَهُمْ مُسْكِنُونَ“ (ترجمہ) جو لوگ ایمان لائے اور اس میں ظلم کا شائبہ نہ رکھا، انہی کے لئے امن ہے اور وہ ہدایت یافتہ ہیں، یعنی انہیں اللہ کے عذاب سے امن و سلامتی اور نجات حاصل ہوگی، دنیا میں بھی اور آخرت میں بھی اور امن و سلامتی کی نعمت میں انسان کیلئے



بھر پر سعادت ہے اور امن ایمان کے تابع ہے؛ بلکہ ایمان امن کا منبع اور سرچشمہ ہے۔

(۲) ہر حال میں نبی ﷺ کی صحیح اقتداء اور پیروی کرنا، علاوہ ان باتوں کے جو نبی ﷺ کی خصوصیات میں سے ہیں۔

(۳) اس علم کا حاصل کرنا، جو اللہ تک پہنچانے والا ہے اور ایسے علم کا ان لوگوں پر خرچ کرنا، جو اس کی طلب صادق رکھتے ہیں؛ اس لیے کہ سوائے عالم اور علم سیکھنے والے کے بقیہ سارے لوگ ہلاکت میں ہیں۔

(۵) مساجد میں خشوع و خضوع اور توکل و انکساری کے ساتھ نماز ادا کرنا؛ اس لئے کہ صحابہ رضی اللہ عنہم نماز یا جماعت کا بڑا اہتمام کرتے تھے، ان میں سے کوئی بھی جماعت سے پیچھے نہیں رہتا تھا، الا یہ کہ کوئی عذر لائق ہو اور یہ اہتمام خدا کے اس حکم کے پیش نظر تھا۔ (وَأَرْحَبُوا مَنَاجِرَ الْوُجُوهِ لِلَّذِينَ يُبْعِثُونَ)

(۶) سارے مسلمانوں کا اکرام کرنا اور ان کی ضروریات میں سخاوت اور خوش دلی کے ساتھ خرچ کرنا اس طور پر کہ وہ سوال کرنے پر مجبور نہ ہوں، اس کے ساتھ دوسروں کے پاس جو کچھ ہے اس سے استثناء اور بے رغبتی برتنا۔ اہل انقطاع کے مطابق سخاوت کی دو قسمیں ہیں۔ ایک یہ کہ جو کچھ اپنے ہاتھ میں مال و دولت ہے، اس میں سخاوت کی جائے اور دوسروں پر خرچ کیا جائے۔ دوسرے یہ کہ دوسروں کے پاس جو کچھ مال و دولت ہے، اس سے استثناء نہ برتا جائے، اس پر لالچ کی نگاہ نہ ڈالی جائے، جسے یہ دونوں قسم کی سخاوتیں حاصل ہوئیں، وہ سخاوت میں کامل ہوگا۔ اکرام مسلم میں یہ بھی شامل ہے کہ لوگوں کی عزت و آبرو اور ان کے مال کی حفاظت کی جائے اور ان کی پوشیدہ باتوں اور بری عادتوں کے پیچھے انہیں پریشان کرنے کے مقصد سے نہ پڑا جائے۔

(۷) حکمت و موعظت کے ساتھ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر اور آپسی معاملات میں صلح صفائی کا اہتمام۔

(۸) دعوت کو عام کرنے کے لئے اللہ کی راہ میں لکنا، اس میں نکلنے کے لئے اہل تبلیغ چار شرطیں ضروری قرار دیتے ہیں۔ (۱) جان کے ساتھ لکنا (۲) حلال مال کے ساتھ لکنا (۳) حلال

اور مناسبت وقت میں نکلنا (۴) اللہ کا محتاج بن کر نکلنا۔

جان کے ساتھ نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ آدمی اپنی خود کی خوشی سے نکلے اور اخلاص کے ساتھ نکلے، صرف دوسروں کے لئے مال و اسباب فراہم کرنا کافی نہیں کہ وہ نکلے اور خود گھر میں بیٹھا رہے، آدمی کے خود نکلنے میں جو برکات و ثمرات ہیں انھیں وہی شخص جانتا ہے جو عملاً نکلتا ہے۔ خواہشات نفسانیہ سے فرار اختیار کرتے ہوئے اللہ کی طرف ہجرت کرنا اور حلال مال کے ساتھ نکلنا عمل کو صحیح اور عند اللہ مقبول بناتا ہے؛ جیسا کہ قرآن و سنت کے نصوص سے واضح ہے۔

حلال یا مناسبت وقت سے مراد یہ کہ وہ ایسا وقت نہ ہو جس میں مسلمان کسی ایسے ضروری عمل کا مکلف ہو کہ جو بغیر مقام پر موجود رہے وجود میں نہ آ سکتا ہو، یا کسی ایسے کام میں مشغول ہو جس کی مزدوری اس نے پہلے سے لے رکھی ہو۔

اللہ تعالیٰ کا محتاج بن کر نکلنے کا مطلب یہ ہے کہ نکلنے والا نکلنے کے مقصد کی تکمیل میں خدا ہی پر بھروسہ کرے، اپنے علم یا اپنی طاقت و قوت کے دھوکہ میں نہ آئے اور نہ ہی اپنے مال و جاہ کی طرف اس کی نظر جائے۔

اللہ کی راہ میں نکلنے کے دوران جماعت کے افراد چار چیزوں کو قائم کرتے ہیں: (۱) دعوت الی اللہ (۲) تعلیم و تعلم (۳) عبادت و ذکر (۴) خدمت مسلمین۔

اسی طرح چار باتوں کا التزام کرتے ہیں: (۱) امیر کی طاعت (۲) اجتماعی عمل (۳) مساجد کے آداب کی رعایت (۴) صبر و تحمل۔

نیز اللہ کی راہ میں چار باتوں سے خصوصیت کے ساتھ اجتناب کرتے ہیں: (۱) اشراف یعنی دوسروں کے پاس موجود مال یا سامان کی آرزو کرنا (۲) اسراف (۳) غیر اللہ سے سوال (۴) دوسروں کی چیز کا بغیر اجازت استعمال۔

اسی طرح چار چیزوں میں کسی کرتے ہیں: (۱) کھانا (۲) سونا (۳) ذکر اللہ کے بغیر کلام (۴) قضاے حاجات۔

یہ تبلیغی جماعت اور اس کے اصولوں کا مختصر سا تعارف ہے۔

## دوسرا باب

کرامات اور خلاف عادت واقعات

## کرامات کا ثبوت

علامہ ابو الحسنؒ کی کتاب ”طبقات الصالحین“ کے آخر میں مفتی علامہ ابو الفضل عبدالواحد بن محمد العزیز النعمانی کی کتب الاعتقاد (۱) میں مرقوم ہے: امام احمد بن حنبلؒ اولیاء کے لئے کرامات کے جواز کے قائل ہیں اور کرامات اور معجزہ کے درمیان یہ فرق کرتے ہیں کہ معجزہ صاحب معجزہ کی تصدیق کو واجب کرتا ہے اور اگر یہ بات کسی دلی کے ہاتھ پر ظاہر ہو تو وہ اس کو چھپائے اور پوشیدہ رکھے، یہ کرامت ہے اور پہلی چیز معجزہ ہے۔ آپؒ نے کرامات کا انکار کرنے والے کی تردید کی اور اس کو گمراہ قرار دیا ہے۔

امام طحاویؒ (۲) رقمطراز ہیں: اولیاء اللہ اور بزرگان دین کی جو کراماتیں صحیح روایت سے ثابت ہیں، ہم ان پر یقین رکھتے ہیں۔

علامہ ابن العزیزؒ (۳) تحریر فرماتے ہیں: حنفی علماء کے عرف میں ان تمام باتوں کو معجزہ اور کرامت کہا جاتا تھا، جو عام عادت الہی کے برخلاف ہو؛ لیکن اکثر متاخرین حضرات ان دونوں کے درمیان فرق کرتے ہوئے معجزہ کو نبی کے ساتھ اور کرامت کو ولی کے ساتھ خاص کرتے ہیں اور معجزہ کا کرامتوں کا انکار کرنا صریح طور پر غلط اور مشاہدات کا انکار کرنے کے برابر ہے۔

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے بھی اپنی کتاب ”مجموع الفتاویٰ“ میں مختلف مقامات پر معجزہ اور کرامات کے بارے میں گفتگو فرمائی ہے، ایک جگہ (۴) لکھتے ہیں: یہ بات ثابت ہو چکی ہے کہ اللہ والوں کو کشف والہام اور پردہ غیب سے حکم و خطاب ہوتا ہے؛ نیز آگے لکھتے ہیں: کرامات و معجزات کے متعلق صحیح اصول جیسا کہ لغت اور امام احمد بن حنبلؒ وغیرہ ائمہ حنفیہ میں کا عرف ہے کہ معجزہ خلاف عادت شئی کو کہتے ہیں؛ نیز ان کو آیات بھی کہا جاتا ہے، لیکن اکثر متاخرین دونوں الفاظ میں یہ فرق کرتے ہیں کہ معجزہ نبی کے لئے ہوتا ہے اور کرامت ولی کے لئے؛ لیکن دونوں کا مفہوم ایک ہی ہے، یعنی خلاف عادت کام۔ (۵) آپؒ مزید رقمطراز ہیں: اولیاء اللہ سے کرامتوں کا وقوع ہوتا ہے، جن کے ذریعہ اللہ تبارک و تعالیٰ اپنے

۱۔ کتب الاعتقاد ۲/۳۰۶ ج ۲ حنفیہ والحدادی ص ۵۹۱ ج ۲ شرح حنفیہ والحدادی ص ۵۸۲ ج ۲ مجموع الفتاویٰ ۱۱/۲۵۵ ج ۱۱ ایضاً ۱۱/۳۱۱۔

پر ہیزار ہندوں کی عزت افزائی فرماتے ہیں اور ان اولیاء کا کرامتوں کو اختیار کرنا دین کی حقانیت کو ثابت کرنے یا مسلمانوں کی حاجت برآری کے لئے ہوتا ہے؛ جیسا کہ حضور ﷺ کے معجزات کی شان بھی یہی ہے اور بزرگان دین کو یہ کرامات نبی ﷺ کی اتباع کی برکت سے ہی حاصل ہوتے ہیں۔ میں نے تقریباً ایک ہزار معجزے ایک کتاب میں جمع کئے ہیں، صحابہ، تابعین اور بعد کے صلحاء ائمہ کی کرامت کی تعداد تو بہت زیادہ ہے۔ (۱) شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہاب (۲) تحریر کرتے ہیں: "میں ادب اور کرامتوں اور ان کے مکاشفات کا قائل ہوں۔"

علامہ صدیق حسن خان قزوینی (۳) لکھتے ہیں: اولیاء اللہ کی کرامات سچ ہیں، اس کے ذریعہ اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں اس کی عزت افزائی فرماتے ہیں اور اللہ تعالیٰ جسے چاہتے ہیں اپنے فضل کے ساتھ خاص کر لیتے ہیں اور اللہ بڑے فضل والے ہیں، جو چیز رسول کے لئے معجزہ ہوتی ہے، اگر کسی امتی کے لئے ظاہر ہو تو وہی چیز کرامت ہو جاتی ہے۔ موصوف اپنی دوسری کتاب میں راقم ہیں۔

اہل سنت والجماعت کا ایک اصول یہ ہے کہ اولیاء اللہ کی کرامات کی تصدیق کی جائے اور ان کے ہاتھ پر خدو عادت علوم و مکاشفات اور تصرفات کی قسم کی جو باتیں اللہ نے ظاہر فرمائی ہیں، ان کو تسلیم کیا جائے اور اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھ پر جو خرق عادت اُسر ظاہر فرمائے ہیں، ان کو صحیح تسلیم کیا جائے، چاہے ان کا تحقق علوم اور مکاشفات سے ہو، یا تصرفات و تاثیرات سے۔ مثلاً سورہ کہف اور سورہ مریم وغیرہ میں ذکر کردہ پچھلی امتوں کے صلحاء اور اس ائمہ کے صحابہ و تابعین اور گزشتہ صدیوں کے بزرگان دین کے واقعات و کرامات کا ذکر ہے اور کرامات کا سلسلہ اس ائمہ میں قیامت تک باقی رہے گا۔ (۴) امام اعظم ابو حنیفہؒ کا ارشاد ہے۔ اولیاء کی کرامات حق ہیں۔ (۵)

محمد بن عبدالعزیز بن مائع نقل کرتے ہیں کہ علامہ ابن حمدانؒ نے فرمایا: بزرگوں کی کرامات سچ ہیں، امام احمدؒ نے کرامات کے انکار کرنے والوں پر نکیر فرمائی، ان کو گرواؤ قرادیا اور ایسے شخص کو معتزلہ میں شمار فرمایا۔ (۶)

### صوفیائے حنابلہ

مناسب معلوم ہوتا ہے کہ یہاں حنبلی مسلک کے چند اکابرین کا ذکر کر دیا جائے، جنہوں نے کوچہ سڑیقت میں قدم رکھا اور تصوف کی صحرا نورددی و آلہ پائی میں زندگی بسر کی اور حضرات صوفیاء کی طرف سے اجازت، بیعت و خرقہ خلافت اور اوراد و وظائف سے شرف ہوئے۔

(۱) حیران بیچ عبدالقادر بن ابوصالح جیلانی بغدادی: حافظہ ابن رجب حنبلی رقمطراز ہیں وہ سردار صوفیاء، امام زمانہ،

۱۔ مجموع الفتاویٰ ۱۱/۲۷۷ ج ۱ مؤلفات محمد بن عبد الوہاب ۱۱۰۱/۵ ج ۱ الفتاویٰ المرجع فی الشرح الاعتقاد والصحیح ص ۵۱۱۔

۲۔ فتح الباری ص ۹۹ ج ۱ شرح فقہ اکبر ص ۳۳۱ ج ۱ شرح احیاء المسکین ص ۳۲۱۔

صاحبِ حال و مقام اور اہل معرفت و کرامت تھے۔ شیخ موفق الدین ابن قدامہ فرماتے ہیں کہ میں نے ان کے برابر کسی کی کرامتیں نہیں سیں۔ شوافع کے امام شیخ عز الدین بن عبدالسلام کا قول ہے کہ: اکابرین و اسلاف میں سے کسی کی کرامت تو اتر کے ساتھ منقول نہیں ہیں، سوائے شیخ عبدالقدور کے، ان کی کرامتیں تو اتر سے ثابت ہے۔ (۱)

(۲) ابو عمرو عثمان بن مرزوق بن حید القرشی الزاہد، ان کے متعلق حافظ ابن رجبؒ تحریر فرماتے ہیں: مصر میں مریدوں کی تربیت کا آپ کو بے نظیر ملکہ حاصل تھا، مصر کے اندر آپ مریدوں کی تعلیم و تربیت کی آخری منزل تھے۔ کہا جاتا ہے کہ آپ اور ابو مدینؒ نے ایک مرتبہ عرفات کے میدان میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ سے ملاقات کی اور دونوں نے آپؒ کی طرف سے خرقہ حاصل کیا اور آپؒ کی مرویات کا ایک حصہ سنا۔ (۲)

(۳) سعد بن عثمان بن مرزوق القرشی المصری البغدادی الزاہد: حافظ ابن رجبؒ آپ کے بارے میں لکھتے ہیں: علامہ قادسیؒ فرماتے ہیں کہ آپ تارک الدنیا اور ابدال و اوتاد میں سے تھے۔ (۳)

(۴) عبداللہ ابو محمد الجبائی: حافظ ابن رجبؒ لکھتے ہیں: آپ شیخ جیلانیؒ کی خدمت میں ایک لمبی مدت تک رہے، زہد و تقویٰ اور نیکی و پاکیزگی آپ کی طبیعت میں رچی بسی تھی، آپ کے احوال و کرامات کثرت سے ذکر کئے جاتے ہیں۔ (۴)

(۵) محمد بن احمد بن عبداللہ بن ابی الرجال البیہقی: حافظ ابن رجبؒ آپ کے متعلق رقمطراز ہیں: آپؒ نے شیخ جیلانیؒ کے مجاز بیعت و مرید شیخ عبداللہ البیہقیؒ سے خرقہ خلافت حاصل کیا، آپ صاحب کشف و کرامت بزرگ تھے۔ (۵)

(۶) احمد بن ابراہیم بن مسعود الحزازی: حافظ ابن رجبؒ تحریر فرماتے ہیں آپ زاہد و پرہیزگار صاحب معرفت ولی تھے، آپ کے والد حنابلہ کے امام تھے۔ شیخ الاسلام تقی الدین ابن تیمیہؒ بھی آپ کی تعظیم و تکریم کرتے، ورنہ کہا کرتے تھے کہ وہ چند وقت ہیں، شیخ احمد بن ابراہیمؒ دن رات اوراد و وظائف، عبادات، تصنیف و مطالعہ اور ذکر و فکر میں مشغول رہتے، ہر وقت مراقبہ اور اللہ تعالیٰ سے تعلق و محبت کو بڑھانے کی فکر میں ڈوبے رہتے۔ (۶)

(۷) شیخ الاسلام موفق الدین ابو محمد عبداللہ بن احمد بن قدامہ: حافظ ابن رجبؒ فرماتے ہیں آپؒ شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے پاس آپ کے مدرسہ میں کچھ دنوں تک قیام پذیر رہے۔ (۷)

(۸) ابوالقاسم حبیب بن محمد بن حبیب الخزاز القواریری البغدادی: حادث محاسنی اور اپنے ماسوں سرسقطیؒ کی صحبت کی بدولت آپ کو بڑی درست شہرت حاصل ہوئی تہائی اور گوشہ نشینی کو اختیار کر لیا، جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے آپ

۱۔ ذیل طبقات ص ۲۹۰، ج ۱ ص ۲۹۰، ج ۲ ص ۳۹۰، ج ۳ ص ۳۹۰، ج ۴ ص ۳۹۰، ج ۵ ص ۳۹۰، ج ۶ ص ۳۹۰، ج ۷ ص ۳۹۰، ج ۸ ص ۳۹۰، ج ۹ ص ۳۹۰، ج ۱۰ ص ۳۹۰، ج ۱۱ ص ۳۹۰، ج ۱۲ ص ۳۹۰، ج ۱۳ ص ۳۹۰، ج ۱۴ ص ۳۹۰، ج ۱۵ ص ۳۹۰، ج ۱۶ ص ۳۹۰، ج ۱۷ ص ۳۹۰، ج ۱۸ ص ۳۹۰، ج ۱۹ ص ۳۹۰، ج ۲۰ ص ۳۹۰، ج ۲۱ ص ۳۹۰، ج ۲۲ ص ۳۹۰، ج ۲۳ ص ۳۹۰، ج ۲۴ ص ۳۹۰، ج ۲۵ ص ۳۹۰، ج ۲۶ ص ۳۹۰، ج ۲۷ ص ۳۹۰، ج ۲۸ ص ۳۹۰، ج ۲۹ ص ۳۹۰، ج ۳۰ ص ۳۹۰، ج ۳۱ ص ۳۹۰، ج ۳۲ ص ۳۹۰، ج ۳۳ ص ۳۹۰، ج ۳۴ ص ۳۹۰، ج ۳۵ ص ۳۹۰، ج ۳۶ ص ۳۹۰، ج ۳۷ ص ۳۹۰، ج ۳۸ ص ۳۹۰، ج ۳۹ ص ۳۹۰، ج ۴۰ ص ۳۹۰، ج ۴۱ ص ۳۹۰، ج ۴۲ ص ۳۹۰، ج ۴۳ ص ۳۹۰، ج ۴۴ ص ۳۹۰، ج ۴۵ ص ۳۹۰، ج ۴۶ ص ۳۹۰، ج ۴۷ ص ۳۹۰، ج ۴۸ ص ۳۹۰، ج ۴۹ ص ۳۹۰، ج ۵۰ ص ۳۹۰، ج ۵۱ ص ۳۹۰، ج ۵۲ ص ۳۹۰، ج ۵۳ ص ۳۹۰، ج ۵۴ ص ۳۹۰، ج ۵۵ ص ۳۹۰، ج ۵۶ ص ۳۹۰، ج ۵۷ ص ۳۹۰، ج ۵۸ ص ۳۹۰، ج ۵۹ ص ۳۹۰، ج ۶۰ ص ۳۹۰، ج ۶۱ ص ۳۹۰، ج ۶۲ ص ۳۹۰، ج ۶۳ ص ۳۹۰، ج ۶۴ ص ۳۹۰، ج ۶۵ ص ۳۹۰، ج ۶۶ ص ۳۹۰، ج ۶۷ ص ۳۹۰، ج ۶۸ ص ۳۹۰، ج ۶۹ ص ۳۹۰، ج ۷۰ ص ۳۹۰، ج ۷۱ ص ۳۹۰، ج ۷۲ ص ۳۹۰، ج ۷۳ ص ۳۹۰، ج ۷۴ ص ۳۹۰، ج ۷۵ ص ۳۹۰، ج ۷۶ ص ۳۹۰، ج ۷۷ ص ۳۹۰، ج ۷۸ ص ۳۹۰، ج ۷۹ ص ۳۹۰، ج ۸۰ ص ۳۹۰، ج ۸۱ ص ۳۹۰، ج ۸۲ ص ۳۹۰، ج ۸۳ ص ۳۹۰، ج ۸۴ ص ۳۹۰، ج ۸۵ ص ۳۹۰، ج ۸۶ ص ۳۹۰، ج ۸۷ ص ۳۹۰، ج ۸۸ ص ۳۹۰، ج ۸۹ ص ۳۹۰، ج ۹۰ ص ۳۹۰، ج ۹۱ ص ۳۹۰، ج ۹۲ ص ۳۹۰، ج ۹۳ ص ۳۹۰، ج ۹۴ ص ۳۹۰، ج ۹۵ ص ۳۹۰، ج ۹۶ ص ۳۹۰، ج ۹۷ ص ۳۹۰، ج ۹۸ ص ۳۹۰، ج ۹۹ ص ۳۹۰، ج ۱۰۰ ص ۳۹۰، ج ۱۰۱ ص ۳۹۰، ج ۱۰۲ ص ۳۹۰، ج ۱۰۳ ص ۳۹۰، ج ۱۰۴ ص ۳۹۰، ج ۱۰۵ ص ۳۹۰، ج ۱۰۶ ص ۳۹۰، ج ۱۰۷ ص ۳۹۰، ج ۱۰۸ ص ۳۹۰، ج ۱۰۹ ص ۳۹۰، ج ۱۱۰ ص ۳۹۰، ج ۱۱۱ ص ۳۹۰، ج ۱۱۲ ص ۳۹۰، ج ۱۱۳ ص ۳۹۰، ج ۱۱۴ ص ۳۹۰، ج ۱۱۵ ص ۳۹۰، ج ۱۱۶ ص ۳۹۰، ج ۱۱۷ ص ۳۹۰، ج ۱۱۸ ص ۳۹۰، ج ۱۱۹ ص ۳۹۰، ج ۱۲۰ ص ۳۹۰، ج ۱۲۱ ص ۳۹۰، ج ۱۲۲ ص ۳۹۰، ج ۱۲۳ ص ۳۹۰، ج ۱۲۴ ص ۳۹۰، ج ۱۲۵ ص ۳۹۰، ج ۱۲۶ ص ۳۹۰، ج ۱۲۷ ص ۳۹۰، ج ۱۲۸ ص ۳۹۰، ج ۱۲۹ ص ۳۹۰، ج ۱۳۰ ص ۳۹۰، ج ۱۳۱ ص ۳۹۰، ج ۱۳۲ ص ۳۹۰، ج ۱۳۳ ص ۳۹۰، ج ۱۳۴ ص ۳۹۰، ج ۱۳۵ ص ۳۹۰، ج ۱۳۶ ص ۳۹۰، ج ۱۳۷ ص ۳۹۰، ج ۱۳۸ ص ۳۹۰، ج ۱۳۹ ص ۳۹۰، ج ۱۴۰ ص ۳۹۰، ج ۱۴۱ ص ۳۹۰، ج ۱۴۲ ص ۳۹۰، ج ۱۴۳ ص ۳۹۰، ج ۱۴۴ ص ۳۹۰، ج ۱۴۵ ص ۳۹۰، ج ۱۴۶ ص ۳۹۰، ج ۱۴۷ ص ۳۹۰، ج ۱۴۸ ص ۳۹۰، ج ۱۴۹ ص ۳۹۰، ج ۱۵۰ ص ۳۹۰، ج ۱۵۱ ص ۳۹۰، ج ۱۵۲ ص ۳۹۰، ج ۱۵۳ ص ۳۹۰، ج ۱۵۴ ص ۳۹۰، ج ۱۵۵ ص ۳۹۰، ج ۱۵۶ ص ۳۹۰، ج ۱۵۷ ص ۳۹۰، ج ۱۵۸ ص ۳۹۰، ج ۱۵۹ ص ۳۹۰، ج ۱۶۰ ص ۳۹۰، ج ۱۶۱ ص ۳۹۰، ج ۱۶۲ ص ۳۹۰، ج ۱۶۳ ص ۳۹۰، ج ۱۶۴ ص ۳۹۰، ج ۱۶۵ ص ۳۹۰، ج ۱۶۶ ص ۳۹۰، ج ۱۶۷ ص ۳۹۰، ج ۱۶۸ ص ۳۹۰، ج ۱۶۹ ص ۳۹۰، ج ۱۷۰ ص ۳۹۰، ج ۱۷۱ ص ۳۹۰، ج ۱۷۲ ص ۳۹۰، ج ۱۷۳ ص ۳۹۰، ج ۱۷۴ ص ۳۹۰، ج ۱۷۵ ص ۳۹۰، ج ۱۷۶ ص ۳۹۰، ج ۱۷۷ ص ۳۹۰، ج ۱۷۸ ص ۳۹۰، ج ۱۷۹ ص ۳۹۰، ج ۱۸۰ ص ۳۹۰، ج ۱۸۱ ص ۳۹۰، ج ۱۸۲ ص ۳۹۰، ج ۱۸۳ ص ۳۹۰، ج ۱۸۴ ص ۳۹۰، ج ۱۸۵ ص ۳۹۰، ج ۱۸۶ ص ۳۹۰، ج ۱۸۷ ص ۳۹۰، ج ۱۸۸ ص ۳۹۰، ج ۱۸۹ ص ۳۹۰، ج ۱۹۰ ص ۳۹۰، ج ۱۹۱ ص ۳۹۰، ج ۱۹۲ ص ۳۹۰، ج ۱۹۳ ص ۳۹۰، ج ۱۹۴ ص ۳۹۰، ج ۱۹۵ ص ۳۹۰، ج ۱۹۶ ص ۳۹۰، ج ۱۹۷ ص ۳۹۰، ج ۱۹۸ ص ۳۹۰، ج ۱۹۹ ص ۳۹۰، ج ۲۰۰ ص ۳۹۰، ج ۲۰۱ ص ۳۹۰، ج ۲۰۲ ص ۳۹۰، ج ۲۰۳ ص ۳۹۰، ج ۲۰۴ ص ۳۹۰، ج ۲۰۵ ص ۳۹۰، ج ۲۰۶ ص ۳۹۰، ج ۲۰۷ ص ۳۹۰، ج ۲۰۸ ص ۳۹۰، ج ۲۰۹ ص ۳۹۰، ج ۲۱۰ ص ۳۹۰، ج ۲۱۱ ص ۳۹۰، ج ۲۱۲ ص ۳۹۰، ج ۲۱۳ ص ۳۹۰، ج ۲۱۴ ص ۳۹۰، ج ۲۱۵ ص ۳۹۰، ج ۲۱۶ ص ۳۹۰، ج ۲۱۷ ص ۳۹۰، ج ۲۱۸ ص ۳۹۰، ج ۲۱۹ ص ۳۹۰، ج ۲۲۰ ص ۳۹۰، ج ۲۲۱ ص ۳۹۰، ج ۲۲۲ ص ۳۹۰، ج ۲۲۳ ص ۳۹۰، ج ۲۲۴ ص ۳۹۰، ج ۲۲۵ ص ۳۹۰، ج ۲۲۶ ص ۳۹۰، ج ۲۲۷ ص ۳۹۰، ج ۲۲۸ ص ۳۹۰، ج ۲۲۹ ص ۳۹۰، ج ۲۳۰ ص ۳۹۰، ج ۲۳۱ ص ۳۹۰، ج ۲۳۲ ص ۳۹۰، ج ۲۳۳ ص ۳۹۰، ج ۲۳۴ ص ۳۹۰، ج ۲۳۵ ص ۳۹۰، ج ۲۳۶ ص ۳۹۰، ج ۲۳۷ ص ۳۹۰، ج ۲۳۸ ص ۳۹۰، ج ۲۳۹ ص ۳۹۰، ج ۲۴۰ ص ۳۹۰، ج ۲۴۱ ص ۳۹۰، ج ۲۴۲ ص ۳۹۰، ج ۲۴۳ ص ۳۹۰، ج ۲۴۴ ص ۳۹۰، ج ۲۴۵ ص ۳۹۰، ج ۲۴۶ ص ۳۹۰، ج ۲۴۷ ص ۳۹۰، ج ۲۴۸ ص ۳۹۰، ج ۲۴۹ ص ۳۹۰، ج ۲۵۰ ص ۳۹۰، ج ۲۵۱ ص ۳۹۰، ج ۲۵۲ ص ۳۹۰، ج ۲۵۳ ص ۳۹۰، ج ۲۵۴ ص ۳۹۰، ج ۲۵۵ ص ۳۹۰، ج ۲۵۶ ص ۳۹۰، ج ۲۵۷ ص ۳۹۰، ج ۲۵۸ ص ۳۹۰، ج ۲۵۹ ص ۳۹۰، ج ۲۶۰ ص ۳۹۰، ج ۲۶۱ ص ۳۹۰، ج ۲۶۲ ص ۳۹۰، ج ۲۶۳ ص ۳۹۰، ج ۲۶۴ ص ۳۹۰، ج ۲۶۵ ص ۳۹۰، ج ۲۶۶ ص ۳۹۰، ج ۲۶۷ ص ۳۹۰، ج ۲۶۸ ص ۳۹۰، ج ۲۶۹ ص ۳۹۰، ج ۲۷۰ ص ۳۹۰، ج ۲۷۱ ص ۳۹۰، ج ۲۷۲ ص ۳۹۰، ج ۲۷۳ ص ۳۹۰، ج ۲۷۴ ص ۳۹۰، ج ۲۷۵ ص ۳۹۰، ج ۲۷۶ ص ۳۹۰، ج ۲۷۷ ص ۳۹۰، ج ۲۷۸ ص ۳۹۰، ج ۲۷۹ ص ۳۹۰، ج ۲۸۰ ص ۳۹۰، ج ۲۸۱ ص ۳۹۰، ج ۲۸۲ ص ۳۹۰، ج ۲۸۳ ص ۳۹۰، ج ۲۸۴ ص ۳۹۰، ج ۲۸۵ ص ۳۹۰، ج ۲۸۶ ص ۳۹۰، ج ۲۸۷ ص ۳۹۰، ج ۲۸۸ ص ۳۹۰، ج ۲۸۹ ص ۳۹۰، ج ۲۹۰ ص ۳۹۰، ج ۲۹۱ ص ۳۹۰، ج ۲۹۲ ص ۳۹۰، ج ۲۹۳ ص ۳۹۰، ج ۲۹۴ ص ۳۹۰، ج ۲۹۵ ص ۳۹۰، ج ۲۹۶ ص ۳۹۰، ج ۲۹۷ ص ۳۹۰، ج ۲۹۸ ص ۳۹۰، ج ۲۹۹ ص ۳۹۰، ج ۳۰۰ ص ۳۹۰، ج ۳۰۱ ص ۳۹۰، ج ۳۰۲ ص ۳۹۰، ج ۳۰۳ ص ۳۹۰، ج ۳۰۴ ص ۳۹۰، ج ۳۰۵ ص ۳۹۰، ج ۳۰۶ ص ۳۹۰، ج ۳۰۷ ص ۳۹۰، ج ۳۰۸ ص ۳۹۰، ج ۳۰۹ ص ۳۹۰، ج ۳۱۰ ص ۳۹۰، ج ۳۱۱ ص ۳۹۰، ج ۳۱۲ ص ۳۹۰، ج ۳۱۳ ص ۳۹۰، ج ۳۱۴ ص ۳۹۰، ج ۳۱۵ ص ۳۹۰، ج ۳۱۶ ص ۳۹۰، ج ۳۱۷ ص ۳۹۰، ج ۳۱۸ ص ۳۹۰، ج ۳۱۹ ص ۳۹۰، ج ۳۲۰ ص ۳۹۰، ج ۳۲۱ ص ۳۹۰، ج ۳۲۲ ص ۳۹۰، ج ۳۲۳ ص ۳۹۰، ج ۳۲۴ ص ۳۹۰، ج ۳۲۵ ص ۳۹۰، ج ۳۲۶ ص ۳۹۰، ج ۳۲۷ ص ۳۹۰، ج ۳۲۸ ص ۳۹۰، ج ۳۲۹ ص ۳۹۰، ج ۳۳۰ ص ۳۹۰، ج ۳۳۱ ص ۳۹۰، ج ۳۳۲ ص ۳۹۰، ج ۳۳۳ ص ۳۹۰، ج ۳۳۴ ص ۳۹۰، ج ۳۳۵ ص ۳۹۰، ج ۳۳۶ ص ۳۹۰، ج ۳۳۷ ص ۳۹۰، ج ۳۳۸ ص ۳۹۰، ج ۳۳۹ ص ۳۹۰، ج ۳۴۰ ص ۳۹۰، ج ۳۴۱ ص ۳۹۰، ج ۳۴۲ ص ۳۹۰، ج ۳۴۳ ص ۳۹۰، ج ۳۴۴ ص ۳۹۰، ج ۳۴۵ ص ۳۹۰، ج ۳۴۶ ص ۳۹۰، ج ۳۴۷ ص ۳۹۰، ج ۳۴۸ ص ۳۹۰، ج ۳۴۹ ص ۳۹۰، ج ۳۵۰ ص ۳۹۰، ج ۳۵۱ ص ۳۹۰، ج ۳۵۲ ص ۳۹۰، ج ۳۵۳ ص ۳۹۰، ج ۳۵۴ ص ۳۹۰، ج ۳۵۵ ص ۳۹۰، ج ۳۵۶ ص ۳۹۰، ج ۳۵۷ ص ۳۹۰، ج ۳۵۸ ص ۳۹۰، ج ۳۵۹ ص ۳۹۰، ج ۳۶۰ ص ۳۹۰، ج ۳۶۱ ص ۳۹۰، ج ۳۶۲ ص ۳۹۰، ج ۳۶۳ ص ۳۹۰، ج ۳۶۴ ص ۳۹۰، ج ۳۶۵ ص ۳۹۰، ج ۳۶۶ ص ۳۹۰، ج ۳۶۷ ص ۳۹۰، ج ۳۶۸ ص ۳۹۰، ج ۳۶۹ ص ۳۹۰، ج ۳۷۰ ص ۳۹۰، ج ۳۷۱ ص ۳۹۰، ج ۳۷۲ ص ۳۹۰، ج ۳۷۳ ص ۳۹۰، ج ۳۷۴ ص ۳۹۰، ج ۳۷۵ ص ۳۹۰، ج ۳۷۶ ص ۳۹۰، ج ۳۷۷ ص ۳۹۰، ج ۳۷۸ ص ۳۹۰، ج ۳۷۹ ص ۳۹۰، ج ۳۸۰ ص ۳۹۰، ج ۳۸۱ ص ۳۹۰، ج ۳۸۲ ص ۳۹۰، ج ۳۸۳ ص ۳۹۰، ج ۳۸۴ ص ۳۹۰، ج ۳۸۵ ص ۳۹۰، ج ۳۸۶ ص ۳۹۰، ج ۳۸۷ ص ۳۹۰، ج ۳۸۸ ص ۳۹۰، ج ۳۸۹ ص ۳۹۰، ج ۳۹۰ ص ۳۹۰، ج ۳۹۱ ص ۳۹۰، ج ۳۹۲ ص ۳۹۰، ج ۳۹۳ ص ۳۹۰، ج ۳۹۴ ص ۳۹۰، ج ۳۹۵ ص ۳۹۰، ج ۳۹۶ ص ۳۹۰، ج ۳۹۷ ص ۳۹۰، ج ۳۹۸ ص ۳۹۰، ج ۳۹۹ ص ۳۹۰، ج ۴۰۰ ص ۳۹۰، ج ۴۰۱ ص ۳۹۰، ج ۴۰۲ ص ۳۹۰، ج ۴۰۳ ص ۳۹۰، ج ۴۰۴ ص ۳۹۰، ج ۴۰۵ ص ۳۹۰، ج ۴۰۶ ص ۳۹۰، ج ۴۰۷ ص ۳۹۰، ج ۴۰۸ ص ۳۹۰، ج ۴۰۹ ص ۳۹۰، ج ۴۱۰ ص ۳۹۰، ج ۴۱۱ ص ۳۹۰، ج ۴۱۲ ص ۳۹۰، ج ۴۱۳ ص ۳۹۰، ج ۴۱۴ ص ۳۹۰، ج ۴۱۵ ص ۳۹۰، ج ۴۱۶ ص ۳۹۰، ج ۴۱۷ ص ۳۹۰، ج ۴۱۸ ص ۳۹۰، ج ۴۱۹ ص ۳۹۰، ج ۴۲۰ ص ۳۹۰، ج ۴۲۱ ص ۳۹۰، ج ۴۲۲ ص ۳۹۰، ج ۴۲۳ ص ۳۹۰، ج ۴۲۴ ص ۳۹۰، ج ۴۲۵ ص ۳۹۰، ج ۴۲۶ ص ۳۹۰، ج ۴۲۷ ص ۳۹۰، ج ۴۲۸ ص ۳۹۰، ج ۴۲۹ ص ۳۹۰، ج ۴۳۰ ص ۳۹۰، ج ۴۳۱ ص ۳۹۰، ج ۴۳۲ ص ۳۹۰، ج ۴۳۳ ص ۳۹۰، ج ۴۳۴ ص ۳۹۰، ج ۴۳۵ ص ۳۹۰، ج ۴۳۶ ص ۳۹۰، ج ۴۳۷ ص ۳۹۰، ج ۴۳۸ ص ۳۹۰، ج ۴۳۹ ص ۳۹۰، ج ۴۴۰ ص ۳۹۰، ج ۴۴۱ ص ۳۹۰، ج ۴۴۲ ص ۳۹۰، ج ۴۴۳ ص ۳۹۰، ج ۴۴۴ ص ۳۹۰، ج ۴۴۵ ص ۳۹۰، ج ۴۴۶ ص ۳۹۰، ج ۴۴۷ ص ۳۹۰، ج ۴۴۸ ص ۳۹۰، ج ۴۴۹ ص ۳۹۰، ج ۴۵۰ ص ۳۹۰، ج ۴۵۱ ص ۳۹۰، ج ۴۵۲ ص ۳۹۰، ج ۴۵۳ ص ۳۹۰، ج ۴۵۴ ص ۳۹۰، ج ۴۵۵ ص ۳۹۰، ج ۴۵۶ ص ۳۹۰، ج ۴۵۷ ص ۳۹۰، ج ۴۵۸ ص ۳۹۰، ج ۴۵۹ ص ۳۹۰، ج ۴۶۰ ص ۳۹۰، ج ۴۶۱ ص ۳۹۰، ج ۴۶۲ ص ۳۹۰، ج ۴۶۳ ص ۳۹۰، ج ۴۶۴ ص ۳۹۰، ج ۴۶۵ ص ۳۹۰، ج ۴۶۶ ص ۳۹۰، ج ۴۶۷ ص ۳۹۰، ج ۴۶۸ ص ۳۹۰، ج ۴۶۹ ص ۳۹۰، ج ۴۷۰ ص ۳۹۰، ج ۴۷۱ ص ۳۹۰، ج ۴۷۲ ص ۳۹۰، ج ۴۷۳ ص ۳۹۰، ج ۴۷۴ ص ۳۹۰، ج ۴۷۵ ص ۳۹۰، ج ۴۷۶ ص ۳۹۰، ج ۴۷۷ ص ۳۹۰، ج ۴۷۸ ص ۳۹۰، ج ۴۷۹ ص ۳۹۰، ج ۴۸۰ ص ۳۹۰، ج ۴۸۱ ص ۳۹۰، ج ۴۸۲ ص ۳۹۰، ج ۴۸۳ ص ۳۹۰، ج ۴۸۴ ص ۳۹۰، ج ۴۸۵ ص ۳۹۰، ج ۴۸۶ ص ۳۹۰، ج ۴۸۷ ص ۳۹۰، ج ۴۸۸ ص ۳۹۰، ج ۴۸۹ ص ۳۹۰، ج ۴۹۰ ص ۳۹۰، ج ۴۹۱ ص ۳۹۰، ج ۴۹۲ ص ۳۹۰، ج ۴۹۳ ص ۳۹۰، ج ۴۹۴ ص ۳۹۰، ج ۴۹۵ ص ۳۹۰، ج ۴۹۶ ص ۳۹۰، ج ۴۹۷ ص ۳۹۰، ج ۴۹۸ ص ۳۹۰، ج ۴۹۹ ص ۳۹۰، ج ۵۰۰ ص ۳۹۰، ج ۵۰۱ ص ۳۹۰، ج ۵۰۲ ص ۳۹۰، ج ۵۰۳ ص ۳۹۰، ج ۵۰۴ ص ۳۹۰، ج ۵۰۵ ص ۳۹۰، ج ۵۰۶ ص ۳۹۰، ج ۵۰۷ ص ۳۹۰، ج ۵۰۸ ص ۳۹۰، ج ۵۰۹ ص ۳۹۰، ج ۵۱۰ ص ۳۹۰، ج ۵۱۱ ص ۳۹۰، ج ۵۱۲ ص ۳۹۰، ج ۵۱۳ ص ۳۹۰، ج ۵۱۴ ص ۳۹۰، ج ۵۱۵ ص ۳۹۰، ج ۵۱۶ ص ۳۹۰، ج ۵۱۷ ص ۳۹۰، ج ۵۱۸ ص ۳۹۰، ج ۵۱۹ ص ۳۹۰، ج ۵۲۰ ص ۳۹۰، ج ۵۲۱ ص ۳۹۰، ج ۵۲۲ ص ۳۹۰، ج ۵۲۳ ص ۳۹۰، ج ۵۲۴ ص ۳۹۰، ج ۵۲۵ ص ۳۹۰، ج ۵۲۶ ص ۳۹۰، ج ۵۲۷ ص ۳۹۰، ج ۵۲۸ ص ۳۹۰، ج ۵۲۹ ص ۳۹۰، ج ۵۳۰ ص ۳۹۰، ج ۵۳۱ ص ۳۹۰، ج ۵۳۲ ص ۳۹۰، ج ۵۳۳ ص ۳۹۰، ج ۵۳۴ ص ۳۹۰، ج ۵۳۵ ص ۳۹۰، ج ۵۳۶ ص ۳۹۰، ج ۵۳۷ ص ۳۹۰، ج ۵۳۸ ص ۳۹۰، ج ۵۳۹ ص ۳۹۰، ج ۵۴۰ ص ۳۹۰، ج ۵۴۱ ص ۳۹۰، ج ۵۴۲ ص ۳۹۰، ج ۵۴۳ ص ۳۹۰، ج ۵۴۴ ص ۳۹۰، ج ۵۴۵ ص ۳۹۰، ج ۵۴۶ ص ۳۹۰، ج ۵۴۷ ص ۳۹۰، ج ۵۴۸ ص ۳۹۰، ج ۵۴۹ ص ۳۹۰، ج ۵۵۰ ص ۳۹۰، ج ۵۵۱ ص ۳۹۰، ج ۵۵۲ ص ۳۹۰، ج ۵۵۳ ص ۳۹۰، ج ۵۵۴ ص ۳۹۰، ج ۵۵۵ ص ۳۹۰، ج ۵۵۶ ص ۳۹۰، ج ۵۵۷ ص ۳۹۰، ج ۵۵۸ ص ۳۹۰، ج ۵۵۹ ص ۳۹۰، ج ۵۶۰ ص ۳۹۰، ج ۵۶۱ ص ۳۹۰، ج ۵۶۲ ص ۳۹۰، ج ۵۶۳ ص ۳۹۰، ج ۵۶۴ ص ۳۹۰، ج ۵۶۵ ص ۳۹۰، ج ۵۶۶ ص ۳۹۰، ج ۵۶۷ ص ۳۹۰، ج ۵۶۸ ص ۳۹۰، ج ۵۶۹ ص ۳۹۰، ج ۵۷۰ ص ۳۹۰، ج ۵۷۱ ص ۳۹۰، ج ۵۷۲ ص ۳۹۰، ج ۵۷۳ ص ۳۹۰، ج ۵۷۴ ص ۳۹۰، ج ۵۷۵ ص ۳۹۰، ج ۵۷۶ ص ۳۹۰، ج ۵۷۷ ص ۳۹۰، ج ۵۷۸ ص ۳۹۰، ج ۵۷۹ ص ۳۹۰، ج ۵۸۰ ص ۳۹۰، ج ۵۸۱ ص ۳۹۰، ج ۵۸۲ ص ۳۹۰، ج ۵۸۳ ص ۳۹۰، ج ۵۸۴ ص ۳۹۰، ج ۵۸۵ ص ۳۹۰، ج ۵۸۶ ص ۳۹۰، ج ۵۸۷ ص ۳۹۰، ج ۵۸۸ ص ۳۹۰، ج ۵۸۹ ص ۳۹۰، ج ۵۹۰ ص ۳۹۰، ج ۵۹۱ ص ۳۹۰، ج ۵۹۲ ص ۳۹۰، ج ۵۹۳ ص ۳۹۰، ج ۵۹۴ ص ۳۹۰، ج ۵۹۵ ص ۳۹۰، ج ۵۹۶ ص ۳۹۰، ج ۵۹۷ ص ۳۹۰، ج ۵۹۸ ص ۳۹۰، ج ۵۹۹ ص ۳۹۰، ج ۶۰۰ ص ۳۹۰، ج ۶۰۱ ص ۳۹۰، ج ۶۰۲ ص ۳۹۰، ج ۶۰۳ ص ۳۹۰، ج ۶۰۴ ص ۳۹۰، ج ۶۰۵ ص ۳۹۰، ج ۶۰۶ ص ۳۹۰، ج ۶۰۷ ص ۳۹۰، ج ۶۰۸ ص ۳۹۰، ج ۶۰۹ ص ۳۹۰، ج ۶۱۰ ص ۳۹۰، ج ۶۱۱ ص ۳۹۰، ج ۶۱۲ ص ۳۹۰، ج ۶۱۳ ص ۳۹۰، ج ۶۱۴ ص ۳۹۰، ج ۶۱۵ ص ۳۹۰، ج ۶۱۶ ص ۳۹۰، ج ۶۱۷ ص ۳۹۰، ج ۶۱۸ ص ۳۹۰، ج ۶۱۹ ص ۳۹۰، ج ۶۲۰ ص ۳۹۰، ج ۶۲۱ ص ۳۹۰، ج ۶۲۲ ص ۳۹۰، ج ۶۲۳ ص ۳۹۰، ج ۶۲۴ ص ۳۹۰، ج ۶۲۵ ص ۳۹۰، ج ۶۲۶ ص ۳۹۰، ج ۶۲۷ ص ۳۹۰، ج ۶۲۸ ص ۳۹۰، ج ۶۲۹ ص ۳۹۰، ج ۶۳۰ ص ۳۹۰، ج ۶۳۱ ص ۳۹۰، ج ۶۳۲ ص ۳۹۰، ج ۶۳۳ ص ۳۹۰، ج ۶۳۴ ص ۳۹۰، ج ۶۳۵ ص ۳۹۰، ج ۶۳۶ ص ۳۹۰، ج ۶۳۷ ص ۳۹۰، ج ۶۳۸ ص ۳۹۰، ج ۶۳۹ ص ۳۹۰، ج ۶۴۰ ص ۳۹۰، ج ۶۴۱ ص ۳۹۰، ج ۶۴۲ ص ۳۹۰، ج ۶۴۳ ص ۳۹۰، ج ۶۴۴ ص ۳۹۰، ج ۶۴۵ ص ۳۹۰، ج ۶۴۶ ص ۳۹۰، ج ۶۴۷ ص ۳۹۰، ج ۶۴۸ ص ۳۹۰، ج ۶۴۹ ص ۳۹۰، ج ۶۵۰ ص ۳۹۰، ج ۶۵۱ ص ۳۹۰، ج ۶۵۲ ص ۳۹۰، ج ۶۵۳ ص ۳۹۰، ج ۶۵۴ ص ۳۹۰، ج ۶۵۵ ص ۳۹۰، ج ۶۵۶ ص ۳۹۰، ج ۶۵۷ ص ۳۹۰، ج ۶۵۸ ص ۳۹۰، ج ۶۵۹ ص ۳۹۰، ج ۶۶۰ ص ۳۹۰، ج ۶۶۱ ص ۳۹۰، ج ۶۶۲ ص ۳۹۰، ج ۶۶۳ ص ۳۹۰، ج ۶۶۴ ص ۳۹۰، ج ۶۶۵ ص ۳۹۰، ج ۶۶۶ ص ۳۹۰، ج ۶۶۷ ص ۳۹۰، ج ۶۶۸ ص ۳

- کے دل پر مختلف علوم کا اتقاہ فرمایا، حضرات صوفیاء کے طریقہ کار کے مطابق آپؑ نے اسلامی ارشادات بھی فرمائے۔ (۱) قاضی ابوالحسن لکھتے ہیں کہ آپؑ فرمایا کرتے تھے: قصوں اور کہانیوں سے ہمیں تصوف نہیں ملتا، بلکہ نفس کو بھوکا رکھنے دینا سے تعلق توڑ لینے اور محبوب و پسندیدہ چیزوں کو چھوڑ دینے سے حاصل ہوا ہے۔ (۲)
- (۹) ابو محفوظ معروف بن فیروزان مشہور پرکھٹی، آپؑ زہد اور دنیا سے کنارہ کشی میں مشہور و معروف ہیں، صلحاء آپؑ کو ہر وقت گھیرے رہتے اور اہل معرفت حصول برکت کے لیے آپؑ سے ملنے آتے تھے، آپؑ مستجاب الدعوات بزرگ تھے، بہت سی کرامتیں آپؑ سے منقول ہے۔ (۳)
- (۱۰) ابواسحاق ایمانیم بن ہانی نیشاپوریؒ آپؑ بڑے پرہیزگار اور فقر وفاقہ پر بہت صبر کرنے والے تھے۔ امام احمدؒ کا ارشاد ہے کہ اگر پورے ملک میں کوئی ابدال ہے، تو وہ ابواسحاق نیشاپوری ہیں۔ (۴)
- (۱۱) قاری محمد بن عبداللہ بن عمر بن ابوالقاسم صوفیؒ: شیخ سہروردیؒ سے آپؑ کو خرقہ خلافت عطا ہوئی اور بے شمار افراد سے آپؑ نے حدیث نقل کی۔ (۵)
- (۱۲) فقید ادیب صوفی عبدالعزیز بن ابوالقاسم بابصریؒ: حافظ ابن رجبؒ لکھتے ہیں کہ علامہ مذہبیؒ آپؑ کے متعلق رقمطراز ہیں دمشق میں آپؑ نے سکونت اختیار کی اور خانقاہی زندگی گزاری۔ (۶)
- (۱۳) ابوالقاسم بن یوسف الحواریؒ: آپؑ مشہور صوفی اور تارک الدنیا بزرگ ہیں، مقام حواری میں گوشہ نشین رہے، آپؑ کے مریدین و متبعین کی بڑی تعداد کی وہ باتوں اور قریوں میں پھیلی ہوئی ہے۔ (۷)
- (۱۴) یحییٰ بن یوسف انصاری مصریؒ: حیران پیر عبدالقادر جیلانیؒ کے شاگرد شیخ علی بن اوریس یعقوبیؒ سے آپؑ نے حدیث کی تعلیم حاصل کی، ان کی خدمت میں رہے، سلوک کی تکمیل بھی انھیں سے کی اور شیخ موصوف ہی سے آپؑ کو خلافت ملی۔ (۸)
- (۱۵) قتیب محمد بن خضر بن محمد بن حمید حرائیؒ: آپؑ کے والد ماجد اپنے زمانے کے ابدال میں شمار کئے جاتے تھے، شیخ محمد بن خضر (فخر الدین) ایک نیک اور صالح آدمی تھے، آپؑ کی کئی کرامات مشہور ہیں۔ (۹)
- (۱۶) محمود بن عثمان بن مکارم البغدادیؒ: حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کی صحبت بابرکت سے آپؑ شرف ہوئے اور شیخ ہی کے راستہ کو اختیار کیا، آپؑ نے کئی ریاضتیں اور مجاہدے برداشت کئے، آپؑ اپنی خانقاہ میں وعظ کیا کرتے تھے۔ (۱۰)

- (۱۷) محمد بن معالی بن شمیمہ البغدادی: آپ اپنے زمانہ کے فقیہ اور زاہد شخص تھے، دیانت و تقویٰ اور لوگوں کے میل جول سے اجتناب کے ساتھ اللہ تعالیٰ کی معرفت آپ کی ذات پر ختم ہو گئی، آپ ان ابدال میں سے ایک تھے، جن کی برکت سے اللہ تعالیٰ زمین اور اہل زمین کی حفاظت فرماتے ہیں، مہجد کے ایک گوشے میں آپ پڑے رہتے تھے۔ (۱)
- (۱۸) ابو الفتح یوسف بن عمر مسرور قواس: آپ ابدال میں سے تھے۔ (۲)
- (۱۹) ابو الحسن محمد بن احمد مشہور بہ ابن سمعون: آپ اشارات و قصورات کے علم کے اندر اپنے زمانے کے یکتائے روزگار اور بہ نظیر عالم تھے۔ (۳)
- (۲۰) ابو عمران: آپ صوفی منش بزرگ تھے، امام احمدؒ سے آپ نے کچھ روایتیں نقل کیں۔ (۴)
- (۲۱) ابو یعقوب یوسف بن حسین رازنی: آپ مشائخ صوفیہ میں ہیں۔ (آپؒ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک مرتبہ) امام احمد بن حنبلؒ سے درخواست کی کہ مجھے حدیث شریف سنائیے تو انھوں نے فرمایا: اے صوفی! تم حدیث سن کر کیا کرو گے؟ (۵)
- (۲۲) ابو عمرو عثمان بن عیسیٰ بالقلائی: آپ تبارک الدنیا گوشہ نشین بزرگوں میں سے تھے، مخلوق سے دور گوشہ تنہائی میں مگن رہتے، غروب آفتاب کے وقت جب روزہ کے افطار کی مشغولیت کی وجہ سے تھوڑی دیر کے لئے ذکر چھوٹ جاتا تو آپ فرمایا کرتے کہ لگتا ہے میری جان نکل جائے گی۔ (۶)
- (۲۳) زاہد ابو محمد عبداللہ بردائی: حافظ ابن رجبؒ فرماتے ہیں کہ آپ جامع منصور کے ایک کمرے میں پچاس سال بالکل یکسوئی اور تنہائی کے ساتھ مصروف عبادت رہے۔ (۷)
- (۲۴) قاری احمد بن علی: آپ صوفی اور مودب تھے، آپ کی کنیت ابو الخطاب بغدادی ہے۔ (۸)
- (۲۵) عبداللہ بن محمد الانصاری: آپ حافظ حدیث، صوفی اور واعظ تھے لوگ آپ کو شیخ الاسلام کے نام سے پکارتے، بڑے عابد، زاہد اور صاحب حال و مقام اور اہل کرامات و اہل عہدہ بزرگ تھے۔ (۹)
- (۲۶) علی بن عقیل بن محمد بغدادی: آپ فرمایا کرتے تھے کہ تصوف میں میرے شیخ ابو منصورؒ ہیں، آپ اپنے شیخ کے زہد کی تعریف کرتے اور کہتے تھے کہ وہ اخلاق و عادات میں اکابر صوفیہ کے نمونہ تھے۔ (۱۰)
- (۲۷) حسن بن مسلم بن حسن: آپ کو قطب ربانی عبدالقادر جیلانی کا شرف صحبت حاصل ہے، صاحب کرامات، زاہد و عابد اور ابدال صوفیاء میں آپ کا شمار ہوتا ہے۔ (۱۱)

۱۔ ذیل حقاقت ابجد ۲/۷۷۔ ۲۔ حقاقت ابجد ۲/۱۳۲۔ ۳۔ ذیل حقاقت ابجد ۲/۱۵۵۔ ۴۔ حقاقت ابجد ۲/۳۸۵۔ ۵۔ ابجد ۱/۳۸۸۔  
 ۶۔ ذیل حقاقت ابجد ۲/۲۹۹۔ ۷۔ ابجد ۱/۸۔ ۸۔ ابجد ۱/۳۵۰۔ ۹۔ ابجد ۱/۵۰۰۔ ۱۰۔ ابجد ۱/۴۴۴۔ ۱۱۔ ابجد ۱/۳۹۵۔

- (۲۸) حرب بن اسماعیل کرمائی: قاضی ابوالحسنؒ فرماتے ہیں کہ: حرب بن اسماعیل کہا کرتے تھے کہ میں ایک زمانے سے صوفی ہوں؛ لیکن کبھی سداغ کی مجلس میں حاضر نہیں ہوا۔ (۱)
- (۲۹) محمد بن ابراہیمؒ ابوالحسنؒ تحریر کرتے ہیں کہ آپ ابوہزہ صوفی کے نام سے مشہور ہیں۔ ابوہزہؒ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ امام احمدؒ نے مجھ سے اپنی مجلس میں چند مسائل دریافت کئے اور فرمایا اے صوفی! تم ان مسائل میں کیا کہتے ہو۔ (۲)
- (۳۰) عبدالعزیز بن ابوالقاسم بصریؒ آپ فقیر اور صوفی تھے اپنی آخری عمر میں خانقاہ حمیدیا طیبہ میں گوشہ نشین ہو گئے تھے۔ (۳)
- (۳۱) علی بن مسعود بن نفیسؒ: آپ صوفی تھے علامہ ابن تیمیہؒ اور علماء کی ایک جماعت آپ کی ہم نوا تھی۔ (۴)
- (۳۲) محمد بن عبداللہ بغدادیؒ: آپ محدث اور صوفی تھے امام سہروردیؒ سے علم تصوف حاصل کیا۔ (۵)
- (۳۳) ابوالفرج عبدالواحد بن محمد شیرازیؒ آپ کی کئی کراہیں مشہور و معروف ہیں بیان کیا جاتا ہے کہ آپ نے حضرت خضرؑ سے دوسرے ملاقات کی۔ (۶)
- (۳۴) ابو عبداللہ محمد بن مسلم صالحیؒ: آپ متبحر عالم، متقی اور زاہد آدمی تھے اپنے زمانے کے صلحاء اور منصف و عادل قاضیوں میں آپ شمار کئے جاتے تھے آپ ہی نے علامہ ابن تیمیہؒ کو طلاق اور اس جیسے مخالف مذہب مسائل میں فتویٰ دینے سے منع فرمایا تھا۔ (۷)
- (۳۵) برادر علامہ متقی الدین ابو محمد عبداللہ بن عبدالحلیمؒ: آپ بڑے زاہد، عبادت گذار، متقی اور مقتدا تھے۔ رات میں کبھی گھر سے نکل جاتے اور کبھی گھر ہی میں رات بسر فرماتے، آپ کبھی بھی ایسی مخصوص و متعین جگہ تشریف نہیں رکھتے تھے، جہاں لوگ آپ سے ملاقات کے لئے آجائیں، بلکہ شہر سے باہر غیر آباد مسجدوں میں قیام کرتے، جہاں دن رات عبادت اور یاد الہی میں ہمہ تن مصروف رہتے۔ آپ عبادت، گریہ و زاری اور مراقبہ میں ہمہ وقت مشغول رہتے، اللہ تعالیٰ سے بہت ڈرتے تھے، صاحب کشف و کرامات ولی تھے۔ (۸)
- (۳۶) ابراہیم بن ابوبکر بن عبداللہ شلوبی قاہریؒ: ابن حمیدؒ کہتے ہیں کہ آپ کا تعلق اشرفی صوفیاء سے تھا۔ (۹)
- (۳۷) ابراہیم بن عبدالوہاب بغدادیؒ: آپ نماز باجماعت اور اعمال تصوف کے بڑے پابند تھے۔ (۱۰)
- (۳۸) احمد بن ابراہیم کنفی قاہریؒ: شیخ زینؒ سے آپ کو تلقین ذکر کے ساتھ فرقہ خلافت ملا؛ نیز اپنے ماموں سے بھی آپ

۱۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔ ۲۔ ابن ابی شیبہ ۲/۲۶۸۔ ۳۔ ابن ابی شیبہ ۲/۲۶۸۔ ۴۔ ابن ابی شیبہ ۲/۲۶۸۔ ۵۔ ابن ابی شیبہ ۲/۲۶۸۔ ۶۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔ ۷۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔ ۸۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔ ۹۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔ ۱۰۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔

۱۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔ ۲۔ ابن ابی شیبہ ۲/۲۶۸۔ ۳۔ ابن ابی شیبہ ۲/۲۶۸۔ ۴۔ ابن ابی شیبہ ۲/۲۶۸۔ ۵۔ ابن ابی شیبہ ۲/۲۶۸۔ ۶۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔ ۷۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔ ۸۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔ ۹۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔ ۱۰۔ ذیل طبقات کتاب ۱/۱۳۵۔



TooBaa-Research-Library

سے نوازندہ (۱)

- (۵۱) عبدالقادر جعفری: آپؑ (اپنے زمانے کے) امام، علامہ اور صوفی تھے۔ (۲)
- (۵۲) عبدالقادر بن محمد بن رجس: آپؑ نے تصوف کی تعلیم حاصل کی اور صوفیاء کی ایک جماعت سے آپؑ کو خلافت ملی۔ (۳)
- (۵۳) عبداللہ بن علی جمال الدین عسقلانی مشہور بہ جندی، قطب قسطلانی اور شیخ حرّۃؒ سے آپؑ نے تصوف کی تعلیم پائی اور اپنے شیخ حرّۃؒ سے بھی حرّۃؒ خلافت ملا۔ (۴)
- (۵۴) علی بن عمر بن علی صالحی: ایک جماعت صوفیاء سے آپؑ نے قادری سلسلہ کی تعلیم حاصل فرمائی۔ (۵)
- (۵۵) علی بن محمد بن بہاء بغدادی: خانقاہ نشین شیخ عبدالرحمان بن داؤد کی صحبت کو آپؑ نے لازم پکڑ لیا، انھیں سے سلسلہ قادریہ میں سلوک کے منزل طے کئے اور ذکر کئی واثبات تلقین ہوئے۔ (۶)
- (۵۶) علی بن محمد نور الدین جلی اکمل: اپنے آباء و اجداد سے سلسلہ قادریہ میں بیعت کی اور دوسرے حضرات سے بھی آپؑ کو شرف بیعت حاصل ہوا۔ (۷)
- (۵۷) علی بن محمد نور الدین مناوی مشہور بہ ہامو آپؑ کی بڑی قدر و منزلت تھی، آپؑ کے واسطے سے درخواستیں اور اجراء و ناکف ہوتا تھا اور تصوف بالاشریفائی کی طرف منسوب ہے۔
- (۵۸) عیسیٰ بن محمود بن کنان دمشقی: آپؑ عارف باللہ شیخ محمد عباسیؒ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور ان سے تصوف کی تعلیم حاصل کی، آپؑ عزت و احترام کے ساتھ (ایک عرصہ تک) شیخ ہی کی خدمت میں رہے، یہاں تک کہ اصلاح و ارشاد کے میدان میں آپؑ کو اچھا ملکہ حاصل ہو گیا، تو شیخ نے اپنے بعد آپؑ کی کو اشاعت خلیفہ تاجر فرمایا اور شیخؒ کے انتقال کے بعد آپؑ ہی خلیفہ بنے، آپؑ کے ہاتھ پر بہت سی کراشیں ظاہر ہوئیں۔ (۸)
- (۵۹) عیسیٰ قدوقی: شیخ بکریؒ سے آپؑ نے طریقہ خلوتیہ کی تعلیم حاصل کی اور عمارات و اذکار کے لئے خود کو فروغ کر لیا۔ (۹)
- (۶۰) محمد بن احمد تقی الدین البسطی: آپؑ پر سلسلہ قادریہ کا غلبہ تھا۔ (۱۰)
- (۶۱) محمد بن احمد بن الخطیب: آپؑ کا بڑا اونچا مقام تھا، بر توقیہ میں آپؑ نے خانقاہ بھی بنائی تھی۔ (۱۱)
- (۶۲) محمد بن احمد شمس الدین الغزوقی: آپؑ صوفی صوفیاء میں سے تھے، اسی وجہ سے شیخ محمد بن سلطان قادریؒ سے آپؑ چمٹے رہے۔ (۱۲)

(۶۳) محمد بن ابو بکر بکری مہدی: صوفیاء حنابلہ میں سے تھے، بر توقیہ جب فتح ہوا، تو وہیں قیام پذیر ہو گئے، بعض اولیاء نے

۱۔ انصوب اولیاء ۲/۴۷۲ ج ۱ (۱۲/۵۷۶) ۲۔ انصوب اولیاء ۲/۴۷۲ ج ۱ (۱۲/۵۷۶) ۳۔ انصوب اولیاء ۲/۴۷۲ ج ۱ (۱۲/۵۷۶)

۴۔ انصوب اولیاء ۲/۴۷۲ ج ۱ (۱۲/۵۷۶) ۵۔ انصوب اولیاء ۲/۴۷۲ ج ۱ (۱۲/۵۷۶) ۶۔ انصوب اولیاء ۲/۴۷۲ ج ۱ (۱۲/۵۷۶)

پہلے ہی سے اس کی خوشخبری دے رکھی تھی۔ (۱)

(۶۴) محمد بن عبداللہ بن فیروز نجدی ثم الاحسانی: میدان تصوف میں آپ کا اپنا مسلک و مشرب ہے۔ آپ شاکر و

شافل بزرگ تھے، عصر کے بعد سے مغرب تک ذکر و شغل میں مصروف رہتے۔ (۲)

(۶۵) محمد بن عمر ہمای خلوقی: عمال نامی گاؤں میں عارف باللہ احمد عسائی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور آپ سے

سلوک کی تکمیل فرمائی حتیٰ کہ اپنے مرشد کے انتقال کے بعد ان کے خلیفہ مقرر ہوئے، آپ کی کئی کراہیں مشہور

ہیں۔ (۳)

(۶۶) محمد بن عیسیٰ بن کنان دمشقی: اپنے والد محترم اور کئی صوفیہ کرام سے آپ نے طریقت کی تعلیم پائی۔ (۴)

(۶۷) محمد بن مرزائی: آپ ملک شام کے ممتاز اور مثالی صوفیاء میں تھے، احمد بن سلیمان سے آپ نے سلسلہ قادریہ کی

تعلیم حاصل کی، اکابرین صوفیاء کے غلیات و تحویذوں میں آپ کو بہارت اور اچھی شہرت حاصل تھی۔ (۵)

(۶۸) محمد بن محمد ہمری تہانی: آپ اپنے والد بزرگوار کی مانند بڑے صوفی اور نہایت نیک بخت و صالح انسان تھے۔ (۶)

(۶۹) ذیال عراقی ابن مطہر فرماتے ہیں کہ آپ بڑے زاہد اور صاحب معرفت بزرگ تھے۔ حافظ نے ایک رسالہ آپ کی

کراہوں سے متعلق تصنیف فرمایا ہے، نیز کشف کی قبیل کے اور بے شمار واقعات آپ کے ہاتھ پر ظاہر ہوئے۔ (۷)

(۷۰) جعفر بن محمد صندی: بیان کیا جاتا ہے کہ آپ ابدال میں سے تھے۔ (۸)

**ضبطی مشائخین اور محدثین کرام کے کچھ کراہات، تصرفات اور مکاشفات**

بعض متعصب مزاج اور غلو پسند مصنفین نے اعتراض کیا ہے کہ حضرت شیخ اللہ ریٹ نے فضائل اعمال میں بزرگوں

کے کراہات نقل کر دیے ہیں؛ بلکہ ان حضرات نے فضائل اعمال کے رد میں کئی رسالے لکھ ڈالے۔ حضرت شیخ اللہ ریٹ پر

اعتراض کرتے ہوئے ان لوگوں نے جو عنوانات قائم کئے ہیں: پہلے میں ان کو ذکر کروں گا، پھر اس کے ذیل میں اکابر حضرات

حنابلہ اور محدثین کرام کے اقوال و ارشادات نقل کروں گا، جو اسی عنوان سے متعلق ہوں گے، اس سے میں یہ واضح کرنا چاہتا

ہوں کہ جن وجوہات سے لوگوں نے ہمارے مشائخ اور بزرگوں کو گمراہ اور بدعتی قرار دیا ہے، وہ باتیں سادات حنابلہ و محدثین،

ائمہ مقام اور خود ان گمراہ اور بدعتی کہنے والے غالی، مقصد، لالہ و لب، سلفی حضرات کے مقتداؤں کی کتابوں میں اس سے زیادہ

تعداد میں موجود ہیں۔

ان ائمہ کرام کے متعلق تہہ ناری کیا رائے ہے؟ کیا ہمت و جرأت کا مظاہرہ کرتے ہوئے ان علماء اہل سنت پر بھی گمراہی

و بدعت کی الزام تراشیاں کرو گے، یا آپ کی اس تفسیق اور تھلیل کی مہم کا نشانہ مخصوص طبقہ سے تعقیق رکھنے والے چند خاص افراد ہیں؟ اللہ کے فضل سے ہم اور ہمارے اکابر، اہل سنت والجماعت کے عقائد کو پوری قوت سے تھامے ہوئے ہیں اور تمام اولیاء اللہ کے لئے کشف و کرامات اور تصرفات کے قائل ہیں، اسی کے ساتھ اولیاء اللہ کے لئے ہر قسم کی کرامات کا انکار کرنے والے معتزلہ کے باطل عقیدہ سے اللہ کی جناب میں پناہ مانگتے ہیں، اس سے براہوت و بیزارگی کا اعلان کرتے ہیں اور بزرگ و برتر باری تعالیٰ کے حضور میں دعاء گو ہیں کہ وہ اپنے فضل سے ہم سب کو اہل سنت والجماعت کے عقائد پر زندہ رکھے اور اسی پر موت دے۔ آمین

مسلمانوں میں رائج فقہی مذاہب پر اعتراض کرنے والا بدعتی اور اہل سنت سے خارج امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد گرامی ہے کہ:

”یہ (تمام فقہی مذاہب) ان اہل علم، اصحاب نقل اور اہل سنت کے مذاہب ہیں جو صحابہؓ کے زمانے سے آج تک سنت کی بنیادوں کو مضبوطی سے پکڑنے والے، حدیث و سنت میں معروف اور اس راستہ میں مسلمانوں کے مقتدا اور رہنما ہیں۔ میں نے جز، شام اور دوسرے شہروں کے جتنے علماء کا زمانہ پایا، ان تمام کو ان مذاہب کا پیروکار دیکھا، پس جس نے ان میں سے کسی بھی مذاہب کی مخالفت کی، یا اس پر اعتراض کیا، یا اس کے قائل پر عیب لگایا وہ بدعتی اور اہل سنت والجماعت سے خارج ہے، وہ سنت کے طریقہ سے ہٹ گیا اور حق کی راہ سے ہٹ گیا۔ اور جو شخص نہ تقلید کو جائز کہتا ہے اور نہ اپنے دین کے معاملہ میں کسی کی تقلید کرتا ہے، تو اللہ و رسول ﷺ کی نظر میں یہ ایک فاسق شخص کا قول ہے، جو سنن و آثار کو تلف اور علم حدیث کو بے کار کر دینا چاہتا ہے۔“ (۱)

شیخ الاسلام محمد بن عبد الوہابؒ تحریر فرماتے ہیں:

”اللہ کا شکر ہے کہ میں سنت کی اتباع کرنے والا ہوں، بدعت ایجاد کرنے والا نہیں، میرا عقیدہ و مذہب جس پر میں اللہ تعالیٰ کا بیحد مشکور و ممنون ہوں، اہل سنت والجماعت کا مذہب ہے، جس پر ائمہ اربعہ اور ان جیسے علماء ائمہ و ائمہ مسلمین اور قیامت تک آنے والے ان کے تبعین اور مقلدین قائم و دائم ہیں۔ (۲) آگے لکھتے ہیں: اللہ کا شکر ہے کہ ہم

مذہب سنت ہیں، موجد بدعت نہیں، امام احمد بن حنبلؒ کے مسلک پر کاربند ہیں۔ (۱) مزید تحریر فرماتے ہیں: ہمارا مذہب امام احمد بن حنبلؒ کا مسلک ہے، جو اہل سنت کے امام ہیں۔ ہم چاروں (فقہی) مذاہب کے مقلدین پر کوئی اعتراض نہیں کرتے؛ جبکہ وہ کتاب و سنت، اجماع اور جمہور کے قول کے مخالف نہ ہوں۔ (۲)

اپنے رب تعالیٰ سے خوشی حاصل کرتے ہیں۔“ (۱)

## مقامات تصوف میں امام احمد بن حنبلؒ کا مقام عظیم

علامہ قشیریؒ حضرت بلال خواصؒ سے اپنی سند سے نقل کرتے ہیں کہ میں ایک مرتبہ بنی اسرائیل کے میدانِ تہ میں چل رہا تھا کہ ایک شخص نے مجھ پر اپنا ہاتھ رکھا، مجھے اس سے تعجب ہوا، پھر میرے دل میں یہ بات ڈالی گئی کہ یہ حضرت خضرؑ ہیں۔

میں نے ان سے کہا: اللہ کے واسطے بتائیے کہ آپ کون ہیں؟

انھوں نے بتایا: تمہارا بھائی خضرؑ (علیہ السلام) ہوں۔

میں نے عرض کیا: میں آپ (علیہ السلام) سے کچھ پوچھنا چاہتا ہوں۔

فرمایا: جو پوچھنا ہو پوچھو۔

میں نے پوچھا: امام شافعیؒ کے بارے میں آپ (علیہ السلام) کا کیا خیال ہے؟

حضرت خضرؑ نے فرمایا: وہ اوداد (اولیاء اللہ کا ایک طبقہ) میں سے ہیں۔

میں نے پھر دریافت کیا: امام احمدؒ کے متعلق آپ (علیہ السلام) کی کیا رائے ہے؟

آپ (علیہ السلام) نے جواب دیا: وہ مصداقیت کے مرتبہ پر فائز ہیں۔ (۲)

ابونعیمؒ کی ”حلیۃ الاولیاء“ میں یہ واقعہ مختلف الفاظ کے ساتھ کئی سندوں سے منقول ہے۔ (۳)

## امام اعظمؒ کی یاد پر امام احمدؒ کا گریہ اور آپ کے لیے رحمت کی دعاء

خطیب بغدادیؒ اپنی سند سے روایت کرتے ہیں کہ اسماعیل بن سالم بغدادی نے فرمایا:

”امام ابوحنیفہؒ کو منصب قضاء قبول نہ کرنے پر کوڑے مارے گئے، مگر پھر بھی آپ نے

قبول نہیں فرمایا۔ امام احمدؒ نے بھی جب کوڑوں کی سزا برداشت کی، تو اس کے بعد جب اس

واقعہ کو یاد کرتے ہوئے پڑتے اور امام صاحبؒ کے لئے دعائے رحمت کرتے۔“ (۴)

## امام احمد بن حنبلؒ کی نظر میں ذکر و شغل کی اہمیت

آپؒ کا ارشاد ہے:

۱۔ انکوائٹ الدین لکھنؤی، ص ۳۳۳۔ ۲۔ الرسلہ الشفیر، ص ۶۹۔ ۳۔ حلیۃ الاولیاء، ص ۹۷/۹۸۔ ۴۔ تاریخ بغداد، ۱۳/۳۷۷۔

”جس شخص کا اذکار و ادا کا معمول تھا، پھر اس نے وہ معمول ختم کر دیا، تو مجھے اس بات کا

اندیشہ ہے کہ کہیں اس سے عبادت کی لذت نہ چھین لی جائے۔“ (۱)

ابراہیم حنفی بیان کرتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ۔

”اگر تم اللہ سے اس بات کے خواہشمند ہو کہ وہ تم کو بیماری پسندیدہ حالت پر برقرار رکھے،

تو تم اللہ کی محبوب چیزوں پر قائم رہو۔“

### حضرت امام احمد بن حنبلؒ کی فضیلت و بزرگی

علامہ ابوالحسنؒ امام احمدؒ کے تذکرہ میں اپنی سند کے ساتھ تحریر کرتے ہیں کہ حضرت یحییٰؒ نے بیان فرمایا کہ میں حضرت علی بن مدینیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: حضور اقدس ﷺ کے بعد کسی نے اسلام کی ایسی خدمت نہیں کی؛ جیسی احمد بن حنبلؒ نے کی ہے؛ کیونکہ امام احمدؒ نے کوئی دوست تھا، نہ کوئی مددگار۔ (۲)

### مامون رشید کی موت — امام احمدؒ کی دعا اور مرضی کے مطابق

علامہ ذہبیؒ صاحبؒ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ میرے والد نے بیان کیا کہ جب ہم مقام ”اذلیہ“ پہنچے، پھر آدمی رات کو وہاں سے کوچ کرنے لگے، تو شہر کا دروازہ ہمارے لیے کھول دیا گیا، اس وقت ایک آدمی اندر داخل ہوا اور کہنے لگا: خوشخبری ہو کہ مامون کا انتقال ہو گیا، میرے والد صاحب کہتے ہیں کہ میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تھا کہ میری نگاہ اس پر نہ پڑے، محمد بن ابراہیم یوشجیؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ کی زبان سے یہ الفاظ سنے کہ: میں نے دودعاؤں کی قبولیت کا مشاہدہ کیا ہے۔ میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تھی کہ میں اور مامون ایک جگہ جمع نہ ہوں، میں نے دوبارہ مامون کو نہیں دیکھا۔ ”بذندون“ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ (۳)

### وفات کے بعد امام احمدؒ سے کرامات کا ظہور

علامہ ذہبیؒ امام، محمدی صاحبزادی فاطمہؒ سے نقل کرتے ہیں کہ:

”ایک مرتبہ میرے بھائی کے گھر میں آگ لگ گئی، ایک دوشیزہ سے ان کا نکاح ہوا تھا،

سرال والوں نے انہیں بہت ساسان دیا تھا، جس کی لاگت تقریباً چار ہزار دینار تھی،

جس کو آگ نے جلا کر خاکستر کر دیا۔ صاع کہنے لگے: سامان کے چنے جانا کا مجھے غم نہیں سوائے ابا جان کے کپڑے کے جس میں وہ نماز پڑھتے تھے، میں اس سے برکت حاصل کرتا اور اس میں نماز پڑھتا تھا۔ فاطمہ فرماتی ہیں کہ: آگ ابھی اور لوگ گھر میں داخل ہوئے، تو انھوں نے تخت پر اس کپڑے کو پایا، آگ اس کے اطراف کی تمام چیزوں کو کھٹا گئی، مگر وہ کپڑا محفوظ رہا۔“ (۱)

علامہ ابن الجوزی فرماتے ہیں:

”مجھے خبر ملی ہے کہ قاضی القضاۃ علی بن حسین زہبی نے یہ واقعہ بیان کیا ہے کہ ایک مرتبہ ان کے گھر میں آگ بھڑک اٹھی اور سارا سامان اس کی نذر ہو گیا، مگر ایک کتاب بچ گئی، جس میں امام احمد کے ہاتھ کی لکھی ہوئی عبارت تھی۔ بغداد میں ۵۵۴ھ میں جب سیلاب آیا تو اس میں میری تمام کتابیں بہہ گئیں، صرف ایک جلد رہ گئی، جس میں امام احمد کے لکھے ہوئے دو ورق تھے۔ علامہ ذہبی فرماتے ہیں کہ یہ واقعہ بھی زبان زد اور محقق ہے کہ ۶۰۷ھ میں جب بغداد میں سیلاب آیا تو امام احمدؒ کا مقبرہ بھی اس کی زد میں آ گیا تھا اور دہلیز میں ایک ہاتھ پائی بلند ہو گیا تھا، پھر پائی ختم گیا؛ لیکن امام احمدؒ کی قبر کے اطراف جو حیر و بھیجی ہوئی تھی، اس کا گرد و غبار بھی جوں کا توں باقی تھا، یہ بھی ایک بڑی کرامت ہے۔“ (۲)

امام احمدؒ کے شاگرد رشید علی بن موفیٰ کی موت کی تمنا اور اللہ تعالیٰ کے ساتھ بات چیت

علامہ ابوالحسن اپنی سند سے نقل کرتے ہیں کہ عباس بن یوسف نے فرمایا:

”مجھ سے علی بن موفیٰ نے بیان کیا کہ ایک شب میں مسجد حرام میں تھا، میں نے دعا کی: اے میرے آقا! آپ مجھے کب تک لوٹاتے رہیں گے اور کتنا تھکائیں گے؟ اپنے پاس بلا کر راحت کا سامان فرمائیے۔ اللہ تعالیٰ نے ارشاد فرمایا: علی بن موفیٰ! اگر تم ایک گھر تعمیر کرو، تو اس میں کیسے شخص کو بلاؤ گے، جس سے تم محبت کرتے ہو، اسے یا جس کو نا پسند کرتے ہو اسے، میں نے عرض کیا: نہیں اے پروردگار! جس سے محبت کرتا ہوں اس کو



بلاؤں گا، تو اللہ عزوجل نے ارشاد فرمایا: اے علی! ہم نے بھی تم کو ہمارے گھر آنے کی دعوت دی ہے۔“ (۱)

## مکہ تعالیٰ کا گرامی نامہ علی بن موقوف کے نام

آپ کا بیان ہے کہ ایک دن میں اذان دینے کی نیت سے نکلا، تو کاندھ کا ٹکڑا مجھے ملا، میں نے اس کو اپنی آستین میں رکھ لیا، پھر اذان و اقامت کہی، نماز ادا کی، نماز کے بعد میں نے اس پرچی کو پڑھا، تو اس میں تحریر تھا:

”شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم کرنے والا ہے، تم فقر و فاقہ کا خوف کرتے ہو، حالانکہ میں تم کو پالنے والا ہوں۔“ (۲)

## حضرت معروف کرختیؒ کی آستین سے ابو جعفر عابد طوسیؒ کا پھل حاصل کرنا

سید بن عثمانؒ کہتے ہیں کہ ہم ایک دن محمد بن منصور طوسی کے پاس بیٹھے ہوئے تھے، محدثین اور زہدوں کی بھی ایک جماعت حاضر خدمت تھی، وہ حضرات کا دن تھا، میں نے سنا کہ محمد بن منصور کہہ رہے ہیں کہ:

”ایک دن میں روزہ تھا، میں نے ارادہ کیا کہ میں صرف حلال چیز ہی کھاؤں گا۔ ایک دن گذر گیا اور میں نے کچھ نہیں چکھا، یہاں تک کہ دوسرے تیسرے اور چوتھے دن بھی مجھے صوم وصال رکھنا پڑا، چوتھے دن افطار کے وقت میں نے کہا: آج میں ایسے آدمی کے پاس افطار کروں گا، جس کو اللہ تعالیٰ پاکیزہ غذا عطا فرماتے ہیں، چنانچہ میں معروف کرختیؒ کی خدمت میں چلا گیا اور ان کو سلام کیا، جب انھوں نے مغرب کی نماز ادا کی اور میرے اور ایک دوسرے شخص کے عداوہ تمام لوگ آپ سے رخصت ہو گئے، تو آپ میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا اے طوسی! میں نے عرض کیا جی حاضر ہوں! فرمایا اپنے بھائی کے ساتھ جاؤ اور رات کا کھانا تبادل کرلو۔ میں نے عرض کیا! میرے ساتھ کھانے کی کوئی چیز نہیں ہے، آپ خاموش ہو گئے، تھوڑی دیر بعد پھر یہی فرمایا: میں نے یہی جواب دیا۔ تیسری مرتبہ پھر کہا: میں نے پھر وہی جواب دیا، تو آپ تھوڑی دیر خاموش بیٹھے، پھر مجھے حکم دیا:

میرے قریب آؤ۔ میں بمشکل آگے بڑھا، شدتِ ضعف سے میرے قدم نہیں اٹھ رہے تھے اور بائیں جانب جا کر بیٹھ گیا، آپؐ نے میرا دایاں ہاتھ پکڑا اور اس کو اپنے بائیں ہاتھ کی آستین میں داخل کیا، اس کے اندر دانتوں سے کاٹا ہوا پھل ملا، جب میں نے اسے کھایا، تو اس میں ہر قسم کے کھانے کا مزہ مجھے محسوس ہوا، اس کو کھانے کے بعد مجھے پانی پینے کی ضرورت محسوس نہیں ہوئی۔“

سعیدؒ کہتے ہیں کہ حاضرین میں سے کسی شخص نے پوچھا اے ابو جعفر! کیا یہ واقعہ آپؐ کے ساتھ پیش آیا؟ تو فرمایا: ”بلکہ مزید تم کو یہ بھی بتا دوں کہ اس کے بعد میں نے جب بھی کوئی مٹھی یا کھاری چیز کھائی، اس میں اس پھل کا مزہ پایا۔“ (۱)

## کنوئیں میں ایک ہاتفِ غیبی کا ایک بزرگ کو نوا دینا

ابو حمزہ محمد بن ابراہیم صوفی بیان کرتے ہیں کہ:

”میں ایک مرتبہ اللہ پر توکل کرتے ہوئے سفر میں نکلا، ایک رات میں جلدی جلدی چلا جا رہا تھا، نیند سے میری آنکھیں بوجھل تھیں کہ اچانک ایک کنوئیں میں گر گیا، کنواں بہت گہرا تھا، اس کی سیڑھیاں بہت اونچ تھیں، جس کی وجہ سے نکل نہ سکا اور اسی میں بیٹھ گیا، اسی دوران کنوئیں کی منڈیر پر دو آدمی آکر ٹھہرے ان میں سے ایک دوسرے سے کہنے لگا: کیا ہم اس کنوئیں کو راہ گیروں اور مسافروں کے راستے میں اسی طرح چھوڑ کر گذر جائیں؟ دوسرے نے کہا: پھر ہم کیا کریں؟ پہلا شخص بولا: ہم اس کو کسی چیز سے ڈھانپ دیں گے، چنانچہ وہ دونوں کنوئیں کو ڈھانپنے لگے، میرے دل میں خیال آیا کہ پکاروں تب ہی آواز آئی: ہم پر توکل کرتا ہے اور ہماری طرف سے آئی ہوئی مصیبت کی شکایت دوسروں سے کرتا ہے، میں چپ ہو گیا اور وہ دونوں کنواں ڈھانپ کر آگے چلے گئے، میرے نفس نے مجھ سے کہا: اس ہاتفِ غیبی کی وجہ سے ظہنی طمع سے تم بچ گئے؛ لیکن میں کنوئیں میں بالکل قید ہو گیا تھا، اسی حالت میں ایک دن اور ایک رات گزر گئی، جب دوسرا دن ہوا تو کسی شے

نے جو مجھے نہیں دکھائی دی آواز دی: مجھے مضبوطی سے پکڑ لے، میں نے اپنے ہاتھ پھیلائے، تو کسی کھر دی چیز پر پڑے، میں نے اس کو پکڑ لیا، وہ مجھے لے کر اوپر آئی اور کنویں کے باہر مجھے رکھ دیا۔ میں نے جو زمین کی طرف نگاہ دوڑائی، تو وہ درندہ تھا، اس کو دیکھ کر میرے دل میں خوف پیدا ہوا، تو کسی ہاتھ غیبی نے کہا: اے ابو حمزہ مصیبت کے ذریعہ ہم نے تجھے مصیبت سے نکالا اور ایک خوفناک چیز کے ذریعہ سے دوسری خوفناک چیز سے نجات دی۔“ (۱)

### ابو الفتح قواسم جنبی کی بددعاء سے چوہیا کی موت

ابو ذر نقل کرتے ہیں کہ ایک روز میں حضرت قواسمؓ کے پاس تھا، آپؓ نے اپنی کتاب میں سے ایک جلد نکالی، اس کے چند اوراق کو چوہیا نے کتر دیا تھا، آپؓ نے اللہ سے اس چوہیا کے حق میں بددعاء کی، تب ہی چھت سے ایک چوہیا گری اور تڑپ تڑپ کر مر گئی۔ (۲)

### ایک حور کا سڑی سقطی کا پیالہ پھوڑ دینا

علامہ ابن الجوزیؒ تحریر کرتے ہیں کہ حشید بغدادیؒ نے فرمایا

”میں ایک دن حضرت سڑی سقطیؒ کے پاس گیا، وہ بیٹھے رو رہے تھے اور آپؒ کے سامنے ایک ٹوٹا ہوا پیالہ تھا، میں آپؒ کے قریب بیٹھ گیا، جب آپؒ کو کچھ اطمینان ہوا، تو میں نے عرض کیا: آپؒ کس وجہ سے رو رہے ہیں؟ فرمایا میں روزہ سے تھا، میری بیٹی ایک پیالہ پانی لائی، جس کو میں نے یہاں لٹکا دیا، بیٹی نے کہا یہ پانی ٹھنڈا ہو جائے گا، آپ اس سے انظار کر لیجئے۔ اس اثناء میں میری آنکھ لگ گئی، تو میں نے دیکھا کہ ایک لڑکی اس دروازہ سے میرے پاس آئی، اس کے جسم پر چاندنی کی قمیص تھی اور پیر میں ایسے خوبصورت جوتے تھے کہ اس سے پہلے میں نے کبھی اتنے اچھے جوتے کسی کے پیر میں نہیں دیکھے۔ میں نے اس سے دریافت کیا: تو کس کی باندی ہے؟ اس نے جواب دیا: جو لوگ پیالوں میں پانی

ٹھنڈا نہیں کیا کرتے۔ یہ کہہ کر اس نے اپنا ہاتھ پیالہ کی طرف بڑھایا اور اس کو زمین پر پھینک دیا۔ یہ وہی پیالہ ہے، پھر میری آنکھ کھل گئی۔ حضرت جنیدؒ فرماتے ہیں ایک مدت تک میں جب بھی آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوتا، آپؐ کے سامنے وہ ٹوٹا ہوا پیالہ پڑا ہوتا۔ اس پر مٹی جم گئی تھی، مگر آپؐ نے اس کو نہیں اٹھایا۔<sup>(۱)</sup>

### مرحومین اور آثارِ صالحہ کا وسیلہ لینا

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ تحریر کرتے ہیں:

”دسواں مسئلہ: علماء اسلام کا قول ہے کہ دعائے استسقاء میں نیکو کاروں کا وسیلہ اختیار کرنے میں کوئی حرج نہیں اور امام احمدؒ فرماتے ہیں صرف نبیؐ کا وسیلہ لینا چاہئے، اسی کے ساتھ ان علماء نے صراحت کے ساتھ یہ بھی کہا کہ کسی بھی حقوق سے مدد طلب کرنا درست نہیں، لہذا (مدد طلب کرنے اور وسیلہ لینے کے درمیان) فرق بالکل واضح ہے اور ہم جو مسئلہ بیان کر رہے ہیں، اس پر کوئی اعتراض نہیں، بعض صالحین تو سل کو جائز قرار دیتے ہیں، یہ ایک فقہی مسئلہ ہے؛ اگرچہ ہمارے نزدیک صحیح قول جمہور کا ہے کہ تو سل مکروہ ہے، مگر وسیلہ لینے والوں کو ہم غلط بھی نہیں کہتے؛ کیونکہ اجتہادی مسائل میں انکار و اعتراض کی گنجائش نہیں ہے۔“<sup>(۲)</sup>

حضرت ابو بکر بن صدوقؒ فرماتے ہیں کہ:

”ایک مرتبہ امام احمد بن حنبلؒ کے سامنے صفوان بن سلیم کا ان کے قلیل الروایت ہونے کا اور ان کی بعض مخالف جمہور باتوں کا تذکرہ کیا گیا تو آپؒ نے ارشاد فرمایا: صفوان ایسے شخص ہیں کہ ان کی حدیثوں کے ذریعہ شفا طلب کی جاتی ہے اور ان کے ذکر سے پارش مانگی جاتی ہے۔“<sup>(۳)</sup>

### مرحومین کا وسیلہ

حافظ ابوالفتح بن سالمؒ بیان کرتے ہیں کہ:

”ابو محمد بن عبید اللہ کے انتقال کے وقت مصر میں قحط پڑا ہوا تھا، جب قبر کے کنارے آپؑ کو رکھ دیا گیا، تو دفن کے لئے آئے ہوئے لوگوں نے آپؑ کے وسیلے سے اللہ تعالیٰ سے مدد طلب کی، اس رات ایسا دھواں دار بارش ہوئی کہ لوگ ہفتہ بھر کچھڑ میں چل کر آپؑ کی قبر تک آتے تھے۔ (۱)

آپؑ ہی سے یہ واقعہ بھی منقول ہے کہ:

”شیخ الاسلام ابو محمد حرمیؒ کی وفات کے وقت قحط تھا، جب آپؑ کا جنازہ زمین پر رکھا گیا، تو شرکائے جنازہ نے آپؑ کے وسیلے سے پانی مانگا، اس کے بعد خوب بارش ہوئی اور ایک ہفتہ تک لوگ کچھڑ سے گزرتے ہوئے آپؑ کی قبر کی زیارت کے لئے آتے تھے۔“ (۲)

شیخ بن فروتنؒ فرماتے ہیں کہ:

”ہمارے شیخ محمد بن حسن بن غاز بیان کرتے ہیں کہ: میری ایک چچا زاد بہن تھیں جو بڑی نیک شریف خاتون تھیں اور عرصہ سے مرض استعاضہ کا شکار تھیں، انھوں نے (بہن نے) بتایا کہ جب ابن عبید اللہ کے انتقال کی خبر ملی، تو مجھے ان کی نماز جنازہ کی ادائیگی سے محرومی بڑی گراں گذری، میں نے دعا کی: اے اللہ! ابن عبید اللہ اگر آپؑ کے دوستوں میں سے ہیں، تو میرے خون کو روک دیجئے؛ تاکہ میں ان پر نماز جنازہ پڑھ لوں، اسی وقت میرا خون رُک گیا اور پھر دوبارہ مجھے اس کی شکایت نہیں ہوئی۔“

علامہ خطیب بغدادیؒ نے اپنی سند کے ساتھ حنابلہ کے امام ابو علی خلالؒ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ:

”مجھے جب بھی کوئی اہم معاملہ پیش آتا تو میں موسیٰ بن جعفر کا قلم کے روضہ پر حاضر ہوتا اور ان کے وسیلے سے دعا کرتا، تو اللہ میرے مقصد میں آسانی پیدا فرما دیتے۔“ (۳)

**مرحومین کے وسیلے سے پانی کی دعا کرنا**

خطیبؒ اپنی سند سے نقل کرتے ہیں کہ اسماعیل بن حسین مصریؒ نے فرمایا کہ:

”ابو عمر حمزہ بن قاسم بن عبدالعزیز ہاشمیؒ نے بارش کیلئے دعا کرتے ہوئے فرمایا کہ: اے اللہ! عمر بن خطابؓ نے حضرت عباسؓ کے بڑھاپے کا واسطہ دے کر تجھ سے پانی مانگا،

تو نے پانی برسیا، میں بھی انھیں کا واسطہ دے کر بارش کی درخواست کرتا ہوں یہ کہہ کر آپؐ چادر پلٹ رہے تھے کہ بارش شروع ہوگئی: حالانکہ آپؐ ابھی منبر پر ہی تھے۔“ (۱)

## عشاری کے بیٹے (دس سالہ لڑکے) کے وسیلہ سے پانی کی دعاء

ابو الحسن بن طیورؒ بیان کرتے ہیں کہ مجھ سے گاؤں کے رہنے والے ایک شخص نے ذکر کیا کہ: ”جب ہم دیہات کے لوگ قحط سے دوچار ہوتے، تو عشاری کے بیٹے کے وسیلہ سے بارش کی دعاء مانگتے، تو بارش ہو جاتی۔“ (۲)

## امام بخاریؒ کے وسیلہ سے دعاء استسقاء

علامہ ذہبیؒ امام بخاریؒ کے تذکرہ میں ابویٰ خسانیؒ کے واسطہ سے نقل کرتے ہیں کہ:

”۳۶۴ھ میں ابوالفتح نصر بن حسین سقنی سمرقندیؒ ہمارے پاس تشریف لائے۔ انھوں نے بتایا کہ ہمارے پاس سمرقند میں ایک سال قحط پڑا، لوگوں نے کئی مرتبہ بارش کی دعاء کی مگر بارش نہیں ہوئی، ایک نیک آدمی نے ایک دن سمرقند کے قاضی کے پاس جا کر اس سے کہا: میری ایک رائے ہے، جو آپ کے سامنے بیان کرتا ہوں، قاضی کے دریافت کرنے پر اس نے بتایا کہ آپ لوگوں کو لے کر امام بخاریؒ کی قبر کی طرف جائیں، جو ”خرنگ“ میں ہے اور آپ کے وسیلہ سے دعاء کریں شاید اللہ بارش برسا دیں، یہ سن کر قاضی نے کہا: کیا ہی اچھی رائے ہے۔ قاضی صاحب لوگوں کو ساتھ لے کر بارش کی دعاء کے لئے نکلے، لوگوں نے امام بخاریؒ کی حزار کے پاس آہ و زاری کی اور امام بخاریؒ کے وسیلہ سے دعاء کی، اللہ تعالیٰ نے اسی وقت ایسی زبردست بارش برسائی کہ لوگ تقریباً سات روز تک ”خرنگ“ ہی میں رک گئے کوئی بھی سمرقند نہیں جاسکا: جبکہ ”خرنگ“ اور سمرقند کے درمیان صرف تین میل کا فاصلہ ہے۔“ (۳)

## نبی کریم ﷺ کے روضہ اطہر کی زیارت

علامہ ابو الحسنؒ، امام احمدؒ کے شاگرد ابو بکر بن علیؒ کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

”مجھ سے یہ جان کیا گیا کہ آپؐ جب بھی حج کے لئے تشریف لے جاتے، تو مکہ المکرمہ کے قبرستان کی بھی زیارت کرتے، وہاں فضیل بن عیاضؒ کی قبر مبارک کے پاس آتے اور اپنے عصا سے زمین پر گھیر کھینچتے ہوئے فرماتے: اے رب! یہاں، اے رب! یہاں، اللہ نے ان کی دعاء قبول فرمائی۔ عرفہ کی رات جلی عرقاٹ پر حلیہ احرام میں ان کا انتقال ہوا، ان کو آٹھا کر مکہ شریف لایا گیا، نعش مبارک کو کعبہ کا طواف کرایا گیا اور زائد کبیر حضرت فضیل بن عیاضؒ کے پہلو میں آپؐ سپرد لحد کئے گئے۔“ (۱)

ابو الحسنؒ لکھتے ہیں:

”آپؐ نے کئی حج کئے اور بار بار سرکارِ دو عالم ﷺ کی زیارت سے مشرف ہوئے۔“ (۲)

علامہ ذہبیؒ، حیان بن عبدید شافعیؒ کے تذکرہ میں رقمطراز ہیں

”آپؐ سال میں ایک مرتبہ طائف میں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ملاقات کرتے اور ہر سال مکہ والوں کے ساتھ حضور پر نور ﷺ کی قبر اطہر کی زیارت کرتے، آپؐ مکہ المکرمہ سے مدینہ طیبہ پیدل نیچے بیروں چل کر جاتے تھے۔“ (۳)

حضرت حسنؒ کے تذکرہ میں آپؐ تحریر فرماتے ہیں:

”نبی کریم ﷺ کی قبر مبارک کی زیارت بہت ہی افضل عمل ہے۔ ارشاد نبوی ﷺ ”لا تشدوا الوحال إلا إلى ثلاثة مساجد“ کے عموم کے پیش نظر اگر ہم انبیاء اور اولیاء کی قبروں کی زیارت کیلئے سفر کو ناجائز قرار دیں، تب بھی آقائے مدینہ جناب محمد رسول اللہ ﷺ کی قبر مطہر کی نیت سے سفر کرنا آپؐ کی مسجد کی طرف سفر کو مستلزم ہے؛ لہذا مدینہ طیبہ حاضر ہونے والا شخص پہلے مسجد نبوی ﷺ میں دو رکعت تحیۃ المسجد پڑھے، پھر حضور اکرمؐ پر زور و سلام بھیجے، اللہ تعالیٰ ہم سب کو اس فضیلت سے نوازے۔“ آمین (۴)

۱۔ طبقات النکاح ۲/۲۵۵۔ ۲۔ بیہقا ۲/۲۵۵۔ ۳۔ سیر اعلام النبیاء ۱۸/۳۹۳۔ ۴۔ بیہقا ۲/۲۵۵۔ یہ جو علامہ ذہبیؒ کی عبارت

کا ترجمہ تھا، اور نہ اگر نفس حدیث کو دیکھ جائے تو اس سے صرف یہ سمجھ میں آتا ہے کہ تین مساجد میں سے علاوہ کسی اور مسجد کا سفر اس لیے نہ کیا جائے کہ اس عبادت کرنے میں ثواب زیادہ ہے یا نبی ﷺ اور دیگر مقامات کے لیے سفر کیا جائے یا نفس ۲۸۱ سے حدیث باطل کا سوا ہے۔

نبی کریم ﷺ کے روضہ مبارک سے استعانت

اسامیل بن یعقوب بھی فرماتے ہیں کہ:

”ابن النکد رائے شاگردوں کے ساتھ بیٹھا کرتے تھے، کبھی ان پر سخت طاری ہو جاتا تو اسی حالت میں فوراً کھڑے ہو جاتے اور رسالت مآب ﷺ کی قبر اطہر پر جا کر اپنا رخسار رکھتے، پھر واپس آ جاتے۔ اس عمل پر آپؐ کو فہمائش کی گئی؛ مگر آپؐ فرماتے کہ جب مجھے باطنی خطرات کا احساس ہوتا ہے تو میں روضہ نبوی ﷺ سے مدد طلب کرتا ہوں۔“ (۱)

آقائے نامدار ﷺ کی قبر اطہر سے آواز آئی

قریش کے ایک شخص ابوالیوب سے منقول ہے کہ: ان کے خاندان کی ایک خاتون بڑی عبادت گذار تھیں؛ ہمیشہ دن کو روزہ رکھتیں رات بھر نماز میں مشغول رہتیں، اس عورت کے پاس ایک روز شیطان لعین آیا اور کہنے لگا: کب تک تم اپنے جسم و روح کو عذاب میں مبتلا رکھو گی، اگر تم اپنی نماز روزہ میں کچھ کمی کر لو تو اس سے تم کو اعمال پر مداومت اور تقویت حاصل ہو جائے گی۔ وہ خاتون کہتی ہیں کہ: وہ برابر میرے دل میں دوسے ڈنک رہا، یہاں تک کہ میرا عبادت میں کمی کرنے کا ارادہ ہو گیا، پھر میں نے حضور ﷺ کی قبر اطہر کا وسیلہ لیتی ہوئی مغرب و عشاء کے درمیانی وقت میں مسجد نبوی ﷺ میں حاضر ہوئی۔ حمد و صلوات کے بعد دل میں آنے والے شیطانی خیالات کا، ظہار کیا اور اللہ تعالیٰ سے دعا و استغفار کرنے لگی کہ شیطان کے مکر اور اس کے دوسوں کو دور کر دے، اسی درمیان مقبرہ رسول اللہ ﷺ کے ایک گوشہ سے میں نے یہ آواز سنی: ”إِنَّ الشَّيْطَانَ لَكُمْ عَدُوٌّ فَاتَّخِذُوهُ عَدُوًّا، إِنَّمَا يَدْعُو حُوبَهُ، لِيَكُونُوا مِنْ أَصْحَابِ السَّعِيرِ“ یہ آواز سن کر میں ہراسمہ اور خوفزدہ ہو کر لوٹ آئی، اس رات کے بعد پھر دوبارہ میرے دل میں یہ دوسے پیدا نہیں ہوئے۔ (۲)

نبی اکرم ﷺ سے مدد کی درخواست

ابوبکر بن ابوطیٰ سے منقول ہے کہ ابن المصرتی بیان کرتے تھے:

میں، محدث طبرانی اور ابوالفتح تینوں مدینہ طیبہ میں تھے، جب عشاء کا وقت ہوا، تو میں نے قبر مبارک کے پاس جا کر عرض کیا: اے اللہ کے رسول ﷺ! بھوک، طبرانی نے مجھ سے



فرمایا: بیٹھ جاؤ یا تو کھانا آئے گا، یا تو موت آئے گی۔ میں اور ابوالشیخ اُنھد کر باب علوی کے پاس آئے، جب اسے کھولا تو ایک شخص کھڑا تھا، اس کے ساتھ دو غلام کئی چیزوں سے بھری ہوئی دو ٹوکریاں ہاتھ میں لئے کھڑے تھے۔ اس شخص نے کہا: رسول پاک ﷺ کے دربار میں تم نے میری شکایت کی ہے، میں نے خواب میں آقا ﷺ کی زیارت کی، آپ ﷺ نے مجھے حکم دیا کہ تم لوگوں کی خدمت میں کوئی چیز پیش کروں۔“ (۱)

**حضور اکرم ﷺ کے آثار سے برکت حاصل کرنا پسندیدہ اور مطلوب عمل**

محمد بن عبد الوہاب رحمہ اللہ تحریر فرماتے ہیں:

ستائیسواں مسئلہ یہ ہے کہ: حضور اکرم ﷺ کے آثار سے برکت حاصل کرنا، ان کو محفوظ رکھنا اور ان سے علاج کرنا شرک نہیں ہے؛ جیسا کہ وہ (حضرات صحابہ اور سلف صالحین) کیا کرتے تھے؛ بلکہ پسندیدہ اور مقصود ہے۔ (۲)

**قبروں کے قریب دعائیں قبول ہوا کرتی ہیں**

حافظ ابن رجب رحمہ اللہ فرماتے ہیں کہ: عثمان بن سوئی الطائی کا انتقال ۶۷ھ کو جمعرات کے دن مکہ مکرمہ میں ہوا۔ کہا جاتا ہے کہ آپ ﷺ کی قبر کے پاس دعا قبول ہوتی ہے۔ (۳)

عبد الغافر "سیاق التاريخ" میں تحریر فرماتے ہیں شیخ ابو بکر کی قبر "حیرہ" شہر میں ہے، آپ ﷺ کی قبر کے پاس پانی کے لئے دعا کی جاتی ہے۔ (۴) آپ ﷺ کے متعلق علامہ ابن خلکان (۵) لکھتے ہیں: آپ کا مزار "حیرہ" میں واقع ہے، لوگ اس کی زیارت کو آتے ہیں اور آپ ﷺ کی قبر کے پاس دعائیں قبول ہوتی ہیں۔ (۶) حافظ ابن رجب رحمہ اللہ، ابراہیم بن عبد الواحد المقدسی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ: آپ ﷺ ہر چہار شنبہ ظہر اور عصر کے درمیان باب الصغیر کے شہدائے قبرستان حاضر ہوتے اور دعاء میں مشغول رہتے۔ آپ ﷺ کا ارشاد ہے کہ: میرے علم میں "یا اللہ یا اللہ انت اللہ بلی واللہ انت اللہ لا إله إلا انت اللہ اللہ اللہ و اللہ انه لا إله إلا اللہ" سے زیادہ جلد قبول ہونے والی کوئی دعا نہیں ہے۔ (۷) علامہ ذہبی "میرۃ النبویہ" کے راوی اور مصر کے مسجد، قاضی ابوالحسن خلیلی شافعی کے ہارے میں لکھتے ہیں کہ علامہ ابن الدنمطی نے فرمایا: خلیلی کی قبر "قراۃ" میں "انسان و جنات کے قاضی کی قبر" کے نام سے معروف اور دعائوں کی قبولیت کے حوالے سے مشہور ہے۔ (۸)

۱۔ تذکرہ العلماء ۳/۹۷۔ ح مؤلفات ابوالشیخ ۳/۱۷۱۔ ح ذیل علی طبقات الکتاب ۳/۲۸۷۔ ح سیر اعلام النبلاء ۱۵/۲۱۵۔ ح ذی القعدۃ ۱۱/۳۷۱۔

۲۔ سیر اعلام النبلاء ۱۵/۲۱۵۔ تذکرہ ابوبکر محمد بن الحسن بن قزق سمیانی۔ ح ذیل علی طبقات الکتاب ۳/۱۷۱۔ ح سیر اعلام النبلاء ۱۶/۶۷۹۔

مؤرخ خطیب ابراہیم حربی کا قول نقل کرتے ہیں کہ:

”معروف کرٹی کی قبر تریاق اور (دعاؤں کی قبولیت کے لیے) مجرب ہے۔ ابوالفضل زہریؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ معروف کرٹی کی قبر تریاق اور (دعاؤں کی قبولیت کے لیے) مجرب ہے۔ ابوالفضل زہریؒ اپنے والد سے نقل کرتے ہیں کہ معروف کرٹی کا حزار حاجتوں کے پورا ہونے میں مجرب ہے۔ بیان کیا جاتا ہے کہ اگر کوئی شخص آپؐ کی قبر کے پاس سو مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے، پھر اللہ سے اپنی حاجت مانگے، تو اللہ تعالیٰ اس کی حاجت کو پوری کر دیتے ہیں۔ ابو عبد اللہ عائلیؒ فرماتے ہیں کہ میں ستر سال سے معروف کرٹی کی قبر کو جانتا ہوں جو غزوہ و پریشان حال شخص بھی آپؐ کی قبر کا قصد کرتا ہے، اللہ ضرور اس کی پریشانی کو دور کر دیتے ہیں۔ خطیب بغدادیؒ نے اس کے بعد ایسی کئی قبروں کا ذکر کیا، جن کے پاس دعائیں قبول ہوتی ہیں“۔ (۱)

علامہ ذہبیؒ ”میر اعلام الاسلام“ میں رقمطراز ہیں:

نواسر رسول ﷺ امیر المؤمنین حسن بن زید بن سید کی صاحبزادی حضرت نفیسہؓ بڑی صالحہ عابدہ خاتون تھیں، آپؐ کی حزار کے پاس دعاء قبول ہوتی ہے، بلکہ تمام انبیاء و صلحاء کی قبور کے پاس، مساجد میں، عرفہ اور مزدلفہ میں، مباح سفر میں، نماز میں، تہجد کے وقت والدین کی اور کسی مسلمان کے لئے اس کی غیر موجودگی میں، اور ہر مجبور و پریشان حال کی دعاء اسی طرح جلائے عذاب افراد کی قبور کے پاس بھی ہر وقت اور ہر آن دعائیں قبول ہوتی ہیں؛ کیونکہ باری تعالیٰ کا ارشاد ہے: ”وَقَالَ رَبُّكُمْ ادْعُونِيْ اَسْتَجِبْ لَكُمْ“ اور مانگنے والے کو مانگنے سے سوائے ضرورت بشری سے فراغت اور جماع وغیرہ کے وقت کے علاوہ اور کسی وقت نہیں روکا گیا۔ خصوصاً آدھی رات کو؛ نیز فرض نمازوں اور اذان کے بعد دعاء کی تاکید آئی ہے۔ (۲)

امام جزریؒ نے ”حسن حصین“ میں قبولیت دعاء کے مقامات کو بیان کرتے ہوئے تحریر فرمایا:

”بعد اللہ پر نظر پڑنے کے وقت کی دعاء قبول ہوتی ہے..... مسجد حرام، مسجد نبویؐ اور

مسجد اقصیٰ کے بہت سے مقامات میں، سورۃ النعام میں دو لفظ اللہ کے درمیان، طواف اور ملتزم کے پاس اسی طرح تمام انبیاء کرام کی قبور مبارکہ کے پاس دعاء کی قبولیت کو مجرب قرار دیا۔ آپ نے مین کی قبروں کے پاس بھی کچھ مشہور شرطوں کے ساتھ دعاء کے مقبول ہونے کو تجربہ شدہ فرمایا۔

علامہ شوکانی، امام بزرگ کی ایک عبارت پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: (ان مقامات پر دعاؤں کی قبولیت) کی وجہ ان کے مقام و مرتبہ کو بلند کرنا اور برکت کا نازل ہونا ہے اور ہم پہلے یہ بات ذکر کر چکے ہیں کہ جگہ کی برکت دعاء کرنے والے پر اثر انداز ہوتی ہے؛ جیسا کہ اللہ کے ذکر میں مشغول صالحین کی مجلس میں اگر کوئی دوسرا شخص آ جائے، تو وہ بھی ان پر اترنے والی برکت و رحمت سے فیضیاب ہو جاتا ہے؛ جیسا کہ حدیث شریف میں آپ ﷺ نے فرمایا وہ ایسی جماعت ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں ہوتا۔ (۱)

امام ابو حنیفہؒ کی قبر سے امام شافعیؒ کا برکت حاصل کرنا اور وہاں دعاء کرنا

خطیب بغدادی نقل کرتے ہیں کہ علی بن میمونؒ نے بیان کیا: میں نے امام شافعیؒ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ: ”میں (امام شافعیؒ) امام ابو حنیفہؒ کی قبر سے برکت حاصل کرتا ہوں اور ہر دن ان کی قبر کی زیارت کو جاتا ہوں، جب بھی مجھے کوئی حاجت پیش آتی ہے، میں دو رکعت پڑھ کر ان کی قبر کے پاس جاتا ہوں اور اللہ سے اپنی ضرورت کا سوال کرتا ہوں، چنانچہ تھوڑی دُور بھی نہیں جاتا ہوں کہ میری ضرورت پوری ہو جاتی ہے۔“ (۲)

اہل قبر کے عذاب کا دُور ہونا اور قبروں کا روشن ہونا

مؤرخ خطیبؒ اپنی سند سے یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ ابو یوسف بن بختان نے فرمایا: ”جس دن امام احمدؒ کا انتقال ہوا، ایک شخص نے خواب میں دیکھا کہ آپؒ کی قبر پر چراغ جل رہا ہے، اس نے پوچھا: یہ کیا ہے؟ تو کسی نے بتایا: اس شخص (احمدؒ) کے اس قبرستان میں دفن ہونے کی وجہ سے ساری قبریں روشن ہو گئیں، ان میں بعض مردوں کو عذاب ہو رہا تھا، ان پر بھی رحم ہو گیا۔“ (۳)

ابوالبرکات طلحہ بن احمد الحاقونی بیان کرتے ہیں کہ:

”میرا ایک دوست تھا، جس کا نام ثابت تھا، وہ بڑا ہی نیک و صالح تھا، قرآن کی تلاوت کرتا نیکو کیوں کہ حکم کرتا برائیوں سے منع کرتا، اس کا انتقال ہو گیا؛ مگر میں عذر کی وجہ سے اس کی نماز جنازہ نہ پڑھ سکا، میں نے خواب میں اس کو دیکھا اور سلام کیا؛ لیکن اس نے سلام کا جواب نہیں دیا اور اپنا منہ پھیر لیا، میں نے کہا: اے ثابت! تو مجھ سے بات کیوں نہیں کر رہا ہے؟ حالانکہ میں اور تو دونوں دوست ہیں اور ہمارے درمیان گہری محبت ہے، اس نے کہا: تو میرا دوست ہو کر مجھ پر جنازہ کی نماز نہیں پڑھی؟ میں نے معذرت خواہی کی، پھر اس سے کہا امام احمدؒ کی قبر کی بدولت حیر کی کیا حالت ہے؟ کیونکہ آپؒ بھی اسی قبرستان میں مدفون ہیں، اس نے جواب دیا: امام احمدؒ کے قبرستان میں کسی کو عذاب نہیں دیا جا رہا ہے۔“ (۱)

امام احمدؒ کے صاحبزادہ حضرت عبداللہؒ نے انتقال کے وقت وصیت کی کہ ان کو ”باب التین“ کے قبرستان قطیف میں دفن کیا جائے، وجہ دریافت کرنے پر فرمایا:

”مجھے معتبر ذرائع سے معلوم ہوا ہے کہ اس قبرستان میں ایک نبی مدفون ہیں اور مجھے اپنے والد محترم کے پڑوس میں دفن ہونے سے اللہ کے نبی ﷺ کے پہلوئے مبارک میں دفن ہونا زیادہ محبوب ہے۔“ (۲)

خطیب بغدادیؒ اپنی سند سے ابویعلیٰ حنبلیؒ کے واسطے سے طاہر بن ابوبکر کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا:

”میرے والد نے مجھ سے ایک شخص کی حکایت بیان کی (جو ابوبکر بن مالک کی خدمت میں کثرت سے حاضر ہوا کرتا تھا) کہ اس سے پوچھا گیا: مرنے کے بعد کس سرزمین کے پیوند بننا تمہیں پسند ہے؟ اس نے کہا: ”قطیف“ میں اور عبداللہ بن احمد بن حنبلؒ بھی یہیں آرام فرمائیں، اس کے متعلق حضرت عبداللہؒ سے سوال کیا گیا (میرا خیال ہے کہ آپؒ نے وہاں دفن کرنے کی وصیت فرمائی تھی) تو آپؒ نے فرمایا: صحیح سند سے مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ ”قطیف“ میں اللہ کے ایک نبی مدفون ہیں اور نبی کے پہلو میں دفن ہونا مجھے میرے والد کے پہلو میں دفن ہونے سے زیادہ پسندیدہ ہے۔“ (۳)

## قبروں کی برکت سے بلائیں دور ہو جاتی ہیں

احمد بن عباس بیان کرتے ہیں کہ ایک روز میں بغداد سے نکلا، تو ایک ایسے آدمی سے میرا سامنا ہوا، جس کے چہرہ سے کثرت عبادت کے آثار ہو رہے تھے، اس نے مجھ سے کہا: تم کہاں سے آرہے ہو؟ میں نے جواب دیا: اہل بغداد کے نقش و بخور کو دیکھ کر مجھے یہ خوف پیدا ہو گیا ہے کہ کہیں وہ زمین میں نہ دھنسا دیے جائیں، اسی خوف سے وہاں سے بھاگ کر آ رہا ہوں، اس نے کہا:

”بے خوف و خطر لوٹ جاؤ؛ کیونکہ بغداد میں چار ایسے اولیاء اللہ کی قبریں ہیں، جو بلا و مصائب سے اس کے لئے پناہ گاہ ہیں، میں نے کہا: وہ اولیاء کون ہیں؟ جواب دیا: امام احمد بن حنبل، معروف کرخی، بشر حافی اور منصور بن عمار رحمہم اللہ۔ یہ سن کر میں لوٹ آیا، قبروں کی زیارت کی اور اس سال نہیں نکلا۔“ (۱)

## حضرت خضر علیہ السلام: با حیات ہیں

حافظ ابن رجب حلیؒ تحریر فرماتے ہیں کہ:

”کتاب الانصاف میں عجیب و غریب نکات مذکور ہیں۔ اس میں لکھا ہوا ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام سے جن خضر علیہ السلام کی ملاقات ہوئی تھی، بعض کہتے ہیں کہ وہ فرشتہ تھے، بعض کہتے ہیں کہ وہ انسان تھے اور یہی بات صحیح بھی ہے، پھر بعض علماء کا کہنا ہے کہ وہ نیک آدمی تھے، نبی نہیں تھے اور کچھ محققین کی تحقیق یہ ہے کہ وہ نبی تھے اور یہی قول درست ہے، ہمارے نزدیک صحیح یہ ہے کہ وہ زندہ ہیں اور ان کا کسی شخص کے دروازہ پر جا کر کچھ طلب کرنا اور دوسرے کا کام کرنا ممکن ہے، یہ بات مجھ سے محمد بن یحییٰ زبیدی نے بیان کی ہے، اس کے بعد مصنفؒ نے زبیدی کی روایت سے حضرت خضر علیہ السلام کو دیکھنے اور ان سے ملنے کے کئی واقعات ذکر کئے۔“ (۲)

## حضرت خضر علیہ السلام: کا عمر بن عبد العزیز کو نصیحت کرنا

ریاح بن مہدۃ بیان کرتے ہیں کہ:

”ایک دن حضرت عمر بن عبدالحزیزؓ نماز کے لئے نکلے، ساتھ ایک ضعیف شخص بھی تھے، جو آپؐ کے ہاتھ کا سہارا لے کر چل رہے تھے، میں نے دل میں سوچا: یہ ایک خشک مزاج بوڑھا ہے، جب آپؐ نماز سے فارغ ہو کر گھر آئے، تو آپؐ کے پاس جا کر میں نے کہا: اللہ اس بوڑھے سے امیر المؤمنین کو پناہ میں رکھے، جو آپؐ کے ہاتھ پر ٹیک لگائے ہوئے تھا، آپؐ نے فرمایا: کیا تم نے اس کو دیکھ لیا؟ میں نے کہا: ہاں! آپؐ نے ارشاد فرمایا: میں سمجھتا ہوں کہ تم نیک و صالح انسان ہو، وہ میرے بھائی خضرؑ ہیں۔ میرے پاس آ کر انھوں نے یہ اطلاع دی کہ عتیریب اُست کی باگ میرے ہاتھ میں دی جائے گی اور میں ان کے درمیان عدل قائم کروں گا۔“ (۱)

ابوالفرج حنفیؒ کے تذکرہ میں علامہ ذہبیؒ تحریر کرتے ہیں:

”کہا جاتا ہے کہ آپؐ نے حضرت خضرؑ سے دو مرتبہ ملاقات فرمائی۔“ (۲)

### حضرت خضرؑ کی غیب کی باتوں پر مطلع ہو جاتے ہیں

علامہ ابن الجوزیؒ ارشاد فرماتے ہیں کہ:

”میں نے ابو یوسفؒ کے ایک رسالہ کی پشت پر ان کی ایک تحریر دیکھی، جس میں آپؐ نے لکھا تھا ۱۰/ رجب ۴۵ھ جمعہ کی رات میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا ایک شخص ہے، جو میرے گھر کے درمیانی حصہ میں کھڑا ہے، میں نے پوچھا: تم کون ہو؟ کہا خضر ہوں۔ پھر وہ کہنے لگے، موت کی تیاری کر لو، جس سے بندوں کو چھٹکارہ نہیں ہے، پھر گویا ان کو اندازہ ہو گیا کہ میں سول کرنے والا ہوں کہ کیا وہ قریب ہے؟ وہ فوراً بولے: تمہارے ساتھیوں کی حیات کے برابر تمہاری عمر کے اب بارہ برس باقی رہ گئے ہیں، اس وقت میری عمر پینسٹھ ۶۵/ سال تھی۔ علامہ ابن الجوزیؒ فرماتے ہیں کہ: میں برابر اس خواب کی سچائی کے ظہور کا منتظر رہا حتیٰ کہ ۱۳/ جمادی الاخریٰ ۵۵۶ھ بروز چار شنبہ ظہر کے بعد آپؐ کا انتقال ہو گیا، خواب کے حساب سے آپؐ کی زندگی کا ایک سال اور باقی تھا، تو میں نے اس کی

تاویل یہی کہ بارہویں سال کا صرف داخل ہونا مراد ہے، اس کی تکمیل نہیں، یا شاید آپؐ نے سال کے آخر میں خواب دیکھا اور دوسرے سال کے آخر میں آپؐ کی وفات ہوئی، یا ہو سکتا ہے کہ شمس سال مراد ہو۔<sup>(۱)</sup>

### حضرت خضرؑ کا بھوکے کو کھانا کھلانا

حضرت مصعبؓ دن رات میں ایک ہزار رکعت پڑھتے اور ہمیشہ روزہ سے رہتے تھے، آپؓ فرماتے ہیں کہ:

”ایک رات میں مسجد ہی میں رک گیا، جب کہ سارے لوگ جا چکے تھے، اسی وقت ایک صاحب نئی کریم ﷺ کے روضہ اطہر کی طرف آئے اور دیوار سے پیٹھ لگا کر کھڑے ہو گئے، پھر یہ دعاء کی کہ: اے اللہ! بلاشبہ آپؐ جانتے ہیں کہ میں کل روزہ سے تھا، پھر رات آئی اور میں نے کچھ نہیں چکھا، اے اللہ! آج رات تیری کھانے کی خواہش ہے، پس اپنے پاس سے مجھے تیرے کھانا دیجئے۔ مصعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے منارہ کے روشندان سے ایک تم عمر خادم کو داخل ہوتے ہوئے دیکھا، جو عمر لوگوں کے خادموں کی طرح نہیں تھا، اس کے ہاتھ میں ایک پیالہ تھا، وہ پیالہ اس شخص کی طرف بڑھا کر اس کے سامنے رکھ دیا، کھاتے ہوئے اس شخص نے میری طرف کنکری پھینکی اور آنے کی دعوت دی، میں بھی اس کے ساتھ کھانے میں شریک ہو گیا، میرا خیال تھا کہ یہ جنت کا کھانا ہے، اسی لئے میں اس کو ضرور کھانا چاہتا تھا، جیسے ہی میں نے اس میں سے ایک لقمہ لیا، وہ دنیا کے عام کھانوں سے ایک منفرّد کھانا تھا، پھر مجھے کچھ شرم محسوس ہوئی، تو اٹھ کر اپنی جگہ چلا گیا، جب وہ شخص کھانے سے فارغ ہو گیا، تو خادم نے پیالہ لے لیا اور جہاں سے آیا تھا، وہیں سے لوٹ گیا۔ وہ شخص مڑ کر جانے لگا، تو میں بھی پیچھے ہولیا؛ تاکہ اس کو پہچان سکوں، لیکن وہ کہاں گئے مجھے کچھ پتہ نہیں چلا، تو مجھے خیال آیا کہ وہ حضرت خضرؑ تھے۔“<sup>(۲)</sup>

### امام احمدؒ کا حضرت خضرؑ کے ہمراہ سفر حج

ابوالطیبؒ بیان کرتے ہیں کہ: مجھ سے ابو القاسم بغویؒ نے امام احمدؒ کا یہ واقعہ نقل کیا کہ آپؒ نے بیان فرمایا





”ابو عبد اللہ (امام احمدؒ) کو جب جیل میں کوڑوں سے مارا گیا، تو کچھ دیر بعد ایک نو جوان آپ کے پاس آیا، اس کے ہاتھ میں ایک شیشی تھی، جس میں شک جیسا خوشبودار پانی تھا؛ جبکہ تیسرے روز امام احمدؒ کے جسم پر ماروں کے نشانات ابھر آئے تھے اور سخت تکلیف تھی، اس نو جوان نے کہا میں آپ کو اللہ کی قسم دے کر درخواست کرتا ہوں کہ مجھے آپ علاج کرنے دیجئے، امام احمدؒ نے اس کو اجازت دیدی، اس نو جوان نے آپ کے بدن پر پانی بہایا اور اس کو مل دیا، تب ہی درد سے سکون مل گیا۔ جب داروغہ جیل نے یہ منظر دیکھا، تو وہ نو جوان کے پیچھے ہولیا اور اس سے عرض کیا: اس میں سے کچھ پانی مجھے بھی دیدو، نو جوان نے جواب دیا: یہ بات بالکل درست نہیں ہے؛ کیونکہ یہ جنت کا پانی ہے، جس کو ہندوستان کی سرزمین میں آدم علیہ السلام کے بعد اتارا گیا، میرا تعلق اسی سرزمین کے جنوں سے ہے یہ کہہ کر وہ نو جوان غائب ہو گیا اور داروغہ ہانپتا کانپتا واپس ہوا۔“ (۱)

### ایک بزرگ کا پانی پر چلنا

حافظ ابن ربیع حلیؒ کا بیان ہے کہ میں نے علامہ ذہبیؒ کی ایک تحریر پڑھی، جس میں آپؒ رقمطراز ہیں:

”میں نے ایک رفیق ابو طاہر احمد درعیؒ کو یہ کہتے سنا کہ میں نے شیخ ابراہیم بن احمد بن حاتم کے ہمراہ شیخ الاسلام موفق الدینؒ کی قبر کی زیارت کی۔ آپؒ نے شیخ فقیہ محمد یونسؒ کا یہ قول سنایا کہ: شیخ موفقؒ پانی پر چلا کرتے تھے۔“

کتاب ابن احمد بن مہدیؒ بنایا اپنا واقعہ بیان کرتے ہیں؛ جبکہ شیخ الاسلام موفق الدینؒ کی وفات کو چند روز گزرے تھے کہ ایک روز میں نے شیخ موفقؒ کو نہر کے کنارے وضو کرتے دیکھا۔ جب آپؒ وضو کر چکے تو کھڑاؤں ہاتھ پر لئے اور پانی پر چلتے ہوئے دوسرے کنارے پر پہنچ گئے، پھر کھڑاؤں پہن کر اپنے بھائی ابو عمر کے در کو تشریف لے گئے۔ اس کے بعد کتاب اللہ کی قسم کھا کر بیان کرتے ہیں کہ میں جھوٹ کیوں بولوں میں نے ان کو (پانی پر چلتے) دیکھا ہے؛ لیکن ان کی حیات میں اس کا اظہار نہیں کیا، کتاب سے کسی نے پوچھا: کیا تمہارے اوپر شیخ کی نظر پڑی؟ آپؒ نے جواب دیا: نہیں پڑی، اس وقت وہاں کوئی دوسرا شخص موجود نہیں تھا اور وہ ظہر کا وقت تھا، پھر آپؒ سے دریافت کیا گیا: کیا شیخ کے دونوں پیر پانی میں ڈوب رہے تھے؟ آپؒ نے فرمایا: نہیں بلکہ ایسا معلوم ہو رہا تھا، گویا کہ آپؒ زمین پر چل رہے تھے۔“ (۲)

## ہواؤں میں اڑنا اور عالم میں تصرفات کرنا

ابوالحسن بن حمدان جرائگی بیان کرتے ہیں کہ: ایک مرتبہ مجھے ایسا سخت مرض لاحق ہوا کہ میرے اعضاء خود بخود سکڑنے لگے اور مجھ پر سات دن ایسی حالت میں گزرے کہ میں حرکت بھی نہیں کر سکتا تھا (حتیٰ کہ) میں موت کی تمن کرنے لگا۔ ایک دن عشاء کے وقت شیخ موفی میرے پاس آئے اور آیت کریمہ "وَمِنْ الْقَوَّانِ مَا هُوَ شَفَاءٌ وَرَحْمَةٌ لِلْمُؤْمِنِينَ" پڑھ کر میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا، میں نے بڑا آرام محسوس کیا اور فوراً کھڑا ہو کر پابندی سے کہا شیخ کے لئے دروازہ کھول دے، شیخ نے فرمایا: میں جہاں سے آیا ہوں، وہیں سے چلا جاؤں گا (یہ کہہ کر وہ) میری نگاہوں سے غائب ہو گئے، میں اسی وقت دوشوگاہ کی طرف گیا، جب صبح ہوئی تو میں جامع مسجد گیا اور شیخ کے پیچھے صبح کی نماز پڑھی، نماز کے بعد ان سے مصروفہ کیا۔ شیخ نے میرا ہاتھ دباتے ہوئے فرمایا: کسی کے سامنے (رات کے واقعہ کا) اظہار مت کرو، میں نے کہا: میں کہوں گا ضرور کہوں گا۔ دمشق کی جامع مسجد کے منتظمین کا بیان ہے کہ: شیخ جامع مسجد میں رات گزارتے تھے، آپ کیلئے دروازے کھولے جاتے اور آپ باہر جاتے، پھر واپس آتے اور دروازے اسی طرح بند کر دیے جاتے۔ (۱)

## زمینی امور کے ذمہ داران

شیخ عماد الدین مقدسی فرماتے ہیں کہ مجھ سے عبدالرحمن بن محمد بن عبدالجبار نے بیان کیا کہ ان کی اہلیہ عائشہ بنت غلب ابن رافع نے ان سے اپنا خواب ذکر کرتے ہوئے بتایا کہ: میں نے خواب میں سنا کہ ایک شخص کہہ رہا ہے: عماد سے کہو کہ وہ تمہارے حق میں دعاء کرے، یقیناً وہ ان سات افراد میں سے ہے، جن سے زمین کا نظام قائم ہے۔ (۲)

## شیخ مرداوی کی روٹی سے ایک اندھے کا بینا ہونا

علامہ یوسف بن عبدالحی، یوسف بن محمد مرداوی حنبلی کے تذکرہ میں آپؒ کا یہ واقعہ نقل کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ مصر کا ایک قاصد قضاء کے کچھ کاغذات لے کر آپ کے گھر آیا، اس سے کہا گیا کہ وہ اس وقت روٹی پکانے کے لئے گئے ہوئے ہیں، تھوڑی دیر بعد آپ تشریف لائے آپ کے سر پر ایک طشت تھا، آپ نے وہ طشت آگے کیا اور دو روٹیاں اس قاصد کو دے دیں، اس کو بہت غصہ آیا اور یہ کہتے ہوئے وہ روٹیاں لے لیں کہ میں ان کو بادشاہ کی خدمت میں پیش کرنے سے پہلے نہیں کھاؤں گا، یہ کہہ کر وہ ان دو روٹیوں کو لے کر مصر چلا گیا، کچھ کاغذ ملے کرنے کے بعد اس کو بھوک محسوس ہوئی، اس نے

ایک روٹی کھائی اور دوسری روٹی لے کر بادشاہ کی خدمت میں حاضر ہوا اور واقعہ بیان کر دیا، بادشاہ نے اس کو سود بنا کر دیے اور یہ کہہ کر اگر تو دوسری روٹی بھی لے آتا تو میں تجھے اور سو شرفیاں دیتا، ایک مدت کے بعد یہ قاصد اٹھ ہوا، بادشاہ نے جب اس کے بارے میں دریافت کیا، تو کسی نے بتایا کہ وہ ناپینا ہو گیا ہے، بادشاہ کے حکم پر اس کو حاضر کیا گیا، بادشاہ نے اس روٹی کے ایک ٹکڑے کا چورہ بنا کر اس کی آنکھوں میں لگایا، جس سے وہ فوراً اچھا ہو گیا، بادشاہ نے کہا: یہ اس روٹی کا سرمہ ہے جو تھے لے کر آیا تھا۔ (۱)

### امام احمدؒ کے گھر سے چیونٹیوں کا نکلنا

حضرت عبداللہ (صاحبزادہ، ماتم) بیان کرتے ہیں کہ میں نے والد محترم کو دیکھا کہ آپ چیونٹیوں کو گھر سے نکالنے کے لئے خرچ کر رہے تھے، میں نے دیکھا کہ ساری چیونٹیاں چلی گئیں، اس کے بعد وہ بارہ نظر نہیں آئیں۔ (۲)

کلام کے ذریعہ فضل کھولنا

علی بن ہل بیان کرتے ہیں کہ میں نے یحییٰ بن معینؒ کو عفانؒ کے پاس دیکھا، آپؒ کے ساتھ امام احمد بن حنبلؒ بھی تھے، عفانؒ نے فرمایا: آج ہمارے پاس حدیث نہیں ہے۔ یحییٰ بن معینؒ نے کہا: کیا آپؒ کی مراد احمد بن حنبلؒ ہیں؟ حالانکہ وہ آپؒ کے پاس آچکے ہیں؟ عفانؒ نے فرمایا: دروازہ مقفل ہے، پاس باندی بھی نہیں ہے۔ یحییٰ بن معینؒ نے فرمایا: میں کھول دیتا ہوں، یہ کہہ کر یحییٰ بن معینؒ نے قفل پر کچھ پڑھا اور دروازہ کھول دیا، عفانؒ نے ارشاد فرمایا: کیا آپؒ بغیر چابی کے بھی قفل کھول سکتے ہیں؟ پھر آپؒ نے حدیث بیان کی۔ (۳)

### موت سے پہلے عمر بن عبدالعزیزؒ کا فرشتوں کو دیکھنا

لیث بن ابی رقیہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ نے فرمایا:

”مجھے بٹھاؤ لوگوں نے آپؒ کو بٹھا دیا، آپؒ نے تین بار فرمایا: میں وہی بندہ ہوں جس کو آپؒ نے حکم دیا، میں نے کوتاہی کی، آپؒ نے مجھے منع فرمایا میں نے نافرمانی کی؛ لیکن لا الہ الا اللہ۔ پھر ایک ہی جگہ اپنی نگاہوں کو مرکوز کرتے ہوئے فرمایا: میں بزرگم کی چیز دیکھ رہا ہوں، جو نہ انسان ہے اور نہ جن، پھر آپؒ کی روح پرواز کر گئی، اسی طرح کا واقعہ ابویوسفؒ کو بھی پیش آیا۔

خطابیؒ نے سری بن عبید اللہؒ سے نقل کیا ہے۔“ (۴)

## فرشتوں کا نظر آنا

حافظ ابن رجب حنبلی تحریر کرتے ہیں کہ میں نے ابوالمظفر یحییٰ بن محمد وزیر کو یہ کہتے سنا کہ ”میں ایک روز آنکھیں بند کئے چھت پر درود پڑھتا بیٹھا تھا کہ اچانک میری نظر ایک سفید کاغذ پر پڑی، جس میں کالی روشنائی سے وہ ذکر لکھا ہوا تھا جو میں کر رہا تھا؛ جیسے ہی میری زبان سے اللھم صل علی محمد وعلیٰ آلہٖ فوراً ایک لکھنے والی وحی الفاظ لکھ دیتا، میں نے دل میں کہا: ذرا آنکھیں کھول کر دیکھ لوں، جیسے ہی میں نے آنکھیں کھولیں کوئی شخص میری دائیں جانب سے اچھل کر چلا گیا میری نظر اس کے کپڑوں کی سفیدی پر پڑی، وہ حد درجہ سفید اور بھڑکیلے تھے۔“ (۱)

## آسمان کے کھلے ہوئے دروازہ کو دیکھنا

یحییٰ بن محمد وزیر اپنی کتاب ”الانصاح“ میں نقل کرتے ہیں کہ: میرے نزدیک صحیح یہ ہے کہ شب قدر اخیر عشرہ کی راتوں میں بدلتی رہتی ہے، مجھ سے ایک قابل اعتماد شخص نے بیان کیا کہ انھوں نے شب قدر ستائیسویں شب کو دیکھی۔ امیر المؤمنین الحقی لامر اللہ نے مجھے بتایا کہ انھوں نے بھی شب قدر کا مشاہدہ کیا، میرا مشاہدہ یہ ہے کہ (ایک رمضان میں) جمعہ کی رات اور اکیسویں شب تھی، میں شب قدر کی تلاش میں ذکر اللہ میں مشغول تھا، اس رات میں صبح تک نہیں سویا، جب سحر کے وقت کھڑا ہوا، تو میں نے آسمان میں قبلہ کی دائیں جانب ایک چوکور کھلا ہوا دروازہ دیکھا، میرا اندازہ یہ تھا کہ وہ حضور ﷺ کے حجرہ شریفہ کے اوپر ہے، میں تقریباً سو آیات پڑھنے کی مقدار تک اس کو برابر دیکھتا رہا، وہ دروازہ وہی سا کھلا ہوا رہا؛ حتیٰ کہ جب میں طلوع فجر کو معلوم کرنے کے لئے اپنی بائیں طرف سے شرق کی طرف جھانکا، تو اس وقت شروع ہو چکا تھا، میں پھر اس دروازہ کی طرف متوجہ ہوا، تو وہ غائب ہو گیا تھا، یہ واقعہ میرے نزدیک ان حقائق میں سے ہے جن کا میں نے خود مشاہدہ کیا ہے۔ (۲)

## شیخ عماد الدین کا تصرف

حافظ ابن رجب حنبلی شیخ عماد الدین مقدسی کے تذکرہ میں رقمطراز ہیں کہ:

”ایک روز میں بڑے بازار میں شیخ عماد کے چچے چچے چل رہا تھا کہ ستار بجانے کی آواز کان میں پڑی، ہم ستار بجانے والے کے پاس گئے، وہاں پہنچ کر شیخ نے ”لا حول ولا قوۃ الا باللہ العلیٰ العظیم“ پڑھا اور اپنی آستین کو زور سے جھٹکا، میں نے دیکھا کہ ستار بجانے والا گر اور اس کا ستار ٹوٹ گیا، ستار والے سے کہا گیا۔ یہ کیا ہوا؟ اُس نے جواب دیا۔ مجھے نہیں معلوم (کہ کیا ہوا)۔“ (۱)

### راز ہائے دل پر واقفیت

حافظ ضیاء نے ایک کتاب میں ارض مقدسہ کے مشائخ و بزرگان دین کی کرامتوں کے واقعات بیان کئے ہیں، اس کتاب کی ایک فصل میں شیخ عمادؒ کی کرامات نقل کیں جس کو میں نے ان کی ایک تحریر میں پڑھا۔ حافظ ضیاء بیان کرتے ہیں کہ میں نے مستجاب الدعاء شیخ ابوالحسن بن محمد مرادؒ سے سنا کہ:

”ایک دن شیخ عمادؒ ہمارے پاس آئے، میں آپ سے بہت سوالات کرنا چاہتا تھا، لیکن حیا مانع تھی اچانک آپ ہی میرے تمام سوالات کے جوابات دینے لگے۔“

ابوالحسن بن مشرق عطارؒ بیان کرتے ہیں کہ:

”ایک رات مجھے غسل کی حاجت ہوگئی، جس کی وجہ سے مجھ سے فجر کی نماز فوت ہوگئی، میں نے غسل کیا اور دن میں اس کی قضاء پڑھ لی، پھر جب ظہر کی نماز میں حاضر ہوا، تو شیخ عمادؒ التحیات میں تھے، میں نے نماز پڑھی، پھر آپ کو سلام کیا۔ آپ نے فرمایا اے شخص! ایک دن میں تجھ سے دو نمازیں فوت ہو گئیں، میں نے کہا: شیخ میں تابع ہوں۔ وہ فرماتے ہیں کہ میں نے اپنے گھر کے کسی فرد کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ مجھے کبھی لباس کی ضرورت پڑتی۔ یا کسی چیز کے کھانے کی خواہش پیدا ہوتی اور مجھے اس کا پتہ معلوم نہ ہوتا، تو شیخ عمادؒ دیر کی ضرورت اور خواہش کی وجہ میرے پاس بھیج دیتے۔“ (۲)

### مرد و عورت کی پوشیدہ باتوں پر اطلاع

ابوالفتح سلیمان بن ابراہیم الاسمر دئی وغیرہ فرماتے ہیں کہ:

”ایک روز وہ اور کچھ حضرات مسجد میں شیخ عذ کے پاس تھے، آپ نے ایک آدمی سے فرمایا: مسجد کے پیچھے جو مرد اور عورت ہے ان کے پاس جاؤ اور ان کو وہاں سے بھاگادو، وہ شخص وہاں گیا ایک آدمی اور عورت آپس میں بات چیت کر رہے تھے، اس نے ان دونوں کو علیحدہ کر دیا۔“ (۱)

## دلی خیالات کا کشف اور علامہ ابن تیمیہ کی تائید

علامہ ابن تیمیہ فرماتے ہیں کہ شیخ عز الدین احمد بن ابراہیم قاروٹی نے مجھ سے شیخ شہاب الدین سہروردی کا یہ قول نقل کیا کہ آپ نے فرمایا:

”میں نے ایک مرتبہ علم کلام پڑھنے کا ارادہ کیا؛ لیکن کتابوں کے متعلق بڑا متردد تھا کہ امام الحرمین کی الارشاد پڑھوں، یا شہرستانی کی نہایت الاقدام کا مطالعہ کروں، یا کسی دوسری کتاب کی ورق گردانی کروں (اسی اثنا میں میں) اپنے ماموں کے ہمراہ نجیب کے پاس گیا، وہ اس وقت شیخ عبدالقادر جیلانی کے پہلو میں نماز پڑھ رہے تھے۔ شیخ سہروردی بیان کرتے ہیں کہ شیخ جیلانی میری طرف متوجہ ہوئے اور فرمایا: اے عمر! قبر کا توشہ کیا ہے؟ قبر کا توشہ کیا ہے۔ میں فوراً اس ارادہ سے باز آ گیا، شیخ تقی الدین فرماتے ہیں میں نے یہ واقعہ شیخ موفق الدین بن قدامہ مقدسی کے ہاتھ کا لکھا ہوا ایک جگہ دکھا ہوا دیکھا۔“ (۲)

## ابن تیمیہ کا لوح محفوظ کو دیکھ کر غیب کی باتوں کی خبر دینا

علامہ ابن القیم جوزی فرماتے ہیں کہ:

”علامہ ابن تیمیہ نے ۶۹۹ھ میں اپنے اصحاب کو شام میں تاتاریوں کے داخل ہونے اور مسلمانوں کے لشکر کے شکست کھانے کی خبر دے دی تھی اور یہ بھی بتلادیا تھا کہ دمشق قتل اور اندھا دھند گرفتاریوں سے محفوظ رہے گا۔ البتہ لشکر اور مال کا نقصان ہوگا، یہ پیش قیاسی تاتاریوں کی پورش سے پہلے ہی کی تھی۔“

اس کے بعد پھر ۷۰۲ھ میں جبکہ تاتاری شام کی طرف بڑھ رہے تھے، اس وقت عام لوگوں اور امراء و حکام کو خبر دی

تاری کھست کھائیں گے اور مسلمان فوج کامیاب و فتح مند ہوگی اور اس پر آپؐ نے ستر سے زیادہ بار قسم کھائی، کسی نے فرمایا کیا حضرت انشاء اللہ کہیے، آپؐ نے فرمایا: ان شاء اللہ تحقیقاً نہ کہ تعلیقاً (یعنی اگر اللہ چاہے تو ایسا ہوگا نہیں بلکہ اللہ ای میں گئے) علامہ ابن قیمؒ فرماتے ہیں کہ میں نے آپؐ کو یہ بھی فرماتے ہوئے سنا کہ جب لوگوں نے اس پر بہت اصرار کیا، تو میں نے کہا: اصرار مت کرو اللہ تعالیٰ نے لوح محفوظ میں لکھ دیا ہے کہ وہ اس مرتبہ ضرور شکست فاش کھائیں گے اور مدد نصرت مسلمان فوجوں کے قدم چومے گی۔ (۱)

## علامہ ابن تیمیہؒ اور غیبی باتوں کی اطلاع

علامہ ابن قیمؒ جوڑی تحریر فرماتے ہیں کہ:

”جب علامہ ابن تیمیہؒ کے خلاف پورے ماحول کو گرم کر دیا گیا اور آپؐ کو شہید کرنے کے ارادہ سے مصر بلایا گیا، تو متعلقین و متعلمین آپؐ کو رخصت کرنے کیلئے اکٹھے ہوئے اور عرض کیا: مسلسل خطوط آرہے ہیں کہ پوری قوم آپؐ کے قتل کے درپے ہے، آپؐ نے فرمایا: اللہ کی قسم وہ مجھے کبھی قتل نہیں کر سکیں گے۔ لوگوں نے پوچھا تو کیا آپؐ قید کر دیئے جائیں گے؟ آپؐ نے جواب دیا: ہاں! اور میری قید کا زمانہ طویل ہوگا، پھر میں رہا ہو جاؤں گا اور صلی اللہ علیہ وسلم پوری جرأت کے ساتھ قرآن وحدیث کی تعلیمات پیش کروں گا۔ میں نے اپنے کانوں سے آپؐ کے یہ الفاظ سنے۔“

جب آپؐ کا ایک جانی دشمن جس کا لقب جاشکیر ہے، حاکم بنا اور لوگوں نے آپؐ کو اس کے حاکم بننے کی خبر دیتے ہوئے اس امر پر شکاک ظہار کیا کہ اب وہ آپؐ کے متعلق اپنے ناپاک ارادہ کو عملی جامہ پہناتے گا (یہ سن کر) آپؐ مجدد میں گر گئے۔ آپؐ سے مجددہ کرنے کی وجہ دریافت کی گئی تو فرمایا: جاشکیر کا حاکم بننا اس کی ذلت کی ابتداء اور عزت سے محرومی کا ذریعہ ہے اور اس کی حکومت کا زوال، بہت قریب آچکا ہے، پوچھا گیا یہ کب ہونے والا ہے؟ فرمایا: وہ قرط پر اپنے لشکر کے گھوڑوں کو ابھی نہیں باندھے گا کہ اس کی سلطنت فنا ہو جائے گی، چنانچہ آپؐ نے جس طرح خبر دی تھی اسی طرح ہوا اور یہ بات میں نے خود سنی ہے۔

اور ایک مرتبہ آپؐ نے فرمایا:

”میرے پاس میرے دوست احباب اور دیگر ایسے لوگ آتے ہیں کہ میں ان کے چہروں اور آنکھوں میں ایسے آثار دیکھتا ہوں، جن کو میں ان کے سامنے ذکر نہیں کرتا، میں نے یا کسی دوسرے شخص نے عرض کیا: اگر آپ ان کو مطلع کر دیں (تو بہتر ہوگا) آپ نے فرمایا: کیا تم یہ چاہتے ہو کہ میں بھی امراء کے کاہنوں کی طرح ایک کاہن بن جاؤں، ایک دن میں نے آپ سے درخواست کی اگر آپ ہمارے ساتھ یہی طرز اختیار کریں تو اصلاح اور استقامت میں زیادہ معاون ثابت ہوگا۔ آپ نے فرمایا: تم میرے ساتھ اس طرح ایک ہفتہ یا ایک مہینہ بھی نہیں گزار سکو گے، آپ نے ایک سے زیادہ مرتبہ میرے ان قلبی عزائم پر مجھے متنبہ فرمایا جو میں نے صرف اپنے دل میں رکھے تھے کسی سے اس کا تذکرہ نہیں کیا تھا، آپ نے مستقبل میں رونما ہونے والے کئی بڑے واقعات و حادثات کے بارے میں وقت کا تعین کئے بغیر پہلے سے ان کی اطلاع دیدی تھی، جن میں سے کچھ واقعات کو تو میں نے اپنی آنکھوں سے دیکھ لیا اور بقیہ کے ظہور کا منتظر ہوں اور آپ کے صف اول کے اصحاب نے جن باتوں کا مشاہدہ کیا، وہ میرے مشاہدات سے کئی گنا زیادہ ہیں۔“ (۱)

### علامہ ابن تیمیہؒ کا خیالات اور غیبی امور پر مطلع ہونا

حافظ عمر بن علی بزارؒ (۲) رقمطراز ہیں: کئی شہ حضرات نے مجھ سے علامہؒ کی کرامات کا اپنا ذاتی مشاہدہ بیان کیا۔  
اختصار کے ساتھ یہاں چند واقعات تحریر کرتا ہوں: سب سے پہلے اپنے مشاہدات میں سے دو واقعے سپرد قلم کر رہا

ہوں:

”ایک دفعہ میرے اور ایک عالم ساقی کے درمیان کچھ مسائل پر بحث و تکرار ہوگئی، جس میں گفتگو طویل پکڑ گئی، ہم ہر مسئلہ میں یہ کہہ کر بات ختم کرنے لگے کہ اس مسئلہ میں علامہ ابن تیمیہؒ کی طرف رجوع کریں گے اور آپ جس قول کو ترجیح دیں، اسے اختیار کریں گے۔ اسے میں علامہؒ تشریف لے آئے، جب ہم لوگوں نے پوچھنا چاہا، تو ہمارے سوال سے پہلے آپ ہی نے ہمارے موضوع بحث مسئلہ کو بالترتیب نہ صرف یہ کہ بیان کیا، ہمارے پیش کردہ اکثر دلائل کو بھی ذکر کرنا شروع کر دیا، آپ علماء کے اقوال بھی پیش



کرتے جاتے اور ان میں سے دلیل کی رو سے راجح قول کو ترجیح بھی دیتے جاتے؛ حتیٰ کہ ہمارے آخری سوال تک آپ ﷺ گئے، پھر آپؐ نے ہمارا یہ ارادہ بھی بیان کر دیا کہ ہم آپؐ سے معلومات کرنا چاہ رہے تھے۔ میں میرا دوست اور تمام حاضرین تعجب و حیرت میں پڑ گئے کہ کس طرح آپؐ نے ہمیں یہ سب بتا دیا اور اللہ تعالیٰ نے آپؐ پر ہمارے ارادوں کو ظاہر کر دیا۔“

جن دنوں میں میں آپؐ کی خدمت میں رہتا تھا، ان ایام میں کسی مسئلہ سے متعلق کوئی بات میرے ذہن میں آتی، تو ابھی وہ خیال پورا بھی نہیں ہوتا تھا کہ آپؐ وہ شب ذکر کرتے اور کئی طرح سے اس کا جواب دیدیتے تھے۔ قاری شیخ صالح احمد بن جریجیؒ نے مجھے اپنا واقعہ سنایا کہ:

”ایک مرتبہ میں نے دمشق کا سفر کیا، اتفاق سے جب میں دمشق پہنچا، تو میرے پاس خرچہ بالکل نہ تھا اور نہ وہاں میری کسی سے جان پہچان تھی، ایک دن میں حیران و پریشان دمشق کی گلیوں میں پھر رہا تھا کہ ایک شخص دوڑتا ہوا میرے پاس آیا اور سلام کیا، میرے چہرہ کو دیکھ کر مسکرایا اور یہ کہتے ہوئے ایک قہقہہ میرے ہاتھ میں جھماکی، جس میں کھرے درہم تھے کہ ان روپیوں کو خرچ کرو اور اپنے دل کو تمام اندیشوں سے فارغ کر لو، اللہ تعالیٰ تمہیں ضائع نہیں ہونے دیں گے۔ یہ کہہ کر اُلٹے پاؤں لوٹ گیا گویا کہ صرف میرے لئے ہی آیا تھا، میں نے اس کو دعائیں دیں اور اس سے مجھے بے انتہا خوشی ہوئی، میں نے وہاں کے لوگوں میں سے ایک شخص سے پوچھا، یہ کون شخص ہے؟ اس نے کہا تم ان کو نہیں پہچانتے یہ ابن تیمیہؒ ہیں، ایک طویل زمانہ سے میں آپؐ کی یہی عادت دیکھ رہا ہوں۔ دمشق جانے کا میرا سب سے بڑا مقصد آپؐ ہی سے ملاقات تھی، مجھے یقین ہو گیا کہ اللہ تعالیٰ نے آپؐ کو مجھ پر اور میری حالت پر مطلق فرما دیا، اس کے بعد میں جب تک دمشق میں رہا کسی کا محتاج نہیں بنا، بلکہ اللہ تعالیٰ نے مجھ پر فتوحات کا ایسا دروازہ کھولا، جس کا مجھے گمان بھی نہیں تھا، کچھ دنوں بعد میں ملاقات اور سلام کے ارادہ سے آپؐ کی خدمت میں حاضر ہوا، تو آپؐ نے میرا بڑا اکرام کیا اور دیر تک میری خبریت پوچھتے رہے۔“

حافظ بزاز لکھتے ہیں کہ قاری، عالم شیخ تقی الدین عبداللہ بن شیخ احمد بن سعیدؒ نے مجھ سے بیان کیا کہ: جن دنوں علامہ ابن تیمیہؒ مصر میں قیام پذیر تھے، میں نے وہاں کا سفر کیا، جب میں وہاں پہنچا، تو رات کا وقت تھا اور بڑا اتھکا ہوا اور بیمار تھا، ایک مقام پر میں اتر گیا، تھوڑی دیر نہیں گزری تھی کہ میں نے سہارا لیا کہ ایک شخص کینٹ کے ساتھ میرا نام پکار رہا ہے، میں نے اس کو جواب دیا، حالانکہ میں بڑا نحیف و کمزور ہو گیا تھا فوراً ہی علامہؒ کے شاگردوں کی ایک جماعت میرے پاس آئی، جن میں سے بعض سے میں نے دمشق میں ملاقات کی تھی، میں نے کہا: میرے آنے کی تم کو کیسے اطلاع ہوئی، میں تو اسی گھڑی اہرا ہوں، انھوں نے کہا کہ:

”علامہؒ نے ہم کو خبر دی کہ تم آئے ہوئے ہو اور بیمار ہو اور ہم کو یہ حکم دیا ہے کہ ہم جلد سے جلد تمہیں لے آئیں، نہ ہم نے کسی کو آتے ہوئے دیکھا نہ (اس کے علاوہ) ہمیں کچھ بتایا، تو میں نے جان لیا کہ یہ شیخ ابن تیمیہؒ کی کرامت ہے۔“

عبداللہ بن شیخ احمدؒ نے مجھ سے یہ بھی بیان کیا کہ دمشق کے قیام کے دوران میں بیمار ہو گیا۔ ایک مرتبہ مرض اتنا بڑھ گیا کہ اٹھنا بھی مشکل ہو گیا، مجھے صرف اتنا یاد ہے کہ میں نیم پہن کر اور تیز بخار میں تپ رہا تھا، اس وقت علامہ ابن تیمیہؒ میرے سر ہانے لگے۔

”آپؒ نے میرے لئے دعا کی اور فرمایا: عافیت مل گئی! چنانچہ مجھے آفاقہ ہو گیا صحت ہو گئی اور میں شفا یاب ہو گیا۔“

قاری مطرز زردوزؒ شیخ ابن عماد الدینؒ نے عبداللہ بن شیخ احمدؒ سے بیان کیا کہ: ایک دفعہ میں علامہ ابن تیمیہؒ کے پاس گیا، اس وقت میرے پاس خرچہ تھا، میں نے آپؒ کو سلام کیا، آپؒ نے جواب دیا: مرحبا کہا، مجھے اپنے قریب بٹھایا اور یہ نہیں پوچھا کہ تمہارے ساتھ خرچہ ہے یا نہیں ہے۔ چند دنوں بعد میری رقم ختم ہو گئی اور میں نے آپؒ کے پیچھے نماز ادا کرنے کے بعد لوگوں کے ساتھ مجلس سے نکلنے کا ارادہ کیا تھا کہ آپؒ نے روک لیا اور ان سے ہٹا کر مجھے بٹھالیا، جب مجلس پر خاست ہوئی تو مجھے درابم کی ایک مقدار دی اور فرمایا: تمہارے پاس اب خرچہ نہیں ہے، مان درابم کو استعمال کرو، مجھے بڑا تعجب ہوا اور یقین ہو گیا کہ پہلی مرتبہ جب میرے پاس خرچہ تھا اور جب وہ ختم ہو گیا اور مجھے رقم کی ضرورت پڑی تو اللہ نے آپؒ پر مشکف کر دیا۔

نیز ایک ایسے شخص نے مجھے بتایا، جس کو میں جھوٹا نہیں سمجھتا کہ جب مغلوں نے دمشق وغیرہ پر حملہ کرنے کے لئے شام پر چڑھائی کی تو دمشق میں زبردست زلزلہ آیا، جس سے لوگ وحشت زدہ ہو گئے۔ ایک جماعت آپؒ کے پاس آ کر مسلمانوں کے لئے دعا کرنے کی درخواست کی۔ آپؒ اللہ تعالیٰ کی طرف متوجہ ہوئے پھر فرمایا:

”خوشخبری سن لو کہ تین دن بعد فلاں دن اللہ کی نصرت تمہارے پاس آئے گی اور تم بہت سے سردوں کو ایک دوسرے پر پڑے ہوئے دیکھو گے۔ وہ شخص کہتے ہیں کہ اس ذات کی قسم جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے، یا جن الفاظ میں انھوں نے قسم کھائی۔ علامہ ابن حبیہ کی خبر کے مطابق صرف تین دن گزرے تھے کہ دمشق کے باہر ہم نے ان تاتاریوں کے سردوں کو ایک دوسرے پر اسی طرح پڑے ہوئے دیکھا جیسا شیخ نے کہا تھا۔“

نیک دل، صاحب تقویٰ بزرگ عثمان بن احمد بن یحییٰ نساچ نے مجھے بتایا کہ شیخ الاسلام ابن تیمیہ ہر ہفتہ دمشق کے دو خانہ میں جا کر بیماروں کی عیادت کرتے تھے، اپنی عادت کے مطابق ایک مرتبہ آپؒ دو خانہ تشریف لے گئے، مریضوں کی عیادت کرتے ہوئے ایک نوجوان تک بیٹھوئے، اس کے لئے دعاء صحت کی وہ فوراً صحت یاب ہو گیا اور سلام کرنے کی غرض سے شیخ کے پاس آیا۔

”جب آپؒ نے اس کو دیکھا، تو خندہ روئی سے ملے اس کو قریب کیا اس کو کچھ رقم دی اور فرمایا: اللہ نے تجھ کو شفا دیدی ہے، تو اللہ سے عہد کر کہ جلد سے جلد اپنے شہر کو لوٹ جائے گا، کیا یہ اچھی بات ہے کہ اپنی بیوی اور چار بیٹیوں کو لاوارث چھوڑ کر تو بیٹیں رہ جائے؟ اس نوجوان نے آپؒ کے ہاتھ کا بوسہ لیا اور عرض کیا: اے میرے آقا! میں آپؒ کے ہاتھ پر توبہ کرتا ہوں، آپؒ نے مجھے جو باتیں بتائیں اس سے مجھے بڑی حیرت ہوئی، میں ان کو بغیر ان واقفیت دینے چھوڑ کر چلا آیا تھا اور میری حالت کی خبر دمشق میں کسی کو نہ تھی۔“

شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ سلسلہ قادریہ کے حضرات صوفیاء میں تھے

پروفیسر جارج مقدسی نے ابن تیمیہؒ کے بارے میں تین مقالات لکھے۔ ان میں ایک مقالہ اس موضوع پر ہے کہ ابن تیمیہؒ سلسلہ قادریہ کے ایک صوفی تھے، یہ مقالہ مجلہ دی امریکن (۱) میں موجود ہے اور اس سلسلہ میں انھوں نے دلیل کے طور پر دو باتیں پیش کیں، پہلی بات یہ ہے کہ آپؒ کے اساتذہ قادری سلسلہ سے تعلق رکھتے ہیں، جن میں سب سے پہلے موفق الدین ابن تہامہؒ ہیں، جو شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کے براہ راست شاگرد اور بغداد کے مدرسہ قادریہ کے فارغ التحصیل ہیں، اسی طرح انھوں نے اس بات کو بھی اپنا مسئلہ بنایا کہ علامہ ابن تیمیہؒ اپنی کتابوں میں شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کا تذکرہ بڑے احترام اور عظمت کے ساتھ کرتے ہیں اور اپنے رسائل و کتب میں شیخ جیلانیؒ کو انیس القاب سے یاد کرتے ہیں، جن القاب سے وہ



## شیخ الاسلام ابن تیمیہؒ اور آپؒ کے درجات عالیہ

حافظ ابن عبد البر ہی حنبلی سنی نے ”العقود المدریہ“ میں قحی الدین ابن تیمیہؒ کے ایک شاگرد شیخ عبد اللہ بن نصر بن عبد الرحمن روئی کا ایک طویل مرثیہ نقل کیا: جو آپؒ نے علامہ ابن تیمیہؒ کی وفات پر کہا تھا عنوان سے متعلق اس کے بعض شعار کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔

(۱) آپؒ کا برین اسلام کے تمام اوصاف عالیہ کے حامل تھے، آپؒ نے ان اسلاف وائمہ کی صفات میں کئی کتا ہیں تصنیف فرمائیں۔

(۲) آپؒ صلحاء کے اخلاق اور ان کے کردار کے پیکر تھے: نیز صحیح عقائد میں بھی انھیں کے راستہ پر چا حزن تھے۔

(۳) مجھے بغیر کسی حیثیت و عصبت کے بتاؤ کہ آپؒ کے زمانہ میں قطب عالم اور مصب ابدال پر آپؒ کے سوا کوئی فائز ہوسکا ہے؟

(۴) اور ہمارے زمانہ میں عارفین کا سردار اور راہ ہدایت کا مینار آپؒ کے سوا کون ہے؟

(۵) آپؒ عم کے سمندر اور وہ قطب عالم ہیں، جن کا چرچہ چار دایگ عالم میں ہے اور جن کا فیض پھوٹ پھوٹ کر نکلنے والی خوشبو کی مانند نفاؤں کو معطر کئے ہوئے ہے۔

آپؒ ہی کا ایک دوسرا مرثیہ بھی ہے، جس کو حافظ صاحبؒ نے (۱) ذکر کیا ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے: آپؒ مرجع خلائق اور سارے لوگوں کے تاج تھے، صفات حمیدہ کے مجسم اور تمام عبادات کے جامع تھے، خلائق کے راز داں تھے، بڑے بڑے صوفیاء اور اہل مجاہدہ بھی آپؒ کی خوبیوں کو بیان کرنے میں حیرانی کا شکار ہیں۔

## علامہ ابن تیمیہؒ کا ناشتہ

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ: ایک مرتبہ میں ابن تیمیہؒ کی خدمت میں حاضر ہوا، آپؒ نے فجر کی نماز ادا فرمائی، پھر ذکر میں بیٹھ گئے، حتیٰ کہ نصف النہار کا وقت قریب ہو گیا، پھر میری طرف متوجہ ہو کر فرمایا: یہ میرا ناشتہ ہے، اگر میں ناشتہ نہ کروں تو میری قوت ختم ہو جائے، یا اسی طرح کی بات ارشاد فرمائی اور ایک دفعہ مجھ سے فرمایا تھا کہ: میں کبھی کبھی اپنے نفس کو تازہ دم کرنے اور اس کو آرام پہنچانے کی نیت سے ذکر کو ترک کر دیتا ہوں، تاکہ میں اس راحت کے ذریعہ دوسرے ذکر کیلئے تازہ دم ہو جاؤں، یا اسی مفہوم کی کوئی بات آپؒ نے کبھی تھی۔ (۲)

## ابن تیمیہؒ کے لیے دُنیا بھی جنت

علامہ ابن قیم الجوزیہؒ علامہ ابن تیمیہؒ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ:

”دُنیا میں بھی ایک جنت ہے، جو اس میں داخل نہیں ہوا، وہ آخرت کی جنت میں بھی داخل نہیں ہوگا، ایک مرتبہ مجھ سے فرمایا: میرے دشمن میرا کیا بگاڑ لیں گے؟ میں جنت ہوں اور میرا بارغ میرے سینہ میں ہے، اگر میں کہیں چلا جاؤں، تو وہ بھی میرے ساتھ رہتا ہے۔ مجھ سے جدا نہیں ہوتا، میری قید گوشہ نشینی ہے، میرا نقل و حرکت ہے اور میری جلا وطنی سیاحت ہے، پھر فرمایا: پاک ہے وہ ذات جس نے اپنی حاقات سے پہلے اپنے بندوں کو جنت دکھادی، دُنیا ہی میں اس کے دروازے ان کے واسطے کھول دیئے اور اس کی خوشبوؤں، ہواؤں اور باد نسیم کے جھونکوں سے ان کو محظوظ کیا، جس کی پوری قوت اور صلاحیت اس کو حاصل کرنے اور اس کی طرف بڑھنے میں لگ گئی۔“ (۱)

## مسائل تصوف کے متعلق شیخ عبداللہ بن محمد بن عبدالوہابؒ کا موقف

شیخ عبداللہؒ فرماتے ہیں کہ:

”ہم حضرات صوفیاء کے سلسلہ اور باطن کے رذائل کی صفائی کا نکار نہیں کرتے، جب تک کہ سالک احکامات شرعیہ اور صحیح فہم پر قائم رہے۔“ (۲)

## شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ اور مقامات تصوف

آپ اہل لغات کی تیسری فصل میں ص ۱۳۱ پر تحریر فرماتے ہیں:

”اللہ تمہیں ہدایت دے یہ بات اچھی طرح جان لو کہ اللہ تعالیٰ نے محمدؐ کو جس ہدایت کے ساتھ بھیجا، وہ ہم نافع ہے اور جس دین حق کو دے کر معوث فرمایا، وہ نیک عمل ہے؛ چنانچہ اہل دین میں بعض لوگ وہ ہیں، جو علم فقہ میں مشغول و مصروف ہیں اور اسی سے لگاؤ رکھتے ہیں؛ جیسے فقہاء کرامؒ اور بعض وہ ہیں، جو عبادت الہی اور طلب آخرت میں منہمک ہیں؛

جیسے صوفیاء کرام: اس لیے اللہ تعالیٰ نے اپنے نبی ﷺ کو ایسا دین دے کر بھیجا، جو دونوں قسموں کو شامل ہے۔“

اور اسی کتاب کی دوسری فصل میں ص ۴۲ پر آپ رقمطراز ہیں:

”اللہ تم پر رحم کرے یہ بات اچھی طرح سمجھ لو کہ یہ چاروں کلمات اپنے اختصار کے باوجود سارے دین کا مدار ہیں، چاہے حکم علم تفسیر میں گفتگو کرے، یا علم اصول میں، یا روحانی اعمال جن کو علم سلوک سے تعبیر کیا جاتا ہے گفتگو کرے۔“

اسی طرح اپنے مصنفات کے ضمیمہ میں ص ۱۸۲ پر تحریر کرتے ہیں:

”یہ بات یقینی ہے کہ اہل اس کے الفاظ اور معانی دونوں کی تبلیغ پر مامور ہے اسی وجہ سے آپ نے ان حضرات کے بارے میں یہ خبر دی کہ وہ علمی رسوخ کے کمال کے ساتھ دلوں کی پاکیزگی میں بھی کامل ہوں گے، لیکن متاخرین میں ان کی تعداد بہت تھوڑی ہے، اسی وجہ سے کہا جاتا ہے کہ ایک شخص فقیہ بھی ہو، صوفی بھی ہو، عالم اور زاہد بھی ہو، ایسا ہونا عجائبات میں سے ہے۔“

اور صفحہ ۱۲۳ پر لکھتے ہیں:

”اللہ کی نفسِ محبت اس کی عبادت کی جز ہے اور اس محبت میں خرابیِ شرک کی جز ہے، اسی بناء پر اہل معرفت مشائخ صوفیاء حصولِ علم کی بارِ ہا وصیت کرتے تھے۔“

مولانا کی چوتھی فصل میں ص ۸۴ پر تحریر فرماتے ہیں:

”جب اصداغ قلب اور اللہ تک پہنچانے والے راستہ پر اس کی استقامت اور اصحابِ مجاہدہ و اہل سلوک کی ریاضتوں کی بنیاد ان چاروں ارکان پر ہے۔“

(توان کو مضبوطی سے تھامنا چاہیے)

حافظ ابن قیم جوزیؒ اور آپ کا تصوف

آپؒ راہِ سلوک کے تمام علوم سے واقف اور اہل تصوف کے کلام ان کے اصطلاحات اور اسرار و رموز کے بڑے عالم تھے، آپؒ کثیر العبادہ اور تجربہ کے بڑے پابند تھے، بہت لمبی لمبی نمازیں پڑھتے بڑے عبادت گزار ذکر الہی کے شیدائی، اللہ

کی محبت میں غرق، تو بے استغفار میں منہمک، اللہ کے سامنے اپنی عاجزی اور محتاجی کے اظہار میں لگے ہوئے اور ہر وقت اس کی بندگی کی چوکھٹ پر اپنے آپ کو ڈالے ہوئے رہتے، میں نے ان اوصاف میں ان کے جیسا دوسرا نہیں دیکھا۔ اپنے قید کے زمانہ میں آپ ہر وقت مدبر و تفکر کے ساتھ قرآن کی تلاوت میں مشغول رہتے، جس کے نتیجے میں آپ کے قلب پر خیر کے بے شمار دروازے وا ہوئے اور ذوقِ سلیم و صحیح و چدان کا حصہ وافر عطا ہوا، اسی سبب سے اہل معرفت کے علوم میں کلام کرنے اور ان کے اسرار پر مطلع ہونے کی قدرت و مہارت آپ کو حاصل ہوئی، آپ کی کتابیں اس سے بھری پڑی ہیں۔ (۱)

### امام احمد بن حنبلؒ ابدال میں سے تھے

علامہ ابن الحسینؒ فرماتے ہیں کہ:

”حمون بردئیؒ ایک حدیث لکھنے کیلئے ابو زرعہؒ کے پاس آئے، انھوں نے ابو زرعہؒ کے گھر میں بہت سے برتن اور گدے پڑے ہوئے دیکھے، جو ان کے بھائی کے تھے تو انھوں نے حدیث لکھنے بغیر لوٹ جانے کا ارادہ کیا، رات کو انھوں نے خواب میں دیکھا کہ وہ ایک حوض کے کنارے کھڑے ہیں، ایک شخص کا سایہ ان کو پانی میں نظر آیا، اس نے کہا: کیا تو وہی آدمی ہے جس نے ابو زرعہؒ سے بے توجہی اور بے رغبتی کی تھی، کیا تجھے پتہ نہیں کہ احمد بن حنبلؒ ابدال میں سے تھے، جب ان کا انتقال ہو گیا، تو اللہ نے ابو زرعہؒ کو ان کا جانشین بنایا۔“ (۲)

### پیر کی صفات اور راہِ سلوک میں اس کی اہمیت

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ: جب بھی کوئی شخص کسی آدمی کی رہنمائی اور رہبری میں زندگی گزارنے کا ارادہ کرے تو سب سے پہلے یہ دیکھے کہ وہ ذاکرین میں سے ہے یا عاقلوں میں سے، وہ خواہشات کا غلام ہے، یا دُجی الٰہی کا بندہ، اگر وہ خواہشات نفسانی کا پیروار اور اہل غفلت میں سے ہو، تو اس کا حال حد سے گزر گیا ہے۔ تو آدمی اپنے شیخ مقتدا اور اپنے رہبر کو خوب دیکھ بھال لے، اگر اس کو ایسا (خواہشات میں پڑا ہوا) پائے، تو اس سے دور ہو جائے اور اگر یہ دیکھے کہ اس پر اللہ تعالیٰ کی یاد اور سنت کی اتباع غالب ہے اور وہ حد و حد سے تجاوز کرنے والا نہیں ہے؛ بلکہ اپنے معاملہ میں بہت ہی محتاط اور چوکنا رہتا ہے تو اس کے دامن کو حجام لے۔ (۳)



## ذکر الٰہی ولایت کا منشور

علامہ ابن قیم جوزی فرماتے ہیں کہ:

”سب سے بنیادی اصول، تمام سلاسل سلوک کا راستہ اور ولایت کا منشور ذکر الٰہی ہے، جس کو ذکر کا حصہ وافر نصیب ہو گیا، اس کے لئے اللہ کے قرب کا دروازہ کھل گیا؛ لہذا وہ اپنے دل کو خوب پاک و صاف رکھے اور اپنے رب کریم کا قرب حاصل کر لے، اپنی ہر مراد کو وہ اللہ کے پاس پالے گا کیونکہ جس نے اللہ کو پالیا، اس کو ہر چیز مل گئی اور جس نے اللہ (کی رضا) فوت کر دی، اس نے ہر چیز کھو دی۔“ (۱)

روحوں کی آپس میں ملاقات اور زندوں کے اعمال کا ان کے سامنے پیش ہونا

عاصم محمد ریگی کی اولاد میں سے ایک شخص بیان کرتے ہیں کہ میں نے عاصم محمد ریگی کو ان کے انتقال کے دو سال

بعد خواب میں دیکھا، میں نے پوچھا:

”کیا آپ کو موت نہیں آئی؟ انھوں نے کہا: ہاں! آئی ہے، میں نے پوچھا: آپ اب کہاں ہیں؟ جواب دیا: جہنم میں جنت کے ایک باغ میں ہوں، ساتھ میں میرے دوست احباب بھی ہیں، ہم ہر جمعہ کی رات اور صبح بکر بن عبد اللہ مرنی کے پاس جمع ہوتے ہیں اور تمہارے احوال سے واقفیت حاصل کرتے ہیں۔ میں نے عرض کیا: تمہارے جسم جمع ہوتے ہیں، یا تمہاری روحیں؟ فرمایا: ناممکن ہے کہ (جسم جمع ہوں کیونکہ) جسم تو بوسیدہ ہو گئے، بلکہ روحیں جمع ہوتی ہیں۔ میں نے پھر سوال کیا ہم جب تمہاری زیارت کے لئے قبرستان آتے ہیں، کیا تم کو اس کا علم ہوتا ہے؟ فرمایا ہاں! جمعہ کی پوری رات اور ہفتے کے دن سورج کے طلوع ہونے تک (تمہارے آنے کا) ہمیں علم ہوتا ہے، میں نے کہا: دوسرے ایام میں کیوں نہیں ہوتا؟ ارشاد فرمایا جمعہ کے دن کی فضیلت اور اس کی عظمت کی وجہ سے۔“ (۲)

علامہ ابن قیمؒ اسی کتاب کے ص/۱۰ پر قیصر از ہیں:

”اس سے آگے کی بات یہ ہے کہ میت کو اپنے عزیز و اقارب اور رشتہ داروں کے اعمال کا علم ہوتا رہتا ہے۔ امام عبداللہ بن المبارکؒ حضرت ابو ایوبؓ سے نقل کرتے ہیں کہ زندوں کے اعمال سردوں پر پیش کئے جاتے ہیں، مرنے والے اپنے اعمال دیکھ کر بے حد خوش ہوتے ہیں اور مرنے والے اعمال دیکھ کر دعاء کرتے ہیں کہ: اے اللہ! اس شخص کو اس سے ہٹا دے۔“

شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ کا حدیث سے ابدال کو ثابت کرنا علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں کہ:

”وہ لوگ اہل سنت والجماعت ہیں، ان کے نذر صدیقین، شہداء اور صالحین ہیں، انہیں میں ہدایت کے مینار اور ظلمتوں میں نور کے چراغ ہیں، وہ ایسے لوگ ہیں جو احادیث میں وارد شدہ فضائل و مناقب کے حامل ہیں، ان میں ابدال اور مقتدا ہیں، جن کی صراطِ مستقیم پر ثابت قدمی، علم و عمل اور فہم و فراست پر سارے مسلمانوں کا اتفاق ہے اور وہی طائفہ منصورہ ہیں، جن کے متعلق نبی کریم ﷺ نے یہ پیشین گوئی فرمائی کہ: میری امت میں ہر وقت ایک جماعت حق پر ثابت قدم رہے گی، مخالفین و معاندین ان کا بال بھی ہیکا نہیں کر سکیں گے یہاں تک کہ قیامت قائم ہو جائے۔“ (۱)

پوشیدہ امور اور دلی خیالات پر اطلاع

حضرت ابراہیم خواصؒ بیان کرتے ہیں کہ:

”ایک مرتبہ میں جامع مسجد میں تھا، اسی وقت ایک حسین و جمیل نوجوان آیا، جس کے پاس سے عمدہ خوشبو آ رہی تھی اور چہرہ سے شرافت و پاکیزگی جھلک رہی تھی۔ میں نے اپنے پاس بیٹھے ہوئے لوگوں سے کہا: مجھے اب لگتا ہے کہ یہ یہودی ہے، ان لوگوں کو یہ بات بُری لگی، تھوڑی دیر بعد میں نکل گیا، تو وہ بھی باہر آیا؛ لیکن وہ پھر ان لوگوں کے پاس لوٹ کر گیا اور کہنے لگا: میرے بارے میں وہ شیخ کیا کہہ رہے تھے؟ لوگ بتانے سے شرمانے لگے، تو وہ اصرار کرنے لگا۔ لوگوں نے بتایا: وہ کہہ رہے تھے کہ تم یہودی ہو۔ وہ فوراً میرے پاس آیا،

میرے ہاتھوں پر جھک گیا اور اسلام لے آیا، میں نے پوچھا کہ: اس کا کیا سبب ہے؟ اس نے کہا ہم نے اپنی کتاب میں یہ لکھا ہوا دیکھا کہ صدیق کی فراست کبھی نہیں چوکتی، میں نے سوچا کہ کیوں نہ میں مسلمانوں کا امتحان مول اور ان کو دیکھوں، پھر میرے دل میں خیال آیا کہ اگر مسلمانوں میں کوئی صدیق ہو سکتا ہے، تو اسی جماعت (صوفیاء) میں ہو سکتا ہے، اسی غرض کے لئے میں نے مسلمانوں کو مغالطہ میں ڈالا، لیکن جب آپ کو میری حالت کی خبر ہو گئی اور مجھ کو پہچان لیا، تو مجھے یقین ہو گیا کہ آپ صدیق ہیں۔“ (۱)

ابوسعید خدری فرماتے ہیں:

”ایک مرتبہ میں مسجد حرام گیا، اسی وقت ایک فقیر بھی داخل ہوا، جس پر دو پرانی چادریں تھیں، وہ کچھ مانگ رہا تھا۔ میں نے دل میں کہا: ایسے ہی افراد لوگوں پر بوجھ ہوتے ہیں، تو اس نے میری طرف دیکھتے ہوئے یہ آیت پڑھی: ”واعلموا ان اللہ یعلم ما فی انفسکم فاحذروہ“ (۲) ابوسعید فرماتے ہیں کہ یہ سن کر میں نے دل ہی دل میں توبہ کر لی، اس فقیر نے مجھے پکارا اور یہ آیت پڑھی ”وہو الذی یقبل التوبۃ عن عباده“ (۳) حضرت ابوہریرہؓ بوشٹی اور حسن حداد دونوں حضرات ابوالقاسم مندویؒ کی عیادت کیلئے نکلے، راستہ میں انھوں نے آدھے درہم کے سیب ادھار قیمت پر خرید لئے، جب یہ حضرات ابوالقاسم کی خدمت میں حاضر ہوئے، تو آپؒ نے فرمایا: یہ کیسی ظلمت ہے؟ یہ سن کر وہ دونوں باہر چلے گئے اور کہنے لگے: ہم سے کون سا عمل ہو گیا؟ شاید ادھار قیمت پر سیب خریدنے کی وجہ سے آپؒ نے یہ فرمایا، پھر انھوں نے قیمت ادا کی اور واپس آپؒ کی خدمت میں آئے۔ جب آپؒ کی نگاہ ان دونوں پر پڑی، تو آپؒ نے فرمایا: کیا یہ ممکن ہے کہ انسان اتنی جلدی ظلمت سے نکل آئے؟ تم دونوں مجھے بتاؤ کہ تمہارا واقعہ کیا ہے؟ تو ان دونوں نے اپنا واقعہ بیان کر دیا، ابوالقاسم منادیؒ نے فرمایا: سچ کہتے ہو، تم میں سے ہر ایک شمن کی ادا انگلی میں یہ چاہتا تھا کہ ہمارا ساتھی ادا کر دے اور میوہ فروش ادا انگلی شمن کا مطالبہ کرنے سے جیا کر رہا تھا۔“ (۴)

حضرت جنید بغدادیؒ کی خدمت میں ایک نوجوان رہتا تھا، جو (مے) خیالات پر لوک دیا کرتا تھا، حضرت جنید بغدادیؒ کے سامنے اس کا ذکر کیا گیا، تو آپؒ نے اس سے فرمایا: یہ کیا مسئلہ ہے، جو تمہارے متعلق کہا جا رہا ہے؟ اس نے کہا: حضرت آپؒ کچھ سوچ لیجئے! جنیدؒ نے فرمایا: میں نے سوچ لیا، نوجوان نے کہا: آپؒ نے ایسی ایسی بات سوچی ہے۔ فرمایا: نہیں، نوجوان نے کہا: دوسری بار اور کچھ سوچ لیجئے! جنیدؒ نے فرمایا: میں نے سوچ لیا، نوجوان بولا: آپؒ نے فلاں فلاں بات سوچی ہے، آپؒ نے فرمایا: نہیں، نوجوان نے کہا: کوئی تیسری چیز کا خیال کر لیجئے! فرمایا: میں نے کر لیا، نوجوان نے عرض کیا: آپؒ نے ایسی ایسی بات کا خیال کیا ہے، آپؒ نے فرمایا: نہیں، تب نوجوان بول پڑا، عجیب بات ہے، آپؒ تو سچ کہہ رہے ہیں اور میں اپنے قلب سے زیادہ واقف ہوں، جنید بغدادیؒ نے فرمایا: پہلی دوسری اور تیسری ہر بار تم نے سچ کہا، لیکن میں نے بطور امتحان کے یہ دیکھنا چاہا کہ تمہارا دل تبدیل ہوتا ہے، یا نہیں؟ (۱)

ابو زکریا نیشیؒ کے انتقال سے پہلے ان کے اور ایک عورت کے درمیان کچھ تعلقات تھے۔ ایک مرتبہ آپ ابو عثمان جرئیؒ کے قریب کھڑے ہو کر اس عورت کے بارے میں کچھ سوچنے لگے، تو ابو عثمانؒ نے ان کی طرف نگاہ اٹھائی اور فرمایا: کیا تمہیں شرم نہیں آتی؟ (۲)

### مردوں کا خواب میں زندوں کو نبیؐ کی اطلاع دینا

صعب بن جشمہؒ اور عوف بن مالکؒ کے درمیان مواخاۃ تھی۔ ایک مرتبہ صعبؒ نے عوفؒ سے کہا: ہم میں سے جس کا بھی پہلے انتقال ہو جائے، وہ اپنے کو خواب میں دکھانے کی کوشش کرے۔ صعبؒ نے کہا: کیا ایسا ہوگا؟ آپؒ نے فرمایا: ہاں! جب صعبؒ کا پہلے انتقال ہو گیا، تو عوفؒ نے خواب میں دیکھا کہ صعبؒ آگئے ہیں۔ عوفؒ بیان کرتے ہیں کہ میں کہا: اے بھائی! تمہارے ساتھ کیا معاملہ ہوا؟ انھوں نے جواب دیا: مصیبتوں کے بعد ہماری مغفرت کر دی گئی۔ عوفؒ کہتے ہیں کہ میں نے ان کی گردن میں ایک سیاہ دھبہ دیکھ کر پوچھا کہ: بھائی یہ کیسا نشان ہے؟ انھوں نے بتایا کہ: میں نے فلاں یہودی سے دس دینار ادھار لئے تھے، وہ میرے ترکش میں ہیں ان کو اس یہودی کو واپس کر دو۔ عوفؒ کہتے ہیں کہ میرے بھائی نے مجھے یہ بھی بتایا کہ ان کی موت کے بعد خاندان میں جو بھی حادثہ پیش آیا، ان کو اس کی خبر مل گئی، حتیٰ کہ ہماری اس بٹی کی بھی جس کو مرے ہوئے چند دن ہوئے تھے، انھوں نے یہ بھی بتایا کہ ان کی ایک بیٹی کا چھ دنوں کے اندر انتقال ہو جانے کا؛ لہذا اس کے ساتھ اچھا سلوک کرو، جب صبح ہوئی تو میں نے سوچا: اس میں تو کوئی نبیؐ کی اطلاع ہے، پھر میں ان کے گھر والوں کے پاس آیا۔ انھوں نے خوش آمدید کہا اور بولے: کیا اپنے بھائیوں کے پسماندگان کے ساتھ تمہارا یہی

سلوک ہے؟ صحابہؓ کے انتقال کے بعد سے اب تک تم ہمارے پاس نہیں آئے، میں نے معذرت خواہی کی، جیسا کہ دوسرے لوگ معذرت خواہی کرتے ہیں، پھر میں نے ترش پر نظر ڈالی اس کو اتارا اور جو کچھ اس میں تھا، اس کو نکال لیا تو اس میں وہ ایسی ہی مجھے لگتی، جس میں دینار تھے۔ میں نے وہ دینار اس یہودی کے پاس بھیج دیئے اور اس سے دریافت کیا کہ اس کے علاوہ تمہارا اور کچھ قرض صحابہؓ پر ہے؟ اس نے کہا اللہ تعالیٰ صحابہؓ پر رحم کرے، وہ رسول اللہ ﷺ کے بہترین صحابہ میں سے تھے، یہ دینار انھیں کوہدہ ہیں۔ میں نے کہا: مجھے پوری بات بتا، اس نے کہا: ہاں میں نے ان کو دس دینار قرض دیئے تھے۔ میں نے وہ دینار اس کے آگے پھینک دیئے۔ اس نے وہ دینار بغور دیکھ کر کہا: بخدا یہ عینہ وہی دینار ہیں، جو میں نے ان کو دیے تھے۔ میں نے دل میں سوچا کہ یہ پہلی بات ہے (جو سچ ہوئی) پھر میں نے ان کے گھر والوں سے پوچھا کہ کیا حضرت صحابہؓ کی وفات کے بعد تمہارے گھر میں کوئی حادثہ رونما ہوا؟ انھوں نے جواب دیا: ہاں! ہمارے گھر میں ایک حادثہ پیش آیا۔ میں نے ان سے وہ حادثہ بیان کرنے کو کہا، تو انھوں نے بتایا کہ: ہمارے ہاں ایک بلی تھی جس کو مرے ہوئے چند دن گزرے ہیں۔ میں نے اپنے جی میں کہا: یہ دونوں باتیں پوری ہوئیں، پھر میں نے دریافت کیا کہ بھائی صحابہؓ کی لڑکی کہاں ہے؟ انھوں نے بتایا کہ وہ کھیل رہی ہے۔ میں اس کے پاس گیا اس پر (شفقت سے) ہاتھ پھیرا، اس کو بوسہ کیا، پھر میں نے اس کے گھر والوں سے کہا کہ اس کے ساتھ اچھا برتاؤ کرو، چھ روز کے اندر وہ لڑکی اللہ کو پیاری ہو جائے گی۔ (۱)

علامہ ابن عبد البر ثابت بن قیس بن شماسؒ کی صاحبزادی سے نقل کرتے ہیں کہ: جنگ یمامہ کے موقع پر ثابت بن قیسؒ حضرت خالد بن ولیدؒ کے ساتھ میلہ کذاب سے قتال کے لئے نکلے، جب دونوں فوجوں کا آسنا سامنا ہوا، تو حضرت ثابتؒ اور سالم مولیٰ ابی حذیفہؒ نے فرمایا ہم حضور اکرم ﷺ کی ہمراہی میں اس طرح سے نہیں لڑتے تھے، یہ کہہ کر دونوں نے ایک ایک گڑھا کھود لیا اور اس میں بیٹھ کر ثابت قدمی کے ساتھ لڑتے رہے، اسی دوران ثابتؒ شہید ہو گئے۔ اسی دن حضرت ثابتؒ کے بدن پر ایک ٹکس زرہ تھی، ایک مسلمان کا وہاں سے گزر ہوا، تو انھوں نے وہ زرہ لے لی، رات میں حضرت ثابتؒ ایک مسلمان کے خواب میں آئے اور فرمایا: میری تم کو ایک وصیت ہے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تم یہ کہہ کر کہ یہ تو ایک خواب ہے اس وصیت کو ضائع کر دو، کل جب میں شہید کر دیا گیا، تو ایک مسلمان کا میرے پاس سے گزر ہوا، انھوں نے میری زرہ لے لی، اس شخص کا پڑاؤ فوج کے سب سے آخری کنارے پر ہے، ان کے خیمہ کے پاس ایک گھوڑا ہے، جو طول میں ایک رفتار سے دوڑتا ہے، زرہ پر ہانڈی کو اوندھا کر کے رکھ دیا گیا ہے اور اس ہانڈی پر ایک شخص متعین ہے، تم فوراً حضرت خالدؒ کے پاس جاؤ اور ان سے کہو کہ وہ میری زرہ کے پاس کسی کو بھیج کر اس کو لے لیں اور جب مدینہ منورہ پہنچ کر خلیفہ رسول اللہ ﷺ



بھوے سے حالت جنابت میں آپؐ کی مجلس میں بیٹھ گیا۔ شیخ نے ایک شخص کو پکار کر کہا اس جینی سے کہہ دو کہ وہ جا کر غسل کر کے آئے، میں نے سنا کہ آپؐ پہلے کسی شخص میں کوئی بُرائی دیکھتے، تو چپکے سے کہہ دیتے تھے کہ تم فلاں عمل میں مبتلا ہو، تمہاری آنکھوں میں فلاں گناہ نظر آ رہا ہے، اس پر دوست احباب نے آپؐ کو ملامت کی کہ آپؐ لوگوں کو اپنے آپ سے دُور کر رہے ہیں، آپؐ نے فرمایا: تو پھر کیا کروں؟ میں لوگوں کی نگاہوں میں یہ چیز دیکھتا ہوں۔ انھوں نے کہا اگر آپؐ کو یہ چیزیں نظر بھی آ رہی ہیں، جب بھی یہ عمل مناسب نہیں ہے، اس کے سبب آپؐ لوگوں کو اپنے سے متنفر اور ان کو رسوا کر رہے ہیں، اس کے بعد آپؐ جب بھی کسی شخص کو دیکھتے اور وہ ہیں پر کوئی دوسرا بھی ہوتا، تو آپؐ اس شخص کی طرف روئے سخن کئے بغیر اس کو سرزنش فرماتے اور یوں کہتے تھے بعض لوگ ایسی ایسی چیز دیکھتے ہیں اور یہ یہ عمل کرتے ہیں اور پھر اس عمل کی مذمت بیان فرماتے۔ (۱)

## آخرت کے حالات کا کشف اور حضرت جبرئیلؑ سے بات چیت

یوسف بن عبدالبہادی مقدسی حنبلیؒ اپنے دادا احمد بن حسن بن احمد بن عبدالبہادی کے تذکرہ میں تحریر کرتے ہیں کہ میں نے ان کے مرض الوفات میں ایسی کئی باتوں کا مشاہدہ کیا، جو میرے نزدیک ان کی دلالت آخرت کے احوال کے کشف اور کئی موقعوں پر موت سے ان کی رضامندی کی علامات دیکھنے کو ملیں، جب بھی ان کو اچھو لگتا، وہ حضرت جبرئیلؑ سے اعانت طلب کرتے ہوئے کہتے: اے روح اللہ! ان کو مجھ سے ہٹاؤ اور میں جب بھی ان کے پاس بیٹھتا، تو وہ مجھ سے کچھ کہتے تو میں ان سے کہتا آپؐ بہت اچھے اور خیریت سے ہیں، تو وہ قسم کھاتے اور فرماتے مجھے دُنیا میں رہنے کی خواہش نہیں ہے؛ البتہ میرا معمول تھا کہ میں برہنہ ز کے بعد ان کے لئے عافیت کی دعا کرتا۔ (۲)

## غیبی امور کی اطلاع

حضرت ربیعؒ فرماتے ہیں کہ میں، حزقی اور یونسؑ، امام شافعیؒ کی خدمت میں حاضر تھے۔ آپؒ نے ہماری طرف نگاہ کی اور مجھ سے فرمایا تم حدیث شریف کی خدمت کرتے ہوئے اس دنیا سے رخصت ہو جاؤ گے۔ حزقی کی طرف دیکھ کر فرمایا اگر شیطان ان سے مناظرہ کرے تو یہ اس کو جواب کر دیں گے اور اس پر غالب آ جائیں گے۔ اس کے بعد یونسؑ نے فرمایا لوہے میں تمہارا انتقال ہوگا۔ ربیعؒ فرماتے ہیں کہ یونسؑ جب قید و بند کے دُور سے گزر رہے تھے، میں ان کے پاس گیا تو میں نے دیکھا کہ وہ بیڑیوں میں جکڑے ہوئے ہیں۔ (۳)

۱۔ دُررُملِّ حَقِيقَاتُہٗن رَجَبِ ص ۶۲/۶۳۔ تذکرہ اہل بیت بن محمد حنبلیؒ ج ۱ ذیل مل جلتا حدیث رَجَب ۱۸۔ سیرۃ الامامین ص ۱۰/۱۱۔ تذکرہ امام شافعیؒ

## ابدال وادتاد

علامہ ذہبیؒ نقل کرتے ہیں کہ: ربیع بن حراشؓ کی وفات ۱۰ھ میں ہوئی۔ آپؓ اس ذرین عہد کے علماء و ائمہ کی جماعت اور پوری خلافت اسلامیہ کے بہادر مجاہدین کی صف میں ایک عظیم انسان تھے اور ان عابدوں کے سر تاج تھے، جو ابدال یا ادتاد میں شمار ہوتے ہیں۔ (۱)

خطیب بغدادیؒ محمد بن یحییٰ جو اپنا کفن ہر وقت اپنے ساتھ رکھتے تھے کے تذکرہ میں سند کے ساتھ ان کا قول نقل کرتے ہیں کہ: ”رملیہ“ میں عمار نامی ایک شخص رہا کرتے تھے، جن کے بارے میں لوگوں کا کہنا تھا کہ وہ ابدال میں سے ہیں۔ ایک مرتبہ ان کو پیٹ میں درد ہوا، میں ان کی عیادت کے لئے گیا، مجھے یہ خبر پہلے چل چکی کہ انھوں نے ایک خواب دیکھا ہے اس ”واقعہ“ میں انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ میں نے حضرت خضرؑ کو دیکھا، تو ان سے دریافت کیا، آپ قرآن کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا: وہ اللہ کا کلام ہے اور مخلوق نہیں۔ ملخصاً (۲) علامہ ذہبیؒ یحییٰ بن سلیم کے تذکرہ میں امام شافعیؒ کا یہ قول نقل کرتے ہیں کہ: یحییٰ بن سلیمؒ اونچے درجہ کے آدمی تھے، ہم ان کو ابدال میں شمار کرتے تھے۔ (۳)

## انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز پڑھتے ہیں

طبقات النبیاء کے ساتھ ملحق ابو الفضل حمیدؒ کی کتاب الاعتقاد (۴) میں امام احمد بن حنبلؒ کا یہ قول مذکور ہے کہ: یقیناً انبیاء اپنی قبروں میں زندہ ہیں اور نماز ادا کرتے ہیں۔

## شہداء زندہ ہیں ان کو رزق دیا جاتا ہے

امام احمدؒ کا ارشاد دگرگانی ہے کہ: قتل کے بعد شہداء زندہ رہتے ہیں اور اپنا رزق کھاتے ہیں۔ (۵) مردہ کو زیارت کرنے والے کا علم ہوتا ہے۔ امام احمدؒ یہ بھی فرماتے ہیں کہ مردہ کو جہ کے دن طلوع فجر کے بعد سے طلوع شمس سے پہلے تک زیارت کے لئے آنے والے شخص کا علم ہوتا ہے۔ (۶)

## مردہ کا اذان کو سننا اور اس کا جواب دینا

یحییٰ بن محسنؒ فرماتے ہیں کہ مجھ سے ہمارے قبرستان کے گورکن نے بیان کیا کہ میں نے اس قبرستان میں ایک بڑی

۱۔ تذکرہ علماء و ائمہ، تذکرہ ابن حراش۔ ج ۱ تاریخ خطیب بغدادی ۳۲۳/۳۔ ج ۲ تذکرہ اصحاب ۳۲۶/۱۔

۲۔ کتاب الاعتقاد ۳۰۳/۲۔ ج ۱ کتاب الاعتقاد ۳۰۳/۲۔



عجیب بات کا مشاہدہ کیا، میں نے ایک قبر سے کراہنے کی آواز سنی؛ جیسا ایک بیمار کراہتا ہے اور ایک قبر سے میں اذان کے وقت مؤذن کی اذان کا جواب سنا۔ (۱)

## مردہ کا اپنی قبر میں نماز پڑھنا

علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں کہ امام احمدؒ کا قول ہے: ثابت بنانی حدیث میں ثقہ ہیں، آپ قصہ بھی بیان کرتے تھے اور بڑے محدث تھے۔ حماد بن سلمہ کہتے ہیں کہ حضرت ثابتؒ یہ دعاء کیا کرتے تھے کہ "اے اللہ! اگر آپ کسی کو یہ دولت عطا کریں کہ وہ قبر میں نماز پڑھے، تو مجھے بھی اس دولت سے سرفراز فرما" کہا جاتا ہے کہ آپؐ کی دعاء قبول ہوئی اور موت کے بعد آپؐ قبر میں نماز پڑھتے ہوئے دیکھے گئے۔ (۲)

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ تحریر فرماتے ہیں کہ: امام مسلمؒ نے انس بن مالکؓ سے یہ حدیث روایت کی کہ حضور اکرم ﷺ شب معراج میں جب حضرت موسیٰؑ کے پاس سے گزرے، تو آپ ﷺ اپنی قبر میں کھڑے ہوئے نماز پڑھ رہے تھے۔ امام احمدؒ، عفان سے وہ حدیث نقل کرتے ہیں کہ ثابتؒ یہ دعاء کرتے تھے کہ اے اللہ! اگر کسی کو آپؐ اس کی قبر میں نماز ادا کرنے کی توفیق عطا کریں، تو مجھے بھی اپنی قبر میں نماز ادا کرنے کی توفیق عطا فرما۔ ابو نعیمؒ بیان کرتے ہیں کہ حضرت جابرؒ نے فرمایا اللہ کی قسم! جس کے سوا کوئی معبود نہیں میں نے ہی ثابتؒ کو ان کی لحد میں رکھا تھا، اس وقت میرے ساتھ حید الطویلؒ بھی تھے، جب ہم نے لحد کی ساری اینٹیں جھ دیں تو ایک اینٹ گر گئی اور میں نے دیکھا کہ کھڑے نماز پڑھ رہے ہیں۔ (۳)

## سر کا بدن سے جدا ہونے کے باوجود قرآن پڑھنا اور بات کرنا

ابراہیم بن اسماعیل بن خلفؒ فرماتے ہیں کہ: احمد بن نصرؒ کو تنہائی میں ڈال دیا گیا اور اسی آزمائش و مصیبت کے زمانہ میں ان کو قتل کر دیا گیا اور ان کے سر کو سولی پر لٹکایا گیا، مجھے بتایا گیا کہ ان کا سر قرآن مجید کی تلاوت کر رہا ہے، میں اس کے پاس قریب گیا اور ساری رات اس پر نگاہ رکھے ہوئے رہا، سر کے پاس اس کی حفاظت کیلئے بہت پیادے اور سوار فوجی تھے۔ جب لوگ سو گئے تو میں نے ان کے سر کو یہ پڑھتے ہوئے سنا: "اَللّٰهُمَّ اَحْسِبِ النَّاسَ اَنْ يَّبْتَغُوا اَنْ يَقُولُوا اٰمَنَّا وَهَمْ لَا يَفْقَهُوْنَ"۔

یہ سن کر میرے بدن پر کچکی طاری ہو گئی، کچھ مدت بعد میں نے احمد بن نصرؒ کی خواب میں زیارت کی، آپ کے جسم پر سندس اور امیر برق کی پوشاک تھی اور سر پر تاج تھ، میں نے ان سے پوچھا: بھائی آپ کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے کیا معاملہ فرمایا۔



## قبر میں حفظ قرآن کریم

شیخ اپنی اس کتاب میں رقمطراز ہیں ابن ابی الدنیا، حضرت حسنؑ سے روایت کرتے ہیں کہ مجھے یہ روایت پہنچی ہے کہ مومن جب مرجاتا ہے اور ابھی اس کا حفظ مکمل نہیں ہوا، تو اس کے محافظ فرشتوں کو حکم دیا جاتا ہے کہ قبر میں اس کو قرآن سکھائیں؛ حتیٰ کہ وہ قیامت میں حفاظ قرآن کے ساتھ اٹھے گا۔ ابن ابی الدنیا نے یزید رقاشی سے بھی اس طرح کی روایت نقل کی اور سقلی نے عطیہ عوفی کے مراسیل سے اسی معنی کی روایت کی تخریج کی۔ (۱)

## قبروں کے پاس قرآن پڑھنا

امام احمد بن حنبلؒ ایک جنازہ کے ساتھ تھے، جب قبر کے پاس پہنچے، تو ایک شخص کو دیکھا کہ وہ ایک قبر کے قریب قرآن پڑھ رہا ہے، آپؐ نے فرمایا: اس کو کھڑا کر دو، آپ کے پہلو میں اس وقت محمد بن قدامہ جو برہنہ تھے، انھوں نے سوال کیا اے ابو عبد اللہ! مبشر بن اسماعیل آپ کی رائے میں کیسے آدی ہیں؟ ارشاد فرمایا: اللہ ہیں، محمدؐ نے عرض کیا انھوں نے مجھے خبر دی کہ عبد الرحمن بن علاء بن الجلال نے مجھ سے کہا: جب میری روح پرواز کر جائے، تو مجھے لحد میں رکھ کر قبر کو برابر کر دو، پھر میری قبر کے پاس بیٹھ کر سورۃ فاتحہ سورۃ بقرہ کی ابتدا کی اور آخری آیتوں کی تلاوت کرو؛ کیونکہ میں حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کو ایسی ہی کرتے دیکھا ہے۔ (یہ سن کر) امام احمد بن حنبلؒ نے فرمایا: اس شخص کے پاس ایک آدی بھیج کر کہہ دو کہ وہ تلاوت میں مشغول ہو جائے۔ (۲)

مردوں کا قبروں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرنا اور اس کے لیے اپنے رشتہ داروں سے نیا کپڑا منگوانا

شیخ محمد بن عبد الوہابؒ اپنی کتاب میں ایک اور قصہ نقل کرتے ہیں کہ ابن ابی الدنیا قابل اعتبار سند سے راشد بن سعد کے واسطے سے یہ واقعہ بیان کرتے ہیں کہ: ایک شخص کی بیوی کا انتقال ہو گیا، اس نے خواب میں بہت سی عورتوں کو دیکھا؛ لیکن ان کے ساتھ اس کی بیوی نظر نہیں آئی، اس شخص نے ان عورتوں سے اپنی بیوی کے بارے میں دریافت کیا، تو ان عورتوں نے جواب دیا کہ تم نے اس کو پورا کفن نہیں دیا؛ اس لئے وہ ہمارے ساتھ نکلنے سے شرماری ہے، یہ شخص حضور اکرم ﷺ کی

خدمت میں حاضر ہو کر خواب عرض کیا۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا: کوئی قابلِ بھروسہ راستہ تلاش کرو، یہ شخص ایک قریب المرگ انصاری ہے۔ کہ پاس آئے اور ان کو واقعہ سے آگاہ کیا، انصاری ﷺ نے جواب دیا اگر کوئی مردوں تک پہنچ سکتا ہے تو میں پہنچ جاؤں گا، کچھ دیر بعد انصاری ﷺ کا انتقال ہو گیا، یہ شخص زعفران میں رنگے ہوئے دو کپڑے لے کر آئے اور ان کو انصاری ﷺ کے کفن میں رکھ دیا، جب رات ہوئی تو ان کو خواب میں وہی عورت نظر آئیں اور ان کے ساتھ ان کی بیوی بھی تھیں، جن کے جسم پر دوزرد کپڑے تھے۔ علامہ ابن جوزیؒ نے بھی محمد بن یوسف فریابی سے اس عورت کا قصہ نقل کیا ہے، جس نے اپنی ماں کو خواب میں دیکھا، جو اس سے کفن (کی کمی) کی شکایت کر رہی تھی، لوگوں نے یہ قصہ محمد کے سامنے ذکر کر کے ان سے مسئلہ دریافت کیا اس قصہ میں یہ بھی ہے کہ ماں نے اس عورت سے کہا: میرے واسطے ایک کفن خریدو اور فلاں عورت کے ساتھ اس کو بھیج دو۔ فریابی کہتے ہیں کہ یہ حدیث یاد آئی کہ مردے اپنے کفنوں میں ایک دوسرے سے ملاقات کرتے ہیں؛ چنانچہ میں ان لوگوں سے کہا کہ اس ماں کے لئے ایک کفن خریدو اور اس عورت کا اسی دن انتقال ہو گیا، جو دن اس کی ماں نے بتایا تھا اور لوگوں نے اس کے ساتھ کفن کو رکھ دیا۔ (۱)

## ایک کافر کا شدت عذاب کی بناء پر قبر سے نکل کر پانی مانگنا

ابن ابی الدنیا، حویرث بن الربابؒ سے نقل کرتے ہیں کہ میں ”اثابہ“ مقام سے گزر رہا تھا کہ اچانک قبر سے ایک شخص نکلا، اس کا چہرہ اور سر آگ سے جھلس رہا تھا، اس کے ہاتھ لوہے کی پتھریوں سے گردن سے بندھے ہوئے تھے، وہ کہنے لگا: مجھے پانی پلاؤ پانی پلاؤ، اس کے پیچھے ایک اور شخص نمودار ہوا جو کہہ رہا تھا: اس کافر کو پانی مت پلاؤ، پیچھے والے شخص نے اس کافر کو دبوچ لیا اور زنجیر سے اس کے ایک حصہ کو جکڑ لیا، پھر اوندھے منہ کھینچے ہوئے اس کو قبر میں لے کر چلا گیا۔ حویرثؒ فرماتے ہیں: انہی میرے قابو سے باہر ہو گئی؛ حتیٰ کہ ”عرق الغصیہ“ نامی مقام پر (اس کا چلنا) دشوار ہو گیا تو وہ بیٹھ گئی۔ میں اس سے اتر، مغرب اور عشاء کی نماز ادا کی، پھر اس پر سوار ہوا اور صبح کے وقت مدینہ منورہ پہنچ گیا اور فوراً حضرت عمرؓ کی خدمت میں حاضر ہو کر پورا واقعہ آپؓ کے گوش گزار کیا۔ آپؓ نے فرمایا: اے حویرث! بخدا میں تم پر شک تو نہیں کرتا یقیناً تم نے بڑی سخت خبر سنائی ہے، پھر حضرت عمرؓ نے ”کنفی الصفواء“ کے عمر رسیدہ بوڑھے، افراد کو بلا بھیجا، جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ بھی دیکھا تھا، پھر حضرت حویرث کو طلب کیا اور ان تمام کے سامنے فرمایا کہ انھوں نے مجھ سے ایک بات بیان کی ہے، میں ان پر کوئی بدگمانی نہیں کرتا۔ اے حویرث! ان کو بھی وہ واقعہ بتاؤ، جو مجھے بتلایا، میں نے ان کے سامنے بھی وہ واقعہ دہرایا، ان

نہن رسیدہ افراد نے کہا، امیر المومنین! ہم نے اس شخص کو پہچان لیا، وہ بنی غنہ رکا ایک آدمی تھا، جو زمانہ جاہلیت میں مر گیا اور وہ مہمان نوازی نہیں کیا کرتا تھا۔

ابن ابی الدنیائے حضرت عروہ سے یہ حکایت بھی نقل کی کہ مکہ مکرمہ اور مدینہ منورہ کے درمیان ایک سوار جا رہا تھا کہ ایک قبرستان پر سے اس کا گزر ہوا، اچانک ایک شخص اپنی قبر سے نمودار ہوا، جس سے آگ کے شعلے اٹھ رہے تھے، وہ لوہے کی زنجیروں میں جکڑا ہوا تھا اور کہہ رہا تھا اے اللہ کے بندے! مجھ پر پانی چھڑکو، اے اللہ کے بندے! مجھ پر پانی ڈالو، اس کے پیچھے دوسرا شخص برآمد ہوا، وہ یوں کہہ رہا تھا اللہ کے بندے مت چھڑکو، اے اللہ کے بندے! پانی مت ڈالو (یہ دیکھ کر) سوار بیہوش ہو گیا، جب صبح کو وہ بیدار ہوا تو اس کے بال سفید ہو گئے تھے۔ حضرت عثمان ؓ کو اس کی اطلاع دی گئی، تو آپ ؓ نے لوگوں کو (اس جگہ) تنہا سڑکے سے روک دیا۔ (۱)

ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ: ایک شخص یمن سے آ رہا تھا، وہ راستہ میں تھا کہ اس کا گدھا مر گیا، وہ شخص ٹھہر گیا، وضو کیا، دو رکعت نماز پڑھی، پھر یہ دعا کی اے اللہ! میں ”ذہید“ میں آپ کے راستہ میں لڑنے اور آپ کی خوشنودی کی طلب میں نکلا، میں گوی دیتا ہوں کہ تو ہی مردوں کو زندہ کرتا ہے اور قبروں میں پڑے ہوئے لوگوں کو دوبارہ جل تا ہے، اے اللہ! آج میرے دل کو کسی کے احسان سے گراں بار مت بنائیے۔ میری آپ سے التجا ہے کہ میرے گدھے کو میرے لئے زندگی دیدے۔ ابوہریرہؓ فرماتے ہیں کہ اس پر گدھا کان جھارتے ہوئے کھڑا ہو گیا۔ (۲)

### ضعیف خاتون کی دعاء سے مردہ کا زندہ ہونا

حضرت انس ؓ فرماتے ہیں کہ: ہم ایک انصاری کے پاس گئے، وہ بہت بیمار تھے۔ ہم ان کے یہاں ٹھہرے رہے، یہاں تک کہ ان کی روح پرواز کر گئی، ہم نے ان پر چادر ڈال دی، ان کے سر کے پاس ان کی بوڑھی والدہ کھڑی ہوئی تھیں، ایک شخص نے ان کی طرف دیکھ کر کہا: اماں جان! اس مصیبت پر اللہ کے پاس ثواب کی امید رکھیں، اس پر اس خاتون نے کہا: کون سی مصیبت؟ کیا میرے بیٹے کا انتقال ہو گیا؟ ہم نے کہا کہ ہاں! انصاری ؓ کی ماں نے پوچھا کیا تم بالکل سچ کہہ رہے ہو؟ ہم نے کہا ہاں! انھوں نے پھر وہی سوال کیا کہ کیا تم سچ بول رہے ہو؟ ہم نے کہا: ہاں! تب انھوں نے اللہ کے سامنے اپنے ہاتھ پھیلا دیئے اور دعا کرنے لگیں کہ اے اللہ! آپ جانتے ہیں کہ میں مسلمان ہوئی اور آپ کے رسول ؐ کی طرف ہجرت کی اس امید پر کہ آپ ہر مصیبت و آسانی کے وقت میری مدد فرمائیں گے۔ اے اللہ! آج مجھ پر یہ مصیبت مت

والدہ تجھے، حضرت انسؓ فرماتے ہیں کہ ان کے چہرہ کو کھولا گیا اور ہم نے ان انصاریؓ کے ساتھ کھانا تناول کر کے دہاں سے رخصت ہوئے۔ (۱)

### موت سے پہلے انوار کا مشاہدہ

یوسف بن عبد اللہ دہلی، حسن بن احمد بن حسن بن احمد بن عبد اللہ دہلی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں کہ بروز جمعہ ۸۹۹ ہجری بماء ۱۲/رجب بمقام صالحیہ، آپؐ کی وفات ہوئی، تہائی یا نصف شب کو آپؐ پر نزع کی کیفیت طاری ہو گئی تھی، اس وقت آپؐ پر انوارات کی بارش ہو رہی تھی، میں نے آپؐ کے بارے میں بہت سے مبشرات دیکھے، ہم نے ان سے اچھی کسی کی موت نہیں دیکھی اللہ ان پر اور ہم پر اپنی رحمت نازل کرے۔ (۲)

### جنازہ جس کو ملا ننگہ نے کندھا دیا

یوسف بن عبد اللہ دہلی اپنے دادا احمد بن حسن بن احمد بن عبد اللہ دہلی کے متعلق لکھتے ہیں کہ: میرے دادا کے جنازہ میں شریک رہنے والے کئی افراد نے مجھ سے بیان کیا کہ وہ لوگ اپنے ہاتھ اٹھاتے تھے مگر جنازہ تک ان کے ہاتھ نہیں بٹگی رہے تھے، لوگ توقف کرنا چاہتے تھے: چنانچہ ان لوگوں کا کہنا ہے کہ ہم دوڑتے تھے، پھر بھی جنازہ سے قریب نہیں ہو رہے تھے اور کئی لوگوں نے مجھے بتایا جب میں نے یہ معاملہ دیکھا تو اپنے ہاتھوں کو جنازہ کے پایوں پر رکھ دیا اور اس سے لٹک گیا: تاکہ اس کو نیچے لاؤں، لیکن میں خود گر گیا۔ (۳)

### مردہ کا اپنے ہاتھوں کو کترنا

ابوالخیرؒ میں اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ ابو جعفرؑ نے جب کوفہ کی خندق کھودی، تو لوگوں نے اپنے مردے دوسری جگہ دفن کر دیے، اس اثناء میں ہم نے ایک نوجوان کو دیکھا، جو دوسری قبر میں قتل کیا جا رہا تھا کہ وہ اپنے ہاتھوں کو کتر رہا تھا۔ (۴)

### قبر میں رکھنے کے بعد مردہ کا ہنسنا

گورکن قاسم بیان کرتے ہیں کہ: میں نے اپنے دادا سے سنا کہ: جب میں تو اس کو دفن کرنے کے لئے ان کی قبر میں اتر اور قبر میں اتارنے کے لئے اپنے ہاتھ پر ان کو رکھ لیا تو میں نے ان کی ہنسی کی آواز سنی، آپؐ کو امام احمدؒ کے قریب دفن کیا گیا۔ (۵)

۱۔ معاد اصولہ ۷۳/۲۔ ۲۔ ذیل مل حقائق ابن جبر ۴۷۷۔ ۳۔ بیضاوی ۱۸۱۔ ۴۔ کتاب الموعظ ۸۰۔ ۵۔ طبقات ابن خلدون ۱۳۲/۲۔

## غسل کے وقت مردہ کا غسل سے جھگڑنا

حافظ اسماعیل کے بھتیجے ابو جعفر محمد بن الحسن بیان کرتے ہیں کہ احمد اسواری نے جو میرے چچا کے غسل کے ذمہ دار تھے اور قابل اعتماد آدمی تھے مجھ سے بیان کیا کہ انھوں نے غسل کے لئے ستر سے کپڑا ہٹانے کا ارادہ کیا تو میرے چچا اسماعیل نے ان کا ہاتھ کھینچ لیا اور پٹی ستر کو ڈھانپ لیا، احمد اسواری بول پڑے کیا موت کے بعد بھی حیات (۱)؟

## وصیت کو پورا نہ کرنے پر مردہ کا ڈانٹنا

حضرت ابن عساکرؒ نقل کرتے ہیں کہ حمیدی نے انتقال کے بعد مظفر ابن ربیع الراءساء کو وصیت کی تھی کہ ان کو بستر کے پہلو میں دفن کیا جائے، مظفر نے آپ کی وصیت کو پورا نہیں کیا، ایک مدت کے بعد مظفر نے آپ کو خواب میں دیکھا کہ اس کو ڈانٹ رہے ہیں، اس کے بعد مظفر نے ماہ صفر ۹۱ھ میں آپ کی نعش کو اسی جگہ منتقل کر دیا، اس وقت بھی آپ کا کفن نیا اور بدن تروتازہ تھا اور اس سے عمدہ خوشبو آ رہی تھی۔ (۲)

## انتقال کے بعد تصرف

عمر بن علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ: میں ابویعلیٰ حسن وحشی کے انتقال کے وقت قریب اہلوا تھا، میں اس وقت ان کے پاس گیا جب ان کی نعش قبر میں رکھی گئی، تو ہم نے ایک حجی سنی، بیان کیا جاتا ہے کہ (اس آواز کے بعد) قبرستان سے تمام حشرات الارض نکل کر قبرستان کے ایک جانب وادی تھی اسمیں چلے گئے، میں نے دیکھا کہ بچھو اور گہریلے بھی وادی کی طرف چلے گئے اور لوگوں نے ان سے کوئی تعرض نہیں کیا۔ (۳)

## میت کا اپنی قبر پر بیٹھ کر پرندوں کی بول چال پر گفتگو کرنا

ابو النبیاحؒ فرماتے ہیں کہ مطرف بن عبد اللہ جنگل میں رہتے تھے اور ہر جمعہ کی رات گھوڑے پر سوار ہو کر قبرستان جاتے تھے، بہا اوقات (راستہ میں) ان کا گھوڑا روشنی سے چمکنے لگتا تھا، ایک مرتبہ جب آپ قبرستان پہنچے، تو گھوڑے پر بیٹھے بیٹھے اٹھنے لگے۔ مطرف کہتے ہیں کہ: میں نے اہل قبور کو دیکھا کہ ہر قبر والا اپنی قبر پر بیٹھا ہوا ہے، جب انھوں نے مجھے دیکھا، تو کہنے لگے کہ یہ مطرف ہیں، جو ہر جمعہ آتے ہیں۔ میں نے پوچھا: کیا تم کو جمعہ کے دن کا بھی پتہ چلتا ہے؟ انھوں نے کہا: ہاں اس دن پرندے کیا کہتے ہیں اس کا بھی ہمیں علم ہوتا ہے۔ میں نے پوچھا: پرندے اس دن کیا کہتے ہیں؟ انھوں نے

۱۔ ذکرہ ص ۱۳۸/۳ ذکرہ ص ۱۳۸/۳ سائل بن محمد حمی۔ ۲۔ ذکرہ ص ۱۳۸/۳ ذکرہ ص ۱۳۸/۳ سائل بن محمد حمی۔ ۳۔ ذکرہ ص ۱۳۸/۳ ذکرہ ص ۱۳۸/۳ سائل بن محمد حمی۔





## حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ٹوپی سے حصول برکت

معاذ بن معاذ فرماتے ہیں کہ: میں نے حضرت ابوہریرؓ کے سر پر ان کی ایک ٹوپی دیکھی، جو تنگی اور خوبصورت تھی، کسی نے ان سے پوچھا: اے ابوہریرؓ! یہ ٹوپی کونسی ہے؟ جواب دیا: یہ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ٹوپی ہے، جو آپ نے علامہ انس بن سیرینؓ کو پہنائی تھی۔ میں نے آپ کے ترکہ میں سے اس کو خرید لی۔ (۱)

اس لباس سے تبرک حاصل کرنا جس میں جنگ بدر لڑی تھی

امام زہریؒ بیان کرتے ہیں کہ: جب حضرت سعد بن ابی وقاصؓ کے انتقال کا وقت قریب آیا، تو آپؓ نے ایک پرانا اونی چہرہ منگایا اور فرمایا کہ مجھے اس میں کفن دیں، میں نے اس کپڑے میں بدر کے دن جنگ لڑی تھی اور آج ہی کے دن کے لئے اس کو اٹھا رکھا تھا۔ (۲)

## یحییٰ بن یحییٰ تمیمیؒ کے لباس سے حصول برکت

علامہ ذہبیؒ فرماتے ہیں کہ ہمیں یہ خبر پہنچی ہے کہ یحییٰؒ نے امام احمدؒ کے واسطے اپنے کپڑوں کی وصیت کی، جب یہ کپڑے امام احمدؒ کی خدمت میں پہنچے تو آپؒ نے اس میں سے برکت کے لئے ایک کپڑا لے لیا اور باقی کو لوٹا دیا، پھر فرمایا کہ ان کے لباس کی سلائی اور تراش ہمارے ملک کی وضع قطع جیسی نہیں ہے۔ (۳)

رسول خدا ﷺ کے بالوں (کی برکت سے) بلا کا دُور ہونا

علامہ ذہبیؒ (۴) کہتے ہیں کہ: مسئلہ خلقِ قرآن میں جو علماء امام احمد بن حنبلؒ کو پیش آیا تھا تو اسی زمانے میں نبی ﷺ کا ایک بال امام احمدؒ کی قیسی کی آستین میں رہ گیا تھا جس کی یاد دہانی اسحاق بن ابراہیمؒ نے کی تھی، لوگوں نے مجھ سے دریافت کیا کہ یہ بال کیسا ہے؟ تو امام احمدؒ نے فرمایا کہ: یہ نبی کریم ﷺ کا بال ہے، یہ سن کر بعض لوگوں نے میری قیسی چاک کرنی چاہی، لیکن متعصم نے اس سے منع کیا اور کہا کہ یہ قیسی اتار لو، میرا خیال یہ ہے کہ متعصم نے پھاڑنے سے اس لیے منع کیا کہ اس میں نبی کریم ﷺ کے مونے مبارک تھے۔

۱۔ تذکرہ العلماء ۱/۲۲۱، تذکرہ حضرت سعد بن ابی وقاصؓ۔

۲۔ میرزا محمد ۱/۶، تذکرہ ابوہریرؓ۔

۳۔ میرزا محمد ۱/۱۰، تذکرہ یحییٰ بن یحییٰ تمیمیؒ۔

۴۔ میرزا محمد ۱/۱۰، تذکرہ یحییٰ بن یحییٰ تمیمیؒ۔

## حضور اکرم ﷺ کے بالوں اور ناخنوں سے مصیبتوں کا دور ہونا

عبدالرحمن بن محمد قمر ماتے ہیں کہ حضرت عمر بن عبدالعزیزؓ نے اپنی وفات کے وقت رسول اللہ ﷺ کا ایک موئے مبارک اور چند ناخن منگائے اور فرمایا ان کو میرے کفن میں رکھ دو۔ (۱)

## عام لوگوں کا محدث کبیر ابو مسہرؓ کے ہاتھوں کا بوسہ لینا

امام ابو داؤدؒ فرماتے ہیں کہ میں نے امام احمدؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا اللہ ابو مسہرؓ پر رحم کرے، کیا یہی اللہ اور قابل اعتناء آدمی تھے اور آپ ان کی بحد تعریف کرنے لگے۔ (۲) ابو حاتم رازیؒ کہتے ہیں کہ: میں نے ابو مسہرؓ سے زیادہ با عظمت اور ذی احترام شخص کوئی دوسرا نہیں دیکھا، جب آپ مسجد سے باہر آئے، تو میں دیکھتا تھا کہ لوگ قطار بنا کر ٹھہر جاتے، آپ کو سلام کرتے اور ہاتھوں کو چومتے تھے۔ (۳)

## محدث شہیر سفیان بن عیینہؒ کا فضیل بن عیاضؓ کے ہاتھوں کا بوسہ لینا

ابراہیم بن احمدؒ فرماتے ہیں کہ: میں نے ابن عیینہؒ کو فضیل بن عیاضؓ کے ہاتھوں کا دو مرتبہ بوسہ لیتے ہوئے دیکھا۔ (۴)

## امام مسلمؒ کا امام بخاریؒ کی پیشانی اور قدموں کا بوسہ لینے کی خواہش کا اظہار

ابو حامد احمد بن حمدون قصاصؒ بیان کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ امام بخاریؒ امام مسلمؒ کے یہاں تشریف لائے، تو امام مسلمؒ نے امام بخاریؒ کی پیشانی کو بوسہ دیا اور میں نے آپؐ کو یہ کہتے ہوئے سنا مجھے اپنے پیروں کا بوسہ بھی لینے دیجئے۔ (۵)

## عام علماء، فقہاء، محدثین، بنی ہاشم، قریش اور انصار کا امام احمدؓ کے ہاتھوں اور سر کو بوسہ دینا

حضرت عبداللہ بن امام احمدؒ فرماتے ہیں کہ: میں کئی علماء، فقہاء، محدثین، بنو ہاشم، بنو قریش اور بنو انصار کو دیکھا کہ ان حضرات نے میرے والد محترم کے ہاتھوں کا بوسہ لیا اور بعض نے آپؐ کے سر کا۔ (۶)

۱۔ حقیقات ابن سعد ۳۶/۵۔ ۲۔ سیر اعلام النبلاء ۱۰/۱۳۵ تذکرہ مسہرؓ۔ ۳۔ البحر المحیط ۱۰/۶۔

۴۔ تذکرہ النبلاء ۱/۳۶۔ ۵۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲/۱۳۶ تذکرہ امام بخاریؒ۔ ۶۔ سیر اعلام النبلاء ۱۲/۳۰۴۔

## پانچویں اور چہرہ کو چومنے کا مسئلہ

شیخ محمد بن عبدالوہابؒ مؤلفات میں قوطرازی ہیں۔ بہر حال ہاتھوں کو چومنا تو اس جیسی چیز کا انکار کرنا جائز نہیں ہے، بلکہ اس مسئلہ ہے جس میں اہل علم کے مابین اختلاف رہا ہے۔ حضرت زید بن ثابتؓ نے حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے ہاتھوں کو بوسہ دیا اور فرمایا: ہم کو اہل بیتؑ کے ساتھ یہی برتاؤ کا حکم دیا گیا ہے۔ (۱)

## حضرات سلف صالحین کا اہتمام تلاوت قرآن

یحییٰ بن اکثمؒ کا بیان ہے کہ میں سفر و حضر میں ہر وقت امام کو کبھی کی صحبت میں رہتا تھا، آپ صائم اللہ مرتضیٰ اور ہر رات میں ایک قرآن ختم کرتے تھے۔ (۲)

شیخ الاسلام محمد بن عبدالوہابؒ لکھتے ہیں کہ ابو داؤد کی حضرت عبداللہ بن عمرو اور اوس بن حذیفہؓ والی حدیث کی بناء پر ہر رات دن میں ایک قرآن ختم کرنا مستحب ہے، آپ ہی سے یہ بھی مروی ہے کہ ختم قرآن کی کوئی مدت مقرر نہیں ہے، بلکہ نشاط و لجمعی پر اس کا مدار ہے؛ اس لئے کہ حضرت عثمانؓ ہر رات میں ایک قرآن پاک ختم کرتے تھے۔ (۳)

حضرت شعبہؒ فرماتے ہیں کہ سعد بن ابراہیم بن عوفؒ زہریؒ صوم دھر رکھتے اور ایک دن و رات میں ایک قرآن پڑھتے تھے۔ (۴)

اسامیل بن علیؒ بیان کرتے ہیں کہ میں نے جتنے لوگوں سے ملاقات کی، ان میں سب سے زیادہ قرآن سے شغف رکھنے والے محمد بن عبدالرحمن بن شبرمہؒ تھے، میں نے ایک مرتبہ ان سے پوچھا کہ آپ نے گرام کے لیے دنوں میں کسی ایک دن زیادہ سے زیادہ کتنا قرآن پڑھا ہے؛ جبکہ آپ کثرت و سرعت تلاوت میں مصروف بھی تھے، آپ نے بتائے سے انکار کیا؛ لیکن میں برابر اصرار کرتا رہا؛ حتیٰ کہ آپ نے مجھے بتادیا کہ گرام کے طویل ایام میں ایک دن میں نے چار مرتبہ قرآن ختم کئے، پانچویں مرتبہ سورہ برأت تک پہنچا تھا کہ مؤذن نے عصر کی اذان دیدی، آپ کا شمار سچے لوگوں میں ہوتا ہے۔ (۵)

حضرت ربیع بن سلیمانؒ فرماتے ہیں کہ حضرت امام شافعیؒ ہر رات میں قرآن کا ایک دور پورا کرتے؛ لیکن ماہ رمضان المبارک میں ہر رات میں ایک اور ہر دن میں ایک قرآن ختم فرماتے، اس طرح پورے رمضان میں ساٹھ دور کرتے تھے۔ (۶)

محدث بھی فرماتے ہیں کہ: یحییٰ بن سعید قطان ہر رات دن میں مغرب و عشاء کے درمیان وقفہ میں ایک قرآن پڑھ لیتے تھے اور یحییٰ بن معین کا قول ہے کہ: یحییٰ بن سعید قطان بیس تک ہر رات نماز میں ایک قرآن پڑھتے تھے اور چالیس سال آپ کا معمول رہا کہ زوال سے پہلے مسجد میں رہتے اور کبھی آپ کو جماعت کے لیے دوڑتے ہوئے نہیں دیکھا گیا۔<sup>(۱)</sup> ابوہشام رفاعی فرماتے ہیں کہ میں نے ابوبکر بن عیاش کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میرا ایک کمرہ ہے، جس تک پہنچنے سے میں عاجز ہوں اور اس سے اترنے سے مجھے یہ بات روک رہی ہے کہ میں ساٹھ سال سے ہر دن ایک قرآن پاک اس میں ختم کرتا ہوں۔<sup>(۲)</sup>

ذوالریاستین سے روایت ہے کہ بادشاہ، مومن الرشید نے ماورمضان میں تینتیس ۳۳ قرآن پاک ختم کیے۔<sup>(۳)</sup> محمد بن زہیر بیان کرتے ہیں کہ میرے داماد زہیر بن محمد رمضان المبارک میں ہر دن اور رات میں تین مرتبہ ختم قرآن کے وقت ہم لوگوں کو جمع کرتے تھے، اس طرح پورے رمضان میں آپ نے نوے (۹۰) قرآن ختم کیے۔<sup>(۴)</sup> مسیح بن سعید نقل کرتے ہیں کہ محمد بن اسماعیل، رمضان کے مبارک مہینہ میں روز آندہ دن میں ایک قرآن پڑھتے تھے اور تراویح کے بعد تین راتوں میں ایک قرآن پورا کرتے تھے۔<sup>(۵)</sup>

### حور کے ساتھ گفتگو اور چار ہزار ختم قرآن کے عوض خریداری

حضرت ابو یحییٰ الناقہ فرماتے ہیں کہ میں نے اللہ تعالیٰ سے ایک حور قرآن شریف کے چار ہزار ختم کے بدلے میں خریدی، جب آخری ذور چل رہا تھا تو میں نے حور کو یہ کہتے ہوئے سنا: تم نے اپنا وعدہ پورا کیا، تو میں وہی ہوں، جس کی تم نے خریداری کی ہے، کہا جاتا ہے کہ (ابو یحییٰ) کا اس کے تھوڑے دن بعد ہی انتقال ہو گیا۔<sup>(۶)</sup>

### سلف صالح کا راستہ: فجر سے اشراق تک اور اذکار

ولید بن مسلم کہتے ہیں کہ میں نے امام اوزاعی کو دیکھا کہ (فجر کے بعد سے) سورج نکلنے تک مصلیٰ پر ہی ذکر الہی میں مشغول رہتے اور ہمیں کہتے تھے کہ اسلاف کا یہی طریقہ کار رہا ہے، جب سورج طلوع ہو جاتا، تو وہ ایک دوسرے سے ملے اور اللہ کے ذکر اور علم دین حاصل کرنے میں مشغول ہو جاتے۔<sup>(۷)</sup>

۱۔ تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۳/۱۴۱، ذکر کہ یحییٰ بن سعید قطان۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۳/۱۴۱، ذکر کہ ابوبکر بن عیاش۔

۲۔ تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۰/۱۱۰، ذکر کہ مومن بن ہرون رشید۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۸/۱۸۵، ذکر کہ زہیر بن محمد بن زہیر۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۱/۱۱۱، ذکر کہ ابوہشام رفاعی۔

۳۔ طبقات الخلفاء ۱/۱۵۹، ذکر کہ زہیر بن یحییٰ ابو یحییٰ الناقہ، ذکر کہ ابوبکر بن عیاش۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۱/۱۱۱، ذکر کہ مومن بن ہرون رشید۔

۴۔ تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۱/۱۱۱، ذکر کہ مومن بن ہرون رشید۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۸/۱۸۵، ذکر کہ زہیر بن محمد بن زہیر۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۱/۱۱۱، ذکر کہ ابوہشام رفاعی۔

۵۔ تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۱/۱۱۱، ذکر کہ مومن بن ہرون رشید۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۸/۱۸۵، ذکر کہ زہیر بن محمد بن زہیر۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۱/۱۱۱، ذکر کہ ابوہشام رفاعی۔

۶۔ تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۱/۱۱۱، ذکر کہ مومن بن ہرون رشید۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۸/۱۸۵، ذکر کہ زہیر بن محمد بن زہیر۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۱/۱۱۱، ذکر کہ ابوہشام رفاعی۔

۷۔ تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۱/۱۱۱، ذکر کہ مومن بن ہرون رشید۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۸/۱۸۵، ذکر کہ زہیر بن محمد بن زہیر۔ ج تاریخ خلیفہ بغدادی ۱۱/۱۱۱، ذکر کہ ابوہشام رفاعی۔

## عرفہ کی رات دیگر شہروں میں عرفہ منانے میں کوئی حرج نہیں

امام احمد کا ارشاد گرامی ہے عام شہروں میں عرفہ کو رات کو جمع ہونا کوئی بُرا نہیں ہے؛ کیونکہ یہ جمع ہونا دعا و اور ذکر اللہ کے لئے ہے اور سب سے پہلے یہ عمل کرنے والے ابن عباس رضی اللہ عنہما اور عمر و ابن حریث ہیں اور ابراہیم نے بھی ایسا کیا ہے۔ (۱)

یعقوب بن دورق فرماتے ہیں کہ میں ابو عبد اللہ امام احمد سے اس شخص کے بارے میں سوال کیا، جو عرفہ کے دن مسجد میں حاضر ہوتا ہے؟ تو آپ نے فرمایا مسلمانوں کی دعا میں شرکت کے لئے عرفہ کے دن حاضر ہونے میں کوئی گنہگار نہیں ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے بھی عرفہ کے دن بصرہ میں عرفہ منایا تھا، لہذا اس میں کوئی خرابی نہیں ہے کہ آدمی مسجد میں آئے اور مسلمانوں کی دعا وہیں میں شریک ہو، تاکہ اللہ اس پر رحم کرے؛ کیونکہ یہ تو ایک دعا ہے۔ یعقوب بیان کرتے ہیں کہ میں نے عرفہ کی رات یحییٰ بن مہین کو چامع مسجد میں دیکھا، آپ لوگوں کے ساتھ مسجد میں حاضر ہوئے تھے اور میں نے یہ بھی دیکھا کہ آپ نے (عرفہ کے دن) پانی پیا، آپ اس روز روزہ سے نہیں تھے۔ (۲)

## دانوں کی تسبیح اور اس پر تسبیح پڑھنا

اسماعیل بن ابراہیم فرماتے ہیں کہ میں حضرت سحونؓ کی خدمت میں حاضر ہوا، ان دنوں آپ قاضی تھے، اور آپ کے گلے میں تسبیح تھی، اس پر آپ تسبیح پڑھ رہے تھے۔ (۳)

جو شخص دنیا میں مشغول ہوئے بغیر اس کی ضروریات کو پورا کرے اور اس کی دنیوی ضروریات محدود ہوں، تو میں وہی کہوں گا جو تہارے پچا جریر نے عبد العزیز بن الولید سے کہا تھا کہ ایسا شخص نہ دنیا میں اپنے حصہ سے محروم ہونے والا ہے، نہ دنیا کی ذیبت و زینت اس کو دین سے غافل کر سکتی ہے۔ (۴)

خالد بن معدانؓ کے متعلق بیان کیا جاتا ہے کہ وہ ایک دن میں ستر ہزار بار سبحان اللہ پڑھتے تھے۔ (۵)

حضرت عکرمہؓ روایت کرتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ نے ارشاد فرمایا میں ہر روز اپنے گناہوں کے بقدر بارہ ہزار مرتبہ توبہ واستغفار کرتا ہوں۔ منقول ہے کہ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس ایک دھماکہ تھا، جس میں دو ہزار گریں تھیں، جب تک آپ سبحان اللہ کے بقدر تسبیح نہ پڑھ لیتے سوئے نہیں تھے۔ (۶)

۱۔ حقیقت الخباہرہ، ۳۹/۱، حقیقت الخباہرہ، ۳۲/۱، نیز کہ یعقوب بن ابراہیم دورق۔  
 ۲۔ حقیقت الخباہرہ، ۳۹/۱، حقیقت الخباہرہ، ۳۲/۱، نیز کہ خالد بن معدان۔  
 ۳۔ حقیقت الخباہرہ، ۳۹/۱، حقیقت الخباہرہ، ۳۲/۱، نیز کہ حضرت سحون۔  
 ۴۔ حقیقت الخباہرہ، ۳۹/۱، حقیقت الخباہرہ، ۳۲/۱، نیز کہ حضرت ابو ہریرہ۔

خواب میں حضرت علیؑ کا ایک شخص کے چہرہ پر مارنا اور اس کے آدھے چہرہ کا کالا ہو جانا

ابن ابی اندیثانے ”کتاب المناجات“ میں قریش کے ایک عمر رسیدہ شخص سے نقل کیا ہے کہ اس نے بیان کیا: میں نے ملک شام میں ایک شخص کو دیکھا، جس کا آدھا چہرہ سیاہ تھا اور اپنے چہرہ کو ڈھانپنے ہوئے تھا، میں نے اس سے اس کا سبب دریافت کیا تو اس نے بتایا کہ میں نے اللہ کے لئے یہ نذر مانی ہے کہ جو بھی مجھ سے اس کی وجہ پوچھے گا، میں اس کو ہتھکڑیاں لگا دوں گا، پھر اس نے کہا کہ میں حضرت علی بن ابی طالبؑ کا شدید مخالف تھا، میں ایک رات سو رہا تھا کہ ایک شخص خواب میں آئے اور مجھ سے کہنے لگے: تو میرا شدید مخالف ہے یہ کہہ کر آپؑ نے میرے آدھے چہرہ پر طمانچہ مارا، جب میں صبح بیدار ہوا، تو میرا نصف منہ کالا ہو چکا تھا؛ جیسا تم دیکھ رہے ہو۔ (۱)

سونے والے شخص کا خواب میں ایک رافضی کا ذبح کرنا اور اس کا واقعہ مذہب بوجہ ہو جانا

علامہ ابن القیثمؒ نے اپنی ”کتاب المجتہد“ میں بعض سلف سے نقل کیا کہ انھوں نے بیان فرمایا: میرا ایک پڑوسی تھا، جو حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو برا بھلا کہتا تھا۔ ایک دن جب اس نے بہت زیادہ برا بھلا کہا، تو مجھ میں اور اس میں بحث و تکرار اور تلخ کلامی ہوئی اور میں مغموم و محزون گھر واپس آیا، رات کا کھانا بھی نہ کھایا اور اسی حالت میں سو گیا، خواب میں محبوب کبریاءؑ تشریف لائے۔ میں نے عرض کیا: اے حبیب خدا! فلاں شخص آپؑ کے صحابہ کو گالیاں دیتا ہے، آپؑ نے فرمایا: میرے کون سے صحابہ؟ میں نے عرض کیا: ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کو تو آپؑ نے فرمایا یہ بھڑی ماوراس سے اس کو ذبح کر دو، میں نے وہ بھڑی لے لی اور اس (گستاخ) شخص کو زمین پر لٹا کر ذبح کر دیا۔ میں نے دیکھا میرے ہاتھوں کو اس کا خون لگ گیا ہے، تو میں نے بھڑی پھینک دی اور ان کو پوچھنے کے لئے زمین کی طرف جھکا۔ اچانک میری آنکھ کھل گئی اس وقت میں نے اس شخص کے گھر کی جانب سے چیخوں کی آواز سنی۔ میں نے کہا یہ کیسی چیخیں ہیں؟ لوگوں نے بتایا کہ فلاں (گستاخ) شخص اچانک مر گیا۔ جب صبح ہوئی، تو میں نے اس کے گھر جا کر دیکھا، تو اس کے گلے پر نشان تھا۔ (۲)

روحوں کی قوی تاثیرات

علامہ ابن القیثمؒ لکھتے ہیں کہ بعض روحوں کا بعض پر اثر انداز ہونا ایسی بات ہے، جس کا ذوق صحیح اور عقل سلیم رکھنے والا کوئی شخص انکار نہیں کر سکتا، خصوصاً جب وہ جسمانی بندھنوں اور رکاوٹوں سے آزاد ہوتی ہے، تو اس کی طاقت و قوت اسی

تہار سے کئی گنا بڑھ جاتی ہے، بالخصوص جب خواہشات کی بخیلفت کی جاتی ہے اور صفت و پاکدامنی، شجاعت و بہادری، عدل و انصاف پروری اور سخاوت و فیاضی جیسے بلند خلاق پر اس کی تربیت کی جاتی ہے، گھٹیا اخلاق رذیل اور خراب عادات سے اس کو دور رکھ جاتا ہے تو عالم میں اس کی تاثیر بہت قوی ہو جاتی ہے، جس سے بدن اور اس کے اجزاء قاصر ہیں، اگر کسی بڑی چٹان پر اس کی نگاہ پڑے تو وہ پھٹ جائے، اگر کسی حویل القامت جاندار کو دیکھے، تو وہ ہلک ہو جائے اور اگر کوئی، جیسی چیز نظر آئے تو وہ ختم ہو جائے، اقوام عالم زہرہ قدیم سے پراثر توحیات کی تاثیر کا برابر مشہدہ کرتی آ رہی ہیں، ان سے مدد لی جاتی ہے اور ان کے اثرات سے احتیاط برتی جاتی ہے، لوگوں نے خواب میں روح کے بدن سے علیحدہ ہو جانے کے بعد رُوحوں کے ایک دوسرے پراثر اندازی کے ایسے عجیب تجربے کئے ہیں، جن کی کئی شکل ہے، رُوحوں کی دنیا بالکل ایک الگ دنیا ہے، جو مادی دنیا سے بہت بڑی ہے، اس کے احکام اور آثار عالم اجسام سے بہت زیادہ تعجب خیز ہیں؛ بلکہ دنیا میں انسان کے جتنے حالات ہیں، وہ سب رُوحوں کی ہی تاثیر ہے، مگر بدن کے واسطے سے، رُوح اور بدن یہ دونوں (کسی چیز کے) اثرات کے ظہور پر ایک دوسرے کا تعاون کرتے ہیں، جیسا کہ دوسریک کسی کام میں ایک دوسرے کی مدد کرتے ہیں، لیکن کچھ تاثیرات ایسے ہیں، جو تمام رُوح کے ساتھ خاص ہیں، ان میں بدن کا کچھ دخل نہیں، جبکہ بدن کا کوئی تصرف ایسا نہیں جس میں رُوح کی شرکت نہ ہو۔ (۱)

### علامہ ابن تیمیہؒ کا تعویذ لکھنا

علامہ ابن تیمیہؒ تکبیر کے لئے تکبیر زدہ کی پیشانی پر تحریر کرتے تھے: ”وقیل یا ارض ایلعی ماء لک ویا سماء اقلعی و غیض الماء و فسی الامر“ علامہ ابن تیمیہؒ لکھتے ہیں کہ ابن تیمیہؒ نے فرمایا: میں نے یہ آیت کی لوگوں کے لئے لکھی اور اس کو اس مرض سے نجات دل گئی۔ (۲)

### پھڑکنے والی رگ کے لئے نسخہ شفاء

امام ترمذیؒ حضرت ابن مبارکؒ کی یہ حدیث نقل کی کہ حضور اکرم ﷺ بخار اور ہر قسم کے درد کے لئے صحابہ کرامؓ کو یہ دعا سکھاتے تھے: ”بسم اللہ الکبیر اعوذ باللہ العظیم من شوق عرق نعار ومن شوق النار“۔ (۳)

### داڑھ کے درد کو دور کرنے کے لئے

درد والے رخسار پر یہ دعا لکھیں: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم قل هو الذی أنشاکم وجعل لکم

السمع و الابصار والافئدة قليلا ماتشكرون“ اگر چاہے تو یہ بھی لکھ لیں ”ولہ ما سکن فی اللیل والنہار وهو السميع العليم“۔ (۱)

پھوڑے پھنسیوں کے لیے

اس جگہ یہ آیت کریمہ لکھ دی جائے: ”وَيَسْأَلُونَكَ عَنِ الْحِمَالِ فَقُلْ يَنْسِفُهَا رَبِّي نَسْفًا فَيَذَرُهَا قَاعًا صَفْصَفًا لَا تَرَى فِيهَا عِوَجًا وَلَا أَمْتًا“۔

سر کی تکلیف دہ بھوسی کے لیے

اس پر یہ کلمات لکھ دیئے جائیں ”فأصابها أعصار فیه نار فاحترقت محول اللہ وقوتہ“۔

اس مرض کی ایک دوسری تعویذ بھی ہے، جس کو سر پر سورج کی زد کی وقت لکھا جائے۔ ”یا ایہا الذین آمنوا اتقوا اللہ و آمنوا برسولہ یؤتکم کمالین من رحمته ویجعل لکم نوراً تمشون بہ ویغفر لکم واللہ عفور رحیم“۔ (۲)

باری والے بخار کے لیے

تین باریک کاغذوں پر مندرجہ ذیل دعا لکھ کر ہر دن ایک کاغذ لیں اور اس کو اپنے منہ میں رکھ کر پانی کے ساتھ نگل جائیں۔ وہ دعا یہ ہے۔ ”بسم اللہ فوت باسم اللہ موت باسم اللہ قلت“

عرق النساء سے صحت کے لیے

علامہ ابن قیمؒ اس کے لئے یہ دعا تحریر فرماتے ہیں: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم اللہم رب کل شیء و ملک کل شیء و خالق کل شیء انت خلقتی وانت خلقت عرق النساء فی فلا تسلطہ علیّ باذنی و لا تسلطی علیہ بقطع واشمی شفاء لا یعادر سقما لا شافی الا انت“۔

تعویذوں کے فوائد کا بیان علامہ ابن قیمؒ کے قلم سے

آپؒ رقمطراز ہیں: جتنی بھی تعویذات پیچھے لکھی گئی ہیں، ان کا لکھنا فائدہ بخش ہے اور علماء سلف کی ایک جماعت نے قرآن کی کسی آیت کو لکھنے اور اس کو (گھول کر) پینے کی رخصت دی ہے اور اس کو شفا یابی کا ذریعہ قرار دیا ہے، جسے اللہ تعالیٰ نے قرآن پاک میں رکھی ہے۔ (۳)



## ولادت میں آسانی کے لیے

عکرم، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ: ایک دفعہ حضرت عیسیٰ علیہ السلام کا ایسی گائے پر گزرا ہوا، جس کے پیٹ میں چھڑا بیڑا ہو گیا تھا، اس گائے نے عرض کیا: اے کلمۃ اللہ! اللہ سے دعاء کیجئے کہ مجھے اس مصیبت سے نجات مل جائے۔ آپ ﷺ نے فوراً دعا دی کہ اے جان کو جان سے پیدا کرنے والے! اے جان کو جان سے چھٹکارا دلانے والے! اے جان کو جان سے نکالنے والے! اس گائے کو نجات دیدے۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: اس گائے نے اس وقت بچہ جن دیا اور اس کو کھڑی کھڑی سو گھنٹے لگی۔ آپ فرماتے ہیں: ولادت کے وقت جب عورت کو بہت تکلیف ہونے لگے تو یہ دعاء اس پر لکھ دو: ”یا خالق النفس من النفس ویا محلل النفس من النفس ویا محرر النفس من النفس خلصھا“۔

## درود کی دوسری دعاء

ایک پاک صاف برتن میں ”إذا السماء انشقت وأذنت لربها وحقت وإذا الأرض مدت وألقت ما فيها وتمحلت“ لکھیں۔ حاملہ عورت کو اس سے پانی پلائیں اور اس کے پیٹ پر اس برتن کے پانی کا چھڑکاؤ کریں۔

## امام احمدؒ کا تعویذ و دینا

امام ابو بکر مروزیؒ بیان کرتے ہیں کہ: ابو عبد اللہ (امام احمدؒ) کی خدمت میں ایک شخص آ کر کہنے لگا: اے ابو عبد اللہ! ایک عورت درود سے درود کی تکلیف میں مبتلا ہے، اس کے لئے کوئی تعویذ لکھ دیجئے! آپؒ نے فرمایا اس شخص سے کہو کہ وہ ایک چڑا پیلا اور زعفران لائے۔ ابو بکر مروزیؒ کہتے ہیں کہ میں نے آپؒ کو کئی لوگوں کے لئے تعویذ لکھتے دیکھا۔ (۱)

عبد اللہ بن امام احمدؒ نقل کرتے ہیں کہ میں نے دیکھا والد محترم، درود میں مبتلا عورت کے لئے کسی بڑے سفید پیرے پر یا کسی پاک صاف چیز پر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی یہ حدیث تحریر فرماتے: ”لا إله إلا الله الحليم الكريم سبحان الله رب العرش العظيم الحمد لله رب العالمين كأنهم يوم يرونها لم يلبثوا إلا غسقة أو ضحاهاء كأنهم يوم يرون ما يوعدون لم يلبثوا إلا ساعة من نهار فهل يهلك إلا القوم الفاسقون“۔

## بخارا کی تعویذ

علامہ مروزیؒ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ مجھے بخارا آ گیا، جب امام احمدؒ کو اس کی خبر ہوئی، تو آپؒ نے میرے واسطے

بنی کی تعویذ لکھی، اس میں لکھا تھا: ”بسم اللہ الرحمن الرحیم باسم اللہ واللہ ومحمد رسول اللہ قل یا نار کونی بردا وسلاما علیٰ ابراہیم واراد وبہ کیدا فجعلنا ہم الآخرین اللہم رب جبریل ومیکائیل و اسرافیل اشف صاحب ہذا الکتاب محولک وقولک وجبروتک إله الحلق“ آمین

آپ ہی سے یہ بھی منقول ہے کہ امام احمد کے سامنے یہ روایت پڑھی گئی اور میں اس کو سن رہا تھا، ہم سے ابو منذر عمرو بن محض نے بیان کیا، ان سے یونس بن حبان نے بیان کیا کہ میں نے ابو جعفر محمد بن علی سے گلے میں تعویذ ڈالنے کے متعلق سوال کیا، تو آپ نے فرمایا: اگر اس میں قرآن کی کوئی آیت ہو، یا کوئی دعاء مشہور ہو، تو اس کو ڈال لو اور بقدر استطاعت اس سے شفا حاصل کرو۔ میں نے کہا: کیا بخار کے شروع میں، میں یہ کلمات لکھوں؟ ”باسم اللہ واللہ ومحمد رسول اللہ الخ“ آپ نے فرمایا ہاں! لکھ لو۔ (۱)

بلاؤں کو دور کرنے کے لیے

امام احمد سے تعویذوں کے بارے میں پوچھا گیا تو آپ نے جواب دیا، بلاء کے نازل ہونے کے بعد لٹکا یا پاس رکھا ہے اور فرمایا: مجھے امید ہے کہ اس میں کوئی گناہ نہیں ہے، عبد اللہ بن احمد بیان کرتے ہیں کہ میں نے والدِ مکرم کو مصیبت میں گرفتار ہونے کے بعد گھبرائے ہوئے شخص کے لئے اور بخار کے لئے تعویذ لکھتے ہوئے دیکھا۔ (۲)

تعویذ کے متعلق حضرت عطاء کا فتویٰ

جس حالت میں عورت کے گلے میں کوئی تعویذ، یا کوئی لکھی ہوئی چیز ہو، اس کے متعلق حضرت عطاءؒ نے فرمایا: اگر وہ چہرے میں ہو، تو اس کو نکال دو اور اگر چاندی کی نگلیں میں ہو، تو کوئی حرج نہیں ہے، اگر وہ چاہے تو رکھ لے اور اگر چاہے تو نہ رکھے۔ حضرت عبد اللہؒ سے پوچھا گیا کہ کیا آپ کی بھی سبکیاں مائے ہے؟ فرمایا: ہاں! (۳)

شیخ محمد بن عبد الوہابؒ کے نزدیک تعویذ کا حکم

شیخ موصوفؒ مؤلفات میں تحریر کرتے ہیں تعویذ وہ شئی ہے، جو نظر بد سے حفاظت کی خاطر بچوں کے گلے میں لٹکا لی جاتی ہے، اگر وہ قرآن سے ہو تو بعض اسلاف نے اس کی اجازت دی ہے۔ (۴)

ایک دوسری جگہ لکھتے ہیں: جھاڑ پھونک، معوذتین کی تعویذ وردعا کیں کرنا اور دوائیں استعمال کرنا جائز ہے۔ (۵)

## تیسرا باب

فضائل اعمال میں ضعیف احادیث کا حکم

## ضعیف احادیث کا حکم

علماء کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جب کسی حدیث کی سند بہت زیادہ ضعیف ہو، تو اس پر عمل جائز نہیں ہے۔ یہ قول علامہ سیوطیؒ نے (۱) حافظ مصباح الدین علیؒ سے نقل کیا۔ میرا (مصنف کا) خیال ہے کہ بہت زیادہ ضعیف سے مراد موضوع حدیث ہے، جیسا کہ یہ بات کئی علماء سے منقول ہے، لیکن جب حدیث کا ضعف بہت شدید نہ ہو، تو دوائمہ حدیث علم مذہبی اور محدث داخل القاریؒ نے اپنی کتابوں میں فضائل اعمال، شرافت و اخلاق، قصص و نصائح، ترفیہ و تزیین اور ایسی امور میں جن کا تعلق عقائد و مسائل سے نہیں ہے، ضعیف حدیث پر عمل (کے جائز ہونے) پر اجماع نقل کیا ہے، چنانچہ علامہ نوویؒ اپنی کتاب ”اربعین“ کے مقدمہ میں تحریر فرماتے ہیں فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کے جواز پر علماء ائمہ کا اتفاق ہے۔ (۲)

آپؐ نے اس رسالہ میں بھی اس پر اتفاق نقل کیا، جس میں اہل علم و فضل کے لیے کھڑے ہونے کی اباحت کو ثابت کیا، چنانچہ آپؐ لکھتے ہیں، محدثین اور دوسرے علماء نے فضائل اور اس جیسے ابواب میں جس کے اندر عقائد اور صفات الہی کا ذکر نہ ہو، ضعیف حدیث پر عمل کے جائز ہونے پر اتفاق کیا ہے۔

مطالع قاریؒ ”فتح باب العنایۃ“ میں (ایک حدیث کے تحت) لکھتے ہیں کہ اگرچہ اس کی سند ضعیف ہے، لیکن اس بات پر اتفاق ہے کہ فضائل اعمال میں ایسی حدیث پر عمل جائز ہے۔ (۳)

اپنے رسالہ ”الحظ الأول فی الحجج الاکبر“ میں ایک حدیث کے ضمن میں تحریر فرماتے ہیں: اس حدیث کی سند کے متعلق بعض محدثین نے کہا ہے کہ: وہ ضعیف ہے، اگر اس کے ضعف کو تسلیم بھی کر لیا جائے، تب بھی مقصود میں کوئی خلل واقع نہیں ہوگا، کیونکہ تمام باکمال علماء کے نزدیک فضائل اعمال میں ضعیف حدیث معتبر و قابل عمل ہے۔ (۴)

مرۃ ثانیہ، قطر از ہیں، بالتحقیق فضائل اعمال میں ضعیف روایت رو بہ عمل لائی جاسکتی ہے، چاہے دوسری حدیث

سے اس کو تقویت نہ ملے؛ جیسا کہ علامہ نوذوی کا قول ہے اور اس ضعیف حدیث پر عمل صرف ان اعمال میں کیا جائے گا، جن کی فضیلت قرآن و حدیث سے ثابت ہو۔ (۱)

دوسری کتاب ”الموضوعات الکبریٰ“ میں ارشاد فرماتے ہیں: فضائل میں ضعیف حدیث بالا جماع قابل عمل ہے۔ (۲) شیخ محمود سعید دامت برکاتہم لکھتے ہیں: اگر اعتراض کیا جائے کہ اس سلسلہ میں تین مذہب ہیں۔ پہلا تو یہی (جو ذکر ہوا) دوسرا یہ کہ ضعیف حدیث پر مطلقاً عمل جائز ہے (کوئی قید نہیں ہے) اور تیسرا یہ ہے کہ: ضعیف حدیث پر عمل مطلقاً منع ہے، تو اس صورت میں (پہلے مذہب پر) اجماع کیسے ہو سکتا ہے؟ تو اس کا جواب یہ ہے کہ یہ تینوں قسمیں احکام وغیرہ میں مطلقاً عمل کرنے کے بارے میں ہیں، لیکن عدوہ نوذوی نے شرائط کے ساتھ جو جو اذکار فرمایا ہے، وہ عقائد و احکام کے علاوہ فضائل، ترغیب و ترہیب وغیرہ سے متعلق ہے، جو مستحق قول ہے۔ (۳)

خلاصہ یہ ہے کہ اس سلسلہ میں جمہور محدثین و فقہاء کے اس مسلک کے علاوہ کہ فضائل اعمال، پند و نصائح، قصص و حکایات، ترغیب و ترہیب میں ضعیف حدیث کی سند میں نرمی اختیار کرتے ہیں اور بوقت روایت اس کے ضعف کو بیان کئے بغیر بھی ناجائز عمل ہے کوئی اور رائے یا مذہب ہے ہی نہیں، لیکن جہاں تک عقائد کا مسئلہ ہے، جیسے اللہ تعالیٰ کی صفات اور جو اس کی شان کے لائق و مناسب ہے اور جو من سب نہیں ہے، یا طہال و حرام کے احکام کا دائرہ ہے، تو اس معاملہ میں نہ ضعیف حدیث پر عمل کرنا درست ہے، نہ اس کی اسناد میں تساہل جائز ہے، نہ ضعف کی وضاحت کے بغیر اس کو روایت کرنا روا ہے اور فضائل اعمال سے مراد ان اعمال کے فضائل ہیں، جو اعمال ثابت شدہ ہیں، مستحب ہیں، ان کو کرنے والا مستحق ثواب ہے اور نہ کرنے والا لائق طاعت نہیں ہے۔ آئندہ مستقل ایک باب قائم کروں گا، جس میں ضعیف حدیث پر عمل کے جواز اور عدم جواز کے متعلق علماء کے اقوال سے بحث کی جائے گی۔

سردست آپ کے سامنے علماء کے وہ صریح اقوال پیش کئے جا رہے ہیں، جو جمہور محدثین و فقہاء کے مسلک کی مؤید ہیں۔ محدث خلیفہ تحریر فرماتے ہیں: یہ باب احکام کی احادیث میں سختی اور فضائل اعمال میں توسع کے بارے میں ہے۔ یہ قول علیٰ علماء حنفیہ سے منقول ہے کہ طہال و حرام سے متعلق احادیث کو صرف ایسے ہی شخص سے روایت کرنا جائز ہے، جو (جھوٹ کی) تہمت سے پاک ہو اور بدگمانی سے دور ہو (یعنی اس کے متعلق کسی کو بدگمانی بھی نہ ہو) لیکن ترغیب و ترہیب اور پند و نصائح وغیرہ کی احادیث کو ہر شخص سے لکھنا درست ہے۔ سفیان ثوری کا ارشاد ہے کہ طہال و حرام سے متعلق احادیث کا علم صرف ان مشہور و معروف علماء حدیث ہی سے حاصل کرو، جو اس فن میں ہونے والی کئی بیشی سے اچھی طرح

واقف ہیں، اس کے علاوہ دیگر شعبوں سے متعلق احادیث کو کسی بھی استاذ سے حاصل کرنے میں کوئی حرج نہیں ہے۔ علامہ ابن عیینہ کا ارشاد ہے کہ: "بقیہ سے سنت (احکام والی حدیث) مت سنو۔ (ہاں) ثواب غیرو سے متعلق احادیث سن سکتے ہو۔"

امام احمد بن حنبل کا فرمان ہے کہ: جب ہم رسول اللہ ﷺ سے مروی حلال، حرام، سنن و احکام پر مشتمل احادیث روایت کرتے ہیں، تو اس کی سند میں سختی اور تشدد واقعی رکرتے ہیں اور جب نفع علیٰ اعمال اور امر و نہی کے متعلق حدیثیں روایت کرتے ہیں، تو سند (کی جانچ پڑتال کرنے اور قبول کرنے) میں نرمی برتتے ہیں۔

محدث میموٹی بیان کرتے ہیں کہ: میں نے ابو عبد اللہ (امام احمد) کو فرماتے ہوئے سنا کہ: عبرت و نصیحت اور ہند و معطلت والی حدیثوں میں اس وقت تک تسال اور نرمی اختیار کی جاسکتی ہے، جب تک کہ اس میں کوئی مسئلہ بیان نہ کیا گیا ہو۔ بزرگ یا مجرئی کا قول ہے کہ: "جب کوئی ایسی حدیث آئے، جو حرام کو حلال نہ کرتی ہو، نہ حلال کو حرام ٹھہراتی ہو، نہ کہ کسی حکم کو واجب قرار دیتی ہو، بلکہ اس کا تعلق ترغیب و ترہیب، تاکید و تشدید، یا رخصت و اجازت سے ہو، تو اس (کی سند کے ضعف سے) چشم پوشی کرنا اور اس کے راویوں (کی شرائط) میں نرمی اختیار کرنا واجب ہے۔" (۱)

محدث کبیر عبد الرحمن بن مہدی فرمایا کرتے تھے: جب ہم (کسی نیکی کا) ثواب یا (کسی گنہگار کا) عذاب یا کسی عمل کی فضیلت والی احادیث نقل کرتے ہیں، تو سند میں تسال سے کام لیتے ہیں اور راویوں میں سختی نہیں کرتے، لیکن جب حلال و حرام اور مسائل کی حدیثیں روایت کرتے ہیں، تو سند میں کڑی شرطیں لگاتے ہیں اور راویوں کو خوب پرکھتے ہیں۔ (۲)

اخلاق و آداب اور مواضع و نصاب میں ضعیف راویوں کی روایت قبول کی جاسکتی ہے۔ محدث عبد الرحمن بن ابو حاتم "کتاب الجرح والتعديل" کے مقدمہ میں مذکور عنوان کے تحت رقمراز ہیں: امام احمد شین عبد اللہ بن مبارک نے ایک شخص کے واسطے سے ایک حدیث بیان کی، کسی نے کہا کہ یہ ضعیف راوی ہے، تو آپ نے فرمایا: اس شخص سے اتنی مقدار کی احادیث یا اس جیسی حدیثیں روایت کی جاسکتی ہیں، محدث عبد الرحمن فرماتے ہیں کہ: میں امام عیدہ سے پوچھا: کس طرح کی حدیثیں؟ آپ نے جواب دیا: آداب و نصیحت یا زہد وغیرہ پر مشتمل حدیثیں۔ (۳)

علامہ عراقی تحریر کرتے ہیں: جو روایت موضوع نہ ہو، حضرات محدثین نے اس کی سند میں نرمی اختیار کرنے اور اس کے ضعف کی وضاحت کے بغیر اس کو روایت کرنے کی اجازت دی ہے؛ جبکہ وہ احکام و عقائد سے متعلق نہ ہو؛ بلکہ نصیحت، تاکید، نفع علیٰ اعمال اور ترغیب و ترہیب کی باتوں سے اس کا تعلق ہو، لیکن اگر اس میں حلال و حرام وغیرہ شرعی مسائل کا یا اللہ تعالیٰ کی صفات اور کوئی باتیں اس کے شان کے لائق ہیں اور کوئی باتیں خلاف شان؟ اس کا بیان ہو، تو ایسی صورت میں

پھر تسامیل وزنی کا کوئی بھی روادار نہیں ہے۔ ائمہ حدیث میں سے عبدالرحمن بن مہدی، احمد بن حنبل اور عبداللہ بن المبارک وغیرہ حضرات نے اس کی صراحت کی ہے۔ (۱)

حافظ ابن رجب حنبلی لکھتے ہیں کہ امام ترمذی نے جو بات کہی اس کا مطلب یہ ہے کہ صرف احکام شرعیہ اور عملی معاملات میں (ان رویوں سے) استدلال نہیں کیا جائے گا، کیونکہ آپ انھیں میں سے ایک راوی سے ترمذی و تریب میں حدیث روایت کرنے کو چتر قرار دیتے ہیں، آداب و نصح کے باب میں بے شمار محدثین نے ضعیف راویوں سے حدیث روایت کرنے کی رخصت دی ہے، جن میں عبدالرحمن بن مہدی اور احمد بن حنبل بھی ہیں، پھر آپ آگے لکھتے ہیں ترمذی و تریب، زہد و آداب میں ان اہل غفلت راویوں کی روایات بھی لی جاسکتی ہیں، جو متعمم بالکذب نہ ہوں؛ لیکن جو متعمم بالکذب ہوں، تو ان کی حدیثیں چھوڑ دی جائیں گی؛ جیسا کہ ابن ابی حاتم کا قول ہے۔ (۲)

تفصائل میں ضعیف حدیث پر عمل کے جواز کے قائل علماء کی مراد کو واضح کرتے ہوئے شیخ الاسلام ابن تیمیہ تحریر فرماتے ہیں (اس سے) ان علماء کی مراد وہ اہل ہیں، جن کا اللہ کو پسند یا ناپسند ہونا نص یا اجماع سے ثابت ہو چکا ہے۔ شلّات قرآن، تسبیح، دعاء، صدقات اور غلاموں کو آزاد کرنا وغیرہ۔

چنانچہ جب کسی مستحب عمل کی فضیلت اور اس کا ثواب یا کسی عمل کی مذمت اور اس کا عذاب کسی حدیث میں بیان کیا جائے اور ثواب و عذاب کی مقدار اور اس کی اقسام میں کوئی ایسی روایت ذکر کی جائے، جس کا موضوع ہونا علم میں نہ ہو تو اس کو روایت کرنا اور اس پر عمل کرنا اس شرط کے ساتھ جائز ہے کہ آدی اس ثواب کی امید رکھتا ہو اور عذاب سے ڈرتا ہو؛ جیسے ایک شخص یہ جانتا ہو کہ تجارت نفع بخش ہے، پھر اس کو معلوم ہوا کہ تجارت میں بے انتہا نفع ہے، اگر یہ خبر سچی ہو، تو اس کا فائدہ ہے اور اگر جھوٹی ہو، تو اس کا کوئی نقصان نہیں۔ اس کی مثال ایسی ہے؛ جیسے اسرائیلی روایتوں، خوابوں حضرات سلف اور علماء کے اقوال اور اہل علم کے واقعات وغیرہ ایسی چیزوں سے ترمذی دینا، یا خوف پیدا کرنا کہ محض ان سے کسی حکم شرعی یا ان کے انتخاب کو ثابت کرنا ہو، تو درست نہیں ہے؛ لیکن رغبت و شوق کو ابھارنے خوف و خشیت پیدا کرنے (رجعت الکی سے) امید لگانے اور (فاسق و فاجر کو) خوف دلانے کے واسطے ان کو نقل کرنا درست ہے، پھر اس کے بعد آپ نے پوری تفصیل کے ساتھ اس بحث پر روشنی ڈالتے ہوئے آخر میں فرمایا۔ خلاصہ یہ ہے کہ مذکورہ چیزیں (اسرائیلیات اور خواب وغیرہ) صرف ترمذی و تریب کے لئے روایت کی جاسکتی ہیں اور ان پر عمل کیا جاسکتا ہے، مستحب سمجھتے ہوئے ان کو کرنا درست نہیں ہے، پھر ان کے اثرات یعنی ثواب و عذاب کی مقدار کے اعتقاد کے لئے کسی دلیل شرعی کا ہونا ضروری ہے۔ (۳)

شیخ الاسلام زکریا انصاری فرماتے ہیں: (اس کا) فائدہ اس پر عمل کا پڑنا ہوتا ہے، کیونکہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل پڑنا ہے۔ (۱)

عبد مودودی (ایک مسئلہ کے ضمن میں) فرماتے ہیں: مختار قول یہ ہے کہ (جو مصلیٰ سترہ نہ پائے اس کا اپنے سامنے) لکیر کھینچنا مستحب ہے؛ اگرچہ (اس کی) حدیث ثابت نہیں ہے؛ کیونکہ اس صورت میں مصلیٰ کے واسطے نماز کی جگہ کا احاطہ ہو جاتا ہے اور ماقبل میں ہم اس پر علماء کا اتفاق نقل کر آئے ہیں کہ حرام و حلال کے علاوہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل جائز ہے اور یہ مسئلہ بھی فضائل اعمال ہی کی مانند ہے۔ (۲)

ایک دوسری کتاب میں آپ رقمطراز ہیں: ضعیف سندوں میں تساہل کرنا اور موضوع کے علاوہ ضعیف حدیثوں کو ان کا ضعف بیان کے بغیر روایت کرنا اور ان پر عمل کرنا، جبکہ وہ عقائد و احکام کے بارے میں نہ ہو، وہ اہل حدیث کے نزدیک جائز ہے۔ (۳)

اپنی کتاب ”الافکار“ میں لکھتے ہیں: محدثین و فقہاء کرام کا قول ہے کہ: ضعیف حدیث اگر موضوع نہ ہو، تو فعل بذیل اعمال اور ترغیب و ترہیب میں اس پر عمل کرنا پڑا اور مستحب ہے؛ لیکن جہاں تک احکام کا معاملہ ہے؛ جیسے حلال و حرام خرید و فروخت، نکاح و طلاق وغیرہ تو ان میں صرف صحیح یا حسن حدیث پر عمل کیا جائے گا، والا یہ کہ ان معاملات میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے میں (زیادہ) احتیاط ہو۔ (۴)

شہاب خفاجی تحریر کرتے ہیں: کیا تمہیں اس بات کی خبر نہیں ہے کہ اگر کسی ایسے عمل کے ثواب اور اس کی ترغیب میں کوئی ضعیف حدیث مروی ہو، جس کا اقتباب دوسری حدیث سے ثابت ہو، یا کسی صحابی کی فضیلت ضعیف احادیث میں آئی ہو، یا مسنونہ الذکار و ادعیہ میں کوئی ضعیف روایت آئی ہو، تو اس سے لازم نہیں آتا کہ ضعیف احادیث سے حکم بھی ثابت ہو سکتا ہے، ایسی صورت میں احکام و اعمال کی تخصیص کی بھی ضرورت نہیں ہے؛ کیونکہ اعمال اور فضائل اعمال میں فرق واضح ہے۔

علامہ طبری اس بات کو یوں رقم فرماتے ہیں: کوئی دھکی چھپی بات نہیں ہے کہ سیرت و سوانح کی کتابیں موضوع کے علاوہ صحیح، ضعیف، کمزور، بلاغات و مراسیل، منقطع اور معطل ہر طرح کی روایتوں کو شامل ہیں۔ امام احمد اور دیگر محدثین کا فرمان ہے کہ: حلال و حرام کی روایت میں ہم سختی سے کام لیں اور فضائل میں نرمی سے کام چلایا۔ (۵)

علامہ محمد بن سیدان اس کا کہنا ہے کہ: اہل عرب کے انساب گزشتہ لوگوں کے حالات، عرب کی جنگوں کے واقعات

۱۔ جامع احکام ص ۳۸۶۔ ۲۔ المجموع مودودی ۳/۳۸۸۔ ۳۔ فقہ عرب بشرح فقہ ربیع ص ۱۶۶۔

۴۔ إسنان العوائد فی سیرة الأئمة الميامین، ۱/۲۱۶۔

۵۔ زاد المعاد ص ۸۱۔

اور ان کے احوال زندگی اور اس طرح کی دیگر چیزیں جو کبھی سے مروی ہیں ان کا بہت بڑا حصہ وہ ہے، جس کو لوگوں نے فخر پوشی کرتے ہوئے ایسے راویوں سے نقل کیا ہے جن سے احکام نقل نہیں کئے جاتے، اور اس کی جن حضرات نے اجازت دی ہے ان میں امام احمد بن حنبلؒ بھی ہیں۔ (۱)

امام بیہقیؒ، یحییٰ بن سعید بن قفانؒ کا یہ قول حوالہ قرطاس کرتے ہیں کہ محدثین تفسیر میں ایسے افراد سے بھی تامل کے ساتھ روایت لے لیتے ہیں جن پر حدیث کے معاملہ میں اعتماد نہیں کرتے بطور مثال آپؐ نے لیث بن جلیس، جو میر بن سعید رضی اللہ عنہ بن سائب کبھی کا نام لیا اور فرمایا: یہ ایسے لوگ ہیں جن کی (بیان کردہ) احادیث لائق تعریف ہیں اور ان کی تفسیری روایات لکھی جاسکتی ہیں۔ (۲)

علامہ ابن عبد البرؒ مباحث کے ساتھ راقم ہیں، تمام پہلی علم فضائل (کی احادیث میں) تامل اختیار کرتے ہیں اور ہر طرح کے راوی کی احادیث نقل کرتے ہیں، جبکہ احکام کی احادیث میں سخت شرائط لگاتے ہیں۔ (۳) آپؐ کا یہ بھی ارشاد ہے کہ فضائل کی احادیث میں راوی کا قابل اعتماد و محبت ہونا ضروری نہیں ہے۔ (۴)

حافظ ابن صلیحؒ وضاحت کے ساتھ لکھتے ہیں: اہل حدیث اور دیگر علماء کے قول کے مطابق موضوع حدیثوں کے علاوہ ضعیف احادیث کی دیگر اقسام کی سندوں میں نرمی اختیار کرنا اور ضعف کو بیان کئے بغیر ان کو روایت کرنا جائز ہے؛ جبکہ وہ اللہ تعالیٰ کی صفات اور حلال و حرام وغیرہ شرعی احکام سے متعلق نہ ہوں۔ (۵)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں کہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کے جائز ہونے پر علماء کا اتفاق ہے، اسلئے کہ اگر وہ نفس الامر (حقیقت) میں صحیح ہو، تو اس پر عمل کا حق پورا ہوگا، وراگر صحیح نہ ہو تو کوئی ایسی خرابی وجود میں نہیں آئے گی، جس سے حرام حلال ہو جائے، یا حلال حرام ہو جائے، یا کسی کا حق ضائع ہو جائے۔ (۶)

علامہ ابن وزیرؒ یحییٰ کا ارشاد ہے کہ موضوع حدیث اس کی نوع کو بتائے بغیر ذکر کرنا ناجائز نہیں ہے اور غیر موضوع ضعیف احادیث جو احکام و مسائل اور اللہ کی ذات و صفات سے متعلق نہ ہوں ان کی سند میں آسانی روا رکھنے اور بغیر بیان ضعف کے ان کی روایت کو علماء نے جائز قرار دیا ہے، لیکن عقائد و احکام میں اس کی جازت نہیں دی۔ امام محدثین میں سے امام عبد الرحمن بن مہدیؒ اور امام احمد بن حنبلؒ اور عبد اللہ بن مبارکؒ وغیرہ حضرات نے اس اصول کی صراحت فرمائی ہے۔ (۷)

علامہ سیوطیؒ ایک واقعہ نقل کرنے کے بعد رقمطراز ہیں: ماضی و حال کے تمام علماء و محدثین اس واقعہ کو نقل فرماتے ہیں

۱۔ عون الدار ۱/۱۵۔ ۲۔ عبد اللہ بن مسعودؓ ص ۳۷۔ ۳۔ جامع بیان العلم و فضائلہ ص ۲۲۱۔ ۴۔ مجمع البیان ص ۱۰۸۔  
۵۔ علوم حدیث ص ۹۳۔ ۶۔ النسخ المبین ص ۳۲۱۔ ۷۔ صحیح البخاری ۲/۱۱۰، ۱۰۹۔



اس کو (حضور اکرم ﷺ کی) خصوصیات اور معجزات کی فہرست میں شمار کرتے ہیں اور آپ کے مناقب و اعزازات کی صف میں جگہ دیتے ہیں۔ ان حضرات کا کہنا یہ ہے کہ اس مقام پر سند کا ضعف لائق چشم پوشی ہے اور فضائل و مناقب میں ایسی احادیث کو ذکر کرنا جو سنداً صحیح نہ ہوں درست ہے۔ (۱)

”طلوع النریا باظهار ماکان خفیا“ میں لکھتے ہیں جمہور علماء کا مسک یہ ہے کہ (حدیث بیان کرنے کے دوران تلقین) مقدمہ (بدعت ہے۔ علامہ عز الدین بن عبد السلام آخری شخص ہیں، جنہوں نے اس کے بدعت ہونے کا فتویٰ دیا لیکن چونکہ فضائل اعمال میں ضعیف حدیث کو قبول کر لیا جاتا ہے اسی لئے علامہ ابن صلاح اور ان کے بعد علامہ نووی نے تلقین کو مستحب قرار دیا ہے۔ (۲)

اپنے ایک رسالہ میں تحریر کرتے ہیں کہ میں نے فتویٰ دیا تھا کہ حدیث ”اللہ تعالیٰ نے حضور ﷺ کے واسطے آپ کی والدہ و محترمہ کو زندہ کر دیا تھا“ موضوع نہیں ہے؛ جیسا کہ حفاظ حدیث کی ایک جماعت کا دعویٰ ہے، بلکہ یہ اس ضعیف کی قبیل سے ہے، جس کی فضائل میں روایت قابل قبول ہے۔ (۳)

علامہ ابن قدامہ شافری فرماتے ہیں کہ توافل اور فضائل کی احادیث میں سند کا صحیح ہونا شرط نہیں ہے۔ (۴)  
شیخ ابو محمد مقدسی کا قول ہے کہ (صلاۃ التیمم کے پڑھنے میں) کوئی حرج نہیں؛ کیونکہ فضائل میں حدیث کا صحیح ہونا شرط نہیں ہے۔ (۵)

حافظ ابن ناصر الدین دمشقی کا فرمان ہے کہ: وہ احادیث جو ایسے فضائل کو پوری تفصیل اور وضاحت کے ساتھ بیان کرتی ہیں، جن کے حصول کی رغبت اور خواہش ہوتی ہے، تو ائمہ حدیث نے ان میں سے بعض حدیثوں کی سند اور متن کو صحیح قرار دیا ہے اور بعض کو بحیثیت استدلال صحیح کے ساتھ لائق کر دیا؛ اگرچہ وہ صحیح سے کم درجہ کی ہیں اور بعض قسمیں ان کے علاوہ ہیں اور حدیث کی سب سے بری قسم و ضعیف (گھڑنے والوں) کی احادیث ہیں، جن کو اختلاف کی صراحت یا موضوع ہونے کی وضاحت کے بغیر مرفوعاً روایت کرنا حلال نہیں ہے، رہی ان راویوں کی احادیث جن کو محدثین نے ضعیف قرار دیا ہے، اگر وہ فضائل اعمال سے متعلق ہوں، تو عبد اللہ بن مبارک، عبد الرحمن بن مہدی اور احمد بن حنبل رحمہم اللہ نے حنفیہ میں کی ایک بڑی تعداد سے اور جمیع متاخرین سے روایت کیا ہے کہ وہ اس ضعیف حدیث کی روایت میں تساہل سے کام لیتے تھے، جس کی سند میں کلام ہو؛ جبکہ وہ ترتیب و ترتیب قصص و امثال، مواضع اور فضائل اعمال کے سلسلے میں وارد ہوئی ہو اور جس طرح ان امور میں وارد شدہ ضعیف حدیث کی روایت جائز ہے، اسی طرح جمہور علماء کے نزدیک اس پر عمل بھی درست ہے۔ (۶)

۱۔ الفتاۃ الشریعہ ص ۵۰۔ ج طبع دار الفکر ۱۳۸۱ھ/۱۹۶۱ء۔ ج العظیم والنسب فی ان ابوی رسول اللہ ﷺ فی الحجۃ ص ۱۸۰۔

۲۔ الفتاۃ الشریعہ ص ۱۰۰۔ ج ۱۰۰ ابن تیمیہ۔ ج الترویج لحدیث صلاۃ التیمم ص ۳۶۔

”شرح الکوکب المنیر“ میں مذکور ہے کہ امام احمدؒ علامہ موفقؒ اور اکثر ائمہ کے نزدیک فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کیا جاسکتا ہے۔ امام احمدؒ کا ارشاد ہے کہ حلال و حرام میں جب ہم نے حضور اکرم ﷺ سے کوئی حدیث نقل کی تو اس کی سند میں سخت شرطیں لگائیں اور جب فضائل اعمال یا امر و نہی کے علاوہ میں آپ ﷺ سے کوئی حدیث نقل کی تو سند میں کچھ نرم شرائط اختیار کیں؛ نیز امام احمدؒ نے ایک روایت میں عید کی رات میں جمع ہونے کو مستحب قرار دیا جو ضعیف حدیث کے قائل عمل ہونے پر دلیل ہے۔ (۱)

علامہ شوکانیؒ لکھتے ہیں: اس باب میں مذکور آیات اور احادیث مغرب اور عشاء کے درمیان نماز کی کثرت کرنے پر دلالت کرتی ہیں، اگرچہ اکثر حدیثیں ضعیف ہیں؛ لیکن ان کا مجموعہ قائل اعتبار ہے خصوصاً فضائل اعمال میں۔ (۲)

علامہ سید عبداللہ بن صدیق البغاریؒ ”ریاض الصالحین“ کے مقدمہ اور ”اقول و افعی“ میں تحریر کرتے ہیں فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کے جواز پر حفاظ حدیث کا اتفاق ہے۔ صرف تاضی ابو بکر بن العربیؒ نے اس کے خلاف کہا۔ ان کا کہنا ہے کہ احکام کی طرح فضائل میں بھی ضعیف حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا۔ سید صدیق خان قنوجیؒ نے اپنی کتاب ”نزل الابرار“ میں انھیں کی تقلید کی ہے؛ لیکن ان دونوں حضرات کی رائے مردود اور ناقابل قبول ہے اور درست بات حفاظ حدیث ہی کی ہے، انھیں کے ساتھ چاروں سالک کے فقہاء ہیں اور انہی حضرات کی رائے ہے کہ ”مستحبات کی حد تک نرمی اختیار کی جائے گی اور فراموشی میں شدت برتی جائے“ یہی حضرات قائل افتہاء اور لائق اتباع ہیں۔ (۳)

### کیا فضائل کے باب میں ضعیف حدیث پر عمل مطلقاً ناجائز ہے؟

شیخ جمال الدین قاسمیؒ نے (۴) یہ قول امام بخاریؒ، مسلمؒ، یحییٰ بن مصعبؒ اور ابوبکر ابن العربیؒ رحمہم اللہ کی طرف منسوب کیا ہے کہ فضائل کے باب میں بھی حدیث ضعیف پر عمل نہیں کیا جائے گا، اسی طرح علامہ ابن سید الناسؒ نے (۵) یحییٰ بن مصعبؒ کی طرف، علامہ سخاویؒ نے (۶) ابن العربیؒ بالکنیؒ کی طرف، ابن رجب حنبلیؒ نے (۷) امام مسلمؒ کی طرف اور علامہ شہرستانیؒ نے ”اہلہل و اہل“ میں علامہ ابن حزمؒ کی طرف اس قول کی نسبت کی ہے۔

مگر درحقیقت ممانعت کا دعویٰ مذکورہ اماموں میں سے کسی بھی امام سے صراحت کے ساتھ ثابت نہیں ہے، جہاں تک امام بخاریؒ کا تعلق ہے تو صحیح بخاری میں آپؒ کا طرز و خود فضائل میں ضعیف حدیث پر عمل کے جواز کی نشاندہی کرتا ہے؛ جیسا کہ حافظ ابن حجرؒ ”فتح الباری“ کے مقدمہ میں محمد بن عبدالرحمن طفاویؒ کے تذکرہ میں حدیث شریف ”مکن فی الدنیا

۱۔ شرح الکوکب المنیر ۵۶۹/۲۔ ج ثلث ۱۱۰/۳۔ ۲۔ ج توحید و تہذیب ص ۱۳۸۔

۳۔ ج ثلث ۱۱۰/۳۔ ۴۔ ج ثلث ۱۱۰/۳۔

۵۔ ج ثلث ۱۱۰/۳۔ ۶۔ ج ثلث ۱۱۰/۳۔

۷۔ ج ثلث ۱۱۰/۳۔

کالم غریب“ کے تحت رقمطراز ہیں

”اس حدیث کو طفاویٰ تہام بیان کرتے ہیں، اور وہ صحیح غریب حدیثوں میں سے ہے، ایسا معلوم ہوتا ہے کہ امام بخاری نے ترفیب و ترہیب سے متعلق ہونے کی وجہ سے اس میں ایچٹرانٹ کی رعایت نہیں فرمائی۔“ (۱)

اور راوی فلیح بن سلیمان خراعی کے تذکرہ میں لکھتے ہیں:

”امام بخاری نے ان پر اس طرح اعتماد نہیں کیا، جیسا امام مالک اور ابن عینیہ وغیرہ پر کیا، ان سے جو روایات آپؐ نے لی ہیں، ان کا بڑا حصہ مناقب میں ہے اور کچھ رقائق سے متعلق ہے۔“ (۲)

نیز أسید بن زید، جمال کے تذکرہ میں تحریر فرماتے ہیں

”کسی محدث سے ان کی توثیق میری نظر سے نہیں گزری، ہاں امام بخاری نے ”کتاب الرقاق“ میں ایک دوسری حدیث کے ساتھ ان سے بھی ایک حدیث نقل کی۔“ (۳)

حسن بن ذکوان کے تذکرہ میں راقم ہیں:

”امام بخاری نے ان سے ”کتاب الرقاق“ میں ایک روایت ذکر کی۔“ (۴)

حافظ ابن حجرؒ کی کتاب ”ہدی الساری مقدمہ فتح الباری“ کی یہ چند مثالیں ہیں۔ حافظ ابن حجرؒ نے بخاری کے راویوں پر کئے جانے والے اعتراضات کے جواب کے لئے اس کتاب میں ایک باب قائم کیا، بعض اعتراضات کا جواب تو آپؒ نے مقررین کی تردید کرتے ہوئے دیا اور بعض کے متعلق فرمایا کہ وہ متابعات کے طور پر ہیں اور بعض کے بارے میں کہا کہ یہ ترفیب و ترہیب اور رفاق سے متعلق ہیں۔ علامہ ظفر احمد عثمانیؒ ”قواعد علوم الحدیث“ میں ”تساہل البخاری فی احادیث الترفیب و الترهیب“ کے عنوان کے تحت حافظ ابن حجرؒ کے جواب پر تبصرہ کرتے ہوئے لکھتے ہیں: اس میں اس مشہور بات کی تائید ملتی ہے کہ محدثین فضائل کی احادیث میں نرمی برتتے ہیں؛ جبکہ بعض لوگ بے جا اس مسئلہ میں الجھ گئے۔ اور انھوں نے فضائل کے باب میں بھی سخت شرائط کو واجب قرار دیدیا۔ (۵)

اور جہاں تک صحیح بخاری کے علاوہ دیگر کتابوں مثلاً کتاب العقیدہ، کتاب الاحکام، کتاب الادب اور کتاب التراجم

وغیرہ کی بات ہے تو اس میں بھی امام بخاریؒ نے ضعیف احادیث کو درج کیا ہے۔ مثلاً: کتاب العقیدہ ”خلق افعال العباد“ کے مسئلہ پر ہے۔ میں نے اس کتاب کے بعض ضعیف راویوں کی تخریج پر انکشاف کیا۔ کتاب الاحکام ”جزء دفع الیٰدین“ اور ”جزء الفراق خلف الامام“ پر مشتمل ایک رسالہ ہے۔ اس میں بھی میں نے بطور نمونہ صرف بعض ضعیف راویوں کی تخریج کی۔ کتاب الادب دراصل ادب المفرد ہے۔ میں نے اس کتاب کی صرف ان احادیث کے نمبرات درج کر دیے، جن پر شیخ فضل اللہ جیلانیؒ نے اپنی شرح ”فصل اللہ الصمد فی توضیح الادب المفرد“ میں کلام کیا ہے۔ کتاب التراجم یہ ”التاریخ الکبیر“ ہے۔ اس میں میں نے دکتور محمد بن عبدالکریم بن عبید حفظہ اللہ کی ان تحریروں پر اعتماد کیا، جو آپ نے احادیث ضعیف کی تخریج میں نقل فرمائی ہیں۔

## امام بخاریؒ کی کتاب ”خلق افعال العباد“ کے بعض ضعیف راویوں کے نام

- (۱) ثعلبہ بن عباد عبدی: مجہول ہے۔ (۱) اسوٰ نے اس سے روایت کی، ابن المہدیؒ کا قول ہے کہ اسود مجہول راویوں سے بھی روایت لیتے تھے، ابن حزمؒ کہتے ہیں کہ ثعلبہ مجہول ہے۔ (۲)
- (۲) حامد بن عبد اللہ قسری دمشقی، نامی ہے، سب وشم کرتے تھے۔ (۳) یہ شخص صدوق ہے، مگر نامی اور بڑا کینہ پرور اور ظالم ہے، ابن معینؒ کا فرمان ہے کہ بڑا آدمی ہے، حضرت علیؓ کی عیب جوئی کرتا تھا۔ (۴)
- (۳) زیاد بن اسماعیل یحییٰ بن معینؒ نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے۔ (۵) اور ”میزان الاعتدال“ میں یحییٰ بن معینؒ کا یہ قول منقول ہے کہ: زیاد ضعیف ہیں، اور ابو حاتمؒ کہتے ہیں کہ: زیاد کی احادیث لکھی جاسکتی ہیں۔ امام نسائیؒ کہتے ہیں کہ: زیاد میں کوئی حرج نہیں ہے۔
- (۴) سعید بن عبد الرحمن حنفی: محدث ابن حبانؒ نے ان کو مقیم قرار دیا۔ (۶) ابن معینؒ وغیرہ ثقہ کہتے ہیں۔ ابن عدیؒ فرماتے ہیں: یہ حسن درج کی غریب احادیث روایت کرتے ہیں، محدث فسویؒ نے ان کو لیکن (کمزور) کہا، ابو حاتمؒ کا فیصلہ ہے کہ: ان سے استدلال نہ کیا جائے، ساجیؒ کا کہنا ہے کہ: یہ ایسی احادیث روایت کرتے ہیں، جن کا کوئی متابع نہیں، داتا اور محدث ابن حبانؒ جو بڑے محقق اور وسیع العلم ہیں، انھوں نے فرمایا: سعید ثقہ حضرات کی طرف نسبت کر کے گھڑی ہوئی باتیں بیان کرتے ہیں۔ (۷)
- (۵) سلیمان بن داؤد قرظی: مجہول راوی ہے۔ (۸)

(۶) صالح بن جبیر: یہ راوی مشہور نہیں ہے۔ (۱) ابن معین نے ان کو ثقہ کہا، لیکن یہ معروف راوی نہیں ہے، ابو حاتم فرماتے ہیں: مجہول راوی ہے۔ (۲)

(۷) ابو نعیم ضرار بن عمرو: امام نسائی اور دوسرے محدثین کا قول ہے: یہ شخص متروک ہے۔ (۳) امام بخاری وغیرہ کا بھی کہنا ہے کہ یہ متروک راوی ہے۔ (۴) یحییٰ بن معین فرماتے ہیں: کوفہ میں دو جموں نے ہیں ایک یہ (ابو نعیم ضرار) اور دوسرا ابو نعیم غنی، امام نسائی کا ارشاد ہے: ثقہ نہیں ہے۔ ابو حاتم کا قول ہے: صدوق ہے؛ لیکن بائیں استدلال نہیں ہے۔ دارقطنی کا فرمان ہے کہ یہ ضعیف ہے، ابن عدی (۵) لکھتے ہیں: وہ کوفہ کے شیعوں میں سے ہے۔

(۸) عاصم بن عید اللہ بن عاصم بن عمر بن الخطاب عدوی: نسائی وغیرہ کہتے ہیں کہ: یہ متروک ہے۔ (۶) امام مالک نے ان سے روایت لی، بجران کو ضعیف قرار دیا، یحییٰ بن معین کہتے ہیں کہ: وہ ضعیف ہے، ان سے احتیاج نہیں کیا جاسکتا۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ: وہ کثیر الوهم ہے، غلطی بہت کرتے تھے، اس لئے ان کو ترک کر دیا گیا، امام احمد، ابن عیینہ کا قول نقل فرماتے ہیں کہ: اکابر محدثین عاصم بن عید اللہ کی حدیث نقل کرنے سے بچتے تھے۔ نسائی کا کہنا ہے کہ: وہ ضعیف ہے۔ ابو زرہ عمار اور ابو حاتم نے ان کو منکر الحدیث کہا ہے۔ دارقطنی کا کہنا ہے کہ: وہ متروک اور بہت غافل ہے۔ محدث ابن خزیمہ کہتے ہیں کہ ان کے حافظہ کے خراب ہونے کی وجہ سے میں ان سے استدلال نہیں کرتا۔ (۷)

(۹) عمارہ بن جویں ابو ہارون عدوی: ذہبی کا کہنا ہے کہ: وہ بالاتفاق ضعیف ہے۔ حماد بن زید کہتے ہیں کہ: وہ کذاب ہے۔ (۸) ذہبی یہ بھی کہتے ہیں کہ: وہ تابعی میں تلخ مزاجی کی وجہ سے ضعیف قرار دیئے گئے اور حماد بن زید نے ان کو کذاب کہا۔ شعبہ کا کہنا تھا کہ: میں آگے بڑھوں اور تم میری گردن پر چھت لگاؤ، یہ مجھے ابو ہارون سے حدیث نقل کرنے سے زیادہ پسند ہے۔ امام احمد کہتے ہیں کہ: عمرہ کچھ بھی نہیں ہے۔ ابن معین کہتے ہیں کہ: وہ ضعیف ہیں، حدیث میں ان کی تصدیق نہ کی جائے۔ نسائی کا کہنا ہے کہ: وہ متروک الحدیث ہے۔ دارقطنی کہتے ہیں کہ: وہ تکلیف مزاج آدمی ہے، خارجی اور شیعی ہے۔ جوز جانی کا کہنا ہے کہ: کذاب اور افتراء پرداز شخص ہے۔ (۹)

(۱۰) عمرو بن مالک تمیمی: ابن عدی کہتے ہیں کہ: یہ شخص حدیثوں کی چوری کرتا ہے۔ (۱۰) ابو نعیم کا کہنا ہے کہ: وہ

۱۔ دیلمی، اضطواء، ص ۱۱۵۔ ۲۔ میزان، ص ۷۷۔ ۳۔ دیلمی، اضطواء، ص ۱۸۹۔ ۴۔ میزان، ص ۳۹۵۱۔

۵۔ الکافی، ص ۹۵۰۔ ۶۔ دیلمی، اضطواء، ص ۱۸۹۔ ۷۔ میزان، ص ۳۰۵۶۔ ۸۔ دیلمی، اضطواء، ص ۳۰۰۰۔

۹۔ میزان، ص ۶۰۱۸۔ ۱۰۔ دیلمی، اضطواء، ص ۳۲۷۔

ضعیف ہے۔ ابن عدیؒ یہ بھی کہتے ہیں کہ: وہ احادیث کو چراتا تھا۔ ابو زرہؓ نے اس سے حدیث لینا ترک کر دیا تھا؛ لیکن ابن حبانؒ نے عمر کو شکایت میں ذکر کیا۔ (۱)

(۱۱) قاسم بن محمد بن حمید معمری: ابن معینؒ کہتے ہیں کہ: وہ کذاب اور خبیث ہے۔ (۲) محدث تہذیبؒ نے ان کو شیعہ قرار دیا۔ عثمان دارمیؒ کا کہنا ہے کہ: وہ یسے نہیں ہیں، جیسا یحییٰ بن معینؒ نے کہا ہے، میں بغداد میں ان سے ملا ہوں۔ (۳) ابن عدیؒ تحریر کرتے ہیں، مشہور راوی نہیں ہے۔ (۴)

(۱۲) ولید بن مغیرہ مخزومی: ذہبیؒ کہتے ہیں کہ: وہ بھول ہے۔ (۵)

(۱۳) یزید بن ابوزید کوفی: علامہ ذہبیؒ نے ان کے بارے میں سکوت اختیار کیا۔ (۶) ذہبیؒ یہ بھی کہتے ہیں کہ: وہ حافظہ کی کمزوری میں کوفہ کے معروف علماء میں سے ہے۔ یحییٰ بن معینؒ کہتے ہیں کہ: وہ قوی نہیں ہے، ان سے استدلال نہ کیا جائے۔ ابن مبارکؒ کا کہنا ہے کہ: ان کو پچھیک دو۔ امام احمدؒ کہتے ہیں کہ: ان کی حدیث کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ (۷)

## امام بخاریؒ کی کتاب ”جزء دفع البدین“ کے بعض ضعیف راویوں کے نام

(۱) اسماعیل بن عبد الملک بن ابوالصغیر اسدی: امام نسائیؒ کا کہنا ہے کہ: وہ قوی نہیں ہے۔ (۸) ابو حاتمؒ اور ابن معینؒ کہتے ہیں کہ وہ قوی نہیں ہے اور محدث ابن مہدیؒ نے ان کو انتہائی کمزور قرار دیا ہے۔ یحییٰ قطانؒ کا کہنا ہے کہ: میں نے ترک کر دیا، پھر سفیانؒ کے واسطے سے ان کی احادیث نقل کیں۔ (۹)

(۲) اسماعیل بن عیث ابوجہب: ذہبیؒ کا کہنا ہے کہ: وہ شری حضرات کے علاوہ دوسروں سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں۔ (۱۰)

(۳) تمام بن نجیح: ابن عدیؒ کہتے ہیں کہ: وہ ثقہ نہیں ہے۔ (۱۱) یحییٰ نے ان کی توثیق کی۔ امام بخاریؒ کا کہنا ہے کہ: ان میں کلام ہے۔ ابن عدیؒ یہ بھی کہتے ہیں کہ: یہ جو روایات بیان کرتے ہیں اس میں ثقہ راوی ان کی متابعت نہیں کرتے اور یہ راوی خود بھی ثقہ نہیں ہے۔ ابو حاتمؒ کہتے ہیں کہ: وہ ذہاب اللہؒ ہے۔ ابو زرہؓ کا کہنا ہے کہ: وہ ضعیف ہے۔ ابن حبانؒ کہتے ہیں کہ: وہ جان بوجھ کر ثقہ افراد کی سند سے موضوع باتیں بیان کرتے ہیں۔ (۱۲)

۱۔ میزان ص/ ۱۳۳۵۔ ۲۔ دیلمی القضاہ ص/ ۳۳۳۔ ۳۔ میزان ص/ ۶۸۳۶۔ ۴۔ الکامل ص/ ۳۸۵۱۔

۵۔ دیلمی القضاہ ص/ ۳۵۰۵۔ ۶۔ میزان ص/ ۶۸۳۶۔ ۷۔ دیلمی القضاہ ص/ ۳۳۳۔ ۸۔ میزان ص/ ۶۸۳۶۔ ۹۔ میزان ص/ ۶۸۳۶۔

۱۰۔ دیلمی القضاہ ص/ ۳۳۳۔ ۱۱۔ میزان ص/ ۶۸۳۶۔ ۱۲۔ میزان ص/ ۶۸۳۶۔

(۴) عبد رب بن سلیمان ذہبی کا کہنا ہے کہ وہ مجہول ہے۔ (۱) اور ”میزان الاعتدال“ میں بھی ان کو مجہول کہا ہے، مگر ابن

حبان کے نزدیک ثقہ ہیں۔ (۲)

(۵) فضیل بن مرزوق کوئی ذہبی کا کہنا ہے کہ وہ کوئی شیعی ہے۔ امام نسائی وغیرہ نے ضعیف قرار دیا۔ حاکم کہتے ہیں کہ:

امام مسلم پر یہ عیب لگایا جاتا ہے کہ آپ نے ان سے حدیث نقل کی ہے۔ (۳) سفیان بن عیینہ اور ابن معین نے ان کو

کو ثقہ قرار دیا۔ ابن عدی کا کہنا ہے کہ: مجھے امید ہے کہ ان کے اندر کوئی عیب نہیں ہے۔ عثمان بن سعید نے ان کو

ضعیف کہا۔ میں (ذہبی) کہتا ہوں کہ فضیل کا شیعہ ہونا مشہور ہے، لیکن وہ صحابہ پر سب و شتم نہیں کرتے۔ ابن

حبان کہتے ہیں کہ وہ بڑے منکر الحدیث ہیں، ثقہ راویوں سے غلط روایات؛ نیز عطیہ سے موضوع احادیث نقل

کرتے ہیں۔ میں (ذہبی) کہتا ہوں کہ عطیہ فضیل سے زیادہ ضعیف ہیں اور احمد بن ابی یوسف نے امام احمد سے نقل کیا

کہ وہ ضعیف ہیں۔ (۴)

(۶) موسیٰ بن دیمان دارقطنی نے ان کو ضعیف کہا۔ (۵) اور ”میزان الاعتدال“ میں ہے کہ دارقطنی نے ان کو ضعیف

قرار دیا اور ابن معین نے فرمایا کہ وہ کچھ بھی نہیں ہے۔ (۶)

(۷) فہیم بن حکیم ازہبی کا کہنا ہے کہ: ان کی احادیث میں نکارت ہے۔ (۷) ابن معین وغیرہ نے ان کو ثقہ کہا، ازہبی

کے قول کے مطابق ان کی احادیث منکر ہیں۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ امام نسائی کا کہنا

ہے کہ وہ قوی نہیں ہے۔ (۸)

## امام بخاری کی کتاب ”جزء القراءة“ کے بعض ضعیف روایات

(۱) جواب بن عبید اللہ تمیمی: ابن نمیر کا کہنا ہے کہ وہ ضعیف ہے۔ (۹) ابن معین نے ان پر جرح کی اور ابن نمیر نے ان کو

ضعیف قرار دیا۔ (۱۰) ابن عدی فرماتے ہیں: زہد میں آپ کے کئی اجزاء ہیں، میں نے ان کی کوئی منکر حدیث نہیں

دیکھی، البتہ ان پر ارچا کی تہمت لگائی جاتی تھی۔ (۱۱)

(۲) ابو اسحاق خازم بن حسین حمیمی: ذہبی کا کہنا ہے کہ ان کی اکثر حدیثیں منکر ہیں۔ (۱۲) ابن معین کہتے ہیں کہ کچھ

بھی نہیں ہے۔ ابو داؤد کہتے ہیں کہ منکر حدیثیں روایت کرتے ہیں۔ (۱۳) ابن عدی (۱۴) قبطر ازہبی: ان کے

۱۔ دہان الفقہاء ص ۱۸۱۔ ۲۔ ح میزان ص ۹۹۔ ۳۔ ح دہان الفقہاء ص ۹۱۔ ۴۔ ح میزان ص ۱۷۱۔ ۵۔ ح دہان الفقہاء ص ۹۱۔ ۶۔ ح میزان ص ۱۷۱۔ ۷۔ ح میزان ص ۱۷۱۔ ۸۔ ح میزان ص ۱۷۱۔ ۹۔ ح میزان ص ۱۷۱۔ ۱۰۔ ح میزان ص ۱۷۱۔ ۱۱۔ ح میزان ص ۱۷۱۔ ۱۲۔ ح میزان ص ۱۷۱۔ ۱۳۔ ح میزان ص ۱۷۱۔ ۱۴۔ ح میزان ص ۱۷۱۔

اکثر حدیثوں کا کوئی متابع نہیں ہے اور ان کی غریب حدیثوں کے مشابہ ہیں، خذم کا کہنا ہے کہ اگرچہ ضعیف ہیں؛ لیکن ان کی احادیث کبھی جاتی ہیں۔

(۳) زید بن ابوزید جصاص بصری: ذہبی کا کہنا ہے کہ: محدثین نے ان کو ترک کر دیا۔ (۱) ابن معین اور ابن مدینی کہتے ہیں کہ: ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ ابو زمرہ کا کہنا ہے کہ: بالکل واہیت بیان کرنے والا ہے۔ نسائی اور دارقطنی کہتے ہیں کہ: زیادہ متروک راوی ہے۔ میں (ذہبی) کہتا ہوں: زیادہ کے ضعیف ہونے پر اجماع ہے۔ (۲) ابن عدیؒ لکھتے ہیں: متروک الحدیث ہے۔ (۳)

(۴) معقل بن مالک بصری: ازدیؒ فرماتے ہیں: منکر الحدیث ہے۔ ازدیؒ اور دوسرے محدثین ان کو منکر الحدیث کہتے ہیں۔ (۳) ابن حبانؒ نے ان کو ثقات میں شمار کیا ہے۔ (۵)

(۵) عبداللہ بن یحییٰ ابو خف: ذہبی کا کہنا ہے کہ: ان کے اندر ضعف ہے۔ (۶) ابو زمرہؒ کہتے ہیں کہ: وہ منکر الحدیث ہے۔ نسائیؒ کہتے ہیں کہ: وہ ثقہ نہیں ہے۔ (۷) ابن عدیؒ (۸) تحریر فرماتے ہیں: مضطرب الحدیث ہے، ان کی تمام احادیث افرادات ہیں۔ (یعنی اس راوی کا کسی حدیث میں کوئی متابع نہیں ہے) یہ شخص تابعی استدلال راویوں میں سے نہیں ہے۔

(۶) عمارہ بن میمون: ذہبی کا کہنا ہے کہ: وہ مجہول راوی ہے۔ ان سے حماد بن سلمہؒ کے علاوہ کسی محدث نے روایت نہیں لی اس وجہ سے یہ مجہول ہیں۔ (۹)

(۷) عمرو بن وجب: ابو حاتم کا کہنا ہے کہ: یہ مضطرب الحدیث راوی ہے۔ (۱۰)

اداب المفرد کے علامہ جیلانیؒ والے نسخے کی ضعیف احادیث کی تعداد (۹۹) تک پہنچ جاتی ہے، اختصار کی خاطر ذیل میں صرف ان کے نمبرات لکھے جاتے ہیں؛ تاکہ اہل علم ان کی طرف مراجعت کر سکیں: (۱) صفحہ ۱۶۸ پر ملاحظہ فرمائیں۔

|                         |                         |                 |                        |
|-------------------------|-------------------------|-----------------|------------------------|
| ۱۔ بیان الضعفاء ص ۱۳۹۷  | ۲۔ میزان ص ۲۳۸          | ۳۔ الکامل ص ۶۸۸ | ۴۔ دیوان الضعفاء ص ۳۹۸ |
| ۵۔ میزان ص ۸۶۶          | ۶۔ دیوان الضعفاء ص ۳۵۹  | ۷۔ میزان ص ۳۴۶  | ۸۔ الکامل ص ۸۶/۸۷      |
| ۹۔ دیوان الضعفاء ص ۳۰۰۹ | ۱۰۔ دیوان الضعفاء ص ۳۲۸ | ۱۱۔ میزان ص ۷۳۳ |                        |



۲ - ۱۴ - ۱۸ - ۲۲ - ۲۳ - ۳۰ - ۴۳ - ۵۱ - ۵۹ - ۶۱ - ۶۲ - ۶۳ - ۶۵ -  
 ۶۶ - ۷۷ - ۹۴ - ۹۵ - ۱۰۹ - ۱۱۱ - ۱۱۲ - ۱۲۰ - ۱۲۵ - ۱۲۶ - ۱۳۰ -  
 ۱۳۷ - ۱۳۹ - ۱۴۱ - ۱۴۹ - ۱۵۰ - ۱۵۶ - ۱۷۰ - ۱۸۴ - ۱۸۵ - ۱۸۸ -  
 ۲۰۷ - ۲۲۱ - ۲۳۵ - ۲۴۰ - ۲۴۶ - ۲۸۳ - ۲۸۸ - ۲۹۰ - ۳۰۱ - ۳۰۸ -  
 ۳۳۰ - ۳۴۶ - ۳۶۳ - ۳۸۲ - ۳۹۸ - ۴۰۳ - ۴۲۰ - ۴۲۱ - ۴۴۰ - ۴۴۳ -  
 ۴۶۱ - ۴۷۳ - ۴۸۷ - ۴۹۷ - ۵۳۰ - ۵۷۶ - ۵۷۹ - ۵۸۴ - ۵۸۹ - ۵۹۱ -  
 ۵۹۴ - ۵۹۶ - ۶۳۰ - ۶۵۵ - ۶۸۶ - ۶۹۷ - ۷۱۲ - ۷۸۴ - ۷۹۲ - ۷۹۵ -  
 ۸۰۰ - ۸۱۷ - ۹۱۸ - ۹۲۱ - ۹۵۰ - ۹۵۶ - ۱۰۰۷ - ۱۰۲۳ - ۱۰۷۷ - ۱۰۸۴ -  
 ۱۱۰۲ - ۱۱۰۵ - ۱۱۳۸ - ۱۱۷۰ - ۱۱۹۶ - ۱۱۹۸ - ۱۲۰۰ - ۱۲۰۲ - ۱۲۰۳ -  
 ۱۲۰۷ - ۱۲۳۵ - ۱۲۳۹ - ۱۲۴۱ - ۱۲۶۲ - ۱۳۱۴

”تاریخ کبیر“ میں راویوں کے تذکروں میں آنے والی احادیث کی نوعیت بقول ”دکتر محمد بن عبدالکریم بن  
 عبید حفظہ اللہ کے مرفوع (۱۱۳۷) ہے، جن میں صحیح احادیث (۲۱۰)، حسن احادیث (۳۷۰)، ضعیف اور  
 بالکل ناقابل اعتبار احادیث (۳۹۹) اور موضوع حدیث ایک ہے۔ اختصار کی خاطر ہم ذیل میں جن  
 راویوں کے حالات کے تحت ضعیف احادیث آئی ہیں، ان کے صرف نمبرات لکھنے پر اکتفاء کرتے ہیں۔

(۵/۱۴/۱) (۵/۱۴/۱) (۴/۱۵/۱) (۱۱/۱۷/۱) (۱۵/۱۹/۱) (۱۶/۲۰/۱)  
 (۱۶/۲۰/۱) (۲۰/۲۰/۱) (۲۰/۲۲/۱) (۲۷/۲۹/۱) (۴۹/۳۰/۱) (۵۹/۳۳/۱)  
 (۶۰/۳۴/۱) (۶۰/۳۵/۱) (۹۰/۴۱/۱) (۱۰۰/۴۴/۱) (۱۱۴/۴۸/۱) (۱۳۴/۵۴/۱)  
 (۱۳۴/۵۵/۱) (۱۳۹/۵۶/۱) (۱۵۱/۵۹/۱) (۱۸۳/۶۵/۱) (۲۰۳/۶۹/۱) (۲۲۱/۷۳/۱)  
 (۲۴۷/۷۹/۱) (۲۴۷/۷۹/۱) (۲۴۸/۷۹/۱) (۲۴۸/۷۹/۱) (۳۶۰/۸۴/۱) (۳۶۷/۸۶/۱)

(300/1.7/1) (288/92/1) (288/91/1) (278/88/1) (277/87/1) (277/87/1)  
 (272/111/1) (27.1/122/1) (207/1.8/1) (207/1.8/1) (207/1.8/1)  
 (272/111/1) (272/111/1) (272/111/1) (272/111/1) (272/111/1)  
 (227/127/1) (217/122/1) (212/121/1) (289/110/1) (281/112/1)  
 (209/127/1) (209/127/1) (209/127/1) (209/127/1) (22.1/121/1)  
 (27.1/221/1) (279/121/1) (278/12.1/1) (271/128/1) (271/128/1)  
 (277/122/1) (277/122/1) (277/122/1) (277/122/1) (277/122/1)  
 (0.2/10.1/1) (292/128/1) (292/127/1) (287/120/1) (277/122/1)  
 (028/102/1) (027/100/1) (027/100/1) (020/100/1) (022/102/1)  
 (072/120/1) (072/122/1) (029/12.1/1) (022/108/1) (021/108/1)  
 (712/127/1) (712/127/1) (7.1/122/1) (7.1/122/1) (077/128/1)  
 (707/180/1) (730/181/1) (730/181/1) (718/178/1) (718/178/1)  
 (797/198/1) (797/192/1) (772/191/1) (778/19.1/1) (777/189/1)  
 (717/2.2/1) (712/2.2/1) (712/2.2/1) (7.2/2.1/1) (7.1/199/1)  
 (772/217/1) (708/212/1) (727/21.1/1) (728/2.7/1) (728/2.7/1)  
 (82.1/222/1) (82.1/222/1) (127/222/1) (799/222/1) (781/218/1)  
 (887/227/1) (887/220/1) (870/221/1) (872/228/1) (820/220/1)  
 (93.2/208/1) (93.2/208/1) (93.2/202/1) (897/229/1) (892/227/1)  
 (90.1/272/1) (922/271/1) (927/27.1/1) (930/209/1) (93.2/208/1)  
 (981/270/1) (970/272/1) (90.1/272/1) (90.1/272/1) (90.1/272/1)  
 (1.27/297/1) (1.1/287/1) (992/282/1) (992/28.1/1) (992/279/1)

(1.94/31./1) (1.94/31./1) (1.89/3.9/1) (1.73/3.2/1) (1.73/3.1/1)  
 (1222/243/1) (1191/337/1) (110./320/1) (1147/323/1) (1117/317/1)  
 (1172/307/1) (1272/307/1) (1208/304/1) (1240/30./1) (124./327/1)  
 (1372/382/1) (1344/377/1) (1317/371/1) (1287/371/1) (1278/309/1)  
 (1222/399/1) (1221/399/1) (1212/397/1) (12.7/394/1) (1277/382/1)  
 (103./12/2) (1288/2/2) (1272/211/1) (1242/2.7/1) (1239/2.0/1)  
 (1007/21/2) (1002/2./2) (1029/17/2) (1029/17/2) (1029/17/2)  
 (1177/2./2) (1077/27/0) (1071/22/2) (1009/22/2) (1007/22/2)  
 (1791/72/2) (1780/7./2) (1782/09/2) (1749/0./2) (1742/27/2)  
 (1778/87/2) (1701/78/2) (1720/71/2) (17.7/77/2) (1797/72/2)  
 (1842/1.2/2) (1839/1.1/2) (18.8/94/2) (18.2/92/2) (1779/87/2)  
 (1872/111/2) (1871/1.9/2) (1802/1.7/2) (1802/1.7/2) (1801/1.7/2)  
 (1922/127/2) (1879/110/2) (1878/114/2) (1870/112/2) (1870/112/2)  
 (1921/129/2) (192./129/2) (1924/127/2) (1924/127/2) (1924/127/2)  
 (2.48/108/2) (2.1/127/2) (1974/14./2) (1900/130/2) (1932/129/2)  
 (2124/179/2) (2121/178/2) (2.91/17./2) (2.07/172/2) (2.0./108/2)  
 (2197/2.2/2) (2171/190/2) (2122/182/2) (2124/18./2) (2124/179/2)  
 (2288/228/2) (2277/224/2) (2277/224/2) (2277/221/2) (2204/218/2)  
 (2298/222/2) (2292/22./2) (2292/22./2) (2292/22./2) (229./228/2)  
 (2211/240/2) (222./242/2) (2210/227/2) (2210/227/2) (22.2/220/2)  
 (2281/207/2) (2270/204/2) (2270/204/2) (2271/202/2) (2204/249/2)

(2432/271/2) (2432/271/2) (2397/272/2) (2390/271/2) (2392/271/2)  
 (2012/292/2) (2012/292/2) (2492/287/2) (2407/278/2) (2448/277/2)  
 (27.7/248/2) (2007/2.2/2) (202./2.0/2) (202./2.0/2) (202./2.0/2)  
 (232/27/2) (237/27/2) (192/02/2) (121/2.2/2) (19/2/2) (2872/288/2)  
 (18.0/12/2) (1702/1/2) (10.9/202/2) (792/232/2) (272/11.2/2)  
 (1922/29/2) (1917/27/2) (1912/27/2) (1912/20/2) (1871/22/2)  
 (1990/72/2) (1990/72/2) (1977/71/2) (1908/09/2) (1920/02/2)  
 (2.17/78/2) (2.02/70/2) (1997/72/2) (1990/72/2) (1990/72/2)  
 (212.0/1.7/2) (212.0/1.0/2) (21.7/1.2/2) (2.88/97/2) (2.09/87/2)  
 (2227/127/2) (2220/127/2) (2179/119/2) (2171/117/2) (2127/11.2/2)  
 (2208/178/2) (2227/171/2) (2217/108/2) (2289/101/2) (2272/127/2)  
 (2221/19.2/2) (2211/18.2/2) (22.1/177/2) (22.0/177/2) (2271/171/2)  
 (27.7/227/2) (2022/2.9/2) (2492/2.1/2) (2287/2.0/2) (2208/192/2)  
 (279.0/227/2) (2782/227/2) (2709/221/2) (2727/227/2) (2727/227/2)  
 (2727/207/2) (27.2/202/2) (27.2/202/2) (2792/20.2/2) (2791/228/2)  
 (2879/292/2) (2707/277/2) (2728/272/2) (2721/209/2) (2721/209/2)  
 (2922/2.0/2) (292.0/2.2/2) (2912/2.2/2) (29.0/2.0/2) (2898/299/2)  
 (2972/210/2) (2972/212/2) (2971/212/2) (2907/212/2) (2921/21.2/2)  
 (2.21/222/2) (2.21/222/2) (2.02/227/2) (2982/22.2/2) (2978/219/2)  
 (2.0.0/229/2) (2.0.0/229/2) (2.0.0/228/2) (2.28/228/2) (2.27/227/2)  
 (2117/202/2) (2.82/227/2) (2.77/220/2) (2.72/222/2) (2.78/222/2)

(۸۷/۱۹/۷) (۷۵۰/۲۲۹/۵) (۶۴/۲۵/۵) (۳۱۴۴/۳۶۰/۴) (۳۱۴۲/۳۶۰/۴)  
 (۱۴۰۵/۳۲۷/۷) (۱۰۲۶/۲۳۸/۷) (۹۵۶/۲۲۲/۷) (۷۸۲/۱۷۳/۷) (۸۷/۲۰/۷)  
 (۲۱۷۴/۶۵/۸) (۲۰۷۹/۴۰/۸) (۱۷۰۶/۳۹۲/۷) (۱۷۰۶/۳۹۲/۷) (۱۵۲۰/۳۵۹/۷)  
 (۳۳۸۹/۳۷۸/۸) (۳۳۴۹/۳۶۶/۸) (۳۱۱۹/۳۰۸/۸) (۲۹۹۳/۲۷۸/۸) (۲۸۵۴/۲۳۸/۸)  
 (۳۵۹۰/۴۲۸/۸)

امام مسلمؒ نے ”صحیح مسلم“ کے مقدمہ میں احادیث کو تین قسموں میں تقسیم فرمایا  
**پہلی قسم:** جس حدیث کو ثقہ حفظ بیان کریں۔

**دوسری قسم:** وہ حدیث جسکو مستور اور حفظ و اتقان میں متوسط درجہ کے محدثین روایت کریں۔

**تیسری قسم:** جس حدیث کے راوی ضعیف اور متردک ہوں۔

امام مسلمؒ تیسرے طبقہ کے افراد سے بھی متابعات اور شواہد کے طور پر نقل کرتے ہیں۔ صحیح مسلم میں امام مسلمؒ کا  
 بیان ملتا ہے۔

صحیح مسلم کے مقدمہ میں (۱) آپؐ رقمطراز ہیں: ”جان لو، خدا تم کو توفیق دے، جو شخص صحیح اور ضعیف روایت کے  
 درمیان اور ثقہ اور غیر ثقہ راویوں کے درمیان تمیز کرنے کی قدرت رکھتا ہو، اس کے ذمہ واجب ہے کہ صرف انھیں روایتوں کو  
 بیان کرے، جن ناقلین کے حفظ و عدالت کے اور ان کے مستور حفظ ہونے کو پتا ہو اور متعم (غیر ثقہ) اور متعصب قسم کے  
 بدی افراد کی حدیثوں کو نقل کرنے سے احتراز کرے۔“

امام مسلمؒ کی اس عبارت کا مطلب یہ ہے کہ جو شخص صرف احادیث صحیحہ پر مشتمل کتاب تہنیف کر رہا ہو تو اس پر  
 واجب ہے کہ صرف مشہور و معروف ثقہ اور قابل اعتماد راویوں ہی سے روایت کرے، اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ ضعیف  
 راویوں سے بالکل روایت نہ کرے، کیونکہ طلب حدیث کی خاطر اور دشت و بیابان کی آبلہ پانی کرنے والے کسی کثیر الاسفار  
 حافظ حدیث کی ایسی ایک مثال بھی پیش نہیں کی جاسکتی، جس نے سارے کے سارے ضعیف راویوں کی روایت کو چھوڑ دیا ہو؛  
 حتیٰ کہ امام مسلمؒ (نے بھی ضعیف راوی کی روایت کو ترک نہیں فرمایا) جمہور ائمہ حدیث تو مختلف وجوہ کی بناء پر جموئے ثلے اور محتم  
 راویوں سے بھی روایت لے لیتے ہیں۔

حضرت یحییٰ بن معین کا ارشاد ہے: ایسا کون سا محدث ہے جس نے کسی کذاب سے ہزار حدیثیں نہ لکھی ہوں۔ (۱)  
ولید بن ابان کراہی بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت یزید بن ہارون سے پوچھا: اے ابو خالد! کیا آپ ان  
ضعیف شیوخ سے بھی حدیث نقل کرتے ہیں؟ انھوں نے جواب دیا میں نے لوگوں (محدثین) کو دیکھا کہ وہ ہر ایک سے  
حدیث لکھتے ہیں۔ (۲)

حافظ ابن سید الاناس فرماتے ہیں کہ امام شعبہؒ نے جابر جعفی، ابراہیم ہجرى، محمد بن عبید اللہ عزری وغیرہ ایسے کئی ایک  
راویوں سے روایت لی ہے، جو حدیث میں ضعیف ہیں۔ (۳)  
میں (راقم الحروف) کہتا ہوں کہ تمام ائمہ حدیث نے ضعیفاء سے روایت کی ہے اور اسماء الرجال کی کتابیں ضعیف  
راویوں کے تذکروں سے بھری پڑی ہیں۔

امام مسلمؒ نے ”صحیح مسلم“ میں جو احادیث نقل فرمائیں، ان کے صحیح ہونے کی شرطیں زیادہ سخت ہیں۔ مسلم میں ذکر  
کردہ احادیث میں اتنی شدت نہیں ہے اور ”صحیح مسلم“ کے علاوہ آپ کی دوسری تمام تصنیفات کی بھی یہی حالت ہے۔  
آپ کی ایک کتاب ”اللمعز“ ہے، جو دکتور مصطفیٰ اعظمی حفظہ اللہ کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئی، اس کتاب کے  
درج ذیل آثار کا متن غلط کیا گیا: ۳۶، ۳۷، ۳۸، ۳۹، ۴۰، ۴۱، ۴۲، ۴۳۔

وہ اخبار جن کے صرف متن میں آپ کو وہم ہو گیا: ۴۴، ۴۵، ۴۶، ۴۷، ۴۸۔

وہ خبر جس کے متن کے نقل کرنے میں آپ کو وہم ہو گیا: ۴۹، ۵۰، ۵۱، ۵۲۔

وہ اخبار جن کے متن اور سند دونوں میں آپ کو وہم ہو گیا: ۵۸، ۵۹۔

وہ روایات جو لفظی اور تحیف کے ساتھ منقول ہو گئی: ۶۰۔

وہ حدیث جس کے متن میں وہم ہے: ۶۱، ۶۲۔

وہ حدیث جس کا متن اچھی طرح یاد نہیں تھا اور آپ کو وہم ہو گیا: ۶۳، ۶۴، ۶۵، ۶۶۔

ایک بالکل کمزور روایت جس کی صحیح روایات تردید کرتی ہیں: ۶۷، ۶۸، ۶۹، ۷۰، ۷۱، ۷۲، ۷۳۔

ایک فاسد و باطل روایت جس کی کوئی نظیر رسول اللہ ﷺ کی احادیث میں نہیں ہے اور علاوہ اس روایت کے مخالف

قول پر اتفاق ہے: ۷۵، ۷۶، ۷۷، ۷۸۔

غیر محفوظ المتن روایت: ۷۹، ۸۰۔

وہ روایت جس کا کوئی متابع نہیں ہے، نہ متن کا نہ سند کا: ۸۳، ۸۴، ۸۵۔

۱۔ مجمع البعداء: ۳۳ ج ۲ لکھنؤ مطبعہ ماس ۱۹۷۱ء۔ ۲۔ صیون الاثر: ۱۴/۱

وہ روایات جن کو بیان کرنے میں سند میں بعض راویوں سے غلطی ہوگئی ۸۶، ۸۷۔ اس میں ایک دوسری روایت کی سند محفوظ نہیں ہے: ۸۸، ۸۹، ۹۰۔

سند متین میں غلطی کے ساتھ نقل کردہ حدیث ۹۳، ۹۵، ۹۶، ۹۷، ۹۸، ۹۹، ۱۰۰، ۱۰۱، ۱۰۲، ۱۰۳، ۱۰۴، ۱۰۵، ۱۰۶۔ یہ وہ روایات ہیں، جو امام مسلمؒ نے سند کے ساتھ مذکورہ کتاب میں نقل فرمائیں اور اس میں روایت کے صحیح ہونے کی شرط نہیں لگائی؛ بلکہ آپؐ نے صرف معلل اور صحیح روایتوں میں تمیز کرنے کا ارادہ کیا اور صحیح احادیث کا ویسا التزام نہیں کیا، جیسا صحیح مسلم میں کیا۔

خلاصہ کلام یہ ہے کہ امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے صحت کا التزام اپنی صرف دو کتابوں صحیحین (بخاری و مسلم) ہی میں کیا ہے اور ان دونوں میں بھی تعلقات اور شواہد میں ضعیف احادیث بھی مذکور ہیں؛ جیسا کہ ماہرین فن حدیث نے اس کی وضاحت کر دی ہے۔ ان دونوں کتابوں کو دیکھ کر یہ استدلال کرنا کہ امام بخاریؒ و امام مسلمؒ نے تمام تفنیفات اور ساری مرویات میں صحت کا التزام کیا ہے، غلط اور خلاف واقعہ امر ہے، بلکہ صحیحین کے علاوہ ان حضرات کی دیگر کتابوں میں بہت ساری ضعیف روایات پائی جاتی ہیں؛ جیسا کہ ہم ماقبل میں اس کو تفصیل سے بیان کر چکے ہیں۔ محدث کبیر امام یحییٰ بن معینؒ ضعیف حدیث پر عمل کے سلسلے میں (۱) آپؐ سے عدم جواز نقل کیا؛ جب کہ پہلے گزر چکا، خطیبؒ (۲) نے اور علامہ شافعیؒ (۳) نے آپؐ سے (ضعیف حدیث پر عمل کا) جواز نقل کیا۔ ابن عدیؒ (۴) ابن ابی مریمؒ سے نقل کرتے ہیں کہ انھوں نے فرمایا میں نے ابن معینؒ کو یہ فرماتے ہوئے سنا، اور یس بن سنان سے رفاق کے متعلق احادیث لی جاسکتی ہیں، ان عبارتوں سے آپؐ کے نزدیک بھی جواز کی ترجیح ہی معلوم ہوتی ہے۔

”توجیہ النظر“ میں علامہ جزائریؒ ایک جگہ تحریر کرتے ہیں: محدثین کی ایک جماعت کا مسلک یہ ہے کہ ضعیف حدیث کی کسی بھی قسم پر عمل کرنا جائز نہیں ہے۔ علامہ عبد الرحمن معروف بابی شامہؒ (۵) حافظ ابن عساکرؒ سے ماہر جب کی فضیلت میں ایک حدیث نقل کرنے کے بعد یہ لکھتے ہیں: کتنا اچھا ہوتا، اگر ابن عساکرؒ یہ حدیث ذکر نہ کرتے؛ کیونکہ اس میں منکر احادیث سے ثابت ہونے والے اعمال کا اثبات ہے۔ ابن عساکرؒ کا مقام و مرتبہ اس سے اونچا ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کی طرف منسوب کر کے ایسی بات بیان کریں، جس کے جھوٹ ہونے کا ان کو کبھی علم ہو؛ لیکن اس معاملے میں انھوں نے اہل حدیث حضرات کی ایک جماعت کی روش اختیار کی؛ حالانکہ علماء اصول فقہ کے نزدیک ایسا کرنا غلط ہے، اگر حافظ ابن عساکرؒ

کو ہم تھا، تو ان کے واسطے مناسب تھا کہ وہ اس کی حقیقت بیان کر دیتے، ورنہ وہ حضور اکرم ﷺ کی اس وعید کے مستحق ہو جائیں گے ”جو شخص میری طرف منسوب کر کے ایسی بات بیان کرے، جس کو وہ جھوٹ سمجھتا ہو، تو وہ جھوٹوں میں سے ایک جھوٹا ہے۔“

علامہ شبیر احمد عثمانیؒ مقدمہ ”فتح الملعون“ میں علامہ جزائریؒ کی اس بات کا رد کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں کہ: جزائریؒ نے ابوشامہؒ کا جو قول نقل کیا، اس کے اندر فضائل اعمال میں ضعیف حدیث پر عمل کرنے پر کوئی تکیہ نہیں ہے، بلکہ امام ابوشامہؒ نے ابن عساکرؒ کی مذکورہ بالا روایت پر اور ان کے اس عمل پر اعتراض کیا کہ وہ ضعیف اور منکر احادیث ان کے ضعف اور نکارت کو واضح کرنے بغیر روایت کرتے چلے جاتے ہیں، باوجودیکہ وہ جلیل القدر محدث اور حافظ حدیث ہیں اور انھوں نے اس خدشہ کا اظہار کیا کہ کہیں ایسا نہ ہو کہ کچھ لوگ جن کو ہم حدیث میں رسوخ اور مہارت حاصل نہیں ہے، وہ ابن عساکرؒ کے نقل و روایت پر اعتماد کرتے ہوئے ان منکر اور بالکل واہیات و کمزور حدیثوں کو ثابت تسلیم کر لیں؛ حالانکہ محدثین کرامؒ کے نزدیک یہ احادیث حضور اکرم ﷺ سے ثابت ہی نہیں ہیں۔ (۱)

اسی طرح (۲) قاضی شوکانیؒ کی عبارتوں سے دعو کہ میں مت پڑیے، کیونکہ انھوں نے (۳) صراحت کے ساتھ اس کے خلاف تحریر فرمایا ہے۔ فصل اول کے آخر میں قاضی صاحبؒ کی یہ صراحت آچکی ہے، اگرچہ ہیں تو وہاں دیکھ لیں اور جہاں تک یہ سوال ہے کہ کیا ”تیل الاوطار“، ”تحفة الذاکرین“ اور ”فتح القدر“ وغیرہ میں قاضی صاحبؒ نے صحت کی شرط لگائی ہے؟ تو جو شخص ان کتابوں کو پڑھتا ہے، وہ ضعیف احادیث سے ان کو لبریز پاتا ہے اور ان ضعیف احادیث کو شاذ کہتے ہوئے شرماتا ہے۔ ابوحمزہ علامہ ابن حزمؒ اپنی کتاب ”الإحکام فی أصول الأحکام“ پر قیصرانہ ہیں: امام ابوحنیفہؒ کا ارشاد ہے کہ نبی اکرم ﷺ سے مروی ضعیف روایت بھی قیاس سے اولیٰ ہے اور اس کے ہوتے ہوئے قیاس کرنا جائز نہیں ہے۔ (۴)

علامہ ابن حزمؒ اس سختی اور تشدد کے باوجود اس مسئلہ میں امام اعظمؒ کی کوئی مخالفت نہیں کر رہے ہیں، پھر آگے لکھتے ہیں: گویا امام صاحبؒ کا مذہب یہ ہے کہ ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے گا؛ جبکہ اس باب میں کوئی دوسری حدیث نہ ہو، دوسری کتاب ”المحلی“ میں تحریر کرتے ہیں:

یہ روایت اگرچہ اس درجہ کی نہیں ہے، جس سے استدلال کیا جائے؛ لیکن ہم اس مسئلہ میں رسول اللہ ﷺ سے کوئی اور حدیث نہیں پاتے اور امام احمد بن حنبلؒ کا ارشاد ہے کہ: ضعیف حدیث ہمیں رائے کے مقابلہ میں زیادہ پسندیدہ ہے، ابن حزمؒ کہتے ہیں کہ ہم بھی اسی کے قائل ہیں۔ (۵)

۱۔ مقدمہ، تعلیم، ۱/۱۵۷۔ ۲۔ ذیل الحمد، ص ۱۱۱، الفوائد، ص ۱۸۳۔ ۳۔ تیل الاوطار، ۳/۶۸۔

۴۔ احکام فی اصول الأحکام، ۵/۵۳۔ ۵۔ المحلی، ۱۳۸/۳۔



## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مصنف کتاب) کہتا ہوں کہ: یہ اس مسئلہ میں بالکل قول صریح ہے، لہذا اب دوسرا احتمال ہی نہیں رہا۔

**ابوبکر بن عربی مالکی:** محدث محمود سعید حفظہ اللہ ”الترغیف“ (۱) پر تحریر فرماتے ہیں: تفصیل میں ضعیف حدیث پر عمل سے منع کرنے والی کوئی صراحت ابوبکر ابن العربی سے منقول نہیں ہے (اور آپؐ سے ممانعت کیسے منقول ہو سکتی ہے جبکہ) آپؐ فقہاء کے طریقہ کے محافظ اور حدیث مرسل پر اس کی عام شرائط کے ساتھ عمل کرنے کے مسئلہ میں اپنے مانگی مذہب پر کاربند ہیں؛ حالانکہ حدیث مرسل محدثین کے نزدیک ضعیف ہے۔ میں نے دیکھا کہ ”جامع ترمذی“ کی ”کتاب الادب“ کی شرح میں (۲) آپؐ نے ضعیف حدیث پر عمل کی صراحت فرمائی ہے۔ آپؐ کے اغاظ یہ ہیں۔ ”ابو یعلیٰ (امام ترمذی) نے ایک بھول حدیث نقل کی ہے، اگر تم چاہو تو ان کے لئے دشمنوں کی ہنسی سے حفاظت کی دعاء کرو اور نہ چاہو تو نہ کرو، یہ حدیث اگرچہ بھول ہے، مگر اس پر عمل مستحب ہے؛ کیونکہ اس میں بھلائی کی دعاء، ہم نشینوں کے ساتھ صلہ رحمی اور اس کے لئے محبت کا اظہار ہے۔“ (محمود سعید حفظہ اللہ لکھتے ہیں) فرض کرو! اگر ابوبکر ابن العربی سے ممانعت ثابت بھی ہوتی، تو وہ شاذ قول ہوتا، نہ اس پر عمل کیا جاتا نہ اس میں کچھ غور و فکر ہوتا؛ کیونکہ وہ ائمہ متقدمین کے اجماع کے خلاف ہوتا۔

سید صدیق حسن خان قنوی نے اپنی کتاب ”نزل الابرار“ کے آغاز میں دعویٰ سے کہا تھا کہ وہ اس کتاب میں ضعیف احادیث نقل کرنے سے احتراز کریں گے اور آپؐ نے جگہ جگہ علامہ نوویؒ کے طرز عمل کا رد بھی کیا؛ لیکن اس کے باوجود مذکورہ کتاب کو ضعیف اور کمزور حدیثوں سے بھر دیا، جیسا کہ حافظ ابن الملقنؒ نے بھی اپنی کتاب ”تختہ الحناج“ کے دیباچہ (۳) میں اس ارادہ کا اظہار کیا تھا کہ: میری شرط یہ ہے کہ میں صرف صحیح یا حسن حدیث ذکر کروں گا، ضعیف نقل نہیں کروں گا؛ لیکن پھر ضعیف حدیثوں کو ذکر کر دیا اور یہ کہتے ہوئے معذرت کرنے لگے کہ شدید ضرورت کی بناء پر کہیں کہیں میں نے ضعیف حدیثوں کو ان کے ضعف کی نشاندہی کرتے ہوئے درج کر دیا ہے۔ (اس کتاب کے) مقدمہ کے آخر میں میں نے مذکورہ کتاب کی ضعیف احادیث کی بھی تخریج کر دی ہے۔

تنبیہ

حضرات محدثین کرامؒ نے ضعیف حدیث پر عمل کے لئے اس کے ضعف کو بیان کرنے کو شرط قرار نہیں دیا؛ بلکہ یہ فرمایا کہ ضعف کو بیان کرنا مطلوب نہیں ہے۔

علامہ ابن الصلاحؒ ”مقدمہ“ میں فرماتے ہیں: اس کے ضعف کے بیان کے اہتمام کے بغیر بھی عمل کیا جاسکتا ہے۔ (۱)  
اور علامہ عراقیؒ لکھتے ہیں: ضعف کی وضاحت کے بغیر بھی عمل کرنا جائز ہے۔ (۲)

علامہ ابن الصلاحؒ تحریر فرماتے ہیں: جب تم ضعیف حدیث کو سند کے بغیر بیان کرنا چاہو، تو یوں مت کہو کہ رسول اللہ ﷺ کا یہ ارشاد ہے، یا اس کے مانند ایسے الفاظ جن سے محسوس ہوتا ہو کہ رسول خدا ﷺ نے یقیناً یہ بات فرمائی ہے، بلکہ یوں کہو کہ رسول کریم ﷺ سے ایسی حدیث روایت کی گئی ہے، یا ہم تک آپ ﷺ کی طرف سے فلاں بات پہنچی ہے، یا آپ ﷺ سے ایسی بات منقول ہے، یا آپ ﷺ کی طرف سے اس طرح کی بات آئی ہے، یا بعض لوگوں نے روایت کیا ہے، یا اسی کے مشابہ الفاظ استعمال کرو۔ یہ حکم اس حدیث کا ہے، جس کے صحیح یا ضعیف ہونے میں شک ہو اور اگر کسی حدیث کی صحت اس طریقہ سے ظاہر ہو جائے، جس کو ہم شروع میں بیان کر چکے ہیں، تو پھر تم یہ کہہ سکتے ہو: ”رسول اللہ ﷺ نے فرمایا“ واللہ اعلم۔ (۳)

### عقائد کی کتابوں میں درج شدہ ضعیف اور موضوع احادیث

فصل اول میں علامہ نوویؒ (۴) حافظ ابن الصلاحؒ (۵) علامہ عراقیؒ (۶) علامہ ابن الوزیری الیمانیؒ (۷) وغیرہ حضرات کے حوالہ سے یہ بات گزر چکی ہے کہ ضعیف حدیث فضائل میں قابل عمل ہے نہ کہ عقائد و احکام میں اور یہ بات اصول کے مطابق ہے، کیونکہ عقائد و بنیاد ہے، جس پر دین کی عمرت قائم ہے اور اسی سے اعمال درست ہوتے ہیں۔ صحیح عقائد کے بغیر اعمال بے فائدہ اور سب ہلاکت ہیں اور غلط عقیدہ کے ساتھ کوئی عمل درست نہیں ہوتا، عقائد تو قینی ہوتے ہیں (یعنی ان کا تعلق وحی سے ہوتا ہے) اجتہاد و رائے کا اس میں کوئی دخل نہیں ہوتا؛ لہذا عقائد کا کتاب و سنت کی قطعی دلیلوں سے ثابت ہونا ضروری ہے اور حدیث بھی ایسی ہو، جس میں کسی طرح کا کوئی ضعف نہ ہو۔ علامہ عبدالحیٰ لکھنویؒ کا ارشاد گرامی ہے کہ: اگر کوئی ضعیف حدیث حق تعالیٰ کی کسی صفت پر دلالت کر رہی ہے اور وہ صفت دوسری کسی معتبر دلیل سے ثابت نہ ہو، تو اس حدیث کا کوئی اعتبار نہیں ہے، کیونکہ کسی معتبر دلیل کے بغیر باری تعالیٰ کی صفات اور اسماء کے متعلق کچھ کہنے کی خطرناک جسارت نہیں کی جاسکتی، اس لئے کہ اس کا رشتہ اعمال کے دائرہ میں نہیں، بلکہ عقائد کے شعبہ سے ہے اور بقیہ تمام دینی عقائد کا سر بھی صفات الہیہ سے چکر لٹاتا ہے، اسی لئے عقائد کا ثبوت صحیح یا حسن لذاتہ یا حسن ظہرہ حدیث ہی کے ذریعہ ہو سکتا، ضعیف حدیث سے عقائد کا ثبوت ہو بھی کیسے سکتا ہے؛ جبکہ محدثین نے صراحت کی ہے کہ ضمیر واحد اگرچہ صحیح ہو تب بھی عقائد کے باب میں کافی نہیں ہے، تو ضعیف حدیث کے متعلق تمہارا کیا خیال ہے؟ اور ضمیر واحد کے کافی نہ ہونے کا مطلب یہ ہے کہ اس سے قطعی یقین

۱۔ مقدمہ ابن الصلاح ص ۱۲۔ ۲۔ حاشیہ الحدیث ص ۳۲۰/۱۔ ۳۔ مقدمہ ابن الصلاح ص ۱۱۲/۱۔ ۴۔ حاشیہ ص ۱۶۶/۱۔

۵۔ شرح الحدیث ص ۲۹۱/۲۔ ۶۔ تفتیح النظر ص ۱۵۹/۳۔

کا فائدہ نہیں ہوتا، اسی وجہ سے ایسے عقائد میں اس کا کوئی اعتبار نہیں ہوگا، جن میں بندوں کو چننے اور مضبوط طریقہ سے ایمان کا تکلف بنایا گیا ہو۔ یہ مطلب نہیں ہے کہ ضعیف حدیث مفید عقیدہ بھی نہیں ہے اور نہ یہ معنی ہے کہ اس کا عقائد میں سرے سے کوئی اعتبار ہی نہیں، جیسا کہ ہمارے مذہب کے اکثر لوگوں کا گمان ہے۔ شب معراج میں حضور اکرم ﷺ کی رویت باری تعالیٰ کی بحث میں، مہر قسطنطنیہ کا قول کیا نظر سے نہیں گزرا؟ جس میں وہ رقمطراز ہیں: ”چونکہ اس مسئلہ کا تحقیق عمل سے نہیں ہے کہ قطعی دلائل ہی پر استقامت کر لیا جائے، بلکہ اس کا تعلق اعتقادات سے ہے؛ ہذا اس مسئلہ میں صرف قطعی دلائل پر ہی استقامت کیا جائے گا۔“ (۱)

اور علامہ سبکی فرماتے ہیں: اس کے لئے یہ شرط نہیں ہے کہ حدیث قطعی اور متواتر ہو؛ بلکہ جو حدیث صحیح ہو چاہے وہ خبر واحد کے قبیل سے ہو تو ایسی روایت پر بھی اعتماد کرنا درست ہے؛ کیونکہ یہ ایسا مسئلہ نہیں ہے، جس کا تعلق ان عقائد سے ہو، جس میں قطعیت کی شرط لگائی گئی ہے۔ (۲)

علامہ مختار زائی عصمت ملائکہ پر بحث کرتے ہوئے تحریر کرتے ہیں: یہ جو کہا جاتا ہے کہ اعتقادات کے باب میں قطعیات کا کوئی اعتبار نہیں ہے، اگر اس کے یہ معنی لئے جائیں کہ اس سے اعتقاد جازم اور چننے یقین حاصل نہیں ہوتا اور اس کے ذریعہ کوئی قطعی حکم کا نادرست نہیں ہے، تو اس میں کوئی دورائے نہیں ہے؛ لیکن اس اگر اس کا یہ مفہوم لیا جائے کہ (یہ حدیث) اس حکم کے ظن کا بھی فائدہ نہیں دیتی، تو اس کا غلط ہونا بالکل ظاہر ہے۔ (۳)

گذشتہ سطروں میں ہم نے احمد محمد شین سے بطور نمونہ۔ شیعہ نمونہ از خروارے۔ جو کچھ نقل کیا اس کو پڑھئے، پھر یہ بھی دیکھئے کہ اس کے برخلاف کچھ اکابر اہل علم اور جلیل القدر محدثین نے صفات باری میں ضعیف اور منکر احادیث سے بھی استدلال کیا ہے۔ محدث جلیل عبدالفتاح ابو غزہؒ ”ظفر الامانی“ کے حاشیہ میں راقم ہیں، اسی لئے شیخ الاسلام علامہ ابن تیمیہؒ نے اس مہلک اور ہلاکت خیز گڑھے میں پڑنے سے ڈرایا تھا اور اس شخص پر شدید نکیر کی تھی، جو اس خطرناک بھنور میں پھنسا ہے۔ آپؒ کا ارشاد ہے کہ یہ طریقہ بدترین سزاؤں کی مستحق بدعات اور گمراہیوں کا ہے، آپؒ نے اپنی کئی کتابوں میں اس پر تنبیہ کیا اور اس نکیر کو دھرایا۔ یہاں ایک کتاب سے آپؒ کے کلام کو نقل کرتا ہوں۔ علامہ ابن تیمیہؒ (۴) تحریر فرماتے ہیں: جب ہم اہل حدیث اور اہل کلام کی دو جماعتوں کا موازنہ کرتے ہیں، تو کچھ لوگ بعض محدثین اور اہل الجماعت پر اعتراض کرتے ہیں کہ انھوں نے کتابوں میں ہر طرح کے اقوال بھرنے میں اور وہ کم علمی اور کم فہمی کا بھی الزام ان کو دیتے ہیں۔ پہلا الزام (کا ثبوت یہ ہے کہ) وہ ضعیف، موضوع اور ناقابل استدلال آثار سے استدلال کرتے ہیں اور دوسرا الزام بھی راست ہے؛

کیونکہ وہ صحیح حدیثوں کے معنی نہیں سمجھتے، بلکہ دو متضاد باتیں کہہ دیتے ہیں اور اس کا کوئی جواب بھی نہیں پاتے۔ اس کی وجہ اہل باتیں ہیں: پہلی بات یہ ہے کہ موضوع احادیث کی طرح غیر معتبر باتوں کو بھی قابل اعتماد سمجھ کر بیان کر دیتے ہیں، دوسری بات یہ ہے کہ وہ اقوال تو معتبر ہوتے ہیں، لیکن وہ حضرات اس کے صحیح مفہوم سے واقف نہیں ہوتے؛ جبکہ حدیث کی اتباع کے لئے سب سے پہلے حدیث کے صحیح ہونے کی اور پھر اس کے معنی کو سمجھنے کی ضرورت ہوتی ہے، جیسا کہ اتباع قرآن کے لئے بھی یہ چیز ضروری ہے، ان دونوں بنیادی باتوں میں سے کسی ایک بات کو ترک کر دینے کی وجہ سے وہ جہالت کا شکار ہو جاتے ہیں، جو لوگ ان پر انگلی اٹھاتے ہیں، اس کی وجہ یہی ہوتی ہے اور اس میں کوئی شبہ نہیں ہے کہ یہ بات بعض اہل حدیث حضرات میں موجود ہے، وہ لوگ اصولی اور فروری تمام مسائل میں موضوع احادیث، گھڑی ہوئی روایات اور غیر صحیح حکایات سے استدلال کر لیتے ہیں اور قرآن و حدیث کا بغیر سمجھے تذکرہ کرنے لگتے ہیں، ایسا اوقات اس کی غلط سلط تاویل کر دیتے ہیں اور کبھی غلط عمل پر اس کو محمول کر دیتے ہیں، ان ضعیف روایات اور پھر تاویلات پر مزید یہ کہ وہ اُمت کے جلیل القدر اکابرین و اسلاف علی کو کافر و گمراہ اور جاہل قرار دیتے ہیں، ان میں بعض لوگ کا حق کے بارے میں کوتاہی اور مخلوق پر ظلم میں گرفتار ہیں، جو کبھی تو قابل معافی غلطی کی حد تک رہتا ہے اور کبھی قول زور جیسے حرام کام تک جا پہنچتا ہے اور کبھی ایسی بدعت و گمراہی کا سبب بن جاتا ہے، جس پر سخت سزا دینی چاہئے اور یہ ایک بدیہی بات ہے، جس کو سوائے جاہل یا ظالم کے کوئی نہیں کرتا اور اس کے نتیجے میں میں نے بہت سی عجیب و غریب باتیں دیکھیں۔ (۱)

علامہ ابن تیمیہؒ فرماتے ہیں: قائل کا کہنا کہ فرقہ حشویہ کے افراد کی دو قسمیں ہیں ایک وہ ہے جو حشو و تشبیہ اور تحسیم باری تعالیٰ (کے عقائد) سے گریز نہیں کرتا اور دوسرا وہ جو اسلاف اُمت کے مذہب کا پیرو ہے اور اسلاف کا مذہب تو حید و تنزیہ ہے نہ کہ تشبیہ و تحسیم، پس اس کلام میں حق اور باطل ملا ہوا ہے۔ حق وہ ہے جس میں اس شخص کی مذمت کی گئی ہے، جو اللہ تعالیٰ کو اس کی مخلوقات کے مثل قرار دیتا ہے اور اس کی صفات کو مخلوق کی صفات کی قبیل سے گردانتا ہے، حالانکہ حق تعالیٰ کا ارشاد گرامی ہے: "لیس کمثلہ شیء" "ولم یکن لہ کفوا احد" "هل تعلم له سمیاً" یقیناً اس میں اس شخص کی تردید ہے، جو اسلاف کے اقوال سے واقف ہونے یا کمی بیشی کے ذریعہ ان کی مخالفت کے باوجود ان حضرات کے مذہب پر ہونے کا دعویٰ کرتا ہے۔ پس اللہ تعالیٰ کو مخلوق کے مانند قرار دینا اور اسلاف پر جھوٹ بولنا منکر و حرام افعال میں سے ہے چاہے اس کو حشو کہا جائے یا نہ کہا جائے اور یہ بات ان بہت سے لوگوں کو شامل ہے، جو صفات باری میں موضوع حدیثوں پر یقین رکھتے ہیں، جیسے حدیث "عرق الخیل" ہے، یا "جمل اوردق" پر عرفہ کی رات اللہ کا اترنا اور پیدل چلنے والوں سے مصافحہ کرنا اور

سواروں سے معاف کرنا اور زمین میں اپنے نبی کے لیے اللہ کی تحفگی کا ہونا یا نبی ﷺ کا اللہ تعالیٰ کو زمین اور آسمان کے درمیان بیٹھا ہوا دیکھنا، یہ طواف کے دوران، یا مدینہ منورہ کی کسی گلی میں نبی ﷺ کا اللہ تعالیٰ کا دیدار کرنا اور اس کے علاوہ دیگر موضوع احادیث، میں نے اس کی وجہ سے ایسے امور دیکھے، جو درست منکرات اور کفریات ہیں، میرے پاس کئی ایک لوگوں کے لکھے ہوئے رسالے اور ایسی کتابیں پیش کی گئیں، جس میں اللہ تعالیٰ اور رسول اللہ ﷺ پر افتراء تھا اور ان احادیث کی سند بھی بیان کی گئی تھی؛ حتیٰ کہ بعض لوگوں نے شیخ ابوالفرج مقدسی کی کتاب کا بھی سہارا لیا، جس میں آپؐ نے سنی اور بدعتی کے درمیان فرق بیان کیا اور اس کتاب کے بارے میں یہ بیان کیا کہ سیدہ کتاب ہے، جو اللہ تعالیٰ نے شب معراج میں حضور ﷺ کی طرف وحی کی اور آپ ﷺ کو حکم دیا کہ اس کے ذریعہ لوگوں کو آزمائیں، جو اس کا اقرار کرے وہ سنی ہے اور جو اس کا اقرار نہ کرے وہ بدعتی ہے، اس کے علاوہ انھوں نے شیخ ابوالفرج کی طرف ایسی ایسی جھوٹی باتیں منسوب کیں، جن کو وہ یا کوئی عقل مند شخص نہیں کہہ سکتا۔ (۱)

اپنی اسی کتاب میں آپؐ ”قطر از ہیں: فصل: اصول و فروع میں ائمہ کی اتباع سے انحراف کرنے والے لوگ: جیسے بیہودہ کے بعض خراسانی افراد ہیں اور ان کے علاوہ جو امام احمدؒ یا کسی دوسرے امام کی طرف منسوب ہیں، ان کا انحراف آٹھ طرح کا ہے۔ ان میں سے ایک یہ ہے کہ ان کا ایسی باتوں کا قائل ہونا جس کو نہ امام احمدؒ نے فرمایا اور نہ آپؐ کے مشہور اصحاب عم میں سے کسی نے کہا جیسے ان مخرفین میں سے متاخرین کا کہنا ہے کہ انسان کا کلام قدیم ہے اور جب قرآن انھیں لیا جائے گا، تو لوگ گونگے ہو جائیں گے، وہ اہل امراء کی تکفیر کرتے ہیں اور فلاں کے باپ پر سخت کرتے ہیں اسی طرح مصحف کی روشنائی قدیم مانتے ہیں، وہ لوگ ان اقوال کو بھی مانتے ہیں، جو امام احمدؒ کے اصحاب میں بعض علماء نے کہا اور اس میں ان سے خطا ہوئی، جیسے بندہ کی آواز کا قدیم ہونا، ضعیف حدیثوں کو روایت کرنا اور ان کے ذریعہ صفات باری، تقدیر، نیز قرآن اور فضائل وغیرہ میں استدلال کرنا وغیرہ۔ (خلاصہ) (۲)

جان لو کہ سنت اور توحید کے دوسرے جیسے ہیں:

- (۱) وہ کتابیں جو اسی موضوع پر لکھی گئی: جیسے امام عبد اللہ بن امام احمد بن حنبلؒ شیبانی (وفات ۲۹۰ھ) کی کتاب ”السنة“ اور حافظ ابوبکر عمر بن ابوعاصم شاک بن جلد شیبانی (وفات ۲۸۷ھ) کی کتاب ”السنة“ نیز امام ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون خلّالؒ (وفات ۱۱۳ھ) کی کتاب ”السنة“ اسی طرح امام ابوبکر محمد بن حسین بن عبد اللہ آجری بغدادی کئی (وفات ۳۶۰ھ) کی کتاب ”الشریعت“ اور امام حافظ ابوبکر احمد بن حسین بیہقی (وفات ۴۵۸ھ) کی کتاب ”الاسماء“

والصفات، امام بخاری (وفات ۲۵۶ھ) کی کتاب ”خلق افعال العباد“، امام ابو داؤد جہتانی (وفات ۲۷۵ھ) کی ”کتاب القدر“۔

وہ کتابیں جو کسی جامع کتاب میں ضمنی تحریر کی گئیں، جیسے ”سنن ابن ماجہ“ اس کے شروع میں کتاب السنۃ ہے اور ”سنن ابو داؤد“ اس کے آخر میں کتاب السنۃ ہے، اس کے علاوہ وہ کتابیں جو اس پہلو کو بھی شامل ہیں اور اس کے علی الرغم سنت و مقام پر کتابیں ضعیف منکر اور موضوع احادیث سے بھری ہوئی ہیں۔

یہ امام اہل سنت والجماعت امام احمد بن حنبل شیبانی ہیں، جن کے صاحبزادہ نے ”کتاب السنۃ“ تحریر کی اور اس کو ضعیف منکر موضوع حدیثوں سے پر کر دیا۔

یہاں میں سنت و توحید کے مذکورہ ان پانچ کتابوں پر اکتفاء کرتا ہوں، ان کی اہمیت کے سبب اور اس وجہ سے کہ اس موضوع پر بنیاد کی حیثیت رکھتی ہیں: نیز میں نے ان کتابوں کی تحقیق کرنے والوں اس کی احادیث کی تخریج کرنے اور اس پر تعلیقات لکھنے والوں ہی کے حوالے سے ان کی احادیث پر ضعف کا حکم لگایا ہے۔

حافظ ابو بکر عمر بن ابو عاصم ضحیٰ ک بن خالد شیبانی (وفات ۲۸۷ھ) کی ”کتاب السنۃ“ کی ضعیف اور موضوع کی تعداد (۲۹۸) ہے، اختصار کی خاطر صرف ان احادیث کے نمبرات ذکر کیے جاتے ہیں۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ کیجئے!)

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱         | ۲۰۳       | ۲۳        | ۶۸        |
| ۲         | ۴         | ۲۴        | ۷۰        |
| ۳         | ۲۰۷       | ۲۵        | ۷۱        |
| ۴         | ۹         | ۲۶        | ۷۹        |
| ۵         | ۱۰        | ۲۷        | ۸۰        |
| ۶         | ۱۱        | ۲۸        | ۸۱        |
| ۷         | ۱۲        | ۲۹        | ۸۲        |
| ۸         | ۱۵        | ۳۰        | ۸۳        |
| ۹         | ۱۶        | ۳۱        | ۸۴        |
| ۱۰        | ۲۳        | ۳۲        | ۸۶        |
| ۱۱        | ۳۵        | ۳۳        | ۱۰۰       |
| ۱۲        | ۳۶        | ۳۴        | ۱۱۲       |
| ۱۳        | ۳۷        | ۳۵        | ۱۱۴       |
| ۱۴        | ۳۸        | ۳۶        | ۱۱۵       |
| ۱۵        | ۳۹        | ۳۷        | ۱۱۸       |
| ۱۶        | ۴۰        | ۳۸        | ۱۲۵       |
| ۱۷        | ۴۱        | ۳۹        | ۱۲۷       |
| ۱۸        | ۴۲        | ۴۰        | ۱۲۸       |
| ۱۹        | ۴۳        | ۴۱        | ۱۳۱       |
| ۲۰        | ۴۵        | ۴۲        | ۱۳۲       |
| ۲۱        | ۴۹        | ۴۳        | ۱۳۵       |
| ۲۲        | ۵۰        | ۴۴        | ۱۳۶       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۷۰        | ۳۲۹       | ۴۵        | ۱۷۰       |
| ۷۱        | ۳۳۰       | ۴۶        | ۱۷۲       |
| ۷۲        | ۳۳۱       | ۴۷        | ۱۷۳       |
| ۷۳        | ۳۳۲       | ۴۸        | ۱۷۸       |
| ۷۴        | ۳۳۳       | ۴۹        | ۱۸۱       |
| ۷۵        | ۳۳۴       | ۵۰        | ۱۹۲       |
| ۷۶        | ۳۳۵       | ۵۱        | ۱۹۶       |
| ۷۷        | ۳۳۶       | ۵۲        | ۲۰۰       |
| ۷۸        | ۳۳۷       | ۵۳        | ۲۰۱       |
| ۷۹        | ۳۴۰       | ۵۴        | ۲۰۳       |
| ۸۰        | ۳۴۱       | ۵۵        | ۲۱۳       |
| ۸۱        | ۳۴۳       | ۵۶        | ۲۱۷       |
| ۸۲        | ۳۴۴       | ۵۷        | ۲۲۵       |
| ۸۳        | ۳۴۵       | ۵۸        | ۲۳۹       |
| ۸۴        | ۳۴۶       | ۵۹        | ۲۴۹       |
| ۸۵        | ۳۵۹       | ۶۰        | ۲۵۰       |
| ۸۶        | ۳۶۴       | ۶۱        | ۲۵۳       |
| ۸۷        | ۳۶۹       | ۶۲        | ۲۵۸       |
| ۸۸        | ۳۷۱       | ۶۳        | ۲۷۹       |
| ۸۹        | ۳۷۲       | ۶۴        | ۲۹۶       |
| ۹۰        | ۳۷۳       | ۶۵        | ۳۰۳       |
| ۹۱        | ۳۷۴       | ۶۶        | ۳۱۵       |
| ۹۲        | ۳۷۵       | ۶۷        | ۳۲۴       |
| ۹۳        | ۳۷۶       | ۶۸        | ۳۲۵       |
| ۹۴        | ۳۷۷       | ۶۹        | ۳۲۶       |



| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۹۵        | ۳۷۸       | ۱۲۰       | ۵۰۸       |
| ۹۶        | ۳۷۹       | ۱۲۱       | ۵۰۹       |
| ۹۷        | ۳۸۷       | ۱۲۲       | ۵۱۰       |
| ۹۸        | ۳۸۹       | ۱۲۳       | ۵۱۲       |
| ۹۹        | ۳۹۱       | ۱۲۴       | ۵۱۵       |
| ۱۰۰       | ۴۰۸       | ۱۲۵       | ۵۱۷       |
| ۱۰۱       | ۴۰۹       | ۱۲۶       | ۵۱۸       |
| ۱۰۲       | ۴۱۴       | ۱۲۷       | ۵۲۱       |
| ۱۰۳       | ۴۱۵       | ۱۲۸       | ۵۲۴       |
| ۱۰۴       | ۴۱۶       | ۱۲۹       | ۵۳۵       |
| ۱۰۵       | ۴۱۷       | ۱۳۰       | ۵۳۷       |
| ۱۰۶       | ۴۱۸       | ۱۳۱       | ۵۴۰       |
| ۱۰۷       | ۴۲۳       | ۱۳۲       | ۵۴۵       |
| ۱۰۸       | ۴۲۶       | ۱۳۳       | ۵۵۰       |
| ۱۰۹       | ۴۳۱       | ۱۳۴       | ۵۵۱       |
| ۱۱۰       | ۴۳۷       | ۱۳۵       | ۵۷۸       |
| ۱۱۱       | ۴۳۴       | ۱۳۶       | ۵۷۹       |
| ۱۱۲       | ۴۳۷       | ۱۳۷       | ۵۸۵       |
| ۱۱۳       | ۴۳۸       | ۱۳۸       | ۵۸۶       |
| ۱۱۴       | ۴۷۱       | ۱۳۹       | ۵۸۷       |
| ۱۱۵       | ۴۸۴       | ۱۴۰       | ۶۰۳       |
| ۱۱۶       | ۴۸۶       | ۱۴۱       | ۶۰۷       |
| ۱۱۷       | ۴۸۸       | ۱۴۲       | ۶۱۲       |
| ۱۱۸       | ۵۰۳       | ۱۴۳       | ۶۲۰       |
| ۱۱۹       | ۵۰۶       | ۱۴۴       | ۶۳۰       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۴۵       | ۶۳۶       | ۱۷۲       | ۶۹۰       |
| ۱۴۶       | ۶۳۷       | ۱۷۳       | ۶۹۱       |
| ۱۴۷       | ۶۳۸       | ۱۷۴       | ۶۹۳       |
| ۱۴۸       | ۶۳۹       | ۱۷۵       | ۶۹۴       |
| ۱۴۹       | ۶۴۰       | ۱۷۶       | ۶۹۵       |
| ۱۵۰       | ۶۴۱       | ۱۷۷       | ۶۹۶       |
| ۱۵۱       | ۶۴۲       | ۱۷۸       | ۶۹۷       |
| ۱۵۲       | ۶۴۳       | ۱۷۹       | ۷۰۲       |
| ۱۵۳       | ۶۴۵       | ۱۸۰       | ۷۰۳       |
| ۱۵۴       | ۶۴۹       | ۱۸۱       | ۷۰۷       |
| ۱۵۵       | ۶۵۰       | ۱۸۲       | ۷۱۰       |
| ۱۵۶       | ۶۶۰       | ۱۸۳       | ۷۱۷       |
| ۱۵۷       | ۶۶۱       | ۱۸۴       | ۷۲۰       |
| ۱۵۸       | ۶۶۳       | ۱۸۵       | ۷۲۳       |
| ۱۵۹       | ۶۶۴       | ۱۸۶       | ۷۲۹       |
| ۱۶۰       | ۶۶۵       | ۱۸۷       | ۷۳۰       |
| ۱۶۱       | ۶۶۷       | ۱۸۸       | ۷۳۴       |
| ۱۶۲       | ۶۶۸       | ۱۸۹       | ۷۴۶       |
| ۱۶۳       | ۶۶۹       | ۱۹۰       | ۷۴۸       |
| ۱۶۴       | ۶۷۰       | ۱۹۱       | ۷۵۰       |
| ۱۶۵       | ۶۷۶       | ۱۹۲       | ۷۵۴       |
| ۱۶۶       | ۶۷۷       | ۱۹۳       | ۷۵۸       |
| ۱۶۷       | ۶۷۸       | ۱۹۴       | ۷۶۰       |
| ۱۶۸       | ۶۸۱       | ۱۹۵       | ۷۶۵       |
| ۱۶۹       | ۶۸۴       | ۱۹۶       | ۷۶۶       |
| ۱۷۰       | ۶۸۵       | ۱۹۷       | ۷۶۹       |
| ۱۷۱       | ۶۸۶       | ۱۹۸       | ۷۷۴       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۹۴۶       | ۲۲۶       | ۷۷۶       | ۱۹۹       |
| ۹۴۷       | ۲۲۷       | ۷۸۴       | ۲۰۰       |
| ۹۴۸       | ۲۲۸       | ۷۸۸       | ۲۰۱       |
| ۹۴۹       | ۲۲۸       | ۷۹۰       | ۲۰۲       |
| ۹۵۰       | ۲۳۰       | ۷۹۱       | ۲۰۳       |
| ۹۵۲، ۹۵۱  | ۲۳۱       | ۷۹۵       | ۲۰۴       |
| ۹۵۴       | ۲۳۲       | ۸۰۱       | ۲۰۵       |
| ۹۶۰       | ۲۳۳       | ۸۱۴       | ۲۰۶       |
| ۹۶۷       | ۲۳۴       | ۸۱۵       | ۲۰۷       |
| ۹۶۹       | ۲۳۵       | ۸۲۲       | ۲۰۸       |
| ۹۷۲       | ۲۳۶       | ۸۲۳       | ۲۰۹       |
| ۹۷۴       | ۲۳۷       | ۸۲۷       | ۲۱۰       |
| ۹۷۶       | ۲۳۸       | ۸۲۹       | ۲۱۱       |
| ۹۷۷       | ۲۳۹       | ۸۳۳       | ۲۱۲       |
| ۹۷۸       | ۲۴۰       | ۸۴۶       | ۲۱۳       |
| ۹۷۹       | ۲۴۱       | ۸۵۶       | ۲۱۴       |
| ۹۸۰       | ۲۴۲       | ۸۵۹       | ۲۱۵       |
| ۹۸۱       | ۲۴۳       | ۸۷۷       | ۲۱۶       |
| ۹۸۲       | ۲۴۴       | ۹۰۷       | ۲۱۷       |
| ۹۸۵       | ۲۴۵       | ۹۱۱       | ۲۱۸       |
| ۹۸۷       | ۲۴۶       | ۹۱۸       | ۲۱۹       |
| ۹۹۲       | ۲۴۷       | ۹۱۹       | ۲۲۰       |
| ۹۹۴       | ۲۴۸       | ۹۲۰       | ۲۲۱       |
| ۹۹۵       | ۲۴۹       | ۹۲۶       | ۲۲۲       |
| ۹۹۹       | ۲۵۰       | ۹۲۷       | ۲۲۳       |
| ۱۰۰۰      | ۲۵۱       | ۹۴۰       | ۲۲۴       |
| ۱۰۰۲      | ۲۵۲       | ۹۴۳       | ۲۲۵       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۵۳       | ۱۰۰۴      | ۲۸۰       | ۱۱۴۵      |
| ۲۵۴       | ۱۰۰۵      | ۲۸۱       | ۱۱۵۰ م    |
| ۲۵۵       | ۱۰۱۳      | ۲۸۲       | ۱۱۵۲      |
| ۲۵۶       | ۱۰۱۶      | ۲۸۳       | ۱۱۵۵      |
| ۲۵۷       | ۱۰۱۹      | ۲۸۴       | ۱۱۵۷      |
| ۲۵۸       | ۱۰۲۰      | ۲۸۵       | ۱۱۵۸      |
| ۲۵۹       | ۱۰۲۳      | ۲۸۶       | ۱۱۶۵      |
| ۲۶۰       | ۱۰۴۶      | ۲۸۷       | ۱۱۶۸ م    |
| ۲۶۱       | ۱۰۴۷      | ۲۸۸       | ۱۱۶۹      |
| ۲۶۲       | ۱۰۵۰      | ۲۸۹       | ۱۱۷۰ م    |
| ۲۶۳       | ۱۰۵۱      | ۲۹۰       | ۱۱۷۱      |
| ۲۶۴       | ۱۰۵۸      | ۲۹۱       | ۱۱۷۴      |
| ۲۶۵       | ۱۰۵۹      | ۲۹۲       | ۱۱۸۲      |
| ۲۶۶       | ۱۰۷۳      | ۲۹۳       | ۱۱۸۳ م    |
| ۲۶۷       | ۱۰۸۸      | ۲۹۴       | ۱۱۸۴      |
| ۲۶۸       | ۱۰۹۵      | ۲۹۵       | ۱۱۸۶      |
| ۲۶۹       | ۱۰۹۹      | ۲۹۶       | ۱۱۸۹      |
| ۲۷۰       | ۱۱۰۴      | ۲۹۷       | ۱۲۰۰      |
| ۲۷۱       | ۱۱۰۵      | ۲۹۸       | ۱۲۰۲      |
| ۲۷۲       | ۱۱۱۶      |           |           |
| ۲۷۳       | ۱۱۱۷      |           |           |
| ۲۷۴       | ۱۱۲۳      |           |           |
| ۲۷۵       | ۱۱۲۶      |           |           |
| ۲۷۶       | ۱۱۲۷      |           |           |
| ۲۷۷       | ۱۱۳۴      |           |           |
| ۲۷۸       | ۱۱۴۱      |           |           |
| ۲۷۹       | ۱۱۴۲      |           |           |

امام ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن امام احمد بن حنبل شیبانی متوفی ۲۹۰ھ کی "کتاب السنۃ" میں ضعیف اور موضوع حدیث کی تعداد (۳۰۳) ہے۔ اختصار کی خاطر صرف ان کے نمبرات درج کیے جاتے ہیں۔

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱         | ۱۲        | ۲۳        | ۱۶۰       |
| ۲         | ۲۴        | ۲۴        | ۱۶۵       |
| ۳         | ۲۹        | ۲۵        | ۱۹۰       |
| ۴         | ۳۶        | ۲۶        | ۱۹۳       |
| ۵         | ۴۳        | ۲۷        | ۲۰۱       |
| ۶         | ۶۵        | ۲۸        | ۲۰۲       |
| ۷         | ۷۳        | ۲۹        | ۲۱۵       |
| ۸         | ۸۴        | ۳۰        | ۲۱۷       |
| ۹         | ۹۱        | ۳۱        | ۲۱۸       |
| ۱۰        | ۱۱۷       | ۳۲        | ۲۲۸       |
| ۱۱        | ۱۱۸       | ۳۳        | ۲۳۵       |
| ۱۲        | ۱۱۹       | ۳۴        | ۲۳۹       |
| ۱۳        | ۱۲۲       | ۳۵        | ۲۴۳       |
| ۱۴        | ۱۲۳       | ۳۶        | ۲۴۶       |
| ۱۵        | ۱۲۵       | ۳۷        | ۲۶۱       |
| ۱۶        | ۱۲۶       | ۳۸        | ۲۷۴       |
| ۱۷        | ۱۲۷       | ۳۹        | ۲۹۶       |
| ۱۸        | ۱۲۸       | ۴۰        | ۳۰۱       |
| ۱۹        | ۱۲۹       | ۴۱        | ۳۱۴       |
| ۲۰        | ۱۳۲       | ۴۲        | ۳۱۷       |
| ۲۱        | ۱۳۳       | ۴۳        | ۳۱۸       |
| ۲۲        | ۱۴۶       | ۴۴        | ۳۲۸       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۵        | ۳۳۶       | ۷۲        | ۴۹۴       |
| ۴۶        | ۳۶۵       | ۷۳        | ۴۹۸       |
| ۴۷        | ۳۶۷       | ۷۴        | ۵۰۴       |
| ۴۸        | ۳۸۵       | ۷۵        | ۵۲۳       |
| ۴۹        | ۳۸۹       | ۷۶        | ۵۲۴       |
| ۵۰        | ۳۹۱       | ۷۷        | ۵۳۸       |
| ۵۱        | ۳۹۳       | ۷۸        | ۵۳۹       |
| ۵۲        | ۴۴۴       | ۷۹        | ۵۴۰       |
| ۵۳        | ۴۴۷       | ۸۰        | ۵۴۲       |
| ۵۴        | ۴۴۸       | ۸۱        | ۵۴۳       |
| ۵۵        | ۴۵۰       | ۸۲        | ۵۴۴       |
| ۵۶        | ۴۵۱       | ۸۳        | ۵۴۵       |
| ۵۷        | ۴۵۲       | ۸۴        | ۵۴۷       |
| ۵۸        | ۴۵۳       | ۸۵        | ۵۶۴       |
| ۵۹        | ۴۵۶       | ۸۶        | ۵۶۸       |
| ۶۰        | ۴۶۰       | ۸۷        | ۶۷۲       |
| ۶۱        | ۴۶۱       | ۸۸        | ۵۷۳       |
| ۶۲        | ۴۶۲       | ۸۹        | ۵۸۵       |
| ۶۳        | ۴۶۴       | ۹۰        | ۵۸۸       |
| ۶۴        | ۴۶۵       | ۹۱        | ۵۸۹       |
| ۶۵        | ۴۶۹       | ۹۲        | ۵۹۳       |
| ۶۶        | ۴۷۰       | ۹۳        | ۵۹۵       |
| ۶۷        | ۴۷۳       | ۹۴        | ۵۹۶       |
| ۶۸        | ۴۷۷       | ۹۵        | ۶۲۰       |
| ۶۹        | ۴۸۴       | ۹۶        | ۶۴۰       |
| ۷۰        | ۴۸۵       | ۹۷        | ۶۴۲       |
| ۷۱        | ۴۸۶       | ۹۸        | ۶۵۶       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۹۹        | ۶۶۵       | ۱۲۶       | ۷۸۹       |
| ۱۰۰       | ۶۶۶       | ۱۲۷       | ۷۹۲       |
| ۱۰۱       | ۶۶۷       | ۱۲۸       | ۸۰۱       |
| ۱۰۲       | ۶۷۱       | ۱۲۹       | ۸۰۷       |
| ۱۰۳       | ۶۷۴       | ۱۳۰       | ۸۱۹       |
| ۱۰۴       | ۶۷۶       | ۱۳۱       | ۸۲۰       |
| ۱۰۵       | ۶۸۱       | ۱۳۲       | ۸۲۹       |
| ۱۰۶       | ۷۰۵       | ۱۳۳       | ۸۳۶       |
| ۱۰۷       | ۷۰۶       | ۱۳۴       | ۸۳۸       |
| ۱۰۸       | ۷۱۴       | ۱۳۵       | ۸۴۱       |
| ۱۰۹       | ۷۱۵       | ۱۳۶       | ۸۴۶       |
| ۱۱۰       | ۷۲۲       | ۱۳۷       | ۸۴۹       |
| ۱۱۱       | ۷۲۵       | ۱۳۸       | ۸۵۵       |
| ۱۱۲       | ۷۲۷       | ۱۳۹       | ۸۵۷       |
| ۱۱۳       | ۷۲۹       | ۱۴۰       | ۸۶۳       |
| ۱۱۴       | ۷۳۰       | ۱۴۱       | ۸۶۵       |
| ۱۱۵       | ۷۳۱       | ۱۴۲       | ۸۷۲       |
| ۱۱۶       | ۷۳۲       | ۱۴۳       | ۸۹۶       |
| ۱۱۷       | ۷۴۱       | ۱۴۴       | ۹۰۰       |
| ۱۱۸       | ۷۴۶       | ۱۴۵       | ۹۱۵       |
| ۱۱۹       | ۷۵۱       | ۱۴۶       | ۹۲۵       |
| ۱۲۰       | ۷۵۷       | ۱۴۷       | ۹۲۸       |
| ۱۲۱       | ۷۶۲       | ۱۴۸       | ۹۲۹       |
| ۱۲۲       | ۷۶۵       | ۱۴۹       | ۹۳۸       |
| ۱۲۳       | ۷۸۰       | ۱۵۰       | ۹۵۵       |
| ۱۲۴       | ۷۸۱       | ۱۵۱       | ۹۵۹       |
| ۱۲۵       | ۷۸۶       | ۱۵۲       | ۹۷۱       |

| نمبر شمار | نمبر شمار | نمبر شمار | نمبر شمار |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۰۷۰      | ۱۸۰       | ۹۷۵       | ۱۵۳       |
| ۱۰۷۲      | ۱۸۱       | ۹۷۶       | ۱۵۴       |
| ۱۰۸۱      | ۱۸۲       | ۹۷۷       | ۱۵۵       |
| ۱۰۸۵      | ۱۸۳       | ۹۸۳       | ۱۵۶       |
| ۱۰۸۷      | ۱۸۴       | ۹۸۹       | ۱۵۷       |
| ۱۰۸۹      | ۱۸۵       | ۹۹۱       | ۱۵۸       |
| ۱۰۹۳      | ۱۸۶       | ۹۹۴       | ۱۵۹       |
| ۱۰۹۴      | ۱۸۷       | ۱۰۰۱      | ۱۶۰       |
| ۱۰۹۶      | ۱۸۸       | ۱۰۰۴      | ۱۶۱       |
| ۱۰۹۷      | ۱۸۹       | ۱۰۰۵      | ۱۶۲       |
| ۱۰۹۸      | ۱۹۰       | ۱۰۰۶      | ۱۶۳       |
| ۱۰۹۹      | ۱۹۱       | ۱۰۰۷      | ۱۶۴       |
| ۱۱۰۰      | ۱۹۲       | ۱۰۰۸      | ۱۶۵       |
| ۱۱۰۳      | ۱۹۳       | ۱۰۱۳      | ۱۶۶       |
| ۱۱۱۳      | ۱۹۴       | ۱۰۱۸      | ۱۶۷       |
| ۱۱۱۸      | ۱۹۵       | ۱۰۱۹      | ۱۶۸       |
| ۱۱۲۰      | ۱۹۶       | ۱۰۲۲      | ۱۶۹       |
| ۱۱۲۱      | ۱۹۷       | ۱۰۲۳      | ۱۷۰       |
| ۱۱۲۲      | ۱۹۸       | ۱۰۲۵      | ۱۷۱       |
| ۱۱۲۴      | ۱۹۹       | ۱۰۲۸      | ۱۷۲       |
| ۱۱۵۴      | ۲۰۰       | ۱۰۳۳      | ۱۷۳       |
| ۱۱۵۶      | ۲۰۱       | ۱۰۳۵      | ۱۷۴       |
| ۱۱۵۷      | ۲۰۲       | ۱۰۴۰      | ۱۷۵       |
| ۱۱۶۲      | ۲۰۳       | ۱۰۴۶      | ۱۷۶       |
| ۱۱۶۸      | ۲۰۴       | ۱۰۴۹      | ۱۷۷       |
| ۱۱۶۹      | ۲۰۵       | ۱۰۵۵      | ۱۷۸       |
| ۱۱۷۱      | ۲۰۶       | ۱۰۶۴      | ۱۷۹       |



| نمبر شمار | حدوث نمبر | نمبر شمار | حدوث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۲۹۰      | ۲۳۴       | ۱۱۷۵      | ۲۰۷       |
| ۱۲۹۶      | ۲۳۵       | ۱۱۸۱      | ۲۰۸       |
| ۱۲۹۷      | ۲۳۶       | ۱۱۸۲      | ۲۰۹       |
| ۱۲۹۸      | ۲۳۷       | ۱۱۸۴      | ۲۱۰       |
| ۱۲۹۹      | ۲۳۸       | ۱۱۸۵      | ۲۱۱       |
| ۱۳۰۰      | ۲۳۹       | ۱۱۸۶      | ۲۱۲       |
| ۱۳۰۱      | ۲۴۰       | ۱۲۰۴      | ۲۱۳       |
| ۱۳۰۴      | ۲۴۱       | ۱۲۰۶      | ۲۱۴       |
| ۱۳۰۵      | ۲۴۲       | ۱۲۰۹      | ۲۱۵       |
| ۱۳۰۶      | ۲۴۳       | ۱۲۲۳      | ۲۱۶       |
| ۱۳۰۹      | ۲۴۴       | ۱۲۲۵      | ۲۱۷       |
| ۱۳۱۱      | ۲۴۵       | ۱۲۲۶      | ۲۱۸       |
| ۱۳۱۲      | ۲۴۶       | ۱۲۳۵      | ۲۱۹       |
| ۱۳۱۳      | ۲۴۷       | ۱۲۴۱      | ۲۲۰       |
| ۱۳۱۸      | ۲۴۸       | ۱۲۴۴      | ۲۲۱       |
| ۱۳۲۰      | ۲۴۹       | ۱۲۵۲      | ۲۲۲       |
| ۱۳۲۳      | ۲۵۰       | ۱۲۶۲      | ۲۲۳       |
| ۱۳۲۴      | ۲۵۱       | ۱۲۶۳      | ۲۲۴       |
| ۱۳۲۵      | ۲۵۲       | ۱۲۶۷      | ۲۲۵       |
| ۱۳۲۸      | ۲۵۳       | ۱۲۶۸      | ۲۲۶       |
| ۱۳۲۹      | ۲۵۴       | ۱۲۶۹      | ۲۲۷       |
| ۱۳۳۰      | ۲۵۵       | ۱۲۷۰      | ۲۲۸       |
| ۱۳۳۱      | ۲۵۶       | ۱۲۷۱      | ۲۲۹       |
| ۱۳۳۲      | ۲۵۷       | ۱۲۷۲      | ۲۳۰       |
| ۱۳۳۴      | ۲۵۸       | ۱۲۸۱      | ۲۳۱       |
| ۱۳۳۵      | ۲۵۹       | ۱۲۸۳      | ۲۳۲       |
| ۱۳۳۷      | ۲۶۰       | ۱۲۸۷      | ۲۳۳       |

| نمبر شمار | نمبر شمار | نمبر شمار | نمبر شمار |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۴۴۴      | ۲۸۸       | ۱۳۳۹      | ۲۶۱       |
| ۱۴۴۵      | ۲۸۹       | ۱۳۴۲      | ۲۶۲       |
| ۱۴۴۹      | ۲۹۰       | ۱۳۴۴      | ۲۶۳       |
| ۱۴۵۵      | ۲۹۱       | ۱۳۴۵      | ۲۶۴       |
| ۱۴۶۰      | ۲۹۲       | ۱۳۵۶      | ۲۶۵       |
| ۱۴۶۲      | ۲۹۳       | ۱۳۶۰      | ۲۶۶       |
| ۱۴۷۰      | ۲۹۴       | ۱۳۶۱      | ۲۶۷       |
| ۱۴۹۷      | ۲۹۵       | ۱۳۶۴      | ۲۶۸       |
| ۱۴۹۹      | ۲۹۷       | ۱۳۶۵      | ۲۶۹       |
| ۱۵۰۳      | ۲۹۷       | ۱۳۶۷      | ۲۷۰       |
| ۱۵۰۴      | ۲۹۸       | ۱۳۶۸      | ۲۷۱       |
| ۱۵۰۶      | ۲۹۹       | ۱۳۷۳      | ۲۷۲       |
| ۱۵۱۱      | ۳۰۰       | ۱۳۸۴      | ۲۷۳       |
| ۱۵۱۴      | ۳۰۱       | ۱۳۸۵      | ۲۷۴       |
| ۱۵۱۵      | ۳۰۲       | ۱۳۸۶      | ۲۷۵       |
| ۱۵۱۷      | ۳۰۳       | ۱۳۸۸      | ۲۷۶       |
|           |           | ۱۳۸۹      | ۲۷۷       |
|           |           | ۱۳۹۳      | ۲۷۸       |
|           |           | ۱۳۹۴      | ۲۷۹       |
|           |           | ۱۳۹۸      | ۲۸۰       |
|           |           | ۱۳۹۹      | ۲۸۱       |
|           |           | ۱۴۰۵      | ۲۸۲       |
|           |           | ۱۴۰۶      | ۲۸۳       |
|           |           | ۱۴۰۷      | ۲۸۴       |
|           |           | ۱۴۱۰      | ۲۸۵       |
|           |           | ۱۴۱۲      | ۲۸۷       |
|           |           | ۱۴۱۳      | ۲۸۷       |

ابوبکر احمد بن محمد بن ہارون خلال (متوفی ۳۱۱ھ) کی "کتاب السنۃ" کی ضعیف اور موضوع روایت کی تعداد (۳۸۹) ہے۔ اختصار کی خاطر صرف ان کے نمبرات ذیل میں لکھے جاتے ہیں:

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱         | ۴         | ۲۳        | ۷۷        |
| ۲         | ۲۰        | ۲۴        | ۷۹        |
| ۳         | ۲۱        | ۲۵        | ۸۰        |
| ۴         | ۲۳        | ۲۶        | ۸۲        |
| ۵         | ۲۴        | ۲۷        | ۸۴        |
| ۶         | ۲۵        | ۲۸        | ۸۵        |
| ۷         | ۲۶        | ۲۹        | ۸۸        |
| ۸         | ۲۷        | ۳۰        | ۹۰        |
| ۹         | ۲۸        | ۳۱        | ۹۴        |
| ۱۰        | ۳۱        | ۳۲        | ۹۶        |
| ۱۱        | ۳۷        | ۳۳        | ۹۸        |
| ۱۲        | ۴۱        | ۳۴        | ۱۰۵       |
| ۱۳        | ۵۰        | ۳۵        | ۱۰۷       |
| ۱۴        | ۵۳        | ۳۶        | ۱۱۹       |
| ۱۵        | ۶۵        | ۳۷        | ۱۲۳       |
| ۱۶        | ۶۶        | ۳۸        | ۱۳۴       |
| ۱۷        | ۶۷        | ۳۹        | ۱۳۶       |
| ۱۸        | ۶۸        | ۴۰        | ۱۳۸       |
| ۱۹        | ۷۰        | ۴۱        | ۱۴۰       |
| ۲۰        | ۷۳        | ۴۲        | ۱۴۶       |
| ۲۱        | ۷۵        | ۴۳        | ۱۴۹       |
| ۲۲        | ۷۶        | ۴۴        | ۱۶۸       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۵        | ۱۷۱       | ۷۰        | ۲۴۳       |
| ۴۶        | ۱۷۶       | ۷۱        | ۲۴۴       |
| ۴۷        | ۱۸۶       | ۷۲        | ۲۴۵       |
| ۴۸        | ۱۹۲       | ۷۳        | ۲۴۶       |
| ۴۹        | ۱۹۳       | ۷۴        | ۲۴۸       |
| ۵۰        | ۱۹۴       | ۷۵        | ۲۵۲       |
| ۵۱        | ۱۹۵       | ۷۶        | ۲۵۵       |
| ۵۲        | ۱۹۶       | ۷۷        | ۲۶۱       |
| ۵۳        | ۲۰۱       | ۷۸        | ۲۶۷       |
| ۵۴        | ۲۱۰       | ۷۹        | ۲۷۰       |
| ۵۵        | ۲۱۲       | ۸۰        | ۲۷۶       |
| ۵۶        | ۲۱۳       | ۸۱        | ۲۷۷       |
| ۵۷        | ۲۱۵       | ۸۲        | ۲۷۸       |
| ۵۸        | ۲۱۶       | ۸۳        | ۲۷۹       |
| ۵۹        | ۲۲۲       | ۸۴        | ۲۸۰       |
| ۶۰        | ۲۲۴       | ۸۵        | ۲۸۲       |
| ۶۱        | ۲۲۸       | ۸۶        | ۲۸۴       |
| ۶۲        | ۲۳۰       | ۸۷        | ۲۸۵       |
| ۶۳        | ۲۳۲       | ۸۸        | ۲۸۶       |
| ۶۴        | ۲۳۵       | ۸۹        | ۲۸۸       |
| ۶۵        | ۲۳۶       | ۹۰        | ۲۹۲       |
| ۶۶        | ۲۳۷       | ۹۱        | ۲۹۳       |
| ۶۷        | ۲۳۹       | ۹۲        | ۲۹۴       |
| ۶۸        | ۲۴۱       | ۹۳        | ۲۹۵       |
| ۶۹        | ۲۴۲       | ۹۴        | ۲۹۶       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۲۰       | ۳۵۰       | ۹۵        | ۲۹۷       |
| ۱۲۱       | ۳۵۱       | ۹۶        | ۲۹۸       |
| ۱۲۲       | ۳۵۴       | ۹۷        | ۲۹۹       |
| ۱۲۳       | ۳۵۵       | ۹۸        | ۳۰۰       |
| ۱۲۴       | ۳۵۹       | ۹۹        | ۳۰۲       |
| ۱۲۵       | ۳۶۲       | ۱۰۰       | ۳۰۳       |
| ۱۲۶       | ۳۶۳       | ۱۰۱       | ۳۰۶       |
| ۱۲۷       | ۳۷۱       | ۱۰۲       | ۳۰۷       |
| ۱۲۸       | ۳۷۲       | ۱۰۳       | ۳۰۸       |
| ۱۲۹       | ۳۸۳       | ۱۰۴       | ۳۰۹       |
| ۱۳۰       | ۳۸۶       | ۱۰۵       | ۳۱۴       |
| ۱۳۱       | ۳۸۷       | ۱۰۶       | ۳۱۵       |
| ۱۳۲       | ۳۸۸       | ۱۰۷       | ۳۱۸       |
| ۱۳۳       | ۳۹۱       | ۱۰۸       | ۳۱۹       |
| ۱۳۴       | ۳۹۶       | ۱۰۹       | ۳۲۱       |
| ۱۳۵       | ۳۹۸       | ۱۱۰       | ۳۲۲       |
| ۱۳۶       | ۴۰۰       | ۱۱۱       | ۳۲۳       |
| ۱۳۷       | ۴۰۱       | ۱۱۲       | ۳۳۲       |
| ۱۳۸       | ۴۰۳       | ۱۱۳       | ۳۳۵       |
| ۱۳۹       | ۴۱۵       | ۱۱۴       | ۳۳۸       |
| ۱۴۰       | ۴۱۷       | ۱۱۵       | ۳۴۱       |
| ۱۴۱       | ۴۲۰       | ۱۱۶       | ۳۴۳       |
| ۱۴۲       | ۴۳۴       | ۱۱۷       | ۳۴۵       |
| ۱۴۳       | ۴۴۰       | ۱۱۸       | ۳۴۶       |
| ۱۴۴       | ۴۴۱       | ۱۱۹       | ۳۴۹       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۴۵       | ۴۴۸       | ۱۷۰       | ۶۱۶       |
| ۱۴۶       | ۴۴۹       | ۱۷۱       | ۶۲۳       |
| ۱۴۷       | ۴۵۱       | ۱۷۲       | ۶۴۹       |
| ۱۴۸       | ۴۵۲       | ۱۷۳       | ۶۵۶       |
| ۱۴۹       | ۴۵۳       | ۱۷۴       | ۶۶۵       |
| ۱۵۰       | ۴۵۴       | ۱۷۵       | ۶۶۶       |
| ۱۵۱       | ۴۶۲       | ۱۷۶       | ۶۶۹       |
| ۱۵۲       | ۴۶۵       | ۱۷۷       | ۶۷۲       |
| ۱۵۳       | ۴۶۶       | ۱۷۸       | ۶۷۳       |
| ۱۵۴       | ۴۶۷       | ۱۷۹       | ۶۷۴       |
| ۱۵۵       | ۴۶۸       | ۱۸۰       | ۶۸۱       |
| ۱۵۶       | ۴۷۲       | ۱۸۱       | ۶۸۶       |
| ۱۵۷       | ۴۷۳       | ۱۸۲       | ۶۸۷       |
| ۱۵۸       | ۵۱۵       | ۱۸۳       | ۶۸۸       |
| ۱۵۹       | ۵۱۶       | ۱۸۴       | ۶۸۹       |
| ۱۶۰       | ۵۱۷       | ۱۸۵       | ۶۹۴       |
| ۱۶۱       | ۵۲۰       | ۱۸۶       | ۶۹۵       |
| ۱۶۲       | ۵۲۲       | ۱۸۷       | ۶۹۸       |
| ۱۶۳       | ۵۲۳       | ۱۸۸       | ۶۹۹       |
| ۱۶۴       | ۵۲۹       | ۱۸۹       | ۷۰۰       |
| ۱۶۵       | ۵۴۸       | ۱۹۰       | ۷۰۱       |
| ۱۶۶       | ۵۵۵       | ۱۹۱       | ۷۰۲       |
| ۱۶۷       | ۵۵۶       | ۱۹۲       | ۷۰۳       |
| ۱۶۸       | ۵۸۷       | ۱۹۳       | ۷۰۴       |
| ۱۶۹       | ۵۹۰       | ۱۹۴       | ۷۰۸       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱         | ۲۹        | ۲۳        | ۲۹۹       |
| ۲         | ۷۱        | ۲۴        | ۳۰۰       |
| ۳         | ۷۷        | ۲۵        | ۳۰۵       |
| ۴         | ۸۳        | ۲۶        | ۳۱۵       |
| ۵         | ۸۹        | ۲۷        | ۳۴۰       |
| ۶         | ۹۰        | ۲۸        | ۳۶۲       |
| ۷         | ۱۰۳       | ۲۹        | ۳۶۹       |
| ۸         | ۱۰۲       | ۳۰        | ۳۷۰       |
| ۹         | ۱۲۲       | ۳۱        | ۳۷۳       |
| ۱۰        | ۱۵۱       | ۳۲        | ۳۸۸       |
| ۱۱        | ۱۵۲       | ۳۳        | ۳۹۰       |
| ۱۲        | ۱۶۴       | ۳۴        | ۴۱۲       |
| ۱۳        | ۱۶۷       | ۳۵        | ۴۱۳       |
| ۱۴        | ۲۰۰       | ۳۶        | ۴۱۵       |
| ۱۵        | ۲۰۸       | ۳۷        | ۴۴۱       |
| ۱۶        | ۲۱۷       | ۳۸        | ۴۵۸       |
| ۱۷        | ۲۳۷       | ۳۹        | ۴۶۸       |
| ۱۸        | ۲۵۶       | ۴۰        | ۴۶۹       |
| ۱۹        | ۲۷۲       | ۴۱        | ۴۷۰       |
| ۲۰        | ۲۷۳       | ۴۲        | ۴۷۲       |
| ۲۱        | ۲۷۸       | ۴۳        | ۴۷۹       |
| ۲۲        | ۲۸۹       | ۴۴        | ۴۸۱       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۴۵       | ۱۱۰۱      | ۲۷۰       | ۱۱۷۰      |
| ۲۴۶       | ۱۱۰۲      | ۲۷۱       | ۱۱۷۱      |
| ۲۴۷       | ۱۱۰۴      | ۲۷۲       | ۱۱۷۲      |
| ۲۴۸       | ۱۱۰۵      | ۲۷۳       | ۱۱۷۵      |
| ۲۴۹       | ۱۱۰۶      | ۲۷۴       | ۱۱۸۱      |
| ۲۵۰       | ۱۱۱۳      | ۲۷۵       | ۱۱۸۵      |
| ۲۵۱       | ۱۱۱۴      | ۲۷۶       | ۱۱۸۶      |
| ۲۵۲       | ۱۱۱۵      | ۲۷۷       | ۱۱۸۸      |
| ۲۵۳       | ۱۱۱۶      | ۲۷۸       | ۱۱۹۰      |
| ۲۵۴       | ۱۱۱۷      | ۲۷۹       | ۱۱۹۵      |
| ۲۵۵       | ۱۱۱۸      | ۲۸۰       | ۱۱۹۸      |
| ۲۵۶       | ۱۱۱۹      | ۲۸۱       | ۱۱۹۹      |
| ۲۵۷       | ۱۱۲۲      | ۲۸۲       | ۱۲۰۱      |
| ۲۵۸       | ۱۱۲۹      | ۲۸۳       | ۱۲۰۲      |
| ۲۵۹       | ۱۱۳۴      | ۲۸۴       | ۱۲۰۳      |
| ۲۶۰       | ۱۱۳۶      | ۲۸۵       | ۱۲۰۴      |
| ۲۶۱       | ۱۱۳۹      | ۲۸۶       | ۱۲۰۵      |
| ۲۶۲       | ۱۱۴۱      | ۲۸۷       | ۱۲۰۶      |
| ۲۶۳       | ۱۱۴۳      | ۲۸۸       | ۱۲۰۷      |
| ۲۶۴       | ۱۱۴۵      | ۲۸۹       | ۱۲۱۲      |
| ۲۶۵       | ۱۱۵۹      | ۲۹۰       | ۱۲۲۱      |
| ۲۶۶       | ۱۱۶۱      | ۲۹۱       | ۱۲۲۲      |
| ۲۶۷       | ۱۱۶۵      | ۲۹۲       | ۱۲۲۳      |
| ۲۶۸       | ۱۱۶۷      | ۲۹۳       | ۱۲۲۶      |
| ۲۶۹       | ۱۱۶۸      | ۲۹۴       | ۱۲۲۹      |



| نمبر شمار | نمبر شمار | نمبر شمار | نمبر شمار |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۳۰۰      | ۳۲۰       | ۱۲۳۰      | ۲۹۵       |
| ۱۳۰۲      | ۳۲۱       | ۱۲۴۳      | ۲۹۶       |
| ۱۳۰۳      | ۳۲۲       | ۱۲۴۴      | ۲۹۷       |
| ۱۳۰۴      | ۳۲۳       | ۱۲۵۱      | ۲۹۸       |
| ۱۳۰۵      | ۳۲۴       | ۱۲۵۲      | ۲۹۹       |
| ۱۳۰۹      | ۳۲۵       | ۱۲۵۴      | ۳۰۰       |
| ۱۳۱۱      | ۳۲۶       | ۱۲۵۵      | ۳۰۱       |
| ۱۳۱۲      | ۳۲۷       | ۱۲۶۰      | ۳۰۲       |
| ۱۳۱۳      | ۳۲۸       | ۱۲۶۵      | ۳۰۳       |
| ۱۳۱۵      | ۳۲۹       | ۱۲۶۷      | ۳۰۴       |
| ۱۳۱۹      | ۳۳۰       | ۱۲۶۹      | ۳۰۵       |
| ۱۳۲۱      | ۳۳۱       | ۱۲۷۱      | ۳۰۶       |
| ۱۳۲۲      | ۳۳۲       | ۱۲۷۲      | ۳۰۷       |
| ۱۳۲۳      | ۳۳۳       | ۱۲۷۳      | ۳۰۸       |
| ۱۳۲۴      | ۳۳۴       | ۱۲۷۵      | ۳۰۹       |
| ۱۳۲۵      | ۳۳۵       | ۱۲۷۶      | ۳۱۰       |
| ۱۳۲۶      | ۳۳۶       | ۱۲۷۸      | ۳۱۱       |
| ۱۳۲۷      | ۳۳۷       | ۱۲۸۰      | ۳۱۲       |
| ۱۳۲۸      | ۳۳۸       | ۱۲۸۲      | ۳۱۳       |
| ۱۳۳۰      | ۳۳۹       | ۱۲۸۳      | ۳۱۴       |
| ۱۳۳۲      | ۳۴۰       | ۱۲۸۴      | ۳۱۵       |
| ۱۳۳۳      | ۳۴۱       | ۱۲۸۵      | ۳۱۶       |
| ۱۳۳۸      | ۳۴۲       | ۱۲۹۰      | ۳۱۷       |
| ۱۳۴۲      | ۳۴۳       | ۱۲۹۲      | ۳۱۸       |
| ۱۳۴۴      | ۳۴۴       | ۱۲۹۳      | ۳۱۹       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۳۴۰       | ۱۳۹۲      | ۳۴۵       | ۱۳۴۵      |
| ۳۴۱       | ۱۳۹۳      | ۳۴۶       | ۱۳۴۶      |
| ۳۴۲       | ۱۳۹۴      | ۳۴۷       | ۱۳۴۷      |
| ۳۴۳       | ۱۳۹۵      | ۳۴۸       | ۱۳۵۰      |
| ۳۴۴       | ۱۳۹۶      | ۳۴۹       | ۱۳۵۲      |
| ۳۴۵       | ۱۴۰۱      | ۳۵۰       | ۱۳۵۴      |
| ۳۴۶       | ۱۴۰۲      | ۳۵۱       | ۱۳۵۵      |
| ۳۴۷       | ۱۴۰۶      | ۳۵۲       | ۱۳۵۶      |
| ۳۴۸       | ۱۴۰۷      | ۳۵۳       | ۱۳۵۷      |
| ۳۴۹       | ۱۴۱۱      | ۳۵۴       | ۱۳۵۸      |
| ۳۸۰       | ۱۴۱۵      | ۳۵۵       | ۱۳۶۰      |
| ۳۸۱       | ۱۴۱۹      | ۳۵۶       | ۱۳۶۱      |
| ۳۸۲       | ۱۴۲۴      | ۳۵۷       | ۱۳۶۲      |
| ۳۸۳       | ۱۴۲۷      | ۳۵۸       | ۱۳۶۴      |
| ۳۸۴       | ۱۴۳۰      | ۳۵۹       | ۱۳۶۷      |
| ۳۸۵       | ۱۴۳۲      | ۳۶۰       | ۱۳۶۹      |
| ۳۸۶       | ۱۴۴۷      | ۳۶۱       | ۱۳۷۰      |
| ۳۸۷       | ۱۴۴۸      | ۳۶۲       | ۱۳۷۲      |
| ۳۸۸       | ۱۴۴۹      | ۳۶۳       | ۱۳۷۵      |
| ۳۸۹       | ۱۴۵۰      | ۳۶۴       | ۱۳۷۶      |
|           |           | ۳۶۵       | ۱۳۷۹      |
|           |           | ۳۶۶       | ۱۳۸۳      |
|           |           | ۳۶۷       | ۱۳۸۶      |
|           |           | ۳۶۸       | ۱۳۸۷      |
|           |           | ۳۶۹       | ۱۳۹۰      |

ابو بکر محمد بن حسین آجری بغدادی کی ”کتاب الشریعہ“ میں مذکور ضعیف اور موضوع روایات کی تعداد (۶۵۷) ہے۔ اختصار کی خاطر صرف ان کے نمبرات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱         | ۱         | ۷۹        | ۲۳        |
| ۲         | ۲         | ۸۲        | ۲۴        |
| ۳         | ۳         | ۸۳        | ۲۵        |
| ۴         | ۴         | ۸۵        | ۲۶        |
| ۵         | ۱۴        | ۹۹        | ۲۷        |
| ۶         | ۱۷        | ۱۰۰       | ۲۸        |
| ۷         | ۱۸        | ۱۰۲       | ۲۹        |
| ۸         | ۲۳        | ۱۰۴       | ۳۰        |
| ۹         | ۲۴        | ۱۰۵       | ۳۱        |
| ۱۰        | ۲۵        | ۱۱۷       | ۳۲        |
| ۱۱        | ۲۹        | ۱۲۸       | ۳۳        |
| ۱۲        | ۳۰        | ۱۳۵       | ۳۴        |
| ۱۳        | ۳۵        | ۱۴۴       | ۳۵        |
| ۱۴        | ۳۶        | ۱۵۱       | ۳۶        |
| ۱۵        | ۴۱        | ۱۵۲       | ۳۷        |
| ۱۶        | ۴۲        | ۱۵۴       | ۳۸        |
| ۱۷        | ۴۶        | ۱۵۶       | ۳۹        |
| ۱۸        | ۵۱        | ۱۶۲       | ۴۰        |
| ۱۹        | ۵۳        | ۱۶۵       | ۴۱        |
| ۲۰        | ۵۴        | ۱۶۸       | ۴۲        |
| ۲۱        | ۵۸        | ۱۷۳       | ۴۳        |
| ۲۲        | ۶۳        | ۱۹۳       | ۴۴        |
|           | ۶۵        |           |           |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۷۰        | ۳۳۰       | ۴۵        | ۱۹۵       |
| ۷۱        | ۳۳۱       | ۴۶        | ۱۹۶       |
| ۷۲        | ۳۳۲       | ۴۷        | ۱۹۸       |
| ۷۳        | ۳۳۴       | ۴۸        | ۲۰۸       |
| ۷۴        | ۳۳۵       | ۴۹        | ۲۱۴       |
| ۷۵        | ۳۴۳       | ۵۰        | ۲۲۰       |
| ۷۶        | ۳۴۶       | ۵۱        | ۲۲۸       |
| ۷۷        | ۳۴۷       | ۵۲        | ۲۳۱       |
| ۷۸        | ۳۴۸       | ۵۳        | ۲۳۸       |
| ۷۹        | ۳۵۳       | ۵۴        | ۲۴۱       |
| ۸۰        | ۳۵۸       | ۵۵        | ۲۵۴       |
| ۸۱        | ۳۵۵       | ۵۶        | ۲۵۵       |
| ۸۲        | ۳۶۰       | ۵۷        | ۲۶۵       |
| ۸۳        | ۳۶۱       | ۵۸        | ۲۷۴       |
| ۸۴        | ۳۶۴       | ۵۹        | ۲۷۶       |
| ۸۵        | ۳۶۹       | ۶۰        | ۲۷۷       |
| ۸۶        | ۳۷۰       | ۶۱        | ۲۷۸       |
| ۸۷        | ۳۸۱       | ۶۲        | ۲۷۹       |
| ۸۸        | ۳۸۳       | ۶۳        | ۲۸۰       |
| ۸۹        | ۳۸۶       | ۶۴        | ۲۸۷       |
| ۹۰        | ۳۹۲       | ۶۵        | ۳۰۰       |
| ۹۱        | ۴۰۱       | ۶۶        | ۳۰۶       |
| ۹۲        | ۴۰۳       | ۶۷        | ۳۱۱       |
| ۹۳        | ۴۰۴       | ۶۸        | ۳۱۴       |
| ۹۴        | ۴۰۷       | ۶۹        | ۳۲۹       |

| نمبر شمار | صحف شمار | نمبر شمار | صحف شمار |
|-----------|----------|-----------|----------|
| ۹۵        | ۴۰۸      | ۱۲۰       | ۴۹۵      |
| ۹۶        | ۴۱۹      | ۱۲۱       | ۴۹۶      |
| ۹۷        | ۴۲۱      | ۱۲۲       | ۴۹۷      |
| ۹۸        | ۴۲۲      | ۱۲۳       | ۴۹۸      |
| ۹۹        | ۴۲۴      | ۱۲۴       | ۵۰۲      |
| ۱۰۰       | ۴۲۵      | ۱۲۵       | ۵۲۱      |
| ۱۰۱       | ۴۲۷      | ۱۲۶       | ۵۲۲      |
| ۱۰۲       | ۴۳۰      | ۱۲۷       | ۵۲۳      |
| ۱۰۳       | ۴۳۱      | ۱۲۸       | ۵۲۵      |
| ۱۰۴       | ۴۳۲      | ۱۲۹       | ۵۲۶      |
| ۱۰۵       | ۴۳۳      | ۱۳۰       | ۵۲۹      |
| ۱۰۶       | ۴۵۲      | ۱۳۱       | ۵۳۴      |
| ۱۰۷       | ۴۵۳      | ۱۳۲       | ۵۳۷      |
| ۱۰۸       | ۴۵۴      | ۱۳۳       | ۵۳۸      |
| ۱۰۹       | ۴۵۷      | ۱۳۴       | ۵۳۹      |
| ۱۱۰       | ۴۵۹      | ۱۳۵       | ۵۴۲      |
| ۱۱۱       | ۴۶۰      | ۱۳۶       | ۵۴۴      |
| ۱۱۲       | ۴۶۴      | ۱۳۷       | ۵۷۲      |
| ۱۱۳       | ۴۷۲      | ۱۳۸       | ۵۷۳      |
| ۱۱۴       | ۴۷۴      | ۱۳۹       | ۵۷۶      |
| ۱۱۵       | ۴۷۷      | ۱۴۰       | ۵۷۹      |
| ۱۱۶       | ۴۸۰      | ۱۴۱       | ۵۸۴      |
| ۱۱۷       | ۴۸۲      | ۱۴۲       | ۵۸۶      |
| ۱۱۸       | ۴۸۷      | ۱۴۳       | ۵۸۸      |
| ۱۱۹       | ۴۹۱      | ۱۴۴       | ۵۹۴      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۴۵       | ۵۹۵       | ۱۷۰       | ۶۸۳       |
| ۱۴۶       | ۶۰۹       | ۱۷۱       | ۷۰۶       |
| ۱۴۷       | ۶۱۰       | ۱۷۲       | ۷۱۰       |
| ۱۴۸       | ۶۱۲       | ۱۷۳       | ۷۱۳       |
| ۱۴۹       | ۶۱۳       | ۱۷۴       | ۷۱۹       |
| ۱۵۰       | ۶۱۴       | ۱۷۵       | ۷۳۰       |
| ۱۵۱       | ۶۲۳       | ۱۷۶       | م۷۳۲      |
| ۱۵۲       | ۶۲۴       | ۱۷۷       | م۷۳۳      |
| ۱۵۳       | ۶۲۵       | ۱۷۸       | ۷۳۴       |
| ۱۵۴       | ۶۲۶       | ۱۷۹       | ۷۳۷       |
| ۱۵۵       | ۶۲۹       | ۱۸۰       | ۷۶۳       |
| ۱۵۶       | ۶۳۰       | ۱۸۱       | ۷۶۵       |
| ۱۵۷       | ۶۴۱       | ۱۸۲       | ۷۷۰       |
| ۱۵۸       | ۶۴۹       | ۱۸۳       | ۷۷۴       |
| ۱۵۹       | ۶۵۲       | ۱۸۴       | ۸۰۰       |
| ۱۶۰       | ۶۵۳       | ۱۸۵       | ۸۱۱       |
| ۱۶۱       | ۶۵۷       | ۱۸۶       | ۸۲۵       |
| ۱۶۲       | ۶۵۸       | ۱۸۷       | ۸۳۰       |
| ۱۶۳       | ۶۶۲       | ۱۸۸       | ۸۳۴       |
| ۱۶۴       | ۶۶۳       | ۱۸۹       | ۸۳۶       |
| ۱۶۵       | ۶۶۶       | ۱۹۰       | ۸۴۹       |
| ۱۶۶       | ۶۶۷       | ۱۹۱       | ۸۵۰       |
| ۱۶۷       | ۶۶۸       | ۱۹۲       | ۸۵۱       |
| ۱۶۸       | ۶۷۸       | ۱۹۳       | ۸۶۱       |
| ۱۶۹       | ۶۸۱       | ۱۹۴       | م۸۶۹      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۲۰       | ۹۸۸       | ۱۹۵       | ۸۷۰       |
| ۲۲۱       | ۹۹۶       | ۱۹۶       | ۸۷۲       |
| ۲۲۲       | ۱۰۰۵      | ۱۹۷       | ۸۷۹       |
| ۲۲۳       | ۱۰۰۶      | ۱۹۸       | ۸۷۸       |
| ۲۲۴       | ۱۰۰۷      | ۱۹۹       | ۸۸۰       |
| ۲۲۵       | ۱۰۰۸      | ۲۰۰       | ۸۹۲       |
| ۲۲۶       | ۱۰۱۲      | ۲۰۱       | ۸۹۶       |
| ۲۲۷       | ۱۰۱۷      | ۲۰۲       | ۹۰۱       |
| ۲۲۸       | ۱۰۱۸      | ۲۰۳       | ۹۰۹       |
| ۲۲۹       | ۱۰۱۹      | ۲۰۴       | ۹۱۲       |
| ۲۳۰       | ۱۰۲۰      | ۲۰۵       | ۹۳۳       |
| ۲۳۱       | ۱۰۲۱      | ۲۰۶       | ۹۴۰       |
| ۲۳۲       | ۱۰۲۵      | ۲۰۷       | ۹۴۶       |
| ۲۳۳       | ۱۰۲۹      | ۲۰۸       | ۹۴۸       |
| ۲۳۴       | ۱۰۳۰      | ۲۰۹       | ۹۵۷       |
| ۲۳۵       | ۱۰۳۱      | ۲۱۰       | ۹۵۹       |
| ۲۳۶       | ۱۰۳۵      | ۲۱۱       | ۹۶۰       |
| ۲۳۷       | ۱۰۳۸      | ۲۱۲       | ۹۶۱       |
| ۲۳۸       | ۱۰۴۰      | ۲۱۳       | ۹۶۲       |
| ۲۳۹       | ۱۰۴۳      | ۲۱۴       | ۹۶۶       |
| ۲۴۰       | ۱۰۴۴      | ۲۱۵       | ۹۶۷       |
| ۲۴۱       | ۱۰۴۵      | ۲۱۶       | ۹۶۸       |
| ۲۴۲       | ۱۰۵۵      | ۲۱۷       | ۹۷۶       |
| ۲۴۳       | ۱۰۵۶      | ۲۱۸       | ۹۸۴       |
| ۲۴۴       | ۱۰۶۶      | ۲۱۹       | ۹۸۷       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۴۵       | ۱۰۷۲      | ۲۷۰       | ۱۱۸۷      |
| ۲۴۶       | ۱۰۷۳      | ۲۷۱       | ۱۱۹۰      |
| ۲۴۷       | ۱۰۷۷      | ۲۷۲       | ۱۱۹۲      |
| ۲۴۸       | ۱۰۷۹      | ۲۷۳       | ۱۱۹۳      |
| ۲۴۹       | ۱۰۸۲      | ۲۷۴       | ۱۱۹۴      |
| ۲۵۰       | ۱۰۸۳      | ۲۷۵       | ۱۲۰۸      |
| ۲۵۱       | ۱۰۸۵      | ۲۷۶       | ۱۲۱۳      |
| ۲۵۲       | ۱۰۸۹      | ۲۷۷       | ۱۲۱۷      |
| ۲۵۳       | ۱۰۹۳      | ۲۷۸       | ۱۲۱۹      |
| ۲۵۴       | ۱۰۹۵      | ۲۷۹       | ۱۲۲۳      |
| ۲۵۵       | ۱۰۹۷      | ۲۸۰       | ۱۲۲۵      |
| ۲۵۶       | ۱۱۱۰      | ۲۸۱       | ۱۲۲۶      |
| ۲۵۷       | ۱۱۱۲      | ۲۸۲       | ۱۲۲۷      |
| ۲۵۸       | ۱۱۱۳      | ۲۸۳       | ۱۲۲۸      |
| ۲۵۹       | ۱۱۱۸      | ۲۸۴       | ۱۲۳۱      |
| ۲۶۰       | ۱۱۲۱      | ۲۸۵       | ۱۲۴۱      |
| ۲۶۱       | ۱۱۳۰      | ۲۸۶       | ۱۲۴۸      |
| ۲۶۲       | ۱۱۵۰      | ۲۸۷       | ۱۲۴۹      |
| ۲۶۳       | ۱۱۵۵      | ۲۸۸       | ۱۲۵۱      |
| ۲۶۴       | ۱۱۵۶      | ۲۸۹       | ۱۲۵۲      |
| ۲۶۵       | ۱۱۵۷      | ۲۹۰       | ۱۲۵۳      |
| ۲۶۶       | ۱۱۶۰      | ۲۹۱       | ۱۲۵۵      |
| ۲۶۷       | ۱۱۶۶      | ۲۹۲       | ۱۲۵۶      |
| ۲۶۸       | ۱۱۷۷      | ۲۹۳       | ۱۲۶۲      |
| ۲۶۹       | ۱۱۸۵      | ۲۹۴       | ۱۲۶۴      |



| نمبر شمار | نمبر شمار | نمبر شمار | نمبر شمار |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۳۶۲      | ۳۲۰       | ۱۳۶۷      | ۲۹۵       |
| ۱۳۶۳      | ۳۲۱       | ۱۳۷۰      | ۲۹۶       |
| ۱۳۶۴      | ۳۲۲       | ۱۳۷۶      | ۲۹۷       |
| ۱۳۶۹      | ۳۲۳       | ۱۳۸۱ م    | ۲۹۸       |
| ۱۳۷۰      | ۳۲۴       | ۱۳۸۲      | ۲۹۹       |
| ۱۳۷۲      | ۳۲۵       | ۱۳۸۴      | ۳۰۰       |
| ۱۳۷۳      | ۳۲۶       | ۱۳۹۲ م    | ۳۰۱       |
| ۱۳۷۴      | ۳۲۷       | ۱۳۹۹      | ۳۰۲       |
| ۱۳۷۹      | ۳۲۸       | ۱۳۰۴      | ۳۰۳       |
| ۱۳۸۰      | ۳۲۹       | ۱۳۰۶      | ۳۰۴       |
| ۱۳۸۱      | ۳۳۰       | ۱۳۱۶      | ۳۰۵       |
| ۱۳۸۲      | ۳۳۱       | ۱۳۱۸      | ۳۰۶       |
| ۱۳۸۵      | ۳۳۲       | ۱۳۲۰      | ۳۰۷       |
| ۱۳۸۶      | ۳۳۳       | ۱۳۲۵      | ۳۰۸       |
| ۱۳۸۷      | ۳۳۴       | ۱۳۲۸      | ۳۰۹       |
| ۱۳۸۸ م    | ۳۳۵       | ۱۳۲۹      | ۳۱۰       |
| ۱۳۸۹      | ۳۳۶       | ۱۳۳۵      | ۳۱۱       |
| ۱۳۹۳      | ۳۳۷       | ۱۳۳۶      | ۳۱۲       |
| ۱۳۹۴      | ۳۳۸       | ۱۳۳۷      | ۳۱۳       |
| ۱۳۹۵      | ۳۳۹       | ۱۳۴۳      | ۳۱۴       |
| ۱۳۹۶      | ۳۴۰       | ۱۳۴۵      | ۳۱۵       |
| ۱۳۹۷      | ۳۴۱       | ۱۳۴۶      | ۳۱۶       |
| ۱۳۹۸      | ۳۴۲       | ۱۳۵۰      | ۳۱۷       |
| ۱۴۰۶      | ۳۴۳       | ۱۳۵۱      | ۳۱۸       |
| ۱۴۰۸      | ۳۴۴       | ۱۳۵۵      | ۳۱۹       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۴۸۴      | ۳۷۰       | ۱۴۰۹      | ۳۴۵       |
| ۱۴۸۵      | ۳۷۱       | م ۱۴۱۴    | ۳۴۶       |
| ۱۴۸۶      | ۳۷۲       | ۱۴۱۵      | ۳۴۷       |
| ۱۴۸۸      | ۳۷۳       | ۱۲۱۶      | ۳۴۸       |
| ۱۴۹۰      | ۳۷۴       | ج ۱۴۲۶    | ۳۴۹       |
| ۱۴۹۱      | ۳۷۵       | ۱۴۲۷      | ۳۵۰       |
| ۱۴۹۲      | ۳۷۶       | ۱۴۲۹      | ۳۵۱       |
| ۱۴۹۳      | ۳۷۷       | ۱۴۴۵      | ۳۵۲       |
| ۱۴۹۴      | ۳۷۸       | م ۱۴۴۹    | ۳۵۳       |
| ۱۴۹۷      | ۳۷۹       | م ۱۴۵۰    | ۳۵۴       |
| ۱۴۹۸      | ۳۸۰       | ب ۱۴۵۱    | ۳۵۵       |
| ۱۴۹۹      | ۳۸۱       | ۱۴۵۷      | ۳۵۶       |
| ۱۵۰۰      | ۳۸۲       | ۱۴۵۸      | ۳۵۷       |
| ۱۵۰۳      | ۳۸۳       | ۱۴۵۹      | ۳۵۸       |
| ۱۵۰۴      | ۳۸۴       | ۱۴۶۱      | ۳۵۹       |
| ۱۵۰۶      | ۳۸۵       | ۱۴۶۳      | ۳۶۰       |
| ۱۵۱۲      | ۳۸۶       | ۱۴۶۴      | ۳۶۱       |
| ۱۵۱۳      | ۳۸۷       | ۱۴۶۵      | ۳۶۲       |
| ۱۵۱۵      | ۳۸۸       | ۱۴۶۶      | ۳۶۳       |
| ۱۵۱۶      | ۳۸۹       | ۱۴۶۷      | ۳۶۴       |
| ۱۵۱۷      | ۳۹۰       | ۱۴۷۱      | ۳۶۵       |
| ۱۵۱۸      | ۳۹۱       | ۱۴۷۲      | ۳۶۶       |
| ۱۵۲۰      | ۳۹۲       | ۱۴۷۸      | ۳۶۷       |
| ۱۵۲۱      | ۳۹۳       | ۱۴۸۱      | ۳۶۸       |
| ۱۵۲۳      | ۳۹۴       | ۱۴۸۳      | ۳۶۹       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۳۹۵       | ۱۵۲۹      | ۴۲۰       | ۱۵۶۸      |
| ۳۹۶       | ۱۵۳۰      | ۴۲۱       | ۱۵۶۹      |
| ۳۹۷       | م ۱۵۳۲    | ۴۲۲       | ۱۵۷۰      |
| ۳۹۸       | م ۱۵۳۳    | ۴۲۳       | ۱۵۷۳      |
| ۳۹۹       | ۱۵۳۵      | ۴۲۴       | ۱۵۷۴      |
| ۴۰۰       | ۱۵۳۷      | ۴۲۵       | ۱۵۷۵      |
| ۴۰۱       | ۱۵۳۸      | ۴۲۶       | ۱۵۷۶      |
| ۴۰۲       | م ۱۵۳۹    | ۴۲۷       | ۱۵۷۸      |
| ۴۰۳       | ۱۵۴۲      | ۴۲۸       | ۱۵۸۰      |
| ۴۰۴       | م ۱۵۴۳    | ۴۲۹       | ۱۵۸۳      |
| ۴۰۵       | م ۱۵۴۵    | ۴۳۰       | ۱۵۸۴      |
| ۴۰۶       | ن ۱۵۴۶    | ۴۳۱       | ۱۵۸۹      |
| ۴۰۷       | ۱۵۴۸      | ۴۳۲       | ۱۵۹۳      |
| ۴۰۸       | ۱۵۵۰      | ۴۳۳       | ۱۵۹۴      |
| ۴۰۹       | ن ۱۵۵۲    | ۴۳۴       | ۱۵۹۶      |
| ۴۱۰       | ۱۵۵۳      | ۴۳۵       | ۱۶۰۰      |
| ۴۱۱       | ۱۵۵۴      | ۴۳۶       | م ۱۶۰۲    |
| ۴۱۲       | ۱۵۵۵      | ۴۳۷       | ۱۶۰۳      |
| ۴۱۳       | ۱۵۵۶      | ۴۳۸       | م ۱۶۰۴    |
| ۴۱۴       | ۱۵۵۸      | ۴۳۹       | ۱۶۰۵      |
| ۴۱۵       | ۱۵۵۹      | ۴۴۰       | ۱۶۰۶      |
| ۴۱۶       | ۱۵۶۰      | ۴۴۱       | م ۱۶۰۷    |
| ۴۱۷       | ۱۵۶۱      | ۴۴۲       | م ۱۶۰۸    |
| ۴۱۸       | ۱۵۶۲      | ۴۴۳       | م ۱۶۰۹    |
| ۴۱۹       | ۱۵۶۵      | ۴۴۴       | ۱۶۱۱      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۴۰       | ۱۶۱۵      | ۴۷۰       | ۱۶۷۳ م    |
| ۴۴۶       | ۱۶۱۶      | ۴۷۱       | ۱۶۷۴ م    |
| ۴۴۷       | ۱۶۱۷      | ۴۷۲       | ۱۶۷۵ م    |
| ۴۴۸       | ۱۶۱۸      | ۴۷۳       | ۱۶۷۷ م    |
| ۴۴۹       | ۱۶۱۹      | ۴۷۴       | ۱۶۷۸      |
| ۴۵۰       | ۱۶۲۴      | ۴۷۵       | ۱۶۷۹      |
| ۴۵۱       | ۱۶۲۸      | ۴۷۶       | ۱۶۸۰      |
| ۴۵۲       | ۱۶۳۳      | ۴۷۷       | ۱۶۸۱ م    |
| ۴۵۳       | ۱۶۳۴      | ۴۷۸       | ۱۶۸۲ م    |
| ۴۵۴       | ۱۶۳۵      | ۴۷۹       | ۱۶۸۵      |
| ۴۵۵       | ۱۶۳۶      | ۴۸۰       | ۱۶۸۸      |
| ۴۵۶       | ۱۶۳۷      | ۴۸۱       | ۱۶۹۳      |
| ۴۵۷       | ۱۶۳۸ م    | ۴۸۲       | ۱۶۹۶      |
| ۴۵۸       | ۱۶۳۹      | ۴۸۳       | ۱۶۹۸      |
| ۴۵۹       | ۱۶۴۰      | ۴۸۴       | ۱۶۹۹      |
| ۴۶۰       | ۱۶۴۳      | ۴۸۵       | ۱۷۰۱      |
| ۴۶۱       | ۱۶۴۴      | ۴۸۶       | ۱۷۰۷      |
| ۴۶۲       | ۱۶۴۵      | ۴۸۷       | ۱۷۰۸      |
| ۴۶۳       | ۱۶۴۸ م    | ۴۸۸       | ۱۷۱۱      |
| ۴۶۴       | ۱۶۵۰ م    | ۴۸۹       | ۱۷۱۲      |
| ۴۶۵       | ۱۶۵۲      | ۴۹۰       | ۱۷۲۱      |
| ۴۶۶       | ۱۶۵۷      | ۴۹۱       | ۱۷۲۲      |
| ۴۶۷       | ۱۶۶۳      | ۴۹۲       | ۱۷۲۳      |
| ۴۶۸       | ۱۶۶۵ م    | ۴۹۳       | ۱۷۲۵      |
| ۴۶۹       | ۱۶۷۲      | ۴۹۴       | ۱۷۲۶      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۹۵       | ۱۷۲۸      | ۵۲۰       | ۱۷۷۹      |
| ۴۹۶       | ۱۷۲۹      | ۵۲۱       | ۱۷۸۰      |
| ۴۹۷       | ۱۷۳۰      | ۵۲۲       | ۱۷۸۲      |
| ۴۹۸       | م ۱۷۳۱    | ۵۲۳       | ۱۷۸۳      |
| ۴۹۹       | ۱۷۳۳      | ۵۲۴       | ۱۷۸۴      |
| ۵۰۰       | ۱۷۳۴      | ۵۲۵       | ۱۷۸۵      |
| ۵۰۱       | ۱۷۳۷      | ۵۲۶       | ۱۷۸۶      |
| ۵۰۲       | ۱۷۳۹      | ۵۲۷       | ۱۷۸۷      |
| ۵۰۳       | م ۱۷۴۲    | ۵۲۸       | ۱۷۸۹      |
| ۵۰۴       | ۱۷۴۴      | ۵۲۹       | ۱۷۹۰      |
| ۵۰۵       | م ۱۷۴۷    | ۵۳۰       | ۱۷۹۳      |
| ۵۰۶       | ۱۷۴۸      | ۵۳۱       | ۱۷۹۴      |
| ۵۰۷       | ۱۷۴۹      | ۵۳۲       | ۱۷۹۵      |
| ۵۰۸       | ۱۷۵۰      | ۵۳۳       | ۱۷۹۷      |
| ۵۰۹       | ۱۷۵۴      | ۵۳۴       | ۱۷۹۸      |
| ۵۱۰       | ۱۷۵۷      | ۵۳۵       | ۱۷۹۹      |
| ۵۱۱       | ۱۷۵۸      | ۵۳۶       | ۱۸۰۰      |
| ۵۱۲       | ۱۷۵۹      | ۵۳۷       | ۱۸۰۱      |
| ۵۱۳       | ۱۷۶۰      | ۵۳۸       | ۱۸۰۳      |
| ۵۱۴       | ۱۷۶۱      | ۵۳۹       | ۱۸۰۴      |
| ۵۱۵       | ۱۷۶۳      | ۵۴۰       | ۱۸۰۵      |
| ۵۱۶       | ۱۷۷۳      | ۵۴۱       | ۱۸۰۹      |
| ۵۱۷       | ۱۷۷۵      | ۵۴۲       | ۱۸۱۰      |
| ۵۱۸       | ۱۷۷۷      | ۵۴۳       | ۱۸۱۹      |
| ۵۱۹       | ۱۷۷۸      | ۵۴۴       | ۱۸۲۰      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۵۴۵       | ۱۸۲۲      | ۵۷۰       | ۱۹۰۰      |
| ۵۴۶       | ۱۸۲۱      | ۵۷۱       | ۱۹۰۱      |
| ۵۴۷       | ۱۸۲۴      | ۵۷۲       | ۱۹۰۲      |
| ۵۴۸       | ۱۸۲۵ م    | ۵۷۳       | ۱۹۰۴      |
| ۵۴۹       | ۱۸۲۷      | ۵۷۴       | ۱۹۰۸      |
| ۵۵۰       | ۱۸۳۲      | ۵۷۵       | ۱۹۰۹      |
| ۵۵۱       | ۱۸۳۴      | ۵۷۶       | ۱۹۱۱      |
| ۵۵۲       | ۱۸۴۵      | ۵۷۷       | ۱۹۲۱      |
| ۵۵۳       | ۱۸۴۶      | ۵۷۸       | ۱۹۲۲      |
| ۵۵۴       | ۱۸۴۹      | ۵۷۹       | ۱۹۲۵      |
| ۵۵۵       | ۱۸۵۴      | ۵۸۰       | ۱۹۲۶      |
| ۵۵۶       | ۱۸۵۵      | ۵۸۱       | ۱۹۲۷      |
| ۵۵۷       | ۱۸۶۱      | ۵۸۲       | ۱۹۲۸      |
| ۵۵۸       | ۱۸۶۲      | ۵۸۳       | ۱۹۳۲      |
| ۵۵۹       | ۱۸۶۵      | ۵۸۴       | ۱۹۳۷      |
| ۵۶۰       | ۱۸۷۲      | ۵۸۵       | ۱۹۴۵      |
| ۵۶۱       | ۱۸۸۲      | ۵۸۶       | ۱۹۵۰      |
| ۵۶۲       | ۱۸۸۳      | ۵۸۷       | ۱۹۵۳      |
| ۵۶۳       | ۱۸۸۴      | ۵۸۸       | ۱۹۶۹      |
| ۵۶۴       | ۱۸۸۵      | ۵۸۹       | ۱۹۷۰      |
| ۵۶۵       | ۱۸۸۸      | ۵۹۰       | ۱۹۷۱      |
| ۵۶۶       | ۱۸۸۹      | ۵۹۱       | ۱۹۷۲      |
| ۵۶۷       | ۱۸۹۱ م    | ۵۹۲       | ۱۹۷۳      |
| ۵۶۸       | ۱۸۹۲ م    | ۵۹۳       | ۱۹۷۷      |
| ۵۶۹       | ۱۸۹۳ م    | ۵۹۴       | ۱۹۷۸      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۵۹۵       | ۱۹۷۹      | ۶۲۰       | ۲۰۳۹      |
| ۵۹۶       | ۱۹۸۲      | ۶۲۱       | ۲۰۴۰      |
| ۵۹۷       | ۱۹۸۳      | ۶۲۲       | ۲۰۴۱      |
| ۵۹۸       | م ۱۹۸۵    | ۶۲۳       | ۲۰۴۲      |
| ۵۹۹       | م ۱۹۸۴    | ۶۲۴       | ۲۰۴۳      |
| ۶۰۰       | ۱۹۸۶      | ۶۲۵       | ۲۰۴۴      |
| ۶۰۱       | ۱۹۸۷      | ۶۲۶       | ۲۰۴۵      |
| ۶۰۲       | ۱۹۸۸      | ۶۲۷       | ۲۰۴۶      |
| ۶۰۳       | ۱۹۸۹      | ۶۲۸       | م ۲۰۴۷    |
| ۶۰۴       | ۱۹۹۰      | ۶۲۹       | ۲۰۵۳      |
| ۶۰۵       | ۱۹۹۱      | ۶۳۰       | ۲۰۵۵      |
| ۶۰۶       | ۱۹۹۲      | ۶۳۱       | م ۲۰۵۶    |
| ۶۰۷       | م ۱۹۹۳    | ۶۳۲       | ۲۰۵۷      |
| ۶۰۸       | م ۱۹۹۸    | ۶۳۳       | م ۲۰۵۸    |
| ۶۰۹       | ۱۹۹۹      | ۶۳۴       | م ۲۰۵۹    |
| ۶۱۰       | ۲۰۰۱      | ۶۳۵       | م ۲۰۶۰    |
| ۶۱۱       | ۲۰۰۹      | ۶۳۶       | م ۲۰۶۱    |
| ۶۱۲       | ۲۰۱۰      | ۶۳۷       | ۲۰۶۳      |
| ۶۱۳       | ۲۰۱۳      | ۶۳۸       | ۲۰۶۴      |
| ۶۱۴       | ۲۰۱۵      | ۶۳۹       | ۲۰۶۵      |
| ۶۱۵       | ۲۰۲۲      | ۶۴۰       | ۲۰۶۶      |
| ۶۱۶       | ۲۰۲۴      | ۶۴۱       | ۲۰۶۷      |
| ۶۱۷       | ۲۰۳۰      | ۶۴۲       | ۲۰۶۸      |
| ۶۱۸       | ۲۰۳۱      | ۶۴۳       | ۲۰۷۰      |
| ۶۱۹       | ۲۰۳۲      | ۶۴۴       | ۲۰۷۳      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۶۴۵       | ۲۰۸۰      |           |           |
| ۶۴۶       | ۲۰۸۱      |           |           |
| ۶۴۷       | ۲۰۸۵      |           |           |
| ۶۴۸       | ۲۰۹۰      |           |           |
| ۶۴۹       | ۲۰۹۱      |           |           |
| ۶۵۰       | ۲۰۹۲      |           |           |
| ۶۵۱       | ۲۰۹۳      |           |           |
| ۶۵۲       | ۲۰۹۴      |           |           |
| ۶۵۳       | ۲۰۹۵      |           |           |
| ۶۵۴       | ۲۱۰۵      |           |           |
| ۶۵۵       | ۲۱۰۸      |           |           |
| ۶۵۶       | ۲۱۲۸ م    |           |           |
| ۶۵۷       | ۲۱۲۹      |           |           |



امام بیہقی کی ”کتاب الاسماء والصفات“ کی موضوع اور ضعیف روایات کی تعداد (۳۲۹) ہے۔ اختصار کی غرض سے صرف ان کے نمبرات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱         | ۳         | ۲۳        | ۲۴        |
| ۲         | ۴         | ۲۴        | ۲۵        |
| ۳         | ۵         | ۲۵        | ۲۶        |
| ۴         | ۷         | ۲۶        | ۲۷        |
| ۵         | ۸         | ۲۷        | ۲۸        |
| ۶         | ۱۱        | ۲۸        | ۴۰        |
| ۷         | ۱۲        | ۲۹        | ۴۱        |
| ۸         | ۱۳        | ۳۰        | ۴۲        |
| ۹         | ۱۴        | ۳۱        | ۴۳        |
| ۱۰        | ۱۵        | ۳۲        | ۴۵        |
| ۱۱        | ۱۷        | ۳۳        | ۴۷        |
| ۱۲        | ۱۸        | ۳۴        | ۴۶        |
| ۱۳        | ۱۹        | ۳۵        | ۴۹        |
| ۱۴        | ۲۰        | ۳۶        | ۵۰        |
| ۱۵        | ۲۱        | ۳۷        | ۵۱        |
| ۱۶        | ۲۲        | ۳۸        | ۵۲        |
| ۱۷        | ۲۳        | ۳۹        | ۵۵        |
| ۱۸        | ۲۵        | ۴۰        | ۵۶        |
| ۱۹        | ۲۶        | ۴۱        | ۵۷        |
| ۲۰        | ۲۸        | ۴۲        | ۵۸        |
| ۲۱        | ۳۰        | ۴۳        | ۵۹        |
| ۲۲        | ۳۳        | ۴۴        | ۶۰        |

| نمبر شمار | صفحت نمبر | نمبر شمار | صفحت نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۰۵       | ۷۰        | ۱۳۶       | ۴۵        |
| ۲۰۸       | ۷۱        | ۱۳۹       | ۴۶        |
| ۲۱۱       | ۷۲        | ۱۴۰       | ۴۷        |
| ۲۱۲       | ۷۳        | ۱۴۱       | ۴۸        |
| ۲۱۴       | ۷۴        | ۱۵۵       | ۴۹        |
| ۲۱۵       | ۷۵        | ۱۵۹       | ۵۰        |
| ۲۱۶       | ۷۶        | ۱۶۰       | ۵۱        |
| ۲۱۷       | ۷۷        | ۱۶۱       | ۵۲        |
| ۲۲۴       | ۷۸        | ۱۶۳       | ۵۳        |
| ۲۲۵       | ۷۹        | ۱۶۴       | ۵۴        |
| ۲۲۶       | ۸۰        | ۱۶۵       | ۵۵        |
| ۲۲۸       | ۸۱        | ۱۶۶       | ۵۶        |
| ۲۳۰       | ۸۲        | ۱۶۷       | ۵۷        |
| ۲۳۱       | ۸۳        | ۱۶۸       | ۵۸        |
| ۲۳۲       | ۸۴        | ۱۸۴       | ۵۹        |
| ۲۳۳       | ۸۵        | ۱۸۵       | ۶۰        |
| ۲۳۴       | ۸۶        | ۱۹۱       | ۶۱        |
| ۲۳۶       | ۸۷        | ۱۹۲       | ۶۲        |
| ۲۳۸       | ۸۸        | ۱۹۷       | ۶۳        |
| ۲۴۱       | ۸۹        | ۱۹۸       | ۶۴        |
| ۲۴۲       | ۹۰        | ۱۹۹       | ۶۵        |
| ۲۴۵       | ۹۱        | ۲۰۰       | ۶۶        |
| ۲۴۶       | ۹۲        | ۲۰۱       | ۶۷        |
| ۲۴۷       | ۹۳        | ۲۰۲       | ۶۸        |
| ۲۴۸       | ۹۴        | ۲۰۴       | ۶۹        |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۹۵        | ۲۴۹       | ۱۲۰       | ۳۴۳       |
| ۹۶        | ۲۵۰       | ۱۲۱       | ۳۴۴       |
| ۹۷        | ۲۵۲       | ۱۲۲       | ۳۴۵       |
| ۹۸        | ۲۵۳       | ۱۲۳       | ۳۴۷       |
| ۹۹        | ۲۵۴       | ۱۲۴       | ۳۶۳       |
| ۱۰۰       | ۲۶۵       | ۱۲۵       | ۳۶۴       |
| ۱۰۱       | ۲۶۶       | ۱۲۶       | ۳۶۸       |
| ۱۰۲       | ۲۶۷       | ۱۲۷       | ۳۷۰       |
| ۱۰۳       | ۲۷۲       | ۱۲۸       | ۳۷۲       |
| ۱۰۴       | ۲۷۴       | ۱۲۹       | ۳۷۴       |
| ۱۰۵       | ۲۸۹       | ۱۳۰       | ۳۷۷       |
| ۱۰۶       | ۲۹۱       | ۱۳۱       | ۳۷۸       |
| ۱۰۷       | ۳۰۶       | ۱۳۲       | ۳۷۹       |
| ۱۰۸       | ۳۰۷       | ۱۳۳       | ۳۸۷       |
| ۱۰۹       | ۳۰۸       | ۱۳۴       | ۳۸۸       |
| ۱۱۰       | ۳۲۲       | ۱۳۵       | ۴۱۰       |
| ۱۱۱       | ۳۲۳       | ۱۳۶       | ۴۱۸       |
| ۱۱۲       | ۳۲۴       | ۱۳۷       | ۴۱۹       |
| ۱۱۳       | ۳۲۵       | ۱۳۸       | ۴۲۴       |
| ۱۱۴       | ۳۲۶       | ۱۳۹       | ۴۲۵       |
| ۱۱۵       | ۳۲۷       | ۱۴۰       | ۴۳۵       |
| ۱۱۶       | ۳۳۴       | ۱۴۱       | ۴۳۸       |
| ۱۱۷       | ۳۳۵       | ۱۴۲       | ۴۶۵       |
| ۱۱۸       | ۳۳۸       | ۱۴۳       | ۴۸۱       |
| ۱۱۹       | ۳۴۲       | ۱۴۴       | ۴۸۲       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۴۵       | ۴۸۴       | ۱۷۰       | ۵۳۰       |
| ۱۴۶       | ۴۸۵       | ۱۷۱       | ۵۳۳       |
| ۱۴۷       | ۴۸۶       | ۱۷۲       | ۵۳۵       |
| ۱۴۸       | ۴۸۷       | ۱۷۳       | ۵۳۹       |
| ۱۴۹       | ۴۸۸       | ۱۷۴       | ۵۴۰       |
| ۱۵۰       | ۴۹۱       | ۱۷۵       | ۵۴۱       |
| ۱۵۱       | ۵۰۲       | ۱۷۶       | ۵۴۸       |
| ۱۵۲       | ۵۰۳       | ۱۷۷       | ۵۴۹       |
| ۱۵۳       | ۵۰۵       | ۱۷۸       | ۵۵۱       |
| ۱۵۴       | ۵۰۶       | ۱۷۹       | ۵۶۳       |
| ۱۵۵       | ۵۰۷       | ۱۸۰       | ۵۶۴       |
| ۱۵۶       | ۵۰۸       | ۱۸۱       | ۵۷۲       |
| ۱۵۷       | ۵۰۹       | ۱۸۲       | ۵۷۳       |
| ۱۵۸       | ۵۱۲       | ۱۸۳       | ۵۷۸       |
| ۱۵۹       | ۵۱۷       | ۱۸۴       | ۵۸۱       |
| ۱۶۰       | ۵۱۸       | ۱۸۵       | ۵۸۲       |
| ۱۶۱       | ۵۱۹       | ۱۸۶       | ۵۸۶       |
| ۱۶۲       | ۵۲۰       | ۱۸۷       | ۵۹۴       |
| ۱۶۳       | ۵۲۱       | ۱۸۸       | ۵۹۵       |
| ۱۶۴       | ۵۲۲       | ۱۸۹       | ۶۰۱       |
| ۱۶۵       | ۵۲۳       | ۱۹۰       | ۶۰۲       |
| ۱۶۶       | ۵۲۴       | ۱۹۱       | ۶۰۳       |
| ۱۶۷       | ۵۲۵       | ۱۹۲       | ۶۰۴       |
| ۱۶۸       | ۵۲۶       | ۱۹۳       | ۶۰۶       |
| ۱۶۹       | ۵۲۷       | ۱۹۴       | ۶۰۷       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۶۹۲       | ۲۲۰       | ۶۰۸       | ۱۹۵       |
| ۷۰۰       | ۲۲۱       | ۶۱۰       | ۱۹۶       |
| ۷۰۱       | ۲۲۲       | ۶۱۱       | ۱۹۷       |
| ۷۰۳       | ۲۲۳       | ۶۱۲       | ۱۹۸       |
| ۷۰۶       | ۲۲۴       | ۶۱۳       | ۱۹۹       |
| ۷۰۹       | ۲۲۵       | ۶۱۴       | ۲۰۰       |
| ۷۱۰       | ۲۲۶       | ۶۱۸       | ۲۰۱       |
| ۷۱۱       | ۲۲۷       | ۶۱۹       | ۲۰۲       |
| ۷۱۳       | ۲۲۸       | ۶۴۰       | ۲۰۳       |
| ۷۲۱       | ۲۲۹       | ۶۴۳       | ۲۰۴       |
| ۷۲۵       | ۲۳۰       | ۶۵۲       | ۲۰۵       |
| ۷۲۶       | ۲۳۱       | ۶۵۷       | ۲۰۶       |
| ۷۲۸       | ۲۳۲       | ۶۵۹       | ۲۰۷       |
| ۷۲۹       | ۲۳۳       | ۶۶۰       | ۲۰۸       |
| ۷۳۵       | ۲۳۴       | ۶۶۱       | ۲۰۹       |
| ۷۳۷       | ۲۳۵       | ۶۶۳       | ۲۱۰       |
| ۷۴۶       | ۲۳۶       | ۶۶۴       | ۲۱۱       |
| ۷۵۰       | ۲۳۷       | ۶۶۶       | ۲۱۲       |
| ۷۵۲       | ۲۳۸       | ۶۶۷       | ۲۱۳       |
| ۷۵۷       | ۲۳۹       | ۶۷۳       | ۲۱۴       |
| ۷۶۱       | ۲۴۰       | ۶۷۴       | ۲۱۵       |
| ۷۶۴       | ۲۴۱       | ۶۸۲       | ۲۱۶       |
| ۷۶۵       | ۲۴۲       | ۶۸۸       | ۲۱۷       |
| ۷۶۶       | ۲۴۳       | ۶۸۹       | ۲۱۸       |
| ۷۷۰       | ۲۴۴       | ۶۹۱       | ۲۱۹       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۴۵       | ۷۷۲       | ۸۵۴       | ۲۷۰       |
| ۲۴۶       | ۷۷۳       | ۸۵۸       | ۲۷۱       |
| ۲۴۷       | ۷۸۰       | ۸۵۹       | ۲۷۲       |
| ۲۴۸       | ۷۸۱       | ۸۶۱       | ۲۷۳       |
| ۲۴۹       | ۷۸۲       | ۸۶۲       | ۲۷۴       |
| ۲۵۰       | ۷۸۴       | ۸۶۴       | ۲۷۵       |
| ۲۵۱       | ۷۸۵       | ۸۷۲       | ۲۷۶       |
| ۲۵۲       | ۷۸۸       | ۸۷۳       | ۲۷۷       |
| ۲۵۳       | ۷۹۲       | ۸۸۲       | ۲۷۸       |
| ۲۵۴       | ۸۰۱       | ۸۸۳       | ۲۷۹       |
| ۲۵۵       | ۸۰۷       | ۸۸۵       | ۲۸۰       |
| ۲۵۶       | ۸۰۸       | ۸۸۶       | ۲۸۱       |
| ۲۵۷       | ۸۱۴       | ۸۸۷       | ۲۸۲       |
| ۲۵۸       | ۸۲۰       | ۸۸۸       | ۲۸۳       |
| ۲۵۹       | ۸۲۳       | ۸۹۲       | ۲۸۴       |
| ۲۶۰       | ۸۲۴       | ۸۹۳       | ۲۸۵       |
| ۲۶۱       | ۸۲۶       | ۸۹۴       | ۲۸۶       |
| ۲۶۲       | ۸۲۸       | ۸۹۹       | ۲۸۷       |
| ۲۶۳       | ۸۳۰       | ۹۰۰       | ۲۸۸       |
| ۲۶۴       | ۸۳۱       | ۹۰۵       | ۲۸۹       |
| ۲۶۵       | ۸۳۳       | ۹۰۷       | ۲۹۰       |
| ۲۶۶       | ۸۳۹       | ۹۱۰       | ۲۹۱       |
| ۲۶۷       | ۸۴۷       | ۹۱۲       | ۲۹۲       |
| ۲۶۸       | ۸۴۹       | ۹۱۴       | ۲۹۳       |
| ۲۶۹       | ۸۵۰       | ۹۱۵       | ۲۹۴       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۹۵       | ۹۱۸       | ۳۲۰       | ۱۰۵۰      |
| ۲۹۶       | ۹۲۷       | ۳۲۱       | ۱۰۵۳      |
| ۲۹۷       | ۹۳۴       | ۳۲۲       | ۱۰۵۶      |
| ۲۹۸       | ۹۳۵       | ۳۲۳       | ۱۰۶۵      |
| ۲۹۹       | ۹۴۲       | ۳۲۴       | ۱۰۶۹      |
| ۳۰۰       | ۹۴۳       | ۳۲۵       | ۱۰۷۰      |
| ۳۰۱       | ۹۶۴       | ۳۲۶       | ۱۰۷۳      |
| ۳۰۲       | ۹۶۵       | ۳۲۷       | ۱۰۷۵      |
| ۳۰۳       | ۹۷۰       | ۳۲۸       | ۱۰۷۶      |
| ۳۰۴       | ۹۷۱       | ۳۲۹       | ۱۰۷۷      |
| ۳۰۵       | ۹۷۴       |           |           |
| ۳۰۶       | ۹۷۶       |           |           |
| ۳۰۷       | ۹۸۰       |           |           |
| ۳۰۸       | ۹۸۳       |           |           |
| ۳۰۹       | ۹۸۵       |           |           |
| ۳۱۰       | ۹۸۷       |           |           |
| ۳۱۱       | ۹۹۳       |           |           |
| ۳۱۲       | ۱۰۰۴      |           |           |
| ۳۱۳       | ۱۰۱۶      |           |           |
| ۳۱۴       | ۱۰۱۷      |           |           |
| ۳۱۵       | ۱۰۱۸      |           |           |
| ۳۱۶       | ۱۰۲۳      |           |           |
| ۳۱۷       | ۱۰۲۷      |           |           |
| ۳۱۸       | ۱۰۳۰      |           |           |
| ۳۱۹       | ۱۰۴۶      |           |           |

## احکام شرعیہ اور ضعیف احادیث

مسائل شرعیہ اور احکام فقہیہ میں حدیث سے استدلال کرنے کے سلسلے میں ضعیف احادیث کی تین قسمیں ہیں:

(۱) وہ حدیث ضعیف ہو، یا اس کو ضعیف قرار دیا گیا ہو، یا اس میں کچھ کمزوری اور ضعف پایا جاتا ہو۔

(۲) وہ حدیث متوسط الضعف ہو، یعنی اس حدیث کی سند میں کوئی راوی کمزور حافظہ والا ہو، یا مختلف فیہ ہو، یا منکر

الحدیث ہو۔

(۳) وہ حدیث بالکل بے اصل اور موضوع ہو، یعنی اس میں کوئی ایسا راوی پایا جاتا ہو، جو متہم بالکذب (جس پر

جھوٹ بولنے کی تہمت لگائی گئی) ہو اور اصول حدیث میں یہ بات طے ہو چکی ہے کہ مسائل میں صحیح اور حسن درجہ کی حدیثوں

سے استدلال کیا جاسکتا ہے اور بہت سے ائمہ و فقہاء کرام مسائل شرعیہ میں پہلے درجہ کی ضعیف حدیث سے بھی استدلال

فرماتے ہیں، یہ حدیث ”مقبول احادیث“ کی قبیل سے ہے اور اس طرح کی احادیث کو ”صالح“ یعنی قابل استدلال کہا جاتا

ہے۔ ثواب و عذاب اور فضائل اعمال میں دوسرے درجہ کی ضعیف حدیث بھی قابل قبول ہوتی ہے، لیکن تیسرے درجہ کی

احادیث سے مسائل اور فضائل کسی میں بھی استدلال نہیں کیا جاسکتا۔

### علماء کی تصریحات

علامہ عبدالحی لکھنوی تحریر فرماتے ہیں کہ: (اوپر) ذکر کردہ اور اس طرح کی دیگر کتابوں میں جو احادیث ہیں، ان

سے استدلال درست نہیں ہے، جب تک کہ غور و فکر نہ کر لیا جائے اور صحیح اور غلط میں امتیاز پیدا نہ کر لیا جائے، کیونکہ پچھلے صفحات

میں یہ بات آپکی ہے کہ ان کتابوں میں صحیح، حسن اور ضعیف حدیثیں بھی لکھی ہوئی ہیں؛ لہذا ضروری ہے کہ صحیح لذتہ، صحیح لغیرہ،

حسن لذتہ، حسن لغیرہ کے درمیان اور ضعیف اور اس کی قسموں کے درمیان فرق کو ملحوظ رکھا جائے۔ صحیح و حسن اور اس کی دونوں

قسموں سے استدلال کیا جائے اور ضعیف اور اس کی قسموں سے استدلال نہ کیا جائے۔ پس (قاری) حسن کو اس کی جگہوں

سے لے اور صحیح کو اس کے مأخذ سے حاصل کرے اور قابل اعتماد محققین کی تصریحات کی طرف رجوع کرے، اگر وہ خود اس کی



اہلیت و قابلیت رکھتا ہو، تو خود تحقیق و جستجو کرے اور اگر حضرات محدثین کا کوئی قول نہ پائے اور نہ خود اہل نقد میں سے ہو، تو پھر (وقف کرے۔ (۱)

حافظ ابن حجر تحریر فرماتے ہیں: اگر کوئی شخص سنن اربعہ خصوصاً ابن ماجہ، مصنف ابن ابی شیبہ اور مصنف عبد الرزاق جن میں درجہ حدیث کی شناخت ایک مشکل معاملہ ہے، یا کتب مسانید کی کسی حدیث کو اپنی دلیل بناتا رہا ہو، تو چونکہ ان کتابوں کے مصنفین نے اپنی کتاب میں صرف صحیح یا حسن درجہ کی احادیث لکھنے کا التزام نہیں کیا ہے، لہذا ایسا شخص اگر نقل و تصحیح کی قابلیت رکھتا ہو، تو دونوں قسم کی کتابوں "سنن و مسانید" کی احادیث سے اس وقت تک استدلال نہ کرے، جب تک کہ اس کے درجہ سے اچھی طرح واقف نہ ہو جائے اور اگر اتنی اہلیت نہیں رکھتا، تو پھر اس صورت میں احادیث کی تصحیح و تحسین کی قدرت رکھنے والے محدث کو پائے، تو اس کی تقلید کرے اور اگر ایسا شخص نہ ملے، تو حاکم یل (رات میں لکڑیاں چننے والا یعنی جس طرح رات میں لکڑیاں چننے والا بے مقصد چیز کو بھی اٹھا لیتا ہے، اسی طرح یہ ناقابل استدلال حدیث سے استدلال نہ کر بیٹھنے) کی طرح ان کتابوں سے استدلال نہ کرے، کہیں ایسا نہ ہو کہ تاواقفیت میں وہ کسی غلط اور موضوع حدیث سے استدلال کر لے۔ (۲)

شیخ الاسلام زکریا انصاری رقمطراز ہیں: سنن یا کتب مسانید کی کسی حدیث سے استدلال کرنے والا شخص اگر اپنی متصل حدیث اور دوسری احادیث کے درمیان امتیاز کرنے کی اہلیت رکھتا ہو، تو مسند حدیث کے اتصال اور راویوں کے حالات میں غور و فکر کئے بغیر ان کتابوں کی احادیث سے استدلال نہ کرے اور اگر اتنی صلاحیت نہ رکھتا ہو، تو اگر کسی امام حدیث نے اس حدیث کو صحیح یا حسن قرار دیا ہو، تو اس کی تقلید کرے (اور اس حدیث سے استدلال کرے) ورنہ اس سے استدلال نہ کرے۔ (۳)

## احکام کے باب میں ضعیف احادیث پر عمل

علامہ سیوطی فرماتے ہیں: احکام و مسائل کے اندر ضعیف حدیث پر بھی عمل کیا جائے گا، اگر اس پر عمل کرنے میں زیادہ احتیاط ہو۔ (۴) علامہ زکریا لکھتے ہیں: (علامہ ابن الصلاح) نے احکام میں ضعیف حدیث پر عمل نہ کرنے کے سلسلہ میں جو کچھ تحریر فرمایا ہے، اس سے چند صورتوں کا استثناء کرنا مناسب ہے۔ پہلی صورت یہ ہے کہ اس حدیث کے علاوہ اس باب میں کوئی دوسری حدیث نہ ہو۔ علامہ ماوردی نے ذکر کیا ہے کہ امام شافعیؒ کو جب کسی باب میں حدیث مرسل کے علاوہ کوئی اور دلیل نہ ملتی، تو وہ مرسل سے بھی استدلال فرمایا کرتے تھے۔ علامہ کی رائے یہ ہے کہ ضعیف حدیث کی دوسری قسموں کا بھی یہی

حکم ہے۔ امام احمدؒ کے بارے میں منقول ہے کہ اگر آپؐ کو کسی باب میں صرف ضعیف حدیث ہی ملتی اور کوئی دوسری حدیث اس کے خلاف نہ ہوتی، تو آپؐ اس ضعیف حدیث پر عمل کر لیتے۔ حضرت اثرؒ فرماتے ہیں کہ: میں نے ابو عبد اللہ (امام احمد بن حنبلؒ) کو دیکھا کہ آپؐ کے پاس نبی کریم ﷺ کی کوئی ایسی حدیث آتی، جس میں کچھ ضعف ہوتا (جیسے عمرو بن شیبہ عن ابیہ بن جہدہ اور ابی راہیم جہری وغیرہ کی احادیث) تو جب تک اس سے زیادہ صحیح حدیث نہ آ جاتی، آپؐ اس سے استدلال کرتے تھے۔ بسا اوقات مرسل حدیث پر بھی آپؐ عمل فرماتے؛ جبکہ کوئی صحیح حدیث اس کے مخالف نہ ہو۔ قاضی ابویہنی کا قول ہے کہ امام احمدؒ ضعیف حدیث پر عمل کرنے میں کوئی شرط نہیں لگاتے۔ حضرت مہٹا کا بیان ہے کہ (ایک مرتبہ) امام احمدؒ نے فرمایا: تمام لوگ ایک دوسرے کے کفو (یعنی درجہ میں برابر) ہیں سوائے سوچی (جو توں کی اصلاح کرنے والے) سمجھنے لگانے والے اور اپنا بیچ کے لوگوں نے عرض کیا: آپؐ یہ بات حدیث شریف، 'کل الناس اکفأء' کے تحت کہہ رہے ہیں؛ حالانکہ آپؐ تو اس حدیث کو ضعیف کہتے ہیں؟ تو امام احمدؒ نے فرمایا: ہم اس کی سند کو ضعیف قرار دیتے ہیں؛ لیکن ہمارا عمل اسی پر ہے۔ حدیث ابن مہیش کی روایت میں بھی اسی طرح کا ایک واقعہ بیان کیا گیا ہے کہ آپؐ نے امام احمدؒ سے پوچھا کہ: ایک شخص کے لیے زکوٰۃ صدقات کا لینا حلال ہو گیا، تو اس مسئلے میں آپؐ کس حدیث پر عمل کریں گے؟ آپؐ نے جواب میں فرمایا: حکیم بن جبیر کی حدیث پر۔ ابن مہیشؒ فرماتے ہیں کہ میں نے کہا: آپؐ کے نزدیک حکیم ثقہ ہیں؟ آپؐ نے فرمایا: میرے نزدیک وہ حدیث میں ثقہ نہیں ہیں۔ قاضیؒ فرماتے ہیں: ان واقعات میں امام احمدؒ کے ضعیف کہنے کا مطلب یہ تھا کہ یہ حدیث حضرات محدثین کی شرائط کے اعتبار سے ضعیف ہے؛ کیونکہ یہ حضرات اس سبب سے بھی احادیث کو ضعیف قرار دیتے ہیں، جس کی وجہ سے فقہاء کے نزدیک حدیث ضعیف نہیں ہوتی۔ مثلاً ارسال، تہ لیس اور تنہا ایک شخص کا حدیث کو کچھ زیادتی کے ساتھ بیان کرنا۔ اور "اسی پر عمل" کا مطلب ہے فقہاء کی شرائط کے مطابق۔

حضرت مہناؒ فرماتے ہیں: میں نے حضرت احمد بن حنبلؒ سے حدیث رسول ﷺ "معمرو عن الزہری عن سالم عن ابن عمر عن النبی أن غیلان اسلم وعنده عشرة نسوة" کے بارے میں دریافت کیا: تو آپؐ نے فرمایا: یہ حدیث صحیح نہیں ہے؛ لیکن معمول بہا ہے (یعنی اس پر عمل جاری ہے) محدث کبیر عبدالرزاق اس حدیث کو معمر عن الزہری کی سند سے مرسل روایت کرتے تھے۔ (۱)

مصنف لکھتے ہیں: علامہ خلیل کا قول ہے کہ امام احمدؒ کا مذہب یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف کے مخالف کوئی حدیث نہ ہو، تو اس سے استدلال کیا جائیگا۔ علامہ نے حاکم سے دلی کرنے پر کفارہ کے مسئلہ کے تحت فرمایا: احادیث کے متعلق امام

کا طریقہ کار یہ ہے کہ اگر وہ مضطرب ہو اور کوئی حدیث اس کے مخالف نہ ہو، تو آپؐ اس سے استدلال کرتے تھے۔ حضرت عبداللہؓ کی روایت میں ہے کہ امام احمدؒ نے فرمایا: میرا مسلک یہ ہے کہ اگر کسی باب میں ضعیف حدیث ہو اور کوئی دوسری حدیث اس کے خلاف نہ ہو، تو میں اس ضعیف حدیث کی مخالفت نہیں کرتا (بلکہ اس پر عمل کرتا ہوں)۔ (۱)

علامہ ابن قدامہؒ تحریر فرماتے ہیں: خطبہ کے دوران احتواء (گوٹ مار کر کپڑا کر اور پیروں کے گرد لپیٹ کر بٹنے) میں کوئی گناہ نہیں ہے، یہ بات حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور صحابہ کی ایک جماعت سے ثابت ہے۔ آگے لکھتے ہیں: لیکن بہتر یہ ہے کہ ایسا نہ بیٹھا جائے؛ کیونکہ رسول اللہ ﷺ نے جمعہ کے دن دوران خطبہ اس طرح بیٹھنے سے منع فرمایا ہے؛ لہذا اس حدیث کی وجہ سے ایسا نہ بیٹھنا بہتر ہے، اگرچہ یہ روایت ضعیف ہے۔ (۲)

علامہ ابن القیم لکھتے ہیں: امام احمدؒ نے جن اصولوں پر اپنے فتویٰ کی بنیاد رکھی ہے، ان میں چوتھی اصل یہ ہے کہ عمل اور ضعیف حدیث پر عمل کیا جائے گا، اگر اس باب میں کوئی حدیث اس کے خلاف نہ ہو۔ امام احمدؒ ضعیف حدیث کو قیاس (رائے) پر ترجیح دیتے ہیں، آپؐ کے نزدیک ضعیف سے مراد ایسی حدیث ہے، جو جھوٹی نہ ہو، منکر نہ ہو، اس میں کوئی ایراد نہ ہو، جو قہم بالکذب ہو (یعنی جس پر جھوٹ کی تہمت لگائی گئی ہو) آپؐ ایسی احادیث سے استدلال کرنے اور ان پر عمل کرنے کو جائز نہیں سمجھتے تھے، بلکہ آپؐ کی نگاہ میں ضعیف حدیث صحیح کی قسم (مقابل) اور حسن کی قسموں میں سے ایک قسم تھی، نیز آپؐ حدیث کو صحیح، حسن اور ضعیف میں تقسیم نہیں کرتے تھے، بلکہ صحیح اور ضعیف دو قسم کرتے، پھر ضعیف کے درجے مقرر فرماتے، کسی باب میں ضعیف حدیث کے مخالف نہ کوئی دوسری حدیث ہو، نہ کسی صحابی کا قول ہو اور نہ اس کے خلاف اجماع ہو، تو آپؐ کے نزدیک ایسی ضعیف حدیث پر عمل کرنا قیاس پر عمل کرنے سے بہتر ہے اور تمام ائمہ فقہ و حدیث فی الجملہ اس اصل میں آپ کے موافق ہیں، ائمہ کرام میں سے ہر امام نے حدیث ضعیف کو قیاس پر ترجیح دی ہے۔

چنانچہ امام ابو حنیفہؒ نماز میں قہمہ والی حدیث کو قیاس پر ترجیح دیتے ہیں؛ جبکہ تمام محدثین اسکے ضعف پر متفق ہیں اور ہذا تر سے وضو کرنے کی حدیث کو آپؐ نے قیاس پر مقدم کیا؛ حالانکہ اکثر محدثین اسکو ضعیف قرار دیتے ہیں۔ حیض کی اکثر حدیثیں دن بیان کرنے والی حدیث، جو باتفاق محدثین ضعیف ہے، آپؐ نے قیاس محض پر اسکو مقدم فرمایا؛ کیونکہ عورت غیر عین دن جو خون دیکھتی ہے، وہ تعریف، حقیقت اور صفت تینوں میں دسویں دن کے خون سے یکساں ہوتا ہے، اسی طرح آپؐ نے حدیث شریف ”مہر کی مقدار دس درہم سے کم نہیں ہے“ کو اپنی رائے محض پر ترجیح دی، حالانکہ اس حدیث کے ضعیف بلکہ باطل ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ مہر، ملک بضع کا بدلہ اور معاوضہ ہے، تو طرفین (مرد، عورت) جس مقدار پر بھی

راضی ہو جائیں جائز ہے، چاہے وہ مقدس اترھوڑی ہو یا زیادہ، اسی طرح امام شافعیؒ نے صید و ج کو حرام قرار دینے والی حدیث کو اس کے ضعیف ہونے کے باوجود قیاس پر ترجیح دی؛ نیز انھوں نے مکہ المکرمہ میں منوع اوقات کے اندر ادائیگی نماز کو جائز قرار دینے والی حدیث کو قیاس پر مقدم کیا؛ حالانکہ وہ ضعیف ہے اور دوسرے مقامات کے اعتبار سے قیاس کے بھی خلاف ہے، اسی طرح آپؐ نے اپنے ایک قول میں حدیث شریف ”جس کو (دوران نماز) قئے آجائے، یا ناک سے خون بہنے لگے، تو وہ وضو کرے اور اپنی پہلی نماز پر بناء کرے“ کو قیاس پر مقدم کیا؛ جبکہ یہ ضعیف اور مرسل روایت ہے اور حضرت امام مالکؒ تو حدیث مرسل، منقطع، بلاغات اور صحابی کے قول کو بھی قیاس پر ترجیح دیتے ہیں۔

الغرض کسی مسئلہ میں اگر امام احمدؒ کے علم میں نہ کوئی نص (آیت یا حدیث) ہوتی، نہ تمام صحابہ یا کسی ایک صحابی کا قول ہوتا، نہ کوئی مرسل یا ضعیف روایت ہوتی، تو آپؐ پانچویں اصل ”قیاس“ کی طرف متوجہ ہوتے اور ضرورتاً اس سے کام لیتے تھے۔ ”کتاب الخلال“ میں آپؐ کا یہ قول مذکور ہے کہ: میں نے امام شافعیؒ سے قیاس کے بارے میں پوچھا: تو آپؐ نے جواب دیا: ضرورت کے موقع پر اس کی طرف رجوع کرنا چاہئے۔ یہ لفظ یا اس کے قریب قریب الفاظ انھوں نے ارشاد فرمائے۔ (۱)

علامہ ابن القیمؒ نے امام احمدؒ کی طرف نسبت کر کے صحیح اور ضعیف کے متعلق جوئی اصطلاح ایجاد کی ہے، اس بحث کے آخر میں ”نوٹ“ کے تحت ہم اس پر تفصیلی گفتگو کریں گے۔ انشاء اللہ

علامہ ابن حزمؒ تحریر فرماتے ہیں: امام اعظم ابوحنیفہؒ کا ارشاد گرامی ہے: رسول اللہ ﷺ سے مروی ضعیف روایت قیاس سے بہتر ہے اور اس ضعیف روایت کے ہوتے ہوئے قیاس کرنا درست نہیں ہے۔ (۲)

امام شوکانیؒ کے اُستاد شیخ عبدالقادر بن احمد اللوکبائیؒ اپنی کسی تالیف میں لکھتے ہیں: جب متاخرین محدثین (بعد کے زمانے کے محدثین کرامؒ) یہ کہیں ”یہ حدیث غیر صحیح ہے، یا صحیح نہیں ہے“ تو اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس حدیث سے استدلال کرنا مردود ہے اور نہ یہ مطلب ہے کہ اس حدیث پر عمل جاری نہیں ہے، ہم ان حضرات کا ایسا ایک لفظ بھی نہیں پاتے جو اس مطلب کی صراحت کرتا ہو؛ لہذا جب متاخرین میں سے کوئی محدث کسی حدیث کے متعلق یہ کہہ دے کہ یہ حدیث غیر صحیح ہے، یا صحیح نہیں ہے، اس سے زیادہ کچھ نہ کہے، تو اس کا قول قابل قبول ہوگا، پھر اس حدیث کی تحقیق کی جائے گی، اگر وہ حسن یا ضعیف اور معمول بہ ہو، تو اس پر عمل کیا جائے گا، ورنہ اس کو چھوڑ دیا جائے گا۔ (۳)

شیخ احمد بن صدیقؒ رقمطراز ہیں:

احکام و مسائل میں ضعیف احادیث سے استدلال کرنا صرف مالکیہ کے ساتھ خاص نہیں ہے؛ بلکہ تمام ائمہ کرام حدیث ضعیف سے استدلال کرتے ہیں، اسی وجہ سے ائمہ کرام کا یہ قول کہ ”احکام میں ضعیف احادیث پر عمل نہیں کیا جائے گا“ مطلق نہیں ہے؛ جیسا کہ اکثر یا تمام لوگوں کا خیال ہے؛ اس لیے کہ جب تم احکام و مسائل سے متعلق ان احادیث میں غور کرو گے، جن سے تمام ائمہ کرام نے متفقہ طور پر یا انفرادی طور پر استدلال فرمایا ہے، تو آدھے بلکہ آدھے سے زیادہ حدیثوں کو ضعیف پاؤ گے اور بہا اوقات ان میں منکر اور موضوع سے قریب درجہ کی ساقط حدیثیں بھی دیکھو گے، ان جیسی احادیث کے سلسلے میں بعض کے متعلق ائمہ کرام فرماتے ہیں کہ یہ حدیث مقبول ہوگئی ہے، بعض کے متعلق ارشاد فرماتے ہیں: اس کے مضمون (کے صحیح ہونے پر) اجماع ہے اور بعض کے متعلق کہتے ہیں: یہ حدیث قیاس کے موافق ہے اور جس حدیث میں وہ کوئی ایسا سبب نہ پاتے، جس سے اس کو سہارا ملے (یعنی کچھ مضبوطی اس میں پیدا ہو جائے) تو اپنے بیان کردہ قاعدہ ”احکام میں ضعیف حدیث پر عمل نہیں کیا جائے گا“ سے صرف نظر کرتے ہوئے اس حدیث کے خبر واحد اور معلول ہونے کے باوجود اس سے استدلال کرتے تھے؛ اس لیے کہ شارع (ﷺ) سے جو بھی منقول ہے؛ اگرچہ اس کی سند ضعیف ہو، تب بھی اس سے تجاوز نہیں کیا جائے گا؛ کیونکہ شریعت تو وہی ہے، جو آپ ﷺ نے مقرر فرمائی اور قابل تسلیم بات تو وہی ہے، جو آپ ﷺ کی زبان مبارک سے نکلی ہو۔ ضعیف حدیث کی رسول اللہ ﷺ کی طرف نسبت نہ ہونے کی وجہ سے وہ موضوع نہیں ہوتی، جب تک کہ وہ بالکل بے اصل یا اس سے زیادہ قوی اصل کے مخالف نہ ہو؛ لہذا جب کسی مسئلہ میں صرف ضعیف حدیث ہی موجود ہو، تو ہم اس سے استدلال کو غلط قرار نہیں دیتے؛ بلکہ ہمارا گمان یہ ہے کہ اس سے استدلال کرنا ہی بہتر اور واجب ہے، ایسی احادیث کے متعلق شک و شبہ اور اضطراب میں رہنے (یعنی مخالفت کے وقت اس کو چھوڑ دینے اور اس سے استدلال کو ناپسند کرنے اور موافقت و استحسان کے وقت اسی پر عمل کرنے) کو ہم غلط قرار دیتے ہیں۔

مزید لکھتے ہیں:

علامہ خطابیؒ نے مطلقاً ضعیف حدیث سے استدلال کرنے کو غلط قرار دیا ہے، چاہے وہ موافق ہو، یا مخالف؛ لیکن آپؐ کی یہ بات خود آپؐ کے مسلک کے اصولوں سے میل نہیں کھاتی؛ چنانچہ امام شافعیؒ نے اپنی کتابوں میں کتنی ہی ضعیف حدیثوں سے استدلال فرمایا ہے؛ بلکہ شاگردوں نے ایک مرتبہ آپؐ سے درخواست کی کہ ہمیں صحیح احادیث لکھ ا دیجئے تو آپؐ نے قبول نہیں کیا اور فرمایا: صحیح احادیث بہت کم ہیں، اسی طرح آپؐ نے ایسے راویوں (کی احادیث) سے بھی استدلال فرمایا ہے، جن کا دوسرے محدثین کے نزدیک ضعیف ہونا مشہور تھا اور امام شافعیؒ کو ان کے مجروح ہونے کا علم تھا؛ لیکن اس بات نے آپؐ کو ان کی روایتوں سے استدلال کرنے سے نہیں روکا، اسی طرح امام مالکؒ ایسے راویوں کی بلاعات اور مرسل روایتوں

بھی استدلال فرماتے ہیں، جن کے ضعیف ہونے پر محدثین کا اتفاق ہے۔ بقیہ حضرات کی بھی یہی حالت ہے، تمام ائمہ کرام بہت سے احکام میں ضعیف حدیث کو قبول کرنے پر مجبور ہیں، بعض حضرات نے صاف کہہ دیا ہے کہ ان کے نزدیک ضعیف حدیث اپنی رائے سے قوی اور قیاس پر مقدم ہے۔ امام ابوحنیفہؒ نے کئی مسائل میں حدیث ضعیف کو قیاس پر ترجیح دی ہے، جس کی تفصیل طوالت کا باعث ہے، اس بات کی سچائی اور حقیقت جاننے کا سب سے آسان راستہ وہ ہے، جس کو امام ترمذیؒ اپنی سنن میں احادیث کے بعد ذکر کرتے ہیں۔ آپؒ پہلے حدیث کے ضعیف یا غریب ہونے کی صراحت کرتے ہیں، پھر فرماتے ہیں، اہل علم اسی پر عمل پیرا ہیں۔ (۱)

## امام احمد بن حنبلؒ اور حدیث ضعیف

علامہ ابن تیمیہؒ تحریر فرماتے ہیں: امام احمد بن حنبلؒ اور ان سے پہلے والے علماء کے عرف میں حدیث کی دو ہی قسمیں تھیں: (۱) صحیح (۲) ضعیف۔ پھر ضعیف کی دو قسمیں ہیں: (الف) ضعیف متروک (جس کو چھوڑ دیا گیا) (ب) ضعیف حسن (جو قابل عمل ہے) سب سے پہلے امام ترمذیؒ نے اپنی ”جامع ترمذی“ میں حدیث کی تین قسمیں صحیح، حسن اور ضعیف سے متعارف کروایا۔ آپؒ کے نزدیک حسن وہ حدیث ہے، جس کی ایک سے زیادہ سندیں ہوں، اس کے راویوں میں کوئی راوی معتمد یا کذب نہ ہو اور وہ حدیث شاذ نہ ہو، اس طرح کی احادیث کو امام احمدؒ ضعیف کہتے ہیں اور اس سے استدلال بھی فرماتے ہیں، اسی وجہ سے آپؒ نے ان ضعیف احادیث کو جن سے استدلال کیا جاسکتا ہے (اپنی مسند میں) نقل فرمایا ہے؛ جیسے عمرو بن شعیب اور ابراہیم الحمری وغیرہ کی احادیث۔ جو فیض امام احمدؒ کے بارے میں یہ کہے کہ آپؒ اس ضعیف حدیث سے بھی استدلال فرماتے تھے، جو صحیح ہے، نہ حسن تو اس نے غلط کہا۔ (۲) ابن تیمیہؒ کے شاگرد رشید علامہ ابن قیمؒ نے بھی (۳) یہی بات نقل فرمائی ہے۔

لیکن میرا خیال یہ ہے کہ ابن تیمیہؒ اور ابن قیمؒ کا یہ کہنا کہ جو حدیث امام ترمذیؒ کے نزدیک حسن ہے، وہ امام احمدؒ کے نزدیک ضعیف ہے، فق حدیث کی اصطلاح میں کوئی صریح اور حتمی قاعدہ نہیں ہے؛ بلکہ ان دونوں حضرات نے دیکھا کہ معتدمن نے حدیث کی دو قسمیں صحیح اور ضعیف بیان کیں اور سب سے پہلے امام ترمذیؒ نے تین قسمیں صحیح، حسن اور ضعیف بیان فرمائیں، تو ان حضرات نے اس سے یہ نتیجہ نکالا کہ جو حدیث امام ترمذیؒ کے پاس حسن ہے، وہ امام احمدؒ کے پاس ضعیف ہے؛ لیکن یہ بات دو اعتبار سے غلط ہے۔ (الف) حدیث حسن کا تذکرہ علی بن مدینیؒ اور بعض پرانے محدثین کے کلام میں بھی

موجود ہے۔ (ب) امام ترمذیؒ نے ایسی احادیث کو بھی حسن قرار دیا ہے، جو صحیح مسلم یا صحیح بخاری میں موجود ہیں؛ نیز حدیث حسن کی جو تعریف امام ترمذیؒ فرماتے ہیں: وہ حدیث ضعیف کی اس تعریف کے خلاف ہے، جو محمود محدثین بیان کرتے ہیں: ہاں، ابھی کبھی امام ترمذیؒ کی حسن حدیث درجہ میں امام احمدؒ کی ضعیف حدیث کے مانند ہو جاتی ہے؛ لیکن ایسا ہمیشہ یا اکثر نہیں ہوتا، یہ بات علامہ سید عبداللہ بن صدیق الغمارئیؒ نے شیخ علامہ سید محمود سعید مدوح دامت برکاتہم کے نام اپنے ایک خط میں لکھی ہے۔ (۱)

حافظ عراقیؒ ”قطر ازہر“ میں حدیث حسن کی اصطلاح اور تعبیر امام احمدؒ سے پہلے کے طبقہ علماء میں بھی پائی جاتی ہے: جیسے امام شافعیؒ ہیں۔ چنانچہ آپؒ اپنی کتاب ”اختلاف الحدیث“ میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث شریف ”لقد ازنعت علمی ظہور بیت لنا“ کے تحت تحریر فرماتے ہیں: حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث مسند ہے اور اس کی سند حسن (درجہ کی ہے) اسی کتاب میں ایک جگہ آپؒ لکھتے ہیں: میں نے حسن درجہ کی سند سے روایت کرنے والے شخص سے سنا کہ حضرت ابو بکرؓ نے نبی کریم ﷺ سے ذکر کیا کہ وہ صف میں بیٹھنے سے پہلے رکوع میں چلے گئے تھے۔ (۲)

علامہ ابن الصلاح (۳) لکھتے ہیں: امام ابو یوسفؒ کی کتاب ”علم حدیث“ میں بنیادی کتاب ہے، وہ امام ترمذیؒ ہی ہیں، جنہوں نے حدیث (کی دوسری قسم) حسن کو مشہور کیا اور اپنی ”جامع ترمذی“ میں بے شمار جگہ اس کو ذکر فرمایا۔ حدیث حسن کا تذکرہ آپؒ کے بعض اساتذہ اور آپؒ سے پہلے کے علماء جیسے امام احمد بن حنبلؒ اور امام بخاریؒ وغیرہ کے کلام میں بھی مختلف مقامات پر ملتا ہے۔

حافظ ابن حجرؒ ذکر فرماتے ہیں کہ: امیر المومنین فی الحدیث علی بن مدینیؒ اپنی ”مسند“ اور ”کتاب الحلیل“ میں بے شمار احادیث کو صحیح اور حسن قرار دیتے ہیں، اس سے بظاہر یہی معلوم ہوتا ہے کہ آپؒ نے اصطلاحی معنی ہی مراد لئے ہیں، گویا آپؒ اس اصطلاح کے سب سے پہلے امام (موجد) ہیں اور امام بخاریؒ، یعقوب بن شیبہؒ وغیرہ حضرات نے آپؒ ہی سے یہ اصطلاح لی اور پھر امام بخاریؒ سے امام ترمذیؒ نے اخذ کیا۔ (۴)

علامہ حاکمؒ لکھتے ہیں: بعض حضرات نے ابن مندہؒ کے قول کو اس معنی پر محمول کیا کہ یہاں ضعیف کہہ کر حسن حدیث کو مراد لیا گیا ہے؛ جیسا کہ مؤلف (ابن حجرؒ) نے اپنی کتاب ”الاست“ میں ”من تغیل روايته وتود“ کی بحث میں بیان کیا ہے؛ لیکن یہ بات حقیقت سے بہت بعید ہے، اسی طرح امام ابو داؤدؒ نے اپنی کتاب ”الابداء وشریف“ کے اوصاف بیان کرتے ہوئے جو خط اہل مکہ کے نام تحریر فرمایا ہے، اس خط کا مضمون بھی اسکی تردید کرتا ہے۔ (۵)

قاضیؒ نے حدیث ضعیف اور اس پر عمل سے متعلق امام احمدؒ کے کلام کو نقل کیا اور حضرت اثرؒؓ سے نقل کیا وہ فرماتے ہیں کہ: میں نے ابو عبد اللہ (احمد بن حنبلؒ) کو دیکھا ہے کہ اگر نبی کریم ﷺ سے مروی کسی حدیث کی سند میں کچھ ضعف ہوتا، تو آپؐ اس حدیث ضعیف پر عمل فرماتے، جب تک کہ آپ کے پاس اس کے مخالف اس سے زیادہ صحیح حدیث نہ آتی، جیسے عمرو بن شعیب اور ابراہیم الجعفیؒ کی احادیث اور کبھی آپؐ ایسی مرسل حدیثوں سے استدلال فرماتے تھے، جس کے خلاف کوئی دوسری حدیث آپؐ کے پاس نہ ہوتی، آپ کے صاحبزادہ عبد اللہؒ فرماتے ہیں کہ والدہ محترم سے میں نے دریافت کیا: ربیع بن حراشؒ کی حدیث کے بارے میں آپؐ کا کیا خیال ہے؟ تو آپؐ نے پوچھا: جس کو عبد النضر بن ابی رزاد بیان کرتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! تو آپؐ نے جواب دیا۔ اس کے خلاف کوئی حدیث نہیں ہے اور اس روایت کو حفاظ حدیث نے ربیع کے واسطے سے روایت کیا ہے اور وہ ایسے آدمی سے روایت کرتے ہیں، جس کا حال حدیثین کو معلوم نہیں ہے۔ عبد اللہؒ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: آپؐ نے اس روایت کو مسند میں ذکر کیا ہے؟ امام احمدؒ نے فرمایا: میں نے مسند میں مشہور روایتوں کو درج کیا اور لوگوں کو اللہ کے غفور و کریم پر چھوڑ دیا، اگر میں صرف ان احادیث کو بیان کرنا چاہوں، جو میرے نزدیک صحیح ہیں، تو اس مسند میں بہت کم روایت بیان کر سکوں گا؛ لیکن میرے بیٹے! حدیث میں میرا طریقہ یہ ہے کہ میں ضعیف حدیث کی مخالفت نہیں کرتا ہوں، جب تک کہ اس باب میں اس کے مخالف کوئی دوسری حدیث نہ ہو۔ اثرؒؓ فرماتے ہیں: میں نے ابو عبد اللہ (امام احمدؒ) کو یہ کہتے ہوئے سنا: جب کسی مسئلہ میں نبی کریم ﷺ سے کوئی حدیث منقول ہو، تو ہم اس مسئلہ میں حدیث کے خلاف کسی صحابی یا تابعی کے قول کو نہیں لیتے اور جب کسی مسئلہ میں صحابہ کرامؓ سے مختلف اقوال منقول ہوں، تو ہم ان میں سے کسی ایک قول کو اختیار کرتے ہیں اور ان کے قول کو چھوڑ کر بعد والوں کے قول کو اختیار نہیں کرتے اور اگر کسی مسئلہ میں نبی کریم ﷺ سے کوئی بات مروی ہو، نہ آپ ﷺ کے صحابہ سے کوئی صراحت منقول ہو، تو پھر ہم تابعین کے قول کو اختیار کرتے ہیں اور جب نبی کریم ﷺ کی حدیث کی سند میں کچھ کمزوری ہوتی ہے، تو ہم اس پر عمل کرتے ہیں، جب تک کہ اس کے مخالف اس سے زیادہ صحیح حدیث نہ آجائے اور کبھی ہم مرسل حدیث پر بھی عمل کرتے ہیں: جبکہ اس کے مخالف اس سے زیادہ صحیح حدیث نہ ہو۔ (۱)

امام احمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ احکام شرعیہ اور علوم ضروریہ کے تحت داخل نہ ہونے والے حوادث و مسائل میں اللہ کے احکام کے دلائل پانچ اصولوں سے لئے جائیں گے: پہلے نمبر پر کتاب اللہ، دوسرے نمبر پر سنت رسول اللہ ﷺ، تیسرے نمبر پر علماء زمانہ کا اجماع، چوتھے نمبر پر کسی صحابی کا قول مشہور، پانچویں نمبر پر قیاس اور خبر واحد۔ قیاس اور خبر واحد کی قطعیت کے یقین کے بغیر ان کے حکم پر عمل کرنا اور مدلول کی طرف رجوع کرنا ضروری ہے۔ (۲)



امام احمدؒ کے یہاں سنت کی دو قسمیں ہیں: مست ثابتہ (جو صحیح سند سے ثابت ہے) آپؐ نے اس کو قرآن کے ساتھ ذکر کیا۔ دوسری وہ سنت جو صحیح سندوں سے ثابت نہیں ہے، اس کو آپؐ نے اخیر میں قیاس کے ساتھ ذکر فرمایا۔ امام احمدؒ کا احکام و مسائل کے استخراج (نکالنے) میں اس طریقہ کو اختیار کرنا صاف طور سے اس بات پر دلالت کر رہا ہے کہ ضعیف حدیث پر اس کے ضعف کا علم ہونے کے باوجود بھی عمل کیا جائے گا، اگر امام احمدؒ کے نزدیک ضعیف سے مراد وہ حدیث ہوتی، جو امام ترمذیؒ کے ہاں حسن ہے، تو امام احمدؒ اس کو اخیر میں ذکر نہ فرماتے؛ بلکہ اصل اوّل (کتاب اللہ) کے ساتھ اس کو ذکر کرتے۔ علامہ شیخ محمود عید غلہ العالی نے (۱) یہی بات استدلال میں پیش فرمائی ہے۔ تفصیل کیلئے مذکورہ کتاب کا مطالعہ کیجئے! علامہ غلہؒ نے فرمایا: امام احمدؒ کا مسلک یہ ہے کہ جب حدیث ضعیف کے خلاف کوئی دوسری حدیث نہ ہو، تو اس پر عمل کیا جائے گا۔ آپؐ حاکمہ سے واپس پر کفارہ کی بحث میں فرماتے ہیں: احادیث کے باب میں امام احمدؒ کا طریقہ کار یہ ہے کہ اگر وہ مضطرب (ضعیف) ہو اور اس کے مخالف کوئی اور حدیث نہ ہو، تو اس پر عمل کیا جائے گا۔ بروایت (صاحبزادہ) عبد اللہ امام احمدؒ کا ارشاد ہے: میرا طریقہ یہ ہے کہ میں ضعیف حدیث کو نہیں چھوڑتا ہوں، اگر اس باب میں اس کے مخالف کوئی حدیث نہ ہو۔ (۲)

مجموع طوطی بیان کرتے ہیں کہ: ابن تیمیہؒ نے فرمایا: میں نے مسند احمدؒ کی تحقیق کی، تو اس کو ابوداؤد کی شرط کے موافق پایا۔ مقدمہ ابن الصلاح پر حافظ ابن حجرؒ کی اشک (۳) میں یہی لکھا ہوا ہے؛ جبکہ مسند احمدؒ میں احکام و مسائل والی کئی احادیث کی سندیں بہت زیادہ ضعیف ہیں اور خصوصاً جبکہ مسند کے مصنف و جامع کی نظر میں بھی مسند کی یہی حالت ہو۔ امام احمدؒ نے اپنی مسند میں ایسے راویوں سے بھی روایتیں لی ہیں، جو جھوٹ بولتے تھے، یا مہتمم بالکذب تھے؛ جیسے ابراہیم بن ابی الیث جس کو یحییٰ بن معینؒ نے جھوٹا کہا، حسین بن عبد اللہ بن ضمرہ حمیری جس کو امام مالکؒ نے جھوٹا قرار دیا، رشید اللہؒ جس نے حضرت علیؓ پر جھوٹ باندا۔ سلمہ بن حفص السعدی واضح حدیث اور عبد الوہاب بن زید قصہ گو جس کو امام بخاریؒ نے منکر الحدیث کہا۔ علامہ ابن عبد البرؒ کا قول ہے کہ: محدثین اس کے ضعیف ہونے پر متفق ہیں، اسی طرح عمر بن موسیٰ اللویجی واضح حدیث۔ الغرض امام احمدؒ نے احکام میں ضعیف حدیث کی تمام قسموں کی تخریج کی ہے، تو اس کا مطلب یہ ہوا کہ ضعیف احادیث کی بعض قسمیں قابل استدلال ہیں اور امام ابوداؤد کا بھی یہی مذہب ہے۔ گویا ابن تیمیہؒ (یہ کہہ کر اپنی بات کی) خود تردید فرما رہے ہیں، شیخ محمود عید غلہ العالی کی بات کا خلاصہ یہی ہے۔

عقائد کے علاوہ میں ضعیف حدیث پر عمل کے شرائط

حافظ سخاویؒ رقمطراز ہیں: میں نے اپنے شیخ ابن حجرؒ کو بار بار یہ کہتے ہوئے سنا کہ ضعیف حدیث پر عمل کی قیمن



حافظ سخاویؒ فرماتے ہیں: اسی طرح جب اُمت کے افراد ضعیف حدیث کو قبول کر لیں، تو صحیح قول کے مطابق اس پر عمل کیا جائے گا؛ حتیٰ کہ نص قطعی کو منسوخ کرنے میں وہ متواتر کے مساوی ہو جاتی ہے، اسی وجہ سے امام شافعیؒ نے حدیث شریف ”وارث کے لیے وصیت نہیں“ کے بارے میں فرمایا: محدثین (سند کے اعتبار سے) اس کو (حضور ﷺ سے) ثابت نہیں مانتے، لیکن تمام اُمت نے اس کو قبول کر لیا اور اس پر عمل پیرا ہے، حتیٰ کہ اس کی وجہ سے آیت وصیت کو منسوخ قرار دیا۔ (۱)

ابن حاتم ”طلاق الأئمة ثناتاً وعلتهاً حیضاً“ کے تحت فرماتے ہیں: اس روایت کو ابو داؤد، ترمذی، ابن ماجہ اور دارقطنی نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کیا ہے، پھر بعض حضرات سے اس کے ضعف کو نقل کرنے اور اس کا جواب دینے کے بعد لکھتے ہیں: جن وجوہ سے حدیث صحیح ہوتی ہے ان میں سے ایک علماء کا حدیث کے مطابق عمل کرنا ہے۔ امام ترمذیؒ اوپر ذکر کردہ حدیث نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے اور صحابہ کرامؓ اور دیگر اہل علم کے نزدیک اسی پر عمل ہے۔ (۲) قاسم اور سالم رحمہما اللہ نے فرمایا: اس حدیث پر مسلمانوں کا عمل ہے اور امام مالکؒ کا ارشاد ہے کہ: ندیہ منورہ میں کسی حدیث کے مشہور ہونے کے بعد اس کو سند کے صحیح ہونے کی ضرورت نہیں رہتی۔ (۳) امام بخاریؒ نے تعلیقاً یہ روایت ذکر فرمائی: ”وبذكر أن النسبي قضى بالدين قبل الوصية“ حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: یہ ایک حدیث شریف کا ٹکڑا ہے، جس کو امام احمدؒ اور امام ترمذیؒ وغیرہ نے حارث اور علی بن ابی طالبؓ کی سند سے روایت کیا ہے۔ حضرت علیؓ فرماتے ہیں: نبی کریم ﷺ نے فیصلہ فرمایا کہ دین (قرض) وصیت سے پہلے ہے اور تم (قرآن میں) وصیہ کو دین سے پہلے پڑھتے ہو، اس کی سند ضعیف ہے؛ لیکن امام ترمذیؒ لکھتے ہیں: اہل علم کے پاس اسی پر عمل ہے، گویا امام بخاریؒ کو اس روایت پر اعتماد ہے؛ کیونکہ اس کے حکم پر علماء کے اتفاق کی وجہ سے وہ مضبوط ہو گئی، اور نہ امام بخاریؒ کو مقام استدلال میں ضعیف حدیث لانے کی عادت نہیں ہے؛ نیز آپؒ اس باب میں اس کی تائید کرنے والی دوسری روایت بھی لائے ہیں۔ (۴)

علامہ ابن عبد البرؒ سے منقول ہے کہ: سونے کے نصاب میں حسن بن عمارہ کی روایت کے علاوہ نبی ﷺ سے اور کوئی حدیث ثابت نہیں ہے اور حسن بن عمارہ کی احادیث کے قبول نہ کرنے پر اتفاق ہے؛ لیکن جمہور علماء کا عمل اسی حدیث پر ہے۔ (۵)

## کتاب فقہیہ میں ضعیف احادیث

**المنتقى:** یہ شیخ احتیاجاً بلداً ابو البرکات امام حافظ محمد الدین عبدالسلام بن عبداللہ بن ابی القاسم بن محمد بن الخضر بن محمد بن علی

عن عبد اللہ الحارثی المعروف بابن تیمیہ رحمہ اللہ کی کتاب ہے۔ آپؑ اس کتاب کے شروع میں تحریر فرماتے ہیں: یہ کتاب ان احادیث نبویہ ﷺ کا مجموعہ ہے، جن پر اصول فقہ کی بنیاد ہے اور ان پر علماء اسلام کا اعتماد ہے۔ میں نے صحیح بخاری، مسلم، مسند احمد، ترمذی، نسائی، ابوداؤد اور ابن ماجہ سے ان احادیث کا انتخاب کیا۔ ہر حدیث کا حوالہ میں نے دیدیا ہے، جس کی وجہ سے سند ذکر کرنے کی ضرورت نہیں رہی۔ آگے لکھتے ہیں میں نے اس ضمن میں صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کے کچھ آثار بھی ذکر کئے اور ہمارے زمانہ کے فقہاء کی ترویج پر اس کتاب کی احادیث کو مرتب کیا؛ تاکہ تلاش کرنے والے کو آسانی ہو؛ نیز احادیث سے پہلے مفید عنایں بھی قائم کئے۔ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں دست بدعا ہوں کہ وہ صحیح باتوں کی ہمیں توفیق دے اور غلطیوں سے بچائے۔ بے شک وہ بڑا بخشنے والا اور صاحب غفور و کریم ہے۔

علامہ شوکانیؒ تحریر فرماتے ہیں: فقہ حدیث کے ماہرین کی ایک جماعت نے کہا ہے کہ ”المنقذی“ کے مؤلف اگر اکثر مقامات پر حدیث کی صحت و حسن اور ضعف کو بیان کرنے سے اعراض نہ کرتے تو یہ فقہ حدیث میں لکھی گئی بہترین کتابوں میں سے ہوتی اور ”البلد المنیر“ میں آپ کے الفاظ ہیں: حافظ محمد الدین عبد السلام ابن تیمیہؒ کی کتاب ”احکام“ جس کا نام ”المنقذی“ ہے، یقیناً اسم ہامس ہے، اگر علامہ ابن تیمیہؒ اکثر جگہوں پر احادیث کو صرف محدثین کی طرف منسوب کر دینے پر اکتفاء نہ کرتے؛ بلکہ اس کے حسن یا ضعف ہونے کو بیان فرماتے، تو زیادہ بہترین کتاب ثابت ہوتی؛ لیکن آپؑ صرف رواہ احمد، رواہ دارقطنی، رواہ ابوداؤد کہہ دیتے ہیں؛ حالانکہ وہ حدیث ضعیف ہوتی ہے، اس سے بڑی بات یہ ہے کہ ”جامع ترمذی“ میں ایک حدیث کے ضعیف ہونے کی صراحت رہتی ہے؛ لیکن آپؑ حدیث نقل کر کے ”ترمذی“ کا حوالہ لکھ دیتے ہیں اور اس کے ضعیف ہونے کو بیان نہیں کرتے۔ بہتر ہوگا اگر کوئی حافظ حدیث ایسے مقامات کو تلاش کرے کہ اس کتاب کے حاشیہ پر ان کو لکھ دے، یا کسی علیحدہ تصنیف میں یکجا ذکر کر دے؛ تاکہ اس کتاب کا کھل فائدہ ہو۔ (۱)

”المنقذی“ میں وارد شدہ ضعیف احادیث کی تعداد جبکہ میں نے زیادہ تفصیل و تلاش سے کام نہیں لیا ہے (۲۶۲) تک پہنچتی ہے۔ اختصار کی غرض سے ذیل میں صرف جلد اور حدیث نمبر کے لکھنے پر اکتفاء کیا جاتا ہے۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں!)

| حدیث نمبر | حدیث نمبر | حدیث نمبر | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۰۴/۱     | ۲۹۹/۱     | ۱۸۷/۱     | ۴۴/۱      |
| ۱۰۴/۱     | ۳۰۳/۱     | ۱۸۸/۱     | ۳۹/۱      |
| ۱۱۶/۲     | ۳۲۰/۱     | ۱۹۰/۱     | ۵۴/۱      |
| ۱۲۳/۲     | ۳۲۱/۱     | ۱۹۴/۱     | ۵۵/۱      |
| ۷/۴       | ۳۲۳/۱     | ۱۹۵/۱     | ۵۵/۱      |
| ۱۸/۴      | ۳۴۶/۱     | ۲۰۲/۱     | ۳۶/۱      |
| ۲۱/۴      | ۳۴۶/۱     | ۲۰۶/۱     | ۶۳/۱      |
| ۲۳/۴      | ۳۵۷/۱     | ۲۱۶/۱     | ۹۱/۱      |
| ۲۶/۴      | ۳۸۱/۱     | ۲۲۰/۱     | ۱۰۰/۱     |
| ۴۶/۴      | ۴۰۹/۱     | ۲۲۸/۱     | ۱۰۲/۱     |
| ۵۲/۴      | ۴۰۹/۱     | ۲۳۲/۱     | ۱۰۴/۱     |
| ۵۲/۴      | ۴۱۰/۱     | ۲۳۸/۱     | ۱۰۹/۱     |
| ۵۵/۴      | ۴۲۳/۱     | ۲۴۱/۱     | ۱۱۴/۱     |
| ۵۶/۴      | ۲۶/۲      | ۲۴۳/۱     | ۱۲۳/۱     |
| ۵۸/۴      | ۲۷/۲      | ۲۴۴/۱     | ۱۲۳/۱     |
| ۶۲/۴      | ۳۸/۲      | ۲۴۶/۱     | ۱۳۱/۱     |
| ۷۰/۴      | ۴۱/۲      | ۲۵۹/۱     | ۱۳۲/۱     |
| ۷۳/۴      | ۴۲/۲      | ۲۶۵/۱     | ۱۴۰/۱     |
| ۷۷/۴      | ۴۶/۲      | ۵۶۵/۱     | ۱۴۹/۱     |
| ۷۸/۴      | ۴۸/۲      | ۲۷۳/۱     | ۱۵۲/۱     |
| ۹۶/۴      | ۵۰/۲      | ۲۷۹/۱     | ۱۵۷/۱     |
| ۱۱۴/۴     | ۵۳/۲      | ۲۸۱/۱     | ۱۵۹/۱     |
| ۱۱۷/۴     | ۶۸/۲      | ۲۸۴/۱     | ۱۵۹/۱     |
| ۱۱۸/۴     | ۸۵/۲      | ۲۸۵/۱     | ۱۶۵/۱     |
| ۱۲۵/۴     | ۹۳/۲      | ۲۹۷/۱     | ۱۸۴/۱     |

| حدیث نمبر | حدیث نمبر | حدیث نمبر | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۳۶/۶      | ۲۱۱/۵     | ۳۵۷/۴     | ۱۲۷/۴     |
| ۳۷/۶      | ۲۲۹/۵     | ۱۲/۵      | ۱۳۲/۴     |
| ۴۷/۶      | ۲۳۳/۵     | ۱۳/۵      | ۱۴۴/۴     |
| ۵۰/۶      | ۲۴۵/۵     | ۱۳/۵      | ۱۴۶/۴     |
| ۵۳/۶      | ۲۵۴/۵     | ۱۹/۵      | ۱۹۱/۴     |
| ۶۲/۶      | ۲۷۳/۵     | ۳۵/۵      | ۲۰۳/۴     |
| ۱۰۴/۶     | ۳۱۵/۵     | ۴۷/۵      | ۲۰۵/۴     |
| ۱۵۱/۶     | ۳۱۷/۵     | ۵۴/۵      | ۲۰۵/۴     |
| ۱۶۸/۶     | ۳۱۸/۵     | ۸۱/۵      | ۲۰۸/۴     |
| ۱۷۲/۶     | ۳۲۳/۵     | ۸۸/۵      | ۲۱۶/۴     |
| ۱۸۴/۶     | ۳۲۴/۵     | ۱۰۵/۵     | ۲۱۷/۴     |
| ۱۸۵/۶     | ۳۳۶/۵     | ۱۰۸/۵     | ۲۲۱/۴     |
| ۲۱۷/۶     | ۳۳۶/۵     | ۱۰۸/۵     | ۲۳۸/۴     |
| ۲۲۱/۶     | ۳۴۴/۵     | ۱۱۵/۵     | ۲۷۳/۴     |
| ۲۲۱/۶     | ۳۴۷/۵     | ۱۲۰/۵     | ۲۸۰/۴     |
| ۲۵۳/۶     | ۳۴۹/۵     | ۱۲۰/۵     | ۲۸۱/۴     |
| ۲۶۴/۶     | ۳۷۵/۵     | ۱۲۲/۵     | ۲۸۷/۴     |
| ۲۶۸/۶     | ۳۷۸/۵     | ۱۲۵/۵     | ۳۰۲/۴     |
| ۲۷۵/۶     | ۳۸۴/۵     | ۱۲۵/۵     | ۳۱۱/۴     |
| ۲۸۸/۶     | ۳۸۹/۵     | ۱۳۸/۵     | ۳۱۷/۴     |
| ۲۹۸/۶     | ۳۹۲/۵     | ۱۸۸/۵     | ۳۱۷/۴     |
| ۳۰۴/۶     | ۳۹۲/۵     | ۱۹۱/۵     | ۳۳۰/۴     |
| ۳۰۹/۶     | ۵/۶       | ۲۰۷/۵     | ۳۴۶/۴     |
| ۳۱۲/۶     | ۶/۶       | ۲۰۹/۵     | ۳۴۶/۴     |
| ۳۱۵/۶     | ۳۲/۶      | ۴۱۱/۵     | ۳۵۲/۴     |

| حدیث نمبر | حدیث نمبر | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|
| ۲۵۲/۸     | ۲۴۲/۷     | ۳۲۵/۶     |
| ۲۵۵/۸     | ۲۹۰/۷     | ۳۲۸/۶     |
| ۲۸۵/۸     | ۳۱۰/۷     | ۳۳۶/۶     |
| ۱۸/۹      | ۳۳۱/۷     | ۳۳۶/۶     |
| ۲۰/۹      | ۳۵۸/۷     | ۳۴۵/۶     |
| ۷۲/۹      | ۳۶۲/۷     | ۳۵۱/۶     |
| ۹۳/۹      | ۳۰/۸      | ۳۵۲/۶     |
| ۱۱۶/۹     | ۳۴/۸      | ۳۵۲/۶     |
| ۲۱۱/۹     | ۴۳/۸      | ۲۵/۷      |
|           | ۴۷/۸      | ۴۱/۷      |
|           | ۵۸/۸      | ۸۲/۷      |
|           | ۶۱/۸      | ۹۰/۷      |
|           | ۶۴/۸      | ۹۰/۷      |
|           | ۶۸/۸      | ۱۰۸/۷     |
|           | ۷۲/۸      | ۱۱۰/۷     |
|           | ۷۷/۸      | ۱۴۸/۷     |
|           | ۱۲۰/۸     | ۱۷۷/۷     |
|           | ۱۳۰/۸     | ۱۹۶/۷     |
|           | ۱۳۲/۸     | ۲۳۴/۷     |
|           | ۱۳۸/۸     | ۲۳۹/۷     |
|           | ۱۷۶/۸     | ۲۴۲/۷     |
|           | ۲۰۸/۸     | ۲۴۷/۷     |
|           | ۲۳۳/۸     | ۲۶۰/۷     |
|           | ۲۴۸/۸     | ۲۷۱/۷     |
|           | ۲۴۹/۸     | ۲۷۱/۷     |

## حافظ ابن حجر کی کتاب (بلوغ المرام من أدلة الأحكام)

اس کتاب کے آغاز میں حافظ رقمطراز ہیں: احادیث نبویہ ﷺ میں مذکور احکام شریعہ کے اصولی دلائل پر مشتمل اس رسالہ کو میں نے اس مقصد سے تحریر کیا ہے کہ: اس کو یاد کرنے والا شخص اپنے ہم عمروں میں فائق و با کمال عالم بن جائے۔ جو غالب علم بھی اس سے مدولے اور صاحب ذوق اہل علم افراد بھی اس کتاب سے استفادہ کریں۔ امت مسلمہ کی خیر خواہی کے پیش نظر میں نے ہر حدیث کے بعد یہ بھی بتا دیا ہے کہ کس امام نے یہ حدیث نقل کی ہے۔ اس کتاب کا نام میں نے ”بلوغ المرام من أدلة الأحكام“ تجویز کیا۔

اس کتاب میں موجود ضعیف حدیثوں کو میں (ذیل میں) اختصار کے ساتھ ذکر کروں گا۔

بلوغ المرام میں درج شدہ ضعیف احادیث کی تعداد (۱۱۷) تک پہنچ جاتی ہے۔ اختصار کی خاطر صرف ان کے نمبرات درج کیے جاتے ہیں۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں!)



| حدیث نمبر | حدیث نمبر | حدیث نمبر | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۸۸۲       | ۴۳۸       | ۱۴۶       | ۱۵        |
| ۹۰۲       | ۴۵۱       | ۱۴۷       | ۳۵        |
| ۹۲۸       | ۴۵۲       | ۱۴۸       | ۵۴        |
| ۹۲۹       | ۴۶۵       | ۱۶۰       | ۵۵        |
| ۹۳۹       | ۴۶۶       | ۱۷۷       | ۵۶        |
| ۹۴۸       | ۴۹۲       | ۱۷۸       | ۵۷        |
| ۹۵۰       | ۴۹۶       | ۱۸۴       | ۶۴        |
| ۹۶۳       | ۴۹۷       | ۱۸۵       | ۷۱        |
| ۹۹۱       | ۵۰۸       | ۲۰۶       | ۷۶        |
| ۹۹۳       | ۵۰۹       | ۲۱۲       | ۸۰        |
| ۱۰۴۲      | ۵۸۶       | ۲۱۳       | ۸۳        |
| ۱۰۶۴      | ۶۳۱       | ۲۱۴       | ۸۶        |
| ۱۰۶۶      | ۶۳۸       | ۲۱۵       | ۸۷        |
| ۱۰۷۷      | ۶۴۸       | ۲۱۶       | ۸۸        |
| ۱۱۱۱      | ۶۸۸       | ۲۲۵       | ۹۳        |
| ۱۱۱۲      | ۷۱۱       | ۲۲۹       | ۹۸        |
| ۱۱۱۴      | ۷۲۹       | ۲۳۰       | ۹۹        |
| ۱۱۱۸      | ۷۳۱       | ۲۵۰       | ۱۱۰       |
| ۱۱۱۹      | ۷۶۱       | ۲۷۰       | ۱۰۱       |
| ۱۱۴۶      | ۷۸۶       | ۳۳۰       | ۱۱۱       |
| ۱۱۴۷      | ۸۳۱       | ۳۶۰       | ۱۱۲       |
| ۱۱۴۹      | ۸۴۲       | ۳۶۱       | ۱۱۳       |
| ۱۲۰۳      | ۸۴۵       | ۳۶۲       | ۱۲۷       |
| ۱۲۱۵      | ۸۶۳       | ۳۶۸       | ۱۳۴       |
| ۱۲۱۵      | ۸۶۷       | ۴۰۰       | ۱۳۵       |

| جلد و صفحہ نمبر | جلد و صفحہ نمبر | جلد و صفحہ نمبر |
|-----------------|-----------------|-----------------|
|                 |                 | ۱۲۲۳            |
|                 |                 | ۱۲۴۶            |
|                 |                 | ۱۲۴۷            |
|                 |                 | ۱۲۶۲            |
|                 |                 | ۱۲۶۵            |
|                 |                 | ۱۳۰۷            |
|                 |                 | ۱۳۲۳            |
|                 |                 | ۱۳۴۲            |
|                 |                 | ۱۳۵۲            |
|                 |                 | ۱۳۷۰            |
|                 |                 | ۱۴۳۴            |
|                 |                 | ۱۴۴۵            |
|                 |                 | ۱۴۴۶            |
|                 |                 | ۱۴۵۶            |
|                 |                 | ۱۵۲۸            |
|                 |                 | ۱۵۲۸            |
|                 |                 | ۱۵۳۷            |
|                 |                 | ۱۵۴۲            |
|                 |                 | ۱۵۳۶            |

## امام نوویؒ کی کتاب ”خلاصۃ الأحکام من مهمات السنن و قواعد الإسلام“

علامہ نوویؒ نے احکام سے متعلق تمام احادیث کو جمع کر کے ان کی چھان بین کی اور ان میں سے صحیح اور حسن حدیثوں کو ”خلاصۃ الأحکام“ میں درج فرمایا، نیز ہر باب کے آخر میں ضعیف احادیث کے لئے مستقل فصل قائم کی۔

اس کتاب کے شروع میں ۶۰،۵۹/۱ پر آپؒ تحریر کرتے ہیں احکام میں ضعیف احادیث سے استدلال کرنے اور اس پر عمل کرنے کے سلسلے میں تساہل (نری) برتنے والوں سے دھوکا مت کھاؤ، چاہے وہ حضرات (بڑی کتابوں کے) مصنف اور فقیہ و فیرہ کے امام ہوں۔ ان حضرات نے اپنی کتابوں میں کثرت سے ضعیف روایتیں نقل کر دی ہیں اور جب ان سے (اس بارے میں) پوچھا جاتا ہے، تو وہ کہتے ہیں کہ: اس کتاب میں ضعیف حدیثوں کو نہیں لیا گیا ہے۔ علماء نے صرف واقعات و حکایات اور فضائل اعمال میں ایسی ضعیف روایات کو قبول کرنے کی اجازت دی ہے، جو (صحیح روایات کے) خلاف نہ ہو؛ جیسا کہ اصول میں طے ہو چکا ہے۔ مثلاً: بیع اور دیگر اذکار کے فضائل والی حدیثیں، اسی طرح اچھے اخلاق اور دنیا سے بے رغبتی پر اُبھارنے والی روایتیں، جن کے اصول و قواعد معلوم اور متعین ہیں۔ احکام کے متعلق اس رسالہ کی ترتیب میں، ہمیں الشہرہ و ذوفرجیم سے خیر و بھلائی کا طلب گار و سوالی ہوں۔ اس کتابچہ میں صحیح و حسن احادیث پر ہم نے اعتماد کیا اور ہر باب کے آخر میں ضعیف حدیثوں کو اس کے ضعف کو بتانے کے لئے الگ ذکر کیا؛ تاکہ دھوکہ نہ ہو۔

راقم الحروف کہتا ہے کہ: یہ امام نوویؒ کی طرف سے اس بات کا اعتراف ہے کہ فقہاء احکام و مسائل میں ضعیف روایتوں سے استدلال کرتے ہیں۔

امام نوویؒ کی کتاب ”خلاصۃ الأحکام من مهمات السنن و قواعد الإسلام“ میں نقل کردہ احادیث ضعیف کی تعداد (۶۵۴) تک پہنچ جاتی ہے۔ اختصار کی غرض سے صرف ان کے نمبرات درج کیے جاتے ہیں۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں!)

| نمبر شمار | نمبر شمار | نمبر شمار | نمبر شمار |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۵۹       | ۲۳        | ۲۳        | ۱         |
| ۱۶۰       | ۲۴        | ۲۴        | ۲         |
| ۱۶۱       | ۲۵        | ۲۵        | ۳         |
| ۱۶۲       | ۲۶        | ۲۶        | ۴         |
| ۱۷۳       | ۲۷        | ۲۷        | ۵         |
| ۱۷۷       | ۲۸        | ۲۸        | ۶         |
| ۱۷۸       | ۲۹        | ۲۹        | ۷         |
| ۱۷۹       | ۳۰        | ۳۰        | ۸         |
| ۱۹۰       | ۳۱        | ۳۱        | ۹         |
| ۲۰۳       | ۳۲        | ۳۲        | ۱۰        |
| ۲۱۰       | ۳۳        | ۳۳        | ۱۱        |
| ۲۱۱       | ۳۴        | ۵۹        | ۱۲        |
| ۲۱۲       | ۳۵        | ۷۲        | ۱۳        |
| ۲۱۳       | ۳۶        | ۷۳        | ۱۴        |
| ۲۱۶       | ۳۷        | ۹۹        | ۱۵        |
| ۲۲۰       | ۳۸        | ۱۱۷       | ۱۶        |
| ۲۲۱       | ۳۹        | ۱۵۳       | ۱۷        |
| ۲۲۴       | ۴۰        | ۱۵۴       | ۱۸        |
| ۲۲۶       | ۴۱        | ۱۵۵       | ۱۹        |
| ۲۲۹       | ۴۲        | ۱۵۶       | ۲۰        |
| ۲۳۰       | ۴۳        | ۱۵۷       | ۲۱        |
| ۲۳۱       | ۴۴        | ۱۵۸       | ۲۲        |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۵        | ۲۳۵       | ۷۱        | ۲۹۲       |
| ۴۶        | ۲۳۶       | ۷۲        | ۲۹۳       |
| ۴۷        | ۲۳۷       | ۷۳        | ۲۹۴       |
| ۴۸        | ۲۳۸       | ۷۴        | ۲۹۵       |
| ۴۹        | ۲۳۹       | ۷۵        | ۲۹۶       |
| ۵۰        | ۲۴۰       | ۷۶        | ۳۲۲       |
| ۵۱        | ۲۵۱       | ۷۷        | ۳۲۳       |
| ۵۲        | ۲۵۲       | ۷۸        | ۳۲۴       |
| ۵۳        | ۲۵۳       | ۷۹        | ۳۲۵       |
| ۵۴        | ۲۵۴       | ۸۰        | ۳۲۶       |
| ۵۵        | ۲۵۵       | ۸۱        | ۳۲۷       |
| ۵۶        | ۲۷۷       | ۸۲        | ۳۲۸       |
| ۵۷        | ۲۷۸       | ۸۳        | ۳۲۹       |
| ۵۸        | ۲۷۹       | ۸۴        | ۳۳۰       |
| ۵۹        | ۲۸۰       | ۸۵        | ۳۵۸       |
| ۶۰        | ۲۸۱       | ۸۶        | ۳۵۹       |
| ۶۱        | ۲۸۲       | ۸۷        | ۳۶۰       |
| ۶۲        | ۲۸۳       | ۸۸        | ۳۶۱       |
| ۶۳        | ۲۸۴       | ۸۹        | ۳۶۲       |
| ۶۴        | ۲۸۵       | ۹۰        | ۳۷۷       |
| ۶۵        | ۲۸۶       | ۹۱        | ۳۷۸       |
| ۶۶        | ۲۸۷       | ۹۲        | ۳۷۹       |
| ۶۷        | ۲۸۸       | ۹۳        | ۲۸۰       |
| ۶۸        | ۲۸۹       | ۹۴        | ۲۸۱       |
| ۶۹        | ۲۹۰       | ۹۵        | ۲۸۲       |
| ۷۰        | ۲۹۱       | ۹۶        | ۲۸۳       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۹۷        | ۳۸۴       | ۱۲۳       | ۵۰۰       |
| ۹۸        | ۳۹۵       | ۱۲۴       | ۵۱۱       |
| ۹۹        | ۳۹۶       | ۱۲۵       | ۵۱۷       |
| ۱۰۰       | ۳۹۷       | ۱۲۶       | ۵۲۱       |
| ۱۰۱       | ۴۱۵       | ۱۲۷       | ۵۳۰       |
| ۱۰۲       | ۴۱۶       | ۱۲۸       | ۵۳۱       |
| ۱۰۳       | ۴۱۷       | ۱۲۹       | ۵۳۲       |
| ۱۰۴       | ۴۳۵       | ۱۳۰       | ۵۳۳       |
| ۱۰۵       | ۴۳۶       | ۱۳۱       | ۵۳۴       |
| ۱۰۶       | ۴۳۷       | ۱۳۲       | ۵۳۵       |
| ۱۰۷       | ۴۳۸       | ۱۳۳       | ۵۳۶       |
| ۱۰۸       | ۴۳۹       | ۱۳۴       | ۵۳۷       |
| ۱۰۹       | ۴۴۰       | ۱۳۵       | ۵۳۸       |
| ۱۱۰       | ۴۴۱       | ۱۳۶       | ۵۳۹       |
| ۱۱۱       | ۴۴۲       | ۱۳۷       | ۵۴۰       |
| ۱۱۲       | ۴۴۳       | ۱۳۸       | ۵۴۳       |
| ۱۱۳       | ۴۵۸       | ۱۳۹       | ۵۴۴       |
| ۱۱۴       | ۴۸۳       | ۱۴۰       | ۵۷۵       |
| ۱۱۵       | ۴۸۴       | ۱۴۱       | ۵۷۶       |
| ۱۱۶       | ۴۸۵       | ۱۴۲       | ۵۷۷       |
| ۱۱۷       | ۴۸۶       | ۱۴۳       | ۵۷۸       |
| ۱۱۸       | ۴۸۷       | ۱۴۴       | ۵۷۹       |
| ۱۱۹       | ۴۹۶       | ۱۴۵       | ۵۸۰       |
| ۱۲۰       | ۴۹۷       | ۱۴۶       | ۵۸۱       |
| ۱۲۱       | ۴۹۸       | ۱۴۷       | ۵۸۲       |
| ۱۲۲       | ۴۹۹       | ۱۴۸       | ۵۸۳       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۴۹       | ۵۸۴       | ۱۷۵       | ۷۱۶       |
| ۱۵۰       | ۵۸۵       | ۱۷۶       | ۷۱۷       |
| ۱۵۱       | ۵۹۷       | ۱۷۷       | ۷۵۳       |
| ۱۵۲       | ۶۰۴       | ۱۷۸       | ۷۵۴       |
| ۱۵۳       | ۶۰۵       | ۱۷۹       | ۷۵۵       |
| ۱۵۴       | ۶۰۷       | ۱۸۰       | ۷۵۷       |
| ۱۵۵       | ۶۰۸       | ۱۸۱       | ۷۷۴       |
| ۱۵۶       | ۶۱۶       | ۱۸۲       | ۷۷۵       |
| ۱۵۷       | ۶۱۷       | ۱۸۳       | ۷۷۶       |
| ۱۵۸       | ۶۱۸       | ۱۸۴       | ۷۸۵       |
| ۱۵۹       | ۶۱۹       | ۱۸۵       | ۷۸۶       |
| ۱۶۰       | ۶۳۹       | ۱۸۶       | ۷۸۷       |
| ۱۶۱       | ۶۴۲       | ۱۸۷       | ۷۸۸       |
| ۱۶۲       | ۶۴۳       | ۱۸۸       | ۷۸۹       |
| ۱۶۳       | ۶۴۴       | ۱۸۹       | ۷۹۰       |
| ۱۶۴       | ۶۴۵       | ۱۹۰       | ۷۹۴       |
| ۱۶۵       | ۶۴۶       | ۱۹۱       | ۷۹۵       |
| ۱۶۶       | ۶۴۷       | ۱۹۲       | ۸۰۸       |
| ۱۶۷       | ۶۴۸       | ۱۹۳       | ۸۰۹       |
| ۱۶۸       | ۶۶۵       | ۱۹۴       | ۸۱۳       |
| ۱۶۹       | ۶۶۶       | ۱۹۵       | ۸۱۴       |
| ۱۷۰       | ۶۶۷       | ۱۹۶       | ۸۱۵       |
| ۱۷۱       | ۶۸۳       | ۱۹۷       | ۸۱۶       |
| ۱۷۲       | ۶۸۸       | ۱۹۸       | ۸۲۴       |
| ۱۷۳       | ۷۱۴       | ۱۹۹       | ۸۲۵       |
| ۱۷۴       | ۷۱۵       | ۲۰۰       | ۸۲۶       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۰۱       | ۸۲۷       | ۲۲۷       | ۹۹۸       |
| ۲۰۲       | ۸۳۲       | ۲۲۸       | ۱۰۲۱      |
| ۲۰۳       | ۸۳۳       | ۲۲۹       | ۱۰۲۲      |
| ۲۰۴       | ۸۴۲       | ۲۳۰       | ۱۰۲۳      |
| ۲۰۵       | ۸۴۳       | ۲۳۱       | ۱۰۲۸      |
| ۲۰۶       | ۸۴۵       | ۲۳۲       | ۱۰۳۸      |
| ۲۰۷       | ۸۴۶       | ۲۳۳       | ۱۰۳۹      |
| ۲۰۸       | ۸۴۸       | ۲۳۴       | ۱۰۷۹      |
| ۲۰۹       | ۸۴۹       | ۲۳۵       | ۱۰۸۰      |
| ۲۱۰       | ۸۶۴       | ۲۳۶       | ۱۰۸۱      |
| ۲۱۱       | ۸۸۰       | ۲۳۷       | ۱۰۸۲      |
| ۲۱۲       | ۸۸۱       | ۲۳۸       | ۱۰۸۳      |
| ۲۱۳       | ۸۸۴       | ۲۳۹       | ۱۰۸۴      |
| ۲۱۴       | ۸۹۵       | ۲۴۰       | ۱۰۸۵      |
| ۲۱۵       | ۸۹۶       | ۲۴۱       | ۱۰۸۶      |
| ۲۱۶       | ۸۹۷       | ۲۴۲       | ۱۰۹۷      |
| ۲۱۷       | ۸۹۸       | ۲۴۳       | ۱۱۰۲      |
| ۲۱۸       | ۸۹۹       | ۲۴۴       | ۱۱۰۳      |
| ۲۱۹       | ۹۳۸       | ۲۴۵       | ۱۱۰۴      |
| ۲۲۰       | ۹۳۹       | ۲۴۶       | ۱۱۰۵      |
| ۲۲۱       | ۹۴۰       | ۲۴۷       | ۱۱۰۶      |
| ۲۲۲       | ۹۴۱       | ۲۴۸       | ۱۱۰۷      |
| ۲۲۳       | ۹۵۷       | ۲۴۹       | ۱۱۱۶      |
| ۲۲۴       | ۹۸۵       | ۲۵۰       | ۱۱۱۷      |
| ۲۲۵       | ۹۹۶       | ۲۵۱       | ۱۱۱۸      |
| ۲۲۶       | ۹۹۷       | ۲۵۲       | ۱۱۱۹      |



| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۵۳       | ۱۱۲۰      | ۲۷۹       | ۱۳۶۶      |
| ۲۵۴       | ۱۱۲۲      | ۲۸۰       | ۱۳۶۷      |
| ۲۵۵       | ۱۱۵۹      | ۲۸۱       | ۱۳۶۸      |
| ۲۵۶       | ۱۱۶۰      | ۲۸۲       | ۱۳۶۹      |
| ۲۵۷       | ۱۱۶۱      | ۲۸۳       | ۱۳۷۰      |
| ۲۵۸       | ۱۱۷۳      | ۲۸۴       | ۱۳۷۱      |
| ۲۵۹       | ۱۱۷۴      | ۲۸۵       | ۱۳۹۳      |
| ۲۶۰       | ۱۱۷۵      | ۲۸۶       | ۱۳۹۴      |
| ۲۶۱       | ۱۱۷۶      | ۲۸۷       | ۱۳۹۵      |
| ۲۶۲       | ۱۱۷۷      | ۲۸۸       | ۱۳۹۶      |
| ۲۶۳       | ۱۱۷۸      | ۲۸۹       | ۱۴۱۱      |
| ۲۶۴       | ۱۱۹۴      | ۲۹۰       | ۱۴۱۲      |
| ۲۶۵       | ۱۱۹۵      | ۲۹۱       | ۱۴۱۳      |
| ۲۶۶       | ۱۱۹۸      | ۲۹۲       | ۱۴۱۴      |
| ۲۶۷       | ۱۲۴۳      | ۲۹۳       | ۱۴۱۵      |
| ۲۶۸       | ۱۲۵۸      | ۲۹۴       | ۱۴۶۰      |
| ۲۶۹       | ۱۲۵۹      | ۲۹۵       | ۱۴۶۱      |
| ۲۷۰       | ۱۲۹۸      | ۲۹۶       | ۱۴۶۲      |
| ۲۷۱       | ۱۲۹۹      | ۲۹۷       | ۱۴۶۳      |
| ۲۷۲       | ۱۳۰۰      | ۲۹۸       | ۱۴۷۲      |
| ۲۷۳       | ۱۳۰۳      | ۲۹۹       | ۱۴۷۳      |
| ۲۷۴       | ۱۳۰۴      | ۳۰۰       | ۱۴۷۴      |
| ۲۷۵       | ۱۳۰۵      | ۳۰۱       | ۱۴۷۵      |
| ۲۷۶       | ۱۳۲۴      | ۳۰۲       | ۱۴۸۵      |
| ۲۷۷       | ۱۳۶۳      | ۳۰۳       | ۱۴۸۶      |
| ۲۷۸       | ۱۳۶۵      | ۳۰۴       | ۱۴۸۷      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۳۰۵       | ۱۴۸۸      | ۳۳۱       | ۱۶۵۹      |
| ۳۰۶       | ۱۴۸۹      | ۳۳۲       | ۱۶۶۰      |
| ۳۰۷       | ۱۵۱۸      | ۳۳۳       | ۱۶۶۱      |
| ۳۰۸       | ۱۵۱۹      | ۳۳۴       | ۱۶۶۲      |
| ۳۰۹       | ۱۵۲۰      | ۳۳۵       | ۱۶۶۳      |
| ۳۱۰       | ۱۵۲۱      | ۳۳۶       | ۱۶۶۴      |
| ۳۱۱       | ۱۵۲۲      | ۳۳۷       | ۱۶۷۵      |
| ۳۱۲       | ۱۵۲۳      | ۳۳۸       | ۱۶۷۶      |
| ۳۱۳       | ۱۵۲۴      | ۳۳۹       | ۱۶۸۷      |
| ۳۱۴       | ۱۵۶۳      | ۳۴۰       | ۱۶۸۸      |
| ۳۱۵       | ۱۵۶۴      | ۳۴۱       | ۱۶۸۹      |
| ۳۱۶       | ۱۵۶۵      | ۳۴۲       | ۱۷۰۳      |
| ۳۱۷       | ۱۵۶۶      | ۳۴۳       | ۱۷۰۴      |
| ۳۱۸       | ۱۵۸۰      | ۳۴۴       | ۱۷۳۹      |
| ۳۱۹       | ۱۵۸۱      | ۳۴۵       | ۱۷۴۰      |
| ۳۲۰       | ۱۵۸۲      | ۳۴۶       | ۱۷۴۱      |
| ۳۲۱       | ۱۵۹۹      | ۳۴۷       | ۱۷۴۲      |
| ۳۲۲       | ۱۶۰۰      | ۳۴۸       | ۱۷۴۳      |
| ۳۲۳       | ۱۶۰۱      | ۳۴۹       | ۱۷۴۴      |
| ۳۲۴       | ۱۶۰۲      | ۳۵۰       | ۱۷۴۵      |
| ۳۲۵       | ۱۶۱۰      | ۳۵۱       | ۱۷۶۶      |
| ۳۲۶       | ۱۶۳۱      | ۳۵۲       | ۱۷۶۷      |
| ۳۲۷       | ۱۶۳۴      | ۳۵۳       | ۱۷۷۱      |
| ۳۲۸       | ۱۶۳۵      | ۳۵۴       | ۱۷۷۲      |
| ۳۲۹       | ۱۶۳۶      | ۳۵۵       | ۱۸۱۷      |
| ۳۳۰       | ۱۶۳۷      | ۳۵۶       | ۱۸۳۷      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۳۸۳       | ۱۹۷۳      | ۳۵۷       | ۱۸۳۸      |
| ۳۸۴       | ۲۰۴۱      | ۳۵۸       | ۱۸۳۹      |
| ۳۸۵       | ۲۰۴۲      | ۳۵۹       | ۱۸۴۰      |
| ۳۸۶       | ۲۰۵۳      | ۳۶۰       | ۱۸۴۱      |
| ۳۸۷       | ۲۰۵۴      | ۳۶۱       | ۱۸۵۱      |
| ۳۸۸       | ۲۰۶۰      | ۳۶۲       | ۱۸۶۰      |
| ۳۸۹       | ۲۰۶۱      | ۳۶۳       | ۱۸۶۱      |
| ۳۹۰       | ۲۰۷۹      | ۳۶۴       | ۱۸۶۲      |
| ۳۹۱       | ۲۰۸۰      | ۳۶۵       | ۱۸۶۳      |
| ۳۹۲       | ۲۰۸۱      | ۳۶۶       | ۱۸۶۴      |
| ۳۹۳       | ۲۰۸۲      | ۳۶۷       | ۱۸۸۷      |
| ۳۹۴       | ۲۱۱۷      | ۳۶۸       | ۱۸۸۸      |
| ۳۹۵       | ۲۱۱۸      | ۳۶۹       | ۱۸۸۹      |
| ۳۹۶       | ۲۱۱۹      | ۳۷۰       | ۱۹۱۲      |
| ۳۹۷       | ۲۱۲۰      | ۳۷۱       | ۱۹۱۳      |
| ۳۹۸       | ۲۱۲۱      | ۳۷۲       | ۱۹۱۴      |
| ۳۹۹       | ۲۱۲۵      | ۳۷۳       | ۱۹۱۵      |
| ۴۰۰       | ۲۱۴۸      | ۳۷۴       | ۱۹۳۶      |
| ۴۰۱       | ۲۱۴۹      | ۳۷۵       | ۱۹۳۷      |
| ۴۰۲       | ۲۱۵۰      | ۳۷۶       | ۱۹۳۸      |
| ۴۰۳       | ۲۱۵۱      | ۳۷۷       | ۱۹۳۹      |
| ۴۰۴       | ۲۱۵۲      | ۳۷۸       | ۱۹۴۰      |
| ۴۰۵       | ۲۱۵۳      | ۳۷۹       | ۱۹۴۱      |
| ۴۰۶       | ۲۱۵۴      | ۳۸۰       | ۱۹۴۲      |
| ۴۰۷       | ۲۱۵۵      | ۳۸۱       | ۱۹۷۱      |
| ۴۰۸       | ۲۱۵۶      | ۳۸۲       | ۱۹۷۲      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۳۲۶      | ۴۳۵       | ۲۱۷۲      | ۴۰۹       |
| ۲۳۲۷      | ۴۳۶       | ۲۱۷۳      | ۴۱۰       |
| ۲۳۲۸      | ۴۳۷       | ۲۲۱۶      | ۴۱۱       |
| ۲۳۲۹      | ۴۳۸       | ۲۲۱۷      | ۴۱۲       |
| ۲۳۳۰      | ۴۳۹       | ۲۲۱۸      | ۴۱۳       |
| ۲۳۳۱      | ۴۴۰       | ۲۲۱۹      | ۴۱۴       |
| ۲۳۳۵      | ۴۴۱       | ۲۲۲۰      | ۴۱۵       |
| ۲۳۳۶      | ۴۴۲       | ۲۲۲۱      | ۴۱۶       |
| ۲۳۴۲      | ۴۴۳       | ۲۲۲۲      | ۴۱۷       |
| ۲۳۴۳      | ۴۴۴       | ۲۲۲۳      | ۴۱۸       |
| ۲۳۵۹      | ۴۴۵       | ۲۲۲۴      | ۴۱۹       |
| ۲۳۶۰      | ۴۴۶       | ۲۲۲۵      | ۴۲۰       |
| ۲۳۷۴      | ۴۴۷       | ۲۲۲۶      | ۴۲۱       |
| ۲۴۲۴      | ۴۴۸       | ۲۲۲۷      | ۴۲۲       |
| ۲۴۲۵      | ۴۴۹       | ۲۲۲۸      | ۴۲۳       |
| ۲۴۲۶      | ۴۵۰       | ۲۲۴۱      | ۴۲۴       |
| ۲۴۲۷      | ۴۵۱       | ۲۲۶۲      | ۴۲۵       |
| ۲۴۲۸      | ۴۵۲       | ۲۲۶۳      | ۴۲۶       |
| ۲۴۳۲      | ۴۵۳       | ۲۲۶۴      | ۴۲۷       |
| ۲۴۳۳      | ۴۵۴       | ۲۲۶۵      | ۴۲۸       |
| ۲۴۳۴      | ۴۵۵       | ۲۳۰۹      | ۴۲۹       |
| ۲۴۴۶      | ۴۵۶       | ۲۳۱۰      | ۴۳۰       |
| ۲۴۶۰      | ۴۵۷       | ۲۳۱۱      | ۴۳۱       |
| ۲۴۹۳      | ۴۵۸       | ۲۳۱۲      | ۴۳۲       |
| ۲۵۰۰      | ۴۵۹       | ۲۳۲۴      | ۴۳۳       |
| ۲۵۰۷      | ۴۶۰       | ۲۳۲۵      | ۴۳۴       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۶۱       | ۲۵۰۸      | ۴۸۷       | ۲۶۷۸      |
| ۴۶۲       | ۲۵۰۹      | ۴۸۸       | ۲۶۷۹      |
| ۴۶۳       | ۲۵۲۰      | ۴۸۹       | ۲۶۹۰      |
| ۴۶۴       | ۲۵۵۷      | ۴۹۰       | ۲۶۹۱      |
| ۴۶۵       | ۲۵۵۸      | ۴۹۱       | ۲۶۹۲      |
| ۴۶۶       | ۲۵۷۲      | ۴۹۲       | ۲۶۹۳      |
| ۴۶۷       | ۲۵۷۳      | ۴۹۳       | ۲۶۹۴      |
| ۴۶۸       | ۲۵۷۴      | ۴۹۴       | ۲۶۹۵      |
| ۴۶۹       | ۲۵۷۵      | ۴۹۵       | ۲۶۹۶      |
| ۴۷۰       | ۲۵۷۶      | ۴۹۶       | ۲۷۱۰      |
| ۴۷۱       | ۲۵۹۸      | ۴۹۷       | ۲۷۳۸      |
| ۴۷۲       | ۲۵۹۹      | ۴۹۸       | ۲۷۳۹      |
| ۴۷۳       | ۲۶۱۳      | ۴۹۹       | ۲۷۴۰      |
| ۴۷۴       | ۲۶۳۹      | ۵۰۰       | ۲۷۵۸      |
| ۴۷۵       | ۲۶۴۰      | ۵۰۱       | ۲۷۵۹      |
| ۴۷۶       | ۲۶۴۱      | ۵۰۲       | ۲۷۷۲      |
| ۴۷۷       | ۲۶۴۲      | ۵۰۳       | ۲۷۸۷      |
| ۴۷۸       | ۲۶۴۳      | ۵۰۴       | ۲۸۰۱      |
| ۴۷۹       | ۲۶۵۵      | ۵۰۵       | ۲۸۴۵      |
| ۴۸۰       | ۲۶۵۶      | ۵۰۶       | ۲۸۴۶      |
| ۴۸۱       | ۲۶۶۲      | ۵۰۷       | ۲۸۴۷      |
| ۴۸۲       | ۲۶۶۳      | ۵۰۸       | ۲۸۴۸      |
| ۴۸۳       | ۲۶۶۴      | ۵۰۹       | ۲۸۵۴      |
| ۴۸۴       | ۲۶۷۵      | ۵۱۰       | ۲۸۷۲      |
| ۴۸۵       | ۲۶۷۶      | ۵۱۱       | ۲۸۷۵      |
| ۴۸۶       | ۲۶۷۷      | ۵۱۲       | ۲۸۷۶      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۵۱۳       | ۲۸۷۷      | ۵۳۹       | ۲۹۸۷      |
| ۵۱۴       | ۲۸۸۵      | ۵۴۰       | ۲۹۸۸      |
| ۵۱۵       | ۲۸۹۳      | ۵۴۱       | ۲۹۸۹      |
| ۵۱۶       | ۲۸۹۴      | ۵۴۲       | ۲۹۹۰      |
| ۵۱۷       | ۲۸۹۵      | ۵۴۳       | ۲۹۹۵      |
| ۵۱۸       | ۲۸۹۶      | ۵۴۴       | ۲۹۹۶      |
| ۵۱۹       | ۲۸۹۷      | ۵۴۵       | ۲۹۹۷      |
| ۵۲۰       | ۲۸۹۸      | ۵۴۶       | ۲۹۹۸      |
| ۵۲۱       | ۲۸۹۹      | ۵۴۷       | ۳۰۰۴      |
| ۵۲۲       | ۲۹۰۰      | ۵۴۸       | ۳۰۳۱      |
| ۵۲۳       | ۲۹۱۵      | ۵۴۹       | ۳۰۹۱      |
| ۵۲۴       | ۲۹۱۹      | ۵۵۰       | ۳۱۳۳      |
| ۵۲۵       | ۲۹۵۲      | ۵۵۱       | ۳۱۳۴      |
| ۵۲۶       | ۲۹۵۳      | ۵۵۲       | ۳۱۴۸      |
| ۵۲۷       | ۲۹۵۴      | ۵۵۳       | ۳۱۴۹      |
| ۵۲۸       | ۲۹۵۵      | ۵۵۴       | ۳۱۸۰      |
| ۵۲۹       | ۲۹۵۶      | ۵۵۵       | ۳۲۱۱      |
| ۵۳۰       | ۲۹۵۷      | ۵۵۶       | ۳۲۳۹      |
| ۵۳۱       | ۲۹۵۸      | ۵۵۷       | ۳۲۴۰      |
| ۵۳۲       | ۲۹۵۹      | ۵۵۸       | ۳۲۴۴      |
| ۵۳۳       | ۲۹۶۰      | ۵۵۹       | ۳۲۴۶      |
| ۵۳۴       | ۲۹۶۱      | ۵۶۰       | ۳۲۴۷      |
| ۵۳۵       | ۲۹۸۳      | ۵۶۱       | ۳۲۴۸      |
| ۵۳۶       | ۲۹۸۴      | ۵۶۲       | ۳۲۴۹      |
| ۵۳۷       | ۲۹۸۵      | ۵۶۳       | ۳۲۵۰      |
| ۵۳۸       | ۲۹۸۶      | ۵۶۴       | ۳۲۵۹      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۵۹۱       | ۳۴۱۰      | ۵۶۵       | ۳۲۶۰      |
| ۵۹۲       | ۳۴۲۲      | ۵۶۶       | ۳۲۷۸      |
| ۵۹۳       | ۳۴۳۹      | ۵۶۷       | ۳۲۷۹      |
| ۵۹۴       | ۳۴۵۰      | ۵۶۸       | ۳۲۹۸      |
| ۵۹۵       | ۳۴۵۱      | ۵۶۹       | ۳۲۹۹      |
| ۵۹۶       | ۳۵۱۲      | ۵۷۰       | ۳۳۰۰      |
| ۵۹۷       | ۳۵۱۳      | ۵۷۱       | ۳۳۱۷      |
| ۵۹۸       | ۳۵۱۴      | ۵۷۲       | ۳۳۱۸      |
| ۵۹۹       | ۳۵۱۹      | ۵۷۳       | ۳۳۲۴      |
| ۶۰۰       | ۳۵۴۶      | ۵۷۴       | ۳۳۲۵      |
| ۶۰۱       | ۳۵۴۸      | ۵۷۵       | ۳۳۲۹      |
| ۶۰۲       | ۳۵۵۲      | ۵۷۶       | ۳۳۳۰      |
| ۶۰۳       | ۳۵۵۳      | ۵۷۷       | ۳۳۳۱      |
| ۶۰۴       | ۳۵۵۴      | ۵۷۸       | ۳۳۳۳      |
| ۶۰۵       | ۳۵۵۵      | ۵۷۹       | ۳۳۳۴      |
| ۶۰۶       | ۳۵۵۶      | ۵۸۰       | ۳۳۳۵      |
| ۶۰۷       | ۳۵۵۷      | ۵۸۱       | ۳۳۵۳      |
| ۶۰۸       | ۳۵۶۲      | ۵۸۲       | ۳۳۵۴      |
| ۶۰۹       | ۳۵۶۳      | ۵۸۳       | ۳۳۵۸      |
| ۶۱۰       | ۳۵۶۴      | ۵۸۴       | ۳۳۵۹      |
| ۶۱۱       | ۳۵۹۱      | ۵۸۵       | ۳۳۶۰      |
| ۶۱۲       | ۳۵۹۴      | ۵۸۶       | ۳۳۶۱      |
| ۶۱۳       | ۳۵۹۵      | ۵۸۷       | ۳۳۶۲      |
| ۶۱۴       | ۳۶۰۸      | ۵۸۸       | ۳۳۶۳      |
| ۶۱۵       | ۳۶۰۹      | ۵۸۹       | ۳۳۷۵      |
| ۶۱۶       | ۳۶۱۳      | ۵۹۰       | ۳۳۷۶      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۶۱۷       | ۳۶۱۶      | ۶۱۳       | ۳۸۷۵      |
| ۶۱۸       | ۳۶۱۷      | ۶۱۴       | ۳۸۷۶      |
| ۶۱۹       | ۳۶۱۸      | ۶۱۵       | ۳۸۷۷      |
| ۶۲۰       | ۳۶۱۸      | ۶۱۶       | ۳۸۷۸      |
| ۶۲۱       | ۳۶۱۹      | ۶۱۷       | ۳۸۷۹      |
| ۶۲۲       | ۳۶۲۰      | ۶۱۸       | ۳۸۸۰      |
| ۶۲۳       | ۳۶۲۱      | ۶۱۹       | ۳۸۸۱      |
| ۶۲۴       | ۳۶۲۰      | ۶۲۰       | ۳۸۸۲      |
| ۶۲۵       | ۳۶۲۱      | ۶۲۱       | ۳۸۸۳      |
| ۶۲۶       | ۳۶۲۲      | ۶۲۲       | ۳۸۸۴      |
| ۶۲۷       | ۳۶۲۳      | ۶۲۳       | ۳۸۸۵      |
| ۶۲۸       | ۳۶۲۴      | ۶۲۴       | ۳۸۸۶      |
| ۶۲۹       | ۳۶۲۵      | ۶۲۵       | ۳۸۸۷      |
| ۶۳۰       | ۳۷۲۳      | ۶۲۶       | ۳۸۸۸      |
| ۶۳۱       | ۳۷۲۴      | ۶۲۷       | ۳۸۸۹      |
| ۶۳۲       | ۳۷۲۵      | ۶۲۸       | ۳۸۹۰      |
| ۶۳۳       | ۳۷۲۶      | ۶۲۹       | ۳۸۹۱      |
| ۶۳۴       | ۳۷۲۷      | ۶۳۰       | ۳۸۹۲      |
| ۶۳۵       | ۳۷۲۸      | ۶۳۱       | ۳۸۹۳      |
| ۶۳۶       | ۳۷۲۹      | ۶۳۲       | ۳۸۹۴      |
| ۶۳۷       | ۳۷۴۰      | ۶۳۳       | ۳۸۹۵      |
| ۶۳۸       | ۳۷۴۱      | ۶۳۴       | ۳۸۹۶      |
| ۶۳۹       | ۳۷۴۲      | ۶۳۵       | ۳۸۹۷      |
| ۶۴۰       | ۳۷۵۲      | ۶۳۶       | ۳۸۹۸      |
| ۶۴۱       | ۳۷۶۳      | ۶۳۷       | ۳۸۹۹      |
| ۶۴۲       | ۳۷۶۴      |           |           |



## ابن الملقن شافعی کی کتاب ”تحفة المحتاج“

مصنفؒ نے اپنی کتاب کے مقدمہ میں کتاب کے متعلق جو تحریر کیا ہے، یہاں پر اسی کا ایک اقتباس پیش کرتا ہوں۔ صاحب کتاب مقدمہ میں (۱) رقطراز ہیں: اس کتاب میں میرا اصول یہ ہے کہ میں صرف صحیح یا حسن حدیث ہی ذکر کروں گا۔ ضعیف حدیث ذکر نہیں کروں گا۔

لیکن مصنف اپنی اس شرط کو پورا نہیں کر سکے اور بادلِ نحو استہان کو ضعیف احادیث کا سہارا لینا پڑا، جس کی معذرت خواہی کرتے ہوئے (۲) تحریر کرتے ہیں: مجھے امید ہے کہ اس کتاب میں مذکور تمام مسائل میں جن کے متعلق کوئی صحیح یا حسن حدیث منقول ہے، اس کے شرائط کا پورا لحاظ کیا گیا۔ رہے ضعیف احادیث اور آثار و تشاؤ و نادر ہی ان کو پیش کیا؛ البتہ اس کتاب کی میری شرح ”عمدة المحتاج“ الیٰ کتب المنہاج“ میں میں نے ضعیف احادیث سے جا بجا استدلال کیا ہے۔

## کتاب المحرر فی الحدیث

(جس کو) امام محدث حافظ خس الدین ابو عبد اللہ محمد بن عماد الدین احمد بن عبد البہادی المقدسی الحنبلی المعروف بابن قدامہؒ نے شرعی احکام کو بیان کرنے کے لیے (تحریر کیا ہے)۔

میں یہاں پر مقدمہ کتاب ہی سے ایک عبارت کو نقل کرنا کافی سمجھتا ہوں، جس میں مصنفؒ نے اس کتاب کے اندر صحیح و ضعیف احادیث سے متعلق اپنے اختیار کردہ طریقہ کار کی وضاحت فرمائی ہے۔

مصنف کا کہنا ہے کہ: یہ مختصری کتاب ان احادیث پر مشتمل ہے، جن کا تعلق احکام شرعیہ سے ہے۔ میں نے ان حدیثوں کو مشہور احمد حدیث اور قابل اعتماد حفاظ حدیث کی کتابوں، مثلاً: مسند احمد بن حنبل، بخاری، مسلم، سنن ابوداؤد، ابن ماجہ، نسائی، جامع ترمذی، صحیح ابن خزیمہ، ابوحاتم، ابن حبان کی کتاب الانواع و التقاہیم، حاکم ابوعبداللہ نیشاپوری کی مستدرک اور بیہقی کی سنن کبریٰ وغیرہ مشہور و معروف کتب سے انتخاب کر کے جمع کیا ہے اور میں نے ان محدثین کا نام بھی ذکر کر دیا، جنہوں نے حدیث کو صحیح یا ضعیف قرار دیا ہے اور راویوں پر جو جرح یا تعدیل کی گئی، اس کو بھی لکھ دیا۔

## صحیح احادیث کا التزام کرنے والے مصنفین کی کتابوں میں درج شدہ ضعیف احادیث

اس عنوان کے تحت ہم نے صحیحین (بخاری و مسلم) کے علاوہ صرف چار کتب حدیث کا ذکر کیا ہے:

(۱) صحیح ابن خزیمہ (۲) صحیح ابن حبان (۳) مختار علیہ فیما لم یجد المقدسی (۴) مستدرک حاکم

## صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان

علامہ سیوطیؒ تحریر فرماتے ہیں: صحیح ابن خزیمہ کا درجہ صحیح ابن حبان سے بڑھا ہوا ہے؛ کیونکہ ان کے تحریر کردہ شرائط سخت ہیں، حتیٰ کہ وہ سند میں معمولی کلام کی وجہ سے بھی حدیث کو صحیح نہیں کہتے، بلکہ ”إن صحیح الخیر، یا إن ثبت کذا“ وغیرہ کے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ (۱) علامہ ابن عبادؒ رقمطراز ہیں: اکثر ناقدین حدیث (علماء جرح و تعدیل) کی رائے یہ ہے کہ صحیح ابن خزیمہ کا درجہ ابن ماجہ سے اونچا ہے۔ (۲)

علامہ ابن الصلاحؒ لکھتے ہیں: (کسی روایت کے صحیح ہونے کے واسطے) اس کا ان کتابوں میں لکھا ہوا ہونا کافی ہے، جن کے مصنفین نے اپنی کتابوں میں صحیح احادیث کو صحیح کرنے کی شرط لگائی ہے، مثلاً: صحیح ابن خزیمہ۔ (۳)

حافظ ابن حجرؒ فرماتے ہیں: صحیح ابن خزیمہ اور صحیح ابن حبان کے متعلق مذکورہ خیال محض نظر ہے؛ کیونکہ محدث ابن خزیمہ اور محدث ابن حبان ان محدثین میں سے ہیں، جو صحیح اور حسن کے درمیان فرق نہیں کرتے؛ بلکہ ان کے نزدیک حسن، صحیح حدیث کی ایک قسم ہے، نہ کہ مضامین۔ (۴)

علامہ عماد بن کثیرؒ لکھتے ہیں: ابن خزیمہ اور ابن حبان نے (اپنی کتابوں میں) صحیح احادیث نقل کرنے کا التزام کیا ہے اور بیہودوں کتابیں، بہت سی خصوصیات کی وجہ سے مستدرک حاکم سے بہتر اور سند و متن کے اعتبار سے اس سے صاف ستھری ہیں۔ (۵)

حافظ ابن حجرؒ رقمطراز ہیں: جو احادیث ابن خزیمہ اور ابن حبان میں ہیں، ان کا حکم یہ ہے کہ وہ استدلال و احتجاج کے قابل ہیں، جب تک ان کے اندر کوئی علتِ قاعدہ ظاہر نہ ہو؛ کیونکہ یہ کتابیں صحیح احادیث پر مشتمل ہیں۔ (۶)

علامہ سیوطیؒ لکھتے ہیں: میں نے صحیح بخاری کے لیے ”خ“ اور صحیح مسلم کے لیے ”م“ ابن حبان کے لیے ”حب“ مستدرک حاکم کے لیے ”ک“ اور مختارۃ ضیاء مقدسی کے لیے ”ض“ کا نشان اختیار کیا ہے۔ ان کتابوں کی تمام حدیثیں صحیح ہیں؛ لہذا ان کتابوں میں سے کسی کتاب کا حوالہ دینا اس حدیث کے صحیح ہونے کی علامت ہوگی، سوائے مستدرک حاکم کی ان حدیثوں کے جن میں امام حاکمؒ پر تنقید کی گئی، جن کی ہمیں صراحت کر دوں گا، اسی طرح مؤطا مالک، صحیح ابن خزیمہ اور ابو عوانہ کی طرف کسی حدیث کو منسوب کرنا، اس کی صحت کی نشانی ہوگی۔ (۷)

محدث احمد شاہؒ تحریر کرتے ہیں: صحیح ابن خزیمہ، ابن حبانؒ کی ”صحیح علی التقاسیم والألوان“ اور حاکمؒ کی ”مستدرک علی الصحیحین“ یہ تینوں کتابیں بخاری اور مسلم کے بعد وہ اہم ترین کتب ہیں، جو صرف صحیح احادیث پر مشتمل ہیں۔ (۸)

علامہ سقاویؒ لکھتے ہیں: صحیح ابن خزیمہ میں کئی حدیثیں ایسی ہیں، جن پر امام ابن خزیمہؒ نے صحیح ہونے کا حکم لگایا، حالانکہ وہ حسن کے مرتبہ سے آگے نہیں بڑھتیں؛ بلکہ اس میں ایک تعداد ایسی احادیث کی بھی ہے، جن کو ترمذیؒ نے صحیح قرار دیا ہے؛ حالانکہ امام ترمذیؒ صحیح اور حسن کے درمیان فرق کرتے ہیں۔ (۱)

علامہ صنعانیؒ لکھتے ہیں: ابن الخوئیؒ نے ”البحر المنیر“ میں تحریر فرمایا ہے کہ: صحیح ابن حبان کا بڑا حصہ ان کے شیخ محمد بن خزیمہؒ کی صحیح سے لیا گیا ہے؛ مگر ابن صلاحؒ کا کہنا ہے کہ: صحیح ابن حبان اور مستدرک حاکم دونوں کی حیثیت تقریباً برابر ہے۔ ابن حجرؒ اپنی کتاب ”المعجم ست“ میں نقل کرتے ہیں کہ: امام حاکمؒ نے فرمایا: محدث ابن حبانؒ بسا اوقات مجہول راویوں سے بھی حدیث روایت کرتے ہیں اور خاص بات یہ ہے کہ ابن حبانؒ کے نزدیک حدیث حسن، حدیث صحیح کی ایک قسم ہے۔ بہر حال ماہرین فن کو چاہیے کہ وہ اجتہاد اور بحث و تحقیق سے کام لیں۔ ان حضرات (ابن حبان، امام حاکم جیسے محدثین) اور ان کے تبعین کی پیروی نہ کرے، کتنی ہی ایسی حدیثوں کو ابن حبانؒ نے صحیح کہہ دیا ہے، جو حسن کے درجہ سے اوپر نہیں آتیں۔ (۲)

محدث شیخ عبدالفتاح ابو نعہؒ ”الاجوبہ“ پر اپنی تعلیقات میں لکھتے ہیں: یہ بطور مثال صحیح ابن خزیمہؒ کی تین ضعیف احادیث ہیں۔ (۳)

محقق عصر عالی جناب ڈاکٹر مصطفیٰ سباغیؒ اور عالی مقام شعیب ارناؤط ابن خزیمہؒ کی ضعیف احادیث (۳۵۲) بیان کی ہیں۔ اختصار کی غرض سے صرف ان کے نمبرات لکھے جاتے ہیں۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں!)

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱         | ۲۹        | ۲۳        | ۲۹۹       |
| ۲         | ۷۱        | ۲۴        | ۳۰۰       |
| ۳         | ۷۷        | ۲۵        | ۳۰۵       |
| ۴         | ۸۳        | ۲۶        | ۳۱۵       |
| ۵         | ۸۹        | ۲۷        | ۳۴۰       |
| ۶         | ۹۰        | ۲۸        | ۳۶۲       |
| ۷         | ۱۰۳       | ۲۹        | ۳۶۹       |
| ۸         | ۱۰۲       | ۳۰        | ۳۷۰       |
| ۹         | ۱۲۲       | ۳۱        | ۳۷۳       |
| ۱۰        | ۱۵۱       | ۳۲        | ۳۸۸       |
| ۱۱        | ۱۵۲       | ۳۳        | ۳۹۰       |
| ۱۲        | ۱۶۴       | ۳۴        | ۴۱۲       |
| ۱۳        | ۱۶۷       | ۳۵        | ۴۱۳       |
| ۱۴        | ۲۰۰       | ۳۶        | ۴۱۵       |
| ۱۵        | ۲۰۸       | ۳۷        | ۴۴۱       |
| ۱۶        | ۲۱۷       | ۳۸        | ۴۵۸       |
| ۱۷        | ۲۳۷       | ۳۹        | ۴۶۸       |
| ۱۸        | ۲۵۶       | ۴۰        | ۴۶۹       |
| ۱۹        | ۲۷۲       | ۴۱        | ۴۷۰       |
| ۲۰        | ۲۷۳       | ۴۲        | ۴۷۲       |
| ۲۱        | ۲۷۸       | ۴۳        | ۴۷۹       |
| ۲۲        | ۲۸۹       | ۴۴        | ۴۸۱       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۷۱        | ۶۸۹       | ۴۵        | ۴۸۲       |
| ۷۲        | ۷۰۹       | ۴۶        | ۴۹۸       |
| ۷۳        | ۷۱۵       | ۴۷        | ۵۱۲       |
| ۷۴        | ۷۲۷       | ۴۸        | ۵۵۶       |
| ۷۵        | ۷۲۸       | ۴۹        | ۵۶۰       |
| ۷۶        | ۷۲۹       | ۵۰        | ۵۶۴       |
| ۷۷        | ۷۳۴       | ۵۱        | ۵۶۵       |
| ۷۸        | ۷۳۵       | ۵۲        | ۵۷۱       |
| ۷۹        | ۷۴۵       | ۵۳        | ۵۷۲       |
| ۸۰        | ۷۶۶       | ۵۴        | ۵۸۰       |
| ۸۱        | ۷۷۲       | ۵۵        | ۵۸۹       |
| ۸۲        | ۷۷۹       | ۵۶        | ۶۰۰       |
| ۸۳        | ۷۸۰       | ۵۷        | ۶۰۱       |
| ۸۴        | ۷۹۷       | ۵۸        | ۶۰۴       |
| ۸۵        | ۸۰۸       | ۵۹        | ۶۲۶       |
| ۸۶        | ۸۱۰       | ۶۰        | ۶۲۸       |
| ۸۷        | ۸۱۱       | ۶۱        | ۶۲۹       |
| ۸۸        | ۸۱۵       | ۶۲        | ۶۳۷       |
| ۸۹        | ۸۲۱       | ۶۳        | ۶۴۰       |
| ۹۰        | ۸۲۸       | ۶۴        | ۶۴۶       |
| ۹۱        | ۸۶۵       | ۶۵        | ۶۵۰       |
| ۹۲        | ۸۹۷       | ۶۶        | ۶۵۳       |
| ۹۳        | ۹۱۶       | ۶۷        | ۶۶۲       |
| ۹۴        | ۹۴۰       | ۶۸        | ۶۶۸       |
| ۹۵        | ۹۸۲       | ۶۹        | ۶۷۰       |
| ۹۶        | ۹۹۸       | ۷۰        | ۶۷۶       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۹۷        | ۱۰۰۶      | ۱۲۳       | ۲۱۷/۲     |
| ۹۸        | ۱۰۲۷      | ۱۲۴       | ۱۲۱۲      |
| ۹۹        | ۱۰۳۳      | ۱۲۵       | ۱۲۱۴      |
| ۱۰۰       | ۱۰۴۶      | ۱۲۶       | ۱۲۱۵      |
| ۱۰۱       | ۱۰۴۷      | ۱۲۷       | ۱۲۱۶      |
| ۱۰۲       | ۱۰۵۱      | ۱۲۸       | ۱۲۱۸      |
| ۱۰۳       | ۱۰۶۳      | ۱۲۹       | ۱۲۲۰      |
| ۱۰۴       | ۱۰۶۷      | ۱۳۰       | ۱۲۲۳      |
| ۱۰۵       | ۱۰۷۹      | ۱۳۱       | ۱۲۳۴      |
| ۱۰۶       | ۱۰۸۰      | ۱۳۲       | ۱۲۵۳      |
| ۱۰۷       | ۱۰۸۵      | ۱۳۳       | ۱۲۵۴      |
| ۱۰۸       | ۱۰۹۳      | ۱۳۴       | ۱۲۶۰      |
| ۱۰۹       | ۱۰۹۴      | ۱۳۵       | ۱۲۶۱      |
| ۱۱۰       | ۱۱۰۴      | ۱۳۶       | ۱۲۷۵      |
| ۱۱۱       | ۱۱۰۵      | ۱۳۷       | ۱۲۹۷      |
| ۱۱۲       | ۱۱۱۹      | ۱۳۸       | ۱۳۱۹      |
| ۱۱۳       | ۱۱۲۴      | ۱۳۹       | ۱۳۲۰      |
| ۱۱۴       | ۱۱۳۶      | ۱۴۰       | ۱۳۲۱      |
| ۱۱۵       | ۱۱۴۳      | ۱۴۱       | ۱۳۲۵      |
| ۱۱۶       | ۱۱۵۸      | ۱۴۲       | ۱۳۲۶      |
| ۱۱۷       | ۱۱۵۹      | ۱۴۳       | ۱۳۲۷      |
| ۱۱۸       | ۱۱۶۵      | ۱۴۴       | ۱۳۲۸      |
| ۱۱۹       | ۱۱۸۱      | ۱۴۵       | ۱۳۳۱      |
| ۱۲۰       | ۱۱۹۰      | ۱۴۶       | ۱۳۳۴      |
| ۱۲۱       | ۱۱۹۵      | ۱۴۷       | ۱۳۴۰      |
| ۱۲۲       | ۱۲۰۱      | ۱۴۸       | ۱۳۶۴      |

| نمبر شمار | ص ۵۵ یث نمبر | نمبر شمار | ص ۵۵ یث نمبر |
|-----------|--------------|-----------|--------------|
| ۱۴۹       | ۱۳۶۵         | ۱۷۵       | ۱۵۷۸         |
| ۱۵۰       | ۱۳۷۲         | ۱۷۶       | ۱۵۸۱         |
| ۱۵۱       | ۱۳۸۵         | ۱۷۷       | ۱۵۸۶         |
| ۱۵۲       | ۱۳۹۳         | ۱۷۸       | ۱۵۹۲         |
| ۱۵۳       | ۱۳۹۷         | ۱۷۹       | ۱۵۹۵         |
| ۱۵۴       | ۱۴۰۰         | ۱۸۰       | ۱۶۸۴         |
| ۱۵۵       | ۱۴۰۲         | ۱۸۱       | ۱۷۱۰         |
| ۱۵۶       | ۱۴۰۳         | ۱۸۲       | ۱۷۱۱         |
| ۱۵۷       | ۱۴۰۴         | ۱۸۳       | ۱۷۲۸         |
| ۱۵۸       | ۱۴۰۹         | ۱۸۴       | ۱۷۲۹         |
| ۱۵۹       | ۱۴۲۸         | ۱۸۵       | ۱۷۴۱         |
| ۱۶۰       | ۱۴۳۱         | ۱۸۶       | ۱۷۴۶         |
| ۱۶۱       | ۱۴۳۵         | ۱۸۷       | ۱۷۶۶         |
| ۱۶۲       | ۱۴۳۸         | ۱۸۸       | ۱۷۱۷         |
| ۱۶۳       | ۱۴۳۹         | ۱۸۹       | ۱۷۷۶         |
| ۱۶۴       | ۱۴۵۰         | ۱۹۰       | ۱۷۷۸         |
| ۱۶۵       | ۱۴۵۲         | ۱۹۱       | ۱۷۸۰         |
| ۱۶۶       | ۱۴۵۵         | ۱۹۲       | ۱۸۰۹         |
| ۱۶۷       | ۱۴۶۲         | ۱۹۳       | ۱۸۱۵         |
| ۱۶۸       | ۱۴۶۴         | ۱۹۴       | ۱۸۱۷         |
| ۱۶۹       | ۱۴۶۸         | ۱۹۵       | ۱۸۱۹         |
| ۱۷۰       | ۱۴۸۶         | ۱۹۶       | ۱۸۲۴         |
| ۱۷۱       | ۱۵۲۰         | ۱۹۷       | ۱۸۳۸         |
| ۱۷۲       | ۱۵۳۵         | ۱۹۸       | ۱۸۴۹         |
| ۱۷۳       | ۱۵۵۳         | ۱۹۹       | ۱۸۵۹         |
| ۱۷۴       | ۱۵۵۹         | ۲۰۰       | ۱۸۶۱         |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۰۱       | ۱۸۶۲      | ۲۲۷       | ۲۰۰۷      |
| ۲۰۲       | ۱۸۷۲      | ۲۲۸       | ۲۲۰۰۸     |
| ۲۰۳       | ۱۸۷۸      | ۲۲۹       | ۲۰۴۰      |
| ۲۰۴       | ۱۸۸۴      | ۲۳۰       | ۲۰۴۱      |
| ۲۰۵       | ۱۸۸۵      | ۲۳۱       | ۲۰۴۲      |
| ۲۰۶       | ۱۸۸۶      | ۲۳۲       | ۲۰۴۳      |
| ۲۰۷       | ۱۸۸۷      | ۲۳۳       | ۲۰۵۳      |
| ۲۰۸       | ۱۸۹۲      | ۲۳۴       | ۲۰۵۶      |
| ۲۰۹       | ۱۸۹۳      | ۲۳۵       | ۲۰۵۷      |
| ۲۱۰       | ۱۹۰۱      | ۲۳۶       | ۲۰۶۲      |
| ۲۱۱       | ۱۹۳۸      | ۲۳۷       | ۲۰۶۳      |
| ۲۱۲       | ۱۹۳۹      | ۲۳۸       | ۲۰۶۵      |
| ۲۱۳       | ۱۹۴۹      | ۲۳۹       | ۲۰۶۷      |
| ۲۱۴       | ۱۹۵۰      | ۲۴۰       | ۲۰۸۹      |
| ۲۱۵       | ۱۹۵۱      | ۲۴۱       | ۲۰۹۵      |
| ۲۱۶       | ۱۹۷۲      | ۲۴۲       | ۲۱۰۱      |
| ۲۱۷       | ۱۹۷۳      | ۲۴۳       | ۲۱۱۹      |
| ۲۱۸       | ۱۹۷۴      | ۲۴۴       | ۲۱۲۷      |
| ۲۱۹       | ۱۹۷۵      | ۲۴۵       | ۲۱۳۶      |
| ۲۲۰       | ۱۹۷۶      | ۲۴۶       | ۲۱۳۸      |
| ۲۲۱       | ۱۹۷۷      | ۲۴۷       | ۲۱۳۹      |
| ۲۲۲       | ۱۹۷۸      | ۲۴۸       | ۲۱۴۵      |
| ۲۲۳       | ۱۹۸۱      | ۲۴۹       | ۲۱۴۷      |
| ۲۲۴       | ۱۹۸۷      | ۲۵۰       | ۲۱۵۳      |
| ۲۲۵       | ۱۹۸۸      | ۲۵۱       | ۲۱۵۶      |
| ۲۲۶       | ۲۰۰۳      | ۲۵۲       | ۲۱۶۲      |



| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۵۳       | ۲۱۲۶۷     | ۲۷۹       | ۲۴۴۱      |
| ۲۵۴       | ۲۱۷۰      | ۲۸۰       | ۲۴۵۰      |
| ۲۵۵       | ۲۱۹۰      | ۲۸۱       | ۲۴۵۶      |
| ۲۵۶       | ۲۱۹۵      | ۲۸۲       | ۲۴۵۷      |
| ۲۵۷       | ۲۲۰۱      | ۲۸۳       | ۲۴۶۸      |
| ۲۵۸       | ۲۲۳۵      | ۲۸۴       | ۲۴۷۱      |
| ۲۵۹       | ۲۲۳۶      | ۲۸۵       | ۲۴۷۸      |
| ۲۶۰       | ۲۲۴۷      | ۲۸۶       | ۲۴۷۹      |
| ۲۶۱       | ۲۲۴۹      | ۲۸۷       | ۲۵۱۶      |
| ۲۶۲       | ۲۲۵۸      | ۲۸۸       | ۲۵۳۵      |
| ۲۶۳       | ۲۲۶۰      | ۲۸۹       | ۲۵۴۰      |
| ۲۶۴       | ۲۲۷۲      | ۲۹۰       | ۲۵۴۸      |
| ۲۶۵       | ۲۲۸۲      | ۲۹۱       | ۲۵۴۹      |
| ۲۶۶       | ۲۲۹۲      | ۲۹۲       | ۲۵۶۴      |
| ۲۶۷       | ۲۳۰۴      | ۲۹۳       | ۲۵۶۸      |
| ۲۶۸       | ۲۳۱۰      | ۲۹۴       | ۲۵۷۲      |
| ۲۶۹       | ۲۳۱۶      | ۲۹۵       | ۲۵۷۹      |
| ۲۷۰       | ۲۳۱۷      | ۲۹۶       | ۲۵۸۰      |
| ۲۷۱       | ۲۳۲۳      | ۲۹۷       | ۲۵۹۵      |
| ۲۷۲       | ۲۳۲۳      | ۲۹۸       | ۲۶۲۳      |
| ۲۷۳       | ۲۳۳۷      | ۲۹۹       | ۲۶۲۸      |
| ۲۷۴       | ۲۳۹۰      | ۳۰۰       | ۲۶۳۱      |
| ۲۷۵       | ۲۴۱۲      | ۳۰۱       | ۲۶۴۱      |
| ۲۷۶       | ۲۴۲۰      | ۳۰۲       | ۲۶۵۲      |
| ۲۷۷       | ۲۴۳۳      | ۳۰۳       | ۲۶۷۹      |
| ۲۷۸       | ۲۴۳۵      | ۳۰۴       | ۲۶۹۱      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۳۰۵       | ۲۶۹۷      | ۲۸۷۴      | ۲۳۱       |
| ۳۰۶       | ۲۷۰۳      | ۲۸۸۸      | ۲۳۲       |
| ۳۰۷       | ۲۷۰۴      | ۲۸۹۱      | ۲۳۳       |
| ۳۰۸       | ۲۷۰۵      | ۲۹۰۶      | ۲۳۴       |
| ۳۰۹       | ۲۷۱۲      | ۲۹۱۱      | ۲۳۵       |
| ۳۱۰       | ۲۷۱۳      | ۲۹۱۳      | ۲۳۶       |
| ۳۱۱       | ۲۷۲۱      | ۲۹۵۶      | ۲۳۷       |
| ۳۱۲       | ۲۷۲۷      | ۲۹۶۷      | ۲۳۸       |
| ۳۱۳       | ۲۷۲۸      | ۲۹۶۹      | ۲۳۹       |
| ۳۱۴       | ۲۷۳۲      | ۲۹۷۳      | ۲۴۰       |
| ۳۱۵       | ۲۷۳۴      | ۲۹۷۴      | ۲۴۱       |
| ۳۱۶       | ۲۷۳۷      | ۳۰۱۲      | ۲۴۲       |
| ۳۱۷       | ۲۷۴۸      | ۳۰۱۳      | ۲۴۳       |
| ۳۱۸       | ۲۷۶۳      | ۳۰۳۷      | ۲۴۴       |
| ۳۱۹       | ۲۷۷۳      | ۳۰۳۸      | ۲۴۵       |
| ۳۲۰       | ۲۷۹۱      | ۳۰۴۶      | ۲۴۶       |
| ۳۲۱       | ۲۷۹۲      | ۳۰۴۷      | ۲۴۷       |
| ۳۲۲       | ۲۷۹۳      | ۳۰۵۶      | ۲۴۸       |
| ۳۲۳       | ۲۸۳۳      | ۳۰۵۹      | ۲۴۹       |
| ۳۲۴       | ۲۸۳۴      | ۳۰۶۲      | ۲۵۰       |
| ۳۲۵       | ۲۸۳۵      | ۳۰۶۴      | ۲۵۱       |
| ۳۲۶       | ۲۸۳۶      | ۳۰۶۸      | ۲۵۲       |
| ۳۲۷       | ۲۸۴۰      |           |           |
| ۳۲۸       | ۲۸۴۱      |           |           |
| ۳۲۹       | ۲۸۴۶      |           |           |
| ۳۳۰       | ۲۸۵۶      |           |           |

صحیح ابن حبان کی ضعیف احادیث ڈاکٹر مصطفیٰ سباعی اور شعیب ارنؤوط کی تصریح کے مطابق (۲۹۳) ہیں۔  
تخصیر کی غرض سے صرف ان کے نمبرات ذیل میں لکھے جاتے ہیں۔

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱         | ۱         | ۲۳        | ۴۸۳       |
| ۲         | ۲         | ۲۴        | ۴۸۹       |
| ۳         | ۸۸        | ۲۵        | ۵۳۰       |
| ۴         | ۱۹۲       | ۲۶        | ۵۸۵       |
| ۵         | ۱۹۳       | ۲۷        | ۶۱۲       |
| ۶         | ۲۲۹       | ۲۸        | ۶۱۳       |
| ۷         | ۲۷۱       | ۲۹        | ۶۱۶       |
| ۸         | ۲۹۰       | ۳۰        | ۶۲۶       |
| ۹         | ۳۰۳       | ۳۱        | ۶۲۷       |
| ۱۰        | ۳۰۹       | ۳۲        | ۶۶۸       |
| ۱۱        | ۳۱۵       | ۳۳        | ۶۷۱       |
| ۱۲        | ۳۵۷       | ۳۴        | ۷۰۹       |
| ۱۳        | ۳۶۱       | ۳۵        | ۷۲۶       |
| ۱۴        | ۳۶۸       | ۳۶        | ۷۴۵       |
| ۱۵        | ۳۷۸       | ۳۷        | ۷۸۰       |
| ۱۶        | ۳۹۸       | ۳۸        | ۸۰۸       |
| ۱۷        | ۴۰۳       | ۳۹        | ۸۰۹       |
| ۱۸        | ۴۱۸       | ۴۰        | ۸۱۶       |
| ۱۹        | ۴۲۲       | ۴۱        | ۸۱۷       |
| ۲۰        | ۴۴۶       | ۴۲        | ۸۴۰       |
| ۲۱        | ۴۵۸       | ۴۳        | ۸۴۷       |
| ۲۲        | ۴۷۱       | ۴۴        | ۸۶۴       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۵        | ۸۷۱       | ۷۰        | ۱۶۴۶      |
| ۴۶        | ۹۰۳       | ۷۱        | ۱۷۲۱      |
| ۴۷        | ۹۱۵       | ۷۲        | ۱۷۴۱      |
| ۴۸        | ۹۲۲       | ۷۳        | ۱۷۴۳      |
| ۴۹        | ۹۲۶       | ۷۴        | ۱۷۶۴      |
| ۵۰        | ۹۵۱       | ۷۵        | ۱۸۴۱      |
| ۵۱        | ۹۸۱       | ۷۶        | ۱۸۸۷      |
| ۵۲        | ۱۰۰۶      | ۷۷        | ۱۹۱۳      |
| ۵۳        | ۱۰۲۵      | ۷۸        | ۱۹۷۴      |
| ۵۴        | ۱۰۲۶      | ۷۹        | ۱۹۹۵      |
| ۵۵        | ۱۰۹۶      | ۸۰        | ۲۰۳۱      |
| ۵۶        | ۱۱۰۱      | ۸۱        | ۲۰۶۳      |
| ۵۷        | ۱۱۰۶      | ۸۲        | ۲۱۶۸      |
| ۵۸        | ۱۱۸۹      | ۸۳        | ۲۱۷۰      |
| ۵۹        | ۱۲۱۹      | ۸۴        | ۲۲۰۷      |
| ۶۰        | ۱۳۴۴      | ۸۵        | ۲۲۳۷      |
| ۶۱        | ۱۴۰۵      | ۸۶        | ۲۲۴۰      |
| ۶۲        | ۱۴۱۰      | ۸۷        | ۲۲۷۷      |
| ۶۳        | ۱۴۱۳      | ۸۸        | ۲۲۸۹      |
| ۶۴        | ۱۴۲۲      | ۸۹        | ۲۳۶۱      |
| ۶۵        | ۱۴۲۳      | ۹۰        | ۲۳۶۵      |
| ۶۶        | ۱۴۴۱      | ۹۱        | ۲۳۷۶      |
| ۶۷        | ۱۴۹۰      | ۹۲        | ۲۴۰۹      |
| ۶۸        | ۱۴۹۹      | ۹۳        | ۲۴۱۵      |
| ۶۹        | ۱۵۶۳      | ۹۴        | ۲۴۴۶      |

| نمبر شمار | صدعث نمبر | نمبر شمار | صدعث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۲۰       | ۲۹۶۶      | ۹۵        | ۲۴۸۴      |
| ۱۲۱       | ۲۹۴۵      | ۹۶        | ۲۵۱۴      |
| ۱۲۲       | ۲۹۶۱      | ۹۷        | ۲۵۴۱      |
| ۱۲۳       | ۳۰۰۲      | ۹۸        | ۲۵۴۹      |
| ۱۲۴       | ۳۰۲۰      | ۹۹        | ۲۵۵۰      |
| ۱۲۵       | ۳۰۳۵      | ۱۰۰       | ۲۵۶۴      |
| ۱۲۶       | ۳۱۱۸      | ۱۰۱       | ۲۶۲۸      |
| ۱۲۷       | ۳۱۲۱      | ۱۰۲       | ۲۶۳۵      |
| ۱۲۸       | ۳۱۴۰      | ۱۰۳       | ۲۶۳۹      |
| ۱۲۹       | ۳۱۵۷      | ۱۰۴       | ۲۶۴۰      |
| ۱۳۰       | ۳۱۷۷      | ۱۰۵       | ۲۶۵۲      |
| ۱۳۱       | ۳۲۱۵      | ۱۰۶       | ۲۶۵۵      |
| ۱۳۲       | ۳۲۵۲      | ۱۰۷       | ۲۷۶۸      |
| ۱۳۳       | ۳۲۷۸      | ۱۰۸       | ۲۷۸۸      |
| ۱۳۴       | ۳۲۷۹      | ۱۰۹       | ۲۷۸۹      |
| ۱۳۵       | ۳۲۸۰      | ۱۱۰       | ۲۷۹۴      |
| ۱۳۶       | ۳۳۰۹      | ۱۱۱       | ۲۸۱۳      |
| ۱۳۷       | ۳۳۲۵      | ۱۱۲       | ۲۸۳۴      |
| ۱۳۸       | ۳۳۳۱      | ۱۱۳       | ۲۸۵۱      |
| ۱۳۹       | ۳۳۳۴      | ۱۱۴       | ۲۸۵۲      |
| ۱۴۰       | ۳۳۴۸      | ۱۱۵       | ۲۸۵۶      |
| ۱۴۱       | ۳۳۸۲      | ۱۱۶       | ۲۸۸۳      |
| ۱۴۲       | ۳۳۸۳      | ۱۱۷       | ۲۸۸۸      |
| ۱۴۳       | ۳۳۸۴      | ۱۱۸       | ۲۹۱۰      |
| ۱۴۴       | ۳۳۹۱      | ۱۱۹       | ۲۹۲۲      |

| تبر شمار | حدیث نمبر | تبر شمار | حدیث نمبر |
|----------|-----------|----------|-----------|
| ۱۴۵      | ۳۴۱۵      | ۱۷۰      | ۴۱۵۹      |
| ۱۴۶      | ۳۴۳۳      | ۱۷۱      | ۴۲۳۶      |
| ۱۴۷      | ۳۴۴۰      | ۱۷۲      | ۴۲۶۲      |
| ۱۴۸      | ۳۴۷۹      | ۱۷۳      | ۴۲۷۴      |
| ۱۴۹      | ۳۵۰۷      | ۱۷۴      | ۴۲۷۸      |
| ۱۵۰      | ۳۵۱۴      | ۱۷۵      | ۴۳۱۲      |
| ۱۵۱      | ۳۶۸۳      | ۱۷۶      | ۴۳۳۱      |
| ۱۵۲      | ۳۶۹۷      | ۱۷۷      | ۴۳۴۳      |
| ۱۵۳      | ۳۷۰۱      | ۱۷۸      | ۴۳۵۶      |
| ۱۵۴      | ۳۷۰۶      | ۱۷۹      | ۴۳۹۸      |
| ۱۵۵      | ۳۷۳۶      | ۱۸۰      | ۴۳۹۹      |
| ۱۵۶      | ۳۷۵۲      | ۱۸۱      | ۴۴۰۰      |
| ۱۵۷      | ۳۷۸۳      | ۱۸۲      | ۴۵۲۵      |
| ۱۵۸      | ۳۹۱۵      | ۱۸۳      | ۴۵۸۶      |
| ۱۵۹      | ۳۹۱۶      | ۱۸۴      | ۴۶۵۶      |
| ۱۶۰      | ۳۹۷۱      | ۱۸۵      | ۴۶۸۱      |
| ۱۶۱      | ۴۰۳۴      | ۱۸۶      | ۴۶۸۹      |
| ۱۶۲      | ۴۰۴۲      | ۱۸۷      | ۴۷۴۳      |
| ۱۶۳      | ۴۰۴۶      | ۱۸۸      | ۴۷۵۴      |
| ۱۶۴      | ۴۰۷۶      | ۱۸۹      | ۴۷۵۵      |
| ۱۶۵      | ۴۰۷۷      | ۱۹۰      | ۴۸۵۶      |
| ۱۶۶      | ۴۱۰۸      | ۱۹۱      | ۴۸۶۴      |
| ۱۶۷      | ۴۱۳۰      | ۱۹۲      | ۵۰۲۳      |
| ۱۶۸      | ۴۱۳۵      | ۱۹۳      | ۵۰۵۵      |
| ۱۶۹      | ۴۱۴۹      | ۱۹۴      | ۵۰۵۶      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۹۵       | ۵۰۶۵      | ۲۲۰       | ۵۶۷۸      |
| ۱۹۶       | ۵۱۱۴      | ۲۲۱       | ۵۶۸۸      |
| ۱۹۷       | ۵۲۰۱      | ۲۲۲       | ۵۷۳۵      |
| ۱۹۸       | ۵۲۰۲      | ۲۲۳       | ۵۷۴۹      |
| ۱۹۹       | ۵۲۲۴      | ۲۲۴       | ۵۷۵۳      |
| ۲۰۰       | ۵۲۳۰      | ۲۲۵       | ۵۷۹۶      |
| ۲۰۱       | ۵۲۳۳      | ۲۲۶       | ۵۸۸۲      |
| ۲۰۲       | ۵۲۹۶      | ۲۲۷       | ۵۸۸۸      |
| ۲۰۳       | ۵۳۲۴      | ۲۲۸       | ۶۰۱۹      |
| ۲۰۴       | ۵۳۴۶      | ۲۲۹       | ۶۰۴۱      |
| ۲۰۵       | ۵۳۴۸      | ۲۳۰       | ۶۱۲۰      |
| ۲۰۶       | ۵۳۵۵      | ۲۳۱       | ۶۱۳۱      |
| ۲۰۷       | ۵۴۵۳      | ۲۳۲       | ۶۱۳۷      |
| ۲۰۸       | ۵۴۸۸      | ۲۳۳       | ۶۱۴۱      |
| ۲۰۹       | ۵۵۱۹      | ۲۳۴       | ۶۲۸۶      |
| ۲۱۰       | ۵۵۵۰      | ۲۳۵       | ۶۱۹۷      |
| ۲۱۱       | ۵۵۶۶      | ۲۳۶       | ۶۱۹۸      |
| ۲۱۲       | ۵۵۷۵      | ۲۳۷       | ۶۲۱۸      |
| ۲۱۳       | ۵۵۷۶      | ۲۳۸       | ۶۲۳۶      |
| ۲۱۴       | ۵۵۹۷      | ۲۳۹       | ۶۲۴۴      |
| ۲۱۵       | ۵۵۹۸      | ۲۴۰       | ۶۲۹۴      |
| ۲۱۶       | ۵۶۳۰      | ۲۴۱       | ۶۲۹۵      |
| ۲۱۷       | ۵۶۴۱      | ۲۴۲       | ۶۳۰۲      |
| ۲۱۸       | ۵۶۴۶      | ۲۴۳       | ۶۳۱۹      |
| ۲۱۹       | ۵۶۴۷      | ۲۴۴       | ۶۳۳۵      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۴۵       | ۶۲۲۲      | ۲۴۶       | ۶۵۲۲      |
| ۲۴۷       | ۶۶۱۳      | ۲۴۸       | ۶۶۴۳      |
| ۲۴۹       | ۶۶۴۴      | ۲۵۰       | ۶۶۵۲      |
| ۲۵۱       | ۶۶۶۸      | ۲۵۲       | ۶۶۶۹      |
| ۲۵۳       | ۶۶۹۶      | ۲۵۴       | ۶۷۱۶      |
| ۲۵۵       | ۶۷۴۲      | ۲۵۶       | ۶۷۵۸      |
| ۲۵۷       | ۶۷۶۱      | ۲۵۸       | ۶۷۷۶      |
| ۲۵۹       | ۶۷۷۸      | ۲۶۰       | ۶۸۲۵      |
| ۲۶۱       | ۶۸۴۴      | ۲۶۲       | ۶۸۸۲      |
| ۲۶۳       | ۶۸۸۳      | ۲۶۴       | ۶۸۹۹      |
| ۲۶۵       | ۶۹۲۳      | ۲۶۶       | ۶۹۴۱      |
| ۲۶۷       | ۶۹۴۲      | ۲۶۸       | ۶۹۴۴      |
| ۲۶۹       | ۶۹۶۷      | ۲۷۰       | ۶۹۸۰      |
| ۲۷۱       | ۷۰۳۴      |           |           |
| ۲۷۲       | ۷۱۴۹      |           |           |
| ۲۷۳       | ۷۱۵۵      |           |           |
| ۲۷۴       | ۷۲۱۰      |           |           |
| ۲۷۵       | ۷۲۱۴      |           |           |
| ۲۷۶       | ۷۲۳۰      |           |           |
| ۲۷۷       | ۷۲۴۸      |           |           |
| ۲۷۸       | ۷۲۵۶      |           |           |
| ۲۷۹       | ۷۲۵۷      |           |           |
| ۲۸۰       | ۷۳۳۴      |           |           |
| ۲۸۱       | ۷۳۳۵      |           |           |
| ۲۸۲       | ۷۳۴۹      |           |           |
| ۲۸۳       | ۷۳۶۰      |           |           |
| ۲۸۴       | ۷۳۸۱      |           |           |
| ۲۸۵       | ۷۳۹۷      |           |           |
| ۲۸۶       | ۷۴۰۱      |           |           |
| ۲۸۷       | ۷۴۰۵      |           |           |
| ۲۸۸       | ۷۴۱۳      |           |           |
| ۲۸۹       | ۷۴۳۸      |           |           |
| ۲۹۰       | ۷۴۶۴      |           |           |
| ۲۹۱       | ۷۴۶۵      |           |           |
| ۲۹۲       | ۷۴۶۷      |           |           |
| ۲۹۳       | ۷۴۷۳      |           |           |
| ۲۹۴       | ۷۴۸۱      |           |           |



## ضیاء الدین حنبلی مقدسی متوفی ۶۴۳ھ کی الأحادیث الجیاد المختارة

امام سیوطی (۱) فرماتے ہیں: جن محدثین نے صحیح احادیث پر کتابیں تصنیف فرمائی ہیں، ان میں ایک حافظ ضیاء الدین محمد بن عبد الواحد المقدسی ہیں، ان کی کتاب کا نام "الأحادیث المختارة" ہے، جس میں انھوں نے صحت کا التزام کیا ہے۔ علامہ کتابی (۲) لکھتے ہیں: مقدسی نے اپنی کتاب میں صحت کا التزام کیا ہے اور اس میں ایسی احادیث جمع کی ہیں، جن کی ان سے قبل تصحیح نہیں کی گئی، جن میں بیشتر درست ہیں، سوائے چند احادیث کے جن پر میں نے تبصرہ کیا ہے۔ ابن کثیر (۳) فرماتے ہیں: "الأحادیث المختارة" نامی کتاب علوم حدیث کا ذخیرہ ہے، اگر یہ مکمل ہوتی، تو مستدرک حاکم سے بہتر قرار پاتی۔ علامہ سخاوی (۴) لکھتے ہیں: صحیح احادیث پائے جانے کے مقامات میں سے ایک مقام "الأحادیث المختارة" نامی کتاب ہے، جس میں وہ احادیث صحیحہ پائی جاتی ہے، جو صحیحین میں شامل نہیں ہیں۔ شیخ عبد الفتاح البوندہ (۵) کہتے ہیں: حافظ ضیاء مقدسی التزام صحت کے اپنے کام کو پورا نہیں کر سکے، اس لیے کہ ان کی تالیف مکمل نہیں ہو سکی، اگر تالیف تکمیل پاتی، تو وہ تنقیح کے لیے خود کو فارغ کر سکتے تھے، یہی وجہ ہے کہ ان کی کتاب میں بعض ضعیف اور منکر احادیث پائی جاتی ہیں، ایسی چند ضعیف احادیث کی نشاندہی کی جاتی ہے، جنہیں علامہ سیوطی، ضیاء مقدسی کی "اختارۃ" کے حوالہ سے روایت کیا ہے؛ لیکن علماء نے ان کے ضعیف اور منکر ہونے پر حبیہ فرمائی ہے۔

(۱) ابنو المساجد وأخرجوا القمامة منها. (۲) اتقوا دعوة المظلوم فإنها تحمل على الغمام (۳) أربع أنزل من كنز تحت العرش أم الكتاب وآية الكرسي وخواتيم البقرة والكوثر. (۴) وكتبتان من متاهل غير من شتين وثمانين ركعة من العزب. (۵) علي أصلي وجعفر فرعي. ان کے علاوہ اور کچھ احادیث ہیں، جن کو حافظ ضیاء مقدسی نے اپنی کتاب میں روایت کیا ہے؛ لیکن علماء نے ان پر کلام کیا ہے اور بعض کو ضعیف قرار دیا ہے۔

ایسی بعض احادیث مناوی کی "فیض القدیر" میں درج ذیل صفحات پر دیکھی جاسکتی ہے۔ ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۱۷۲/۲۔ ان تفصیلات کے ساتھ یہ بات خاص طور سے قابل غور ہے کہ حافظ ضیاء مقدسی کی "الأحادیث المختارة" میں موجود ضعیف احادیث کی تعداد ۶۰۶ ہے۔ اختصار کی غرض سے صرف ان کے نمبرات درج کیے جاتے ہیں۔ (اگلے صفحہ پر ملاحظہ فرمائیں!)

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱         | ۱         | ۲۳        | ۴۸۳       |
| ۲         | ۲         | ۲۴        | ۴۸۹       |
| ۳         | ۸۸        | ۲۵        | ۵۳۰       |
| ۴         | ۱۹۲       | ۲۶        | ۵۸۵       |
| ۵         | ۱۹۳       | ۲۷        | ۶۱۲       |
| ۶         | ۲۲۹       | ۲۸        | ۶۱۳       |
| ۷         | ۲۷۱       | ۲۹        | ۶۱۶       |
| ۸         | ۲۹۰       | ۳۰        | ۶۲۶       |
| ۹         | ۳۰۳       | ۳۱        | ۶۲۷       |
| ۱۰        | ۳۰۹       | ۳۲        | ۶۶۸       |
| ۱۱        | ۳۱۵       | ۳۳        | ۶۷۱       |
| ۱۲        | ۳۵۷       | ۳۴        | ۷۰۹       |
| ۱۳        | ۳۶۱       | ۳۵        | ۷۲۶       |
| ۱۴        | ۳۶۸       | ۳۶        | ۷۴۵       |
| ۱۵        | ۳۷۸       | ۳۷        | ۷۸۰       |
| ۱۶        | ۳۹۸       | ۳۸        | ۸۰۸       |
| ۱۷        | ۴۰۳       | ۳۹        | ۸۰۹       |
| ۱۸        | ۴۱۸       | ۴۰        | ۸۱۶       |
| ۱۹        | ۴۲۲       | ۴۱        | ۸۱۷       |
| ۲۰        | ۴۴۶       | ۴۲        | ۸۴۰       |
| ۲۱        | ۴۵۸       | ۴۳        | ۸۴۷       |
| ۲۲        | ۴۷۱       | ۴۴        | ۸۶۴       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۵        | ۲۴۷       | ۷۱        | ۳۷۶       |
| ۴۶        | ۲۴۸       | ۷۲        | ۳۸۱       |
| ۴۷        | ۲۷۸       | ۷۳        | ۳۸۲       |
| ۴۸        | ۲۷۹       | ۷۴        | ۳۸۷       |
| ۴۹        | ۲۸۰       | ۷۵        | ۳۹۵       |
| ۵۰        | ۲۸۹       | ۷۶        | ۳۹۶       |
| ۵۱        | ۲۹۶       | ۷۷        | ۳۹۷       |
| ۵۲        | ۳۰۰       | ۷۸        | ۳۹۸       |
| ۵۳        | ۳۰۱       | ۷۹        | ۳۹۹       |
| ۵۴        | ۳۰۲       | ۸۰        | ۴۰۲       |
| ۵۵        | ۳۰۳       | ۸۱        | ۴۰۳       |
| ۵۶        | ۳۰۴       | ۸۲        | ۴۱۰       |
| ۵۷        | ۳۳۴       | ۸۳        | ۴۱۱       |
| ۵۸        | ۳۳۵       | ۸۴        | ۴۵۴       |
| ۵۹        | ۳۳۶       | ۸۵        | ۴۶۹       |
| ۶۰        | ۳۴۳       | ۸۶        | ۴۷۰       |
| ۶۱        | ۳۴۴       | ۸۷        | ۴۷۱       |
| ۶۲        | ۳۴۵       | ۸۸        | ۴۷۲       |
| ۶۳        | ۳۴۶       | ۸۹        | ۴۸۴       |
| ۶۴        | ۳۶۱       | ۹۰        | ۴۸۵       |
| ۶۵        | ۳۶۲       | ۹۱        | ۴۹۳       |
| ۶۶        | ۳۶۹       | ۹۲        | ۵۰۰       |
| ۶۷        | ۳۷۲       | ۹۳        | ۵۰۱       |
| ۶۸        | ۳۷۳       | ۹۴        | ۵۰۲       |
| ۶۹        | ۳۷۴       | ۹۵        | ۵۱۹       |
| ۷۰        | ۳۷۵       | ۹۶        | ۵۳۵       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۹۷        | ۵۳۶       | ۱۲۳       | ۷۱۷       |
| ۹۸        | ۵۴۵       | ۱۲۴       | ۷۲۵       |
| ۹۹        | ۵۴۶       | ۱۲۵       | ۷۱۲       |
| ۱۰۰       | ۵۴۸       | ۱۲۶       | ۷۳۰       |
| ۱۰۱       | ۵۴۹       | ۱۲۷       | ۷۳۶       |
| ۱۰۲       | ۵۵۰       | ۱۲۸       | ۷۳۷       |
| ۱۰۳       | ۵۶۳       | ۱۲۹       | ۷۳۸       |
| ۱۰۴       | ۵۸۸       | ۱۳۰       | ۷۳۹       |
| ۱۰۵       | ۶۲۰       | ۱۳۱       | ۷۴۰       |
| ۱۰۶       | ۶۳۲       | ۱۳۲       | ۷۶۲       |
| ۱۰۷       | ۶۵۱       | ۱۳۳       | ۷۷۱       |
| ۱۰۸       | ۶۵۴       | ۱۳۴       | ۷۷۲       |
| ۱۰۹       | ۶۵۸       | ۱۳۵       | ۷۷۳       |
| ۱۱۰       | ۶۷۲       | ۱۳۶       | ۷۹۲       |
| ۱۱۱       | ۶۷۴       | ۱۳۷       | ۸۲۰       |
| ۱۱۲       | ۶۷۵       | ۱۳۸       | ۸۲۱       |
| ۱۱۳       | ۶۷۹       | ۱۳۹       | ۸۲۶       |
| ۱۱۴       | ۶۸۵       | ۱۴۰       | ۸۲۷       |
| ۱۱۵       | ۶۹۸       | ۱۴۱       | ۸۲۸       |
| ۱۱۶       | ۶۹۹       | ۱۴۲       | ۸۲۹       |
| ۱۱۷       | ۷۰۲       | ۱۴۳       | ۸۶۸       |
| ۱۱۸       | ۷۰۳       | ۱۴۴       | ۸۷۳       |
| ۱۱۹       | ۷۱۳       | ۱۴۵       | ۸۸۱       |
| ۱۲۰       | ۷۱۴       | ۱۴۶       | ۸۸۴       |
| ۱۲۱       | ۷۱۵       | ۱۴۷       | ۸۸۵       |
| ۱۲۲       | ۷۱۶       | ۱۴۸       | ۸۸۶       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۴۹       | ۸۸۷       | ۱۷۵       | ۹۶۸       |
| ۱۵۰       | ۸۸۸       | ۱۷۶       | ۹۷۲       |
| ۱۵۱       | ۸۸۹       | ۱۷۷       | ۹۷۳       |
| ۱۵۲       | ۸۹۰       | ۱۷۸       | ۹۷۴       |
| ۱۵۳       | ۹۰۱       | ۱۷۹       | ۹۸۲       |
| ۱۵۴       | ۹۰۲       | ۱۸۰       | ۹۸۳       |
| ۱۵۵       | ۹۰۵       | ۱۸۱       | ۹۸۴       |
| ۱۵۶       | ۹۱۲       | ۱۸۲       | ۱۰۱۴      |
| ۱۵۷       | ۹۲۰       | ۱۸۳       | ۱۰۲۴      |
| ۱۵۸       | ۹۲۱       | ۱۸۴       | ۱۰۲۵      |
| ۱۵۹       | ۹۲۲       | ۱۸۵       | ۱۰۲۶      |
| ۱۶۰       | ۹۲۵       | ۱۸۶       | ۱۰۳۹      |
| ۱۶۱       | ۹۲۷       | ۱۸۷       | ۱۰۴۹      |
| ۱۶۲       | ۹۲۸       | ۱۸۸       | ۱۰۵۰      |
| ۱۶۳       | ۹۲۹       | ۱۸۹       | ۱۰۵۱      |
| ۱۶۴       | ۹۳۳       | ۱۹۰       | ۱۰۵۲      |
| ۱۶۵       | ۹۳۹       | ۱۹۱       | ۱۰۵۳      |
| ۱۶۶       | ۹۴۰       | ۱۹۲       | ۱۰۶۸      |
| ۱۶۷       | ۹۴۱       | ۱۹۳       | ۱۰۹۹      |
| ۱۶۸       | ۹۴۹       | ۱۹۴       | ۱۱۰۰      |
| ۱۶۹       | ۹۵۰       | ۱۹۵       | ۱۱۰۸      |
| ۱۷۰       | ۹۵۵       | ۱۹۶       | ۱۱۱۴      |
| ۱۷۱       | ۹۵۶       | ۱۹۷       | ۱۱۱۵      |
| ۱۷۲       | ۹۵۷       | ۱۹۸       | ۱۱۱۶      |
| ۱۷۳       | ۹۶۵       | ۱۹۹       | ۱۱۳۳      |
| ۱۷۴       | ۹۶۷       | ۲۰۰       | ۱۱۳۴      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۲۷       | ۱۲۸۶      | ۲۰۱       | ۱۱۳۵      |
| ۲۲۸       | ۱۲۸۹      | ۲۰۲       | ۱۱۳۶      |
| ۲۲۹       | ۱۲۹۵      | ۲۰۳       | ۱۱۳۷      |
| ۲۳۰       | ۱۲۹۶      | ۲۰۴       | ۱۲۰۶      |
| ۲۳۱       | ۱۲۹۷      | ۲۰۵       | ۱۲۰۷      |
| ۲۳۲       | ۱۲۹۸      | ۲۰۶       | ۱۲۰۸      |
| ۲۳۳       | ۱۳۰۰      | ۲۰۷       | ۱۲۱۳      |
| ۲۳۴       | ۱۳۰۳      | ۲۰۸       | ۱۲۱۴      |
| ۲۳۵       | ۱۳۰۴      | ۲۰۹       | ۱۲۳۷      |
| ۲۳۶       | ۱۳۰۷      | ۲۱۰       | ۱۲۴۷      |
| ۲۳۷       | ۱۳۰۸      | ۲۱۱       | ۱۲۴۸      |
| ۲۳۸       | ۱۳۰۹      | ۲۱۲       | ۱۲۴۹      |
| ۲۳۹       | ۱۳۱۰      | ۲۱۳       | ۱۲۵۰      |
| ۲۴۰       | ۱۳۱۱      | ۲۱۴       | ۱۲۵۱      |
| ۲۴۱       | ۱۳۱۲      | ۲۱۵       | ۱۲۵۲      |
| ۲۴۲       | ۱۳۱۳      | ۲۱۶       | ۱۲۵۳      |
| ۲۴۳       | ۱۳۱۵      | ۲۱۷       | ۱۲۶۳      |
| ۲۴۴       | ۱۳۳۶      | ۲۱۸       | ۱۲۶۴      |
| ۲۴۵       | ۱۳۳۷      | ۲۱۹       | ۱۲۶۵      |
| ۲۴۶       | ۱۳۴۲      | ۲۲۰       | ۱۲۶۶      |
| ۲۴۷       | ۱۳۵۹      | ۲۲۱       | ۱۲۶۷      |
| ۲۴۸       | ۱۳۷۳      | ۲۲۲       | ۱۲۶۸      |
| ۲۴۹       | ۱۳۷۴      | ۲۲۳       | ۱۲۶۹      |
| ۲۵۰       | ۱۳۷۷      | ۲۲۴       | ۱۲۷۰      |
| ۲۵۱       | ۱۳۷۸      | ۲۲۵       | ۱۲۸۴      |
| ۲۵۲       | ۱۳۹۱      | ۲۲۶       | ۱۲۸۵      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۵۳       | ۱۴۱۲      | ۲۷۹       | ۱۴۶۰      |
| ۲۵۴       | ۱۴۱۸      | ۲۸۰       | ۱۴۶۲      |
| ۲۵۵       | ۱۴۱۹      | ۲۸۱       | ۱۴۷۱      |
| ۲۵۶       | ۱۴۲۰      | ۲۸۲       | ۱۴۷۷      |
| ۲۵۷       | ۱۴۲۱      | ۲۸۳       | ۱۴۹۰      |
| ۲۵۸       | ۱۴۲۲      | ۲۸۴       | ۱۴۹۱      |
| ۲۵۹       | ۱۴۲۳      | ۲۸۵       | ۱۴۹۲      |
| ۲۶۰       | ۱۴۲۴      | ۲۸۶       | ۱۵۴۶      |
| ۲۶۱       | ۱۴۲۵      | ۲۸۷       | ۱۵۵۲      |
| ۲۶۲       | ۱۴۲۶      | ۲۸۸       | ۱۵۵۳      |
| ۲۶۳       | ۱۴۲۷      | ۲۸۹       | ۱۶۰۹      |
| ۲۶۴       | ۱۴۲۸      | ۲۹۰       | ۱۶۲۵      |
| ۲۶۵       | ۱۴۳۰      | ۲۹۱       | ۱۶۹۹      |
| ۲۶۶       | ۱۴۳۱      | ۲۹۲       | ۱۷۱۳      |
| ۲۶۷       | ۱۴۳۴      | ۲۹۳       | ۱۷۱۴      |
| ۲۶۸       | ۱۴۴۵      | ۲۹۴       | ۱۷۳۱      |
| ۲۶۹       | ۱۴۴۶      | ۲۹۵       | ۱۷۵۲      |
| ۲۷۰       | ۱۴۴۷      | ۲۹۶       | ۱۷۵۳      |
| ۲۷۱       | ۱۴۴۸      | ۲۹۷       | ۱۷۵۴      |
| ۲۷۲       | ۱۴۴۹      | ۲۹۸       | ۱۷۵۵      |
| ۲۷۳       | ۱۴۵۰      | ۲۹۹       | ۱۸۴۷      |
| ۲۷۴       | ۱۴۵۱      | ۳۰۰       | ۱۸۴۸      |
| ۲۷۵       | ۱۴۵۳      | ۳۰۱       | ۱۸۵۶      |
| ۲۷۶       | ۱۴۵۷      | ۳۰۲       | ۱۸۶۴      |
| ۲۷۷       | ۱۴۵۸      | ۳۰۳       | ۱۹۳۹      |
| ۲۷۸       | ۱۴۵۹      | ۳۰۴       | ۱۹۴۰      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۲۴۵      | ۲۳۱       | ۱۹۴۱      | ۳۰۵       |
| ۲۲۴۶      | ۲۳۲       | ۲۰۳۷م     | ۳۰۶       |
| ۲۲۴۷      | ۲۳۳       | ۲۰۶۵      | ۳۰۷       |
| ۲۲۵۶      | ۲۳۴       | ۲۰۷۸      | ۳۰۸       |
| ۲۲۶۱      | ۲۳۵       | ۲۰۸۱      | ۳۰۹       |
| ۲۲۶۲      | ۲۳۶       | ۲۰۸۴      | ۳۱۰       |
| ۲۲۶۳      | ۲۳۷       | ۲۰۸۸      | ۳۱۱       |
| ۲۲۶۴      | ۲۳۸       | ۲۰۸۹      | ۳۱۲       |
| ۲۲۶۵      | ۲۳۹       | ۲۰۹۰      | ۳۱۳       |
| ۲۲۶۶      | ۲۴۰       | ۲۰۹۱      | ۳۱۴       |
| ۲۲۷۰      | ۲۴۱       | ۲۱۰۱      | ۳۱۵       |
| ۲۲۷۱      | ۲۴۲       | ۲۱۱۰      | ۳۱۶       |
| ۲۲۷۲      | ۲۴۳       | ۲۱۱۱      | ۳۱۷       |
| ۲۲۷۳      | ۲۴۴       | ۲۱۱۲      | ۳۱۸       |
| ۲۲۹۹      | ۲۴۵       | ۲۱۱۳      | ۳۱۹       |
| ۲۳۰۰      | ۲۴۶       | ۲۱۱۴      | ۳۲۰       |
| ۲۳۰۷      | ۲۴۷       | ۲۱۱۵      | ۳۲۱       |
| ۲۳۱۰      | ۲۴۸       | ۲۱۳۷      | ۳۲۲       |
| ۲۳۱۲      | ۲۴۹       | ۲۱۸۲      | ۳۲۳       |
| ۲۳۱۳      | ۲۵۰       | ۲۲۱۱      | ۳۲۴       |
| ۲۳۷۵      | ۲۵۱       | ۲۲۱۲      | ۳۲۵       |
| ۲۴۰۷      | ۲۵۲       | ۲۲۱۳      | ۳۲۶       |
| ۲۴۶۷      | ۲۵۳       | ۲۲۱۴      | ۳۲۷       |
| ۲۴۶۸      | ۲۵۴       | ۲۲۱۹      | ۳۲۸       |
| ۲۴۷۴      | ۲۵۵       | ۲۲۴۳      | ۳۲۹       |
| ۲۴۷۵      | ۲۵۶       | ۲۲۴۴      | ۳۳۰       |



| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۵۷       | ۲۴۷۶      | ۲۸۳       | ۲۵۹۷      |
| ۲۵۸       | ۲۴۷۷      | ۲۸۴       | ۲۶۰۱      |
| ۲۵۹       | ۲۴۷۸      | ۲۸۵       | ۲۶۱۳      |
| ۲۶۰       | ۲۴۸۸      | ۲۸۶       | ۲۶۱۴      |
| ۲۶۱       | ۲۴۸۹      | ۲۸۷       | ۲۶۱۵      |
| ۲۶۲       | ۲۴۹۰      | ۲۸۸       | ۲۶۲۱      |
| ۲۶۳       | ۲۵۰۸      | ۲۸۹       | ۲۶۲۲      |
| ۲۶۴       | ۲۵۰۹      | ۲۹۰       | ۲۶۲۳      |
| ۲۶۵       | ۲۵۱۰      | ۲۹۱       | ۲۶۲۴      |
| ۲۶۶       | ۲۵۱۱      | ۲۹۲       | ۲۶۲۵      |
| ۲۶۷       | ۲۵۱۴      | ۲۹۳       | ۲۶۲۶      |
| ۲۶۸       | ۲۵۱۵      | ۲۹۴       | ۲۶۲۷      |
| ۲۶۹       | ۲۵۱۶      | ۲۹۵       | ۲۶۲۸      |
| ۲۷۰       | ۲۵۲۱      | ۲۹۶       | ۲۶۲۹      |
| ۲۷۱       | ۲۵۳۹      | ۲۹۷       | ۲۶۳۷      |
| ۲۷۲       | ۲۵۵۰      | ۲۹۸       | ۲۶۴۰      |
| ۲۷۳       | ۲۵۵۱      | ۲۹۹       | ۲۶۵۸      |
| ۲۷۴       | ۲۵۵۲      | ۴۰۰       | ۲۶۵۹      |
| ۲۷۵       | ۲۵۵۳      | ۴۰۱       | ۲۶۶۴      |
| ۲۷۶       | ۲۵۵۴      | ۴۰۲       | ۲۶۶۵      |
| ۲۷۷       | ۲۵۵۵      | ۴۰۳       | ۲۷۰۳      |
| ۲۷۸       | ۲۵۵۷      | ۴۰۴       | ۲۷۰۴      |
| ۲۷۹       | ۲۵۵۹      | ۴۰۵       | ۲۷۰۸      |
| ۲۸۰       | ۲۵۶۵      | ۴۰۶       | ۲۷۰۹      |
| ۲۸۱       | ۲۵۶۶      | ۴۰۷       | ۲۷۱۰      |
| ۲۸۲       | ۲۵۹۶      | ۴۰۸       | ۲۷۳۳      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۰۹       | ۲۷۴۰      | ۴۳۵       | ۲۷۹       |
| ۴۱۰       | ۲۷۴۱      | ۴۳۶       | ۲۸۰       |
| ۴۱۱       | ۲۷۴۲      | ۴۳۷       | ۲۸۳       |
| ۴۱۲       | ۲۷۵۱      | ۴۳۸       | ۲۸۴       |
| ۴۱۳       | ۳۱        | ۴۳۹       | ۲۸۵       |
| ۴۱۴       | ۳۴        | ۴۴۰       | ۲۹۰       |
| ۴۱۵       | ۳۵        | ۴۴۱       | ۲۹۱       |
| ۴۱۶       | ۳۶        | ۴۴۲       | ۲۹۶       |
| ۴۱۷       | ۳۷        | ۴۴۳       | ۲۹۷       |
| ۴۱۸       | ۳۸        | ۴۴۴       | ۳۰۲       |
| ۴۱۹       | ۷۱        | ۴۴۵       | ۳۰۳       |
| ۴۲۰       | ۷۲        | ۴۴۶       | ۳۰۴       |
| ۴۲۱       | ۷۳        | ۴۴۷       | ۳۰۵       |
| ۴۲۲       | ۱۱۶       | ۴۴۸       | ۳۰۶       |
| ۴۲۳       | ۱۱۷       | ۴۴۹       | ۳۰۷       |
| ۴۲۴       | ۱۱۸       | ۴۵۰       | ۳۰۸       |
| ۴۲۵       | ۱۳۳       | ۴۵۱       | ۳۱۸       |
| ۴۲۶       | ۱۴۵       | ۴۵۲       | ۳۱۹       |
| ۴۲۷       | ۱۶۱       | ۴۵۳       | ۳۴۱       |
| ۴۲۸       | ۲۳۱       | ۴۵۴       | ۳۴۹       |
| ۴۲۹       | ۲۳۲       | ۴۵۵       | ۴۲۰       |
| ۴۳۰       | ۲۳۳       | ۴۵۶       | ۴۲۲       |
| ۴۳۱       | ۲۷۵       | ۴۵۷       | ۴۲۳       |
| ۴۳۲       | ۲۷۶       | ۴۵۸       | ۴۲۴       |
| ۴۳۳       | ۲۷۷       | ۴۵۹       | ۴۲۵       |
| ۴۳۴       | ۲۷۸       | ۴۶۰       | ۴۴۳       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۸۷       | ۱۱۷       | ۴۷۷       | ۴۶۱       |
| ۴۸۸       | ۱۱۸       | ۴۷۸       | ۴۶۲       |
| ۴۸۹       | ۱۱۹       | ۴۷۲       | ۴۶۳       |
| ۴۹۰       | ۱۵۲       | ۴۸۴       | ۴۶۴       |
| ۴۹۱       | ۱۵۳       | ۴۸۵       | ۴۶۵       |
| ۴۹۲       | ۱۵۵       | ۴۸۶       | ۴۶۶       |
| ۴۹۳       | ۱۵۶       | ۴۸۷       | ۴۶۷       |
| ۴۹۴       | ۱۵۷       | ۴۹۰       | ۴۶۸       |
| ۴۹۵       | ۱۶۱       | ۴۹۱       | ۴۶۹       |
| ۴۹۶       | ۱۶۲       | ۴۹۲       | ۴۷۰       |
| ۴۹۷       | ۱۶۳       | ۴۹۳       | ۴۷۱       |
| ۴۹۸       | ۱۶۴       | ۶         | ۴۷۲       |
| ۴۹۹       | ۱۶۵       | ۱۴        | ۴۷۳       |
| ۵۰۰       | ۱۶۶       | ۱۵        | ۴۷۴       |
| ۵۰۱       | ۱۸۶       | ۵۸        | ۴۷۵       |
| ۵۰۲       | ۱۹۹       | ۸۹        | ۴۷۶       |
| ۵۰۳       | ۲۰۹       | ۹۰        | ۴۷۷       |
| ۵۰۴       | ۲۱۰       | ۹۷        | ۴۷۸       |
| ۵۰۵       | ۲۲۲       | ۹۸        | ۴۷۹       |
| ۵۰۶       | ۲۲۳       | ۹۹        | ۴۸۰       |
| ۵۰۷       | ۲۲۴       | ۱۰۰       | ۴۸۱       |
| ۵۰۸       | ۲۲۵       | ۱۰۱       | ۴۸۲       |
| ۵۰۹       | ۲۲۶       | ۱۰۲       | ۴۸۳       |
| ۵۱۰       | ۲۲۹       | ۱۰۸       | ۴۸۴       |
| ۵۱۱       | ۲۳۰       | ۱۱۵       | ۴۸۵       |
| ۵۱۲       | ۲۴۶       | ۱۱۶       | ۴۸۶       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۵۱۳       | ۲۵۸       | ۵۳۹       | ۲۵۸       |
| ۵۱۴       | ۲۷۹       | ۵۴۰       | ۲۵۹       |
| ۵۱۵       | ۲۸۰       | ۵۴۱       | ۲۶۰       |
| ۵۱۶       | ۲۸۱       | ۵۴۲       | ۲۶۴       |
| ۵۱۷       | ۲۸۲       | ۵۴۳       | ۲۶۵       |
| ۵۱۸       | ۲۸۳       | ۵۴۴       | ۲۶۸       |
| ۵۱۹       | ۲۸۷       | ۵۴۵       | ۲۶۹       |
| ۵۲۰       | ۲۸۸       | ۵۴۶       | ۲۷۰       |
| ۵۲۱       | ۲۸۹       | ۵۴۷       | ۲۷۱       |
| ۵۲۲       | ۲۹۰       | ۵۴۸       | ۲۹۱       |
| ۵۲۳       | ۳۱۴       | ۵۴۹       | ۳۹۲       |
| ۵۲۴       | ۳۱۵       | ۵۵۰       | ۴۰۵       |
| ۵۲۵       | ۳۱۶       | ۵۵۱       | ۴۰۶       |
| ۵۲۶       | ۳۱۷       | ۵۵۲       | ۴۰۷       |
| ۵۲۷       | ۳۲۷       | ۵۵۳       | ۴۲۲       |
| ۵۲۸       | ۳۲۸       | ۵۵۴       | ۴۲۳       |
| ۵۲۹       | ۳۲۹       | ۵۵۵       | ۴۳۴       |
| ۵۳۰       | ۳۴۰       | ۵۵۶       | ۴۶۰       |
| ۵۳۱       | ۳۴۱       | ۵۵۷       | ۴۶۵       |
| ۵۳۲       | ۳۴۲       | ۵۵۸       | ۴۶۶       |
| ۵۳۳       | ۳۴۳       | ۵۵۹       | ۵۰۵       |
| ۵۳۴       | ۳۴۸       | ۵۶۰       | ۵۵۱       |
| ۵۳۵       | ۳۴۹       | ۵۶۱       | ۴۴        |
| ۵۳۶       | ۳۵۰       | ۵۶۲       | ۴۷        |
| ۵۳۷       | ۳۵۱       | ۵۶۳       | ۱۴۶       |
| ۵۳۸       | ۳۵۲       | ۵۶۴       | ۱۵۶       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۵۶۵       | ۱۵۷       | ۵۶۵       | ۲۲۸       |
| ۵۶۶       | ۱۶۹       | ۵۶۶       | ۲۳۳       |
| ۵۶۷       | ۱۷۷       | ۵۶۷       | ۳۵۲       |
| ۵۶۸       | ۲۲۹       | ۵۶۸       | ۳۵۳       |
| ۵۶۹       | ۲۶۴       | ۵۶۹       | ۳۵۴       |
| ۵۷۰       | ۲۶۹       | ۵۷۰       | ۳۵۵       |
| ۵۷۱       | ۲۷۱       | ۵۷۱       | ۳۵۶       |
| ۵۷۲       | ۲۸۴       | ۵۷۲       | ۳۶۲       |
| ۵۷۳       | ۲۸۵       | ۵۷۳       | ۳۷۹       |
| ۵۷۴       | ۲۸۶       | ۵۷۴       | ۳۸۱       |
| ۵۷۵       | ۲۸۷       | ۵۷۵       | ۳۸۸       |
| ۵۷۶       | ۲۹۳       | ۵۷۶       | ۳۹۹       |
| ۵۷۷       | ۲۹۴       | ۵۷۷       | ۴۰۰       |
| ۵۷۸       | ۲۹۵       | ۵۷۸       | ۴۰۱       |
| ۵۷۹       | ۳۰۰       | ۵۷۹       | ۴۰۴       |
| ۵۸۰       | ۲۹۹       | ۵۸۰       | ۴۲۵       |
| ۵۸۱       | ۳۰۱       | ۵۸۱       |           |
| ۵۸۲       | ۳۰۵       | ۵۸۲       |           |
| ۵۸۳       | ۳۰۶       | ۵۸۳       |           |
| ۵۸۴       | ۳۰۷       | ۵۸۴       |           |
| ۵۸۵       | ۳۰۸       | ۵۸۵       |           |
| ۵۸۶       | ۳۱۲       | ۵۸۶       |           |
| ۵۸۷       | ۳۱۳       | ۵۸۷       |           |
| ۵۸۸       | ۳۱۶       | ۵۸۸       |           |
| ۵۸۹       | ۳۲۵       | ۵۸۹       |           |
| ۵۹۰       | ۳۲۶       | ۵۹۰       |           |

## امام ابو عبد اللہ حاکم کی کتاب ”المستدرک علی الصحیحین“

علامہ عراقی تحریر فرماتے ہیں: صحیح حدیثوں کو ان کتابوں سے بھی لیا جاسکتا ہے، جن میں صرف صحیح احادیث کو جمع کرنے کا اہتمام کیا گیا ہے، جیسے ”صحیح ابن خزیمہ“، ”ابن حبان“ کی ”التقاسیم والانواع“، ابو عبد اللہ الحاکم کی ”مستدرک علی الصحیحین“ اسی طرح جن کتابوں میں صحیحین کی احادیث کی تخریج کر کے ان میں کچھ زیادتی کی گئی، یا مخدوف حصہ کو مکمل بیان کیا گیا، تو وہ (کتابیں) بھی صحیح کے حکم میں ہیں۔ (۱)

علامہ سیوطی نقل کرتے ہیں کہ حافظ ابن حجرؒ نے فرمایا: ابن جوزیؒ کی کتاب کا بڑا حصہ موضوع ہے اور جن حدیثوں پر انہوں نے جرح نہیں کی، اس کی تعداد ان حدیثوں سے زیادہ ہے، جن پر انہوں نے جرح فرمائی اور اس صورت میں اس بات کا اندیشہ ہے کہ غیر موضوع حدیث کو موضوع سمجھ لیا جائے، برخلاف ”مستدرک حاکم“ کے کہ اس میں اس بات کا خوف ہے کہ غیر صحیح حدیث کو صحیح باور کر لیا جائے۔ (۲)

”مصالح السنۃ“ کی احادیث کے بارے میں حافظ ابن حجرؒ اپنی کتاب ”الاجوبۃ“ میں (جو مشکوٰۃ المصابیح مطبوعہ دمشق کے آخر میں چھپی ہوئی ہے) فرماتے ہیں: امام حاکم حدیثوں کو صحیح قرار دینے میں قسائل مشہور ہیں اور احادیث کو موضوع قرار دینے میں علامہ ابن الجوزیؒ کا تسامع معروف ہے۔ (۳)

حافظ سیوطی لکھتے ہیں: حافظ ذہبیؒ نے ”مستدرک حاکم“ کی تلیخیص کی اور اس کی بہت سی حدیثوں کو ضعیف اور منکر قرار دیا، اس میں جو موضوع حدیثیں ہیں، ان کو ایک رسالہ میں جمع فرمایا، جن کی تعداد تقریباً سو ہے۔ (۴)

علامہ ذہبیؒ تحریر فرماتے ہیں: اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ ”مستدرک“ کی بہت ساری احادیث شرائط صحت پر پوری نہیں اترتیں؛ بلکہ اس میں موضوع حدیثیں بھی ہیں۔ احادیث کی تخریج میں ”مستدرک“ کی یہی حالت ہے، کاش کہ امام حاکم ”مستدرک“ کو تصنیف نہ کرتے، ان کے غلط فیصلوں نے اس کتاب کی خوبیوں کو کم کر دیا۔ (۵)

محدث کبیر علامہ انور شاہ کشمیریؒ (۶) یوں اب کشا ہیں: بعض حضرات کا کہنا ہے کہ ”مستدرک حاکم“ میں کوئی حدیث صحیح نہیں ہے؛ جبکہ بعض لوگوں کا خیال ہے کہ روافض نے ”مستدرک“ میں اپنی طرف سے اضافہ کر دیا ہے؛ لیکن انصاف کی بات وہ ہے، جو علامہ ذہبیؒ نے کہی کہ: اس کی آدھی احادیث صحیح اور حسن ہیں، دوسری اس سے کچھ زیادہ حدیثیں وہ ہیں، جن پر عمل درست نہیں ہے اور باقی حصہ ضعیف اور موضوع روایتوں پر مشتمل ہے۔

ابو عبد اللہ حاکم کی کتاب ”المستدرک“ میں ضعیف اور موضوع احادیث کی تعداد بقول ابن السلقن اور علامہ ذہبی کے (۹۰۷) ہے۔ اختصار کی غرض سے صرف ان کے نمبرات درج کیے جاتے ہیں۔

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱         | ۳         | ۲۳        | ۳۴        |
| ۲         | ۴         | ۲۴        | ۳۵        |
| ۳         | ۵         | ۲۵        | ۳۶        |
| ۴         | ۷         | ۲۶        | ۳۷        |
| ۵         | ۸         | ۲۷        | ۳۸        |
| ۶         | ۱۱        | ۲۸        | ۴۰        |
| ۷         | ۱۲        | ۲۹        | ۴۱        |
| ۸         | ۱۳        | ۳۰        | ۴۲        |
| ۹         | ۱۴        | ۳۱        | ۴۳        |
| ۱۰        | ۱۵        | ۳۲        | ۴۵        |
| ۱۱        | ۱۷        | ۳۳        | ۴۷        |
| ۱۲        | ۱۸        | ۳۴        | ۴۶        |
| ۱۳        | ۱۹        | ۳۵        | ۴۹        |
| ۱۴        | ۲۰        | ۳۶        | ۵۰        |
| ۱۵        | ۲۱        | ۳۷        | ۵۱        |
| ۱۶        | ۲۲        | ۳۸        | ۵۲        |
| ۱۷        | ۲۳        | ۳۹        | ۵۵        |
| ۱۸        | ۲۵        | ۴۰        | ۵۶        |
| ۱۹        | ۲۶        | ۴۱        | ۵۷        |
| ۲۰        | ۲۸        | ۴۲        | ۵۸        |
| ۲۱        | ۳۰        | ۴۳        | ۵۹        |
| ۲۲        | ۳۳        | ۴۴        | ۶۰        |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۵        | ۶۲        | ۷۰        | ۹۵        |
| ۴۶        | ۶۳        | ۷۱        | ۹۶        |
| ۴۷        | ۶۶        | ۷۲        | ۹۸        |
| ۴۸        | ۶۷        | ۷۳        | ۱۰۰       |
| ۴۹        | ۶۸        | ۷۴        | ۱۰۴       |
| ۵۰        | ۶۹        | ۷۵        | ۱۰۵       |
| ۵۱        | ۷۱        | ۷۶        | ۱۰۶       |
| ۵۲        | ۷۲        | ۷۷        | ۱۰۷       |
| ۵۳        | ۷۳        | ۷۸        | ۱۰۸       |
| ۵۴        | ۷۵        | ۷۹        | ۱۰۹       |
| ۵۵        | ۷۶        | ۸۰        | ۱۱۰ م     |
| ۵۶        | ۷۷        | ۸۱        | ۱۱۱       |
| ۵۷        | ۷۸        | ۸۲        | ۱۱۲       |
| ۵۸        | ۷۹        | ۸۳        | ۱۱۳       |
| ۵۹        | ۸۰        | ۸۴        | ۱۱۴       |
| ۶۰        | ۸۱        | ۸۵        | ۱۱۶       |
| ۶۱        | ۸۲        | ۸۶        | ۱۱۷       |
| ۶۲        | ۸۳        | ۸۷        | ۱۱۸       |
| ۶۳        | ۸۴        | ۸۸        | ۱۱۹       |
| ۶۴        | ۸۷        | ۸۹        | ۱۲۰       |
| ۶۵        | ۸۹        | ۹۰        | ۱۲۱       |
| ۶۶        | ۹۰        | ۹۱        | ۱۲۳       |
| ۶۷        | ۹۱        | ۹۲        | ۱۲۴       |
| ۶۸        | ۹۲        | ۹۳        | ۱۲۵       |
| ۶۹        | ۹۴        | ۹۴        | ۱۳۰       |



| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۹۵        | ۱۳۱ م     | ۱۲۰       | ۱۶۶       |
| ۹۶        | ۱۳۲       | ۱۲۱       | ۱۶۷       |
| ۹۷        | ۱۳۳       | ۱۲۲       | ۱۶۸       |
| ۹۸        | ۱۳۶       | ۱۲۳       | ۱۶۹ م     |
| ۹۹        | ۱۳۷       | ۱۲۴       | ۱۷۰       |
| ۱۰۰       | ۱۳۸       | ۱۲۵       | ۱۷۱       |
| ۱۰۱       | ۱۳۹       | ۱۲۶       | ۱۷۲       |
| ۱۰۲       | ۱۴۰       | ۱۲۷       | ۱۷۴       |
| ۱۰۳       | ۱۴۲       | ۱۲۸       | ۱۷۵       |
| ۱۰۴       | ۱۴۷       | ۱۲۹       | ۱۷۶       |
| ۱۰۵       | ۱۴۸       | ۱۳۰       | ۱۷۷       |
| ۱۰۶       | ۱۴۹       | ۱۳۱       | ۱۷۸       |
| ۱۰۷       | ۱۵۱       | ۱۳۲       | ۱۷۹       |
| ۱۰۸       | ۱۵۲       | ۱۳۳       | ۱۸۰       |
| ۱۰۹       | ۱۵۳       | ۱۳۴       | ۱۸۱       |
| ۱۱۰       | ۱۵۴       | ۱۳۵       | ۱۸۲       |
| ۱۱۱       | ۱۵۵       | ۱۳۶       | ۱۸۳       |
| ۱۱۲       | ۱۵۶       | ۱۳۷       | ۱۸۴       |
| ۱۱۳       | ۱۵۸       | ۱۳۸       | ۱۸۵       |
| ۱۱۴       | ۱۶۰       | ۱۳۹       | ۱۸۶       |
| ۱۱۵       | ۱۶۱       | ۱۴۰       | ۱۸۷       |
| ۱۱۶       | ۱۶۲       | ۱۴۱       | ۱۸۸       |
| ۱۱۷       | ۱۶۳       | ۱۴۲       | ۱۸۹       |
| ۱۱۸       | ۱۶۴       | ۱۴۳       | ۱۹۰       |
| ۱۱۹       | ۱۶۵       | ۱۴۴       | ۱۹۲       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۱۴۵       | ۱۹۵       | ۱۷۰       | ۲۲۳       |
| ۱۴۶       | ۱۹۶       | ۱۷۱       | ۲۲۴       |
| ۱۴۷       | ۱۹۸       | ۱۷۲       | ۲۲۷       |
| ۱۴۸       | ۲۰۰       | ۱۷۳       | ۲۲۸       |
| ۱۴۹       | ۲۰۱       | ۱۷۴       | ۲۳۰       |
| ۱۵۰       | ۲۰۲       | ۱۷۵       | ۲۳۱       |
| ۱۵۱       | ۲۰۳       | ۱۷۶       | ۲۳۳       |
| ۱۵۲       | ۲۰۴       | ۱۷۷       | ۲۳۴       |
| ۱۵۳       | ۲۰۵       | ۱۷۸       | ۲۳۵       |
| ۱۵۴       | ۲۰۶       | ۱۷۹       | ۲۳۶       |
| ۱۵۵       | ۲۰۷       | ۱۸۰       | ۲۳۸       |
| ۱۵۶       | ۲۰۸       | ۱۸۱       | ۲۳۹       |
| ۱۵۷       | ۲۰۹       | ۱۸۲       | ۲۴۰       |
| ۱۵۸       | ۲۱۰       | ۱۸۳       | ۲۴۱       |
| ۱۵۹       | ۲۱۲       | ۱۸۴       | ۲۴۲       |
| ۱۶۰       | ۲۱۳       | ۱۸۵       | ۲۴۴       |
| ۱۶۱       | ۲۱۴       | ۱۸۶       | ۲۴۵       |
| ۱۶۲       | ۲۱۵       | ۱۸۷       | ۲۵۲       |
| ۱۶۳       | ۲۱۶       | ۱۸۸       | ۲۵۳       |
| ۱۶۴       | ۲۱۷       | ۱۸۹       | ۲۵۵       |
| ۱۶۵       | ۲۱۸       | ۱۹۰       | ۲۵۶       |
| ۱۶۶       | ۲۱۹       | ۱۹۱       | ۲۵۹       |
| ۱۶۷       | ۲۲۰       | ۱۹۲       | ۲۶۰       |
| ۱۶۸       | ۲۲۱       | ۱۹۳       | ۲۶۱       |
| ۱۶۹       | ۲۲۲       | ۱۹۴       | ۲۶۲       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۹۸       | ۲۲۰       | ۲۶۳       | ۱۹۵       |
| ۲۹۹       | ۲۲۱       | ۲۶۵       | ۱۹۶       |
| ۳۰۰       | ۲۲۲       | ۲۶۶       | ۱۹۷       |
| ۳۰۱       | ۲۲۳       | ۲۶۷       | ۱۹۸       |
| ۳۰۲       | ۲۲۴       | ۲۶۸       | ۱۹۹       |
| ۳۰۳       | ۲۲۵       | ۲۶۹       | ۲۰۰       |
| ۳۰۴       | ۲۲۶       | ۲۷۰       | ۲۰۱       |
| ۳۰۵       | ۲۲۷       | ۲۷۱       | ۲۰۲       |
| ۳۰۶       | ۲۲۸       | ۲۷۲       | ۲۰۳       |
| ۳۰۸       | ۲۲۹       | ۲۷۳       | ۲۰۴       |
| ۳۱۴       | ۲۳۰       | ۲۷۴       | ۲۰۵       |
| ۳۱۵       | ۲۳۱       | ۲۷۵       | ۲۰۶       |
| ۳۱۹       | ۲۳۲       | ۲۷۷       | ۲۰۷       |
| ۳۲۳       | ۲۳۳       | ۲۷۹       | ۲۰۸       |
| ۳۲۴       | ۲۳۴       | ۲۸۱       | ۲۰۹       |
| ۳۲۵       | ۲۳۵       | ۲۸۳       | ۲۱۰       |
| ۳۲۶       | ۲۳۶       | ۲۸۵       | ۲۱۱       |
| ۳۲۷       | ۲۳۷       | ۲۸۶       | ۲۱۲       |
| ۳۲۸       | ۲۳۸       | ۲۸۸       | ۲۱۳       |
| ۳۳۰       | ۲۳۹       | ۲۸۹       | ۲۱۴       |
| ۳۳۱       | ۲۴۰       | ۲۹۰       | ۲۱۵       |
| ۳۳۲       | ۲۴۱       | ۲۹۲       | ۲۱۶       |
| ۳۳۳       | ۲۴۲       | ۲۹۴       | ۲۱۷       |
| ۳۳۴       | ۲۴۳       | ۲۹۶       | ۲۱۸       |
| ۳۳۵       | ۲۴۴       | ۲۹۷       | ۲۱۹       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۶۷       | ۲۷۰       | ۲۳۶       | ۲۴۵       |
| ۲۶۹       | ۲۷۱       | ۲۳۷       | ۲۴۶       |
| ۲۷۰       | ۲۷۲       | ۲۳۹       | ۲۴۷       |
| ۲۷۲       | ۲۷۳       | ۲۴۱       | ۲۴۸       |
| ۲۷۳       | ۲۷۴       | ۲۴۲       | ۲۴۹       |
| ۲۷۵       | ۲۷۵       | ۲۴۳       | ۲۵۰       |
| ۲۷۸       | ۲۷۶       | ۲۴۴       | ۲۵۱       |
| ۲۸۰       | ۲۷۷       | ۲۴۵       | ۲۵۲       |
| ۲۸۱       | ۲۷۸       | ۲۴۶       | ۲۵۳       |
| ۲۸۲       | ۲۷۹       | م ۲۴۷     | ۲۵۴       |
| ۲۸۳       | ۲۸۰       | ۲۴۸       | ۲۵۵       |
| ۲۸۴       | ۲۸۱       | ۲۵۰       | ۲۵۶       |
| ۲۸۵       | ۲۸۲       | ۲۵۱       | ۲۵۷       |
| ۲۸۷       | ۲۸۳       | ۲۵۲       | ۲۵۸       |
| م ۲۸۸     | ۲۸۴       | ۲۵۳       | ۲۵۹       |
| ۲۹۰       | ۲۸۵       | ۲۵۴       | ۲۶۰       |
| ۲۹۳       | ۲۸۶       | ۲۵۵       | ۲۶۱       |
| ۲۹۴       | ۲۸۷       | ۲۵۶       | ۲۶۲       |
| ۲۹۵       | ۲۸۸       | ۲۵۷       | ۲۶۳       |
| ۲۹۶       | ۲۸۹       | ۲۵۸       | ۲۶۴       |
| ۲۹۷       | ۲۹۰       | ۲۵۹       | ۲۶۵       |
| ۲۹۹       | ۲۹۱       | ۲۶۰       | ۲۶۶       |
| ۳۰۰       | ۲۹۲       | ۲۶۱       | ۲۶۷       |
| ۳۰۲       | ۲۹۳       | م ۲۶۳     | ۲۶۸       |
| ۳۰۴       | ۲۹۴       | ۲۶۶       | ۲۶۹       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۲۲۰       | ۴۳۷       | ۲۹۵       | ۴۰۵       |
| ۲۲۱       | ۴۳۸       | ۲۹۶       | ۴۰۶       |
| ۲۲۲       | ۴۳۹       | ۲۹۷       | ۴۰۷       |
| ۲۲۳       | ۴۴۰       | ۲۹۸       | ۴۰۸       |
| ۲۲۴       | ۴۴۱       | ۲۹۹       | ۴۱۱       |
| ۲۲۵       | ۴۴۲       | ۳۰۰       | ۴۱۲       |
| ۲۲۶       | ۴۴۳       | ۳۰۱       | ۴۱۳       |
| ۲۲۷       | ۴۴۴       | ۳۰۲       | ۴۱۴       |
| ۲۲۸       | ۴۴۶       | ۳۰۳       | ۴۱۵       |
| ۲۲۹       | ۴۴۷       | ۳۰۴       | ۴۱۶       |
| ۲۳۰       | ۴۴۸       | ۳۰۵       | ۴۱۷       |
| ۲۳۱       | ۴۵۱       | ۳۰۶       | ۴۱۸       |
| ۲۳۲       | ۴۵۲       | ۳۰۷       | ۴۱۹       |
| ۲۳۳       | م ۴۵۳     | ۳۰۸       | ۴۲۱       |
| ۲۳۴       | م ۴۵۴     | ۳۰۹       | ۴۲۲       |
| ۲۳۵       | م ۴۵۶     | ۳۱۰       | ۴۲۳       |
| ۲۳۶       | م ۴۵۷     | ۳۱۱       | ۴۲۴       |
| ۲۳۷       | م ۴۵۸     | ۳۱۲       | ۴۲۵       |
| ۲۳۸       | ۴۵۹       | ۳۱۳       | ۴۲۶       |
| ۲۳۹       | ۴۶۰       | ۳۱۴       | ۴۲۷       |
| ۳۴۰       | م ۴۶۱     | ۳۱۵       | ۴۲۸       |
| ۳۴۱       | ۴۶۴       | ۳۱۶       | ۴۳۱       |
| ۳۴۲       | ۴۶۶       | ۳۱۷       | ۴۳۲       |
| ۳۴۳       | ۴۶۷       | ۳۱۸       | ۴۳۳       |
| ۳۴۴       | ۴۶۸       | ۳۱۹       | ۴۳۴       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۳۴۵       | ۴۶۹       | ۵۰۱       | ۳۷۰       |
| ۳۴۶       | ۴۷۰       | ۵۰۲       | ۳۷۱       |
| ۳۴۷       | ۴۷۳       | ۵۰۳       | ۳۷۲       |
| ۳۴۸       | ۴۷۴       | ۵۰۶       | ۳۷۳       |
| ۳۴۹       | ۴۷۵       | ۵۰۷       | ۳۷۴       |
| ۳۵۰       | ۴۷۶       | ۵۱۰       | ۳۷۵       |
| ۳۵۱       | ۴۷۸       | ۵۱۱       | ۳۷۶       |
| ۳۵۲       | ۴۷۹       | ۵۱۲       | ۳۷۷       |
| ۳۵۳       | ۴۸۲       | ۵۱۳       | ۳۷۸       |
| ۳۵۴       | ۴۸۳       | ۵۱۴       | ۳۷۹       |
| ۳۵۵       | ۴۸۴       | ۵۱۵       | ۳۸۰       |
| ۳۵۶       | ۴۸۵       | ۵۱۶       | ۳۸۱       |
| ۳۵۷       | ۴۸۶       | ۵۱۸       | ۳۸۲       |
| ۳۵۸       | ۴۸۷       | ۵۱۹       | ۳۸۳       |
| ۳۵۹       | ۴۸۸       | ۵۲۰       | ۳۸۴       |
| ۳۶۰       | ۴۸۹       | ۵۲۱       | ۳۸۵       |
| ۳۶۱       | ۴۹۰       | ۵۲۳       | ۳۸۶       |
| ۳۶۲       | ۴۹۱       | ۵۲۴       | ۳۸۷       |
| ۳۶۳       | ۴۹۲       | ۵۲۵       | ۳۸۸       |
| ۳۶۴       | ۴۹۳       | ۵۲۶       | ۳۸۹       |
| ۳۶۵       | ۴۹۵       | ۵۲۷       | ۳۹۰       |
| ۳۶۶       | ۴۹۶       | ۵۲۸       | ۳۹۱       |
| ۳۶۷       | ۴۹۷       | ۵۲۹       | ۳۹۲       |
| ۳۶۸       | ۴۹۹       | ۵۳۲       | ۳۹۳       |
| ۳۶۹       | ۵۰۰       | ۵۳۳       | ۳۹۴       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۳۹۵       | ۵۳۴       | ۴۲۰       | ۵۶۱       |
| ۳۹۶       | ۵۳۵       | ۴۲۱       | ۵۶۳       |
| ۳۹۷       | ۵۳۶       | ۴۲۲       | ۵۶۴       |
| ۳۹۸       | ۵۳۸       | ۴۲۳       | ۵۶۵       |
| ۳۹۹       | ۵۳۹       | ۴۲۴       | ۵۶۶       |
| ۴۰۰       | ۵۴۰       | ۴۲۵       | ۵۶۷       |
| ۴۰۱       | ۵۴۱       | ۴۲۶       | ۵۶۸       |
| ۴۰۲       | ۵۴۳       | ۴۲۷       | ۵۶۹       |
| ۴۰۳       | ۵۴۴       | ۴۲۸       | ۵۷۰       |
| ۴۰۴       | ۵۴۵       | ۴۲۹       | ۵۷۱       |
| ۴۰۵       | ۵۴۶       | ۴۳۰       | ۵۷۳       |
| ۴۰۶       | ۵۴۷       | ۴۳۱       | ۵۷۴       |
| ۴۰۷       | ۵۴۸       | ۴۳۲       | ۵۷۵       |
| ۴۰۸       | ۵۴۹       | ۴۳۳       | ۵۷۷       |
| ۴۰۹       | ۵۵۰       | ۴۳۴       | ۵۷۸       |
| ۴۱۰       | ۵۵۱       | ۴۳۵       | ۵۷۹       |
| ۴۱۱       | ۵۵۲       | ۴۳۶       | ۵۸۰       |
| ۴۱۲       | ۵۵۳       | ۴۳۷       | ۵۸۲       |
| ۴۱۳       | ۵۵۴       | ۴۳۸       | ۵۸۳       |
| ۴۱۴       | ۵۵۵       | ۴۳۹       | ۵۸۴       |
| ۴۱۵       | ۵۵۶       | ۴۴۰       | ۵۸۶       |
| ۴۱۶       | ۵۵۷       | ۴۴۱       | ۵۸۷       |
| ۴۱۷       | ۵۵۸       | ۴۴۲       | ۵۸۸       |
| ۴۱۸       | ۵۵۹       | ۴۴۳       | ۵۸۹       |
| ۴۱۹       | ۵۶۰       | ۴۴۴       | ۵۹۰       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۴۵       | ۵۹۱       | ۶۲۰       | ۴۷۰       |
| ۴۴۶       | ۵۹۳       | ۶۲۲       | ۴۷۱       |
| ۴۴۷       | ۵۹۴       | ۶۲۳       | ۴۷۲       |
| ۴۴۸       | ۵۹۵       | ۶۲۴       | ۴۷۳       |
| ۴۴۹       | ۵۹۶       | ۶۲۵       | ۴۷۴       |
| ۴۵۰       | ۵۹۷       | ۶۲۷       | ۴۷۵       |
| ۴۵۱       | ۵۹۸       | ۶۲۸       | ۴۷۶       |
| ۴۵۲       | ۵۹۹       | ۶۲۹       | ۴۷۷       |
| ۴۵۳       | ۶۰۰       | ۶۳۰       | ۴۷۸       |
| ۴۵۴       | ۶۰۱       | ۶۳۱       | ۴۷۹       |
| ۴۵۵       | ۶۰۲       | ۶۳۲       | ۴۸۰       |
| ۴۵۶       | ۶۰۳       | ۶۳۳       | ۴۸۱       |
| ۴۵۷       | ۶۰۴       | ۶۳۴       | ۴۸۲       |
| ۴۵۸       | ۶۰۵       | ۶۳۵       | ۴۸۳       |
| ۴۵۹       | ۶۰۷       | ۶۳۶       | ۴۸۴       |
| ۴۶۰       | ۶۰۹       | ۶۳۷       | ۴۸۵       |
| ۴۶۱       | ۶۱۰       | ۶۳۸       | ۴۸۶       |
| ۴۶۲       | ۶۱۱       | ۶۳۹       | ۴۸۷       |
| ۴۶۳       | ۶۱۲       | ۶۴۰       | ۴۸۸       |
| ۴۶۴       | ۶۱۳       | ۶۴۲       | ۴۸۹       |
| ۴۶۵       | ۶۱۴       | ۶۴۳       | ۴۹۰       |
| ۴۶۶       | ۶۱۶       | ۶۴۴       | ۴۹۱       |
| ۴۶۷       | ۶۱۷       | ۶۴۵       | ۴۹۲       |
| ۴۶۸       | ۶۱۸       | ۶۴۶       | ۴۹۳       |
| ۴۶۹       | ۶۱۹       | ۶۴۸       | ۴۹۴       |



| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۴۹۵       | ۶۴۹       | ۵۲۰       | ۶۹۲       |
| ۴۹۶       | ۶۵۰       | ۵۲۱       | ۶۹۴       |
| ۴۹۷       | ۶۵۳       | ۵۲۲       | ۶۹۵       |
| ۴۹۸       | ۶۵۴       | ۵۲۳       | ۶۹۶       |
| ۴۹۹       | ۶۵۶       | ۵۲۴       | ۶۹۷       |
| ۵۰۰       | ۶۵۷       | ۵۲۵       | ۶۹۸       |
| ۵۰۱       | ۶۵۸       | ۵۲۶       | ۶۹۹       |
| ۵۰۲       | ۶۵۹       | ۵۲۷       | ۷۰۰       |
| ۵۰۳       | ۶۶۰       | ۵۲۸       | ۷۰۲       |
| ۵۰۴       | ۶۶۳       | ۵۲۹       | ۷۰۴       |
| ۵۰۵       | ۶۶۴       | ۵۳۰       | م ۷۰۵     |
| ۵۰۶       | ۶۶۵       | ۵۳۱       | ۷۰۶       |
| ۵۰۷       | ۶۶۶       | ۵۳۲       | ۷۰۷       |
| ۵۰۸       | ۶۶۷       | ۵۳۳       | ۷۰۸       |
| ۵۰۹       | م ۶۷۹     | ۵۳۴       | ۷۰۹       |
| ۵۱۰       | م ۶۸۰     | ۵۳۵       | ۷۱۰       |
| ۵۱۱       | ۶۸۲       | ۵۳۶       | ۷۱۱       |
| ۵۱۲       | ۶۸۳       | ۵۳۷       | ۷۱۳       |
| ۵۱۳       | ۶۸۴       | ۵۳۸       | ۷۱۴       |
| ۵۱۴       | ۶۸۵       | ۵۳۹       | ۷۱۵       |
| ۵۱۵       | ۶۸۶       | ۵۴۰       | ۷۱۶       |
| ۵۱۶       | ۶۸۸       | ۵۴۱       | ۷۱۸       |
| ۵۱۷       | ۶۸۹       | ۵۴۲       | ۷۱۹       |
| ۵۱۸       | ۶۹۰       | ۵۴۳       | ۷۲۱       |
| ۵۱۹       | ۶۹۱       | ۵۴۴       | ۷۲۲       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۵۴۵       | ۷۲۴       | ۵۷۰       | ۷۶۳       |
| ۵۴۶       | ۷۲۶       | ۵۷۱       | ۷۶۴       |
| ۵۴۷       | ۷۲۸       | ۵۷۲       | ۷۶۵       |
| ۵۴۸       | ۷۳۳       | ۵۷۳       | ۷۶۷       |
| ۵۴۹       | ۷۳۴       | ۵۷۴       | ۷۶۸       |
| ۵۵۰       | ۷۳۵       | ۵۷۵       | ۷۶۹       |
| ۵۵۱       | ۷۳۶       | ۵۷۶       | ۷۷۰       |
| ۵۵۲       | ۷۳۷       | ۵۷۷       | ۷۷۱       |
| ۵۵۳       | ۷۳۹       | ۵۷۸       | ۷۷۲       |
| ۵۵۴       | ۷۴۰       | ۵۷۹       | ۷۷۳       |
| ۵۵۵       | ۷۴۱       | ۵۸۰       | ۷۷۴       |
| ۵۵۶       | ۷۴۲       | ۵۸۱       | ۷۷۵       |
| ۵۵۷       | ۷۴۳       | ۵۸۲       | ۷۷۶       |
| ۵۵۸       | ۷۴۴       | ۵۸۳       | ۷۷۷       |
| ۵۵۹       | ۷۴۶       | ۵۸۴       | ۷۷۸       |
| ۵۶۰       | ۷۵۰       | ۵۸۵       | ۷۷۹       |
| ۵۶۱       | ۷۵۱       | ۵۸۶       | ۷۸۰       |
| ۵۶۲       | ۷۵۲       | ۵۸۷       | ۷۸۱       |
| ۵۶۳       | ۷۵۳       | ۵۸۸       | ۷۸۲       |
| ۵۶۴       | ۷۵۴       | ۵۸۹       | ۷۸۳       |
| ۵۶۵       | ۷۵۵       | ۵۹۰       | ۷۸۴       |
| ۵۶۶       | ۷۵۶       | ۵۹۱       | ۷۸۵       |
| ۵۶۷       | ۷۵۷       | ۵۹۲       | ۷۸۷       |
| ۵۶۸       | ۷۵۸       | ۵۹۳       | ۷۸۸       |
| ۵۶۹       | ۷۶۲       | ۵۹۴       | ۷۸۹       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۵۹۵       | ۷۹۰       | ۸۲۲       | ۶۲۰       |
| ۵۹۶       | ۷۹۱       | ۸۲۵       | ۶۲۱       |
| ۵۹۷       | ۷۹۲       | ۸۲۶       | ۶۲۲       |
| ۵۹۸       | ۷۹۴       | ۸۲۷       | ۶۲۳       |
| ۵۹۹       | ۷۹۵       | ۸۲۸       | ۶۲۴       |
| ۶۰۰       | ۷۹۶       | ۸۲۹       | ۶۲۵       |
| ۶۰۱       | ۷۹۷       | ۸۳۰       | ۶۲۶       |
| ۶۰۲       | ۷۹۸       | ۸۳۲       | ۶۲۷       |
| ۶۰۳       | ۷۹۹       | ۸۳۳       | ۶۲۸       |
| ۶۰۴       | ۸۰۰       | ۸۳۴       | ۶۲۹       |
| ۶۰۵       | ۸۰۱       | ۸۳۶       | ۶۳۰       |
| ۶۰۶       | ۸۰۲       | ۸۳۷       | ۶۳۱       |
| ۶۰۷       | ۸۰۳       | ۸۳۸       | ۶۳۲       |
| ۶۰۸       | ۸۰۴       | ۸۴۰       | ۶۳۳       |
| ۶۰۹       | ۸۰۵       | ۸۴۱       | ۶۳۴       |
| ۶۱۰       | ۸۰۹       | ۸۴۲       | ۶۳۵       |
| ۶۱۱       | ۸۱۱       | ۸۴۳       | ۶۳۶       |
| ۶۱۲       | ۸۱۲       | ۸۴۴       | ۶۳۷       |
| ۶۱۳       | ۸۱۳       | م۸۴۵      | ۶۳۸       |
| ۶۱۴       | ۸۱۴       | م۸۴۶      | ۶۳۹       |
| ۶۱۵       | ۸۱۶       | ۸۴۷       | ۶۴۰       |
| ۶۱۶       | ۸۱۷       | ۸۴۸       | ۶۴۱       |
| ۶۱۷       | ۸۱۸       | ۸۵۰       | ۶۴۲       |
| ۶۱۸       | ۸۲۰       | ۸۵۱       | ۶۴۳       |
| ۶۱۹       | ۸۲۱       | ۸۵۲       | ۶۴۴       |

| نمبر شمار | صدمت نمبر | نمبر شمار | صدمت نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۶۴۵       | ۸۵۳       | ۶۷۰       | ۸۸۱       |
| ۶۴۶       | ۸۵۵       | ۶۷۱       | ۸۸۲       |
| ۶۴۷       | ۸۵۶       | ۶۷۲       | ۸۸۳       |
| ۶۴۸       | ۸۵۷       | ۶۷۳       | ۸۸۴       |
| ۶۴۹       | ۸۵۸       | ۶۷۴       | ۸۸۵       |
| ۶۵۰       | ۸۶۰       | ۶۷۵       | ۸۸۶       |
| ۶۵۱       | ۸۶۱       | ۶۷۶       | ۸۸۷       |
| ۶۵۲       | ۸۶۲       | ۶۷۷       | ۸۸۸       |
| ۶۵۳       | ۸۶۳       | ۶۷۸       | ۸۸۹       |
| ۶۵۴       | ۸۶۴       | ۶۷۹       | ۸۹۰       |
| ۶۵۵       | ۸۶۵       | ۶۸۰       | ۸۹۱       |
| ۶۵۶       | ۸۶۶       | ۶۸۱       | ۸۹۳       |
| ۶۵۷       | ۸۶۷       | ۶۸۲       | ۸۹۴       |
| ۶۵۸       | ۸۶۸       | ۶۸۳       | ۸۹۵       |
| ۶۵۹       | ۸۶۹       | ۶۸۴       | ۸۹۷       |
| ۶۶۰       | ۸۷۰       | ۶۸۵       | ۸۹۸       |
| ۶۶۱       | ۸۷۱       | ۶۸۶       | ۹۰۱       |
| ۶۶۲       | ۸۷۲       | ۶۸۷       | ۹۰۲       |
| ۶۶۳       | ۸۷۳       | ۶۸۸       | ۹۰۳       |
| ۶۶۴       | ۸۷۴       | ۶۸۹       | ۹۰۴       |
| ۶۶۵       | ۸۷۵       | ۶۹۰       | ۹۰۵       |
| ۶۶۶       | ۸۷۶       | ۶۹۱       | ۹۰۶       |
| ۶۶۷       | ۸۷۷       | ۶۹۲       | ۹۰۷       |
| ۶۶۸       | ۸۷۸       | ۶۹۳       | ۹۰۸       |
| ۶۶۹       | ۸۷۹       | ۶۹۴       | ۹۱۰       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۶۹۵       | ۹۱۲       | ۷۲۰       | ۹۴۵       |
| ۶۹۶       | ۹۱۳       | ۷۲۱       | ۹۴۶       |
| ۶۹۷       | ۹۱۴       | ۷۲۲       | ۹۴۷       |
| ۶۹۸       | ۹۱۵       | ۷۲۳       | ۹۴۸       |
| ۶۹۹       | ۹۱۶       | ۷۲۴       | ۹۴۹       |
| ۷۰۰       | ۹۱۷       | ۷۲۵       | ۹۵۰       |
| ۷۰۱       | ۹۱۸       | ۷۲۶       | ۹۵۲       |
| ۷۰۲       | ۹۱۹       | ۷۲۷       | ۹۵۴       |
| ۷۰۳       | ۹۲۰       | ۷۲۸       | ۹۵۷       |
| ۷۰۴       | ۹۲۱       | ۷۲۹       | ۹۵۹       |
| ۷۰۵       | ۹۲۳       | ۷۳۰       | ۹۶۰       |
| ۷۰۶       | ۹۲۴       | ۷۳۱       | ۹۶۱       |
| ۷۰۷       | ۹۲۵       | ۷۳۲       | ۹۶۲       |
| ۷۰۸       | ۹۲۶       | ۷۳۳       | ۹۶۳       |
| ۷۰۹       | ۹۲۷       | ۷۳۴       | ۹۶۴       |
| ۷۱۰       | ۹۳۰       | ۷۳۵       | ۹۶۵       |
| ۷۱۱       | ۹۳۲       | ۷۳۶       | ۹۶۶       |
| ۷۱۲       | ۹۳۵       | ۷۳۷       | ۹۶۷       |
| ۷۱۳       | ۹۳۶       | ۷۳۸       | ۹۶۸       |
| ۷۱۴       | ۹۳۸       | ۷۳۹       | ۹۶۹       |
| ۷۱۵       | ۹۳۹       | ۷۴۰       | ۹۷۰       |
| ۷۱۶       | ۹۴۰       | ۷۴۱       | ۹۷۱       |
| ۷۱۷       | ۹۴۲       | ۷۴۲       | ۹۷۲       |
| ۷۱۸       | ۹۴۳       | ۷۴۳       | ۹۷۳       |
| ۷۱۹       | ۹۴۴       | ۷۴۴       | ۹۷۵       |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۷۴۵       | ۶۷۶       | ۷۷۰       | ۱۰۰۹      |
| ۷۴۶       | ۹۸۰       | ۷۷۱       | ۱۰۱۰      |
| ۷۴۷       | ۹۸۱       | ۷۷۲       | ۱۰۱۱      |
| ۷۴۸       | ۹۸۲       | ۷۷۳       | ۱۰۱۲      |
| ۷۴۹       | ۹۸۶       | ۷۷۴       | ۱۰۱۳      |
| ۷۵۰       | ۹۸۷       | ۷۷۵       | ۱۰۱۴      |
| ۷۵۱       | ۹۸۸       | ۷۷۶       | ۱۰۱۵      |
| ۷۵۲       | ۹۸۹       | ۷۷۷       | ۱۰۱۶      |
| ۷۵۳       | ۹۹۰       | ۷۷۸       | ۱۰۱۷      |
| ۷۵۴       | ۹۹۱       | ۷۷۹       | ۱۰۱۸      |
| ۷۵۵       | ۹۹۳       | ۷۸۰       | ۱۰۱۹      |
| ۷۵۶       | ۹۹۵       | ۷۸۱       | ۱۰۲۰      |
| ۷۵۷       | ۹۹۶       | ۷۸۲       | ۱۰۲۱      |
| ۷۵۸       | ۹۹۷       | ۷۸۳       | ۱۰۲۲      |
| ۷۵۹       | ۹۹۸       | ۷۸۴       | ۱۰۲۳      |
| ۷۶۰       | ۹۹۹       | ۷۸۵       | ۱۰۲۴      |
| ۷۶۱       | ۱۰۰۰      | ۷۸۶       | ۱۰۲۵      |
| ۷۶۲       | ۱۰۰۱      | ۷۸۷       | ۱۰۲۶      |
| ۷۶۳       | ۱۰۰۲      | ۷۸۸       | ۱۰۲۷      |
| ۷۶۴       | ۱۰۰۳      | ۷۸۹       | ۱۰۲۸      |
| ۷۶۵       | ۱۰۰۴      | ۷۹۰       | ۱۰۲۹      |
| ۷۶۶       | ۱۰۰۵      | ۷۹۱       | ۱۰۳۰      |
| ۷۶۷       | ۱۰۰۶      | ۷۹۲       | ۱۰۳۱      |
| ۷۶۸       | ۱۰۰۷      | ۷۹۳       | ۱۰۳۲      |
| ۷۶۹       | ۱۰۰۸      | ۷۹۴       | ۱۰۳۳      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۷۹۵       | ۱۰۳۴      | ۸۲۰       | ۱۰۷۲      |
| ۷۹۶       | ۱۰۳۶      | ۸۲۱       | ۱۰۷۳      |
| ۷۹۷       | ۱۰۳۷      | ۸۲۲       | ۱۰۷۴      |
| ۷۹۸       | ۱۰۳۸      | ۸۲۳       | ۱۰۷۵      |
| ۷۹۹       | ۱۰۳۹      | ۸۲۴       | ۱۰۷۶      |
| ۸۰۰       | ۱۰۴۰      | ۸۲۵       | ۱۰۷۸      |
| ۸۰۱       | ۱۰۴۱      | ۸۲۶       | ۱۰۷۹      |
| ۸۰۲       | ۱۰۴۲      | ۸۲۷       | ۱۰۸۰      |
| ۸۰۳       | ۱۰۴۳      | ۸۲۸       | ۱۰۸۱      |
| ۸۰۴       | ۱۰۴۴      | ۸۲۹       | ۱۰۸۲      |
| ۸۰۵       | ۱۰۴۵      | ۸۳۰       | ۱۰۸۳      |
| ۸۰۶       | ۱۰۴۶      | ۸۳۱       | ۱۰۸۴      |
| ۸۰۷       | ۱۰۴۷      | ۸۳۲       | ۱۰۸۵      |
| ۸۰۸       | ۱۰۴۹      | ۸۳۳       | ۱۰۸۶      |
| ۸۰۹       | ۱۰۵۲      | ۸۳۴       | ۱۰۸۷      |
| ۸۱۰       | ۱۰۵۳      | ۸۳۵       | ۱۰۸۸      |
| ۸۱۱       | ۱۰۵۵      | ۸۳۶       | ۱۰۸۹      |
| ۸۱۲       | ۱۰۵۷      | ۸۳۷       | ۱۰۹۰      |
| ۸۱۳       | ۱۰۵۸      | ۸۳۸       | ۱۰۹۱      |
| ۸۱۴       | ۱۰۶۲      | ۸۳۹       | ۱۰۹۲      |
| ۸۱۵       | ۱۰۶۳      | ۸۴۰       | ۱۰۹۳      |
| ۸۱۶       | ۱۰۶۵      | ۸۴۱       | ۱۰۹۵      |
| ۸۱۷       | ۱۰۶۶      | ۸۴۲       | ۱۰۹۱      |
| ۸۱۸       | ۱۰۶۷      | ۸۴۳       | ۱۰۹۷      |
| ۸۱۹       | ۱۰۶۸      | ۸۴۴       | ۱۰۹۸      |

| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۸۴۵       | ۱۱۰۱      | ۸۷۰       | ۱۱۳۰      |
| ۸۴۶       | ۱۱۰۲      | ۸۷۱       | ۱۱۳۱      |
| ۸۴۷       | ۱۱۰۳      | ۸۷۲       | ۱۱۳۲      |
| ۸۴۸       | ۱۱۰۴      | ۸۷۳       | ۱۱۳۳      |
| ۸۴۹       | ۱۱۰۵      | ۸۷۴       | ۱۱۳۴      |
| ۸۵۰       | ۱۱۰۶      | ۸۷۵       | ۱۱۳۵      |
| ۸۵۱       | ۱۱۰۷      | ۸۷۶       | ۱۱۳۷ م    |
| ۸۵۲       | ۱۱۰۸ م    | ۸۷۷       | ۱۱۳۸      |
| ۸۵۳       | ۱۱۰۹      | ۸۷۸       | ۱۱۳۹      |
| ۸۵۴       | ۱۱۱۰      | ۸۷۹       | ۱۱۴۰      |
| ۸۵۵       | ۱۱۱۱      | ۸۸۰       | ۱۱۴۱      |
| ۸۵۶       | ۱۱۱۲      | ۸۸۱       | ۱۱۴۲      |
| ۸۵۷       | ۱۱۱۳      | ۸۸۲       | ۱۱۴۳      |
| ۸۵۸       | ۱۱۱۴      | ۸۸۳       | ۱۱۴۴      |
| ۸۵۹       | ۱۱۱۵      | ۸۸۴       | ۱۱۴۵      |
| ۸۶۰       | ۱۱۱۶      | ۸۸۵       | ۱۱۴۷      |
| ۸۶۱       | ۱۱۱۷      | ۸۸۶       | ۱۱۴۹      |
| ۸۶۲       | ۱۱۱۸      | ۸۸۷       | ۱۱۵۰      |
| ۸۶۳       | ۱۱۱۹      | ۸۸۸       | ۱۱۵۳      |
| ۸۶۴       | ۱۱۲۱      | ۸۸۹       | ۱۱۵۴      |
| ۸۶۵       | ۱۱۲۲      | ۸۹۰       | ۱۱۵۵      |
| ۸۶۶       | ۱۱۲۳      | ۸۹۱       | ۱۱۵۶      |
| ۸۶۷       | ۱۱۲۶      | ۸۹۲       | ۱۱۵۸      |
| ۸۶۸       | ۱۱۲۷      | ۸۹۳       | ۱۱۵۹      |
| ۸۶۹       | ۱۱۲۸      | ۸۹۴       | ۱۱۶۰      |



| نمبر شمار | حدیث نمبر | نمبر شمار | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۸۹۵       | ۱۱۶۲      |           |           |
| ۸۹۶       | ۱۱۶۴      |           |           |
| ۸۹۷       | ۱۱۶۵      |           |           |
| ۸۹۸       | ۱۱۶۶      |           |           |
| ۸۹۹       | ۱۱۶۷      |           |           |
| ۹۰۰       | ۱۱۶۸      |           |           |
| ۹۰۱       | ۱۱۶۹      |           |           |
| ۹۰۲       | ۱۱۷۰      |           |           |
| ۹۰۳       | ۱۱۷۱      |           |           |
| ۹۰۴       | ۱۱۷۲      |           |           |
| ۹۰۵       | ۱۱۷۳      |           |           |
| ۹۰۶       | ۱۱۷۴      |           |           |
| ۹۰۷       | ۱۱۷۵      |           |           |

## سید صدیق حسن خان کی کتاب ”نزل الأبرار“

علامہ صدیق حسن خان صاحب نے اپنی کتاب ”نزل الأبرار بالعلم الماثور من الأدعية والأذکار“ میں علامہ نوویؒ کی ”الأذکار“ اور ”تحفۃ الذاکرین“ وغیرہ سے منتخب کر کے اذکار اور دعائیں کو جمع کیا، انہوں نے اس کتاب کے متعدد مقامات پر فضائل اعمال کے اندر ضعیف احادیث کے متعلق تسابلی برتنے پر امام نوویؒ کی تردید کی۔ اس کتاب کے مقدمہ میں وہ لکھتے ہیں: ہمیں (اپنی اس کتاب میں) زیادہ تر صحیح حدیثوں کو نقل کروں گا، لہذا مجھے اُمید ہے کہ یہ ایک جامع اور سب کے لیے قابل اعتماد کتاب ثابت ہوگی۔

لیکن مصنف اپنی اس کتاب کے متعلق صحیح محض ہونے کا دعویٰ کرنے کے باوجود اس میں ضعیف اور کمزور حدیثوں کو بکثرت درج کرنے پر مجبور نظر آتے ہیں اور گزشتہ ابواب میں یہ بات گزر چکی ہے کہ کسی ضعیف حدیث کے ضعف کو واضح کر دینے سے وہ حسن نہیں ہو جاتی اور نہ کسی قابل استدلال کتاب میں ذکر کے لائق ہو جاتی ہے۔

”نزل الأبرار“ میں درج شدہ ضعیف احادیث کی تعداد سرسری تلاش سے ہمیں (۱۳۳) ملیں، اگر کچھ دقیقہ نظری سے تلاش کی جائے، تو مزید ضعیف احادیث اس میں ملیں گی۔ اختصار کی خاطر صرف ان کے نمبرات اگلے صفحے پر لکھے جاتے ہیں۔

| حدیث نمبر | حدیث نمبر | حدیث نمبر | حدیث نمبر |
|-----------|-----------|-----------|-----------|
| ۳۱        | ۱۶۴       | ۲۸۲       | ۲۱۸       |
| ۴۴        | ۱۶۶       | ۲۸۱       | ۲۱۷       |
| ۴۴        | ۱۶۷       | ۲۸۱       | ۲۱۵       |
| ۴۸        | ۱۶۹       | ۲۸۲       | ۲۱۲       |
| ۵۰        | ۱۶۹       | ۲۸۷       | ۲۱۹       |
| ۵۱        | ۱۳۰       | ۲۷۹       | ۲۱۹       |
| ۵۱        | ۱۳۰       | ۲۷۳       | ۲۱۱       |
| ۶۱        | ۱۳۰       | ۲۷۰       | ۲۱۲       |
| ۶۴        | ۱۳۰       | ۲۶۶       | ۲۱۱       |
| ۶۴        | ۱۳۲       | ۳۰۲       | ۲۴۷       |
| ۶۵        | ۱۳۳       | ۳۰۰       | ۲۴۵       |
| ۶۵        | ۱۴۰       | ۲۹۹       | ۲۴۱       |
| ۳۵۰       | ۱۴۰       | ۲۹۲       | ۲۳۴       |
| ۳۴۶       | ۱۳۲       | ۲۹۰       | ۲۳۴       |
| ۳۴۰       | ۱۰۳       | ۲۸۶       | ۲۳۵       |
| ۳۴۰       | ۱۱۰       | ۲۸۶       | ۲۲۰       |
| ۳۴۰       | ۱۱۲       | ۲۸۴       | ۲۲۰       |
| ۳۳۵       | ۱۱۳       | ۲۸۴       | ۲۶۳       |
| ۳۳۳       | ۱۱۴       | ۲۸۵       | ۲۶۱       |
| ۳۳۳       | ۱۱۸       | ۱۷۰       | ۲۵۸       |
| ۳۲۵       | ۱۱۹       | ۱۸۴       | ۲۵۶       |
| ۳۱۷       | ۱۲۲       | ۱۵۱       | ۲۵۶       |
| ۳۱۶       | ۱۲۲       | ۱۵۷       | ۲۵۴       |
| ۳۱۳       | ۱۲۴       | ۱۵۹       | ۲۴۹       |
| ۳۱۰       | ۴۷        | ۱۶۴       | ۲۸۵       |

| جلد و صفحہ نمبر | جلد و صفحہ نمبر | جلد و صفحہ نمبر |
|-----------------|-----------------|-----------------|
|                 | ۶۵              | ۳۹۳             |
|                 | ۶۶              | ۳۸۸             |
|                 | ۶۶              | ۳۸۳             |
|                 | ۷۰              | ۳۸۲             |
|                 | ۷۶              | ۳۷۲             |
|                 | ۷۶              | ۳۷۲             |
|                 | ۷۷              | ۳۷۲             |
|                 | ۸۰              | ۳۷۱             |
|                 | ۸۲              | ۳۷۰             |
|                 | ۸۳              | ۳۶۸             |
|                 | ۸۴              | ۳۵۹             |
|                 | ۱۰۱             | ۳۵۵             |
|                 | ۱۰۱             | ۳۵۰             |
|                 |                 | ۳۵۱             |
|                 |                 | ۳۴۹             |
|                 |                 | ۳۴۹             |
|                 |                 | ۲۹۶             |
|                 |                 | ۲۹۴             |
|                 |                 | ۳۰۷             |
|                 |                 | ۳۰۶             |
|                 |                 | ۳۰۳             |

## ضعیف احادیث نقل کرنے میں اسلاف کا طریقہ کار

قارئین کو علم ہوگا کہ یہ بحث اسی کتاب کے مقدمہ میں کئی مقامات پر آچکی ہے، جس میں ہمیں نے عقائد، احکام اور صحیح احادیث کی کتابوں کے مصنفین کے طریقہ کار کی وضاحت کی اور ان میں منقول روایات کو پیش کرتے ہوئے بتایا کہ: کیا وہ تمام کی تمام صحیح ہیں؟ ہمیں نے ان میں سے ایک (محدث و مصنف) کو بھی اس شرط کو پورا کرنے والا نہیں پایا، بلکہ عقائد کی کتاب میں تو بے اصل روایات اور اسرائیلیات سے بھری پڑی ہیں۔ احکام و مسائل کی کتب میں بھی ضعیف اور منکر احادیث ہیں۔ بخاری و مسلم کے علاوہ دیگر کتب صحاح کا حال بھی اس سے مختلف نہیں ہے۔ امام بخاری و امام مسلم کی صحیحین کے علاوہ دوسری تالیفات بھی ہیں، امام بخاری کی دیگر تصنیفات میں مذکورہ احادیث کے متعلق تہہ کے تحت تفصیلی گفتگو گزر چکی ہے۔

جہاں تک امام مسلم کا تعلق ہے، تو مسلم شریف کے علاوہ آپؑ نے اور کتابیں بھی تحریر فرمائی تھیں؛ لیکن آپؑ کی اکثر کتابوں کا آج کچھ پتہ نہیں چلتا۔ اب صرف دو کتابیں ”مقدمہ صحیح مسلم“ اور ”کتاب التمییز“ دستیاب ہیں اور جو کتابیں گمشدگی کی نذر ہو گئیں، ان میں سے ”کتاب الجامع علی الأبواب“ اور ”المسند الکبیر علی الرجال“ کے نام علامہ ذہبیؒ نے (۱) امام حاکم کے حوالے سے ذکر کئے ہیں اور غالباً امام مسلمؒ نے ان میں صحت کا دیبا التزام نہیں فرمایا ہوگا؛ جیسا ”صحیح مسلم“ میں کیا۔ اس بحث کے اختتام پر مشہور علماء سلف کے طرز و طریقہ کار کی وضاحت کے لیے میں نے اس عنوان کا اضافہ کیا ہے، کیونکہ وہی حضرات ہر کوچہ علم میں ہمارے رہبر ہیں۔

## ”موطا“ میں امام مالک رحمۃ اللہ علیہ کا طریقہ کار

علامہ سیوطیؒ علامہ ابن حزمؒ کی کتاب ”مواہب الدیانة“ کے حوالے سے ان کا یہ قول نقل کرتے ہیں: ”میں نے ”موطا مالک“ کی روایات اور سفیان بن عیینہؒ کی احادیث کو شمار کیا، تو ہر ایک کتاب کی مرفوع روایات میں سے پانچ سو سے زائد کو متصل اور تین سو سے زائد کو مرسل پایا۔ ”موطا مالک“ میں ستر سے زائد احادیث وہ ہیں، جن پر خود امام مالکؒ نے عمل نہیں کیا اور اس میں ضعیف حدیثیں بھی شامل ہیں، جن کے ضعف کو اکثر علماء نے واضح کیا ہے۔“ (۲)

مولانا عبدالحی لکھنؤویؒ رقمطراز ہیں۔ اس کتاب میں کوئی موضوع حدیث نہیں ہے۔ ہاں ضعیف احادیث ہیں، جن میں سے اکثر کا ضعف ہلکا سا ہے، جو کثرت طرق سے شتم ہو جاتا ہے اور بعض روایتوں کا ضعف شدید ہے؛ لیکن معترض نہیں؛ کیونکہ صحیح سندوں سے اسی طرح کی احادیث (دوسری جگہوں پر) منقول ہیں۔ (۳)

علامہ محمد حسن سنہلی تحریر کرتے ہیں: ”دوسری بات یہ ہے کہ: ”موطا“ کے بہت سے راویوں میں کلام ہے۔ انہیں مکمل فیراویوں میں سے عبدالکریم ابوامیہ ہے، جن کو محدثین نے ساقط اور ضعیف قرار دیا؛ حتیٰ کہ بعض نے ان کے قابل کثرت اور متروک ہونے پر اجماع کا دعویٰ کیا ہے اور وہ امام مالک کے استاذ ہیں۔ اس حالت میں ”موطا مالک“ کی حدیثیں کیسے صحیح ہو سکتی ہیں؟ جبکہ اس کے اندر مرسل و منقطع حدیثیں اور ایسے آثار بھی درج ہیں، جن کی بڑی تعداد موصول نہیں ہے اور جو احادیث معنی (متصل کے علم میں) ہیں، ان سے بہت کم ہیں۔ (۱)

## بخاری و مسلم کی احادیث کا عمومی حکم

علامہ ستاویں استاذ ابواسحاق اسفرائینی سے نقل کرتے ہیں۔ ماہرین فرق حدیث کا اس بات پر اتفاق ہے کہ جو احادیث متفق علیہ ہیں، ان کی سند اور متن بالکل قطعی اور یقینی ہے اور اس میں کسی طرح کا اختلاف نہیں ہے اور جو کچھ اختلاف ہے، وہ اس کے طرق اور راویوں میں ہے، جو شخص صحیحین کی کسی حدیث کے برخلاف کوئی حکم بیان کرے اور اس کے پاس حدیث کی کوئی قابل قبول تاویل نہ ہو، تو ہم اس کے حکم کو چھوڑ دیں گے؛ کیونکہ ان احادیث کو اُمت میں قبول عام حاصل ہو گیا ہے۔ (۲)

## صحیح بخاری کی ضعیف قرار دی ہوئی روایات

علامہ قسطلانی لکھتے ہیں: مصنف وہ حدیث ہے، جس کے ضعف پر اجماع و اتفاق نہ ہو؛ بلکہ بعض حضرات کے ضعیف کہنے اور بعض حضرات کے قوی قرار دینے کی وجہ سے اس کی سند یا متن میں ضعف آگیا ہو، یہ قسم ضعیف حدیث سے اعلیٰ درجہ کی ہے اور ”بخاری“ میں اسی قسم کی حدیثیں ہیں۔ (۳)

محدث کبیر علامہ شبیر احمد عثمانی تحریر کرتے ہیں علامہ ابن الجوزی نے ضعیف کی ایک دوسری نئی قسم نکالی اور اس کا نام مصنف رکھا۔ مصنف وہ حدیث ہے، جس کے ضعف پر اجماع نہ ہو؛ بلکہ بعض محدثین کی تضعیف اور بعض کی طرف سے قوی قرار دیئے جانے کی وجہ سے اس کی سند یا متن میں ضعف آگیا ہو۔ اس کا درجہ مثلاً ضعیف حدیث سے اونچا ہے، یہ قسم وہاں پائی جاتی ہے، جب دو حکموں میں سے کوئی حکم راجح نہ ہو، یا ضعیف حدیث کو ترجیح دی گئی ہو، ویسے جن کتابوں میں صحیح حدیث کا التزام کیا گیا ہے، حتیٰ کہ ”بخاری“ میں بھی اس قبیل کی حدیثیں موجود ہیں۔ (۴)

## صحیح بخاری کی ضعیف اور اس کی تعلیقات میں مرفوع و موقوف روایات

حافظ ابن حجرؒ تحریر فرماتے ہیں: تعلیقات سے مراد وہ حدیثیں ہیں، جس کی سند کے ابتدائی حصہ کے ایک یا اس سے زیادہ راوی مذکور نہ ہوں (ایسی روایات کو) امام بخاریؒ کبھی جزم (یقین) کے صیغہ: جیسے "قال" کے ساتھ بیان فرماتے ہیں اور کبھی جزم کے ساتھ بیان نہیں کرتے؛ بلکہ "یروى" جیسے الفاظ استعمال کرتے ہیں۔ پہلے صیغہ سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ آپؐ جس راوی سے حدیث تعلیفاً بیان کر رہے ہیں، وہاں تک سلسلہ سند صحیح ہے اور اس میں وہ امور بھی ہوتے ہیں، جو ان کی شرائط کے ساتھ لاحق ہیں اور وہ امور بھی ہوتے ہیں، جو ان کی شرائط کے ساتھ لاحق نہیں ہوتے۔ دوسرے صیغہ والی روایتیں کبھی دوسرے محدثین کی شرط پر صحیح ہوتی ہیں، کبھی حسن اور جہت و استدلال کے قائل ہوتی ہیں اور کبھی ضعیف ہوتی ہیں؛ لیکن (ان کا ضعف) اس وجہ سے نہیں ہوتا کہ اس کے کسی راوی پر جرح ہے؛ بلکہ اس کی سند میں تھوڑا سا انقطاع ہونے کی وجہ سے ضعف پیدا ہو جاتا ہے۔ دوسرا صیغہ، صیغہ تریض کہلاتا ہے (اس صیغہ کے ساتھ بیان کی ہوئی روایتیں) صحیح اور غیر صحیح دونوں طرح کی ہوتی ہیں۔ (صیغہ تریض سے بیان کی ہوئی) احادیث کی پہلی قسم صحیح ہوتی ہے؛ لیکن امام بخاریؒ کی شرط پر نہیں، ان میں سے بعض حدیثیں حسن ہوتی ہیں اور بعض ضعیف فرد ہوتی ہیں؛ لیکن ان کے موافق عمل ہوتا ہے اور بعض ایسی ضعیف ہوتی ہیں، جن کا ضعف کسی سے ختم نہیں ہوتا۔ موقوف حدیثوں میں جو حدیث امام بخاریؒ کے نزدیک صحیح ہوتی ہے، وہ اس کو جزم کے صیغہ کے ساتھ بیان کرتے ہیں؛ اگرچہ ان کی شرط پر نہ ہو اور جس کی سند میں ضعف ہو، یا انقطاع ہو، تو اس کو جزم کے صیغہ کے ساتھ بیان نہیں کرتے؛ مگر یہ کہ دوسری سند سے منقول ہونے کی وجہ سے، یا اس حدیث کے مشہور ہونے کی وجہ سے اس کا ضعف ختم ہو گیا ہو۔ (۱)

علامہ بدرالدین عینیؒ رقمطراز ہیں: متابعات اور شواہد میں بعض ضعیف راویوں کی روایات بھی شامل ہیں اور صحیح بخاریؒ میں ایسے راویوں کی ایک جماعت ہے، جن کو محدثین نے متابعات اور شواہد کے طور پر ذکر کیا ہے؛ لیکن ہر ضعیف راوی ایسا نہیں ہوتا اسی وجہ سے دارقطنیؒ وغیرہ محدثین کہتے ہیں کہ: فلان راوی قابل اعتبار ہے اور فلان قابل اعتبار نہیں ہے، پھر علامہ عینیؒ نے اس کی چند مثالیں ذکر کیں۔ (۲)

وہ احادیث جن پر محدثین نے تنقید کی اور ان کو شہرت حاصل نہیں ہو سکی

علامہ نوویؒ "شرح مسلم" کے "مقدمہ" میں لکھتے ہیں محدثین کی ایک جماعت نے بخاری و مسلم کی ایسی احادیث

کی نشاندہی کی ہے، جن میں ان حضرات نے اپنی شرائط پر عمل نہیں کیا اور وہ حدیث اس درجہ سے گر گئی، جس کا انہوں نے التزام کیا تھا۔ علامہ دارقطنیؒ نے اس موضوع پر ایک کتاب تصنیف فرمائی، جس کا نام ”الاستدراکات والتبصیح“ ہے۔ اس میں دونوں کتابوں کی دوسو حدیثیں ہیں۔ ابو مسعود شافعیؒ نے بھی صحیحین کی اس طرح کی احادیث کو بیان کیا ہے۔ ابو علی الغسانیؒ نے بھی اپنی کتاب ”تفہید المہمل فی جزء العلل“ میں اس کو ذکر کیا ہے، جس کا اکثر حصہ راویوں پر مشتمل ہے؛ لیکن ان تمام اعتراضات کا یا اکثر کا جواب دیدیا گیا ہے۔ علامہ ابن الصلاحؒ ”مقدمہ“ میں لکھتے ہیں: بخاری و مسلم کی جن حدیثوں پر گرفت کی گئی اور قابل اعتماد محدثین نے ان پر جرح کی ہے، تو اس کی قبولیت پر اجماع نہ ہونے کی وجہ سے وہ ہماری ذکر کردہ بات سے مستثنیٰ ہے۔ حافظ ابن حجرؒ تحریر کرتے ہیں: علامہ نوویؒ کا یہ کہنا ”تمام یا اکثر اعتراضات کا جواب دیدیا گیا“ بالکل صحیح ہے۔ (۱)

## صحیح مسلم میں شواہد کے متعلق امام مسلمؒ کا عمل

علامہ نوویؒ تحریر فرماتے ہیں، نکتہ چینیوں نے امام مسلمؒ پر اعتراض کیا ہے کہ: وہ اپنی صحیح میں دوسرے درجہ کے ضعیف اور متوسط راویوں کی ایسی جماعت سے روایت کرتے ہیں، جو صحیح کی شرائط کے مناسب نہیں ہیں۔ اس بارے میں امام مسلمؒ پر نکتہ چینی کی کوئی گنجائش نہیں ہے؛ کیونکہ ان اعتراضات کے کئی جوابات دیئے گئے ہیں، جن کو امام ابو عمرو بن الصلاحؒ نے نقل فرمایا ہے۔ (ان میں سے) دوسرا جواب یہ ہے کہ ایسی روایات، متابعات اور شواہد میں پیش کی گئی ہیں، نہ کہ اصول میں اور اس کی دلیل یہ ہے کہ امام مسلمؒ پہلے صاف ستھری سند سے ایک حدیث ذکر کرتے ہیں، جس کے راوی ثقہ اور مضبوط ہوتے ہیں اور اس کو اصل قرار دیتے ہیں، پھر اس کے بعد متابعت کے طور پر تاکید و تقویت کے لیے یا (اس حدیث کے اندر) بچھلی حدیث میں (پوشیدہ) فائدہ کو ظاہر کرنے والی زیادتی کے پائے جانے کی وجہ سے ایک یا چند دیگر ضعیف سندوں سے دوسری روایت نقل کرتے ہیں۔ حاکم ابو عبد اللہ (نیساپوریؒ) نے بھی ”صحیح مسلم“ میں ایسے ضعیف راویوں سے جو صحیح کی شرائط پر پورے نہیں اترتے روایت نقل کرنے پر متابعت اور شواہد ہی کا ذکر پیش کیا ہے۔ ان میں سے چند راوی یہ ہیں: مطر الوراق، یقینہ بن الولید، محمد بن اسحاق بن یسار، عبد اللہ بن عمر العمری، نعمان بن رائد، امام مسلمؒ نے شواہد کے طور پر ان راویوں سے اور ان جیسے دوسرے راویوں سے روایتیں لی ہیں۔ (۲)

## مقدمہ مسلم میں امام مسلمؒ کا طریقہ کار

صحیح مسلم میں درج شدہ احادیث اور مقدمہ مسلم میں نقل کردہ حدیثوں کے درمیان محدثین کرام تفریق کرتے ہیں۔



چنانچہ حافظ ابن قیمؒ تحریر کرتے ہیں: تم کہتے ہو کہ امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں سفیان بن حسینؒ سے روایت نقل کی ہے؛ حالانکہ ایسا نہیں ہے؛ بلکہ انہوں نے اپنی کتاب ”صحیح مسلم“ کے مقدمہ میں ان کی روایت کو ذکر کیا ہے اور امام مسلمؒ نے مقدمہ (کی احادیث) میں صحت کی شرط نہیں لگائی؛ جیسا کہ ”صحیح مسلم“ میں لگائی ہے۔ مقدمہ کی حیثیت الگ ہے اور آپؐ کی دیگر کتابوں کی حیثیت الگ ہے اور اس سلسلے میں کسی محدث کو کوئی شبہ نہیں ہے۔ (۱)

## مقدمہ مسلم کے بعض راویوں کے حالات

ذیل میں مقدمہ مسلم کے بعض راویوں کے حالات درج کئے گئے ہیں، جن کو علامہ ذہبیؒ نے نقل کر کے ان پر جرح فرمائی ہے۔

- (۱) میمون بن ابی شعیب عن عائشہ رضی اللہ عنہا: علامہ ذہبیؒ ان کے متعلق رقمطراز ہیں: یحییٰ بن معینؒ نے ان کو ضعیف قرار دیا۔ (۲) نیز وہ (۳) فرماتے ہیں: ابن معینؒ نے کہا ضعیف ہے۔ ابو حاتم نے فرمایا: صالح الحدیث ہے۔ امام ابو داؤدؒ کا قول ہے: عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا کو انہوں نے نہیں پایا۔
- (۲) یحییٰ بن فلان الانصاری عن ابیہ: علامہ ذہبیؒ لکھتے ہیں: (یہ راوی) مجہول ہے۔ (۳) اور یہ بھی فرمایا: معلوم نہیں یہ کون شخص ہے۔ (۵)

- (۳) یحییٰ بن التوکل: آپؐ تحریر فرماتے ہیں: کئی حضرات نے ان کو (یحییٰ کو) ضعیف قرار دیا۔ (۱) اسی طرح وہ (۴) لکھتے ہیں: محدث ابن المدینیؒ اور امام نسائیؒ نے ان کو ضعیف کہا، ابن معینؒ کا قول ہے کہ: یہ کچھ نہیں ہے۔ امام احمدؒ کا ارشاد ہے: نہایت کمزور ہے۔ امام ابو ذرؒ کا قول ہے: وہ حدیث میں ضعیف ہے۔

## حضرت امام احمد حنبلؒ اور مسند میں آپؐ کا طریقہ عمل

علامہ ابن جوزیؒ رقمطراز ہیں: کسی محدث نے مجھ سے دریافت کیا: کیا ”مسند احمد“ میں ایسی احادیث ہیں، جو صحیح نہیں ہیں؟ میں نے جواب میں کہا: ہاں؛ یہ جواب (عظیم) مسلک والے افراد پر گراں گزرا؛ مگر میں نے اس کو جو امی حجاج کا نتیجہ سمجھتے ہوئے اس بات کو چند اسامیت نہیں دی؛ لیکن ان لوگوں نے اس کی تردید میں فتوے تحریر کئے۔ اہل خراسان کی جماعت نے جن میں ابو العلاء اہمہدائیؒ بھی شامل ہیں، اس جواب کو خوب بڑھا چڑھا کر پیش کیا اور اس قول کے قائل کی بہت مذمت

۱۔ انروسیہ ص ۱۹۷۔ ۲۔ دیوان الفقہاء حدیث نمبر ۳۳۲۱۔ ۳۔ میزان حدیث نمبر ۸۹۶۵۔

۴۔ دیوان الفقہاء حدیث نمبر ۳۶۷۴۔ ۵۔ میزان حدیث نمبر ۹۶۰۳۔ ۶۔ دیوان الفقہاء حدیث نمبر ۳۶۷۸۔ ۷۔ میزان حدیث نمبر ۹۶۱۳۔

کی۔ میں حیرت و استعجاب میں ڈوب گیا اور اپنے دل میں کہا: تعجب ہے!! اہل علم بھی کس طرح عام لوگوں کی مانند ہو گئے اور اس کی وجہ صرف یہ ہے کہ انہوں نے ایک حدیث سنی اور اس کے صحیح یا ضعیف ہونے کی تحقیق کے بغیر یہ خیال کرنے لگے کہ جس نے بھی وہ بات کہی، جو میں نے کہی تھی، اس نے ان روایات پر اعتراض کیا، جن کو امام احمدؒ نے نقل فرمایا ہے؛ حالانکہ بات ایسی نہیں ہے۔ امام احمدؒ نے (اپنی مسند میں) مشہور صحیح اور ضعیف ہر طرح کی روایات جمع کیں، پھر انہوں نے خود اپنی روایت کردہ بہت سی حدیثوں کو چھوڑ دیا، ان کو قبول کیا، نہ ان کو اپنا مسلک قرار دیا۔ کیا نبیؐ سے وضو کرنے کی حدیث کو خود آپؐ نے مجھول نہیں کہا؟ جو شخص بھی ابو بکر خلالؓ کی تصنیف ”کتاب الحلال“ کا مطالعہ کرے گا، وہ اس میں ایسی بہت ساری احادیث دیکھے گا، جو ”مسند احمد“ میں ہیں اور امام احمدؒ نے ان پر جرح کی ہے۔ قاضی ابویعلیٰ محمد بن الحسن الفراءؒ کی ایک تحریر نبیؐ کے متعلق میں نے نقل کی تھی، جس میں وہ رقمطراز ہیں:

امام احمدؒ نے اپنی مسند میں صحیح اور ضعیف سے صرف نظر کرتے ہوئے مشہور روایات کو جمع کر دیا ہے، اس پر حضرت عبداللہ (صاحب زادۃ امام احمدؒ) کا یہ قول بھی دلالت کرتا ہے۔ وہ فرماتے ہیں: میں نے اپنے والد محترم سے کہا: آپ ربیع بن حراش عن حذیفہ والی حدیث کے متعلق کیا کہتے ہیں؟ آپؒ نے فرمایا: جس کو عبدالعزیز بن ابی رواد روایت کرتے ہیں؟ میں نے کہا ہاں! فرمایا: (دوسری گئی) احادیث اس کے خلاف ہیں۔ میں نے عرض کیا: پھر آپؒ نے اس کو مسند میں (کیوں) ذکر کیا؟ آپؒ نے فرمایا: مسند میں میں نے مشہور روایتوں کو نقل کرنے کا ارادہ کیا ہے، اگر میں صرف ان روایتوں کو نقل کرنے کا ارادہ کرتا، جو میرے نزدیک صحیح ہیں، تو اس مسند کا تھوڑا سا حصہ ہی نقل کر پاتا۔

مگر اسے میرے بننے احادیث کے سلسلے میں تم میرے طریقہ کار سے واقف ہو، میں ایسی ضعیف حدیث کی مخالفت نہیں کرتا، جس کے خلاف اس باب میں اس سے صحیح سے کوئی دوسری حدیث نہ ہو۔ قاضی ابویعلیٰؒ فرماتے ہیں: امام احمدؒ نے اپنے متعلق خود بتا دیا کہ مسند میں ان کا طریقہ کیا ہے؛ لہذا جس شخص نے مسند کو صحت کا معیار بنایا، اس نے آپؒ کی مخالفت کی اور آپؒ کے مقصد کو نظر انداز کر دیا۔ (۱)

## صاحب ”تحقیق المقال“ کا احساس

میں (مؤلف) کہتا ہوں: مجھے بے حد رنج ہوتا ہے کہ اس دور کے علماء اپنی کوتاہ علمی کی وجہ سے عام لوگوں کے مانند ہو گئے ہیں، جب ان کی نظروں سے کوئی موضوع حدیث گزرتی ہے، تو وہ یوں کہہ دیتے ہیں: ”ایک روایت میں آیا ہے۔“ ہمت و حوصلوں کی یہ پستی لائق آہ و بکا ہے۔ ”لا حول ولا قوۃ إلا باللہ العلیٰ العظیم۔“

## علامہ ابن تیمیہؒ اور ان کی کتاب ”الکلم الطیب“ کی احادیث

علامہ شیخ ناصر الدین البانیؒ نے اس کتاب پر تحقیقی کام کیا اور تصحیح کے ساتھ احادیث کے حوالے بھی نقل کئے، اس کتاب میں کل (۲۵۳) حدیثیں ہیں اور شیخ ناصرؒ نے جن پر ضعف کا حکم لگایا، ان کی تعداد (۵۹) ہے، جبکہ چار حدیثوں کو موضوع قرار دیا۔

### ضعیف اور موضوع احادیث کو نقل کرنے میں علامہ ابن تیمیہؒ کا طریقہ کار

علامہ ابن تیمیہؒ بعض کتابوں میں ضعیف اور منکر روایات بھی ضعف کی نشاندہی کئے بغیر ذکر کر دیتے ہیں؛ جیسے کتاب ”مدارج السالکین“ میں کیا۔ علامہ عبدالفتاح ابو نعہؒ ”الاجوبہ“ (۱) پر اپنی تعلیقات میں تحریر کرتے ہیں: ابن تیمیہؒ جب ایسی حدیث روایت فرماتے ہیں، جو ان کے معروف مسلک کے مطابق ہوتی ہے، تو اس کو قوی ثابت کرنے کے لیے ایڑی چوٹی کا زور لگا دیتے ہیں؛ حتیٰ کہ پڑھنے والا گمان کرنے لگتا ہے کہ یہ حدیث، تو اتر کی قبیل سے ہے، حالانکہ وہ ضعیف یا غریب یا منکر حدیث ہوتی ہے۔ بطور مثال ایک حدیث کی طرف یہاں اشارہ کرتا ہوں، جو ازالمعاد (۲) میں ہے، جس کے الفاظ یہ ہیں: ”ثم تلبثون ما لبثتم ثم تبعث الصالحة“۔ پھر فرمایا: اس مہتمم بالشان حدیث کی عظمت و جلال خود یہ بتا رہی ہے کہ اس حدیث شریف کا ظہور مشکاۃ نبوت ہی سے ہوا ہے، پھر آپؐ نے یکے بعد دیگرے ان تمام کتابوں کے نام ذکر کئے، جن میں یہ حدیث مروی ہے؛ حالانکہ وہ کتابیں ضعیف، منکر اور موضوع احادیث سے بڑھنے میں مشہور ہیں اور یہ ابن تیمیہؒ کی علمی حیثیت سے کوئی دھمکی جیسی بات بھی نہیں ہے؛ لیکن عادت اور مسلک کے غلبہ کی وجہ سے کتابوں کی لمبی فہرست ذکر کر دی اور حدیث کی صحت و قوت سے مرعوب کرنے کے لیے ان کتب حدیث کے مؤلفین کی تعریف و تعظیم میں کئی صفحے لکھ دیئے؛ حالانکہ علامہ ابن تیمیہؒ (۳) مذکورہ حدیث کو نقل کرنے کے بعد تحریر فرماتے ہیں: یہ حدیث ”غریب جداً“ ہے اور اس کے بعض الفاظ میں نکارت پائی جاتی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ بھی (۴) اس حدیث کو ”غریب جداً“ قرار دیتے ہیں۔ ابن تیمیہؒ کے اس طریقہ کار کی وجہ سے اس طرح کی ان احادیث میں بحث و تحقیق اور غور و فکر کی ضرورت ہے، جن کو آپؐ روایت کرتے ہیں اور اپنی کتاب میں ان کی تعریف کرتے ہیں؛ جبکہ وہ ایسی کتابوں میں ہوتی ہیں، جن میں ضعیف، منکر اور موضوع روایات درج ہوتی ہیں (ملخصاً) (۵)

۱۔ الاجزہ ۱ ص ۱۳۰۔ ۲۔ ازالمعاد ۳/۵۳۔ ۳۔ تاریخ ابن تیمیہ ۸۰/۵۔

۴۔ الاجزہ ۱ ص ۵۷۔ ۵۔ الاجزہ ۱ ص ۱۲۳۔

## موضوع روایتیں ذکر کرنے میں علامہ ذہبیؒ کا طریقہ کار

شیخ عبدالفتاح ابوندہ "الاجوبہ" پر اپنی تعلیقات میں تحریر کرتے ہیں "علامہ ذہبیؒ نے "کتاب الکبائر" میں احادیث کے سلسلے میں بہت تساہل سے کام لیا ہے، چنانچہ اس کتاب میں بہت ساری ضعیف احادیث اور بعض موضوع روایتوں کو بھی کر دیا۔ شہید آپؒ وعظ و نصیحت کے موقعوں پر اس کو جائز سمجھتے ہوں، جیسا کہ آپؒ کے پیشرو علامہ ابن الجوزیؒ کا عمل تھا۔ قاری کے فائدہ کے لیے مذکورہ کتاب کی بعض موضوع روایات کی طرف یہاں اشارہ کیا جاتا ہے۔

(۱) نماز چھوڑنے کے سلسلہ میں (۱) محمد بن علی بن عباس البغدادی عطار کی سند سے ایک لمبی حدیث جس کا باطل ہونا صاف ظاہر ہے، ذکر کی۔ جس کو ضعیف و باطل قرار دیتے ہوئے (۲) آپؒ خوراقم ہیں: محمد بن علی نے نماز چھوڑنے والے کے متعلق ایک باطل حدیث ابو بکر بن زیاد نیشاپوری کی طرف منسوب کر دی۔ حافظ ابن حجر بھی (۳) عطار ہی کے تذکرہ میں اس حدیث کا ایک ٹکڑا ذکر کرنے کے بعد فرماتے ہیں: احادیث طریقہ میں سے اس حدیث کا باطل ہونا بالکل ظاہر ہے۔

(۲) گناہ کبیرہ "والدین کی نافرمانی" کے تحت (۴) حضرت حسین بن علی رضی اللہ عنہما کی روایت سے مرفوعاً نقل کرتے ہیں: اگر لفظ آف سے بھی کم کوئی اور لفظ ہوتا، تو اللہ تعالیٰ اس سے بھی منع فرماتے۔ اس کی سند میں اصرم بن حوشب ہے، جن کے بارے میں مؤلف ذہبیؒ خود (۵) تحریر فرماتے ہیں: محدث یحییٰ نے اس کے بارے میں فرمایا کہ: وہ کذاب اور خبیث ہے۔ ابن حبانؒ کا کہنا ہے کہ: وہ ثقہ لوگوں کی سند سے احادیث گزر لیتا تھا۔

(۳) گناہ کبیرہ "لواطت" کے متعلق تین حدیثیں نقل کیں، جن پر محدثین نے وضع کا حکم لگایا ہے۔

(۴) گناہ کبیرہ "شراب پینے" کی وعید میں دو موضوع حدیثیں ذکر کیں: پہلی حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت

سے (۶) اور دوسری حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے (۷)

اہم ذہبیؒ کی دوسری کتاب "العلو للعلی العفاز" میں بھی کچھ تساہل پایا جاتا ہے، لیکن اس میں آپؒ نے احادیث کو سند کے ساتھ ذکر کیا، جس کی وجہ سے عیب کچھ ہلکا ہو گیا۔

## "البيان في شرح عقود اهل الإيمان" میں موضوع احادیث اور ابوازئیؒ وابن مندہؒ کا عمل

علامہ ذہبیؒ (۸) رقمطراز ہیں: قاری ابوالحسنؒ اگر یہ کتاب "البيان في شرح عقود اهل الإيمان" تالیف نہ فرماتے، تو بہتر ہوتا۔ انہوں نے اس میں موضوع اور بالکل بے اصل روایات کو درج کر دیا۔ ابن عساکرؒ نے اپنی کتاب (۹)

۱۔ اکبر ص/۳۲۔ ۲۔ میزان الاعتدال ۳/۷۰۶۔ ۳۔ لسان المیزان ۵/۲۹۵۔ ۴۔ ح. اکبر ص/۳۰۔ ۵۔ میزان ۱/۱۲۶۔

۶۔ اکبر ص/۸۰۔ ۷۔ ایضاً ص/۲۸۔ ۸۔ میزان ۱/۲۲۷۔ ۹۔ کتب المعتمد فیما نسب إلى الامام أبي الحسن الأشعري ص/۳۲۴۔

مذکورہ کتاب اور اس کے مؤلف کی دیگر کتابوں کے بارے میں بڑی تفصیلی گفتگو فرمائی ہے۔ شیخ الاسلام ابن تیمیہ اپنے تفسیری مجموعہ مطبوعہ ہند میں سورۃ اہلق کی تفسیر کے تحت (۱) تحریر فرماتے ہیں: صفات باری کے موضوع پر ابوبعلی اہوازی کی ایک تصنیف ہے، جس میں انہوں نے جھوٹی سچی ہر طرح کی روایات درج کر دی ہیں اور یہی حال عبدالرحمن بن مندہ کے مجموعہ روایات کا بھی ہے؛ حالانکہ وہ احادیث رسول ﷺ کو اور لوگوں سے زیادہ جانتے تھے؛ لیکن اس کے باوجود صحیح و ضعیف میں فرق کئے بغیر بے شر ضعیف حدیثوں کو نقل کر دیا۔ کبھی وہ (کسی موضوع پر ایک) باب باندھتے ہیں، جس کی ساری حدیثیں ضعیف ہوتی ہیں۔ مثلاً: مٹی کھانے کی احادیث وغیرہ۔ ابن مندہ، ابوبعلی اہوازی سے بھی روایتیں بیان کرتے ہیں۔ ان کی روایات میں کبھی من بن عدی کی طرف منسوب غریب روایات بھی آ جاتی ہیں، جن کی بنیاد پر وہ باطل عقائد کی عمارت کھڑی کر دیتے ہیں۔

دارقطنیؒ کا اپنی کتابوں میں ضعیف اور موضوع احادیث نقل کرنا

علامہ زیلعیؒ (۲) تحریر کرتے ہیں: سنن دارقطنی معلول احادیث کا مجموعہ اور غریب حدیثوں کا مجموعہ ہے۔ شیخ محمد بن جعفر الکلتانیؒ (۳) نقل کرتے ہیں:

”امام دارقطنیؒ نے اپنی سنن میں غریب احادیث جمع کر دی ہیں اور اس کی اکثر روایتیں ضعیف، منکر بلکہ موضوع ہیں۔“

علامہ سیوطیؒ (۴) رقمطراز ہیں:

”دارقطنیؒ کی کتاب ضعیف، غریب، شاذ اور معلل حدیثوں سے بھری ہوئی ہے۔ اس میں کتنی ہی حدیثیں ایسی ہیں، جو دوسری کتابوں میں نہیں ملتیں۔ بیان کیا جاتا ہے کہ: دارقطنیؒ جب مصر تشریف لے گئے تو کسی نے (نماز میں) بسم اللہ آواز سے پڑھنے کے متعلق کچھ لکھنے کا مطالبہ کیا، تو انہوں نے اس موضوع پر ایک جز تصنیف کر دیا۔ اس کے بعد ایک مالکی صاحب ان کے پاس آئے اور قسم دے کر کہا کہ: اس کتاب میں اگر ایک بھی صحیح حدیث ہو، تو بتائیں۔ انہوں نے فرمایا: بسم اللہ زور سے پڑھنے کے بارے میں بنی کریم ﷺ سے جتنی حدیثیں مروی ہیں ان میں ایک بھی صحیح نہیں ہے اور صحابہ کرامؓ سے جو روایتیں معلول ہیں، ان میں کچھ صحیح ہیں اور کچھ ضعیف۔“

## ضعیف اور موضوع احادیث نقل کرنے میں سہیلی کا طریقہ کار

علامہ ابن تیمیہ<sup>(۱)</sup> لکھتے ہیں: امام بیہقی اپنی اکثر روایات کو صحیح قرار دیتے ہیں اور موضوع احادیث سے بہت کم استدلال کرتے ہیں؛ لیکن جہاں ایسی مرسل احادیث اور آثار موجود ہوں (جو دوسری احادیث کو) تقویت تو دے سکتی ہیں؛ لیکن ان پر اعتماد نہیں کیا جاسکتا، تو ایسے باب میں (موضوع حدیث بھی) روایت کرتے ہیں اور اپنی دوسری کتاب (۲) میں تحریر فرماتے ہیں: امام بیہقی نے فضائل میں بہت ساری ضعیف بلکہ موضوع احادیث ذکر کی ہیں؛ جیسا کہ آپ کی طرح بعض دیگر محدثین کی بھی عادت ہے۔

شیخ حافظ احمد بن صدیق الغماری نے (۳) بیہقی کی کئی احادیث کی نشاندہی کی اور ان پر موضوع ہونے کا حکم لگایا۔ خطیب، ابو نعیم، ابن جوزی، ابن عساکر اور ابن ناصر کی کتابوں میں ضعیف اور موضوع احادیث کا ذکر حافظ ذہبی اپنے ایک رسالہ میں تحریر کرتے ہیں: حافظ ابو بکر احمد بن علی بن ثابت خطیب کے متعلق ابو نعیم نے کلام کیا ہے اور کئی علماء متاخرین ایسے ہیں، جن کا کوئی بوجہ میرے علم میں نہیں ہے، سوائے اس کے کہ انہوں نے اپنی کتابوں میں موضوع حدیث کو ان کے موضوع ہونے کی صراحت کئے بغیر ذکر کر دیا اور یہ بات گناہ اور سنن و احادیث کے حق میں بدخواہی ہے۔ اللہ تعالیٰ ہمارے اور ان حضرات کے ساتھ غفاری کا معاملہ فرمائے۔ (۴)

شیخ الاسلام ابن تیمیہ تحریر کرتے ہیں: حافظ ابو نعیم "صلیہ الاولیاء" کے اندر صحابہ کرام علیہ السلام کے فضائل اور زہد کے متعلق غریب احادیث ذکر کرتے ہیں، جن کے موضوع ہونے کا ان کو علم ہوتا ہے۔ خطیب، ابن جوزی، ابن عساکر اور ابن ناصر وغیرہ حضرات کا طریقہ کار بھی یہی ہے۔ (۵)

علامہ بیہقی لکھتے ہیں: خطیب بغدادی کی کتابوں کی حالت بھی یہی ہے۔ زیادتی اور تعصب میں وہ حد سے آگے بڑھ جاتے ہیں اور وضع کا علم ہونے کے باوجود موضوع حدیث سے استدلال کرتے ہیں۔ (۶)

## علامہ سیوطی کا اپنی کتاب میں موضوع احادیث ذکر کرنا

شیخ احمد غماری (۷) رقمطراز ہیں: علامہ سیوطی نے اپنی کتاب "الجامع الصغیر" کے مقدمہ میں تحریر فرمایا ہے کہ: انہوں

۱۔ الرزلی الجری ص/۲۸۔ ۲۔ منہاج السنة النبویة ۸/۳۔ ۳۔ المعبر علی الأحادیث الموضوعة فی الجامع الصغیر ص/۱۹۔

۴۔ الرواة الثقات المتقدم فہم بمالاً یوجب ردہم ص/۱۱۔ ۵۔ الرزلی الجری ص/۱۹۔

۶۔ بیہقی ص/۲۸۸۔ ۷۔ المعبر علی الأحادیث الموضوعة فی الجامع الصغیر ص/۵۰۳۔

نے اس کتاب کو ایسی روایات سے پاک رکھا ہے جن کو تنہا کوئی واضح حدیث یا جھوٹا شخص روایت کرے۔ اس کا مطلب یہ ہے کہ وہ اس کتاب میں کوئی موضوع حدیث روایت نہیں کریں گے؛ بلکہ اس کی تمام حدیثیں (رسول اللہ ﷺ سے) ثابت ہوں گی؛ لیکن ایسے نہیں ہوں! بلکہ انہوں نے اس میں ایسی حدیثیں بھی نقل کر دیں، جس کو جھوٹے راوی تنہا بیان کرتے ہیں اور بعض احادیث کا موضوع ہونا تو بالکل ظاہر ہے؛ اگرچہ کوئی جھوٹا راوی اس کو تنہا بیان نہیں کرتا ہے؛ کیونکہ وہ احادیث جھوٹے راویوں سے مروی ہیں۔ آگے لکھتے ہیں: اس کتاب کی موضوع احادیث کی وضاحت کے لئے میں نے یہ مستقل رسالہ تصنیف کیا ہے، اس کے بعد وہ احادیث نقل کیں جن پر وضع کا حکم لگایا گیا، جن کی تعداد (۳۵۶) ہے۔ شیخ عبدالفتاح ابو نعہ فرماتے ہیں: علامہ سیوطی اپنی کتابوں اور رسائل کے اندر ضعیف، منکر اور موضوع احادیث کو نقل کرنے میں مسائل واقع ہوئے ہیں؛ لہذا علماء کے اقوال کو دیکھے بغیر علامہ سیوطی کی ذکر کردہ ان احادیث پر اعتماد کرنا درست نہیں ہے، جو آپؐ نے ایسی کتابوں سے نقل فرمائی ہیں، جن میں کسی حدیث کے درج ہونے سے اس حدیث کے ضعیف ہونے کا وہم ہوتا ہے۔

### حضرات مفسرین کرامؒ کا طریقہ کار

علامہ ابن تیمیہؒ اپنی کتاب میں تحریر فرماتے ہیں: سیرت و اخبار اور قصص الانبیاء کے اکثر مصنفین صحیح، ضعیف اور جھوٹی روایتوں میں بالکل تمیز نہیں کرتے ہیں؛ جیسے نقشبلی، واحدی، مہدوی، زحشری، عبد الجبار بن احمد، علی بن عیسیٰ الرستانی، ابو عبد اللہ بن الخطیب الرازی، ابو نصر بن قیسری، ابو الیث اسمرقادی، ابو عبد الرحمن السلمی، الکوٹاشی، الموصلی وغیرہ کتب تفسیر کے مصنفین۔ ان حضرات کو صحیح اور ضعیف کی پہچان ہے، نہ روایات و احادیث میں مہارت، نہ ہی راویوں سے واقفیت۔ یہ حضرات فرق کئے بغیر صحیح اور ضعیف روایتوں کو ایک جگہ جمع کر دیتے ہیں۔ ان میں سے بعض مفسرین ساری روایتوں کو بیان کر کے اس کی ذمہ داری ناقل پر ڈال دیتے ہیں؛ جیسے نقشبلی وغیرہ اور بعض مصنفین اصول یا تصوف کے کسی قول یا فقہ کے کسی مسئلہ کی تائید میں کوئی صحیح یا ضعیف روایت نقل کر کے اس کی مخالف صحیح یا ضعیف روایت کو چھوڑ دیتے ہیں۔ (۱)

# فضائل اعمال کی احادیث کی تخریج

حضرت شیخ الحدیث کے فضائل اعمال پر لکھے گئے ۹ رسالوں کی احادیث کی تخریج کا عمل ۸ فصلوں میں منقسم کیا گیا ہے۔

- (۱) **فصل اول** : فضائل اعمال کی ان صحیح احادیث کی تخریج جو صحیح بخاری اور صحیح مسلم دونوں میں پائی جاتی ہیں۔
- (۲) **فصل دوم** : فضائل اعمال کی ان صحیح احادیث کی تخریج جو صرف صحیح بخاری میں پائی جاتی ہیں۔
- (۳) **فصل سوم** : فضائل اعمال کی ان احادیث صحیحہ کی تخریج جنہیں صرف امام مسلم نے ذکر کیا ہے۔
- (۴) **فصل چہارم** : فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جنہیں امام بخاری و مسلم کے علاوہ دیگر محدثین نے ذکر کیا ہے اور وہ ”صحیح لذاتہ“ ہیں۔
- (۵) **فصل پنجم** : فضائل اعمال کی صحیح لغیرہ کا درجہ رکھنے والی احادیث کی تخریج
- (۶) **فصل ششم** : فضائل اعمال کی ”حسن لذاتہ“ کا درجہ رکھنے والی احادیث کی تخریج
- (۷) **فصل ہفتم** : فضائل اعمال کی ”حسن لغیرہ“ کا درجہ رکھنے والی احادیث کی تخریج
- (۸) **فصل ہشتم** : فضائل اعمال کی ضعیف احادیث کی تخریج



## فصل اول

فضائل اعمال کی وہ احادیث جو بخاری و مسلم دونوں میں ہیں، ان کی تحریجات بخاری و مسلم کے جن کتب کے تحت وہ احادیث ہوں گی، پہلے ان کے کتب ذکر کئے جائیں گے، پھر متعلقہ احادیث ذکر کی جائیں گی۔ اور آخر میں فضائل اعمال کے اس حصے کا حوالہ درج کیا جائے گا جس میں وہ احادیث مذکور ہوں گی۔

## کتاب الایمان

### حدیث (۱)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما ہی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اسلام کی بنیاد پانچ ستونوں پر ہے۔ سب سے اول ”لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ مُحَمَّدٌ رَّسُولُ اللّٰهِ“ کی گواہی دینا (یعنی اس بات کا اقرار کرنا کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور محمد ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں) اس کے بعد نماز کا قائم کرنا، زکوٰۃ کا ادا کرنا، حج کرنا، رمضان المبارک کے روزے رکھنا۔ (متفق علیہ) (۱)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام مسلم (۳) اور ابن خزیمہ (۴) نے عاصم از والد خود محمد بن زید کے طرق سے کی

ہے۔

نیز یہ حدیث امام احمد (۵) امام بخاری (۶) امام مسلم (۷) امام ترمذی (۸) امام نسائی (۹) اور ابن خزیمہ (۱۰) نے حظلہ بن سفیان کی سندوں سے بھی تخریج کی ہے، اس میں یہ ذکر ہے کہ حظلہ بن سفیان فرماتے ہیں کہ میں نے عکرمہ بن خالد سے یہ سنا کہ ایک آدمی نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے عرض کیا کہ: آپؓ جہاد میں شریک کیوں نہیں ہوتے ہیں، تو آپؓ نے فرمایا کہ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے آگے، درج بالا حدیث ذکر فرمائی:

|  |   |
|--|---|
| ۱۔ لفظائے نادر ص ۵۰۔ ج ۱ مستدرک ص ۱۲۰/۲۔ ج ۲ مسیح ابن خزیمہ ص ۱۳۰/۱، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳۔ ج ۳ مستدرک ص ۱۳۳/۲۔      | ۲۔ ج ۱ مسلم ص ۳۳/۱۔ ج ۲ مسیح ابن خزیمہ ص ۱۳۰/۱، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳۔ ج ۳ مستدرک ص ۱۳۳/۲۔              |
| ۳۔ بخاری ص ۹/۱۔ ج ۱ مسلم ص ۳۳/۱۔ ج ۲ ترمذی ص ۲۶۰/۹۔ ج ۳ نسائی ص ۱۰۷/۸۔ ج ۴ مسیح ابن خزیمہ ص ۱۳۸/۱، ۱۳۹، ۱۴۰۔ | ۴۔ ج ۱ مسلم ص ۳۳/۱۔ ج ۲ ترمذی ص ۲۶۰/۹۔ ج ۳ نسائی ص ۱۰۷/۸۔ ج ۴ مسیح ابن خزیمہ ص ۱۳۸/۱، ۱۳۹، ۱۴۰۔ |

## حدیث (۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ ایمان کی ۷۰ سے زیادہ شائیں ہیں (بعض روایات میں ۷۷ آئی ہیں) ان میں سب سے افضل ”لا اِلهَ اِلا اللّٰهُ“ کا پڑھنا ہے اور سب سے کم درجہ راستہ سے کسی تکلیف دہ چیز کا ہٹا دینا ہے اور حیا بھی ایک (خصوصی) شعبہ ہے ایمان کا۔ (متفق علیہ) (۱)

## تخریج

درج بالا حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ابوداؤد (۵) امام ترمذی (۶) امام نسائی (۷) امام ابن ماجہ (۸) نے عبد اللہ ابن دینار از ابی صالح کی سندوں سے کی ہے۔ البتہ الفاظ حدیث حضرت سمیل کی روایت کے ہیں۔

## حدیث (۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: بے شک ایمان مدینہ کی طرف ایسا کھینچ کر آ جائے گا؛ جیسا کہ سانپ اپنے سوراخ کی طرف آ جاتا ہے۔ (متفق علیہ) (۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۰) امام بخاری (۱۱) امام مسلم (۱۲) اور امام ابن ماجہ (۱۳) نے عبید اللہ بن عمر از ضعیب بن عبد الرحمن از حفص بن عاصم کے طرق سے کی ہے۔

۱۔ فضائل ذکر ص/۱۱۔ ۲۔ مسند احمد ۳/۱۱۳/۳۳۵۔ ۳۔ بخاری ۹/۴۔ ۴۔ مسلم ۱/۱۔ ۵۔ ابوداؤد ص/۳۶۷۔  
 ۶۔ ترمذی ص/۳۱۳۔ ۷۔ نسائی ۱۱۰۸۔ ۸۔ ابن ماجہ ص/۵۵۔ ۹۔ فضائل حج ص/۱۵۳۔ ۱۰۔ مسند احمد ۲/۱۸۶/۳۶۹۔  
 ۱۱۔ بخاری ۳/۲۷۰۔ ۱۲۔ مسلم ۹/۴۰۱۔ ۱۳۔ ابن ماجہ ص/۳۱۱۔

# کتاب الصلاة

حدیث (۴)

حضرت ابو ہریرہؓ نبی اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا: بتاؤ اگر کسی شخص کے دروازہ پر ایک نہر جاری ہو جس میں وہ پانچ مرتبہ روزانہ غسل کرنا ہو کیا اس کے بدن پر کچھ میل باقی رہے گا؟ صحابہؓ نے عرض کیا کچھ بھی باقی نہیں رہے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہی حال پانچوں نمازوں کا ہے کہ اللہ جل شانہ ان کی وجہ سے گناہوں کو زائل کر دیتے ہیں۔ (مشفق علیہ)۔ (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۲) علامہ دارمیؒ (۳) امام بخاریؒ (۴) امام مسلمؒ (۵) امام ترمذیؒ (۶) اور امام نسائیؒ (۷) نے یزید بن عبد اللہ بن الہاد از محمد بن ابراہیم از ابو سلمہ کے طریق سے کی ہے۔

حدیث (۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ نہ سفر کیا جائے مگر تین مسجدوں کی طرف۔ ایک مسجد حرام، دوسرے مسجد بیت المقدس، تیسرے میری یہ مسجد (مشفق علیہ)۔ (۸)

تخریج

اس حدیث کی تخریج علامہ حمیدیؒ (۱) امام احمدؒ (۱۰) امام بخاریؒ (۱۱) امام مسلمؒ (۱۲) امام ابوداؤدؒ (۱۳) امام نسائیؒ (۱۴) اور امام ابن ماجہؒ (۵) نے امام زہریؒ کے دوش گروخیان بن عیینہ اور حضرت معمرؒ سے کی ہے، یہ دونوں اپنے استاد زہریؒ سے اور وہ حضرت سعید بن مسیبؒ سے نقل کرتے ہیں۔

۱۔ فضل نماز ۹۰۸ ج معجم ۲/۳۷۱ ج سنن دارمی ۱۸۷ ج بخاری ۱۴۰ ج مسلم ۱۳۱/۲

۲۔ ترمذی ۲۸۶۸/۱ ج سنن ۲/۳۷۱ ج فضل حج ص ۱۰۱ ج سنن حمیدی ۹۳۲ ج معجم ۲/۳۳۳، ۳۳۸، ۳۷۸

۳۔ بخاری ۷۶/۲ ج مسلم ۱۳۶/۳ ج ابوداؤد ۲۳۳ ج نسائی ۲/۳۷۱ ج ابن ماجہ ۱۴۰۹ ج

## حدیث (۶)

(نوٹ): ”اس حدیث کا صرف آخری حصہ حضرت شیخ الحدیثؒ نے نقل کیا ہے۔ اور وہ یوں ہے ”فإن الله قد حرم على النار من قال لا إله إلا الله يبتغي بذلك وجه الله“ بے شک اللہ تعالیٰ نے اس شخص پر جہنم حرام کر دی ہے جس نے محض اللہ کی رضا کی طلب میں ”لا إله إلا الله“ کہا ہو۔ (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالک (۲) امام احمد (۳) امام بخاری (۴) امام مسلم (۵) امام نسائی (۶) اور امام ابن ماجہ (۷) نے امام زہریؒ اور محمود بن الربیعؒ کے طرق سے کی ہے۔

صاحب ”تحقیق المقال“ نے اس حدیث سے متعلق پورے قصہ کو نقل کیا ہے جس کی بخاری و مسلم دونوں نے تخریج کی ہے۔ مکمل حدیث کا ترجمہ درج کیا جاتا ہے۔ محمود بن ربیع انصاری سے روایت ہے کہ عتبان بن مالک جو نبی ﷺ کے ان انصار صحابہ جنس سے ہیں جنہیں جنگ بدر میں شریک ہونے کا اعزاز حاصل ہوا۔ انھوں نے کہا: یا رسول اللہ ﷺ! (میری آنکھیں جاتی رہیں) اور میں اپنی قوم کی امامت کرتا ہوں اور جب بارش ہوتی ہے تو وہ راستے اور وادیاں پہنچے لگتی ہیں جو میرے گھر اور مسجد کے درمیان واقع ہیں، جس کی وجہ سے میں اپنی قوم کی مسجد میں حاضر نہیں ہو سکتا کہ میں ان کی امامت کر سکوں۔ میری خواہش ہے کہ آپ ﷺ میرے گھر تشریف لائیں اور کسی جگہ نماز پڑھیں؛ تاکہ میں اسے اپنی نماز گاہ بنالوں۔ نبی ﷺ نے فرمایا: انشاء اللہ میں ایسا کروں گا۔ حضرت عتبانؓ کہتے ہیں کہ صبح کو جب دن کچھ بلند ہوا تو حضور ﷺ اور حضرت ابو بکرؓ (میرے گھر) تشریف لائے۔ حضور ﷺ نے اندر آنے کی اجازت طلب کی۔ میں نے اجازت دی۔ آپ ﷺ کچھ دیر بیٹھے بھی نہ تھے کہ گھر کے اندر داخل ہوئے۔ پھر فرمایا: تم گھر کے کس حصہ میں نماز پڑھوانا چاہتے ہو۔ عتبانؓ کہتے ہیں کہ میں نے گھر کے ایک کونے کی جانب اشارہ کیا۔ حضور ﷺ کھڑے ہوئے تکبیر کی۔ ہم بھی آپ ﷺ کے پیچھے کھڑے ہو گئے۔ آپ ﷺ نے دو رکعت نماز پڑھی پھر سلام پھیرا۔ عتبانؓ کہتے ہیں کہ ہم نے آپ ﷺ کو خزیرو (ایک قسم کی غذا جو گوشت کے چھوٹے چھوٹے ٹکڑے کو ذریرہ سارے پانی میں ڈال کر بنایا جاتا ہے اور پکے کے بعد اوپر سے آٹا ڈال دیا جاتا ہے۔) (۸) کے لئے روکے رکھا جسے ہم نے آپ ﷺ کی خاطر تیار کر دیا تھا۔ کہتے ہیں کہ گھر والوں میں سے کئی آدمی اکٹھا ہو گئے حتیٰ کہ قابلِ لحاظ تعداد ہو گئی۔ ان میں سے کسی نے کہا: مالک بن دحسؓ کہاں ہیں؟ اس پر دوسرے نے کہا: وہ تو منافق ہے۔ اللہ اور اس کے

۱۔ فتاویٰ ذکر ص ۸۶۔ ۲۔ مسند امام مالک ص ۱۳۲۔ ۳۔ معجم ص ۳۳۳/۵۔ ۴۔ مسند بخاری ص ۱۰۱/۱۔ ۵۔ مسند مسلم ص ۱۱۲/۲۔ ۶۔ مسند نسائی ص ۸۰/۲۔ ۷۔ مسند ابن ماجہ ص ۱۰۱/۱۔ ۸۔ مسند احمد ص ۱۰۱/۱۔

رسول سے محبت نہیں کرتا حضور ﷺ نے فرمایا اس کے بارے میں ایسا نہ کہو۔ کیا تم نہیں دیکھتے کہ اس نے محض رضائے الہی کے لئے "لا اِلهَ اِلا اللّٰہ" کہا ہے؟ لوگوں نے کہا! اللہ اور اس کے رسول بہتر جانتے ہیں، ہم تو اس کی توجہ اور خیر خواہی سنا فقوس کے لئے دیکھ رہے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: اللہ نے اس شخص پر آگ حرام کر دی ہے جس نے رضائے الہی کے لئے "لا اِلهَ اِلا اللّٰہ" کہا ہو۔

حدیث (۷)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ ارشاد فرماتے ہیں کہ میرا دل چاہتا ہے کہ چند جوانوں سے کہوں کہ بہت سارے عین اکٹھا کر کے لائیں پھر میں ان لوگوں کے پاس جاؤں جو بلا عذر کے گھروں میں نماز پڑھ لیتے ہیں اور چکران کے گھروں کو جلا دوں (اس مضمون کی بہت سی روایات ہیں جن میں سے ایک کا ترجمہ کیا گیا ہے) (متفق علیہ)۔ (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۲) اور امام مسلمؒ (۳) نے عبد الرزاق بن ہمام از معمر از ہمام کے طریق سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۴) علامہ دارمیؒ (۵) اور ابن خزیمہؒ (۶) نے عجلان از ابو ہریرہؓ کے طریق سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج امام مالکؒ (۷) علامہ حیدریؒ (۸) امام احمدؒ (۹) امام بخاریؒ (۱۰) امام مسلمؒ (۱۱) اور امام نسائیؒ (۱۲) نے ابو زناد از اعرج کے طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۳) علامہ دارمیؒ (۱۴) امام بخاریؒ (۱۵) امام مسلمؒ (۱۶) امام ابو داؤدؒ (۱۷) اور امام ابن ماجہؒ (۱۸) نے ابوصالح کے طریق سے بھی کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۹) امام مسلمؒ (۲۰) امام ابو داؤدؒ (۲۱) اور امام ترمذیؒ (۲۲) نے یزید بن اسلم کے طریق سے بھی کی ہے۔

- |  |  |
|--|--|
| ۱۔ فضائل خاص/۵۲۔ ج ۱ مستدرک/۳۱۲۔ ج ۲ مجمع مسلم/۱۱۳۔ ج ۱ مستدرک/۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱/۲۔ ج ۲ سنن دارمی ص/۱۷۷۔ | ۲۔ مجمع ابن خزیمہ/۱۳۸۔ ج ۱ مؤطا/۱۰۰۔ ج ۱ معجم ص/۹۵۶۔ ج ۱ مستدرک/۲۳۳۔ ج ۱ سنن ابی داؤد/۱۲۵، ۱۲۶، ۱۲۷، ۱۲۸، ۱۲۹، ۱۳۰، ۱۳۱، ۱۳۲، ۱۳۳، ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷، ۱۳۸، ۱۳۹، ۱۴۰، ۱۴۱، ۱۴۲، ۱۴۳، ۱۴۴، ۱۴۵، ۱۴۶، ۱۴۷، ۱۴۸، ۱۴۹، ۱۵۰، ۱۵۱، ۱۵۲، ۱۵۳، ۱۵۴، ۱۵۵، ۱۵۶، ۱۵۷، ۱۵۸، ۱۵۹، ۱۶۰، ۱۶۱، ۱۶۲، ۱۶۳، ۱۶۴، ۱۶۵، ۱۶۶، ۱۶۷، ۱۶۸، ۱۶۹، ۱۷۰، ۱۷۱، ۱۷۲، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵، ۱۷۶، ۱۷۷، ۱۷۸، ۱۷۹، ۱۸۰، ۱۸۱، ۱۸۲، ۱۸۳، ۱۸۴، ۱۸۵، ۱۸۶، ۱۸۷، ۱۸۸، ۱۸۹، ۱۹۰، ۱۹۱، ۱۹۲، ۱۹۳، ۱۹۴، ۱۹۵، ۱۹۶، ۱۹۷، ۱۹۸، ۱۹۹، ۲۰۰، ۲۰۱، ۲۰۲، ۲۰۳، ۲۰۴، ۲۰۵، ۲۰۶، ۲۰۷، ۲۰۸، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، |
|--|--|

## حدیث (۸)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی کی وہ نماز جو جماعت سے پڑھی گئی ہو اس نماز سے جو گھر میں پڑھ لی ہو یا بازار میں پڑھ لی ہو، ۲۰ درجہ المضاعف ہوتی ہے اور بات یہ ہے کہ جب آدمی وضو کرتا ہے اور وضو کو کمال درجہ تک پہنچا دیتا ہے۔ پھر مسجد کی طرف نماز کے ارادہ سے چلتا ہے۔ کوئی اور ارادہ اس کے ساتھ شامل نہیں ہوتا تو جو قدم رکھتا ہے اس کی وجہ سے ایک نیکی بڑھ جاتی ہے اور ایک خطا معاف ہو جاتی ہے اور پھر جب نماز پڑھ کر اس جگہ بیٹھا رہتا ہے تو جب تک وہ وضو بیٹھا رہے گا فرشتے اس کے لئے مغفرت اور رحمت کی دعا کرتے رہتے ہیں اور جب تک آدمی نماز کے انتظار میں رہتا ہے وہ نماز کا ثواب پاتا رہتا ہے۔ (متفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ابوداؤد (۵) امام ترمذی (۶) امام ابن ماجہ (۷) امام ابن خزیمہ (۸) نے اعمش از ابوصالح کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۹)

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جماعت کی نماز اکیلے کی نماز سے ستائیس (۲۷) درجہ زیادہ ہوتی ہے۔ (متفق علیہ) (۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالک (۱۰) امام احمد (۱۱) امام دارمی (۱۲) امام بخاری (۱۳) امام مسلم (۱۴) امام ترمذی (۱۵) امام نسائی (۱۶) امام ابن ماجہ (۱۷) نے حضرت تابع کے طریق سے کی ہے۔

|   |                                     |                               |                             |                      |
|---|-------------------------------------|-------------------------------|-----------------------------|----------------------|
| ۱۔ فضائل قرآن ص ۳۲۔                       | ۲۔ مسند احمد ۲/۲۵۱۔                 | ۳۔ صحیح بخاری ۱/۱۲۹، ۲/۸۶۔    | ۴۔ صحیح مسلم ۲/۱۲۸، ۳/۵۵۹۔  | ۵۔ سنن ابی داؤد ۵۵۹۔ |
| ۶۔ سنن ترمذی ۶۰۳۔                         | ۷۔ سنن ابن ماجہ ۱/۲۸۱، ۲/۸۶، ۳/۸۹۹۔ | ۸۔ صحیح ابن خزیمہ ۱۰۴۰، ۱۵۰۳۔ | ۹۔ فضائل قرآن ص ۳۱۔         | ۱۰۔ سنن مالک ۱۰۰۔    |
| ۱۱۔ مسند احمد ۲/۲۵۱، ۳/۲۸۱، ۴/۱۵۶، ۵/۱۱۲۔ | ۱۲۔ سنن دارمی ۲۸۰۔                  | ۱۳۔ صحیح بخاری ۱/۱۲۵، ۲/۱۲۵۔  | ۱۴۔ صحیح مسلم ۲/۲۵۱، ۳/۵۵۹۔ | ۱۵۔ سنن ترمذی ۶۰۳۔   |
| ۱۶۔ سنن نسائی ۱۲۲/۲۔                      | ۱۷۔ سنن ابن ماجہ ۲۱۵۔               | ۱۸۔ سنن ابی داؤد ۵۵۹۔         | ۱۹۔ سنن ابن ماجہ ۲۱۵۔       | ۲۰۔ سنن ترمذی ۶۰۳۔   |

## حدیث (۱۰)

ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث بن نوفل بن معاویہ سے روایت کرتے ہیں کہ جس کی نماز فوت ہو جائے گویا اس کے آل واولاد سب چھین لئے گئے۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) ابن حبان (۳) طیالسی (۴) اور امام بیہقی (۵) نے ابن ابی ذئب از زہری از ابی بکر بن عبدالرحمن بن حارث بن ہشام کے طرق سے کی ہے۔

نیز امام بخاری (۶) اور امام مسلم (۷) نے ابوبکر بن عبدالرحمن بن الحارث از عبدالرحمن بن مطیع بن الاسود از نوفل بن معاویہ کے طریق سے کی ہے۔ حدیث کے الفاظ یہ ہیں۔ "من الصلوة صلوة من فاتته فکانما وتر اھله وماله۔"

نیز اس حدیث کی تخریج امام نسائی (۸) نے ابن اسحاق از یزید بن حبیب از عراک بن مالک کی سند سے کی ہے۔ حضرت عراک فرماتے ہیں کہ میں نے نوفل بن معاویہ سے فرماتے ہوئے سنا۔ الفاظ حدیث اس طرح ہیں: "صلوة من فاتته فکانما وتر اھله وماله، قال ابن عمر قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم صلوة العصر۔"

اس کے علاوہ اس حدیث کی تخریج امام نسائی (۹) نے ابن مبارک از حیوة بن شریح از جعفر بن ربیعہ از عراک بن مالک از نوفل بن معاویہ کے طریق سے بھی کی ہے۔ حضرت نوفل نے حضور ﷺ سے کہتے ہوئے سنا۔ الفاظ حدیث اس طرح ہیں۔ "من فاتته صلوة العصر فکانما وتر اھله وماله۔"

اور امام شافعی (۱۰) نے اس حدیث کی تخریج ابن ابی ندیک ابن ابی ذئب از زہری از ابوبکر بن عبدالرحمن از نوفل بن معاویہ کی سند سے کی ہے۔

اس حدیث کی تائید نافع بن ابن عریضی اللہ عنہما (۱۱) کی حدیث سے بھی ہوتی ہے اور اسی سند سے امام احمد (۱۲) امام بخاری (۱۳) امام مسلم (۱۴) اور امام نسائی (۱۵) نے بھی روایت کی ہے۔

|                          |               |                       |                    |                     |
|--------------------------|---------------|-----------------------|--------------------|---------------------|
| ۱۔ فضائل قرازم/۱۷۰       | ۲۔ معجم ۲۲۹/۵ | ۳۔ صحیح ابن حبان ۱۳۶۸ | ۴۔ مسند طیلسی ۱۳۳۷ | ۵۔ بیہقی ۳۳۵/۱      |
| ۶۔ بخاری ۳۶۰۳            | ۷۔ مسلم ۱۸۸۹  | ۸۔ نسائی ۲۳۹، ۲۳۸/۱   | ۹۔ نسائی ۲۳۸، ۲۳۷  | ۱۰۔ مسند شافعی ۳۹/۱ |
| ۱۱۔ مؤطا امام مالک ۱/۱۱۱ | ۱۲۔ معجم ۲۳/۲ | ۱۳۔ بخاری ۵۵۴         | ۱۴۔ مسلم ۶۲۴       | ۱۵۔ نسائی ۳۵۵/۱     |

# کتاب الصوم وليلة القدر

**نوٹ:** یہ حدیث صاحب تحقیق القل نے تھوڑے سے فرق کے ساتھ نقل کی ہے۔ ترجمہ صاحب تحقیق المقال کے متن کا کیا جا رہا ہے۔

## حدیث (۱۱)

حضرت ابوسلمہ بن عبدالرحمن ابوسعید خدری ؓ سے نقل کرتے ہیں۔ انہوں نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ اعتکاف کرتے تھے مہینہ (رمضان) کے سچ کے دے میں پھر جب اس دے کی راتیں گزر جاتی تھیں اور اکیسویں آنے کو ہوتی تھی تو آپ ﷺ اپنے گھر کو لوٹ آتے تھے اور جو آپ ﷺ کے ساتھ معتکف ہوتے تھے وہ بھی لوٹ آتے تھے۔ پھر ایک ماہ میں اسی طرح اعتکاف کیا اور جس رات میں گھر آنے کو تھے خطبہ پڑھا اور لوگوں کو حکم کیا جو منظور الہی تھا پھر فرمایا کہ میں اس عشرہ میں اعتکاف کر رہا تھا پھر مجھے ظاہر ہوا کہ اس کے آخری عشرہ میں اعتکاف کروں، جو میرے ساتھ اعتکاف کرنے والا ہو وہ رات کو اپنے معتکف ہی میں رہے (اور گھر نہ جائے) اور میں نے خواب میں اس شب قدر کو دیکھا مگر بھلا دیا گیا سو اسے آخر کی دس راتوں میں ڈھونڈ د۔ ہر طاق رات میں اور میں اپنے کو خواب میں دیکھا کہ سجدہ کر رہا ہوں پانی اور کچھڑ میں (یعنی اس رات میں ایسا ہوا) پھر ابوسعید خدری ؓ نے کہا اکیسویں شب کو بارش ہوئی اور پانی حضرت ﷺ کے مٹھی پر پکا اور میں نے آپ ﷺ کو دیکھا جب آپ ﷺ نے صبح کی نماز سے سلام پھیرا تو آپ ﷺ کا مبارک چہرہ مٹی اور پانی سے تر تھا (متفق علیہ)۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالکؒ (۲) امام حمیدؒ (۳) امام احمدؒ (۴) امام بخاریؒ (۵) امام مسلمؒ (۶) امام ابوداؤدؒ (۷) امام نسائیؒ (۸) اور امام ابن ماجہؒ (۹) نے ابوسلمہ کے طرق سے کی ہے۔

۱۔ فضائل رمضان ص/ ۵۱، ۵۰۔ ۲۔ مؤطا، م/ ۱۸۲۔ ۳۔ مسند حمیدی ۷۵۶۔ ۴۔ مسند احمد ۳/ ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰۔

۵۔ صحیح بخاری ۳/ ۶۵، ۶۴، ۶۳، ۶۲، ۶۱، ۶۰۔ ۶۔ صحیح مسلم ۳/ ۱۱۱، ۱۱۲۔ ۷۔ سنن ابوداؤد ۴/ ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹۔

۸۔ سنن نسائی ۳/ ۷۹، ۷۸۔ ۹۔ سنن ابن ماجہ ۲/ ۷۹، ۷۸۔



## حدیث (۱۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص لیلۃ القدر میں ایمان کے ساتھ اور اب کی نیت سے عبادت کے لئے کھڑا ہوگا اس کے پچھلے تمام گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (متفق علیہ)۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۲) اور امام مسلم (۳) نے ابوالثرناداز اعرج کے دو طریق (شعیب و ورقاء بن عمر) سے کی ہے۔

## حدیث (۱۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ آدمی کا غنی ہونا مال کی کثرت سے نہیں ہوتا بلکہ حقیقی غنی تو دل کا غنی ہوتا ہے۔ (متفق علیہ)۔ (۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) امام بخاری (۶) اور امام ترمذی (۷) نے ابوصالحؓ کے دو طریق (ابوالحسن اور عطاء بن حکیم) سے کی ہے۔

اور امام حیدری (۸) امام احمد (۹) امام مسلم (۱۰) اور امام ابن ماجہ (۱۱) نے ابوالثرناداز اعرج از ابو ہریرہؓ کے دو طریق (سفیان و مالک) سے بھی کی ہے۔

## حدیث (۱۴)

حکیم بن حزامؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سوال کیا: حضور ﷺ نے عطا فرمایا۔ میں نے پھر مانگا حضور ﷺ نے پھر مرحمت فرمایا: اس کے بعد ارشاد فرمایا اے حکیم! یہ مال سرسبز مٹھی چیز ہے۔ یعنی خوشنما ہے دیکھنے میں مہذب ہے دلوں میں۔ پس جو شخص اس کو نفس کی سخاوت (یعنی استغناء) سے لیتا ہے اس کے لئے تو اس میں برکت دی جاتی ہے اور جو اس کو اشراق نفس (یعنی حرص اور طمع) کے ساتھ لیتا ہے اس کے لئے اس میں برکت نہیں ہوتی۔ وہ ایسا ہے جیسا کوئی (بھوک کا

|                       |                      |                         |                       |
|-----------------------|----------------------|-------------------------|-----------------------|
| ۱۔ فضائل رضوان ص ۱۷۷۔ | ۲۔ صحیح بخاری ۱/۱۵۱۔ | ۳۔ صحیح مسلم ۲/۱۷۷۔     | ۴۔ فضائل صدقات ص ۱۷۷۔ |
| ۵۔ مسند احمد ۲/۳۸۹۔   | ۶۔ صحیح بخاری ۱/۱۸۱۔ | ۷۔ سنن ترمذی ۲/۳۷۳۔     | ۸۔ مسند حیدری ۱۰۶۳۔   |
| ۹۔ مسند احمد ۲/۳۳۲۔   | ۱۰۔ صحیح مسلم ۳/۱۰۰۔ | ۱۱۔ سنن ابن ماجہ ص ۳۱۲۔ |                       |

سریض) کھاتا رہے اور پیٹ نہ بھرے۔ اوپر کا ہاتھ نیچے کے ہاتھ سے بہتر ہے۔ (مشفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حیدری (۲) امام احمد (۳) امام دارقطنی (۴) امام بخاری (۵) امام مسلم (۶) امام ترمذی (۷) اور امام نسائی (۸) نے کی ہے۔

## حدیث (۱۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے۔ ایک آدمی نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ کونسا صدقہ ثواب کے اعتبار سے بڑھا ہوا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: تو صدقہ ایسی حالت میں کرے کہ تندرست ہو، مال کی حرص دل میں ہو، اپنے فقیر ہو جانے کا ڈر ہو، اپنے مالدار ہونے کی تمنا ہو اور صدقہ کرنے کو اس وقت تک مؤخر نہ کر کہ روح خلق تک پہنچ جائے، پھر بہن کہنے لگے اتنا مال فلاں (مسجد) کا اور اتنا مال فلاں (مدرسہ) کا حالانکہ اب مال فلاں (وارث) کا ہو گیا ہے۔ (مشفق علیہ) (۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۰) امام بخاری (۱۱) امام مسلم (۱۲) امام ابو داؤد (۱۳) امام نسائی (۱۴) اور امام ابن ماجہ (۱۵) نے عمدة بن القسح عاز ابو زرہ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۱۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: (نبی اسرائیل) کے ایک آدمی نے اپنے دل میں کہا کہ آج رات کو چپکے سے صدقہ کروں گا۔ چنانچہ رات کو چپکے سے ایک آدمی کے ہاتھ میں مال دے کر چلا آیا۔ صبح کو لوگوں میں چرچا ہوا کہ رات کوئی شخص ایک چور کو صدقہ دے گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا: یا اللہ! چور پر صدقہ کرنے میں بھی تیرے ہی لئے تعریف ہے۔ (کہ اس سے بھی زیادہ بُرے کو دیا جاتا تو میں کیا کر سکتا تھا) پھر اس نے دوبارہ بھائی کہ آج رات کو پھر صدقہ کروں گا (کہ پہلا تو ضائع ہو گیا) چنانچہ رات کو صدقہ کا مال لے کر نکلا اور وہ ایک عورت کو دے دیا (یہ خیال کیا کہ

|                               |                                     |                            |                           |
|-------------------------------|-------------------------------------|----------------------------|---------------------------|
| ۱۔ فضائل صدقات ص ۳۸           | ۲۔ مسند احمد ۵۵۳                    | ۳۔ مسند احمد ۲۲۲/۲         | ۴۔ سنن دارقطنی ۲۵۳/۱۶۵۷   |
| ۵۔ مجمع بخاری ۱۱۱۳/۶، ۱۱۱۳/۱۱ | ۶۔ مجمع مسلم ۹۳/۲                   | ۷۔ سنن ترمذی ۲۴۶۳          | ۸۔ سنن نسائی ۱۰۱۶۰/۵      |
| ۹۔ فضائل صدقات ص ۶۲           | ۱۰۔ مسند احمد ۳۳۱/۲، ۳۳۱/۱۵، ۳۳۲/۱۵ | ۱۱۔ مجمع بخاری ۲/۲، ۱۱۳۲/۵ | ۱۲۔ مجمع مسلم ۹۳/۲، ۹۳/۱۳ |
| ۱۳۔ سنن ابوداؤد ۸۶۵           | ۱۴۔ سنن نسائی ۶۸۱/۵، ۳۳۷            | ۱۵۔ سنن ابی داؤد ۲۷۰۶      |                           |

چوری کیا کرے گی) صبح کو چڑھا کہ رات کوئی شخص لٹاں بدکار عورت کو صدقہ دے گیا۔ اس نے کہا یا اللہ! تیرے ہی لئے تعریف ہے زنا کرنے والی عورت پر بھی، (کہ میرا مال تو اس سے بھی کم درجہ کے قابل تھا) پھر تیسری مرتبہ ارادہ کیا کہ آج رات کو ضرور صدقہ کروں گا، چنانچہ رات کو صدقہ لے کر گیا اور ایک ایسے شخص کو دے دیا جو مالدار تھا صبح کو چڑھا کہ رات ایک مالدار کو صدقہ دے دیا گیا۔ اس صدقہ کرنے والے نے کہا! یا اللہ تیرے ہی لئے تعریف ہے چور پر بھی، زنا کرنے والی عورت پر بھی اور غنی پر بھی۔ رات کو خواب میں دیکھا کہ (تیرا صدقہ قبول ہو گیا ہے) کوئی کہہ رہا ہے کہ تیرا صدقہ چور پر اس لئے کرایا گیا کہ شاید وہ اپنی چوری کی عادت سے توبہ کر لے اور زانیہ پر اس لئے کہ وہ شاید زنا کرنے سے توبہ کر لے (جب وہ یہ دیکھے گی کہ بغیر منہ کا مارے بھی اللہ جل شانہ عطا فرماتے ہیں تو اس کو غیرت آئے گی اور غنی پر اس لئے تاکہ اس کو جبرت حاصل ہو کہ اللہ کے بندے کس طرح چھپ کر صدقہ کرتے ہیں۔ اس کی وجہ سے شاید وہ بھی اس مال سے جو اس کو اللہ تعالیٰ نے عطا فرمایا ہے صدقہ کرنے لگے۔ (متفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) اور امام نسائی (۵) نے عبد الرحمن بن عوف الاعرجؓ کے دو طریق (ابو الزناد و عبد اللہ بن سعید) سے کی ہے۔

## حدیث (۷۱)

حضرت اسحاق رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور ﷺ نے ان سے ارشاد فرمایا کہ (خوب) خرچ کیا کر اور شمار نہ کر (اگر ایسا کرے گی) تو اللہ جل شانہ بھی تجھے شکر کرے دے گا اور محفوظ کرے کہ نہ رکھ (اگر ایسا کرے گی) تو اللہ جل شانہ محفوظ کرے رکھے گا (یعنی کم عطا کرے گا) دیا کرو جتنا بھی تجھ سے ہو سکے۔ (متفق علیہ) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۷) امام بخاری (۸) امام مسلم (۹) اور امام نسائی (۱۰) نے ہشام بن عروہ از قاطمہ بنت منذر کے طرق سے کی ہے۔

|                     |                     |                     |                        |
|---------------------|---------------------|---------------------|------------------------|
| ۱۔ فضائل صدقات ص ۶۶ | ۲۔ مستدرک ۲/۲۲۲-۲۵۰ | ۳۔ مجمع بخاری ۲/۱۳۷ | ۴۔ مجمع مسلم ۳/۸۹      |
| ۵۔ سنن نسائی ۵۵/۵   | ۶۔ فضائل صدقات ص ۸۰ | ۷۔ مستدرک ۶/۲۳۵-۲۳۶ | ۸۔ سنن نسائی ۳/۱۳۰-۱۳۷ |
| ۹۔ مجمع مسلم ۳/۹۱   | ۱۰۔ سنن نسائی ۳/۱۳۷ |                     |                        |

## حدیث (۱۸)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ بے خاوند والی عورت (بیوہ) اور مسکین کی ضرورت میں کوشش کرنے والا ایسا ہے جیسا کہ جہاد میں کوشش کرنے والا اور غالباً یہ بھی فرمایا کہ ایسا ہے؛ جیسا رات بھر نماز پڑھنے والا کہ ذرا بھی سستی نہ کرے اور دن بھر روزہ رکھنے والا کہ ہمیشہ روزہ دار رہے۔ (تحقیق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ترمذی (۵) امام نسائی (۶) اور امام ابن ماجہ (۷) نے ثور بن زید از ابو الغیث کے دو طریق (عبد العزیز بن محمد اور دی اور مالک) سے کی ہے۔

## حدیث (۱۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتی ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: جب عورت اپنے گھر کے کھانے میں سے ایسی طرح صدقہ کرے کہ (اسراف وغیرہ) سے اس کو خراب نہ کرے تو اس کو خیرج کرنے کا ثواب ہے اور خاوند کو اس لئے ثواب ہے کہ اس نے کمایا تھا اور کھانے کا انتظام کرنے والے کو (مرد ہو یا عورت) ایسا ہی ثواب ہے اور ان تینوں میں سے ایک کے ثواب کی وجہ سے دوسرے کے ثواب میں کمی نہ ہوگی۔ (تحقیق علیہ) (۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حیدری (۹) امام احمد (۱۰) امام بخاری (۱۱) امام مسلم (۱۲) امام ابوداؤد (۱۳) امام ترمذی (۱۴) اور امام ابن ماجہ (۱۵) نے حقیقی بن سلمہ ابوداؤد از مسروق کے دو طریق (اعمش اور منصور) سے کی ہے۔

## حدیث (۲۰)

حضرت ابو ذرؓ فرماتے ہیں میں ایک مرتبہ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا۔ حضور ﷺ کعبہ شریف کی دیوار کے

|                       |                            |                                       |                        |
|-----------------------|----------------------------|---------------------------------------|------------------------|
| ۱۔ فضائل صدقات ص/ ۸۶۔ | ۲۔ مسند احمد ۳/ ۳۶۱۔       | ۳۔ مجمع بخاری ۷/ ۸۰، ۸۱، ۸۲۔          | ۴۔ مجمع مسلم ۸/ ۲۲۸۔   |
| ۵۔ مشن ترمذی ۱۹۶۹۔    | ۶۔ مشن نسائی ۵/ ۸۶۔        | ۷۔ مشن ابن ماجہ ۴۳۰۴۔                 | ۸۔ فضائل صدقات ص/ ۱۳۲۔ |
| ۹۔ مسند حیدری ۲۷۶۔    | ۱۰۔ مسند احمد ۶/ ۷۷۸، ۷۷۹۔ | ۱۱۔ مجمع بخاری ۲/ ۱۳۴، ۱۳۵، ۱۳۶، ۱۳۷۔ | ۱۲۔ مجمع مسلم ۲/ ۹۰۔   |
| ۱۳۔ مشن ابوداؤد ۱۹۸۵۔ | ۱۴۔ مشن ترمذی ۶۷۷۔         | ۱۵۔ مشن ابن ماجہ ۳۲۹۳۔                |                        |

ساب میں تشریف رکھتے تھے مجھے دیکھ کر حضور ﷺ نے فرمایا کہ کعبہ کے رب کی قسم وہ لوگ بڑے خسارہ میں ہیں۔ میں نے عرض کیا میرے ماں باپ آپ پر قربان کون لوگ؟ حضور ﷺ نے فرمایا جن کے پاس مال زیادہ ہو۔ مگر وہ لوگ جو اس طرح اس طرح (خرج کریں) اپنے دائیں سے بائیں سے آگے سے پیچھے سے؛ لیکن ایسے آدمی بہت کم ہیں۔ پھر آپ ﷺ نے فرمایا! قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے کوئی آدمی ایسے اونٹ یا گائے کو چھوڑ کر مرتا ہے جس میں اس نے زکوٰۃ ادا نہ کی ہو وہ اونٹ اور گائے قیامت کے دن انتقامی جذبہ ہونے کی حالت میں آئیں گے اپنے پیروں سے اس کو روندیں گے اور اپنی سینگوں سے ماریں گے جب ان میں کی آخری اس پر سے گذر جائے گی تو پھر سے پہلی کو لوٹایا جائے گا یہاں تک کہ لوگوں کے درمیان فیصلہ نہ ہو جائے۔ (متفق علیہ) (۱)

## خرج

اس حدیث کی تخریج امام حیدری (۲) امام احمد (۳) علامہ دارقطنی (۴) امام بخاری (۵) امام مسلم (۶) امام ترمذی (۷) امام نسائی (۸) اور امام ابی داؤد (۹) نے اعمش از معمر کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۲۱)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی خزانہ والا ایسا نہیں ہوگا کہ جس نے اپنے خزانہ میں زکوٰۃ نہ نکالی ہو مگر قیامت کے دن اس خزانہ (سونے چاندی) کے تختے بنائے جائیں گے اور ان کو جہنم کی آگ میں ایسا تپایا جائے گا گویا کہ وہ خود آگ کے تختے ہیں پھر ان سے اس شخص کا پہلو اور پیٹ شانی اور کمر داغ دی جائے گی۔ اور اس دن کی مقدار جس میں یہ سلسلہ اسی طرح جاری رہے گا پچاس ہزار سال کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا حساب و کتاب ختم ہو جائے گا اور وہ شخص جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھے گا (اسی طرح) جو کوئی اونٹ کا مالک ہوگا اور اس کا حق ادا نہ کرے گا تو قیامت کے دن اس شخص کو اونٹوں کے سامنے ہوا زمیندان میں منہ کے بل اوندھا ڈال دیا جائے گا اور اس کے سارے اونٹ تعداد اور صوٹا پے میں پورے ہونگے وہ اس پر دوڑیں گے، جب ان اونٹوں کی ایک جماعت چلی جائے گی تو دوسری جماعت آئے گی جس میں یہ ہوگا اس دن کی مقدار پچاس ہزار سال کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا حساب و کتاب پورا کر دیا جائے گا اور وہ شخص جنت یا جہنم کی طرف اپنی راہ دیکھے گا اور جو شخص بکریوں کا مالک ہو اور ان کا حق ادا نہ کرے ملو قیامت کے دن اسے

۱۔ تفصیل حدیث ۱/۱۶۲ ج ۱ منہجدی ۱۳۰ ج ۲ معاصر ۱۵۲/۵، ۱۵۴، ۱۵۸، ۱۶۹ ج ۳ سنن دارقطنی ۱۲۲۴۔

۲۔ بیہقی بخاری ۲/۱۲۸، ۱۲۹ ج ۱ مسلم ۴/۳۵۷ ج ۲ بیہقی ترمذی ۶۱۷ ج ۲ سنن نسائی ۱۹۰/۵ ج ۲ سنن ابی داؤد ۸۵۰ ج ۱۔

ہو اور میدان میں اوندھانہ ڈال دیا جائے گا اور اس کی بکریوں کو لایا جائے گا، وہ پوری ہوں گی اور وہ بکریاں اپنے مالک کو اپنے کھروں سے روندیں گی اور اپنی سینگوں سے ماریں گی، ان میں سے کسی بکری کے سینگ نہ مڑے ہوں گے اور نہ ٹوٹے ہوں گے جب ایک قطار اسے مار کر چلی جائے گی تو دوسری قطار آئے گی اور جس دن یہ ہوگا اس کی مقدار پچاس ہزار برس کی ہوگی یہاں تک کہ بندوں کا حساب و کتاب کیا جائے گا اور وہ شخص جنت یا دوزخ کی طرف اپنی راہ دیکھے گا پھر حضرت سہیلؑ نے اس حدیث کو اخیر تک بیان فرمایا۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالکؒ (۲) امام احمدؒ (۳) امام بخاریؒ (۴) امام مسلمؒ (۵) امام یوذاؤدؒ (۶) امام ترمذیؒ (۷) نسائیؒ (۸) اور امام ابن ماجہؒ (۹) نے ابوصالحؒ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۲۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ روزانہ صبح کے وقت دو فرشتے (آسمان سے) اترتے ہیں۔ ایک دعا کرتا ہے اے اللہ خرچ کرنے والے کا بدل عطا فرما۔ دوسرا فرشتہ دعا کرتا ہے اے اللہ روک کر رکھنے والے کا مال برباد کر۔ (متفق علیہ) (۱۰)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاریؒ (۱۱) اور امام مسلمؒ (۱۲) نے سلیمان بن بلال از معاویہ بن ابی ہریرہ از سعید بن یزید کے دو طریق سے کی ہے۔

ج مستدرک ۲/۲۲۱-۲۲۲

ج موطا مالک ۲۵۰

۱۔ فضائل صدقات ص ۲۰۹

بخاری ۱۶۵۸/۱۰۹۹

بخاری ۱۵۸۱۷/۱۰۹۹-۱۵۸۱۷/۱۰۹۹

بخاری ۱۶۵۸/۱۰۹۹

بخاری ۱۵۸۱۷/۱۰۹۹

بخاری ۱۶۳۶

بخاری ۱۶۳۶/۱۰۹۹

بخاری ۱۵۸۱۷/۱۰۹۹

۲۔ فضائل صدقات ص ۵۹

# کتاب الحج

حدیث (۲۳)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کے لئے حج کرے اس طرح کہ اس حج میں نہ رنٹ (خس بات) اور نہ فسق ہو (یعنی حکم عدولی) وہ حج سے ایسا واپس ہوتا ہے جیسا اس دن تھا جس دن ماں کے پیٹ سے نکلا تھا۔ (متفق علیہ) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۲) امام احمد (۳) علامہ دارمی (۴) امام بخاری (۵) امام مسلم (۶) امام ترمذی (۷) امام نسائی (۸) اور امام ابن ماجہ (۹) نے منصور بن المعتمر از ابو ذر کے طرق سے کی ہے۔

حدیث (۲۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا ایک عمرہ سے دوسرا عمرہ درمیان کے سارے گناہوں کے لئے کفارہ ہے اور حج مبرور کا بدلہ جنت کے سوا کچھ نہیں۔ (متفق علیہ) (۱۰)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالک (۱۱) امام حمیدی (۱۲) امام احمد بن حنبل (۱۳) علامہ دارمی (۱۴) امام بخاری (۱۵) امام مسلم (۱۶) امام ترمذی (۱۷) امام نسائی (۱۸) اور امام ابن ماجہ (۱۹) نے سی مولیٰ ابی بکر بن عبد الرحمن از ابو صالح کے طرق سے کی ہے۔

|                        |                     |                                   |                       |                     |
|------------------------|---------------------|-----------------------------------|-----------------------|---------------------|
| ۱۔ فضائل حج ص ۱۰       | ۲۔ مسند حمیدی ۱۰۰۳  | ۳۔ مسند احمد ۲/۲۳۸، ۳/۳۹۸، ۴/۳۹۸  | ۴۔ سنن دارمی ۱۸۰۳     | ۵۔ معجم بخاری ۳/۱۳  |
| ۶۔ معجم مسلم ۳/۷۷      | ۷۔ سنن ترمذی ۸۱۱    | ۸۔ سنن نسائی ۱/۴۵                 | ۹۔ سنن ابن ماجہ ۲۸۸۹  | ۱۰۔ فضائل حج ص ۱۲   |
| ۱۱۔ مسند امام مالک ۲۲۸ | ۱۲۔ مسند حمیدی ۱۰۰۳ | ۱۳۔ مسند احمد ۲/۳۹۸، ۳/۳۹۸، ۴/۳۹۸ | ۱۴۔ سنن دارمی ۱۸۰۳    | ۱۵۔ معجم بخاری ۳/۱۳ |
| ۱۶۔ معجم مسلم ۳/۷۷     | ۱۷۔ سنن ترمذی ص ۹۳۳ | ۱۸۔ سنن نسائی ۱/۴۵، ۱/۱۱۵         | ۱۹۔ سنن ابن ماجہ ۲۸۸۸ |                     |

## حدیث (۲۵)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے انہوں نے کہا۔ فضل بن عباس رضی اللہ عنہما (جو نو خیز لڑکے تھے) نبی ﷺ کی سواری کے پیچھے بیٹھے تھے۔ حضور ﷺ کے پاس قبیلہ شہم کی عورت آ کر کچھ دریافت کرنے لگی: حضرت فضل ﷺ اسے دیکھنے لگے تو نبی ﷺ نے فضل کے چہرہ کو دوسری طرف پھیر دیا۔ اس خاتون نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! آج نے میرے باپ کو ایسی حالت میں پایا کہ وہ بوڑھے ہیں، سواری پر بھی سوار نہیں ہو سکتے۔ کیا میں ان کی طرف سے حج بدل کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ہاں ان کی طرف سے حج کرو۔ (مشفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالکؒ (۲) علامہ حمیدیؒ (۳) امام احمدؒ (۴) علامہ دارمیؒ (۵) امام بخاریؒ (۶) امام مسلمؒ (۷) امام ابوداؤدؒ (۸) اور امام نسائیؒ (۹) نے زہری از سلیمان بن یزار کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۲۶)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئیں اور عرض کیا کہ (میرے خاوند) ابوطالبؓ اور ان کے بیٹے توج کو چلے گئے اور مجھے چھوڑ گئے۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ رمضان میں عمرہ کرنا میرے ساتھ حج کرنے کے برابر ہے۔ (مشفق علیہ) (۱۰)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبانؒ (۱۱) اور علامہ طبرانیؒ (۱۲) نے سرتاج بن یونس ابو اسامہ عیسیٰ مودبؒ (آپ کے والد کا نام ابراہیم، دادا کا نام سلیمان اور پردادا کا نام رزین ہے۔ محدثین نے آپ کو صدوق کہا ہے) از یعقوب بن عطاء بن ابی رباح، (یعقوب محدثین کے یہاں ضعیف راوی ہیں) از عطاء کے دو طریق سے کی ہے۔ نیز ابن جریرؒ از عطاء کے طرق سے بھی کی ہے۔

۱۔ لفعل حج/ص ۲۱۔ ۲۔ مؤلف مالک۔ ۳۔ حمیدی ۵۰۷۔ ۴۔ معاصم ۱/۲۱۹، ۲۵۱، ۲۲۹، ۳۲۹، ۳۳۹، ۳۵۹۔

۵۔ سنن ترمذی ۱۸۳۶، ۱۸۳۷۔ ۶۔ مسیح بخاری ۲/۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱



اسی طرح اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱) علامہ دارقطنیؒ (۲) امام بخاریؒ (۳) امام مسلمؒ (۴) امام نسائیؒ (۵) اور ابن حبانؒ (۶) نے کی ہے۔

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۷) امام بخاریؒ (۸) امام مسلمؒ (۹) امام ابن ماجہؒ (۱۰) اور علامہ طبرانیؒ (۱۱) نے عطاء کے طرق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام ابوداؤدؒ (۱۲) ابن خزیمہؒ (۱۳) اور علامہ طبرانیؒ (۱۴) نے بکر بن عبد اللہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما کے طریق کی ہے۔

|                     |                         |  |                            |
|---------------------|-------------------------|--|----------------------------|
| ۱۔ مسند احمد ۱/۲۳۹۔ | ۲۔ سنن دارقطنی ۱۸۶۶۔    | ۳۔ بخاری ۲/۳۔                          | ۴۔ مسلم ۶/۳۷۳۔             |
| ۵۔ نسائی ۳/۱۳۰۔     | ۶۔ صحیح ابن حبان ۳۷۰۰۔  | ۷۔ مسند احمد ۱/۳۰۸۔                    | ۸۔ بخاری ۳/۳۳۳۔            |
| ۹۔ مسلم ۶/۶۱۔       | ۱۰۔ ابن ماجہ ۲۹۹۳۔      | ۱۱۔ معجم کبیر: حدیث نمبر ۱۱۳۶۱، ۱۱۳۶۲۔ | ۱۲۔ ابن ماجہ ۱۱۳۶۱، ۱۱۳۶۲۔ |
| ۱۳۔ ابوداؤد ۱۹۹۰۔   | ۱۴۔ صحیح ابن خزیمہ ۷۷۷۔ | ۱۵۔ طبرانی ۱۲۹۱۱۔                      | ۱۶۔ طبرانی ۱۲۹۱۱۔          |

# کتاب الآداب

## حدیث (۲۷)

حضرت ابو ہریرہ ؓ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اللہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہے اس کو چاہیے کہ مہمان کا اکرام کرے اور اپنے پڑوسی کو نہ ستائے اور زبان سے کوئی بات نکالے تو بھلائی کی نکلے ورنہ چپ رہے۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) اور امام ابن ماجہ (۵) نے ابوصالح کے دو طریق (ابوالاحوص، اعش) سے کی ہے۔

نیز ابن شہاب زہری از ابو سلمہ بن عبدالرحمن از ابو ہریرہ ؓ کے طرق سے بھی امام احمد (۶) امام بخاری (۷) امام مسلم (۸) امام ابوداؤد (۹) اور امام ترمذی (۱۰) نے تخریج کی ہے۔

## حدیث (۲۸)

حضرت ابو شریح کعمی سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ جل شانہ پر اور آخرت کے دن پر ایمان رکھتا ہو اس کے لئے ضروری ہے کہ اپنے مہمان کا اکرام کرے، مہمان کا جائزہ ایک دن و رات ہے اور مہمانی تین دن تین رات ہے اور مہمان کے لئے یہ جائز نہیں کہ اتنا طویل قیام کرے کہ جس سے میزبان مشقت میں پڑ جائے۔ (۱۱)

|                       |                       |                        |                      |
|-----------------------|-----------------------|------------------------|----------------------|
| ۱۔ فضائل صدقات ص ۱۰۲۔ | ۲۔ مستدرک ص ۲۳۳۔      | ۳۔ صحیح بخاری ۳۹/۱۳۸۔  | ۴۔ صحیح مسلم ۵۰۳۹/۱۔ |
| ۵۔ مشن لائن ماہ ۳۹۷۔  | ۶۔ مستدرک ص ۲۶۷/۲۔    | ۷۔ صحیح بخاری ۳۹/۱۳۸۔  | ۸۔ صحیح مسلم ۳۹/۱۔   |
| ۹۔ مشن لائن ماہ ۵۱۵۳۔ | ۱۰۔ مشن ترمذی ص ۲۵۰۰۔ | ۱۱۔ فضائل صدقات ص ۱۰۱۔ |                      |

اس حدیث کی تخریج امام مالکؒ (۱) امام حمیدؒ (۲) امام احمدؒ (۳) امام عبد بن حمیدؒ (۴) علامہ دارقوتیؒ (۵) امام بخاریؒ (۶) امام مسلمؒ (۷) امام ابوداؤدؒ (۸) امام ترمذیؒ (۹) اور امام ابن ماجہؒ (۱۰) نے سعید بن ابی سعید مقبریؒ کے طرق سے کی ہے۔

### حدیث (۲۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ایک فاحشہ اور بدکار عورت کی اتنی بات پر بخشش کر دی گئی کہ وہ چلی جا رہی تھی اس نے ایک کنوئیں پر دیکھا کہ ایک کتا کھڑا ہوا ہے جس کی زبان پیاس کی شدت کی وجہ سے باہر نکل پڑی ہے اور وہ مرنے کو ہے۔ اس عورت نے اپنے پاؤں کا (چمڑے کا) جوتا نکالا اور اس کو اپنی اوزھنی میں باندھ کر کنوئیں میں سے پانی نکالا اور اس کتے کو پالیا؛ چنانچہ اس کی وجہ سے اس کی مغفرت کر دی گئی۔ (۱۱)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاریؒ (۱۲) نے حسن بن الصباحؒ از اسحاق از زرعی از عوف از حسن وابن سیرینؒ کی سند سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۳) امام بخاریؒ (۱۴) اور امام مسلمؒ (۱۵) نے ابن سیرینؒ از ابو ہریرہؓ کی سند سے الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام مالکؒ (۱۶) امام احمدؒ (۱۷) امام بخاریؒ (۱۸) امام مسلمؒ (۱۹) اور امام ابوداؤدؒ (۲۰) نے مالک بن انسؒ از یحییٰ موئیؒ از یحییٰ بن عبد الرحمنؒ از ابوصالحؒ کے طرق سے کی ہے۔ اس میں یہ ذکر ہے کہ صحابہ نے دریافت کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ ہمیں چوپایوں کے ساتھ ہمدردی کرنے پر بھی اجر ملے گا، آپ ﷺ نے فرمایا: ”لھی کل ذات کبد رطبة اجر“۔

|                               |                            |                           |
|-------------------------------|----------------------------|---------------------------|
| ۱۔ مؤلف مالک۔ ۵۷۸ھ۔           | ۲۔ صحیح بخاری۔ ۳۱/۴۔ ۳۸۵ھ۔ | ۳۔ سعید بن حمید۔ ۴۸۳ھ۔    |
| ۴۔ سنن دارقوتی۔ ۲۰۴ھ۔         | ۵۔ صحیح مسلم۔ ۱۲۷ھ۔        | ۶۔ سنن ابوداؤد۔ ۳۷۴ھ۔     |
| ۷۔ سنن ترمذی۔ ۱۹۶ھ۔ ۱۹۶ھ۔     | ۸۔ سنن ابن ماجہ۔ ۳۶۷ھ۔     | ۹۔ فضائل صدقات۔ ج ۱۔ ۷۵ھ۔ |
| ۱۰۔ سنن ابی یوسف۔ ۲۰۷ھ۔       | ۱۱۔ صحیح مسلم۔ ۲۵۱ھ۔       | ۱۲۔ مؤلف مالک۔ ۵۷۸ھ۔      |
| ۱۳۔ سنن ابی یوسف۔ ۲۰۷ھ۔ ۲۰۷ھ۔ | ۱۴۔ صحیح مسلم۔ ۱۲۷ھ۔       | ۱۵۔ سنن ابی یوسف۔ ۲۰۷ھ۔   |

## حدیث (۳۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما اور حضرت ابو ہریرہؓ دونوں نے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا کہ ایک عورت کو اس پر عذاب کیا گیا کہ اس نے ایک بلی کو باندھ رکھا تھا جو بھوک کی وجہ سے مر گئی نہ تو اس نے اس کو کھانے کو دیا نہ اس کو چھوڑا کہ وہ زمین کے جانوروں (چوہے وغیرہ) سے اپنا پیٹ بھرتی۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام عبد بن حمیدؒ (۲) امام دارقطنیؒ (۳) امام بخاریؒ (۴) اور امام مسلمؒ (۵) نے حضرت نافعؓ کے طرق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام بخاریؒ (۶) امام مسلمؒ (۷) نے نصر بن علی جہضمی از عبد الاصلی از عبد اللہ بن عمر از سعید المقبری از ابو ہریرہؓ کی سند سے کی ہے اور حضرت ابو ہریرہؓ حضور اکرم ﷺ سے درج بالا حدیث نقل کرتے ہیں اور امام بخاریؒ اور امام مسلمؒ نے اس حدیث کو نافع از ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کے بعد ذکر کیا ہے۔

## حدیث (۳۱)

حضرت انسؓ سے روایت ہے حضور ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جو شخص یہ چاہتا ہے کہ اس کے رزق میں وسعت کی جائے اور اس کے نشانائے قدم (عمر کی درازی) میں اضافہ کر دیا جائے اس کو چاہئے کہ وہ صلہ رحمی کرے۔ (۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۹) امام بخاریؒ (۱۰) امام مسلمؒ (۱۱) اور امام ابو داؤدؒ (۱۲) نے امام زہریؒ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۳۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے کہ ایک شخص رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا یا رسول اللہ!

|                       |                         |                       |                          |
|-----------------------|-------------------------|-----------------------|--------------------------|
| ۱. فضائل صدقات ص/ ۱۶۷ | ۲. مسند بن حمید ص/ ۷۹۹  | ۳. سنن دارقطنی ص/ ۳۱۷ | ۴. معجم بخاری ص/ ۱۰۷-۱۰۸ |
| ۵. معجم مسلم ص/ ۱۰۳۲  | ۶. بخاری ص/ ۵۸۸         | ۷. مسلم ص/ ۸۰۳        | ۸. فضائل صدقات ص/ ۲۰۲    |
| ۹. مسند احمد ص/ ۱۳۷   | ۱۰. معجم بخاری ص/ ۷۳-۷۴ | ۱۱. معجم مسلم ص/ ۸    | ۱۲. سنن ابوداؤد ص/ ۲۹۹۳  |

لوگوں میں میرے حسن سلوک کے سب سے زیادہ مستحق کون ہیں؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ”تیری ماں“ اس نے عرض کیا پھر کون؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ”تیری ماں“ اس نے عرض کیا: پھر کون؟ حضور ﷺ نے فرمایا: ”تیرا باپ“۔ (مشفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۲) امام احمد (۳) امام بخاری (۴) امام مسلم (۵) اور امام ابن ماجہ (۶) نے ابو زرہ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۳۳)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ جس زمانہ میں حضور ﷺ کا قریش سے معاہدہ ہو رہا تھا اس وقت میری کافر والدہ (کہ مکرمہ سے مدینہ طیبہ) آئیں۔ میں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا کہ میری والدہ (میری اعانت کی) طالب بن کر آئی ہیں۔ میں ان کی اعانت کروں؟ حضور ﷺ نے فرمایا ہاں ان کی اعانت کرو! (مشفق علیہ) (۷)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۸) امام احمد (۹) امام بخاری (۱۰) امام مسلم (۱۱) امام ابوداؤد (۱۲) نے ہشام بن عروہ از عروہ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۳۴)

حضرت عبدالرحمن رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھ سے کعب بن عجرہ کی ملاقات ہوئی۔ وہ فرمانے لگے کہ میں تجھے ایک ایسا ہدیہ دوں جو میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے؟ میں نے عرض کیا ضرور مرمت فرمائیے۔ انھوں نے فرمایا کہ ہم نے حضور اقدس ﷺ سے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ آپ تو ہم کو سلام بھیجنے کا طریقہ سمجھا چکے ہیں؛ لیکن آپ ﷺ پر ہم درود کن الفاظ سے بھیجیں؟ تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اس طرح درود پڑھا کرو ”اللہم صل علی محمد وعلی آل محمد کما صلیت علی

|                              |                                 |                          |                       |
|------------------------------|---------------------------------|--------------------------|-----------------------|
| ۱۔ فضائل صدقات ص/۲۰۱۔        | ۲۔ مسند حمیدی ۱۱۸۔              | ۳۔ مسند احمد ۳/۳۲۷، ۳۲۸۔ | ۴۔ صحیح بخاری ۲/۸۔    |
| ۵۔ صحیح مسلم ۲/۸۔            | ۶۔ سنن ابن ماجہ ۳۶۵۸، ۳۶۵۹۔     | ۷۔ فضائل صدقات ص/۲۰۱۔    | ۸۔ مسند حمیدی ۳۶۸۔    |
| ۹۔ مسند احمد ۳۵۵۱، ۳۳۲، ۳۳۳۔ | ۱۰۔ صحیح بخاری ۳/۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷۔ | ۱۱۔ صحیح مسلم ۳/۸۱۔      | ۱۲۔ سنن ابوداؤد ۱۳۶۸۔ |

ابراہیم و علی آل ابراہیم إنك حمید مجید۔ اللہم بارك علی محمد وعلی آل محمد كما باركت  
علی ابراہیم وعلی آل ابراہیم إنك حمید مجید۔ (متفق علیہ) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۲) امام احمد (۳) امام عبد بن حمید (۴) علامہ دارقوتی (۵) امام بخاری (۶) امام مسلم (۷)  
امام ابوداؤد (۸) امام ترمذی (۹) امام نسائی (۱۰) اور امام ابن ماجہ (۱۱) نے عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے طرق سے کی ہے۔

|                     |                                       |                              |                              |
|---------------------|---------------------------------------|------------------------------|------------------------------|
| ۱۔ فضائل درود ص ۲۱۱ | ۲۔ مسند حمیدی ۱۱/۷۱۷-۷۱۸              | ۳۔ مسند احمد ۳/۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵ | ۴۔ مسند عبد بن حمید ۳۶۸      |
| ۵۔ سنن دارقوتی ۱۳۴۸ | ۶۔ صحیح بخاری ۳/۷۷۸-۷۷۹، ۷۸۰-۷۸۱، ۷۸۲ | ۷۔ صحیح مسلم ۲/۱۶            | ۸۔ سنن ابوداؤد ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹ |
| ۹۔ سنن ترمذی ۳۸۳    | ۱۰۔ سنن نسائی ۳/۳۸۰، ۳۸۱              | ۱۱۔ سنن ابن ماجہ ۴۰۳         |                              |

# کتاب فضائل القرآن

## حدیث (۳۵)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ حسد و فتنوں کے سوا کسی پر جائز نہیں۔ ایک وہ جس کو حق تعالیٰ شانہ نے قرآن شریف کی تلاوت کی توفیق عطا فرمائی اور وہ دن رات اس میں مشغول رہتا ہے۔ دوسرے وہ جس کو حق سبحانہ نے مال کی کثرت عطا فرمائی اور وہ دن رات اس میں سے خرچ کرتا ہے۔ (متفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۲) امام احمد (۳) امام عبد بن حمید (۴) امام بخاری (۵) امام مسلم (۶) امام ترمذی (۷) اور امام ابن ماجہ (۸) نے ابن شہاب زہری از سالم کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۳۶)

حضرت ابوموسیٰ اشعری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے: رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: قرآن شریف کی خبر گیری کیا کرو، قسم ہے اس ذات پاک کی کہ جس کے قبضہ میں میری جان ہے کہ قرآن پاک جلد نکل جانے والا ہے سینوں سے بہ نسبت اونٹ کے اپنی رسیوں سے۔ (متفق علیہ) (۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۰) امام بخاری (۱۱) اور امام مسلم (۱۲) نے برید بن عبد اللہ از ابو بردہ کے طرق سے کی ہے۔

— ہے —

|                          |                        |                      |
|--------------------------|------------------------|----------------------|
| ۱ فضائل قرآن ص ۱۱/۱      | ۲ مسند حمیدی ص ۷۱۷     | ۳ مسند احمد ۲/۱۵۹۸۸۸ |
| ۴ مسند عبد بن حمید ص ۷۲۹ | ۵ صحیح بخاری ۶/۲۳۹-۱۸۹ | ۶ صحیح مسلم ۲/۱۲۱    |
| ۷ بحوالہ ترمذی ص ۱۹۳     | ۸ فضائل ابن ماجہ ص ۳۲۰ | ۹ فضائل قرآن ص ۵۵    |
| ۱۰ مسند احمد ۳/۳۱۱۳۹۷    | ۱۱ صحیح بخاری ۹/۲۲۸    | ۱۲ صحیح مسلم ۲/۱۹۲   |

## حدیث (۳۷)

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اقدس ﷺ سے نقل کیا ہے کہ حق سبحانہ اتنا کسی کی طرف توجہ نہیں فرماتے جتنا کہ اس نبی کی آواز کو توجہ سے سنتے ہیں جو کلام الہی خوش الحانی سے پڑھتا ہو۔ (تفہیم علیہ)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حمیدیؒ (۲) امام احمدؒ (۳) علامہ دارمیؒ (۴) امام بخاریؒ (۵) امام مسلمؒ (۶) امام ابوداؤدؒ (۷) اور امام نسائیؒ (۸) نے ابوسلمہ بن عبدالرحمنؒ کے طرق سے کی مروی ہے۔

## حدیث (۳۸)

حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو مسلمان قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال ترنج کی سی ہے کہ اس کی خوشبو بھی عمدہ ہوتی ہے اور مزہ بھی لذیذ، اور جو مومن قرآن شریف نہ پڑھے اس کی مثال کھجور کی سی: کہ خوشبو کچھ نہیں، مگر مزہ شیریں ہوتا ہے اور جو منافق قرآن شریف نہیں پڑھتا اس کی مثال حظل (ایلو) کی سی ہے: کہ مزہ کڑوا اور خوشبو کچھ نہیں اور جو منافق قرآن شریف پڑھتا ہے اس کی مثال خوشبودار پھول کی سی ہے کہ خوشبو عمدہ اور مزہ کڑوا۔ (تفہیم علیہ)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۰) امام حمید بن عبد بن حمیدؒ (۱۱) امام بخاریؒ (۱۲) امام مسلمؒ (۱۳) امام ابوداؤدؒ (۱۴) امام ترمذیؒ (۱۵) اور امام ابن ماجہؒ (۱۶) نے قتادہ از انس کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۳۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن کا ماہر ملائکہ کے ساتھ ہے جو میرٹھی

|                     |                    |                               |  |
|---------------------|--------------------|-------------------------------|--|
| ۱۔ تفہیم قرآن ص ۳۶۔ | ۲۔ مسند حمیدی ۹۳۹۔ | ۳۔ مسند احمد ۲/۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷۔ | ۴۔ سنن دارمی ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶۴، ۲۴۶۵، ۲۴۶۶، ۲۴۶۷، ۲۴۶۸، ۲۴۶۹، ۲۴۷۰، ۲۴۷۱، ۲۴۷۲، ۲۴۷۳، ۲۴۷۴، ۲۴۷۵، ۲۴۷۶، ۲۴۷۷، ۲۴۷۸، ۲۴۷۹، ۲۴۸۰، ۲۴۸۱، ۲۴۸۲، ۲۴۸۳، ۲۴۸۴، ۲۴۸۵، ۲۴۸۶، ۲۴۸۷، ۲۴۸۸، ۲۴۸۹، ۲۴۹۰، ۲۴۹۱، ۲۴۹۲، ۲۴۹۳، ۲۴۹۴، ۲۴۹۵، ۲۴۹۶، ۲۴۹۷، ۲۴۹۸، ۲۴۹۹، ۲۵۰۰، ۲۵۰۱، ۲۵۰۲، ۲۵۰۳، ۲۵۰۴، ۲۵۰۵، ۲۵۰۶، ۲۵۰۷، ۲۵۰۸، ۲۵۰۹، ۲۵۱۰، ۲۵۱۱، ۲۵۱۲، ۲۵۱۳، ۲۵۱۴، ۲۵۱۵، ۲۵۱۶، ۲۵۱۷، ۲۵۱۸، ۲۵۱۹، ۲۵۲۰، ۲۵۲۱، ۲۵۲۲، ۲۵۲۳، ۲۵۲۴، ۲۵۲۵، ۲۵۲۶، |
|---------------------|--------------------|-------------------------------|--|





کتاب الذکر والدعاء

حدیث (۲۰)

حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اللہ کا ذکر کرتا ہے اور جو نہیں کرتا ان دونوں کی مثال زندہ اور مردہ کی سی ہے کہ ذکر کرنے والا زندہ اور ذکر نہ کرنے والا مردہ ہے۔ (متفق علیہ) (۱)

تخرج

اس حدیث کی تخریج امام بخاریؒ (۲) اور امام مسلمؒ (۳) نے ابو سلمہ ازیرید بن عبد اللہ از ابو بردہ کے دو طریق (محمد بن عطاء اور عبد اللہ بن براء) سے کی ہے۔

حدیث (۴۱)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ ارشاد فرماتے ہیں کہ میں بندہ کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کرتا ہوں جیسا کہ وہ میرے ساتھ گمان رکھتا ہے اور جب وہ مجھے یاد کرتا ہے تو میں اس کے ساتھ ہوتا ہوں۔ پس اگر وہ مجھے اپنے دل میں یاد کرتا ہے تو میں بھی اس کو اپنے دل میں یاد کرتا ہوں اور اگر وہ میرا مجمع میں ذکر کرتا ہے تو میں اس مجمع سے بہتر یعنی فرشتوں کے مجمع میں (جو معصوم اور بے گناہ ہیں) تذکرہ کرتا ہوں اور اگر بندہ میری طرف ایک باشت متوجہ ہوتا ہے تو میں ایک ہاتھ اس کی طرف متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ ایک ہاتھ بڑھتا ہے تو میں دو ہاتھ ادھر متوجہ ہوتا ہوں اور اگر وہ میری طرف چل کر آتا ہے تو میں اس کی طرف دوڑ کر چلتا ہوں۔ (متفق علیہ) (۴)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۵) امام بخاریؒ (۶) امام مسلمؒ (۷) امام ترمذیؒ (۸) اور امام ابن ماجہؒ (۹) نے ابو صالحؒ کے دو طریق (عمشؒ اور زید بن اسلمؒ) سے کی ہے۔

[illegible]

## حدیث (۴۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے: حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: فرشتوں کی ایک جماعت ہے، جو راستوں وغیرہ میں گشت کرتی رہتی ہے اور جہاں کہیں ان کو اللہ کا ذکر کرنے والے ملتے ہیں، تو سب ایک دوسرے کو آواز دیتے ہیں اور ان کے ارد گرد آسمان تک جمع ہو جاتے ہیں، جب وہ مجلس ختم ہو جاتی ہے، تو وہ آسمان پر جاتے ہیں۔ اللہ جل جلالہ باوجودیکہ ہر چیز کو جانتے ہیں، پھر بھی دریافت فرماتے ہیں کہ: تم کہاں سے آئے ہو؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ: حیرے بندوں کی قلاں جماعت کے پاس سے آئے ہیں، جو تیری تسبیح اور تعریف کرنے میں مشغول تھے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: کیا ان لوگوں نے مجھے دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: یا اللہ! دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: اگر وہ مجھے دیکھ لیتے تو کیا حال ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ: اور بھی زیادہ عبادت میں مشغول ہوتے اور اس سے بھی زیادہ تیری تعریف اور تسبیح میں منہمک ہوتے۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: وہ کیا چاہتے ہیں؟ عرض کرتے ہیں کہ: وہ جنت چاہتے ہیں۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: کیا انہوں نے جنت کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں کہ: دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھ لیتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ: اس سے بھی زیادہ شوق اور تمنا اور اس کی طلب میں لگ جاتے۔ پھر ارشاد ہوتا ہے کہ: کس چیز سے پناہ مانگ رہے تھے؟ عرض کرتے ہیں کہ: جہنم سے پناہ مانگ رہے تھے۔ ارشاد ہوتا ہے: کیا انہوں نے جہنم کو دیکھا ہے؟ عرض کرتے ہیں: دیکھا تو نہیں۔ ارشاد ہوتا ہے: اگر دیکھتے تو کیا ہوتا؟ عرض کرتے ہیں کہ: اور بھی زیادہ اس سے بھاگتے اور بچنے کی کوشش کرتے۔ ارشاد ہوتا: اچھا تم گواہ رہو کہ میں نے اس مجلس والوں کو بخش دیا۔ ایک فرشتہ عرض کرتا ہے: یا اللہ فلاں شخص اس مجلس میں اتفاقاً اپنی کسی ضرورت سے آیا تھا، وہ اس مجلس کا شریک نہیں تھا۔ ارشاد ہوتا ہے کہ: یہ جماعت ایسی مبارک ہے کہ ان کے پاس بیٹھنے والا بھی محروم نہیں رہتا (لہذا اس کو بھی بخش دیا)۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) اور امام ترمذی (۵) نے ابو صالحؓ کے دو طریق (اعمش و سہیل) سے کی ہے۔

## حدیث (۴۳)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ دو کلمے ایسے ہیں کہ زبان پر بہت ہلکے ہیں اور ترازو بہت وزنی اور اللہ کے نزدیک بہت محبوب ہیں وہ "سبحان اللہ وبحمدہ سبحان اللہ العظیم" ہیں۔ (متفق)

(۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ترمذی (۵) اور امام ابن ماجہ (۶) نے محمد بن فضیل از عمارہ بن قحطاف از ابو زرہ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۴۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے۔ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ فقراء مہاجرین جمع ہو کر حاضر ہوئے اور عرض کیا یا رسول اللہ! یہ مالدار سارے بلند درجے لے اڑے اور ہمیشہ کی رہنے والی نعمت انھیں کے حصے میں آگئی۔ حضور ﷺ نے فرمایا کیوں؟ عرض کیا نماز روزہ میں تو یہ ہمارے شریک کہ ہم بھی کرتے ہیں اور یہ بھی، اور مالدار ہونے کی وجہ سے یہ لوگ صدقہ کرتے ہیں۔ قلام آزاد کرتے ہیں۔ اور ہم ان چیزوں سے عاجز ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ میں تمہیں ایسی چیز بتاؤں کہ تم اس پر عمل کر کے اپنے سے پہلوں کو پکڑ لو اور بعد والوں سے بھی آگے بڑھے رہو اور کوئی شخص تم سے اس وقت تک افضل نہ ہو جب تک ان ہی اعمال کو نہ کرے۔ صحابہ نے عرض کیا ضرور بتا دیجئے۔ ارشاد فرمایا: ہر نماز کے بعد سبحان اللہ۔ الحمد للہ، اللہ اکبر ۳۳-۳۳ مرتبہ پڑھ لیا کرو (ان حضرات نے شروع کر دیا مگر اس زمانہ کے مالدار بھی اسی نمونہ کے تھے انہوں نے بھی معلوم ہونے پر شروع کر دیا) تو فقراء دوبارہ حاضر ہوئے کہ یا رسول اللہ ہمارے مالدار بھائیوں نے بھی سن لیا اور وہ بھی یہی کرنے لگے۔ حضور ﷺ نے فرمایا یہ اللہ کا فضل ہے جس کو چاہے عطا فرمائے۔ اس کو کون روک سکتا ہے۔ (تسلیق علیہ) (۷)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۸) امام مسلم (۹) نسائی (۱۰) و ابن خزیمہ (۱۱) نے ابوصالح کے طرق سے کی ہے۔

|                    |                            |                         |                       |
|--------------------|----------------------------|-------------------------|-----------------------|
| ۱۔ فضائل ذکر ص ۱۳۵ | ۲۔ معارف ص ۲۲۲             | ۳۔ مجمع بخاری ص ۱۸۱-۱۸۲ | ۴۔ مجمع مسلم ص ۸۰     |
| ۵۔ سنن ترمذی ص ۳۶۷ | ۶۔ فضائل ذکر ص ۱۳۲         | ۷۔ مجمع بخاری ص ۸۸-۸۹   | ۸۔ سنن ابن ماجہ ص ۳۸۰ |
| ۹۔ مجمع مسلم ص ۹۷  | ۱۰۔ مکمل بابہم وائیل ص ۱۳۶ | ۱۱۔ مجمع ابن خزیمہ ص ۷۴ |                       |

## حدیث (۳۵)

حضرت علیؓ نے اپنے ایک شاگرد سے فرمایا کہ میں تمہیں اپنا اور اپنی بیوی فاطمہ رضی اللہ عنہا کا جو حضور ﷺ کی صاحبزادی اور سب گھروالوں میں زیادہ لڑکی تھیں قصہ نہ سناؤں؟ انہوں نے عرض کیا ضرور سنائیں فرمایا کہ وہ خود چکی بستی تھیں، جس سے ہاتھوں میں گٹے پڑ گئے تھے اور خود ہی منگ بھر کر لاتی تھیں، جس سے سینے پر اس کے نشان پڑ گئے تھے۔ خود ہی جھاڑ دیتی تھیں، جس کی وجہ سے کپڑے میلے رہتے تھے۔ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں کچھ باندی، غلام آئے۔ میں نے حضرت فاطمہ رضی اللہ عنہا سے کہا کہ: تم اگر اپنے والد صاحب (ﷺ) کی خدمت میں جا کر ایک خادم مانگ ماؤ تو اچھا ہے سہولت رہے گی۔ وہ گئیں۔ حضور ﷺ کی خدمت میں لوگوں کا مجمع تھا اس لئے واپس چلی آئیں۔ حضور ﷺ دوسرے روز خود ہی مکان پر تشریف لائے اور فرمایا کل تم کس کام کو آئی تھیں؟ وہ چپ ہو گئیں (شرم کی وجہ سے بول بھی نہ سکیں) میں نے عرض کیا حضور ﷺ چکی سے ہاتھ میں نشان پڑ گئے۔ مشکیزہ بھرنے کی وجہ سے سینہ پر بھی نشان پڑ گیا ہے جھاڑ دینے سے کپڑے بھی میلے رہتے ہیں، آپ ﷺ کے پاس کچھ باندی، غلام آئے تھے اس لئے میں نے ان سے کہا تھا کہ ایک خادم اگر مانگ لائیں تو ان مشقتوں میں سہولت ہو جائے۔ حضور ﷺ نے فرمایا! اللہ سے اُرتی رہو۔ اس کے فرض ادا کرتی رہو اور گھر کے کاروبار کرتی رہو اور جب سونے کے لئے بیٹو کو سیمان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ بار اللہ اکبر ۳۳ بار پڑھ کر یہ خادم سے بہتر ہے۔ انہوں نے عرض کیا میں اللہ کی تقدیر اور اس کے رسول کی تجویز سے راضی ہوں۔ (متفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۲) امام ابوداؤد (۳) علامہ طبرانی (۴) اور عبد اللہ بن احمد (۵) نے سعید جریری از ابوالورد از ابن اعمید کے طرق سے کی ہے۔

**ابن اعمید:** درج بالا سند میں ابن اعمید ہیں۔ ان کا نام علی ہے۔ حافظ بن حجر نے تقریب میں لکھا ہے کہ سند میں اس راوی کا نام ذکر نہیں کیا جاتا ہے۔ یہ ایک مجہول راوی ہے۔

**ابوالورد:** سند میں ایک راوی ابوالورد بھی ہے ان کے والد کا نام ثمامہ اور دادا کا نام حزن ہے، قشیری کہلاتے ہیں، امام ذہبی نے (۶) اس راوی کا ذکر کیا ہے اور انھیں شیخ وقت قرار دیا ہے۔ حافظ حجر نے بھی (۷) اس راوی کے تذکرہ میں لکھا ہے کہ

۱. فضائل ذکر ص ۱۶۶۔ ۲. مصنف بن ابی شیبہ ۳۳۳/۱۰، ۳۱۰/۸۔ ۳. مع ۵۰۶۳، ۲۹۸۸۔ ۴. کتاب اللہ ۲۴۵۔ ۵. خرواع ۱۳۳۔ ۶. الاکشف ۲۸۸۔ ۷. تقریب ۸۳۳۔

محدثین کے نزدیک یہ مقبول ہے۔ ابن سعدؒ نے لکھا ہے کہ یہ مشہور راوی ہیں؛ لیکن حدیثیں ان سے کم منقول ہیں۔ (۱) اس سند کے علاوہ مذکورہ حدیث کی اور صحیح سندیں ہیں۔ مثلاً:

**سند (۲):** سفیان بن عیینہ از عبید اللہ بن ابی یزید از ابن ابی لیلیٰ از علی کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام حمیدؒ (۲) امام احمدؒ (۳) امام بخاریؒ (۴) امام مسلمؒ (۵) امام نسائیؒ (۶) ابویعلیٰؒ (۷) ابن حبانؒ (۸) اور ابن کثیرؒ (۹) نے کی ہے۔

**سند (۳):** عطاء بن ابی رباح از عباد از ابن ابی لیلیٰ کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام مسلمؒ (۱۰) امام بزارؒ (۱۱) اور علامہ دارقطنیؒ (۱۲) نے کی ہے۔

**سند (۴):** شعبہ از حکم از ابن ابی لیلیٰ کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۳) امام بخاریؒ (۱۴) امام مسلمؒ (۱۵) اور امام ابوداؤدؒ (۱۶) نے کی ہے۔

**سند (۵):** یزید بن ہارون از عوام بن حوشب از عمرو بن مرہ از ابن ابی لیلیٰ کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۷) امام عبد بن حمیدؒ (۱۸) امام دارقطنیؒ (۱۹) اور امام نسائیؒ (۲۰) نے کی ہے۔

**سند (۶):** عبیدہ از علی کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام ترمذیؒ (۲۱) اور امام نسائیؒ (۲۲) نے کی ہے۔

**سند (۷):** ہمیرہ بن مریم از علی کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۲۳) اور علامہ ابویعلیٰؒ (۲۴) نے کی ہے۔

**سند (۸):** شہبث بن ربیع از علی کے طریق سے بھی امام ابوداؤدؒ (۲۵) اور امام نسائیؒ (۲۶) نے تخریج کی ہے۔

**سند (۹):** ابوجعفر مولیٰ علی بن ابی طالب از علی کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج امام عبد بن حمیدؒ (۲۷) نے کی ہے۔

خلاصہ کلام یہ کہ ان سندوں کی وجہ سے یہ حدیث صحیح ہے۔

## حدیث (۳۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ جب کوئی آدمی بیمار ہوتا یا اس کے کوئی زخم وغیرہ ہوتا تو حضور ﷺ

|                         |   |                      |                         |             |
|-------------------------|---|----------------------|-------------------------|-------------|
| ۱ حقیقات بن سعد ۲۶۶/۷   | ۲ مسند حمید ۳۳  | ۳ مسند احمد ۸۰/۱     | ۴ بخاری ۸۳۱۷            | ۵ مسلم ۸۲۸  |
| ۶ عمل الیوم واللیلۃ ۸۱۳ | ۷ مسند ابویعلیٰ ۵۷۸   | ۸ صحیح ابن حبان ۵۵۲۹ | ۹ عمل الیوم واللیلۃ ۷۳۰ | ۱۰ مسلم ۸۲۸ |
| ۱۱ مسند بزار ۶۰۷، ۶۰۶   | ۱۲ اعلیٰ ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، |                      |                         |             |

کوب لگا کر زمین پر لگاتے (حضرت سفیانؒ نے اپنی شہادت کی انگلی زمین پر لگائی پھر اسے اٹھایا) اور یہ دعاء کرتے: "بسم اللہ توبۃ ارحمنا ہر یقۃ بعضنا یشفی بہ سقیمنا یا ذن ربنا"۔

(ترجمہ) اللہ کے نام کے ساتھ ہماری زمین کی مٹی ہم میں سے بعض آدمیوں کے لب کے ساتھ ملکر ہمارے بیمار کو حکیم الہی شفا دیتی ہے۔ (تفق علیہ) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۲)، امام احمد (۳)، امام بخاری (۴)، امام مسلم (۵)، امام ابوداؤد (۶) اور امام ابن ماجہ (۷) نے سفیان بن عیینہ از عبد ربیع بن سعید از عمرہ بنت عبد الرحمن کے طرق سے کی ہے۔

۱۔ لفظ کس جی ص: ۵۷۔ ۲۔ مسند حمیدی: ۲۵۲۔ ۳۔ مسند احمد: ۹۳/۶۔ ۴۔ صحیح بخاری: ۷/۱۷۰۔

۵۔ صحیح مسلم: ۷۱۷۔ ۶۔ سنن ابوداؤد: ۳۸۹۵۔ ۷۔ سنن ابن ماجہ: ۳۵۲۱۔





بہتوں کو کھالے لگی، لوگ اس ہستی کو شرب کہتے ہیں، اس کا نام مدینہ ہے، وہ مدینہ کے آدمیوں کو اس طرح زور کر دیتی ہے، جس طرح ہمیں لوہے کے میل پکیل کو زور کر دیتی ہے۔ (متفق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مالکؒ (۲) امام حمیدؒ (۳) امام احمد بن حنبلؒ (۴) امام بخاریؒ (۵) اور امام مسلمؒ (۶) نے بھی بن سعید از ابو حبابؒ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۵۰)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ بوڑھے آدمی کا دل ہمیشہ دو چیزوں میں جوان رہتا ہے ایک دنیا کی محبت میں دوسرے آرزوں اور امیدوں کے طویل ہونے میں۔ (متفق علیہ) (۷)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاریؒ (۸) اور امام مسلمؒ (۹) نے یونس از ابن شہاب از سعید بن المسیب کے دو طریق (ابو صفوان اور ابن وہب) سے کی ہے۔

## حدیث (۵۱)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور اقدس ﷺ نے تمام عمر میں اپنی اوقات تک کبھی جو کی روٹی بھی پیٹ بھر کر تناول نہیں فرمائی۔ (متفق علیہ) (۱۰)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۱) امام مسلمؒ (۱۲) امام ترمذیؒ (۱۳) امام ابن ماجہؒ (۱۴) علامہ طحاویؒ (۱۵) امام ابویوسفؒ (۱۶)

|                                     |                        |                       |                                   |
|-------------------------------------|------------------------|-----------------------|-----------------------------------|
| ۱۔ فضائل ج ۱/۱۳۵                    | ۲۔ مؤلف، مالک ۵۵۳۔     | ۳۔ مسند حمید ۱۱۵۲۔    | ۴۔ مسند احمد ۲۳۷/۳، ۲۳۷/۳، ۲۳۷/۳۔ |
| ۵۔ صحیح بخاری ۲۶/۳۔                 | ۶۔ صحیح مسلم ۱۲۸/۳۔    | ۷۔ فضائل صدقات ص ۳۹۳۔ | ۸۔ صحیح بخاری ۱۸/۱۸۔              |
| ۹۔ صحیح مسلم ۹۹/۳۔                  | ۱۰۔ فضائل صدقات ص ۴۰۸۔ | ۱۱۔ مسند احمد ۲۳۶۶۵۔  | ۱۲۔ صحیح مسلم ۲۹۷۰۔               |
| ۱۳۔ سنن ترمذی ۲۳۵۷ فضائل ترمذی ۱۴۶۔ | ۱۴۔ سنن ابن ماجہ ۲۳۳۶۔ | ۱۵۔ مسند طحاوی ۵۳۸۰۔  | ۱۶۔ مسند ابویوسف ۳۵۴۲۔            |

امام طبرسی (۱) اور امام بیہقی (۲) نے شعبہ ابو اسحاق از عبد الرحمن بن یزید از اسود کے طریق سے ہے۔

نیز یہ حدیث ہلال بن حمید از عروہ از عائشہ رضی اللہ عنہا کے طریق سے بھی دیکھ (۳) بخاری (۴) و مسلم (۵) میں مروی

—

## حدیث (۵۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ سات آدمی ہیں جن کو اللہ جل شانہ اپنی (رحمت) کے سایہ میں ایسے دن جگہ عطا فرمائے گا جس دن اس کے سایہ کے سوا کوئی سایہ نہ ہوگا، ایک عادل بادشاہ، دوسرے وہ جوان جو جوانی میں اللہ کی عبادت کرتا ہو، تیسرے وہ شخص جس کا دل مسجد میں اٹک رہا ہو، چوتھے وہ شخص جن میں اللہ کے واسطے محبت ہو اس پر ان کا اجتماع ہو اس پر جدائی۔ پانچویں وہ شخص جس کو کوئی حسین ترین عورت اپنی طرف متوجہ کرے اور وہ کہہ دے کہ مجھے اللہ کا ذرا مانع ہے۔ چھٹے وہ شخص جو ایسے فنی طریق سے صدقہ کرے کہ دوسرے ہاتھ کو بھی خبر نہ ہو، ساتویں وہ شخص جو اللہ کا ذکر تنہائی میں کرے اور آنسو بہنے لگیں۔ (شفیق علیہ) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۷) امام بخاری (۸) امام مسلم (۹) امام ترمذی (۱۰) اور امام نسائی (۱۱) نے عبد اللہ بن عمر از حبیب بن عبد الرحمن انصاری از حفص بن عاصم کے دو طریق (یحییٰ بن سعید قطان اور عبد اللہ بن مبارک) سے کی ہے۔

۱۔ تہذیب الاثر ۳۰۷۔ ۲۔ دلائل النبوة ۱/۳۳۳۔ ۳۔ کتاب الخرم ۱۱۰۔ ۴۔ صحیح بخاری ۶۱۵۵۔

۵۔ صحیح مسلم ۲۹۷۱۔ ۶۔ فضائل ذکر ۳۰/۳۰۔ ۷۔ مسند احمد ۴/۳۳۹۔ ۸۔ صحیح بخاری ۱/۱۶۸/۲-۱۵۸/۱-۲۳۱/۱۵۵۔ ۹۔ مسند ترمذی ۱۲۹۱۔ ۱۰۔ مسند نسائی ۳۲۲/۸۔

## فصل دوم

فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جو صرف بخاری میں پائی جاتی ہیں۔

## کتاب الایمان

## حدیث (۵۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے ایک مرتبہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا سب سے زیادہ نفع اٹھانے والا قیامت کے دن کون شخص ہوگا؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ مجھے احادیث پر تمہاری حرص و کچھ کر یہی لگنا تھا کہ اس بات کو تم سے پہلے کوئی دوسرا شخص نہ پوچھے گا (پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے سوال کا جواب ارشاد فرمایا کہ) سب سے زیادہ سعادت مند اور نفع اٹھانے والا میری شفاعت کے ساتھ وہ شخص ہوگا جو دل کے خلوص کے ساتھ ”لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ“ کہے (تعلق علیہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) اور امام بخاری (۳) نے عمرو بن ابی عمرو از سعید بن ابی سعید مقبری کے دو طریق (سلیمان بن بلال اور اسماعیل بن جعفر) سے کی ہے۔

## کتاب الزکاة

### حدیث (۵۴)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر میرے پاس اُحد پہاڑ کے برابر بھی سونا ہو تو مجھے یہ بات پسند نہیں کہ میرے اوپر تین دن گذر جائیں اس حال میں کہ میرے پاس اس میں سے کچھ بھی ہو بجز اس کے کہ کوئی چیز ادائے قرض کے لئے رکھ لی جائے۔ (صحیح) (۱)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۲) نے احمد بن حنبل بن سعید از والد خود از یونس از ابن مہاب از عبد اللہ بن عبد اللہ بن عقبہ کی سند سے کی ہے۔

### حدیث (۵۵)

حضرت عقبہؓ کہتے ہیں کہ: میں نے مدینہ طیبہ میں حضور اقدس ﷺ کے پیچھے عصر کی نماز پڑھی۔ حضور ﷺ نے نماز کا سلام پھیرا اور تھوڑی دیر بعد اٹھ کر نہایت غلت کے ساتھ لوگوں کے سونڈھوں کو پھلانا لگتے ہوئے ازواج مطہرات کے گھروں میں سے ایک گھر میں تشریف لے گئے۔ لوگوں میں حضور ﷺ کے اس طرح جلدی تشریف لے جانے سے تشویش پیدا ہوئی کہ نہ معلوم کیا بات پیش آئی۔ حضور ﷺ مکان سے واپس تشریف لائے، تو لوگوں کی حیرت کو محسوس فرمایا۔ اس پر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مجھے سونے کا ایک ٹکڑا یاد آ گیا تھا، جو گھر میں رہ گیا تھا۔ مجھے یہ بات گراں گذری کہ کہیں موت آ جائے اور وہ رہ جائے اور میدان حشر میں اس کی جواب دی اور اس کا حساب مجھے روک لے اس لئے اس کو جلدی بانٹ دینے کو کہہ کر آیا ہوں۔ (صحیح) (۳)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام بخاری (۲) اور امام نسائی (۳) نے عمر بن سعید بن ابی حسین نوقلی از ابن ابی ملیکہ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۵۶)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ رسول اکرم ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کو اللہ جل شانہ نے مال دیا ہو اور وہ اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرتا ہو تو وہ مال قیامت کے دن ایک ایسا سانپ بنا دیا جائے گا، جو گھباہوگا اور اس کی آنکھوں پر دوسیاہ نعلے ہوں گے، پھر دوسانپ اس کی گردن میں طوق کی طرح ڈال دیا جائے گا جو اس کے دونوں جبڑوں کو کپڑے لے گا اور کہے گا میں تیرا مال ہوں۔ تیرا خزانہ ہوں۔ اس کے بعد حضور ﷺ اس کی تائید میں قرآن پاک کی آیتیں ”وَلَا يَحْسِبَنَّ الَّذِينَ يَبْخُلُونَ بِمَا أَنَا لَهُمُ اللَّهُ مِنْ فَضْلِهِ هُوَ خَيْرٌ لَّهُمْ بَلْ هُوَ شَرٌّ لَّهُمْ سَيُطَوَّقُونَ مَا بَخُلُوا بِهِ يَوْمَ الْقِيَمَةِ“ تلاوت فرمائیں۔ (صحیح) (۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) امام بخاری (۶) اور امام نسائی (۷) نے ابوصالح کے طرق سے کی ہے۔

# کتاب الصیام ولیلۃ القدر

حدیث (۵۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نبی اکرم ﷺ سے نقل فرماتی ہیں آپ نے فرمایا کہ لیلۃ القدر کو رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں تلاش کرو۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) اور امام بخاری (۳) نے اسماعیل بن جعفر از ابو سہیل از والدہ خود مالک بن ابو عامر کے دو طریق (سلیمان اور قتیبہ بن سعید) سے کی ہے۔

حدیث (۵۸)

حضرت عبادہ ؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ اس لئے باہر تشریف لائے تاکہ ہمیں شب قدر کی اطلاع فرمادیں مگر دو مسلمانوں میں جھگڑا ہو رہا تھا حضرت ﷺ نے فرمایا کہ میں اس لئے آیا تھا کہ تمہیں شب قدر کی خبر دوں۔ مگر فلاں فلاں شخصوں میں جھگڑا ہو رہا تھا۔ کہ جس کی وجہ سے تعین اٹھائی گئی۔ کیا بعید ہے کہ یہ اٹھالینا اللہ کے علم میں بہتر ہو لہذا اب اس رات کو تو میں اور ساتویں اور پانچویں رات میں تلاش کرو۔ (صحیح) (۴)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) امام دارمی (۶) اور امام بخاری (۷) نے حمید از انس بن مالک کے طریق سے کی ہے۔

۱۔

۲۔ صحیح بخاری ۳/۶۰۔ ۳۔ لعل النک رمضان ص ۳۱۱۔

۴۔ صحیح مسلم ۲/۶۷۱۔

۵۔ صحیح مسلم ۲/۶۷۱۔

۶۔ صحیح بخاری ۱/۱۹۱-۱۹۲-۱۹۳۔

۷۔ سنن دارمی ۱/۸۸۔

۸۔ صحیح مسلم ۲/۶۷۱۔

# کتاب الحج

## حدیث (۵۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم دیکھتے ہیں کہ جہاد اعمال میں افضل ترین عمل ہے تو کیا ہم جہاد نہ کریں؟ حضور ﷺ نے فرمایا نہیں۔ لیکن افضل جہاد حج مبرور ہے۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام بخاری (۳) امام نسائی (۴) اور امام ابن ماجہ (۵) نے عائشہ بنت طلحہ کے دو طریق (معاویہ بن اسحاق اور حبیب بن ابی عمرہ) سے کی ہے۔

۱۔ فضائل حج ص ۱۲۱۔ ۲۔ مستدرج ص ۶/۱۶۸، ۷۹، ۸۰، ۱۲۵، ۱۶۶۔ ۳۔ صحیح بخاری ص ۳/۱۱۱، ۱۶۲/۲-۳، ۲۳/۲۔ ۴۔ سنن نسائی ص ۵/۱۸۳۔ ۵۔ سنن ابن ماجہ ص ۱۶۹۰۔

# کتاب الآداب

## حدیث (۶۰)

لقمان بن بشرہؓ سے روایت ہے نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس شخص کی مثال جو اللہ کی حدود پر قائم ہے اور اس شخص کی جو اللہ کی حدود میں پڑنے والا ہے اس قوم کی سی ہے جو ایک جہاز میں بیٹھے ہوں اور قرعہ سے (مثلاً) جہاز کی منزل لیں مقرر ہو گئی ہوں کہ بعض لوگ جہاز کے اوپر کے حصہ میں ہوں اور بعض لوگ نیچے کے حصہ میں ہوں جب نیچے والوں کو پانی کی ضرورت ہوتی ہے تو وہ جہاز کے اوپر کے حصہ پر آ کر پانی لیتے ہیں، اگر وہ اس خیال سے کہ ہمارے بار بار اوپر پانی کے لئے جانے سے اوپر والوں کو تکلیف ہوتی ہے اس لئے ہم اپنے ہی حصہ میں یعنی جہاز کے نیچے کے حصہ میں ایک سوراخ سمندر میں کھول لیں جس سے پانی یہاں ہی مٹا رہے اور اوپر والوں کو ستانا نہ پڑے۔ ایسی صورتیں اگر ادا پر والے ان احمقوں کی اس جوہر کو نہ روکیں گے اور خیال کر لیں گے کہ وہ چائیں ان کا کام ہمیں ان سے کیا واسطہ تو اس صورت میں وہ جہاز غرق ہو جائے گا اور دونوں فریق ہلاک ہو جائیں گے اور اگر وہ ان کو روک دیں گے تو دونوں ڈوبنے سے بچ جائیں گے۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حمیدنی (۲) امام احمد (۳) امام بخاری (۴) اور امام ترمذی (۵) نے عامر شعبیؓ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۶۱)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ وہ شخص صلہ رحمی کرنے والا نہیں ہے جو برابر برابر کا معاملہ کرنے والا ہو۔ صلہ رحمی کرنے والا تو وہ ہے جو دوسرے کے توڑنے پر صلہ رحمی کرے۔ (صحیح) (۶)



## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۱) اور امام ابو داؤد (۲) نے محمد بن کثیر از سفیان از اعمش و حسن بن عمرو و فطر از مجاہد از عبداللہ بن عمرو کے طریق سے کی ہے۔ امام اعمشؒ نے اس حدیث کو غیر مرفوع اور حسن و فطر نے اس حدیث کو مرفوعاً ذکر کیا ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج امام حیدری (۳) امام احمد (۴) اور امام ترمذی (۵) نے حضرت مجاہد کے طرق سے بھی کی ہے۔

## حدیث (۶۲)

حضرت عثمانؓ سے حضور اقدسؐ کا یہ ارشاد منقول ہے کہ تم میں سے سب سے بہتر شخص وہ ہے جو قرآن شریف لکھے اور سکھائے۔ سفیانؒ کی روایت میں یوں ہے تم میں کا افضل شخص وہ ہے جو قرآن لکھے اور سکھائے۔ (صحیح) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۷) امام دارمی (۸) امام بخاری (۹) امام ابو داؤد (۱۰) امام ترمذی (۱۱) اور امام ابن ماجہ (۱۲) نے علقمہ بن مرجم از سعد بن عبیدہ از ابو عبد الرحمن السلمی کے دو طریق (شعبہ سفیان) سے کی ہے۔ نیز اس کی تخریج امام احمد (۱۳) امام بخاری (۱۴) امام ترمذی (۱۵) اور امام ابن ماجہ (۱۶) نے سفیان بن علقمہ بن مرشد از ابو عبد الرحمن السلمی کے طرق سے کی ہے؛ البتہ اس سند میں سعد بن عبیدہ نہیں ہیں۔

## حدیث (۶۳)

حضرت سعدؓ حضور اقدسؐ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو کوئی بھی مدینہ منورہ کے رہنے والوں کے ساتھ مکر کرے گا وہ ایسا گھل جائے گا جیسا پانی میں ٹھک گھل جاتا ہے۔ (صحیح) (۱۷)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۱۸) نے حسین بن حریش از فضل از زہید از عائشہ کی سند سے کی ہے۔

|                          |                         |                         |                           |                          |
|--------------------------|-------------------------|-------------------------|---------------------------|--------------------------|
| ۱ صحیح بخاری ۸/۷۰        | ۲ صحیح سنن ابوداؤد ۱۶۹۷ | ۳ صحیح مسند حیدری ۵۹۳   | ۴ صحیح مسند احمد ۶۹۰۵۸/۱  | ۵ صحیح سنن دارمی ۳۳۳۱    |
| ۶ صحیح ترمذی ۱۹۰۸        | ۷ صحیح فضائل قرآن ص ۷۷  | ۸ صحیح سنن ابوداؤد ۱۳۵۲ | ۹ صحیح سنن ترمذی ۲۹۰۸۰۶۹۷ | ۱۰ صحیح سنن ابن ماجہ ۲۱۱ |
| ۱۱ صحیح بخاری ۲۳۶/۶      | ۱۲ صحیح مسند احمد ۵۷    | ۱۳ صحیح سنن بخاری ۲۳۶/۶ | ۱۴ صحیح سنن ترمذی ۲۹۰۸    | ۱۵ صحیح سنن ابن ماجہ ۲۳۱ |
| ۱۶ صحیح فضائل قرآن ص ۱۵۶ | ۱۷ صحیح بخاری ۳/۷۷      |                         |                           |                          |

فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جو صرف صحیح مسلم میں مذکور ہیں۔

## کتاب الایمان

حدیث (۶۴)

ابن شمسہ سے روایت ہے ہم حضرت عمرو بن عامر ؓ کے پاس گئے، جو مرض الموت میں تھے، مجھے دیکھتے ہی وہ بہت دیر تک روئے اور دیوار کی طرف اپنا منہ پھیر لیا۔ ان کے بیٹے کہنے لگے ابا! آپ کیوں روتے ہیں؟ کیا آپ ؓ کو رسول اللہ ؐ نے یہ خوشخبری نہیں دی۔ تب انہوں نے اپنا منہ سامنے کیا اور کہا کہ سب باتوں میں افضل ہم اس بات کی گواہی دینے کو سمجھتے ہیں کہ کوئی سچا معبود نہیں سوا خدا کے اور محمد ؐ اس کے پیغمبر ہوئے ہیں اور میرے اوپر تین حال گزرے ہیں۔ ایک حال یہ تھا جو میں نے اپنے کو دیکھا کہ رسول اللہ ؐ سے زیادہ میں کسی کو بُرا نہیں جانتا تھا اور مجھے آرزو تھی کہ کسی طرح میں قابو پاؤں اور آپ ؐ کو قتل کراؤں (معاذ اللہ) پھر اگر میں اس حال میں مرجاتا تو جہنمی ہوتا۔ دوسرا حال یہ تھا کہ اللہ تعالیٰ نے اسلام کی محبت میرے دل میں ڈال دی اور میں رسول اللہ ؐ کے پاس آیا۔ میں نے کہا کہ اپنا دامن ہاتھ بڑھائیے! تاکہ میں آپ ؐ سے بیعت کروں۔ آپ ؐ نے اپنا ہاتھ بڑھایا میں نے اس وقت اپنا ہاتھ کھینچ لیا۔ رسول اللہ ؐ نے فرمایا۔ اے عمرو تجھے کیا ہوا؟ میں نے کہا شرط کرنا چاہتا ہوں۔ آپ ؐ نے فرمایا کیا شرط؟ میں نے کہا یہ شرط کہ میرے گناہ معاف ہوں۔ آپ ؐ نے فرمایا اے عمرو تو نہیں جانتا کہ اسلام پچھلے سارے گناہوں کو ڈھالتا ہے؟ اسی طرح حج پچھلے سارے گناہوں کو ڈھالتا ہے۔ پھر رسول اللہ ؐ سے زیادہ مجھے کسی کی محبت نہ تھی اور نہ میری نگاہ میں آپ ؐ سے زیادہ کسی کی عظمت تھی اور میں آنکھ بھر کر آپ ؐ کو نہ دیکھ سکتا تھا آپ ؐ کے جلال کی وجہ سے۔ اور اگر کوئی مجھ سے آپ ؐ کی صورت کی بابت پوچھے تو میں بیان نہیں کر سکتا؛ کیونکہ میں آنکھ بھر آپ ؐ کو دیکھ نہیں سکتا تھا اور اگر میں مرجاتا اس حال میں تو امید تھی کہ جنتی ہوتا۔ اس کے بعد ہم پر چند چیزوں کی ذمہ داری ڈالی گئی۔ میں نہیں جانتا میرا حال کیا ہوگا ان کی وجہ سے، تو جب میں مرجاؤں تو میرے جنازے کے

ساتھ کوئی رونے چلانے والا نہ ہو اور نہ آگ ہو اور جب مجھے دفن کر دینا تو اچھی طرح مجھ پر مٹی ڈال دینا اور اتنی دیر تک میری قبر کے گرد کھڑے رہنا جتنی دیر میں اونٹ ذبح کیا جاتا اور اس کا گوشت بانٹا جاتا ہے تاکہ تم سے میرا دل پہلے اور دیکھ لوں کہ پروردگار کے وکیلوں کو میں کیا جواب دیتا ہوں۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام مسلم (۳) اور ابن خزیمہ (۴) نے یزید بن ابی حبیب از ابن شہابہ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۶۵)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ: حق تعالیٰ شانہ تمہاری صورتوں اور تمہارے مالوں کو نہیں دیکھتے بلکہ تمہارے دلوں کو اور اعمال کو دیکھتے ہیں۔ (صحیح) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۶) امام مسلم (۷) اور ابن ماجہ (۸) نے جعفر بن برقان از یزید بن اسلم کے طریق سے کی ہے۔

# کتاب الصلوٰۃ

## حدیث (۶۶)

حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ نماز کا چھوڑنا آدمی کو کفر سے ملادیتا ہے۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام عبد بن حمید (۳) علامہ دارقطنی (۴) امام مسلم (۵) امام ابوداؤد (۶) امام ترمذی (۷) امام نسائی (۸) اور امام ابن ماجہ (۹) نے ابوالحیر کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۶۷)

حضرت جابر ؓ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ پانچوں نمازوں کی مثال ایسی ہے کہ کسی کے دروازے پر ایک نہر ہو، جس کا پانی جاری ہو اور وہ بہت گہرا ہو، اس میں روزانہ پانچ دفعہ غسل کرے۔ (صحیح) (۱۰)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۱) امام عبد بن حمید (۱۲) علامہ دارقطنی (۱۳) اور امام مسلم (۱۴) نے اعمش از ابوسفیان کے طرق سے کی ہے۔

|                        |                       |                               |                       |
|------------------------|-----------------------|-------------------------------|-----------------------|
| ۱۔ فضائل نماز ص ۲۳۱    | ۲۔ مستدرک ص ۳۸۹/۳     | ۳۔ مستدرک ص ۱۰۳۳              | ۴۔ سنن دارقطنی ص ۱۲۳۶ |
| ۵۔ مجمع مسلم ص ۶۲/۱    | ۶۔ سنن ابوداؤد ص ۳۶۷۸ | ۷۔ سنن ترمذی ص ۲۶۲۰           | ۸۔ سنن نسائی ص ۲۳۴۱   |
| ۹۔ سنن ابن ماجہ ص ۱۰۷۸ | ۱۰۔ فضائل نماز ص ۹    | ۱۱۔ مستدرک ص ۳۵۷، ۳۶۷، ۳۰۵، ۳ | ۱۲۔ مستدرک ص ۱۰۱۳     |
| ۱۳۔ سنن دارقطنی ص ۱۸۶  | ۱۴۔ مجمع مسلم ص ۱۳۲/۲ |                               |                       |

## حدیث (۶۸)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جب تم اذان سنا کرو، تو جو الفاظ مؤذن کہے وہی تم کہا کرو، اس کے بعد مجھ پر درود بھیجا کرو؛ اس لئے کہ جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجتا ہے۔ اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجتے ہیں، پھر اللہ جل شانہ سے میرے لئے وسیلہ کی دعاء کیا کرو۔ وسیلہ جنت میں ایک درجہ ہے، جو صرف ایک ہی شخص کو ملے گا اور مجھے امید ہے کہ وہ ایک شخص میں ہی ہوں۔ بس جو شخص میرے لئے اللہ سے وسیلہ کی دعاء کرے گا، اس کے لیے میری شفاعت حلال ہو جائے گی۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲)، امام عبد بن حمید (۳)، امام مسلم (۴)، امام ابوداؤد (۵)، امام ترمذی (۶) اور امام نسائی (۷) نے کعب بن علقمہ از عبد الرحمن بن جبیر کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۶۹)

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما ارشاد فرماتے ہیں کہ: جو شخص یہ چاہے کہ کل قیامت کے دن اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں مسلمان بن کر حاضر ہو، وہ ان نمازوں کو ایسی جگہ ادا کرنے کا اہتمام کرے، جہاں اذان ہوتی ہے (یعنی مسجد میں) اس لئے کہ حق تعالیٰ شانہ نے تمہارے نبی علیہ الصلاۃ والسلام کے لئے ایسی سنتیں جاری فرمائی ہیں، جو سر اسر ہدایت الہی ہیں، ان میں سے یہ جماعت کی نمازیں بھی ہیں، اگر تم لوگ اپنے گھروں میں نماز پڑھنے لگو گے، جیسا کہ فلاں شخص پڑھتا ہے، تو تم نبی ﷺ کی سنت چھوڑنے والے ہو گے اور یہ سمجھ لو کہ اگر نبی اکرم ﷺ کی سنت کو چھوڑ دو گے، تو گمراہ ہو جاؤ گے اور جو شخص اچھی طرح وضو کرے، اس کے بعد مسجد کی طرف جائے، تو ہر قدم پر ایک نیکی لکھی جائے گی اور ایک ایک خطا معاف ہوگی اور ہم تو اپنا یہ حال دیکھتے تھے کہ جو شخص حکم کلامناقی ہو، وہ تو جماعت سے رہ جاتا تھا، ورنہ حضور ﷺ کے زمانہ میں عام منافقوں کی بھی جماعت چھوڑنے کی ہمت نہ ہوتی تھی، یا کوئی سخت بیمار ہو، ورنہ جو شخص دو آدمیوں کے سہارے سے گھسٹتا ہوا جاسکتا تھا، وہ بھی صف میں کھڑا کر دیا جاتا تھا۔ (۸)



تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام مسلم (۲) امام ابو داؤد (۳) امام ترمذی (۴) امام نسائی (۵) اور امام ابن ماجہ (۶) نے قیس بن مسلم از طارق بن شہاب کے طرق سے کی ہے۔

— ۹۳۵۳۳۹۳۰۱۰/۱۳۰۰ خ. ۱۰۰

۵۰/۱

مفتی محمد رفیع الرحمن

حج منقن ترودي ۲۹۷۲۔

۵. سخن‌نمایی ۱۱۴:۱۱۸۔

۲. سخن‌نویس: ماجه ۱۳۰۱۳۵۵

## کتاب الزکاة

حدیث (۷۲)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ ایک شخص ایک جنگل میں تھا، اس نے ایک بادل میں سے یہ آواز سنی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے، اس آواز کے بعد فوراً وہ بادل ایک طرف چلا اور ایک پتھریلی زمین میں خوب پانی برسا اور وہ سارا پانی ایک نالہ میں جمع ہو کر چلنے لگا۔ یہ شخص جس نے آواز سنی تھی اس پانی کے پیچھے چل دیا اور پانی ایک جگہ پہنچا جہاں ایک شخص کھڑا ہوا بیلچے سے اپنے باغ میں پانی کا رخ کر رہا تھا۔ اس نے باغ والے سے پوچھا کہ تمہارا کیا نام ہے؟ انہوں نے وہی نام بتایا، جو اس نے بادل سے سنا تھا، پھر باغ والے نے اس سے پوچھا کہ تم نے میرا نام کیوں دریافت کیا؟ اس نے کہا کہ میں نے اس بادل میں جس کا پانی یہ آ رہا ہے، یہ آواز سنی تھی کہ فلاں شخص کے باغ کو پانی دے اور تمہارا نام بادل میں سنا تھا۔ تم اس باغ میں کیا کام ایسا کرتے ہو (جس کی وجہ سے بادل کو یہ حکم ہوا کہ اس کے باغ کو پانی دو) باغ والے نے کہا: جب تم نے یہ سب کہا تو مجھے بھی کہنا پڑا، میں اس کے اندر جو کچھ پیدا ہوتا ہے، اس کو (تمیں حصے) کرتا ہوں، ایک حصہ یعنی تہائی تو فوراً اللہ کے راستہ میں صدقہ کرتا ہوں اور ایک تہائی میں اور میرے اہل و عیال کھاتے ہیں اور ایک تہائی اس باغ کی ضروریات میں لگا دیتا ہوں۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) اور امام مسلم (۳) نے عبدالعزیز بن عبداللہ بن ابوسلمہ از وجہ بن کیسان از عبید بن عیسر کے دو طریق (یزید بن ہارون والیوداد و طیالسی) سے کی ہے۔

حدیث (۷۳)

شداد بن عبداللہ کہتے ہیں کہ میں نے ابوامامہؓ کو کہتے ہوئے سنا کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا کہ آدم کے بیٹے تو



ضرورت سے زائد مال خرچ کر دے یہ تیرے لئے بہتر ہے اور تو اس کو روک رکھے تو یہ تیرے لئے بُرا ہے اور بقدر کفایت روکنے پر ملامت نہیں اور خرچ کرنے میں جن کی روزی تیرے ذمہ ہے ان سے ابتدا کر۔ (کہ ان پر خرچ کرنا دوسروں سے مقدم ہے) اور اونچا ہاتھ نیچے ہاتھ سے بہتر ہے (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام مسلم (۳) اور امام ترمذی (۴) نے عکرمہ بن عمار از شداد بن عبد اللہ کے دو طریق (ابو فرح اور عمر بن یونس) سے کی ہے۔

## حدیث (۷۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ صدقہ کرنا مال کو کم نہیں کرتا اور کسی خطا دار کے تصور کو معاف کر دینا معاف کرنے والے کی عزت اسی کو بڑھاتا ہے اور جو شخص اللہ جل شانہ کی رضا کی خاطر تواضع اختیار کرتا ہے تو حق تعالیٰ شانہ اس کو رفعت اور بلندی عطا کرتے ہیں۔ (صحیح) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۶) امام دارمی (۷) امام مسلم (۸) اور امام ترمذی (۹) نے علاء بن عبد الرحمن از والد خود کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۷۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جب آدمی مرجا تا ہے تو اس کے اعمال کا ثواب ختم ہو جاتا ہے۔ مگر تین چیزیں ایسی ہیں جن کا ثواب مرنے کے بعد بھی ملتا رہتا ہے۔ ایک صدقہ جاریہ، دوسرے وہ علم جس سے لوگوں کو نفع پہنچتا رہے تیسرے صالح اولاد جو اس کے مرنے کے بعد دعا کرتی رہے۔ (صحیح) (۱۰)

|                      |                             |                  |                  |
|----------------------|-----------------------------|------------------|------------------|
| ۱ فضائل صدقات ص ۶۰/۱ | ۲ مسند احمد ۳۱۲/۵           | ۳ صحیح مسلم ۹۳/۳ | ۴ سنن ترمذی ۳۳۳۳ |
| ۵ فضائل صدقات ص ۷۰/۱ | ۶ مسند احمد ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۵/۲ | ۷ سنن دارمی ۱۶۸۳ | ۸ صحیح مسلم ۲۱/۸ |
| ۹ سنن ترمذی ۲۰۲۹     | ۱۰ فضائل صدقات ص ۹۶/۱       |                  |                  |

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام دارمی (۲) امام بخاری (۳) امام مسلم (۴) امام ابوداؤد (۵) امام ترمذی (۶) اور امام نسائی (۷) نے اسامیل بن جعفر ازعلہ بن عبد الرحمن ازوالد خود کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۷۶)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اس لئے سوال کرتا ہے کہ اپنے ماں میں زیادتی کرے، تو وہ جہنم کے انکارے مانگ رہا ہے، جس کا دل چاہے تھوڑا مانگ لے یا زیادہ مانگ لے۔ (صحیح) (۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۹) امام مسلم (۱۰) اور امام ابن ماجہ (۱۱) نے محمد بن فضیل ازعمارة بن قنقاع از ابو زرہ کے طرق سے کی ہے۔

|                        |                    |                       |                      |
|------------------------|--------------------|-----------------------|----------------------|
| ۱۔ مستدرک ۳/۲۷۲        | ۲۔ سنن دارمی ۵۶۵   | ۳۔ الادب المفرد ۳۸    | ۴۔ صحیح مسلم ۳۱۵     |
| ۵۔ سنن ابوداؤد ۱۳۹۷/۱۰ | ۶۔ سنن ترمذی ۱۳۷۶  | ۷۔ سنن نسائی ۱۵۱/۶    | ۸۔ تفسیر صدقات ص ۳۲۰ |
| ۹۔ مستدرک ۳/۲۷۱        | ۱۰۔ صحیح مسلم ۹۹/۳ | ۱۱۔ سنن ابن ماجہ ۱۸۳۸ |                      |

# کتاب الحج

## حدیث (۷۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: کوئی دن ایسا نہیں کہ جس میں اللہ تعالیٰ عرفہ کے دن سے زائد بندوں کو جہنم سے نجات دیتے ہوں، یعنی جتنی کثیر مقدار کو عرفہ کے دن خلاصی ہوتی ہے اتنی کثیر تعداد کسی اور دن میں نہیں ہوتی۔ حق تعالیٰ شانہ دنیا کے قریب ہوتے ہیں، پھر غفر کے طور پر فرماتے ہیں: یہ بندے کیا چاہتے ہیں؟ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مسلم (۲) امام نسائی (۳) اور امام ابن ماجہ (۴) نے عبد اللہ بن وہب از مخزمہ بن بکیر از والد خود از یونس بن یوسف از ابن مسیب کے طریق سے کی ہے۔

# کتاب الآداب

## حدیث (۷۸)

حضرت عبداللہ بن دینارؓ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے نقل کرتے ہیں کہ مکہ کے راستہ میں ایک دیہاتی (بدو عرب) سے ان کا سامنا ہوا حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے اسے سلام کیا اور اپنے گدھے پر اسے سوار کیا اور اپنے سر سے عمامہ نکال کر اسے دیا، ابن دینارؓ نے عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے کہا کہ اللہ تعالیٰ آپؓ کے معاملات درست کرے یہ تو بدو عرب ہیں توڑی سی چیز پر راضی ہو جاتے ہیں (آپؓ نے زیادہ بخشش کی) اس پر عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے فرمایا اس کے والد حضرت عمرؓ کے چہیتے تھے اور میں نے نبی ﷺ سے سنا ہے کہ باپ کے ساتھ حسن سلوک کا اعلیٰ درجہ یہ ہے کہ اس کے چلے جانے کے بعد اس کے ساتھ تعلق رکھنے والوں کے ساتھ حسن سلوک کرے۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام عبد بن حمید (۳) امام بخاری (۴) امام مسلم (۵) امام ابوداؤد (۶) اور امام ترمذی (۷) نے عبداللہ بن دینارؓ کے دو طریق (یزید بن حاد اور ابو عثمان ولید بن ابولید) سے کی ہے۔

## حدیث (۷۹)

عبدالملک بن سعید بن سویدؓ کہتے ہیں کہ: میں ابوجہدؓ اور ابواسید انصاریؓ سے کہتے ہوئے سنا کہ: نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جب تم میں سے کوئی شخص مسجد میں داخل ہوا کرے تو نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجا کرے پھر یوں کہا کرے: "اللہم افتح لی أبواب رحمتک" (اے میرے اللہ میرے لئے اپنی رحمت کے دروازے کھول دے) اور جب مسجد سے نکلا کرے تب بھی نبی کریم ﷺ پر سلام بھیجا کرے اور یوں کہا کرے۔ "اللہم انی استغفک من فضلتک"۔ (صحیح) (۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد<sup>(۱)</sup> امام دارمی<sup>(۲)</sup> امام نسائی<sup>(۳)</sup> اور ابن حبان<sup>(۴)</sup> نے ربیعہ بن عبد الرحمن از عبد الملک بن سعید بن مسعود کے دو طریق سے کی ہے۔  
 نیز اس حدیث کی تخریج امام دارمی<sup>(۵)</sup> امام مسلم<sup>(۶)</sup> امام ابو داؤد<sup>(۷)</sup> امام ترمذی<sup>(۸)</sup> اور امام ابو عرقہ<sup>(۹)</sup> نے ربیعہ از عبد الملک بن سعید از ابو حمید یا ابو اسید کے طرق سے بھی کی ہے۔  
 نیز اس حدیث کی تخریج امام عبد الرزاق<sup>(۱۰)</sup> اور امام ابن ماجہ<sup>(۱۱)</sup> نے عمارہ بن غزیہ از ربیعہ ابو عبد الرحمن از عبد الملک بن سعید از ابو حمید ساعدی کے دو طریق سے بھی کی ہے۔

## حدیث (۸۰)

حضرت عبد الرحمن بن یعقوبؒ حضرت ابو ہریرہؓ سے نقل کرتے ہیں کہ حضور ﷺ نے فرمایا جو شخص مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے اللہ تعالیٰ اس پر دس دفعہ صلوٰۃ بھیجتے ہیں۔ (۱۲)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد<sup>(۱۳)</sup> امام دارمی<sup>(۱۴)</sup> امام بخاری<sup>(۱۵)</sup> امام مسلم<sup>(۱۶)</sup> امام ابو داؤد<sup>(۱۷)</sup> امام ترمذی<sup>(۱۸)</sup> اور امام نسائی<sup>(۱۹)</sup> نے علاء بن عبد الرحمن از والدہ خود کے طریق سے کی ہے۔

|                       |                               |  |
|-----------------------|-------------------------------|--|
| ۱۔ مستدرک ۳/۵۰۷-۳۲۵   | ۲۔ سنن دارمی ۱۳۰۱             | ۳۔ سنن نسائی ۵۳/۲-۸۰۸، محل الترمذی ۱۷۷ |
| ۴۔ مجمع ابن حبان ۲۰۳۹ | ۵۔ سنن دارمی ۳۶۹۳             | ۶۔ مجمع مسلم ۱۵۵/۲                     |
| ۷۔ سنن ۳۳۱            | ۸۔ مجمع ابویوسف ۴۱۳           | ۹۔ سنن ابن ماجہ ۷۷۳                    |
| ۱۰۔ فضائل زور و حراۃ  | ۱۱۔ مستدرک ۲/۴۲۶-۳۸۵، ۳۷۵-۳۸۵ | ۱۲۔ سنن دارمی ۲۷۷۵                     |
| ۱۳۔ مجمع مسلم ۷۷      | ۱۴۔ سنن ابو داؤد ۱۵۳۰         | ۱۵۔ سنن ترمذی ۳۸۵                      |

# کتاب الذکر

## حدیث (۸۱)

کعب بن عجر ؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ چند کلمات ایسے ہیں کہ جن کا کہنے والا نامراد نہیں ہوتا وہ یہ ہیں کہ فرض نماز کے بعد ۳۳ مرتبہ سون اللہ ۳۳ مرتبہ الحمد للہ اور ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام مسلم (۲) امام ترمذی (۳) اور امام نسائی (۴) نے حکم بن عتیبہ از عبد الرحمن بن ابی لیلیٰ کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۸۲)

حضرت ابوسعید خدری ؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضرت معاویہ ؓ مسجد سے لگے ہوئے ایک حلقہ کے پاس آئے اور اس حلقہ میں بیٹھے ہوئے لوگوں سے دریافت کیا کہ کس بات نے تم لوگوں کو یہاں بٹھایا ہے؟ لوگوں نے کہا کہ ہم اللہ کا ذکر کر رہے ہیں۔ حضرت معاویہ ؓ نے کہا کہ خدا کی قسم کیا تم اس لئے بیٹھے ہو؟ لوگوں نے کہا خدا کی قسم صرف اسی لئے بیٹھے ہیں۔ حضرت معاویہ ؓ نے فرمایا کہ میں نے کسی بدگمانی کی وجہ تم کو قسم نہیں دی، رسول اکرم ﷺ سے مجھ جیسی قربت رکھنے والا کوئی شخص ایسا نہیں ہے جو مجھ سے کم حدیثیں بیان کرتا ہو (یعنی حضور ﷺ سے اس قدر قربت کے باوجود احتیاط کے پیش نظر بہت کم حدیثیں بیان کرتا ہوں) رسول اکرم ﷺ ایک مرتبہ صحابہ کی ایک جماعت کے پاس تشریف لے گئے اور دریافت فرمایا کہ کس بات نے تم لوگوں کو یہاں بٹھایا ہے؟ عرض کیا کہ اللہ جل شانہ کا ذکر کر رہے ہیں اور اس بات پر اس کی حمد و ثناء کر رہے ہیں کہ اس نے ہم لوگوں کو اسلام کی دولت سے نوازا۔ یہ اللہ کا بڑا ہی احسان ہم پر ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا خدا کی قسم صرف اس وجہ سے بیٹھے ہو۔ صحابہ نے عرض کیا خدا کی قسم صرف اس وجہ سے بیٹھے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا کسی بدگمانی کی وجہ سے میں نے

تم لوگوں کو قسم نہیں دی بلکہ جبرئیل علیہ السلام میرے پاس ابھی آئے تھے اور یہ خبر سن گئے کہ اللہ جل شانہ تم لوگوں کی وجہ سے ملائکہ پر غرور رہے ہیں۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام مسلم (۳) اور امام ترمذی (۴) نے مرحوم بن عبد العزیز از ابو نعیم سعدی از ابو عثمان نهدی از ابو سعید خدری کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۸۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص ہر نماز کے بعد سبحان اللہ ۳۳ بار الحمد للہ ۳۳ مرتبہ اللہ اکبر ۳۳ مرتبہ اور ایک مرتبہ ”لا اِلهَ اِلاَّ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ، لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ وَهُوَ عَلَى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ“ پڑھے اس کے گناہ معاف ہو جاتے ہیں خواہ اتنی کثرت سے ہوں جتنے سمندر کے جھاگ۔ (صحیح) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۶) امام مسلم (۷) امام نسائی (۸) اور امام ابن خزیمہ (۹) نے سہل بن ابی صالح از ابو عبید اللہ جلی از عطاء بن یزید لیشی کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۸۴)

حضرت عبداللہ بن صامت حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ سے نقل کرتے ہیں کہ نبی اکرم ﷺ نے ان کی عیادت کی یا انہوں نے نبی اکرم ﷺ کی عیادت کی (دونوں میں سے کوئی شکل پیش آئی) حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا میرے باپ آپ پر قربان ہوں یا رسول اللہ ﷺ اللہ کے نزدیک زیادہ پسندیدہ کلام کیا ہے حضور ﷺ نے فرمایا، اللہ نے جس چیز کو اپنے فرشتوں کے لئے اختیار فرمایا اور وہ ہے: ”سبحان ربی و بحمده سبحان ربی و بحمده“۔ (صحیح) (۱۰)

|                       |                     |                    |                        |
|-----------------------|---------------------|--------------------|------------------------|
| ۱۔ فضائل ذکر ص ۳۶۱    | ۲۔ مسند احمد ۱/۱۲۱  | ۳۔ صحیح مسلم ۱/۴۸۸ | ۴۔ سنن ترمذی ۳۷۷۹      |
| ۵۔ فضائل ذکر ص ۱۵۵    | ۶۔ مسند احمد ۲/۲۸۳  | ۷۔ صحیح مسلم ۲/۹۸  | ۸۔ عمل الیم والایم ۱۳۳ |
| ۹۔ صحیح ابن خزیمہ ۷۵۰ | ۱۰۔ فضائل ذکر ص ۳۶۱ |                    |                        |

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام مسلم (۲) اور امام ترمذی (۳) نے ابو مسعود سعید جریری از ابو عبد اللہ جسرری از  
عبد اللہ بن صامت کے طرق سے کی ہے۔

## حدیث (۸۵)

حضرت عمرہ بن جندب ؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ کے نزدیک سب سے زیادہ محبوب  
کلام چار کلمے ہیں: ”سبحان اللہ، الحمد للہ، لا الہ الا اللہ، اللہ اکبر“ ان میں سے جس کو چاہے پہلے پڑھے اور  
جس کو چاہے بعد میں پڑھے کوئی خاص ترتیب نہیں (پھر حضور ﷺ نے انہیں تاکید فرمائی) کہ تم اپنے لڑکے کا نام یسار، رباح،  
نوح اور فلاح نہ رکھو؛ اس لئے کہ اگر تم سے کوئی پوچھے کہ: کیا وہ وہاں موجود ہے؟ جواب میں دوسرا کہے (اگر وہ وہاں موجود نہ ہو)  
کہ نہیں ہے (تو اس سے نیک شگونی نہیں رہے گی) یہ چار باتیں ہوئیں، مزید سوال نہ کرو۔ (۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) امام دارمی (۶) امام مسلم (۷) امام ابو داؤد (۸) امام ترمذی (۹) اور امام ابن ماجہ (۱۰)  
نے ربیع بن عمیلہ کے دو طریق (ہلال بن یساف و دکیمن بن ربیع) سے کی ہے۔

## حدیث (۸۶)

حضرت ابو ہریرہ ؓ اور حضرت ابو سعید خدری ؓ دونوں حضرات اس کی گواہی دیتے ہیں کہ ہم نے حضور ﷺ  
سے سنا ارشاد فرماتے تھے کہ جو جماعت اللہ کے ذکر میں مشغول ہو فرشتے اس جماعت کو سب طرف سے گھیر لیتے ہیں اور  
رحمت ان کو ڈھانک لیتی ہے اور سیکندران پر نازل ہوتا ہے اور اللہ جل شانہ ان کا تذکرہ اپنی مجلس میں تفاخر کے طور پر فرماتے  
ہیں۔ (صحیح) (۱۱)

بح لغافل ذکر ص ۱۳۳

بح سنن ترمذی ۳۵۹۳

۱۔ مستدرک ۵/۱۶۱۸۱۸ ج ۱ صحیح مسلم ۸۶/۸۵۸۶

بح سنن ابوداؤد ۳۹۵۸، ۳۹۵۹

بح صحیح مسلم ۶/۱۴۱۱۴۱

۲۔ مستدرک ۵/۱۶۱۸۱۸ ج ۱ سنن دارمی ۳۹۶۹

۳۔ سنن ترمذی ۳۵۹۳ ج ۱ سنن ابن ماجہ ۳۵۳۰ بح لغافل ذکر ص ۱۳۳



## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام عبد بن حمید (۲) امام مسلم (۳) امام ترمذی (۴) اور امام ابن ماجہ (۵) نے ابو اسحاق از غرابو مسلم کے طرق سے کی ہے۔

### حدیث (۸۷)

ام المؤمنین حضرت جویریہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: حضور اقدس ﷺ صبح کی نماز کے وقت ان کے پاس سے نماز کے لئے تشریف لے گئے اور یہ اپنے مصلیٰ پر بیٹھی ہوئی (تبیح میں مشغول تھیں) حضور ﷺ چاشت کی نماز کے بعد (دوپہر کے قریب) تشریف لائے تو یہ اسی حال میں بیٹھی ہوئی تھیں۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا تم اسی حال پر ہو جس پر میں نے چھوڑا تھا عرض کیا جی ہاں! حضور ﷺ نے فرمایا میں نے تم سے جدا ہونے کے بعد چار کھلے تین مرتبہ پڑھے اگر ان کو ان سب کے مقابلہ میں تو لا جائے جو تم نے صبح سے پڑھا ہے تو وہ غالب ہو جائیں وہ کھلے یہ ہیں: ”سبحان اللہ وبحمده عدد خلقه ورضا نفسه وزنة عرشه ومداد كلماته“ (اللہ کی تسبیح بیان کرتا ہوں اور اس کی تعریف کرتا ہوں بقدر اس کی مخلوقات کے اور بقدر اس کی مرضی اور خوشنودی کے اور بقدر اس کے عرش کے وزن اور اس کے کلمات کی مقدار کے موافق)۔ (صحیح) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۷) امام بخاری (۸) امام مسلم (۹) امام ترمذی (۱۰) امام نسائی (۱۱) اور امام ابن ماجہ (۱۲) نے محمد بن عبد الرحمن مولیٰ آل طلحہ از کرب ابو رشدین از ابن عباس کے طرق سے کی ہے۔

### حدیث (۸۸)

حضرت عقبہ بن عامر ؓ سے روایت ہے کہ: ہم لوگوں کے لیے اونٹ چرانے کا کام تھا میری باری آئی تو میں اونٹوں کو چرا کر شام کو ان کے باندھنے کی جگہ لے کر آیا تو میں نے دیکھا کہ رسول اللہ ﷺ کھڑے ہوئے لوگوں کو وعظ سنا رہے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا جو مسلمان اچھی طرح سے وضو کرے پھر کھڑا ہو کر دو رکعتیں پڑھے اپنے دل کو اور بدن کو لگا کر (یعنی

|   |
|---|
| ۱۔ مسند احمد ۳/۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱ |
|---|

بہرا اور باطن متوجہ رہے) اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی۔ میں نے کہا کیا عمدہ بات فرمائی (جس کا ثواب اس قدر بڑا ہے اور محنت بہت کم ہے) ایک شخص میرے سامنے تھا، بولا پہلی بات اس سے بھی عمدہ تھی۔ میں نے دیکھا تو وہ عمر ۷۰ تھے، انہوں نے کہا میں سمجھتا ہوں تو ابھی آیا ہے۔ آپ ۷۰ نے فرمایا: جو شخص وضو کرے اور اچھی طرح کرے (یعنی سنتوں اور آداب پوری رعایت کرے) پھر یہ دعا پڑھے: "أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له وأشهد أن محمدا عبده ورسوله" اس کے لئے جنت کے آٹھوں دروازے کھل جاتے ہیں جس دروازے سے دل چاہے داخل ہو۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام مسلم (۳) اور امام ابو داؤد (۴) نے معاویہ بن صالح از ربیعہ بن یزید از ابو اور یس خولانی کے طرق سے کی ہے۔  
نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) امام مسلم (۶) اور امام ابو داؤد (۷) نے جبیر بن نفیر از عقبہ بن عامر کے طریق سے بھی کی ہے۔

# کتاب فضائل القرآن

حدیث (۸۹)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا۔ کیا تم میں سے کوئی پسند کرتا ہے کہ جب گھر واپس آئے تو تین اونٹیاں حاملہ بڑی اور موٹی اس کو مل جائیں ہم نے عرض کیا بیشک (ضرور پسند کرتے ہیں) حضور ﷺ نے فرمایا: کہ تین آیتیں جن کو تم میں سے کوئی نماز میں پڑھ لے وہ تین حاملہ بڑی اور موٹی اونٹنیوں سے افضل ہیں۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام دارمی (۳) امام بخاری (۴) امام مسلم (۵) اور امام ابن ماجہ (۶) نے اعمش از ابو صالح کے طرق سے کی ہے۔

حدیث (۹۰)

عاصم بن وائلہ ابی الطفیل سے روایت ہے کہ نافع بن عبد الجارب نے حضرت عمرؓ سے عصفان نامی جگہ پر ملاقات کی۔ حضرت عمرؓ نے انھیں مکہ کا گورنر بنایا تھا۔ حضرت عمرؓ نے ان سے فرمایا اہل وادی یعنی مکہ والوں پر کسے اپنا جانشین بنا کر آئے ہو۔ انہوں نے کہا ابن ابزی کو جانشین بنایا ہوں، حضرت عمرؓ نے پوچھا ابن ابزی کون ہے؟ انہوں نے کہا ہمارے آزاد کردہ غلاموں میں سے ایک شخص ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا تو کیا تم نے ایک آزاد کردہ غلام کو مکہ والوں کا خلیفہ بنایا؟ نافع نے کہا وہ قرآن کے قاری ہیں فرائض کا علم رکھتے ہیں اور قاضی ہیں، اس پر حضرت عمرؓ نے فرمایا: بن لو! تمہارے نبی نے فرمایا: حق تعالیٰ شاہد اس کتاب یعنی قرآن پاک کی وجہ سے کتنے ہی لوگوں کو بلند مرتبہ عطا کرتا ہے اور کتنے ہی لوگوں کو پست و ذلیل کرتا ہے۔ (صحیح) (۷)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام دارقطنی (۲) امام مسلم (۳) اور امام ابن ماجہ (۴) نے زہری از عامر بن واہلہ کے دو طریق (ابراہیم بن سعد اور شعیب) سے کی ہے۔

## حدیث (۹۱)

عقربہ بن عامر ؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ تشریف لائے ہم لوگ صفہ میں بیٹھے ہوئے تھے آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں سے کون شخص اس کو پسند کرتا ہے کہ علی الصبح بازار بطحان یا عقیق کو جائے اور وہ اونٹنیاں عمدہ سے عمدہ بلا کسی قسم کے گناہ اور قطع رحمی کے پکڑ لائے۔ صحابہ نے عرض کیا کہ اس کو تو ہم میں سے ہر شخص پسند کرے گا۔ حضور ﷺ نے فرمایا مسجد میں جا کر دو آیتوں کا پڑھنا یا پڑھنا دو اونٹنیوں سے اور تین آیت کا تین اونٹنیوں سے اسی طرح چار کا چار سے افضل ہے اور ان کے برابر اونٹوں سے افضل ہے۔ (صحیح) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۶) امام مسلم (۷) اور امام ابو داؤد (۸) نے موسیٰ بن علی بن ربیع از والد خود کے طریق سے کی ہے۔

## حدیث (۹۲)

حضرت ابو ہریرہ ؓ سے روایت ہے رسول اکرم ﷺ نے فرمایا: جو شخص کسی مومن کی دنیا کی کوئی مصیبت دور کرے گا۔ اللہ تعالیٰ اس کی دنیا و آخرت کی مصیبت دور کرے گا اور جو کسی تنگ دست پر آسانی کا معاملہ کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کے ساتھ آسانی کا معاملہ فرمائے گا اور جو کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرے گا اللہ تعالیٰ دنیا و آخرت میں اس کی پردہ پوشی فرمائے گا اور جب تک بندہ اپنے بھائی کی مدد میں رہتا ہے، اللہ تعالیٰ اس کی مدد کرتا ہے اور جو علم کی تلاش میں کسی راہ پر چلتا ہے، تو اللہ تعالیٰ اس کے لئے جنت کی راہ آسان کرتا ہے اور کوئی قوم اللہ کے گھروں میں سے کسی گھر میں مجتمع ہو کر تلاوت کلام پاک اور اس کا دو نہیں کرتی، مگر ان پر سکینہ نازل ہوتی ہے، رحمت ان کو ڈھانپ لیتی ہے، ملکہ ان کو گھیر لیتے ہیں اور حق تعالیٰ

۱۔ مسند احمد ۱/۳۵۱ ج ۱ سنن دارقطنی ۳/۳۶۸ ج ۲ صحیح مسلم ۲/۲۰۱ ج ۱ سنن ابن ماجہ ۲/۲۱۸

۲۔ فضائل قرآن ص ۹۰ ج ۱ مسند احمد ۳/۱۵۲ ج ۲ صحیح مسلم ۳/۱۹۷ ج ۱ سنن ابوداؤد ۱/۱۵۶

ان کا ذکر ملائکہ کی مجلس میں فرماتے ہیں اور جسے اس کا عمل پیچھے کر دے، اسے اس کا نسب آگے نہیں بڑھا سکتا (فضائل اعمال میں اس حدیث کا صرف آخری حصہ لیا گیا ہے) (صحیح)۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱)، امام دارقطنیؒ (۲)، امام مسلمؒ (۳)، امام ابوداؤدؒ (۴)، امام ترمذیؒ (۵) اور امام ابن ماجہؒ (۶) نے ابو صلیح کے طریق سے کی ہے۔

۱ سنن ترمذی ۳۵۱۔ صحیح مسلم ۸/۴۷۱۔

۲ فضائل قرآن ص ۳۲۱۔ ج ۲ مستدرک ۲/۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۵۱۴، ۵۱۵۔

۳ سنن ابن ماجہ ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷۔

۴ سنن ابوداؤد ۳۶۴۳، ۳۶۴۴، ۳۶۴۵، ۳۶۴۶، ۳۶۴۷۔



## کتاب الزہد

حدیث (۹۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جب آدمی کسی ایسے شخص کی طرف دیکھے جو مال میں یا صورت میں اپنے سے اعلیٰ ہو تو ایسے شخص کی طرف بھی غور کرے جو ان چیزوں میں اپنے سے کم ہو۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) اور امام مسلم (۳) نے عبد الرزاق بن ہمام از معمر از ہمام بن منہ کے طریق سے کی

۱۔

## کتاب القیامۃ

حدیث (۹۶)

حضرت سلیمان بن یسارؓ سے روایت ہے انہوں نے فرمایا کہ: لوگ حضرت ابو ہریرہؓ کے پاس جمع ہو گئے، اہل شام میں سے ایک نے کہا: اے شیخ! ہمیں کوئی حدیث سنائیے، جو آپؐ نے رسول اللہؐ سے سنی ہے۔ ابو ہریرہؓ نے فرمایا: ہاں! میں نے نبی اکرمؐ کو فرماتے سنا کہ: قیامت کے دن جن لوگوں کا اول و ہلہ فیصلہ سنایا جائے گا ان میں سے ایک وہ شہید بھی ہوگا، جس کو بلا کر اولہ اللہ تعالیٰ اپنی اس نعمت کا اظہار فرمائیں گے، جو اس پر کی گئی تھی وہ اس کو پہچانے گا اور اقرار کرے گا۔ اس کے بعد سوال کیا جائے گا کہ: اس نعمت سے کیا کام لیا؟ وہ کہے گا کہ: تیری رضا کے لئے جہاد کیا! حتیٰ کہ شہید ہو گیا۔ ارشاد ہوگا کہ: جھوٹ ہے، یہ اس لئے کیا تھا کہ لوگ بہادر نہیں گئے۔ سو کہا جا چکا اور جس غرض کے لئے جہاد کیا گیا تھا، وہ حاصل ہو چکی۔ اس کے بعد اس کو حکم سنایا جائے گا اور وہ منہ کے بل گھٹیت کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ دوسرے وہ عالم بھی ہوگا، جس نے علم پڑھا اور پڑھایا اور قرآن پاک حاصل کیا۔ اس کو بلا کر اس پر جو انعامات دنیا میں کئے گئے تھے، ان کا اظہار کیا جائے گا اور اقرار کرے گا۔ اس کے بعد اس سے بھی پوچھا جائے گا کہ: ان نعمتوں میں کیا کام کئے؟ وہ عرض کرے گا کہ: تیری رضا کے لئے علم پڑھا اور لوگوں کو پڑھایا، قرآن پاک تیری رضا کے لئے حاصل کیا، جواب ملے گا: جھوٹ بولتا ہے، تو نے علم اس لئے پڑھا تھا کہ لوگ عالم کہیں اور قرآن اس لئے حاصل کیا تھا کہ لوگ قاری کہیں سو کہا جا چکا (اور جو غرض پڑھنے پڑھانے کی تھی وہ پوری ہو چکی) اس کے بعد اس کو بھی حکم سنایا جاوے گا اور وہ بھی منہ کے بل کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ تیسرا وہ مالدار ہوگا، جس کو اللہ تعالیٰ نے وسعت رزق عطا فرمائی اور ہر قسم کا مال مرحمت فرمایا بلایا جائے گا اور اس سے بھی نعمتوں کے اظہار اور ان کے اقرار کے بعد پوچھا جائے گا کہ ان انعامات میں کیا کارگزاری کی ہے؟ وہ عرض کرے گا کہ: کوئی مصرف خیر ایسا نہیں، جس میں خرچ کرنا تیری رضا کا سبب ہو اور میں نے اس میں خرچ نہ کیا ہو۔ ارشاد ہوگا کہ: جھوٹ ہے۔ یہ سب اس لئے کیا گیا کہ لوگ فیاض کہیں سو کہا جا چکا۔ اس کو بھی حکم کے موافق کھینچ کر جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (صحیح) (۱)



## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) امام مسلم (۲) اور امام نسائی (۳) نے ابن جریر از یونس بن یوسف از سلیمان بن یسار کے دو طریق (حجاج بن محمد و خالد بن حارث) سے کی ہے۔

## فصل چہارم

فضائل اعمال کی ان احادیث صحیحہ کی تخریج جو صحیحین کے علاوہ میں منقول ہیں، اور وہ صحیح لذاتہ ہیں۔

## کتاب الایمان

### حدیث (۹۷)

اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ اپنے والد اور وہ اپنے دارا سے روایت کرتے ہیں: حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص "لا اِلهَ اِلاَ اللّٰہ" کہے اس کے لئے جنت واجب ہو جائے گی اور جو شخص "سُبْحَانَ اللّٰہِ وَبِحَمْدِہِ" سو مرتبہ پڑھے گا اس کے لئے ایک لاکھ چوبیس ہزار نیکیاں لکھی جائیں گی۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ایسی حالت میں تو کوئی بھی (قیامت) میں ہلاک نہیں ہو سکتا ہے (نیکیاں غالب رہیں گی) حضور ﷺ نے فرمایا (بعض لوگ پھر بھی ہلاک ہوں گے اور کیوں نہ ہوں) بعض آدمی اتنی نیکیاں لے کر آئیں گے کہ اگر پہاڑ پر رکھ دی جائیں تو وہ دب جائے؛ لیکن اللہ کی نعمتوں کے مقابلہ وہ کالعدم ہو جائیں گی۔ البتہ اللہ جل شانہ پھر اپنی رحمت اور فضل سے دھگیری فرمائیں گے۔ (۱)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام حاکم (۲) نے ابوبکر محمد بن داؤد بن سلیمان زہد از حسن بن احمد بن لیث از احمد بن شریح، از محمد بن یونس یرامی از یحییٰ بن شعبہ بن یزید از اسحاق بن عبداللہ بن ابی طلحہ انصاری از والد خود عبداللہ از والد خود ابی طلحہ انصاری کی سند سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

امام حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے اس پر کوئی نقد نہیں کیا ہے۔



سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام نسائی (۱) امام ابن ماجہ (۲) اور ابن حبان (۳) نے اسماعیل بن ابی خالد از شعبی از یحییٰ بن طلحہ از ام یحییٰ کی سند سے کی ہے۔ ام یحییٰ کہتی ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ حضرت طلحہ رضی اللہ عنہ کے پاس سے گزرے، پھر پوری حدیث بیان کی۔

### حدیث (۱۰۰)

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے کسی نے پوچھا کہ ایک شخص دن بھر روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نفلیں پڑھتا ہے؛ لیکن جمعہ اور جماعت میں شریک نہیں ہوتا (اس کے متعلق کیا حکم ہے) آپ نے فرمایا یہ شخص جہنمی ہے۔ (صحیح) (۴)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۵) نے ہناد از بخاری از لیث از مجاہد از ابن عباس کی سند کی ہے۔

### درجہ حدیث

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے۔ بظاہر یہ حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما پر موقوف نظر آتی ہے۔ مگر یہ مرفوع کے حکم میں ہے۔ اس لئے کہ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے جس خیال کا اظہار فرمایا وہ عقل و رائے سے معلوم کیا جانے والا نہیں ہے اور نہ ہی اس کا تعلق واقعات سے ہے کہ جو اہل کتاب یا دیگر لوگوں سے نقل کئے جائیں۔ کسی ایسے شخص کے بارے میں جو دن میں روزہ رکھتا ہے اور رات بھر نماز پڑھتا ہے بغیر نبی سے معلوم کئے جہنمی ہونے کی قطعی رائے نہیں دے سکتے؟ یہ بات شیخ احمد شا کر نے سنن ترمذی کے حاشیہ میں کہی ہے۔

### حدیث (۱۰۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جو شخص اذان کی آواز سنے اور بلا کسی عذر کے نماز کو نہ جائے (وہیں پڑھ لے) تو وہ نماز قبول نہیں ہوتی۔ صحابہ نے عرض کیا کہ: عذر سے کیا مراد ہے؟ ارشاد ہوا کہ: مرض ہو یا خوف ہو۔ (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ابن۔ جہا (۱) ابن حبان (۲) علامہ دارقطنی (۳) امام طبرانی (۴) امام بیہقی و علامہ بخاری (۵) اور امام حاکم (۶) نے شعبہ از عدی بن ثابت از سعید بن جبیر کے طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام ابوداؤد (۷) علامہ دارقطنی (۸) امام طبرانی (۹) اور امام حاکم (۱۰) نے شعبہ بن سعید از جریر از ابو جناب از مفرام العبدی از عدی بن ثابت از سعید بن جبیر کے طریق سے کی ہے۔

**ابو جناب:** آپ کا نام یحییٰ بن جبہ لکھی ہے، محدثین نے کثرت تدلیس کی بناء پر ضعیف قرار دیا ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام حاکم (۱۱) اور امام بیہقی (۱۲) نے قاضی اسماعیل از احمد بن یونس از ابوبکر بن عیاش ابو حصین از ابوبردہ از والد خود کے طریق سے بھی کی ہے۔

ابوبکر بن عیاش نے معمر بن کدام کی متابعت کی ہے، جیسا کہ ابولفہم (۱۳) ذکر کیا ہے۔

حدیث (۱۰۲)

حضرت عمار بن یاسرؓ سے روایت ہے انھوں نے فرمایا: میں نے نبی کریم ﷺ کو فرماتے سنا کہ آدمی نماز سے فارغ ہوتا ہے اور اس کے لئے ثواب کا دواں حصہ لکھا جاتا ہے۔ اسی طرح بعض کے لئے ثواب نواں حصہ، بعض کے لئے آٹھواں، ساٹواں، چھٹا یا نچواں، چوتھائی، تہائی آدھا حصہ لکھا جاتا ہے۔ (صحیح) (۱۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۵) امام بخاری (۱۶) امام ابوداؤد (۱۷) امام نسائی (۱۸) امام بزار (۱۹) اور امام طحاوی (۲۰) نے ابن عجمان از سعید مقبری از عمر بن الحکم از عبد اللہ بن عمرو کے دو طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام حمیدی (۲۱) نے سفیان از محمد بن عجمان از سعید بن ابی سعید مقبری از رجل من سلیم از

ابن ماجہ ۷۹۳۔ صحیح ابن حبان ۲۰۶۴۔ صحیح سنن دارقطنی ۴۲۰/۱۔ صحیح طبرانی ۲۲۶۵۔ حلیہ المصنفی و المصنفی ۷۹۵۔

بی مستدرک حاکم ۳۳۵/۱۔ بی سنن ابوداؤد ۵۵۱۔ بی سنن دارقطنی ۴۲۱/۱۔ بی طبرانی ۲۲۶۶۔

بی مستدرک حاکم ۳۳۵/۱۔ بی مستدرک حاکم ۳۳۶/۱۔ بی تلمیذی ۱۷۳/۳۔

بی اشد صہبان ۳۳۵۳۔ بی فضائل لہذا ص ۶۸۔ بی مسند ابو یوسف ۳۶۱/۳۔ بی تاریخ الخلفاء ۷۷۷۔

بی سنن ابوداؤد ۷۹۲۔ بی اسنن الکبریٰ ۵۲۵۔ بی مسند ابو یوسف ۳۶۲۔ بی مشکل لہذا ص ۱۰۲۔ بی مسند حمیدی ۳۳۵۔



ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے۔ (۱) اس کی سند حسن ہے۔ اسی طرح اوسط طبرانی میں عبداللہ بن مغفلؓ کی (۲) اور طبرانی کی "معجم صغیر" کی حدیث (۳) بھی اس کی شاہد ہے۔ منذریؒ (۴) نے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے، اسی طرح مصنف بن عبد الرزاقؒ (۵) کی نعمان بن مرہ کی روایت بھی اس کی شاہد ہے۔ عبد الرزاق کے نزدیک اس کے سارے رجال ثقہ ہیں؛ نیز بیہقیؒ نے (۶) بھی نعمان بن مرہ کی حدیث ذکر کی ہے۔

حدیث (۱۰۴)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضورؐ سے نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ نماز کا ذکر فرمایا اور یہ ارشاد فرمایا کہ جو شخص نماز کا اہتمام کرے تو نماز اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگی اور حساب پیش ہونے کے وقت حجت ہوگی اور نجات کا سبب ہوگی اور جو شخص نماز کا اہتمام نہ کرے اس کے لئے قیامت کے دن اندھ نور ہوگا اور نہ اس کے پاس کوئی حجت ہوگی اور نہ نجات کا کوئی ذریعہ۔ اس کا شرف فرعون ہامان اور ابی بن خلف کے ساتھ ہوگا۔ (صحیح) (۷)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۸) امام عبد بن حمیدؒ (۹) امام دارمیؒ (۱۰) امام ابن حبانؒ (۱۱) اور امام طحاویؒ (۱۲) نے عبداللہ بن یزید ابو عبد الرحمن مرقی از سعید بن ایوب از کعب بن علقمہ از عیسیٰ بن ہلال کی سند سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج علامہ طبرانیؒ (۱۳) نے ابن ابی یوسف از سعید بن ابی ایوب کی سند سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج علامہ طحاویؒ (۱۴) نے ابن ابی لہیعہ و سعید بن ابی ایوب از کعب بن علقمہ کی سند سے بھی کی ہے۔

درجہ حدیث

امام شافعیؒ (۱۵) اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں:

"اس حدیث کو امام احمدؒ اور طبرانیؒ نے معجم کبیر اور معجم اوسط میں روایت کی ہے اور مسند احمد کے رجال ثقہ ہیں۔"

|                        |                    |                       |                   |
|------------------------|--------------------|-----------------------|-------------------|
| ۱ ابن حبان ۱۸۸۸        | ۲ معجم احمد ۳۲۶    | ۳ ترمذی ۳۲۵           | ۴ زہیب ۳۲۵/۱      |
| ۵ المستدرک ۳۲۴۰        | ۶ سنن کبیر ۸/۱۰۲۰۹ | ۷ فضائل کبر ۳۸        | ۸ مسند احمد ۱۶۹/۲ |
| ۹ مسند عبد بن حمید ۳۵۳ | ۱۰ سنن دارمی ۲۴۱۳  | ۱۱ معجم ابن حبان ۱۳۶  | ۱۲ مشکل لا ۲۲۹/۳  |
| ۱۳ الاوسط ۱۸۸          | ۱۴ مشکل لا ۲۲۹/۳   | ۱۵ مجمع الزوائد ۲۹۲/۱ |                   |

# کتاب الصیام

حدیث (۱۰۵)

حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت ہے حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ بہت سے روزہ رکھنے والے ایسے ہیں کہ ان کو روزہ کے ثمرات میں بجز بھوکا رہنے کے کچھ بھی حاصل نہیں اور بہت سے شب بیدار ایسے ہیں کہ ان کو رات کے جاگنے کی (مشقت) کے سوا کچھ بھی نہ ملے۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۲) امام ابو یعلیٰؒ (۳) ابن خزیمہؒ (۴) امام حاکمؒ (۵) علامہ شہاب قضاویؒ (۶) اور علامہ بنوئیؒ (۷) نے اسماعیل بن جعفر از عمرو بن ابی عمرو از ابوسعید مقبریؒ کی سند سے کی ہے۔  
نیز اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۸) امام دارمیؒ (۹) امام ابن ماجہؒ (۱۰) امام بیہقیؒ (۱۱) نے بھی ابوسعید مقبریؒ کے دو طریق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

اس حدیث کی تائید ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث سے ہوتی ہے۔ (۱۲)

حدیث (۱۰۶)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور ﷺ سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ﷺ اگر مجھے شب قدر کا پتہ چل جائے تو کیا دعا مانگوں؟ حضور ﷺ نے فرمایا یوں کہو: "اللّٰهُمَّ اِنِّكَ عَفُوٌّ تَحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّي" اے اللہ بیشک تو معاف کرنے والا ہے اور پسند کرتا ہے معاف کرنے کو پس معاف فرما دے مجھ کو بھی۔ (صحیح) (۱۳)

- |                       |                    |                          |                          |                          |
|-----------------------|--------------------|--------------------------|--------------------------|--------------------------|
| ۱۔ فضائل رمضان ص ۲۶۱۔ | ۲۔ مستدرک ص ۴۷۳۔   | ۳۔ مسند ابویعلیٰ ص ۶۵۵۱۔ | ۴۔ صحیح ابن خزیمہ ص ۱۹۹۔ | ۵۔ مستدرک ص ۳۶۱۔         |
| ۶۔ مستدرک ص ۱۲۶۱۔     | ۷۔ بنوئی ص ۴۷۔     | ۸۔ مستدرک ص ۴۴۱/۲۔       | ۹۔ سنن دارمی ص ۱۲۳۔      | ۱۰۔ سنن ابن ماجہ ص ۱۶۹۰۔ |
| ۱۱۔ سنن بیہقی ص ۳۶۳۳۔ | ۱۲۔ طبرانی ص ۱۳۳۳۔ | ۱۳۔ مستدرک ص ۱۲۶۱۔       | ۱۴۔ فضائل رمضان ص ۲۶۱۔   |                          |





# کتاب الحج

حدیث (۱۰۷)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ ایک نو عمر لڑکا حضور ﷺ کے ساتھ سواری پر سوار تھا۔ اس کی نظر عورتوں پر پڑ گئی اور ان کو دیکھنے لگا۔ حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا جتنے یہ ایسا دن ہے کہ جو شخص اس دن میں اپنے کان، آنکھ اور زبان کی حفاظت رکھے اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام طحاوی (۳) امام ابویعلیٰ (۴) ابن خزیمہ (۵) اور امام طبرانی (۶) نے سکین بن عبدالعزیز از والد خود کے طرق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام ابن خزیمہ (۷) نے اسد اسکین بن عبدالعزیز از والد خود از عبد اللہ بن عباس از فضل بن عباس کے طریق سے بھی کی ہے۔

**سکین بن عبد العزیز:** سکین بن عبدالعزیز کو کوچہ ابن مصعب اور عجلی نے ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ابو داؤد نے ان کی تضعیف کی ہے۔ امام نسائی نے کہا ”لیس بالقوی“ دارقطنی نے ضعیف راویوں میں ان کا ذکر کیا ہے۔ سکین کے والد عبدالعزیز بن قیس العبیدی کو ابن حبان نے ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے۔ اسی طرح امام عجلی نے بھی انھیں ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے۔ حافظ ابن حجر ان کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ ”مقبول“ ہیں ابو حاتم نے انھیں مجہول قرار دیا ہے۔ سکین کے تعلق سے ابن خزیمہ کہتے ہیں ”انی بروی من عہدہ و عہدۃ آبیہ“۔

درجہ حدیث

اس روایت کے کئی ایک شاہد ہیں۔ مسند احمد میں فضل بن عباس کی حدیث (۸) شاہد ہے۔ (۹) علامہ بیہقی کہتے ہیں

۱۔ فضائل ج ۱ ص ۵۷۔ ج مسند احمد ۱/۳۵۶، ۳۵۷۔ ج بیہقی ۲/۲۷۳۔ ج مسند ابی یعلیٰ ۱/۲۳۱۔ ج صحیح ابن خزیمہ ۲/۲۳۳۔  
۲۔ طبرانی ۱۳۹۷۔ ج صحیح ابن خزیمہ ۲/۲۳۳۔ ج حدیث ۱۸۲۳، ۱۸۲۴۔ ج صحیح ابی داؤد ۳/۲۵۱۔



کی ہے۔ مصنف عبدالرزاق میں بھی یہ حدیث (۱) مذکور ہے۔ (۲) امام بیہقی کہتے ہیں اس حدیث کو امام احمد اور امام طبرانی نے معجم کبیر میں روایت کیا ہے۔ اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں ایک دوسری جگہ بیہقی کہتے ہیں کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ نے یہ حدیث ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔ "افضل الأعمال حجة مبرورة أو عمرة مبرورة" یہ دراصل اسی طویل حدیث کا اختصار ہے۔ "افضل الأعمال حجة مبرورة أو عمرة مبرورة" کے الفاظ کے ساتھ سیوطی نے اس حدیث کو امام احمد اور امام طبرانی کی طرف منسوب کیا ہے۔

### حدیث (۱۰۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ میرا دل چاہتا تھا کہ میں کعبہ شریف کے اندر جاؤں اور اندر جا کر نماز پڑھوں۔ حضور ﷺ نے میرا ہاتھ پکڑ کر حطیم میں داخل کر دیا اور یہ فرمایا کہ جب تیرا کعبہ میں داخل ہونے کو دل چاہا کرے تو یہاں آ کر نماز پڑھ لیا کر۔ یہ کعبہ کا ٹکڑا ہے۔ تیری قوم نے جب کعبہ کی تعمیر کی تو اس حصہ کو (خرچ کی کمی کی وجہ سے) کعبہ سے باہر کر دیا تھا۔ (صحیح) (۳)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۴)، امام ابو داؤد (۵)، امام ترمذی (۶)، امام نسائی (۷)، اور امام ابویعلیٰ (۸) نے عبد العزیز بن محمد از علقمہ از والدہ خود کے طرق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ ابن خزیمہؒ نے (۹) ابو الزناد از علقمہ کی سند سے اس کی تخریج کی ہے۔ امام علقمہ بن ابی علقمہ جن کا نام مر جانہ ہے۔ ان سے کئی افراد نے روایت کی ہے۔ ابن حبان اور علی نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام ذہبیؒ (۱۰) کہتے ہیں: میں انھیں ثقہ قرار دیتا ہوں۔ امام نسائیؒ نے (۱۱) صفیہ بنت شعبہ عن عائشہ کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

|                     |                           |                     |                      |
|---------------------|---------------------------|---------------------|----------------------|
| ۱۔ حدیث نمبر ۲۰۱۰۰  | ۲۔ مجمع الزوائد ۳/ ۲۰۷-۵۹ | ۳۔ فضائل ج ۱ ص ۸۳   | ۴۔ ج ۱ ص ۹۲/۶        |
| ۵۔ سنن ابوداؤد ۲۰۲۸ | ۶۔ سنن ترمذی ۸۷۶          | ۷۔ سنن نسائی ۲۱۹/۵  | ۸۔ سنن ابویعلیٰ ۳۶۱۵ |
| ۹۔ حدیث نمبر ۳۰۱۸   | ۱۰۔ مع الکشف ۶/ ۷۷۷       | ۱۱۔ سنن نسائی ۲۱۸/۸ |                      |

اسی طرح امام احمدؒ نے (۱) اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ تبیخی نے (۲) سعید بن عاصم رضی اللہ عنہما کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔

**عطاء بن سائب:** اس سند میں ایک راوی عطاء بن سائب ہیں۔ امام طحاویؒ (ان کے بارے میں) کہتے ہیں کہ عطاء کی وہ حدیث جو ان میں تفسیر آنے سے پہلی کی ہے صرف چار افراد سے لی جاسکتی ہے اور ان کے علاوہ سے نہیں اور وہ چار یہ حضرات ہیں۔ (۱) شعبہؒ (۲) سفیان ثوریؒ (۳) حماد بن زیدؒ (۴) حماد بن سلمہؒ۔

### حدیث (۱۱۰)

حضرت کل بن سعدؒ کی روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جب حاجی لبیک کہتا ہے تو اس کے ساتھ اس کے دائیں اور بائیں جو پتھر درخت ڈھیلے وغیرہ ہوتے ہیں وہ سب لبیک کہتے ہیں اور یہی سلسلہ زمین کے قہقی تک چلا ہے۔ (صحیح) (۲)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذیؒ (۲) امام ابن ماجہؒ (۵) اور امام ابن خزیمہؒ (۶) نے عمار بن غزیہ انصاری از ابو حازن کے دو طریق سے کی ہے۔

### حدیث (۱۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے حضور ﷺ قسم کھا کر ارشاد فرماتے ہیں کہ حجر اسود کو اللہ جل شانہ قیامت کے دن ایسی حالت میں اٹھائیں گے کہ اس کی دو آنکھیں ہوں گی جن سے وہ دیکھے گا اور زبان ہوگی جس سے وہ بولے گا اور گواہی دے گا اس شخص کے حق میں جس نے اس کو حق کے ساتھ بوسہ دیا ہو۔ (صحیح) (۷)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۸) امام دارقطنیؒ (۹) امام ترمذیؒ (۱۰) امام ابن ماجہؒ (۱۱) امام ابن خزیمہؒ (۱۲) امام ابن حبانؒ (۱۳)

|  |  |  |  |  |  |  |  |  |   |   |   |   |
|--|--|--|--|--|--|--|--|--|---|---|---|---|
| ۱۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۲۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۳۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۴۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۵۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۶۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۷۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۸۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۹۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۱۰۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۱۱۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۱۲۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ | ۱۳۔ مسند ۶/۶۷۔ ج سنن بیہقی ۵/۱۵۸۔ ج فضائل حج ص ۷۷۔ ج سنن ترمذی ۸۸۸۔ |
|--|--|--|--|--|--|--|--|--|---|---|---|---|

امام ابو یعلیٰ (۱) علامہ ابو نعیم (۲) امام حاکم (۳) امام طبرانی (۴) اور امام بیہقی (۵) نے عبد اللہ بن عثمان بن خثیم از سعید بن جبیر کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ اور حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ امام ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ حافظ ابن حجر (۶) کہتے ہیں۔ صحیح ابن خزیمہ میں یہ روایت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مرفوعاً نقل کی گئی ہے۔ ابن صبان اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے۔ امام حاکم کے یہاں حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی شاہد ہے۔

# کتاب الزکاة

حدیث (۱۱۲)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے سوال کیا کہ سب سے افضل صدقہ کیا ہے؟ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ زیادہ مالی پریشانی کی حالت اور ابتداء اس سے کرو جس کی پرورش تمہارے ذمہ ہو۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (۲)، امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ (۳)، امام ابن خزیمہ رحمۃ اللہ علیہ (۴)، امام ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (۵)، امام حاکم رحمۃ اللہ علیہ (۶) اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (۷) نے نیٹ بن سعد از ابو الزبیر از یحییٰ بن جعدہ کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح علی شرط مسلم کہا ہے۔ امام ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ باوجود اس کے کہ امام مسلم نے یحییٰ بن جعدہ کی کسی روایت کی تخریج نہیں کی ہے۔

حدیث (۱۱۳)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتے ہیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، بدترین عادتیں جو آدمی میں ہوں (وہ یہ ہیں) ایک وہ بخل ہے، جو بے صبر کر دینے والا ہو اور دوسرے وہ نامردی اور خوف جو جان نکال دینے والے ہو۔ (صحیح) (۸)

تخریج

اس حدیث کی تخریج اسحاق بن راہویہ رحمۃ اللہ علیہ (۹)، ابن ابی شیبہ رحمۃ اللہ علیہ (۱۰)، امام احمد رحمۃ اللہ علیہ (۱۱)، امام عبد بن حمید رحمۃ اللہ علیہ (۱۲)، امام ابو داؤد رحمۃ اللہ علیہ (۱۳)، علامہ ابونعیم رحمۃ اللہ علیہ (۱۴)، ابن حبان رحمۃ اللہ علیہ (۱۵) اور امام بیہقی رحمۃ اللہ علیہ (۱۶) نے موسیٰ بن علی بن رباح از واند خود از عبد العزیز بن مردان کے طرق سے کی ہے۔

|                             |                       |                        |                            |
|-----------------------------|-----------------------|------------------------|----------------------------|
| ۱۔ فضائل صدقات ص/ ۱۱۶       | ۲۔ مسند احمد ۲/ ۳۵۸   | ۳۔ سنن ابوداؤد ۷/ ۱۶۷  | ۴۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۳۴/ ۳۵۱ |
| ۵۔ صحیح ابن حبان ۳۳۳۲       | ۶۔ مستدرک حاکم ۴/ ۴۱۴ | ۷۔ سنن بیہقی ۱۸۰/ ۱۸۰  | ۸۔ فضائل صدقات ص/ ۲۵۵      |
| ۹۔ مسند اسحاق بن راہویہ ۱۳۳ | ۱۰۔ مع صفحہ ۹۸/ ۹     | ۱۱۔ مسند احمد ۲/ ۳۴۰   | ۱۲۔ مسند عبد بن حمید ۱۳۷۸  |
| ۱۳۔ سنن ابوداؤد ۲۵۱۱        | ۱۴۔ ابن ابی شیبہ ۵۷۹  | ۱۵۔ صحیح ابن حبان ۳۲۵۰ | ۱۶۔ سنن بیہقی ۹/ ۱۷۰       |

## حدیث (۱۱۴)

حضرت خالد بن علیؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جس شخص کو بغیر سوال کے اور بغیر اشراف نفس طمع و حرص کے اپنے بھائی کی طرف سے کوئی چیز پہنچے اس کو قبول کر لینا چاہئے۔ اس کو رد نہ کرنا چاہئے۔ یہ اللہ جل شانہ کی طرف سے روزی ہے جو اس کو بھیجی گئی ہے۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۲) ابویعلیٰؒ (۳) ابن حبانؒ (۴) طبرانیؒ (۵) حاکمؒ (۶) بیہقیؒ (۷) اور ابن اثیرؒ (۸) نے ابو عبد الرحمن عبد اللہ بن یزید مرقی از سعید بن ابویوب از ابوالاسود از بکیر بن عبد اللہ بن اشج از بسر بن سعید کے طریق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ امام بیہقیؒ (۹) کہتے ہیں: اس حدیث کو امام احمد، ابویعلیٰؒ اور طبرانیؒ نے معجم کبیر میں روایت کی ہے اور مسند احمد کی سند کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔ اس باب میں حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی ایک روایت مروی ہے۔

## حدیث (۱۱۵)

سلیمان بن عامرؓ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا غریب پر صدقہ کرنا صرف صدقہ ہے اور رشتہ دار پر صدقہ کرنا صدقہ بھی ہے اور صلہ بھی۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۰) دارمیؒ (۱۱) نسائیؒ (۱۲) ابن ماجہؒ (۱۳) طبرانیؒ (۱۴) حاکمؒ (۱۵) اور بیہقیؒ (۱۶) نے ابن عون

|                          |                      |                         |                          |
|--------------------------|----------------------|-------------------------|--------------------------|
| ۱۔ فضائل صدقات ص ۳۶۱۔    | ۲۔ مسند ص ۲۲۱/۳۔     | ۳۔ مسند ابویعلیٰ ص ۹۲۵۔ | ۴۔ صحیح ابن حبان ص ۳۴۰۳۔ |
| ۵۔ معجم کبیر ص ۱۳۳۔      | ۶۔ مسند حاکم ص ۲۲/۲۔ | ۷۔ شعب الایمان ص ۳۵۵۱۔  | ۸۔ اسد الغابہ ص ۱۰۲/۲۔   |
| ۹۔ صحیح الخلفاء ص ۱۰۰/۲۔ | ۱۰۔ مسند ص ۱۸۰/۳۔    | ۱۱۔ سنن دارمی ص ۳۹۷۔    | ۱۲۔ سنن نسائی ص ۹۲/۵۔    |
| ۱۳۔ سنن ابن ماجہ ص ۳۸۳۔  | ۱۴۔ طبرانی ص ۲۲۱۳۔   | ۱۵۔ مسند حاکم ص ۷۷۔     | ۱۶۔ سنن بیہقی ص ۱۷۲/۳۔   |



از حصہ بنت سیرین از رائج کی سند سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) علامہ حمیدی (۲) دارمی (۳) ترمذی (۴) اور طبرانی (۵) نے حصہ بنت سیرین کے طرق سے بھی کی ہے۔

### درجہ حدیث

امام ترمذی نے کہا کہ یہ حدیث حسن ہے۔ ام الرائج بنت صلیح کا نام رباب ہے جنہیں صرف ابن حبان نے ثقہ قرار دیا ہے۔ ان کی صرف یہی ایک حدیث ہے اور ان سے سوائے حصہ بنت سیرین کے کسی اور نے روایت نہیں کی۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت عبداللہ بن مسعودؓ کی بیوی زینبؓ کی حدیث ہے۔ (۶)

### حدیث (۱۱۶)

حضرت ابو ذرؓ نبی کریم ﷺ سے روایت کرتے ہیں آپ ﷺ نے فرمایا: تین آدمی ایسے ہیں کہ جن کو اللہ جل شانہ محبوب رکھتے ہیں اور تین شخص ایسے ہیں جن سے اللہ جل جلالہ کو نفص ہے۔ جن تین آدمیوں کو اللہ جل جلالہ محبوب رکھتا ہے ان میں ایک تو وہ شخص ہے کہ کسی مجمع کے پاس کوئی سائل آیا اور محض اللہ کے واسطے سے ان سے کچھ سوال کرنے لگا کوئی قربت رشتہ داری وغیرہ اس سائل کی ان سے نہ تھی اس مجمع نے اس سائل کو کچھ نہ دیا۔ اس مجمع میں سے ایک شخص اٹھا اور چپکے سے اس سائل کو کچھ دے دیا جس کی خبر بجز اللہ جل شانہ کے یا اس سائل کے اور کسی کو نہ ہوئی (تو یہ دینے والا شخص اللہ جل شانہ کو بہت محبوب ہے دوسرا) وہ شخص کہ ایک مجمع کہیں سفر میں جا رہا ہے۔ ساری رات چلنے کے بعد جب نیند کا ان پر اتنا غلبہ ہو جائے کہ وہ ہر چیز سے زیادہ محبوب بن گئی ہو تو وہ مجمع تھوڑی دیر سونے کے لیے لیٹ گیا؛ لیکن ایک شخص ان میں سے کھڑا ہو کر اللہ جل شانہ کے سامنے لڑگڑانے لگے اور قرآن پاک کی تلاوت شروع کر دے۔ تیسرا وہ شخص کہ کسی جماعت کے ساتھ جہاد میں شریک تھا وہ جماعت شکست کھائی ان میں سے ایک شخص سینہ پر ہو کر آگے بڑھا اور شہید ہو گیا یا غالب ہو گیا اور وہ تین شخص جن سے اللہ جل شانہ بعض رکھتے ہیں ایک وہ جو یوزھا ہو کر بھی زمانا میں مبتلا ہو، دوسرا وہ شخص جو فقیر ہو کر بھی تکبر کرے، تیسرا وہ شخص جو مالدار ہو کر ظلم کرے۔ (صحیح) (۷)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) ابن ابی شیبہ (۲) امام ترمذی (۳) امام نسائی (۴) ابن خزیمہ (۵) ابن حبان (۶) ابن ابی حاتم (۷) اور امام حاکم (۸) نے شعبہ از منصور از ربیع بن حراش از زید بن ظہیان کے طرق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ حدیث کے ایک راوی زید بن ظہیان کے سلسلہ میں حافظ ابن حجر (۹) نے کہا کہ وہ مقبول ہیں ابن حبان نے (۱۰) انھیں ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے۔ امام ترمذی نے ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اسی طرح حاکم نے بھی ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور وہابی نے ان کی موافقت کی ہے۔ بہر حال زید بن ظہیان اونچے درجہ کے راوی نہیں ہیں۔ ان سے تنہا ربیع بن حراش نے روایت کی ہے، لیکن ان کے متابع کتب حدیث میں پائے جاتے ہیں۔ (۱۱)

ان کتابوں میں سند اس طرح ہے: سعید جریزی از ابو العلاء ابن عثیمہ از ابن اجمس از ابو ذر لیکن ابن اجمس مجہول ہیں۔ مطرف بن عبد اللہ بن ثقفی نے ان کی متابعت کی ہے۔ جس کی تخریج امام احمد نے کی ہے۔ (۱۲) اور یہ سند صحیح ہے۔

۱۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱  
۲۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱  
۳۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱  
۴۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱  
۵۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱  
۶۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱  
۷۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱  
۸۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱  
۹۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱  
۱۰۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱  
۱۱۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱  
۱۲۔ مسند احمد ۱۵۳/۵ ج ۱ معتب ابن ابی شیبہ ۲۸۹/۵ ج ۱ سنن ترمذی ۱۵۶/۸ ج ۱ سنن نسائی ۸۴/۵، ۲۴۷/۳ ج ۱ سنن خزیمہ ۱۲۲/۱ ج ۱

## ابواب الاطعمۃ

حدیث (۱۱۷)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ آپ ﷺ کے گھر کے آدمیوں نے یا صحابہ کرام ؓ نے ایک بکری ذبح کی (اور اس میں سے تقسیم کر دیا) حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ کتنا باقی رہا؟ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا کہ صرف ایک شانہ باقی رہ گیا (باقی سب ختم ہو گیا) حضور ﷺ نے فرمایا وہ سب باقی ہے اس شانہ کے علاوہ۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) اور امام ترمذی (۳) نے یحییٰ بن سعید قطان از سفیان از ابو اسحاق از ابو میسرہ کے طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۴) اور امام بیہقی (۵) نے ابو اسحاق کے دو طریق سے بھی کی ہے اور ابن شیبہ (۶) نے مسروق از عائشہ رضی اللہ عنہا کے طریق سے بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

# کتاب الآداب

حدیث (۱۱۸)

حضرت ابو بکر ؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ نہیں ہے کوئی گناہ جو زیادہ مستحق اس بات کا ہو کہ اس کا وبال آخرت میں ذخیرہ رہنے کے باوجود دنیا میں اس کی سزا بہت جلد بھگتی پڑے ان دو کے علاوہ۔ ایک ظلم، دوسرا قطع رحمی۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن مبارک (۲) طحاوی (۳) امام احمد (۴) امام بخاری (۵) امام ابو داؤد (۶) امام ترمذی (۷) امام ابن ماجہ (۸) ابن حبان (۹) امام حاکم (۱۰) امام طحاوی (۱۱) بیہقی (۱۲) اور علامہ بیہقی (۱۳) نے عبید بن عبد الرحمن از والد خود کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی اور حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

حدیث (۱۱۹)

حضرت ابو سعید خدری ؓ سے روایت ہے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہ کا فرمان ہے کہ جو بندہ ایسا ہو کہ میں نے اس کو صحت عطا کر رکھی ہو اور اس کی روزی میں وسعت دے رکھی ہو اور اس کے پانچ سال ایسے گزر جائیں کہ وہ میرے دربار میں حاضر نہ ہو۔ وہ ضرور محروم ہے۔ (صحیح) (۱)

- |  |                                      |                          |                      |
|--|--------------------------------------|--------------------------|----------------------|
| ۱۔ فضائل صدقات ص/ ۲۱۸۔                     | ۲۔ مع منہاج المہارک، کتاب الزہد ۲۳۰۔ | ۳۔ مع منہاجی ۸۸۰۔        | ۴۔ مع منہاج ۳۸۱/۵۔   |
| ۵۔ الاذیاب الفرد ۲۹، ۶۔                    | ۶۔ سنن ابو داؤد ۳۹۰۳۔                | ۷۔ سنن ترمذی ۲۵۱۱۔       | ۸۔ سنن ابن ماجہ ۳۲۸۔ |
| ۹۔ صحیح ابن حبان ۳۵۶، ۳۵۷۔                 | ۱۰۔ مستدرک حکم ۳۵۶/۲۔                | ۱۱۔ شرح مشکل ۵۹۹۸، ۵۹۹۹۔ |                      |
| ۱۲۔ شعب الایمان ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، الآداب ۱۳۲۔ | ۱۳۔ شرح النہی ۳۳۸۔                   | ۱۴۔ فضائل کج ص/ ۳۱۔      |                      |

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۱) ابو یعلیٰ (۲) خطیب بغدادی (۳) بیہقی (۴) نے خلف بن خلیفہ از علماء بن المسیب از والد خود کے طرق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام بیہقی (۵) کہتے ہیں: اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے اپنی مسند میں اور طبرانی نے "المعجم الأوسط" میں روایت کیا ہے اور ان سب کے رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔ اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج امام بیہقی نے (۶) اور ابن عدی نے (۷) اور عقیلی نے (۸) سند کے تھوڑے اختلاف کے ساتھ (۸) کی ہے۔

|                         |                          |                        |                           |
|-------------------------|--------------------------|------------------------|---------------------------|
| ۱۔ صحیح ابن حبان - ۳۷۰۳ | ۲۔ مسند ابو یعلیٰ - ۲۳/۲ | ۳۔ تاریخ بغداد - ۱/۲۲۸ | ۴۔ سنن بیہقی - ۳۶۲/۵      |
| ۵۔ مجمع الزوائد - ۲۰۶/۳ | ۶۔ سنن بیہقی - ۲۶۲/۵     | ۷۔ الکامل - ۱۳۹۶/۲     | ۸۔ کتاب المغامرات - ۲۰۷/۲ |

# کتاب الذکر والدعاء

حدیث (۱۲۰)

عبداللہ بن ہریرہؓ سے روایت کی ہے کہ ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ احکام تو شریعت کے بہت ہیں۔ مجھے ایک کوئی ایسی چیز بتادیجئے! جس کو میں اپنا دستور اور اپنا مشغلہ بنالوں حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: اللہ کے ذکر میں تو ہر وقت رطب اللسان رہ۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہؒ (۲) امام احمدؒ (۳) ابن مبارکؒ (۴) عبد بن حمیدؒ (۵) امام ترمذیؒ (۶) امام ابن ماجہؒ (۷) ابن ابی عاصمؒ (۸) ابن حبانؒ (۹) طبرانیؒ (۱۰) ابویوسفؒ (۱۱) بغویؒ (۱۲) امام حاکمؒ (۱۳) اور بیہقیؒ (۱۴) نے عمرو بن قیسؒ کے طرق سے کی ہے اور یہ حدیث مختصر و مطول دونوں طرح منقول ہے۔

حدیث (۱۲۱)

حضرت ابو ہریرہؓ کہتے ہیں کہ: حضور اقدس ﷺ کا معمول اخیر زمانہ عمر شریف میں یہ تھا کہ جب مجلس سے اٹھتے تو ”سبحانک اللہم وبحمدک أشهد ان لا إله الا انت أستغفرک وأتوب إلیہ“ پڑھا کرتے۔ کسی نے عرض کیا: آج کل اس دعاء کا معمول حضور ﷺ کا ہے، پہلے تو یہ نہیں تھا۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: یہ مجلس کا کفارہ ہے۔ (صحیح) (۱۵)

۱۔ فرائد ذکر ص ۷۷۔ ج ۱ ص ۱۰۱/۳۰۷۔ ج ۲ ص ۱۸۸/۱۹۰۔ ج ۳ ص ۱۸۸/۱۹۰۔ ج ۴ ص ۱۸۸/۱۹۰۔

۲۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۳۔ مسند عبد بن حمید ص ۸۱۳۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۴۔ شرح ابن ابی شیبہ ص ۱۳۵۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۵۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۶۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۷۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۸۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۹۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۱۰۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۱۱۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۱۲۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۱۳۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۱۴۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

۱۵۔ مسند عبد بن حمید ص ۵۰۹۔ ج ۱ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۲ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۳ ص ۲۲۹/۲۳۰۔ ج ۴ ص ۲۲۹/۲۳۰۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہؒ (۱) امام احمدؒ (۲) علامہ دارقوتیؒ (۳) امام ابو داؤدؒ (۴) امام نسائیؒ (۵) ابویعلیٰؒ (۶) علامہ طبرانیؒ (۷) اور امام حاکمؒ (۸) نے حجاج بن دینار از ابو ہاشم از رفیع ابو اعلیہ کے طرق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے جس کی تخریج امام احمدؒ (۹) امام ترمذیؒ (۱۰) امام نسائیؒ (۱۱) امام طحاویؒ (۱۲) اور امام طبرانیؒ (۱۳) نے کی ہے۔

اسی طرح دوسری شاہد جابر بن مطعمؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج نسائیؒ (۱۳) اور طبرانیؒ (۱۵) کی ہے۔ تیسری شاہد رافع بن خدیجؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام نسائیؒ (۱۶) اور طبرانیؒ (۱۷) نے (۱۷) کی ہے اور چوتھی شاہد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے، جس کی تخریج طبرانیؒ (۱۸) اور امام طحاویؒ (۱۹) وغیرہ نے کی ہے۔

## حدیث (۱۲۲)

حضرت ابو ذرؓ حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے ایک مرتبہ صحابہ سے ارشاد فرمایا: کیا میں تم کو ایسی چیز نہ بتاؤں جو تمام اعمال میں بہترین چیز ہے اور تمہارے مالک کے نزدیک سب سے زیادہ پاکیزہ اور تمہارے درجوں کو بہت زیادہ بلند کرنے والی ہے اور سونے چاندی کو (اللہ کے راستہ میں) خرچ کرنے سے بھی زیادہ بہتر ہے اور (جہاد میں) تم دشمنوں کو قتل کرو وہ تم کو قتل کریں اس سے بھی بڑھی ہوئی ہے صحابہ نے عرض کیا ضرور بتائیں آپ نے ارشاد فرمایا: اللہ کا ذکر ہے۔ (صحیح) (۲۰)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۲۱) امام ترمذیؒ (۲۲) ابن ماجہؒ (۲۳) حاکمؒ (۲۴) ابی یعلیٰؒ (۲۵) ابن عبد البرؒ (۲۶) اور ربیعؒ (۲۷)

۱۔ مصنف ۲۵۹/۱ ج ۱ صفحہ ۳۲۵ ج ۲ سنن دبی ۲۶۶ ج ۲ سنن ابوداؤد ۳۸۵۹ ج ۱ عمل الیوم واللیلہ ۳۲۲

۲۔ سنن ابی یعلیٰ ۳۲۶ ج ۱ الدعاء ۱۹۱ ج ۱ مسند حاکم ۳۰۱۳ ج ۱ مسند احمد ۱۰۲۶۵ ج ۱ سنن ترمذی ۳۲۳۳

۳۔ عمل الیوم واللیلہ ۳۹۷ ج ۱ شرح النبی ص ۳۸۹ ج ۱ الدعاء ۹۱۳ ج ۱ عمل الیوم واللیلہ ۳۲۳، ۳۲۴ ج ۱

۴۔ مجمع کبر ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹ ج ۱ عمل الیوم واللیلہ ۳۲۷ ج ۱ مجمع کبر ۱۳۳۵ ج ۱ الدعاء ۱۹۱۸ ج ۱ الدعاء ۹۱۲

۵۔ شرح النبی ص ۳۰ ج ۱ فضائل ذکر ص ۱۹ ج ۱ مسند احمد ۱۹۵/۵ ج ۲ سنن ترمذی ۳۳۷۷ ج ۲

۶۔ سنن ابن ماجہ ۳۷۹۰ ج ۲ مسند حاکم ۱۸۶۸ ج ۱ شعب الایمان ۵۱۹ ج ۱ التبیہ ۵۸/۶ ج ۱ شرح فضیلہ ۱۲۳۳ ج ۱





نے سعید مقبری از ابو ہریرہؓ کے دو طرق سے کی ہے۔ اس کی شاہد حضرت جابرؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج امام نسائی نے (۱) کی ہے۔

حدیث (۱۲۴)

حضرت ابوسلام نبی کریمؐ کے آزاد کردہ غلام سے روایت کرتے ہیں کہ نبی اکرمؐ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ واہ واہ پانچ چیزیں (اعمال نامہ ظنی کی) ترازو میں کتنی زیادہ وزن ہیں "لا إله إلا الله، الله أكبر، سبحان الله، الحمد لله" اور وہ بچہ جو مر جائے اور باپ (اس طرح ماں بھی) جو میر کرے۔ اور فرمایا واہ واہ پانچ چیزیں ہیں جو فضیلت ان پانچ چیزوں پر یقین رکھتے ہوئے اللہ سے چلے گا جنت میں داخل ہو جائے گا۔ اللہ پر یوم آخرت پر جنت و جہنم اور بعثت بعد الموت اور حساب پر ایمان لائے۔ (صحیح) (۲)

نوٹ: حدیث کا آخری حصہ فضائل اعمال میں مذکور نہیں ہے۔

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۳) نے عفان از ابان از یحییٰ بن ابی کثیر از زید از ابوسلام کی سند سے کی ہے۔ سند میں نبی کریمؐ کے آزاد کردہ جس غلام کا ذکر ہے ان کا نام ابوسلمیٰ ہے جو حضورؐ کے چرواہا تھے۔ زید سلام کے صاحبزادے ہیں، اور سلام ابوسلام حبشی کے لڑکے ہیں، ابوسلام کا نام معلور حبشی ہے۔

درجہ حدیث

امام حبشیؒ (۴) کہتے ہیں اس حدیث کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ اس حدیث کے پہلے حصہ کی تخریج ابن سعدؒ (۵) امام نسائیؒ (۶) ابن ابی حاتمؒ (۷) دولابیؒ (۸) ابن حبانؒ (۹) طبرانیؒ (۱۰) اور حاکمؒ (۱۱) نے ولید بن مسلم از عبد الرحمن بن زید بن جابر و عبد اللہ بن عطاء بن زبیر از ابوسلام از ابوسلمہ راعی رسول اللہؐ کی سند سے کی ہے۔ امام حاکمؒ کہتے ہیں کہ وہ "صحیح الاسناد ہے"۔ امام بخاریؒ و مسلمؒ جہما اللہ نے اس حدیث تخریج نہیں کی۔ ذہبیؒ نے حاکمؒ کی موافقت کی ہے امام حزیؒ (۱۲) کہتے ہیں کہ ولید بن مسلمؒ کے طریق کی روایت درستی کے زیادہ قریب ہے۔ حاکمؒ نے ولید بن مسلمؒ کے طریق

|                              |                      |                           |                         |
|------------------------------|----------------------|---------------------------|-------------------------|
| ۱۔ علی بن ابی حمزہ ۳۱۱/۵۸    | ۲۔ نفاک ذکر ۱۵۷/۱۰   | ۳۔ مسند احمد ۳۲۳/۳-۳۲۷/۱۰ | ۴۔ مجمع الزوائد ۳۹۶/۱۰  |
| ۵۔ طبقات ابن سعد ۵۸۱/۶-۶۲۳/۷ | ۶۔ التہذیب ۹۹۹۵      | ۷۔ السنن ۸۱۰              | ۸۔ التہذیب ۷۱/۱۰        |
| ۹۔ صحیح ابن حبان ۸۳۳         | ۱۰۔ معجم کبیر ۸۷۳/۲۳ | ۱۱۔ مستدرک حاکم ۵۱۲/۱۱    | ۱۲۔ حلیۃ الاولیاء ۲۲۰/۹ |

سے تخریج کیا ہے۔

ولید بن مسلمؒ نے اپنی سند میں تحدیث کی صراحت کی ہے یعنی ”حدیثی“ کے ذریعہ نقل کیا ہے جس سے ”تدلیس“ کا شبہ ختم ہو جاتا ہے۔

حدیث (۱۲۵)

حضرت نعمان بن بشیرؓ حضور اقدس ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ جو لوگ اللہ تعالیٰ کی بڑائی بیان کرتے ہیں یعنی ”سبحان اللہ، الحمد للہ، اللہ اکبر، لا الہ الا اللہ“ پڑھتے ہیں تو یہ کلمات عرش کے چاروں طرف گشت لگاتے ہیں کہ ان کیلئے بلکی سی آواز (جھنناہٹ) پڑتی ہے اور اپنے پڑھنے والے کا تذکرہ کرتے ہیں۔ کیا تم یہ نہیں چاہتے کہ کوئی تمہارا تذکرہ کرنے والا اللہ کے پاس موجود ہو۔ جو تمہارا ذکر خیر کرتا رہے۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۲) ابن ابی شیبہؒ (۳) طبرانیؒ (۴) حاکمؒ (۵) اور ابویہؒ (۶) نے عبد اللہ بن نمیر از موسیٰ بن مسلم طحان البیہقی از عون بن عبد اللہ از والد خود کے طریق سے کی ہے۔

ایک وضاحت

سند میں عون بن عبد اللہ نے اپنے والد سے روایت کی یا اپنے بھائی سے؟ راوی کو شک ہوا ہے۔ یہ شک عون بن عبد اللہ کے استاد کے سلسلہ میں ہے اور وہ عقبہ بن مسعود کے لڑکے ہیں۔ یہ شک اس لئے نقصان دہ نہیں کہ دونوں ثقہ ہیں۔ ان کے والد عبد اللہ بھی ثقہ ہیں اور ان کے بھائی عبد اللہ بھی ثقہ ہیں۔ شک کی صورت میں ایک ثقہ سے دوسرے ثقہ کی طرف منتقل ہونا لازم آتا ہے جس میں کوئی حرج نہیں۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۷) ابن ماجہؒ (۸) طبرانیؒ (۹) اور ابویہؒ (۱۰) نے یحییٰ بن سعید از موسیٰ بن مسلم کے طریق سے کی ہے۔ اس طریق میں بھی باپ اور بھائی کے درمیان شک ہے۔ امام طبرانیؒ کہتے ہیں کہ عبد اللہ بن نمیر اور یحییٰ بن سعید قطان دونوں نے عن ابیہ او عن اخیہ کے شک کے ساتھ روایت کیا ہے۔

|                     |                        |                   |
|---------------------|------------------------|-------------------|
| ۱۔ قطان ذکر س ۱۵۸/۱ | ۲۔ مستدرک ۳۶۸/۳        | ۳۔ مصنف ۲۸۹/۱۰    |
| ۴۔ المستدرک ۲۶۹/۱   | ۵۔ مستدرک حاکم ۵۰۰/۱   | ۶۔ التلخیص ۳۶۰/۳  |
| ۷۔ مستدرک ۳۷۰/۱     | ۸۔ سنن ابن ماجہ ۳۸۰۹/۱ | ۹۔ الدعاء ۱۶۹/۳   |
|                     |                        | ۱۰۔ التلخیص ۳۶۹/۳ |

## درجہ حدیث

علامہ بصیری<sup>(۱)</sup> کہتے ہیں کہ حدیث کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔

## حدیث (۱۲۶)

حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ: حضور ﷺ کی خدمت میں ایک شخص گاؤں کا رہنے والا آیا جو ریشمی چہ پکن رہا تھا اور اس کے کناروں پر دیبا کی گوٹ تھی (صحابہ سے خطاب کر کے) کہنے لگا کہ: تمہارے ساتھی (محمد ﷺ) یہ چاہتے ہیں کہ ہر چہ دیا ہے اور چرواہے زادے کو یز حدایں اور شہسوار اور شہسوار زادوں کو گرا دیں۔ حضور ﷺ ناراضگی سے اٹھے اور اس کے پڑوں کو گریبان سے پکڑ کر ذرا کھینچا اور ارشاد فرمایا کہ: تو بے وقوفوں کے سے پکڑے نہیں پکن رہا ہے، پھر اپنی جگہ واپس آ کر تشریف فرما ہوئے اور ارشاد فرمایا کہ حضرت نوح علیہ السلام کا جب انتقال ہونے لگا تو اپنے دونوں صاحبزادوں کو بلایا اور ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں (آخری) وصیت کرتا ہوں جس میں دو چیزوں سے روکتا ہوں اور دو چیزوں کا حکم کرتا ہوں جن سے روکتا ہوں ایک شرک ہے دوسرا تکبر۔ اور جن چیزوں کا حکم کرتا ہوں ایک "لا إله إلا الله" ہے کہ تمام آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے اگر سب ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے میں (اغلاص سے کہا ہوا) "لا إله إلا الله" رکھ دیا جائے تو وہی پلڑا جھک جائے گا اور اگر تمام آسمان و زمین اور جو کچھ ان میں ہے ایک حلقہ بنا کر اس پاک کلمہ کو اس پر رکھ دیا جائے تو وہ وزن سے ٹوٹ جائے اور دوسری چیز جس کا حکم کرتا ہوں وہ "سبحان الله وبحمده" ہے کہ یہ دو لفظ ہر مخلوق کی نماز ہیں اور انھیں کی برکت سے ہر چیز کو رزق عطا فرمایا جاتا ہے۔ (صحیح) (۲)

**نوٹ:** فضائل اعمال میں یہ حدیث اتنی ہی درج ہے لیکن صاحب تحقیق القل نے حدیث کے اس حصہ کو بھی نقل کیا ہے جس میں صحابہ نے حضور ﷺ سے کبر کی حقیقت کے تعلق سے دریافت کیا تھا۔ اختصار کے پیش نظر اس حصہ کا ترجمہ چھوڑا جا رہا ہے۔

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد<sup>(۳)</sup> اور امام بخاری<sup>(۴)</sup> نے سلیمان بن حرب از حماد بن زید از صعب بن زبیر از زید بن اسلم کی سند سے کی ہے۔ حماد نے عطاء بن یسار سے نقل کرنے میں کچھ شک ظاہر کیا ہے۔ اور مندا احمد<sup>(۵)</sup> میں بغیر شک کے یہ سند مذکور ہے۔ حافظ بن کثیر نے<sup>(۶)</sup> کہا ہے کہ اس کی سند صحیح ہے؛ لیکن عام محدثین نے اس کی تخریج نہیں کی ہے۔ بزار نے<sup>(۷)</sup>

۱۔ الزوائد ۳۸۰/۹  
۲۔ فضائل ذکر ص ۱۰۰  
۳۔ مسند احمد ۲/۳۸۰  
۴۔ مسند احمد ۲/۳۸۰  
۵۔ مسند احمد ۲/۳۸۰  
۶۔ مسند احمد ۲/۳۸۰  
۷۔ مسند احمد ۲/۳۸۰

ابو سب بن جریر از والد خود از صعقب بن زبیر کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ امام بخاریؒ نے (۱) عبداللہ بن مسلم از عبدالعزیز از زید از عبداللہ بن عمرو کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ جس میں قال یا رسول اللہ! ابن الکبر کا اضافہ ہے، جو عطا کی روایت میں نہیں ہے۔ اور یہ سند منقطع ہے۔

### درجہ حدیث

امام حنفیؒ (۲) کہتے ہیں۔ اس پوری حدیث کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے اور امام طبرانیؒ نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے۔ امام احمدؒ کے رجال ثقہ ہیں۔ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور کہا کہ امام بخاریؒ نے صعقب بن زبیر کے طریق سے تخریج کی ہے؛ اس لئے کہ وہ کم ثقہ ہیں اور علامہ ذہبیؒ نے اس پر کوئی نقد نہیں کیا ہے۔ مفہوم کبر کی تعین پر ابن مسعودؓ کی حدیث دال ہے، جسے امام مسلمؒ نے (۳) ذکر ہے۔ اسی طرح ابو ہریرہؓ کی حدیث (۴) اور ابو یحیٰٰنہ کی حدیث (۵) مذکورہ حدیث کی شاہد ہیں۔

### حدیث (۱۲۷)

حضرت فضالہؓ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور اقدسؐ تشریف فرما تھے۔ ایک صاحب داخل ہوئے اور نماز پڑھی پھر ”اللہم اغفر لی وارحمی“ کے ساتھ دعا کی۔ حضور اقدسؐ نے ارشاد فرمایا! او نمازی جلدی کردی۔ جب تو نماز پڑھے تو اول تو اللہ جل شانہ کی حمد کر جیسا کہ اس کی شان کے مناسب ہے۔ پھر مجھ پر درود پڑھ۔ پھر دعا مانگ۔ حضرت فضالہؓ کہتے ہیں کہ پھر ایک اور صاحب آئے انھوں نے اول اللہ جل شانہ کی حمد کی اور حضور اقدسؐ پر درود بھیجا، حضورؐ نے ان صاحب سے یہ ارشاد فرمایا: اے نمازی! اب دعا کرتیری دعا قبول کی جائے گی۔ (صحیح) (۶)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۷) امام ابو داؤدؒ (۸) امام ترمذیؒ (۹) امام نسائیؒ (۱۰) امام بزارؒ (۱۱) علامہ اساعیل قاضیؒ (۱۲) ابن خزیمہؒ (۱۳) ابن حبانؒ (۱۴) امام طحاویؒ (۱۵) طبرانیؒ (۱۶) حاکمؒ (۱۷) اور بیہقیؒ (۱۸) نے ابو ہانیہ حمید بن حانی از عمرو بن مالک

|                          |                             |                        |                              |
|--------------------------|-----------------------------|------------------------|------------------------------|
| عبداللہ بن مسعود ۵۲۸     | ع مجتہد از دائرہ ۲۲۸، ۲۱۹/۳ | ع مسلم شریف ص ۹۱       | ع مسلم ۴۲۱/۱                 |
| ع مسند احمد ۱۳۲، ۱۳۳/۳   | ع فضائل احمد شریف ص ۷۲      | ع مسند احمد ۱۸/۲       | ع سنن ابو داؤد ۱۳۸۱          |
| ع سنن ترمذی ۳۲۷، ۳۲۷/۶   | ع سنن نسائی ۳۳/۳            | ع مسند بزار ۳۷         | ع فضل المسلمین علی النبی ۱۰۶ |
| ع صحیح ابن خزیمہ ۱۰      | ع صحیح ابن حبان ۱۶۶۰        | ع شرح مشکل الآثار ۲۲۳۳ | ع معجم کبیر ۱۸/۹۱، ۹۲        |
| ع مستدرک حاکم ۲۶۸، ۲۶۹/۱ | ع سنن کبریٰ ۱۳۸، ۱۳۷/۳      |                        |                              |

کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حدیث (۱۲۸)

حضرت انسؓ نے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ: اللہ تعالیٰ کے لئے لوگوں میں سے بعض لوگ خصوصی مقام کے حامل ہیں۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ: وہ کون لوگ ہیں؟ فرمایا کہ قرآن شریف سے شغف رکھنے والے کہ وہ اللہ کے اہل ہیں اور خواص۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج علامہ علیؒ (۲) امام احمدؒ (۳) ابن ماجہؒ (۴) امام نسائیؒ (۵) علامہ ابویسعیدؒ (۶) علامہ ابن فریسؒ (۷) ابن کثیرؒ (۸) ابوالفضل رازیؒ (۹) حاکمؒ (۱۰) ابونعیمؒ (۱۱) بیہقیؒ (۱۲) علامہ ذہبیؒ (۱۳) خطیب بغدادیؒ (۱۴) اور مزنیؒ (۱۵) نے عبدالرحمن بن بدیل از بدیل بن میسرہ کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

علامہ ابومیرؒ (۱۶) کہتے ہیں کہ اس کی سند صحیح ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ عبدالرحمن بن بدیل ثقہ ہیں۔ امام دارمیؒ (۱۷) سلیم بن ابراہیمؒ سے نقل کرتے ہیں کہ: حسن بن ابی جعفر از بدیل بن مغیرہ! البتہ حسن راوی ضعیف ہے۔ اس کی تخریج خطیب نے (۱۸) کی ہے۔ اسی طرح ابوالفضلؒ نے (۱۹) عبدالرحمن بن غزوٰ از مالک بن انسؒ سے نقل کی ہے اور وہ مجہول (کذاب) تھے اس لئے ان کی حدیث نہ مالک سے صحیح ہے اور نہ زہری سے۔ واللہ اعلم

|                      |                         |                        |                        |
|----------------------|-------------------------|------------------------|------------------------|
| ۱۔ فضائل القرآن ص ۳۶ | ۲۔ مستطاب ص ۲۳۸         | ۳۔ مستطاب ص ۳/۱۲۷      | ۴۔ سنن ابن ماجہ ص ۲۱۵  |
| ۵۔ فضائل القرآن ص ۵۶ | ۶۔ سنن ابی نعیم ص ۸۰۳   | ۷۔ فضائل القرآن ص ۸۸   | ۸۔ فضائل القرآن ص ۷۵   |
| ۹۔ فضائل القرآن ص ۷۵ | ۱۰۔ مستطاب ص ۵۵۶        | ۱۱۔ المستطاب ص ۳/۹۶    | ۱۲۔ سنن ابن ماجہ ص ۲۹۸ |
| ۱۳۔ المستطاب ص ۵۴۹   | ۱۴۔ تاریخ بغداد ص ۳۸۱/۵ | ۱۵۔ تہذیب الکمال ص ۵۳۵ | ۱۶۔ المستطاب ص ۹۱/۱    |
| ۱۷۔ سنن زہری ص ۳۳۶   | ۱۸۔ تاریخ بغداد ص ۳۸۱/۲ | ۱۹۔ فضائل القرآن ص ۳۹  |                        |

## حدیث (۱۲۹)

جابرؓ نے حضور اقدس ﷺ سے نقل کیا ہے کہ قرآن پاک ایسا شفع ہے جس کی شفاعت قبول کی گئی ہے اور ایسا جھگڑا ہے جس کا جھگڑا تسلیم کر لیا گیا ہے۔ جو شخص اس کو اپنے آگے رکھے اس کو یہ جنت کی طرف کھینچتا ہے اور جو اس کو نہیں پشت ڈالے اس کو جہنم میں گرادیتا ہے۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبانؒ (۲) اور بزارؒ (۳) نے ابو کریب محمد بن علاء از عبد اللہ بن علی از اعمش از ابوسفیان یعنی طلحہ بن نافع کے طریق سے کی ہے۔ امام بیہقیؒ (۴) کہتے ہیں کہ اس کے رجال ثقہ ہیں۔ اس باب سے متعلق حضرت ابن مسعودؓ کی روایت بھی ہے، جس کی کئی محدثین نے تخریج کی ہے۔ (۵) امام بیہقیؒ ”مجمع الزوائد“ میں کہتے ہیں۔ (۶) اس حدیث کو طبرانیؒ نے روایت کی ہے اس کی سند میں ایک راوی ربیع بن بدر ہیں جو مترک ہیں۔ اس کی تخریج عبد الرزاقؒ (۷) بزارؒ (۸) اور ابن القطرینؒ نے (۹) کی ہے۔

## درجہ حدیث

حضرت ابن مسعودؓ کے طریق سے موقوف امام بیہقیؒ (۱۰) کہتے ہیں: بزار نے اس طرح موقوف علی ابن مسعود روایت کی ہے۔ اس کے رجال میں معلیٰ کنذی ہیں، جنہیں ابن حبانؒ نے ثقہ قرار دیا ہے۔

## حدیث (۱۳۰)

عقبہ بن عامرؓ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ کلام اللہ کا آواز سے پڑھنے والا عانیہ صدقہ کرنے والے کے مشابہ ہے اور آہستہ پڑھنے والا خفیہ صدقہ کرنے والے کے مانند ہے۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۲) امام بخاریؒ (۳) امام نسائیؒ (۴) ابویہیؒ (۵) ابن حبانؒ (۶) اور طبرانیؒ (۷) نے معاویہ بن صالح از بھیر بن سعد از خالد بن معدان از بشیر بن مرہ کے طرق سے کی ہے۔

|   |                        |                        |                       |
|---|------------------------|------------------------|-----------------------|
| ۱۔ تفصیل قرآن ص ۲۳۱                       | ۲۔ صحیح ابن حبان ۳۳۱   | ۳۔ صحیح مسند بزار ۱۲۲  | ۴۔ مجمع الزوائد ۱/۱۷۱ |
| ۵۔ مجمع کتب ۱۰۳۳۳/۱۰۳۵۰ اور الخلیفہ ۱۰۸/۳ | ۶۔ مجمع الزوائد ۱/۱۷۱  | ۷۔ صحیفہ ۳۴۳/۱۳        | ۸۔ مسند بزار ۱/۱۷۱    |
| ۹۔ تفصیل القرآن ۱۰۶، ۱۰۶، ۹۶، ۹۳          | ۱۰۔ مجمع الزوائد ۱/۱۷۱ | ۱۱۔ تفصیل قرآن ص ۳۲۱   | ۱۲۔ مسند احمد ۱۵۸/۱۵۱ |
| ۱۳۔ عقیدۃ اہل البیاد ص ۵۶۷                | ۱۴۔ سنن نسائی ۸۰/۵     | ۱۵۔ مسند ابویہی ۱۷۲    | ۱۶۔ صحیح ابن حبان ۳۳۱ |
| ۱۷۔ مجمع کتب ۱۰۳۳۳/۱۰۳۵۰                  | ۱۸۔ مسند بزار ۱/۱۷۱    | ۱۹۔ مجمع الزوائد ۱/۱۷۱ | ۲۰۔ مسند احمد ۱۵۸/۱۵۱ |

نیز اس حدیث کی تخریج امام ابو داؤد (۱) امام ترمذی (۲) طبرانی (۳) اور بیہقی (۴) نے اسماعیل بن عیاش از بخیر بن سعد کے طریق سے بھی کی ہے۔

### درجہ حدیث

اس حدیث کی شاہد حضرت معاذ رحمہ اللہ کی روایت جسے حاکم نے (۵) تخریج کی ہے۔ اسی طرح ابوامامہ رحمہ اللہ کی حدیث (۶) ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

### حدیث (۱۳۱)

حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ نے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ: جو شخص ان پانچوں فرض نمازوں پر مداومت کرے، وہ ظالمین سے نہیں لکھا جائے گا، جو شخص سو آیات کی تلاوت کسی رات میں کرے، وہ اس رات قاضین میں سے لکھا جائے گا۔ (صحیح) (۷)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن خزیمہ (۸) مروزی (۹) اور حاکم (۱۰) نے ابو حمزہ از اعش از ابوصالح کے طریق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط الشیخین قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

|                       |                     |                     |                         |
|-----------------------|---------------------|---------------------|-------------------------|
| ۱۔ سنن ابوداؤد ۱۳۳۳۔  | ۲۔ سنن ترمذی ۲۹۱۹۔  | ۳۔ طبرانی ۹۲۴/۱۔    | ۴۔ سنن بیہقی ۱۳/۳۔      |
| ۵۔ مستدرک ۵۵۵، ۵۵۴/۱۔ | ۶۔ طبرانی ۶۴۳، ۶۴۲۔ | ۷۔ فضائل قرآن ص ۲۸۔ | ۸۔ صحیح ابن خزیمہ ۱۱۳۲۔ |
| ۹۔ تلمیح ص ۶۶۔        | ۱۰۔ مستدرک ص ۶۱۳/۱۔ | ۱۱۔ حدیث نمبر ۱۲۰۱۔ |                         |

# کتاب المناقب

حدیث (۱۳۲)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس کی استطاعت رکھتا ہو کہ مدینہ طیبہ میں مرے، تو چاہیے کہ وہیں مرے؛ اس لیے کہ میں اس شخص کا سفرashi ہوں گا، جو مدینہ میں مرے گا۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام ترمذی (۳) ابن ماجہ (۴) ابن حبان (۵) بیہقی (۶) اور بخاری (۷) نے معاذ بن بشام از والدہ خود از ایوب از نافع کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے۔

امام بیہقی نے (۸) سفیان بن عویٰل از ایوب کے طریق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ اس حدیث کی شاہد کی صحابہ کی احادیث ہیں۔ مثلاً حضرت صمیمہ کی حدیث جسے امام نسائی (۹) ابن حبان (۱۰) اور طبرانی نے (۱۱) تخریج کی ہے۔ دوسری حدیث حضرت سلمان ؓ کی حدیث جسے طبرانی (۱۲) اور بیہقی (۱۳) نے تخریج کی ہے۔ اس میں ایک راوی عبدالغفور بن سعید انصاری ہیں، جو ضعیف ہیں۔ تیسری حدیث حضرت سمیعہ اسلمیہ کی ہے جس کی امام طبرانی (۱۴) نے تخریج کی ہے۔ امام حشمی (۱۵) کہتے ہیں کہ: اس کے تمام رجال سوائے عبداللہ بن عکرمہ کے حدیث صحیح کے رجال ہیں۔ عبداللہ بن عکرمہ کا ذکر ابن ابی حاتم نے کیا ہے اور ایک جماعت نے ان سے روایت کی ہے کسی نے برائی کے ساتھ ان کا تذکرہ نہیں کیا۔

|                        |                         |                         |                       |
|------------------------|-------------------------|-------------------------|-----------------------|
| ۱۔ فضائل صحیح ص ۱۵۸۔   | ۲۔ مسند احمد ۴/۴۷۱۔     | ۳۔ سنن ترمذی ۳۹۱۷۔      | ۴۔ سنن ابن ماجہ ۳۱۱۲۔ |
| ۵۔ صحیح ابن حبان ۳۷۴۱۔ | ۶۔ شعب الایمان ۶۸۵۔     | ۷۔ شرح السنن ۲۰۲۰۔      | ۸۔ شعب الایمان ۳۱۸۶۔  |
| ۹۔ السنن الکبریٰ ۴۸۵۔  | ۱۰۔ صحیح ابن حبان ۳۷۴۲۔ | ۱۱۔ معجم کبیر ۸۳۳/۸۳۳۔  | ۱۲۔ معجم کبیر ۷۱۰۳۔   |
| ۱۳۔ شعب الایمان ۳۸۰۔   | ۱۴۔ طبرانی ۲۳/۴۷۱۔      | ۱۵۔ مجمع الزوائد ۳/۳۰۶۔ |                       |



## حدیث (۱۳۳)

امین مسعود رضی اللہ عنہ حضور ﷺ اقدس کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کے بہت سے فرشتے ایسے ہیں جو زمین میں پھرتے رہتے ہیں اور میری امت کی طرف سے مجھے سلام پہنچاتے رہتے ہیں۔ (صحیح) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن مبارکؒ (۲) عبدالرزاقؒ (۲) ابن ابی شیبہؒ (۴) امام احمدؒ (۵) امام نسائیؒ (۶) دارقطنیؒ (۷) قاضی اسماعیلؒ (۸) بزارؒ (۹) ابن حبانؒ (۱۰) علامہ شاشیؒ (۱۱) ابویعلیٰؒ (۱۲) طبرانیؒ (۱۳) ابویوسفؒ (۱۴) حاکمؒ (۱۵) اور بغویؒ (۱۶) نے سفیان ثوریؒ از عبد اللہ بن سائب از زاذان کے طرق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام حاکمؒ نے اس کی تصحیح کی ہے اور ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے اور ابن القیمؒ نے جلاء الافہام میں اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ (۱۷)

|  |                               |                       |                          |
|--|-------------------------------|-----------------------|--------------------------|
| ۱۔ فضائل درود ص/۱۶                       | ۲۔ کتاب التہجد ۱۰۲۸           | ۳۔ مصنف ۳/۱۱۶         | ۴۔ مصنف ۳/۵۱۷            |
| ۵۔ مستدرک ۱/۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳                | ۶۔ سنن نسائی ۳/۴۳، ۴۴، ۴۵، ۴۶ | ۷۔ سنن دارقطنی ۲/۳۱۷  | ۸۔ فضائل اصلاۃ ۲۱        |
| ۹۔ مستدرک بزار ۲۹۵                       | ۱۰۔ صحیح ابن حبان ۹۱۳         | ۱۱۔ شاشی ۸۴۶، ۸۴۷     | ۱۲۔ مستدرک بغوی ۱۳۲، ۱۳۳ |
| ۱۳۔ مجمع کبیر ۱۰۵۲۸، ۱۰۵۲۹، ۱۰۵۳۰، ۱۰۵۳۱ | ۱۴۔ احادیث ابن حبان ۲/۴۵، ۴۶  | ۱۵۔ مستدرک حاکم ۲/۳۲۱ | ۱۶۔ شرح السنۃ ۶۸۷        |
| ۱۷۔ جلاء الافہام ۲۳                      |                               |                       |                          |

# کتاب الزہد

حدیث (۱۳۴)

حضرت کعبؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ ہر آیت کے لیے ایک فتنہ ہوتا ہے (جس میں جتلا ہو کر وہ فتنہ میں پڑ جاتی ہے) میری آیت کا فتنہ مال ہے۔ (صحیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام ترمذی (۳) امام بخاری (۴) ابن ابی حاتم (۵) امام نسائی (۶) اور ابن حبان (۷) نے لیٹ، بن سعد از معاذ بن صالح از عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر از والد خود کے دو طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی نے اس حدیث کو صحیح غریب کہا ہے۔ امام حاکم نے اس کی تصحیح کی ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج امام طحاوی (۸) قضاوی (۹) طبرانی (۱۰) حاکم (۱۱) اور بیہقی (۱۲) نے معاویہ بن صالح کے دو طریق سے بھی کی ہے۔

۱۔ فضائل صدقات ص/۱۸۰۔ ۲۔ مسند احمد ۱۶۰/۳۔ ۳۔ سنن ترمذی ۲۳۳۶۔ ۴۔ تاریخ الخلفاء ص/۲۲۷۔  
 ۵۔ زاد المعاد ص/۱۶۱۔ ۶۔ الکبریٰ ص/۳۰۹/۸۔ ۷۔ صحیح ابن حبان ۳۲۲۳۔ ۸۔ شرح مشکوٰۃ ص/۲۲۵۔  
 ۹۔ مسند الشاہب ص/۱۰۲۔ ۱۰۔ مجمع البحرین ص/۳۰۳/۱۹۔ ۱۱۔ مسند الشاہب ص/۳۲۹۔ ۱۲۔ شعب الایمان ص/۱۰۳۰۴۔



کے اس کے علاوہ بھی طرق ہیں۔ (۱)

## حدیث (۱۳۶)

ابو عثمان کہتے ہیں کہ: میں حضرت سلمان فارسی ؓ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا انھوں نے اس درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اس کو حرکت دی، جس سے اس کے پتے گر گئے، پھر مجھ سے کہنے لگے کہ ابو عثمان تم نے مجھ سے یہ نہ پوچھا کہ میں نے یہ کیوں کیا؟ میں نے کہا بتا دیجئے کیوں کیا۔ انھوں نے کہا کہ میں ایک دفعہ نبی اکرم ؐ کے ساتھ ایک درخت کے نیچے تھا آپ ؐ نے بھی درخت کی ایک خشک ٹہنی پکڑ کر اسی طرح کیا تھا، جس سے اس ٹہنی کے پتے جھڑ گئے تھے، پھر حضور ؐ نے ارشاد فرمایا تھا کہ سلمان پوچھتے نہیں کہ میں نے اس طرح کیوں کیا؟ میں نے عرض کیا بتا دیجئے کیوں کیا؟ آپ ؐ نے ارشاد فرمایا کہ جب مسلمان اچھی طرح سے دھوکرتا ہے پھر پانچوں شرازیں پڑھتا ہے تو اس کی خطائیں اس سے ایسے ہی گر جاتی ہیں جیسے یہ پتے گرتے ہیں۔ آپ نے قرآن کی آیت "اقم الصلاة طرفي النهار الخ" تلاوت فرمائی جس کا ترجمہ یہ ہے کہ قائم کر نماز کو دن کے دونوں سروں میں اور رات کے کچھ حصوں میں بیشک نیکیاں ڈور کرو جتنی ہیں گناہوں کو، یہ نصیحت ہے نصیحت ماننے والوں کے لئے۔ (صحیح الشاہد والمثبتات) (۲)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۳) طحاوی (۴) ابن ابی شیبہ (۵) دارمی (۶) طبرانی (۷) طبری (۸) اور سبکی (۹) نے تمام بن مسلمہ از علی بن زید از ابو عثمان کے طرق سے کی ہے۔

**علی بن زید:** اس میں ایک راوی علی بن زید بن جعدان ہیں ان کی متابعت سلیمان النخعی از ابو عثمان نے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج طبرانی نے (۱۰) کی ہے۔

مرفوع حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہ ؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام مالک نے (۱۱) کی ہے۔ انھیں کے طریق سے امام احمد (۱۲) امام دارمی (۱۳) امام مسلم (۱۴) امام ترمذی (۱۵) ابن خزیمہ (۱۶) ابن حبان (۱۷) امام طحاوی (۱۸) اور امام

۱۔ مسند میں ان خبرات کی حدیثیں دیکھئے ۲۰۳، ۲۰۹، ۲۱۰، ۲۱۱، ۲۱۲، ۲۱۳، ۲۱۴، ۲۱۵، ۲۱۶، ۲۱۷، ۲۱۸، ۲۱۹، ۲۲۰، ۲۲۱، ۲۲۲، ۲۲۳، ۲۲۴، ۲۲۵، ۲۲۶، ۲۲۷، ۲۲۸، ۲۲۹، ۲۳۰، ۲۳۱، ۲۳۲، ۲۳۳، ۲۳۴، ۲۳۵، ۲۳۶، ۲۳۷، ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱

تہنکی (۱) اور بنوئی نے کی ہے۔

حضرت عثمان بن عفان ؓ کی حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۲) ابن ابی شیبہؒ (۳) بزارؒ (۴) اور طبرانیؒ (۵) نے بھی کی ہے۔

### درجہ حدیث

امام ڈیہیؒ (۶) کہتے ہیں: اس حدیث کے بعض حصہ کو امام احمدؒ ابو یعلیٰ موصلیؒ اور بزارؒ نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں؛ البتہ حضرت عثمان ؓ کے آزاد کردہ غلام حارث بن عبد اللہؒ نہیں ہیں اور عمرو بن عاصہؒ سلسلہ کی حدیث کی تخریج امام مسلمؒ نے کی ہے۔ (۷) اور ابو امامہ ؓ کی حدیث کی تخریج امام احمدؒ نے (۸) کی ہے۔

### حدیث (۱۳۷)

ابو مسلمؒ کہتے ہیں کہ: میں حضرت ابو امامہ ؓ کی خدمت میں حاضر ہوا وہ مسجد میں تشریف فرما تھے میں نے عرض کیا کہ مجھ سے ایک صاحب نے آپ کی طرف سے یہ حدیث نقل کی ہے کہ آپ نے نبی اکرم ﷺ سے یہ ارشاد سنا ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے اور پھر فرض نماز پڑھے تو حق تعالیٰ جل شانہ اس دن وہ گناہ جو چلنے سے ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس کے ہاتھوں نے کیا ہوا اور وہ گناہ جو اس کے کانوں سے صادر ہوئے ہوں اور وہ گناہ جن کو اس نے آنکھوں سے کیا ہوا اور وہ گناہ جو اس کے دل میں پیدا ہوئے ہوں، سب کو معاف فرمادیتے ہیں۔ حضرت ابو امامہ ؓ نے فرمایا: میں نے یہ مضمون نبی کریم ﷺ سے سنی دفعہ سنا ہے۔ (صحیح البخاریۃ والشواہد) (۹)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۰) اور طبرانیؒ (۱۱) نے ابو احمد زبیریؒ از ابانؒ یعنی بن عبد اللہ از ابو مسلمؒ کے طریق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

علامہ ڈیہیؒ (۱۲) کہتے ہیں طبرانیؒ نے ابو مسلمؒ ثعلبیؒ کی روایت سے اس کی روایت کی ہے۔ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں

|                     |                       |                       |                       |
|---------------------|-----------------------|-----------------------|-----------------------|
| ۱ سنن کبریٰ ۸/۱     | ۲ مسند احمد ۵۵۲۵/۱۳۳۵ | ۳ صفحہ ۸/۷            | ۴ مسند بزار ۳۲۰       |
| ۵ تیسرے طبری ۱۳۲/۱۳ | ۶ مجمع الزوائد ۲۹۷/۷  | ۷ صحیح مسلم ۸۴۲       | ۸ مسند احمد ۲۹۲/۵     |
| ۹ فعال نماز ۱۳۱     | ۱۰ مسند احمد ۲۹۲/۵    | ۱۱ مجمع الزوائد ۲۹۲/۸ | ۱۲ مجمع الزوائد ۲۹۲/۵ |

وخاصہ جس نے ابو مسلم ثقفی کا ذکر کیا ہو۔ البتہ ان کے علاوہ اس سند کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔ صحیحی (۱) کہتے ہیں۔ اس سند میں راوی ابو مسلم ہیں میں نے کسی کو بھی ان کا ذکر جرح یا تعدیل کے ساتھ کرتے ہوئے نہیں پایا۔ البتہ حاکم نے ان کا ذکر صحیحی میں کیا ہے اور کہا ہے کہ ابو مسلم سے ابو حازم نے روایت کیا ہے اور وہاں ابو مسلم سے ابان بن عبد اللہ نے روایت کیا اسی طرح ابو مسلم کا ذکر ابن ابی حاتم نے (۲) کیا ہے۔ میں کہتا ہوں کہ: بخاری نے (۳) ان کا ذکر کیا ہے اور وہی بات کہی ہے جو ابو حاتم نے کہی ہے کہ ان سے ابان بن عبد اللہ نے روایت کیا ہے اور وہ مجہول ہیں۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں کہتا ہوں: اس حدیث کی متابع موجود ہے؛ چنانچہ اس کی تخریج امام احمد نے (۴) علیٰ کسی نے (۵) طبرانی نے (۶) اور مردوزی نے (۷) قتادہ از شہر بن حوشب از ابی امامۃ کے طریق سے کی ہے اس سند میں شہر بن حوشب ثقیفی ضعیف ہیں؛ لیکن ان کی متابعت کی گئی ہے۔ چنانچہ طبرانی نے (۸) شہر بن حوشب کے دو طریق سے تخریج کی ہے۔ اسی طرح طبرانی (۹) عبد الرزاق (۱۰) اور دولابی نے (۱۱) ابو امامہ ؓ کے طرق سے تخریج کی ہے۔

امام احمد (۱۲) اور نسائی نے (۱۳) شہر بن حوشب کے طریق سے تخریج کی ہے۔ اسی طرح امام احمد (۱۴) اور طبرانی نے (۱۵) ابو غالب راسی کے طریق سے تخریج کی ہے۔ ابو غالب ضعیف ہیں ابن الاعرابی نے (۱۶) اسی جیسی طویل حدیث قرۃ بن خالد المشاء از ابی لقیط بن امامۃ کے طریق سے تخریج کی ہے۔ اس سند کے راوی ابوالمشاء لقیط بن المشاء الباعلی سے سوائے دو حضرات کے کسی نے روایت نہیں کی ابن حبان نے ”نقات“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث کے بیان کرنے میں خطا کرتے ہیں اور ثقہ راویوں کی مخالفت بھی کرتے ہیں۔ اس حدیث کی ایک شاہد حضرت عثمان بن عفان ؓ کی حدیث ہے۔ (۱۷) اور دوسری شاہد حضرت عبد اللہ ابن الصنابحی کی حدیث ہے جس کی تخریج امام احمد (۱۸) اور مالک نے (۱۹) کی ہے۔ تیسری شاہد حضرت ابو ہریرہ ؓ کی حدیث ہے۔ (۲۰) اس طرح عمرو بن عبسہ کی بھی روایت ہے۔ (۲۱)

|                       |                      |                     |                     |
|-----------------------|----------------------|---------------------|---------------------|
| ۱۔ مجمع الزوائد ۲/۲۲۸ | ۲۔ البرقۃ احمد ۱/۱۳۱ | ۳۔ ابی بکر ص ۶۸     | ۴۔ ج منہاج ۵/۲۵۱    |
| ۵۔ منہاج ص ۱۲۶        | ۶۔ معجم کبیر ۲/۵۵۲   | ۷۔ معجم کبیر ۱/۱۳۹  | ۸۔ منہاج ۵/۲۹۳      |
| ۹۔ معجم کبیر ۲/۹۸۳    | ۱۰۔ معجم کبیر ۲/۹۹۵  | ۱۱۔ ابی بکر ص ۱۳۲   | ۱۲۔ ج منہاج ۵/۲۵۱   |
| ۱۳۔ معجم کبیر ۲/۹۸۳   | ۱۴۔ معجم کبیر ۲/۹۹۵  | ۱۵۔ معجم کبیر ۲/۹۸۳ | ۱۶۔ معجم کبیر ۲/۹۹۵ |
| ۱۷۔ معجم کبیر ۲/۹۸۳   | ۱۸۔ معجم کبیر ۲/۹۹۵  | ۱۹۔ معجم کبیر ۲/۹۸۳ | ۲۰۔ معجم کبیر ۲/۹۸۳ |
| ۲۱۔ معجم کبیر ۲/۹۸۳   | ۲۲۔ معجم کبیر ۲/۹۹۵  | ۲۳۔ معجم کبیر ۲/۹۸۳ | ۲۴۔ معجم کبیر ۲/۹۹۵ |

## حدیث (۱۳۸)

حضور اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس گائے یا بھینس میں تین آدمی ہوں اور وہاں اذان اور باجماعت نماز نہ ہوتی ہو، تو ان پر شیطان مسلط ہو جاتا ہے؛ اس لئے جماعت کو ضروری سمجھو۔ بھینس یا اکیلی بکری کو کھانا ہے اور آدمیوں کا بھینس پر شیطان ہے۔ (صحیح بالشواہد) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) ابو داؤد (۳) نسائی (۴) ابن خزیمہ (۵) ابن حبان (۶) حاکم (۷) بیہقی (۸) اور بغوی نے (۹) زائدہ بن قدامہ از سائب بن جیش کلاعی از معدان کے طریق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ اس حدیث کی شاہد حضرت ابن عمرؓ (۱۰) حضرت انسؓ (۱۱) اور حضرت ابو الخارثؓ (۱۲) حضرت ابو ذرؓ (۱۳) حضرت معاذ بن جبلؓ (۱۴) اور حضرت ابوالاعلیٰ اشعریؓ (۱۵) کی حدیثیں ہیں۔

## حدیث (۱۳۹)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: قیامت میں آدمی کے اعمال میں سب سے پہلے فرض نماز کا حساب کیا جائے گا، اگر نماز اچھی نکل آئی تو وہ شخص کامیاب ہوگا اور اگر نماز بیکار ثابت ہوئی تو وہ نامراد و خسارہ میں ہوگا اور اگر کچھ نماز میں کمی پائی گئی، تو ارشاد خداوندی ہوگا کہ دیکھو اس بندہ کے پاس کچھ نکلیں بھی ہیں جن سے فرضوں کو پورا کر دیا جائے۔ اگر نکل آئیں تو ان سے فرضوں کی تکمیل کر دی جائے گی۔ اس کے بعد پھر اس طرح باقی اعمال روزہ و زکوٰۃ وغیرہ کا حساب ہوگا۔ (صحیح بالشواہد)

والشواہد (۱۶)

|                          |                          |                                |                       |
|--------------------------|--------------------------|--------------------------------|-----------------------|
| ۱۔ لغات نماز ص ۵۳۔       | ۲۔ مستدرک ص ۱۹۵/۵۔       | ۳۔ سنن ابو داؤد ص ۵۱۷۔         | ۴۔ سنن نسائی ص ۱۰۶/۳۔ |
| ۵۔ مجمع ابن خزیمہ ص ۱۸۶۔ | ۶۔ مجمع ابن حبان ص ۱۲۰۱۔ | ۷۔ مستدرک حاکم ص ۱۱۱/۱، ۱۱۲/۲۔ | ۸۔ سنن بیہقی ص ۳/۳۰۲۔ |
| ۹۔ شرح السنہ ص ۹۳۔       | ۱۰۔ مستدرک ص ۶۸۵۔        | ۱۱۔ مستدرک ص ۱۳۵۰۔             | ۱۲۔ مستدرک ص ۱۰۶۱۔    |
| ۱۳۔ مستدرک ص ۲۸۲۹۔       | ۱۴۔ مستدرک ص ۲۲۹۰۔       | ۱۵۔ لغات نماز ص ۵۰۔            | ۱۶۔ مستدرک ص ۱۰۶۱۔    |

# تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱) علامہ طبرانی (۲) امام بخاری (۳) ابویہ علی (۴) اور ابوالشیخ نے (۵) ابوالاشہد از حسن از ابو ہریرہؓ کے طریق سے کی ہے۔

ابن عدی نے (۶) محمد بن یزید الواسطی از ابوالاھلب از نافع مولیٰ ابن عمر از ابو ہریرہ کے طریق سے تخریج کی ہے۔ نیز ابن ابی شیبہ (۷) امام احمد (۸) امام بخاری (۹) ابوداؤد (۱۰) ابن نصر (۱۱) حاکم (۱۲) ابویہ عم (۱۳) اور امام بیہقی (۱۴) نے حسن از انس بن حکیم از ابو ہریرہؓ کے طریق سے تخریج کی ہے۔

نیز امام احمد (۱۵) امام بخاری (۱۶) ابوداؤد (۱۷) ابن ماجہ (۱۸) محمد بن نصر (۱۹) حاکم (۲۰) اور امام بیہقی (۲۱) حماد از سعید رطل من نبی سلیط از ابی ہریرہؓ کے طریق سے اور ترمذی (۲۲) نسائی (۲۳) محمد بن نصر (۲۴) اور امام طحاوی (۲۵) نے امام از قناد از حسن از حریت بن قبیصہ از ابی ہریرہؓ کے طریق سے تخریج کی ہے اور حریت بن قبیصہ بخنیس حریت بن حریت کہا جاتا ہے محمول ہیں۔ اس کے باوجود اس حدیث کو امام ترمذی نے اس طریق سے حسن غریب کہا ہے۔

اس حدیث کی تخریج امام نسائی نے (۲۶) ابوالاعوام از قناد از حسن از ابورافع از ابو ہریرہؓ کے طریق سے کی ہے۔ حسن ابن زیاد محرف ہیں۔

اس حدیث کی تخریج اسحاق بن راہویہ (۲۷) نسائی (۲۸) محمد بن نصر (۲۹) اور طحاوی نے (۳۰) بھی حماد بن سلمہ از ازرق بن قیس از یحییٰ بن یسر از ابو ہریرہؓ کے طریق سے کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

نیز اس کی تخریج ابن ابی شیبہ (۳۱) امام احمد (۳۲) طحاوی (۳۳) اور حاکم نے (۳۴) حماد بن سلمہ از ازرق بن قیس از یحییٰ

|                          |                         |                            |                         |
|--------------------------|-------------------------|----------------------------|-------------------------|
| ۱۔ معف ۲/۵۱۴۰۲۰          | ۲۔ مسند طبرانی ۱۳/۲۳۶۸  | ۳۔ الدریغ الکبیر ۲/۳۲۲     | ۴۔ مسند ابی یعلیٰ ۶/۶۳۵ |
| ۵۔ طبقات ائمہ شیعہ ۲/۴۷۸ | ۶۔ الکامل ۲/۵۲۱         | ۷۔ معف ۱۳/۱۳۶              | ۸۔ مسند احمد ۱۰/۹۳۰     |
| ۹۔ الدریغ الکبیر ۲/۳۳۲   | ۱۰۔ سنن ابوداؤد ۸/۸۶۳   | ۱۱۔ تقسیم تدریسا ۱۱/۱۸۳۱۸۱ | ۱۲۔ مستدرک حاکم ۱/۳۲۲۱  |
| ۱۳۔ انقباض مہمان ۱/۲۵۳   | ۱۴۔ سنن بیہقی ۲/۳۸۶     | ۱۵۔ مسند احمد ۱۶/۱۶۹۵      | ۱۶۔ الدریغ الکبیر ۲/۳۲۲ |
| ۱۷۔ سنن ابوداؤد ۸/۸۶۵    | ۱۸۔ سنن ابن ماجہ ۲/۱۳۲۲ | ۱۹۔ قیام لیل ۱/۱۸۷         | ۲۰۔ مستدرک حاکم ۱/۳۲۲۱  |
| ۲۱۔ سنن بیہقی ۲/۳۸۶      | ۲۲۔ سنن ترمذی ۳/۳۱۳     | ۲۳۔ سنن نسائی ۳/۳۶۳        | ۲۴۔ قیام لیل ۱/۱۸۷      |
| ۲۵۔ مشکل ۱/۳۵۵           | ۲۶۔ سنن نسائی ۳/۳۶۵     | ۲۷۔ مسند راہویہ ۱/۵۰۶      | ۲۸۔ سنن نسائی ۳/۳۶۲     |
| ۲۹۔ کتب الوتر ۱/۱۸۶      | ۳۰۔ مشکل ۱/۳۵۵          | ۳۱۔ معف ۱۳/۱۳۳             | ۳۲۔ مسند احمد ۱۶/۱۶۹۵   |
| ۳۳۔ مشکل ۱/۳۵۵           | ۳۴۔ مستدرک حاکم ۱/۳۲۲   |                            |                         |



بن سحر از رجل من اصحاب النبی کے طریق سے کی ہے۔ امام بخاریؒ نے (۱) ثابت از رجل از ابو ہریرہؓ کے طریق سے مرفوعاً تخریج کی ہے۔

نیز امام بخاریؒ نے (۲) مبارک بن فضالہ از حسن از فضالہ از حسن رجل من اہل البصرہ کے طریق سے بھی تخریج کی ہے۔

### درجہ حدیث

مزئیؒ نے (۳) اس حدیث میں اضطراب قرار دیا۔ تہذیب التہذیب میں حافظ ابن حجرؒ نے بھی ان کا اتباع کیا ہے۔ دارقطنیؒ (۴) حدیث میں واقع اضطراب کا ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں: ان سب طرق میں صحت سے زیادہ مشابہ طریق حسن از انس بن حکیم از ابو ہریرہؓ کا طریق ہے، جو کہ گزر چکا ہے۔ سند میں انس بن حکیم کو اگر چہ علی بن مدینی ابن قطان اور مزئیؒ نے مجہول قرار دیا ہے؛ لیکن ابن حبانؒ نے ان کا شمار ثقات میں کیا ہے۔ اس طریق سے حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے۔ اس حدیث کی شاہد حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج ابو یعلیٰؒ نے (۵) کی ہے اور اس کی سند ضعیف ہے اور دوسری شاہد حمیم داری کی حدیث جس کی تخریج امام احمدؒ نے (۶) کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے۔

# کتاب الصوم

حدیث (۱۴۰)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ خود حق تعالیٰ شانہ اور اس کے فرشتے سحری کھانے والوں پر رحمت نازل کرتے ہیں۔ (صحیح

باشواہد) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۲) ابویسع (۳) طبرانی (۴) نے اور یس بن یحییٰ خولانی از عبد اللہ بن عیاش بن عباس از عبد اللہ بن سلیمان طویل از نافع کے طرق سے کی ہے؛ جیسا کہ ”مجمع البحرین“ میں ہے۔

درجہ حدیث

ابویسع کہتے ہیں کہ: نافع کی یہ حدیث غریب ہے۔ اسے صرف عبد اللہ بن سلیمان (جو الطویل سے مشہور ہیں) نے روایت کی ہے، ان سے عبد اللہ بن عیاش نے روایت کی ہے اور یہ ابن عیاش قتبائی ہیں۔ سلیمان کے قول کے مطابق اس حدیث کی روایت کرنے میں اور یس متفرد ہیں۔

امام حنفی (۵) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے معجم الاوسط میں روایت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس کی روایت میں یحییٰ ابن یزید خولانی متفرد ہیں۔ میں کہتا ہوں یہ اور یس بن یحییٰ خولانی ہیں اور وہ صدوق ہیں؛ جیسا کہ ابن ابی حاتم (۶) نے کہا ہے۔ ابو زرعہ اور یس بن یحییٰ خولانی کے بارے میں کہتے ہیں کہ وہ ایک نیک آدمی ہیں اور اچھے فاضل مسلمانوں میں سے ہیں۔ (۷) ابن ابی حاتم نے اپنے والد سے اس حدیث کے متعلق دریافت کیا تو انھوں نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے لیکن اس حدیث کے بہت سے شواہد ہیں جن میں سے ایک حدیث ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ کی ہے، جو مرفوع ہے، جو ان الفاظ کے ساتھ

۱۔ فضائل رمضان ص/۲۲۔ ۲۔ صحیح ابن حبان ۱۳۶/۸ رقم ۳۳۶۷۔ ۳۔ صحیح ابی یسع ۳۲۰/۸۔ ۴۔ صحیح ابی یسع ۱۰۸/۳۔ ۵۔ صحیح ابی یسع ۱۰۸/۳۔ ۶۔ صحیح ابی یسع ۱۰۸/۳۔ ۷۔ صحیح ابی یسع ۱۰۸/۳۔

۱۔ مجمع البحرین ۱/۱۲۵۔ ۲۔ مجمع البحرین ۱/۱۲۵۔ ۳۔ مجمع البحرین ۱/۱۲۵۔ ۴۔ مجمع البحرین ۱/۱۲۵۔ ۵۔ مجمع البحرین ۱/۱۲۵۔ ۶۔ مجمع البحرین ۱/۱۲۵۔ ۷۔ مجمع البحرین ۱/۱۲۵۔

مردی ہے "السحور اكله بركة فلا تدعوه ولو ان يجرع احدكم جرعة من ماء فان الله وملائكته يصلون على المتسحرين"۔ اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ نے (۱) کی ہے۔ اسی طرح اس حدیث کی دوسری شاہد سائب بن یزیدؒ کی روایت ان الفاظ کے ساتھ ہے: "نعم السحور الصمر وقال يرحم الله المتسحرين"۔ اس کی تخریج امام طبرانیؒ نے (۲) کی ہے اور دوسری شاہد ابویسویؒ کی حدیث ہے۔ جس کی تخریج امام بزارؒ (۳) امام طبرانیؒ (۴) اور دولاہیؒ نے (۵) کی ہے اور اس کے الفاظ یوں ہیں: "ان النبي صلى الله عليه وسلم صلى على المتسحرين"۔

### حدیث (۱۴۱)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ بوڑھے اور ضعیف لوگوں کا اور عورتوں کا جہانچ اور عمرہ ہے۔ (صحیح بالشواہد) (۶)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام نسائیؒ (۷) طبرانیؒ (۸) اور بیہقیؒ (۹) نے لیث بن سعد از خالد بن یزید از سعید بن ابی ہلال از یزید بن ہارث محمد بن ابراہیم از ابوسلمہ کے طریق سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۰) اور سعید بن منصورؒ (۱۱) نے یزید بن ہارث محمد بن ابراہیم بن حارث عجمی از ابو ہریرہؓ کی سند سے کی ہے، اس سند میں ابوسلمہ موجود نہیں۔

نیز عبد الرزاقؒ نے (۱۲) بھی یزید بن الہادیہ از محمد بن ابراہیم ابن الحارث عن النبی ﷺ کے دو طریق سے مرسل اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ اس باب میں اور بھی روایات موجود ہیں۔ مثلاً امام بخاریؒ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے (۱۳) اور ابن ماجہؒ نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے (۱۴) روایت کی ہے؛ لیکن اس کی سند منقطع ہے۔ ابن ماجہ (۱۵) میں یہ حدیث طلحہ بن عبد اللہ سے بھی نقل کی گئی ہے، اوسط میں (۱۶) امام طبرانیؒ نے بھی تخریج کی ہے۔ عبد الرزاقؒ (۱۷) اور سعید بن منصورؒ (۱۸) نے حسین بن علی یا علی بن حسین سے روایت کی ہے، اسی طرح امام طبرانیؒ (۱۹) نے بھی تخریج کی ہے اور امام طبرانیؒ (۲۰) نے شفا بنت عبد اللہ سے نقل کی ہے۔

|                        |                            |                            |                        |
|------------------------|----------------------------|----------------------------|------------------------|
| ۱ مسند ابی یوسف ۳/۱۲۱  | ۲ مجملہ کبیر ۳/۲۹۸۹        | ۳ مسند بزار ۳/۹۷۳          | ۴ مجملہ کبیر ۳/۸۳۵     |
| ۵ مکنی ۱/۳۶۱           | ۶ فضائل حج ص ۹۳            | ۷ سنن نسائی ۵/۱۱۳          | ۸ مجملہ کبیر ۳/۸۷۴     |
| ۹ سنن بیہقی ۳/۲۵۰-۲۲/۹ | ۱۰ مسند احمد ۳/۲۲۱         | ۱۱ سنن سعید بن منصور ۳/۲۳۳ | ۱۲ مسند ابی یوسف ۳/۹۷۳ |
| ۱۳ حدیث ۲۵۵            | ۱۴ حدیث ۳۹۰۲               | ۱۵ حدیث ۲۹۸۹               | ۱۶ حدیث ۶۷۱۹           |
| ۱۷ مسند ۸۸۰۹           | ۱۸ سنن سعید بن منصور ۳/۲۳۳ | ۱۹ مجملہ کبیر ۳/۲۹۱۰       | ۲۰ مجملہ کبیر ۳/۹۷۳    |

## حدیث (۱۳۲)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: حج اور عمرہ یکے بعد دیگرے کیا کرو کہ وہ دونوں مفلسی اور گناہوں کو ایسا دور کرتے ہیں؛  
 کیا آگ کی بجلی لوہے اور سونے چاندی کے ٹیل کو دور کرتی ہے۔ (صحیح بالشوہر) (۱)

## مخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) ابن ابی شیبہ (۳) ترمذی (۴) نسائی (۵) ابویعلیٰ (۶) ابن خزیمہ (۷) ابن حبان (۸) طبرانی (۹) ابونعیم (۱۰) عقیلی (۱۱) اور بغوی (۱۲) نے سلیمان بن حیان ابو خالد احمر از عمرو بن قیس از عاصم بن بہدلہ از شقی کے طریق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام ترمذی اس حدیث کے تعلق سے کہتے ہیں کہ حسن صحیح غریب ہے۔ ابونعیم کہتے ہیں کہ عاصم کی یہ حدیث غریب ہے۔ کیونکہ عاصم سے روایت کرنے میں عمرو بن قیس ملوث ہیں۔

اس باب سے متعلق اور صحابہ سے بھی روایات منقول ہیں۔ مثلاً حضرت عمرؓ (۱۳) سے اور عامر بن ربیعہؓ (۱۴) سے اور حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما (۱۵) سے اور حضرت جابرؓ (۱۶) سے، انہی (۱۷) سے اور حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما (۱۸) سے بھی روایتیں منقول ہیں۔

|                     |                             |                        |                       |
|---------------------|-----------------------------|------------------------|-----------------------|
| ۱۔ فضائل حج ۹۳/۳    | ۲۔ مسند احمد ۳۸۷/۱          | ۳۔ ج مصنف ۱۷۴/۳        | ۴۔ سنن ترمذی ۸۱۰      |
| ۵۔ سنن نسائی ۱۱۵/۵  | ۶۔ مسند ابویعلیٰ ۵۲۳۶، ۳۹۷۶ | ۷۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۵۴۳ | ۸۔ صحیح ابن حبان ۳۶۹۳ |
| ۹۔ معجم کبیر ۱۰۴۶   | ۱۰۔ اقطاب ۱۱۰/۳             | ۱۱۔ انقضاء ۱۲۳/۲       | ۱۲۔ بغوی ۱۸۳۳         |
| ۱۳۔ مسند احمد ۳۳۹/۳ | ۱۴۔ سنن نسائی ۱۱۵/۵         | ۱۵۔ مسند بزار ۱۱۳۷     | ۱۶۔ معجم کبیر ۱۳۶۵۱   |



اس حدیث کی شاہد ابو ہریرہؓ کی روایت ہے، جسے امام ترمذیؒ نے (۱) تخریج کی ہے، اسی طرح امام دارمیؒ (۲) ابو یحییٰ موصلیؒ (۳) اور ابو نعیمؒ (۴) نے روایت کیا ہے۔ حضرت انسؓ کی حدیث بھی اس حدیث کی شاہد ہے؛ لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ (۵)

حدیث (۱۴۴)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو قوم بھی زکوٰۃ کو روک لیتی ہے حق تعالیٰ شانہ اس کو قحط میں مبتلا فرماتے ہیں۔ (صحیح البخاری) (۶)

تخریج

اس حدیث کی تخریج عبدان بن احمد از مردان بن محمد خاطری از سلیمان بن موسیٰ ابو داؤد کو فی از فضیل بن مرزوق از عبد اللہ بن بریدہ کے طریق سے امام طبرانیؒ (۷) نے کی ہے۔

درجہ حدیث

اس روایت کے تعلق سے امام بیہقیؒ (۸) کہتے ہیں اس کے رجال ثقہ ہیں۔ حاکم (۹) اور بیہقیؒ نے (۱۰) بشیر بن مہاجر از عبد اللہ بن بریدہ کے طریق سے ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے ”ما يقض قوم العهد قط إلا كان القتل بينهم ولا ظهرت الفاحشة في قوم قط إلا سلب الله عليهم الموت ولا منع قوم الزكاة إلا حبس الله عنهم القطر“۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط مسلم قرار دیا ہے اور ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔

حدیث (۱۴۵)

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ جب تو مال کی زکوٰۃ ادا کرے تو جو حق (واجب) تجھ پر تھا، وہ ادا ہو گیا (آگے صرف نوافل کا درجہ ہے) اور جو فحش حرام طریقہ سے مال جمع کر کے صدقہ کرے اس کو اس صدقہ کا کوئی ثواب نہیں ہے بلکہ اس حرام کمائی کا وبال اس پر ہے۔ (صحیح البخاری) (۱۱)

|                           |                          |                        |
|---------------------------|--------------------------|------------------------|
| ۱۔ سنن ترمذی ۴/۶۶۲ ح/۴۶۱۷ | ۲۔ سنن ابی یوسف ۴/۴۳۳ ح  | ۳۔ بحیۃ ۲۲۲/۱۰         |
| ۴۔ سنن ابی نعیم ۴/۴۵۱ ح   | ۵۔ فضائل صدقات ص/۲۵۱ ح   | ۶۔ مجمع الزوائد ۳/۶۵ ح |
| ۷۔ مستدرک حاکم ۲/۱۲۶ ح    | ۸۔ السنن الکبریٰ ۹/۲۲۱ ح | ۹۔ فضائل صدقات ص/۲۲۱ ح |

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۱) حاکم (۲) اور بیہقی (۳) نے ابن وہب از عمرو بن حارث از دراج ابو سعید از ابن حجرہ کی سند سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ امام ترمذی نے (۴) اس حدیث کے پہلے حصہ کی تخریج وہب کے طریق سے کی ہے اور کہا کہ یہ "حسن غریب" ہے۔ حافظ بن حجر (۵) کہتے ہیں۔ اس حدیث کو ترمذی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔ اس کی ایک صحیح شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے۔ اس حدیث کی تخریج امام ابن ماجہ (۶) نے عمرو بن الحارث کے طریق سے بھی کی ہے۔

## حدیث (۱۴۶)

حضور اقدس ﷺ ایک مرتبہ حضرت بلالؓ کے یہاں تشریف لے گئے تو ان کے سامنے کچھ روٹی کا ایک ڈھیر لگا ہوا تھا۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ بلال یہ کیا ہے؟ انھوں نے عرض کیا حضور ﷺ آئندہ کی ضروریات کے لئے ذخیرہ کے طور پر رکھ لیا ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: بلال تم اس سے نہیں ڈرتے کہ اس کی وجہ سے کل قیامت کے دن جہنم کی آگ کا دھواں تم دیکھو، بلال تخریج کر ڈالو اور عرش والے سے کسی کا خوف نہ کرو۔ (صحیح بالشواہد) (۷)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بیہقی (۸) طبرانی (۹) اور ابونعیم (۱۰) نے عبد اللہ بن عون از محمد بن سیرین کے طریق سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج طبرانی (۱۱) ابویعلیٰ (۱۲) اور ابونعیم (۱۳) نے ہشام بن حسان از محمد کے طریق سے بھی کی ہے۔

|                          |                        |                      |                      |
|--------------------------|------------------------|----------------------|----------------------|
| ۱۔ صحیح ابن حبان ۳۲۶     | ۲۔ مسند حاکم ۳۹۰/۱     | ۳۔ سنن بیہقی ۸۲/۳    | ۴۔ سنن ترمذی ۶۱۸     |
| ۵۔ الطبہ فی الصحیح ۱۶۰/۳ | ۶۔ ابن ماجہ ۱۷۸۸       | ۷۔ فضائل صدقات ۱/۷۷  | ۸۔ مجمع کبیر ۱۰۳۱/۲  |
| ۹۔ شعب الایمان ۱۳۳۵/۱    | ۱۰۔ شعب الایمان ۱۳۳۵/۱ | ۱۱۔ مجمع کبیر ۱۰۳۱/۲ | ۱۲۔ مجمع کبیر ۱۰۳۱/۲ |
| ۱۳۔ مجمع کبیر ۱۰۳۱/۲     | ۱۴۔ مسند ۶۰۳۰          | ۱۵۔ مجمع کبیر ۱۰۳۱/۲ | ۱۶۔ مجمع کبیر ۱۰۳۱/۲ |

## درجہ حدیث

امام بیہقی (۱) کہتے ہیں: اس حدیث کو امام بزار، ابو یعلیٰ اور طبرانی نے معجم کبیر و معجم اوسط میں روایت کی ہے اور اس کی سند حسن ہے؛ نیز بیہقی (۲) کہتے ہیں: اس حدیث کو امام طبرانی نے ”معجم کبیر“ میں روایت کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی مبارک بن فضالہ ہیں اور وہ ثقہ ہیں اور ان کے بارے میں کلام بھی کیا گیا ہے؛ البتہ اس کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے معجم اوسط میں اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں کہتا ہوں معجم کبیر اور مسند قضاہی میں اس حدیث کی شاہد ابن مسعودؓ کی حدیث ہے۔ اسی طرح امام عسکریؑ نے ”الامثال“ میں اور مسند بزار میں اس کی ایک شاہد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے؛ جیسا کہ علامہ محلوٹی نے بیان کیا ہے۔ (۳)



# کتاب الآداب

حدیث (۱۴۷)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس کے سامنے میرا تذکرہ آوے اس کو چاہئے کہ مجھ پر درود و سلام بھیجے اور جو مجھ پر ایک دفعہ درود بھیجے گا اللہ جل شانہ اس پر دس دفعہ درود بھیجے گا اور اس کی دس خطائیں معاف کرے گا اور اس کے دس درجے بلند کرے گا۔ (صحیح بالشواہد والمصابہ) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج علامہ طحطاوی (۲) امام نسائی (۳) اور ابونعیم (۴) نے ابوسلمہ خراسانی کے طریق سے کی ہے۔ سند کا آغاز اس طرح ہے حدیث ابواسحاق بن ہریرہ ابویعلیٰ (۵) طبرانی (۶) (مجمع البحرین) ابن اسنی (۷) اور امام بیہقی نے (۸) ابراہیم بن طہمان از ابواسحاق کے طریق سے تخریج کی ہے۔ امام طبرانی فرماتے ہیں کہ اس حدیث کو ابواسحاق سے ابراہیم بن طہمان کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔

درجہ حدیث

امام بیہقی (۹) کہتے ہیں اس حدیث کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ اس کی سند میں ایک راوی ابواسحاق ہیں جن کا انس سے سماع ثابت نہیں ہے۔ اس حدیث کی تخریج ابویعلیٰ نے (۱۰) یوسف ابن اسحاق ابن ابی اسحاق از جد خود ابواسحاق از برید بن ابی مریم از انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے کی ہے۔ جس میں انھوں نے برید بن ابراہیم کا اضافہ کیا ہے۔ امام دارقطنی نے اس سند کو راجح قرار دیا ہے۔

۱۔ لغات درود ص ۱۲۔ ۲۔ مستطیاسی ۲۳۳۶۔ ۳۔ اسنن الکبریٰ ۹۸۸۹ اور محل الیوم، طحاوی ۶۱۔

۴۔ انبیا ص ۳۰۷۔ ۵۔ ابویعلیٰ ۳۰۰۲۔ ۶۔ المعجم الاوسط ۳۶۹۳۶۹۔ ۷۔ محل الیوم، طحاوی ۳۸۰۔

۸۔ سنن بیہقی ۲۴۹/۳۔ ۹۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۳۔ ۱۰۔ مستطیاسی ۳۶۸۱۔



## حدیث (۱۳۹)

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ وہ شخص مومن نہیں جو خود تو پیٹ بھر کر کھانا کھالے اور پاس ہی اس کا پڑوسی بھوکا رہے۔ (صحیح بالمشاہد) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بخاری (۲) ابویعلیٰ (۳) ابوبکر بن ابی شیبہ (۴) خطیب بغدادی (۵) امام طحاوی (۶) طبرانی (۷) حاکم (۸) اور بیہقی (۹) نے عبد الملک بن ابی بشر از عبد اللہ بن المسعود کے طریق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور امام ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ علامہ بیہقی (۱۰) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی اور ابویعلیٰ نے بھی روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور اس کی روایت امام مروزی (۱۱) اور ابن عدی (۱۲) نے حکیم بن جبیر از ابن عباس کے طریق سے کی ہے۔ حکیم ضعیف ہیں۔ اس حدیث کی شاہد حاکم (۱۳) کی حدیث ہے۔ حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا (۴) اور حضرت انس رضی اللہ عنہ بھی اس کی شاہد ہیں۔ اسی طرح حضرت عمر بن خطاب رضی اللہ عنہ کی حدیث بھی اس کی شاہد ہے۔ (۱۵) امام ذہبی نے اس کی سند کو جید قرار دیا ہے۔

## حدیث (۱۵۰)

حضرت عبادۃ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ وہ شخص جو ہمارے بڑوں کی تعظیم نہ کرے ہمارے بچوں پر رحم نہ کرے ہمارے عمامہ کی قدر نہ کرے وہ ہماری امت میں سے نہیں۔ (صحیح الخیرہ "ويعرف لعالمنا" کے بغیر) (۱۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۷) امام طحاوی (۱۸) اور حاکم (۱۹) ابن وہب از مالک بن خیر از یادی از ابوقبیل

- |                                      |  |   |
|--------------------------------------|--|---|
| ۱۔ فضائل صدقات ص ۱۶۶                 | ۲۔ ادب المفرد ص ۵۴۱ حدیث نمبر ۱۱۲۱             | ۳۔ مسند ابی یعلیٰ ۹۲/۵ حدیث نمبر ۳۶۹۹             |
| ۴۔ کتاب الایمان ص ۳۹۰ حدیث نمبر ۱۰۰۰ | ۵۔ تاریخ بغداد ۱۰/۳۹                           | ۶۔ شرح معانی الآثار ۱/۲۸                          |
| ۷۔ مجمع کبیر ۱۵۴/۱۲                  | ۸۔ مستدرک حاکم ۲/۱۶۷                           | ۹۔ السنن الکبریٰ ۱۰/۳۱۰ شعبان ۶۵۱/۶ حدیث نمبر ۶۹۳ |
| ۱۰۔ مجمع الزوائد ۸/۱۶۷               | ۱۱۔ تعظیم قدر رضی اللہ عنہ ۵۹۳/۲ حدیث نمبر ۶۸۸ | ۱۲۔ کمال ۲/۶۳۷                                    |
| ۱۳۔ مستدرک حاکم ۲/۲۲۲                | ۱۴۔ مستدرک حاکم ۵/۵۵۱ حدیث نمبر ۱۶۷۷           | ۱۵۔ فضائل تبلیغ ص ۲۶                              |
| ۱۶۔ مستدرک حاکم ۵/۳۲۳                | ۱۷۔ مشکل الآثار ۳۸۸                            | ۱۸۔ مستدرک حاکم ۱/۱۲۲                             |

صحیح فری کی سند سے کی ہے۔ یہ خیال رہے کہ ابوقبیل مغافری کا سماع حضرت عبادۃ بن صامت ؓ سے ثابت نہیں ہے اور اس حدیث کی تخریج امام بزار (۱) اور شاہی نے (۲) ابن لہیعہ از ابوقبیل کے طریق سے کی ہے۔

حدیث میں ذکر کردہ جملہ "یَعُوذُ لِعَالِمَا" کو الگ رکھا جائے تو اس حدیث کی شاہد ایک تو حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے جس کی تخریج امام احمد (۳) اور امام بخاری نے (۴) کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج صرف امام احمد نے (۵) کی ہے اور ایک شاہد حضرت عبادۃ بن صامت ؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج بھی امام احمد نے (۶) کی ہے۔ اسی طرح اس کی شاہد حضرت انس ؓ کی (۷) حضرت ابو ہریرہ ؓ کی (۸) اور واثلہ بن اسبق (۹) اور معمر اوسط میں حضرت جابر ؓ کی حدیثیں ہیں۔ (۱۰) اور بیہقی (۱۱) اور امام بخاری نے حضرت علی ؓ اور ابوامامہ بانی کی (۱۲) حدیثیں بھی ہیں۔

### حدیث (۱۵۱)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ اگر کسی جماعت اور قوم میں کوئی شخص کسی گناہ کا ارتکاب کرتا ہے اور وہ جماعت و قوم باوجود قدرت کے اس شخص کو اس گناہ سے نہیں روکتی تو ان پر مرنے سے پہلے دنیا ہی میں اللہ تعالیٰ کا عذاب مسلط ہو جاتا ہے۔ (صحیح ابوداؤد) (۱۳)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ابوداؤد (۱۳) امام احمد (۱۵) ابن ماجہ (۱۶) ابن حبان (۱۷) طبرانی (۱۸) اور بیہقی (۱۹) نے مسند از ابوالاحوص از ابوالصالح از ابن جریر کی سند سے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج شریک از ابوالصالح از منذر بن جریر از جریر کے طرق سے بھی کی گئی ہے۔ (۲۰) اس کی شاہد ایک تو حضرت ابو بکر ؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام حمیدی نے اور امام احمد (۲۱) امام ابوداؤد (۲۲) امام ترمذی (۲۳) امام

۱۔ مسند ابی داؤد ۲۵۱۸۔ ۲۔ مسند شاہی ۱۷۲۳/۱۷۲۴۔ ۳۔ مسند احمد ۶۷۳۳۔ ۴۔ الاواب المفرد ۳۴۳۔

۵۔ مسند احمد ۲۳۲۹۔ ۶۔ مسند احمد ۳۲۳/۵۔ ۷۔ ترمذی ۱۹۱۹۔ ۸۔ الاواب المفرد ۳۵۳ اور مسند رک عالم ۳/۱۷۸۔

۹۔ المعجم کبیر ۲۲/۲۲۹۔ ۱۰۔ الجمع ۱۳/۱۳۱۔ ۱۱۔ شعب الایمان ۱۰۹۸۳۔ ۱۲۔ الاواب المفرد ۳۵۶۔

۱۳۔ فضائل تلخیص ص ۱۱۔ ۱۴۔ سنن ابی داؤد ۳۳۳۹۔ ۱۵۔ مسند احمد ۳۶۶۳/۳۔ ۱۶۔ سنن ترمذی ۳۰۰۹۔

۱۷۔ صحیح ابن حبان ۳۰۰۔ ۱۸۔ المعجم طبرانی ۲۳۸۰/۲۳۸۱/۲۳۸۲/۲۳۸۳/۲۳۸۴۔ ۱۹۔ سنن بیہقی ۹۱/۱۰۔

۲۰۔ مسند احمد ۳۶۶۳/۳۔ ۲۱۔ المعجم طبرانی ۳۶۶۳/۳۶۶۴/۳۶۶۵۔ ۲۲۔ سنن ابوداؤد ۳۳۲۸۔ ۲۳۔ سنن ترمذی ۳۰۷۵/۳۰۷۶۔

ابن ماجہ (۱) اور امام بیہقی نے (۲) تخریج کی ہے اور دوسری شاہد حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے جس کی تخریج صرف امام احمد نے (۳) کی ہے۔

### حدیث (۱۵۲)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: جو حضرات اللہ کے ذکر کے لئے مجتمع ہوں اور ان کا مقصد صرف اللہ ہی کی رضا ہو تو آسمان سے ایک فرشتہ ندا کرتا ہے کہ تم لوگ بخش دیئے گئے اور تمہاری برائیاں نیکیوں سے بدل دی گئیں۔ (صحیح بالمشاہد) (۴)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) نے محمد بن بکر ازیمون مرئی ازیمون بن سیاہ کی سند سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

ابن حبان نے اور اسی طرح بیہقی نے (۶) انہیں ثقہ قرار دیا ہے۔ امام بیہقی (۷) لکھتے ہیں ”اس حدیث کو امام احمد، ابو یعلیٰ، بزار اور معجم اوسط میں طبرانی نے روایت کی ہے ان راویوں میں ایک راوی میمون المرئی ہیں۔ انہیں ایک جماعت نے ثقہ قرار دیا ہے؛ لیکن ان میں ضعف ہے۔ امام احمد کی سند کے بقید رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔

اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جسے امام مسلم (۸) اور امام بزار نے (۹) زائدہ بن ابی الرقاد از زیاد النمیری از انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے دوسرے الفاظ کے ساتھ تخریج کی ہے۔

### حدیث (۱۵۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن میری امت میں سے ایک شخص کو منتخب فرما کر تمام دنیا کے سامنے بلائیں گے اور اس کے سامنے (۹۹) دفتر اعمال کے کھولیں گے۔ ہر دفتر اتنا بڑا ہوگا کہ منجھائے نظربک (یعنی جہاں تک نگاہاں نہ لگے وہاں تک) پھیلا ہوا ہوگا اس کے بعد اس سے سوال کیا جائے گا کہ ان اعمال ناموں میں سے تو کسی چیز کا انکار کرتا ہے، کیا میرے ان فرشتوں نے جو اعمال لکھنے پر متعین تھے تجھ پر ظلم کیا ہے (کہ کوئی گناہ بغیر کئے ہوئے لکھ لیتا ہو یا کرنے سے زیادہ لکھ لیا ہو) وہ عرض کرے گا نہیں (نہ انکار کی گنجائش ہے نہ فرشتوں نے ظلم کیا ہے) پھر ارشاد ہوگا کہ تیرے پاس ان بد اعمالیوں کا کوئی عذر ہے وہ عرض کرے گا کوئی عذر بھی نہیں۔ ارشاد ہوگا اچھا تیری ایک نیکی ہمارے پاس ہے آج تجھ

۱۔ سنن ابن ماجہ ۴۰۰۰ ج سنن بیہقی ۹/۱۰۔ ۲۔ مسند احمد ۳۰۴/۱۔ ۳۔ فضائل ذکر ص ۲۷۔ ۴۔ مسند احمد ۳۴۳/۳۔

۵۔ مجمع الزوائد ۱۸/۱۷۰۔ ۶۔ مجمع الزوائد ۶/۱۰۔ ۷۔ صحیح مسلم ۲۶۹۹۔ ۸۔ مسند بزار ۳۰۶۳۔

کوئی ظلم نہیں ہے۔ پھر ایک کاغذ کا پرزہ نکالا جائے گا جس میں "أشهد أن لا إله إلا الله وأشهد أن محمدا عبده ورسوله" لکھا ہوا ہوگا کہ چاہے اس کو وزن کروالے وہ عرض کرے گا کہ: اسنے دفنوں کے مقابلہ میں یہ پرزہ کیا کام دے گا۔  
 شاد ہوگا کہ آج تجھ پر ظلم نہیں ہوگا۔ پھر ان سب دفنوں کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جاوے گا اور دوسری جانب سے پرزہ ہوگا تو  
 دفنوں والا پلڑا الٹا ہو جائے گا، اس پرزہ کے وزن کے مقابلہ میں۔ پس بات یہ ہے کہ اللہ کے نام کے مقابلہ میں کوئی چیز وزنی  
 نہیں۔ (صحیح بالمشاہدہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام ترمذی (۳) ابن حبان (۴) بیہقی (۵) ابن ماجہ (۶) اور حاکم (۷) نے عبداللہ بن  
 مبارک ازلیث بن سعد از عامر بن یحییٰ از ابو عبد الرحمن مغافری حلی کے طرق سے کی ہے۔ امام بیہقی نے بھی (۸) لیث کے  
 طرق سے تخریج کی ہے۔

حدیث (۱۵۴)

حضور اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت میں جانے کے بعد اہل جنت کو دیے کی کسی چیز کا بھی تعلق و انصاف نہیں ہوگا بجز  
 اس گھڑی کے جو دنیا میں اللہ کے ذکر کے بغیر گزر گئی ہو۔ (صحیح بالمشاہدہ) (۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۱۰) ابن سنی (۱۱) اور بیہقی (۱۲) نے سلیمان بن عبد الرحمن از یزید بن یحییٰ قرظی از ثور بن  
 یزید از خالد بن معدان از جبیر بن نفیر کے و طریق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام حثی (۱۳) کہتے ہیں: "اس حدیث کی تخریج امام طبرانی نے معتم اوسط میں کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔  
 طبرانی کے شیخ محمد بن ابراہیم الصدری کے بارے میں اختلاف ہے۔" اس حدیث کو امام منذری نے بھی (۱۴) ذکر کیا ہے اور  
 کہتے ہیں اس حدیث کو طبرانی نے اپنے شیخ محمد بن ابراہیم الصدری سے روایت کیا ہے اور محمد بن ابراہیم الصدری کے سلسلہ

۱۔ فضائل ذکر ص ۸۰۔ ۲۔ مسند احمد ۲/۲۱۳۔ ۳۔ سنن ترمذی ۲۶۱۳۹۔ ۴۔ صحیح ابن حبان ۲۲۵۔ ۵۔ شرح اللہ ۳۲۲۔  
 ۶۔ فضائل ص ۳۰۰۔ ۷۔ مستدرک ص ۶۱۔ ۸۔ شعب الدیمان ۲۸۳۔ ۹۔ لندس ذکر ص ۲۳۔ ۱۰۔ معجم کبیر ۱۸۱/۲۰۔  
 ۱۱۔ عمل الیہ ص ۳۱۔ ۱۲۔ شعب الدیمان ۳۹۲۔ ۱۳۔ صحیح ابن ماجہ ۴۲۱۔ ۱۴۔ التزیین ۳۰۱/۳۔



اس حدیث کی سند میں ایک راوی عطیہ عوفی ہیں، جو ضعیف ہیں اور امام احمد (۱) اور ابن ابی شیبہ (۲) اس حدیث کی کئی ازاعمش از ابو صالح از ابو سعید یا ابو ہریرہ کے طریق سے کی ہے۔ امام حشمتی (۳) کہتے ہیں اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

حدیث (۱۵۶)

حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک حرف کتاب اللہ کا پڑھے اس کے لیے اس حرف کے عوض ایک نیکی ہے اور ایک نیکی کا اجر دس نیکی کے برابر ملتا ہے، میں نہیں کہتا کہ سارا الم ایک حرف ہے؛ بلکہ الف ایک حرف ہے، لام ایک حرف ہے اور ہم ایک حرف ہے۔ (صحیح بالمتابعہ) (۴)

تخریج:

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۵) امام ترمذی (۶) اور ابن مندہ (۷) نے ضحاک بن عثمان از ابوب بن موسیٰ از محمد بن کعب کے طریق سے کی ہے۔

امام ترمذی کی صراحت

امام ترمذی کہتے ہیں: ”یہ حدیث اس طریق کے علاوہ سے بھی حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی گئی ہے، اسے ابو الاحوص نے حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے، بعض نے اسے متصل نقل کیا اور بعض نے موقوف علی ابن مسعود نقل کیا ہے۔“ پھر امام ترمذی کہتے ہیں: ”اس طریق سے یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے میں نے تھیہ کو کہتے سناہ کہتے تھے کہ مجھے یہ بات پہنچی کہ محمد بن کعب القرظی نبی ﷺ کی زندگی میں پیدا ہوئے تھے اور ان کی کنیت ابو حمزہ ہے۔“

امام ترمذی کی صراحت پر تبصرہ

امام ترمذی کا تھیہ کے حوالہ سے یہ کہنا کہ محمد بن کعب نبی ﷺ کی زندگی ہی میں پیدا ہوئے تھے اس کی کوئی حقیقت نہیں؛ اس لئے کہ نبی ﷺ کے زمانہ میں وہ نہیں، بلکہ ان کے والد پیدا ہوئے۔ چنانچہ مؤرخین نے ذکر کیا ہے کہ ان کے والد بنو قریظہ کے نابالغ قیدیوں میں تھے؛ چنانچہ بنو قریظہ کے لوگوں نے انھیں چھوڑ دیا۔ اس بات کی صراحت امام بخاری نے محمد کے حالات زندگی میں کیا ہے۔ امام بخاری کہتے ہیں کہ غزوہ بنو قریظہ کے وقت ان کے والد نابالغ تھے، اس لئے انھیں چھوڑ دیا

۱۔ مسند احمد ۴/۱۰۷۔ ۲۔ معنی ۴/۱۰۔ ۳۔ مجمع الزوائد ۷/۲۲۷۔ ۴۔ فضائل قرآن ص ۲۰۸۔

۵۔ سنن ترمذی ۲۹۱۰۔ ۶۔ کتاب الرد عن من يقول الم حرف ص ۵۴۔



گیا۔ اس صراحت کے بعد امام بخاریؒ نے سند بیان کی ”از محمد بن کعب از ابن مسعود“ اس کے بعد حدیث کا ذکر کیا اور کہا کہ میں نہیں جانتا کہ محمد بن کعب نے اس حدیث کو یاد رکھا یا نہیں۔ امام ابو داؤدؒ کہتے ہیں کہ محمد بن کعب نے حضرت علیؓ اور حضرت ابن مسعودؓ سے حدیث سنا ہے؛ چنانچہ ابو داؤدؒ کہتے ہیں: میں نے قتیبہ کو کہتے سنا کہ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ انھوں نے نبیؐ کو دیکھا ہے۔ یہ بات حافظ بن حجرؒ نے (۱) لکھی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ (۲) کہتے ہیں کہ ان کی ایک روایت حضرت ابن مسعودؓ سے ہے؛ اگرچہ ابن عساکرؒ نے اسے بعید قرار دیا ہے؛ لیکن حافظ مزنیؒ (۳) کہتے ہیں انھوں نے ابن مسعودؓ سے روایت کیا ہے اور کہا جاتا ہے کہ وہ حدیث مرسل ہے۔“

### صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں کہتا ہوں کہ محمد بن کعب کے سماع کی تصریح اس روایت کے متصل ہونے کو بتاتی ہے پھر اس کے توابع بھی موجود ہیں؛ چنانچہ خطیب بغدادیؒ (۴) اور بیہقیؒ نے (۵) محمد بن احمد بن حنبلہؒ کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ سند یوں ہے محمد بن احمد بن الحنفیہ ابو عاصم از سفیان از عطاء بن السائب از ابی الاحوص از عبد اللہ مرفوعاً نحوہ۔ اس سند کے رجال میں ابن الحنفیہ کے علاوہ سب صحیح کے رجال اور ثقہ ہیں۔ ابن الحنفیہ کے سلسلہ میں خطیب بغدادیؒ کہتے ہیں ”شیخ اور صدوق“ ہیں۔ اس حدیث کی تخریج ابن نصرؒ نے (۶) کی ہے۔ سند اس طرح ہے از یحییٰ از ابو معاویہ از زہری از ابو الاحوص۔ یہ حدیث مرفوع ہے اور اس کا متن دوسرے سے زیادہ مکمل ہے اور اس کے رجال الجہری کے علاوہ سب ثقہ اور مسلم کے رجال ہیں۔ الجہری کا نام ابراہیم بن مسلم ہے اور وہ ”میں الحدیث“ ہیں۔ انھیں کے طریق سے اس حدیث کو حاکمؒ نے بھی (۷) روایت کیا ہے اور کہا کہ یہ حدیث صحیح الاسناد ہے؛ لیکن ذہبیؒ نے یہ کہہ کر ان کی اس بات کی تردید کی ہے کہ اس کی سند میں ابراہیم ضعیف ہیں۔ اس حدیث کی ایک اور متابع ہے، جس کی تخریج حاکمؒ نے (۸) عاصم بن ابی النجود از ابو الاحوص کے طریق سے کی ہے؛ اسی طرح اس کی تخریج امام دارمیؒ نے (۹) اور ابن ابی شیبہؒ نے (۱۰) از ابو الاحوص، از عبد اللہ موقوفاً و طرق سے کی ہے۔ مولانا عبد الرحمن مبارکپوریؒ نے (۱۱) اس حدیث کی مرفوع روایت سے تغافل برتا ہے؛ چنانچہ ”تفہ“ میں وہ کہتے ہیں ”اس حدیث کی تخریج امام دارمیؒ نے کی ہے؛ لیکن انھوں نے مرفوع روایت کی تخریج نہیں کی؛ بلکہ صرف موقوف پر اکتفا کیا ہے۔“

### حدیث (۱۵۷)

حضرت ابو جریہؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ قرآن شریف میں ایک سورہ ۳۰ آیات کی ایسی ہے کہ وہ

۱۔ تہذیب ۳۶۱/۹ ج ۱ اصابت ۱۹۲/۳ ج ۲ تہذیب نکال ۳۶۱/۲۶ ج ۱ تاریخ ۱۸۵/۱ ج ۲ منہ القدوس ۱۳/۱ ج ۱ قیام اہل ۷۰۔

۲۔ معصک حاکم ۵۵۵/۱ ج ۱ معصک حاکم ۵۶۲/۱ ج ۱ سنن دارمی ۳۲۵/۱ ج ۱ معصک ۱۰۰۷/۱ ج ۱ تفہم الاحادیث ۸/۱ ج ۱۔

## تخریج

چنے چنے والے کی شفاعت کرتی رہتی ہے یہاں تک کہ اس کی مغفرت کرادے، وہ سورۃ تبارک القدی ہے۔ (صحیح بالشواہد) (۱)

اس حدیث کی تخریج احمد (۲) ابوعبیدہ (۳) ابوداؤد (۴) ترمذی (۵) ابن ماجہ (۶) ابن فریس (۷) فریابی (۸) نسائی (۹) ابن حبان (۱۰) حاکم (۱۱) بیہقی (۱۲) اور ابن عبد البر (۱۳) نے شعبہ از قنادہ از عباس ششی کے طرق سے کی ہے۔

سند مذکور میں ایک راوی عباس ششی ہیں، ان کے تعلق سے ذہبی (۱۴) کہتے ہیں کہ: مضبوط ہیں۔ ابن حبان (۱۵) ان کا ذکر کیا ہے۔ حافظ بن جریر نے (۱۶) انھیں مقبول کہا ہے۔

اس حدیث کی شاہد ایک تو حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج طبرانی (۱۷) اور علامہ ضیاء مقدسی نے (۱۸) کی ہے اور دوسری شاہد ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام نسائی (۱۹) اور امام طبرانی نے (۲۰) کی ہے۔

۱۔ فضائل قرآن ص ۵۳/۱ ج ۱ مسند احمد ۲/۲۹۹-۳۲۱، فضائل القرآن ص ۲۹۰-۲۹۱ ج ۱ سنن ابی داؤد ۱۳۰۰ ج ۱ سنن ترمذی ۲۸۹۵۔

۲۔ شعبہ ابن ماجہ ۸۶۲۔ ۳۔ فضائل القرآن ص ۲۳۷۔ ۴۔ فضائل القرآن ص ۲۳۔ ۵۔ عمل الیوم واللیلۃ ص ۱۰، السنن الکبریٰ ص ۱۱۶۱۳۔

۶۔ ابن حبان ص ۷۸۷۔ ۷۔ مستدرک حاکم ص ۶۵/۱۔ ۸۔ شعب الایمان ص ۶۰۶۔ ۹۔ صحیح احمد ص ۲۲۲/۷۔ ۱۰۔ الکشاف ص ۲۶۱۵۔ ۱۱۔ کتاب اللغات ص ۲۵۹/۵۔

۱۲۔ ابن جریر ص ۳۹۵۔ ۱۳۔ التہم الصغیر ص ۹۰۔ ۱۴۔ الآثار ص ۳۹، ۱۷۳، ۱۷۴، ۱۷۵۔ ۱۵۔ عمل الیوم واللیلۃ ص ۷۱۔ ۱۶۔ معجم طبرانی ص ۱۰۲۵۳۔

کتاب الجہاد

حدیث (۱۵۸)

حضرت ابو ہریرہؓ فرماتے ہیں کہ ایک قبیلہ کے دو صحابی ایک ساتھ مسلمان ہوئے ان میں سے ایک صاحب جہاد ہیں شہید ہو گئے۔ اور دوسرے صاحب کا ایک سال بعد انتقال ہوا۔ میں نے خواب میں دیکھا کہ وہ صاحب جن کا ایک سال بعد انتقال ہوا تھا ان شہید سے پہلے جنت میں داخل ہو گئے۔ تو مجھے بڑا تعجب ہوا کہ شہید کا درجہ بہت اونچا ہے وہ پہلے جنت میں داخل ہوتے۔ میں نے حضور ﷺ سے خود عرض کیا یا کسی اور نے عرض کیا تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جن صاحب کا بعد میں انتقال ہوا ان کی نیکیاں نہیں دیکھتے کتنی زیادہ ہو گئیں۔ ایک رمضان المبارک کے پورے روزے بھی ان کے زیادہ ہوئے اور اتنی رکتیں نماز کی ایک سال میں ان کی بڑھ گئیں۔ (صحیح البخاری) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد نے (۲) کی ہے۔ سند اس طرح ہے محمد بن بشر از محمد بن عمرو از ابوسلمہ۔ یہ سند حسن ہے محمد بن عمرو بن علقمہ کی وجہ سے کدوہ صدوق ہیں۔

اسی طرح اس حدیث کی تخریج امام احمد (۳) ابو یوسف (۲) اور شافعی (۱) نے محمد بن عمرو کے دو طرق سے کی ہے۔ سند اسی طرح ہے از محمد بن عمرو از ابی سلمۃ از طلحہ بن عبید اللہ۔

نیز امام احمد (۱) اور ابن ماجہ (۲) نے ابن الحاد سے دو طرق سے تخریج کی ہے۔ سند اس طرح ہے از ابن الحاد از محمد بن ابراہیم النخعی از ابوسلمہ از طلحہ، علامہ ابوصیری (۳) کہتے ہیں: ”یہ ایسی سند ہے کہ اس کے سارے رجال ثقہ ہیں، لیکن اس میں انقطاع ہے۔“ سند میں مذکور راوی ابوسلمہ کے تعلق سے علی ابن مدینی اور ابن معین کہتے ہیں: ”ابوسلمہ نے طلحہ بن عبد اللہ سے کوئی چیز نہیں سنی۔“ امام ذہبی (۴) کہتے ہیں: ”ابوسلمہ کی طلحہ سے روایت مرسل ہے۔“ حافظ حزی نے قطعیت کے ساتھ کہا کہ ابوسلمہ نے طلحہ سے نہیں سنا۔ ابوسلمہ کی طلحہ سے روایت نہ سننے کی بات ابن ابی خثیمہ اور علہ دوری نے ابن معین سے نقل کیا ہے۔

۱- انصاف نماز ص ۱۳۱ - ج شماره ۲/۳۳۳ - ج شماره ۲/۳۳۴ - ج شماره ۲/۳۳۵

کے سٹن اینٹ ماچ ۳۹۴۵۔ آج الزواکر ۱۵۸/۳۔ ۹ سیر اعلام النبلاء ۳۸۷/۳۔

تہیٰ نے یہ بھی نقل کیا ہے کہ ان کی ولادت ۲۰ھ کے آس پاس ہوئی۔ ابن سعد کہتے ہیں کہ ان کی وفات ۴۹ھ کو ہوئی جب کہ ۲۷ھ سال کے تھے۔ اس لحاظ سے ان کی سن ولادت ۲۲ھ ہوتی ہے۔ جبکہ حضرت طلحہ ؓ ۶۳ھ میں شہید کر دیے گئے اس اعتبار سے حضرت ابو طلحہ ؓ کی وفات کے وقت ابوسلمہ کی عمر چودہ یا پندرہ سال کی ہوگی اور یہ ایسی عمر ہے کہ اس عمر میں ابوسلمہ کے طلحہ ؓ سے سامع کا احتمال رہتا ہے۔

اس حدیث کی شاید ایک تو حضرت عید بن خالد سلمیٰ کی روایت ہے جس کی تخریج امام احمد (۱) ابو داؤد (۲) اور امام نسائی (۳) شعبہ از عمرو بن مرة از عمرو بن میمون از عبد اللہ بن ربیعہ کے طرق سے کی ہے۔ دوسری شاید حضرت سعد بن ابی وقاص ؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد (۴) دورق (۵) ابن خزیمہ (۶) حاکم (۷) اور ابن عبد البر نے (۸) عبد اللہ بن وہب از خزیمہ از والدہ خود از عامر بن سعد کے طرق سے کی ہے۔ ذہبی نے اس کی موافقت کی ہے۔ اس حدیث کی تخریج امام مالک نے بھی (۹) عامر بن سعد سے بلغنی کے الفاظ سے کی ہے۔ اس باب سے تعلق رکھنے والی ایک روایت عبد اللہ بن بسر سے ”خیر کم من طال عمره وحسن عمله“ کے الفاظ سے مروی ہے۔ امام احمد نے (۱۰) صحیح سند کے ساتھ اس کی روایت کی ہے۔

حدیث (۱۵۹)

**نوٹ:** شیخ الحدیث رحمۃ اللہ علیہ نے حدیث کا صرف آخری حصہ ذکر کیا ہے جس کا تعلق رمضان سے ہے۔ مگر صاحب تحقیق المقال نے حدیث کا ابتدائی حصہ بھی مکمل نقل کیا ہے۔ یہاں صرف فضائل اعمال کا حصہ نقل کیا جا رہا ہے)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ تین آدمیوں کی دعا رد نہیں ہوتی۔ ایک روزہ دار کی افطار کے وقت، دوسرے عادل بادشاہ کی دعا اور تیسرے مظلوم کی جس کو حق تعالیٰ شانہ پادلوں سے اوپر اٹھا لیتے ہیں اور آسمان کے دروازے اس کے لئے کھول دیے جاتے ہیں اور ارشاد ہوتا ہے کہ میں تیری ضرورت درک کروں گا گو (کسی مصلحت سے کچھ) دریغ ہو جائے۔ (صحیح بالمصابحہ) (۱۱)

تخریج

حدیث میں مذکور عبارت ”ثلاثة لا تودد عوتهم“ کی تخریج علامہ طیبی (۱۲) ابن حبان (۱۳) طبرانی (۱۴) اور

۱۔ مستدرک ۵۰۰/۳۔ ۲۔ سنن ابوداؤد ۲۵۴۳۔ ۳۔ سنن نسائی ۴۴/۷۔ ۴۔ مستدرک ۵۰۰/۳۔ ۵۔ دورق ۴۰۰۔

۶۔ صحیح ابن خزیمہ ۳۱۰۔ ۷۔ مستدرک حاکم ۲۰۰۰۔ ۸۔ تہجد ۲۳/۲۳۱۔ ۹۔ مؤلف ۴۳/۱۷۔ ۱۰۔ مستدرک ۵۰۰/۳۔ ۱۱۔ ۱۸۸/۳۔

۱۲۔ فضائل رمضان ص ۲۱۱۔ ۱۳۔ مستدرک ۵۰۰/۳۔ ۱۴۔ صحیح ابن حبان ۳۳۲۸۔ ۱۵۔ کتاب الدعاء ۱۳۱۵۔

ماتحتی نے زبیر از سعد الطائی از ابوہدیلہ کی سند سے (۱) کی ہے۔ سند میں مذکور راوی ابوالمہدی جو حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کے آزاد کردہ غلام ہیں ان سے سعد الطائی کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کی۔ ابن حبانؒ نے ”المشقات“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا نام عبداللہ بن عبداللہ بتایا ہے۔ امام ذہبیؒ ”المیزان“ میں کہتے ہیں: ”وہ ٹھیک سے نہیں پہچانے جاتے“۔ حافظ بن حجرؒ نے ”المتریب“ میں انہیں مقبول کہا ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج حمیدیؒ (۲) ابن ابی شیبہؒ (۳) امام احمدؒ (۴) دارمیؒ (۵) ترمذیؒ (۶) ابن ماجہؒ (۷) اور ابن خزیمہؒ (۸) سعد ابی حجاب الطائی کے طریق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو ”حسن“ کہا ہے۔ (۹) ابن صلابہؒ نے ”امالی الاذکار“ کے حوالہ سے حافظ کا یہ قول نقل کیا ہے کہ یہ حدیث حسن ہے۔ امام بیہقیؒ نے (۱۰) اس حدیث کا ایک طریق ذکر کیا ہے جو بخاری کے طریق سے ہے ”عبداللہ بن ابوالاسود از حمید بن الاسود از عبداللہ بن سعید ابی ہند از شریک بن ابی نمر از عطاء بن یسار از ابو ہریرہ۔“  
اس حدیث کی تخریج امام ہزارؒ نے (۱۱) اسحاق بن ذکریا لوطی از ابو بکر ابن ابی الاسود از حمید کے طریق سے کی ہے۔  
اس حدیث کی شاہد حضرت انسؓ کی روایت ہے جس کو امام بیہقیؒ نے (۱۲) روایت کیا ہے۔

|                                    |                       |                      |                               |
|------------------------------------|-----------------------|----------------------|-------------------------------|
| ۱۔ سنن بیہقی ۳/۳۵۲ - ۸۸/۱۰ - ۱۲۱/۸ | ۲۔ سنن حمیدی ۱۱۵۰     | ۳۔ معتب ۳/۱۶۰        | ۴۔ صحیح مسلم ۲۳/۱۶۵۲۳ - ۹۷۳۲۰ |
| ۵۔ سنن دارمی ۱۸۲۳                  | ۶۔ سنن ترمذی ۳۵۹۸     | ۷۔ سنن ابن ماجہ ۱۷۵۳ | ۸۔ صحیح ابن خزیمہ ۱۹۰۱        |
| ۹۔ شرح الاذکار ۳/۳۲۸               | ۱۰۔ شعب الایمان ۳/۳۹۹ | ۱۱۔ مسند بزار ۳/۳۱۴  | ۱۲۔ سنن بیہقی ۳/۳۳۵           |

## فصل ششم

فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جو حسن لذاتہ ہیں۔

## کتاب الصلوٰۃ

حدیث (۱۶۰)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص اچھی طرح وضو کرے پھر مسجد میں نماز کے لئے جائے اور وہاں بیٹھ کر معلوم ہو کہ جماعت ہو چکی تو بھی اس کو جماعت کی نماز کا ثواب ملے گا اور اس کے ثواب کی وجہ سے ان لوگوں کے ثواب میں کچھ کمی نہ ہوگی جنہوں نے جماعت سے نماز پڑھی ہے۔ (حسن) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) عبد بن حمید (۳) ابو داؤد (۴) نسائی (۵) حاکم (۶) بیہقی (۷) اور یغوی (۸) نے عبد العزیز بن محمد از محمد بن طحلاء از حصن بن علی از عوف بن حارث کے طرق سے کی ہے۔  
حصن بن علی کو حافظ ابن حجرؒ نے (۹) مستور کہا ہے۔ امام ذہبیؒ نے (۱۰) انھیں ”ذوق“ یعنی حدیث کے باب میں مضبوط کہا ہے۔ ابن حبانؒ نے ان کا ذکر (۱۱) کیا ہے۔ ان سے شمس الثقلید راویوں نے روایت کی ہے اور ان سے ابو داؤد اور نسائی نے بھی تخریج کی ہے۔

اس باب سے تعلق رکھنے والی ایک حدیث ایک انصاری صحابی سے مروی ہے۔ (۱۲) لیکن اس کی سند میں ایک راوی مجہول ہے۔

|                                  |                    |                    |                                       |
|----------------------------------|--------------------|--------------------|---------------------------------------|
| ۱۔ فضائل نماز ص ۷۷۔              | ۲۔ مستدرک ح ۲/۳۸۰۔ | ۳۔ مستدرک ح ۱/۳۵۵۔ | ۴۔ سنن ابی داؤد ۵۶۳۔                  |
| ۵۔ سنن نسائی ۱۱۱/۲، الکبریٰ ۸۳۹۔ | ۶۔ مستدرک ح ۱/۳۸۸۔ | ۷۔ سنن بیہقی ۶۹/۳۔ | ۸۔ شرح السنن ۷۸۹۔                     |
| ۹۔ التقریب ۶۵۰۶۔                 | ۱۰۔ الکشاف ۵۳۶۳۔   | ۱۱۔ التلخیص ۵۸/۵۰۔ | ۱۲۔ سنن ابی داؤد ۵۶۳، سنن بیہقی ۶۹/۳۔ |

## حدیث (۱۶۱)

موجودہ کارشاد ہے کہ روزہ آدمی کے لئے ڈھال ہے جب تک اس کو پھاڑ نہ ڈالے۔ (حسن) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) دارمی (۳) بخاری (۴) نسائی (۵) ابویعلیٰ (۶) دولابی (۷) اور بیہقی (۸) نے واصل مولیٰ ابی عینیہ از بشار بن سیف از ولید بن عبد الرحمن جرشی از از عیاض بن غطفان کے طرق سے مطول اور مختصر دونوں طرح سے کی ہے۔ اور ابن خزیمہ نے سیف بن ابی سیف از ولید کے طریق سے بھی روایت کی ہے۔ (۹) حدیث بالا کا حصہ "الصوم جنة" کی تخریج صحیحین بخاری و مسلم میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے کی گئی ہے۔

اس باب سے تعلق رکھنے والی احادیث حضرت معاذ، ابو ہریرہ، عثمان بن ابی العاص، براء بن عازب، ام المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہم اجمعین سے بھی مروی ہیں۔

## درجہ حدیث

امام منذری کہتے ہیں: "اس حدیث کو امام نسائی نے اسناد حسن کے ساتھ روایت کیا ہے"۔ (۱۰) امام بیہقی کہتے ہیں "اس حدیث کو امام احمد، ابویعلیٰ اور بزار نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی بشار بن ابی سیف ہیں میں نے ان کو ثقہ قرار دینے والوں کو جانتا ہوں اور نہ ہی ان کی جرح کرنے والوں کو! البتہ ان کے بقید رجال ثقہ ہیں"۔ (۱۱)

## حدیث (۱۶۲)

حضرت انس رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ رمضان المبارک کا مہینہ آیا تو حضور ﷺ نے فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آیا ہے جس میں ایک رات ہے جو بڑا مہینوں سے افضل ہے جو شخص اس رات سے محروم رہ گیا تو گویا سارے خیر سے محروم رہ گیا اور اس کی بھلائی سے محروم نہیں رہتا مگر وہ شخص جو ھفتہ محروم ہی ہے۔ (حسن) (۱۲)

|                           |                      |                         |                             |                       |
|---------------------------|----------------------|-------------------------|-----------------------------|-----------------------|
| ۱۔ فضائل رمضان ص ۲۶۶      | ۲۔ مسند احمد ۱/ ۱۹۵  | ۳۔ سنن دارمی ۲/ ۷۳      | ۴۔ تاریخ الخلفاء ص ۳۷۳/ ۳۷۴ | ۵۔ کتاب البیہاد ص ۳۷۳ |
| ۶۔ سنن نسائی ۱/ ۱۶۷       | ۷۔ مسند ابویعلیٰ ۸۷۸ | ۸۔ سنن ابی یوسف ۱/ ۱۲۱  | ۹۔ سنن بیہقی ۱/ ۱۶۷         | ۱۰۔ شعب الایمان ص ۳۷۳ |
| ۱۱۔ صحیح ابن خزیمہ ۱/ ۱۹۹ | ۱۲۔ تخریب ۳/ ۱۳۷     | ۱۳۔ مجمع الزوائد ۲/ ۳۰۰ | ۱۴۔ فضائل رمضان ص ۳۸        |                       |

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ نے (۱) کی ہے۔ سند اس طرح ہے ابو یزید عباد بن الولید از محمد بن بلال از عمران القطان زرقہ۔ اس سند کے سلسلہ میں علامہ یوسریؒ (۲) لکھتے ہیں کہ: اس میں کلام ہے۔ عمران بن ابی داؤد القطان مختلف فیہ راوی ہیں امام احمدؒ نے ان پر کچھ طعن کیا ہے اور عفان اور عجل نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ ابن حبانؒ نے ”الثقات“ میں ان کا تذکرہ کیا ہے۔ ابن ماجہ ہنسائی، ابن معینؒ اور ابن عدیؒ نے ان کو ضعیف قرار دیا ہے اور محمد بن بلال کو ابن حبانؒ نے ثقہ قرار دیا ہے اور ابن عدیؒ کہتے ہیں کہ وہ عمران سے غریب احادیث روایت کرتے ہیں۔ نیز عمران کے علاوہ سے بھی انھوں نے غریب احادیث روایت کیا ہے۔ میرا خیال ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں ہے۔ سند کے باقی رجال ثقہ ہیں۔

### درجہ حدیث

امام منذریؒ اس حدیث کے تعلق سے کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے

انشاء اللہ“۔ (۳)



# کتاب الزکوٰۃ

حدیث (۱۶۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص مال کی زکوٰۃ ادا کرے تو اس مال کا شر اس سے جاتا رہتا ہے۔ (حسن) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن خزیمہ (۲) اور حاکم (۳) نے عبد اللہ بن وہب از ابن جریج از ابو زبیر کے دو طریق سے کی ہے۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط مسلم قرار دیا ہے۔ ذہبی نے حاکم کی موافقت کی ہے۔ طبرانی نے اس حدیث کی تخریج (۴) میں مغیرہ بن زیاد از ابو زبیر کے طریق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

امام حنفی (۵) کہتے ہیں اس کی سند حسن ہے، اگرچہ اس کے بعض رجال میں کلام ہے۔ اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج ابن خزیمہ (۶) اور حاکم (۷) نے کی ہے اور اس کی سند ایک راوی درج ابی اسحٰب کے سبب ضعیف ہے۔

حدیث (۱۶۴)

حضرت ابو الزبیر کہتے ہیں کہ میں نے جابر رضی اللہ عنہ کو یہ کہتے ہوئے سنا کہ میں نے آپ ﷺ سے یہ سنا ہے کہ ماہِ رزم کو جس مقصد کے لیے نوش کرے گا، اس میں اس کو کامیابی ملے گی۔ (حسن) (۸)

۱ فضائل صدقات ص ۲۷۷۔ ۲ صحیح ابن خزیمہ ۳۷۷۔ ۳ مستدرک حاکم ۳۹۰/۱۔ ۴ معجم ابن جریر ص ۱۲۴۵۔ ۵ معجم ابن جریر ص ۱۸۵۔ ۶ صحیح ابن خزیمہ ۳۷۷۔ ۷ مستدرک حاکم ۳۹۰/۱۔ ۸ فضائل رزم ص ۱۸۵۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱) امام احمد (۲) ابن ماجہ (۳) طبرانی (۴) ابو نعیم (۵) ازرقی (۶) قاسمی (۷) خلیف بغدادی (۸) عقیلی (۹) ابن عدی (۱۰) اور بیہقی (۱۱) نے عبد اللہ بن مؤمل از ابو زبیر کے طرق سے کی ہے۔  
 بصری (۱۲) لکھتے ہیں: ”سند کے ایک راوی عبد اللہ بن مؤمل کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے“۔ امام حاکمی (۱۳) کہتے ہیں: ”اس کی سند ضعیف ہے“۔ حافظ ابن حجر (۱۴) کہتے ہیں: بیہقی نے کہا اس حدیث میں عبد اللہ کا تفرد ہے اور وہ ضعیف ہیں، انکان القطان نے اس حدیث کو عبد اللہ کے ضعف اور ابو زبیر کے معتمد کی وجہ سے معلول قرار دیا ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں ابو الزبیر کی حضرت جابرؓ سے سماع کی صراحت امام بیہقیؒ اور ابن ماجہؒ نے اپنی اپنی سخن میں کی ہے۔ جہاں تک ابو الزبیر کے ضعف کی بات ہے تو عباس الدورکیؒ کی روایت میں ابو الزبیر کو ابن معینؒ نے ”صارع اللہ یث“ کہا ہے اور ابن مریمؒ کی روایت میں ابن معینؒ نے ابو الزبیر کے سلسلہ میں ”لا بأمن بد“ کے الفاظ کہے ہیں۔ ابن سعدؒ کہتے ہیں کہ ابو الزبیر ثقہ اور قلیل اللہ یث تھے۔ ابن وصابؒ نے کہا کہ ابن نمیرؒ کو کہتے ہوئے سنا کہ عبد اللہ بن مؤمل ثقہ ہیں، ابن نمیرؒ کے علاوہ حضرات نے کہا: عبد اللہ بن مؤمل ”سعی الحفظ“ کمزور حافظہ والے ہیں۔ ہم ان کے سلسلہ میں کسی کی ایسی جرح نہیں جانتے جو انھیں ساقط الصدالت بنا دیتی ہو۔

ابن حبانؒ نے ان کافحات میں ذکر کیا ہے؛ نیز ان کا ذکر ”ضعفاء“ میں بھی کیا ہے یہ خیال کر کے کہ عبد اللہ بن مؤمل نامی دو افراد الگ الگ ہیں جبکہ دونوں ایک ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ مخالفین کے موجود ہوتے ہوئے محدثین کی ایک جماعت نے انھیں ثقہ قرار دینے پر اتفاق کیا ہے اور ایسا ہونا ”حدیث حسن“ کی شرط ہے۔ اس طرح یہ سند عبد اللہ بن مؤمل کے تفرد کے باوجود ”حسن“ ہوگی۔ اس لئے کہ اس کے راوی معتمد یا کذب نہیں ہیں اور نہ ان کو ضعیف قرار دینے پر اتفاق کیا گیا ہے؛ بلکہ محدثین کی ایک جماعت نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے، جن میں مرفرہرست سفیان بن عیینہؒ ہیں، جنھوں نے عبد اللہ بن مؤمل اور ابن

|                      |                   |                      |                         |
|----------------------|-------------------|----------------------|-------------------------|
| ۱۔ ابن ابی شیبہ ۹۵/۸ | ۲۔ سند محمد ۳۷۴/۲ | ۳۔ سخن ابن ماجہ ۳۰۶۲ | ۴۔ صحیح مسلم ۹۰۳۲، ۸۵۳۵ |
| ۵۔ اخبار سامان ۳۷۴/۳ | ۶۔ اخبار ۵۲/۳     | ۷۔ اخبار ۱۰۷۶        | ۸۔ تاریخ بغداد ۱۷۹/۳    |
| ۹۔ الفضا ۳۰۳/۳       | ۱۰۔ الکامل ۱۳۵۵   | ۱۱۔ سنن بیہقی ۱۳۸/۵  | ۱۲۔ الترمذی ۳۸۸/۳       |
| ۱۳۔ معجم ۳۶۸/۲       |                   |                      |                         |

کے علاوہ سے روایت کیا ہے اور اسے صحیح قرار دیا ہے؛ جیسا کہ اوپر گذرا؛ اس لیے دوسرے راویوں کی جانب سے ان کی حدیث کی متابعت کے سبب ان کی حدیث، حدیث صحیح کے درجہ کو پہنچ گئی۔ سفیان بن عیینہ کا یہ فیصلہ ہے؛ کیونکہ اس میں تفریق باقی نہ رہا؛ اس لئے کہ حضرت زبیرؓ اور ابراہیم بن ابیہمان نے حدیث کی متابعت کی ہے۔ اس سلسلہ کی مزید تفصیل کے لئے شیخ احمد النعمانیؒ کی المداوی (۱) کی طرف مراجعت کیجئے۔

### درجہ حدیث

علامہ منہاجیؒ کہتے ہیں: ”اس حدیث میں طویل اختلاف اور مستقل تاالیفات ہیں۔“ ابن القیمؒ کہتے ہیں: ”حق یہ ہے کہ یہ حدیث حسن ہے بعض نے اس حدیث کی صحت کا قطعی حکم لگایا ہے اور بعض نے اندازہ سے اس کے موضوع ہونے کا حکم لگایا ہے۔“

ابن حجرؒ کہتے ہیں: ”یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے غریب حسن ہے۔“ زریؒ کہتے ہیں: ”ابن ماجہؒ نے اسناد جید کے ساتھ اس حدیث کی ترجیح کی ہے۔ اور ابن حجرؒ نے کہا کہ یہ حدیث اپنے شواہد کی وجہ سے غریب حسن ہے۔“ دسملیؒ کہتے ہیں: ”یہ حدیث، حدیث صحیح کے شکل پر ہے۔“ (۲) شیخ عبدالحی اللہ ودیؒ ”انجام الحاجۃ“ میں کہتے ہیں: ”یہ حدیث زبانوں پر مشہور ہے؛ لیکن حفاظ حدیث نے اختلاف کیا ہے۔ بعضوں نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور بعضوں نے حسن اور ان میں سے کچھ نے اس کے موضوع ہونے کی بات کہی ہے؛ لیکن قلیل اعتماد یہاں قول ہے۔“ حافظ ابن حجرؒ شرح مناسک النوویؒ میں کہتے ہیں: ”اس حدیث کے تعلق سے محدثین نے کافی کلام کیا ہے؛ لیکن ان میں سے محقق حضرات نے جس پر اتفاق کیا ہے وہ یہ کہ یہ حدیث حسن یا صحیح ہے۔ ذہبیؒ کا اس حدیث کو باطل اور ابن جوزیؒ کا موضوع کہنا قابل رد ہے۔“

# کتاب الآداب

حدیث (۱۶۵)

حضور اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر بھلائی صدقہ ہے اور کسی کار خیر پر دوسرے کو ترغیب دینے کا ثواب ایسا ہی ہے جیسا کہ خود کرنے کا ثواب ہے اور اللہ جل شانہ مصیبت زدہ لوگوں کی مدد کو محبوب رکھتا ہے۔ (حسن بالشواہد) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن عدیؒ نے (۲) سفیان بن وکیع بن الجراحؒ کے حالات زندگی میں کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ فضل بن عبد اللہ بن مخلد از سفیان بن وکیع از زید ابن الجہاب از دوس بن عبیدہ از ظہر۔ علامہ ذہبیؒ (۳) کہتے ہیں: ”امام بخاریؒ نے فرمایا: ائمہ جرح و تعدیل کو سفیان بن وکیع کے سلسلہ میں چند ایسی باتوں کی وجہ سے کلام ہے، جن کی انھوں نے سفیان بن وکیع کو تلقین کی تھی۔“ ابو زرعہؒ نے کہا کہ وہ مہتمم بالکذب ہے علامہ ذہبیؒ نے کہا ہے کہ: ”وہ ضعیف ہیں“ (۴)۔ حافظ بن حجرؒ کہتے ہیں: ”وہ ابتداء میں صدوق تھے؛ مگر بعد میں اپنے وراق کی آزمائش میں مبتلا ہو گئے اس طور پر کہ ان کے وراق نے ایسی چیزیں شامل کر دیں جو ان کی حدیث میں نہیں تھیں۔ اس پر انھوں نے اپنے وراق کو نصیحت کی؛ لیکن اس نے اس کی بات نہ مانی جس کی وجہ سے ان کی حدیثیں ساقط ہو گئیں۔“ ام ترذی نے اپنی سنن ترمذی میں ان کی حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ ترمذی اور ابن ماجہ نے ان سے روایت کی ہے۔

اس حدیث کی شاہد ایک تو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے، جس کی تخریج عسکری ابن حبیب اور انہی کے طریق سے منذریؒ نے کیا ہے۔ دوسری شاہد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی روایت ہے، جس کی تخریج دارقطنیؒ نے المستجاد من حدیث عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ میں کی ہے۔ مذکورہ بالا حدیث کے کچھ حصے کی شاہد حضرت بریدہؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج عسکریؒ نے کی ہے۔ اسی طرح حضرت ابو مسعودؓ کی حدیث ہے جس کی تخریج امام مسلمؒ نے کی ہے۔ ایک شاہد حضرت ابوالدرداءؓ کی روایت ہے جس کی تخریج ابن عبد البرؒ نے کیا ہے۔ اس کا ذکر سخاویؒ نے (۵) کیا ہے۔

## حدیث (۱۶۶)

حضرت بھیرہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: میرے والد صاحب نے حضور اقدس ﷺ سے دریافت کیا کہ وہ کیا چیز ہے جس کا کسی مانگنے والے کو دینے سے روکنا جائز نہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا یا پانی، میرے والد نے پھر یہی سوال کیا، تو حضور ﷺ نے فرمایا: نمک، میرے والد نے پھر یہی سوال کیا، تو حضور ﷺ نے فرمایا: جو بھلائی تو (کسی کے ساتھ) کر سکے، وہ تیرے لئے بہتر ہے۔ (اس کی سند جید ہے) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) دارمی (۳) ابوداؤد (۴) دولابی (۵) طبرانی (۶) بیہقی (۷) اور ابویوسف (۸) نے کھمس از سیار از والد خود از بھیرہ کے طرق سے کی ہے۔ دولابی (۹) اور طبرانی نے (۱۰) کھمس از سیار از بھیرہ از والد خود کے طرق سے بھی تخریج کی ہے۔ اس دوسری سند میں سیار کے والد کا ذکر نہیں ہے۔ سیار بن منظور وہ راوی ہیں جن کے حالات زندگی امام بخاری نے (۱۱) ذکر کئے ہیں۔ امام بخاری نے سیار پر نہ جرح کی ہے نہ تعدیل۔ جن لوگوں نے سیار بن منظور کو منظور بن سیار لکھ دیا انہیں وہم ہو گیا ہے؛ جیسا کہ ابن ابی حاتم (۱۲) ان کے حالات زندگی میں لکھا ہے۔ عیسیٰ (۱۳) سیار ابن منظور کے بارے میں لکھتے ہیں کہ: وہ کوئی ہیں تابعی ہیں اور ثقہ ہیں۔ ان کے والد منظور ہیں۔ امام بخاری نے ان کے حالات زندگی (۱۴) درج کیے ہیں۔ ابن ابی حاتم (۱۵) نے بھی امام بخاری کا اتباع کیا ہے۔ ابن حبان نے انہیں ثقہ کہا ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے، جو امام ابن ماجہ (۱۶) نے نقل کیا ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

|                        |                           |                                  |                                  |
|------------------------|---------------------------|----------------------------------|----------------------------------|
| ۱۔ نکاح مدقات ص ۹۱۔    | ۲۔ مستدرک ۳/۳۸۱، ۳۸۲۔     | ۳۔ سنن دارمی ۲۶۳۔                | ۴۔ سنن ابوداؤد ۳۳۷۶۔             |
| ۵۔ بکلی ۱۹/۱۔          | ۶۔ معجم کبیر ۳۳/۳۳۳، ۳۳۴۔ | ۷۔ سنن بیہقی ۱۵۰/۶۔              | ۸۔ مستدرک حلی ۷۷۷۔               |
| ۹۔ بکلی ۱۹/۱۔          | ۱۰۔ معجم کبیر ۲۲/۷۸۹۔     | ۱۱۔ تاریخ الخلفاء ۱۶/۱۶۶، ۱۶۷۔   | ۱۲۔ کتاب البحر، للعبد علی ۲۵۲/۲۔ |
| ۱۳۔ تاریخ الفتا ص ۲۱۳۔ | ۱۴۔ تاریخ ۲۶/۸۔           | ۱۵۔ کتاب البحر، للعبد علی ۳۵۵/۸۔ | ۱۶۔ سنن ابن ماجہ ۳۷۷۳۔           |

# کتاب الذکر والدعاء

حدیث (۱۶۷)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ لا الہ الا اللہ کا اقرار کثرت سے کرتے رہا کرو قبل اس کے کہ ایسا وقت آئے کہ تم اس کلمہ کو نہ کہہ سکو۔ (حسن) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو یعلیٰ (۲) خطیب بغدادی (۳) ابن عبد البر (۴) اور ابن عدی (۵) نے ضام بن اسماعیل از موسیٰ بن وردان کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

صیغی کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے، اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں ضام بن اسماعیل کے علاوہ کہ وہ ثقہ ہیں۔“ (۶) امام منذری کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے جید اور قوی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اس حدیث کے ایک راوی سید بن سعید کے سلسلہ میں حافظ کہتے ہیں کہ وہ صدوق ہیں۔“ (۷) امام ذہبی (۸) کہتے ہیں کہ: احادیث یاد رکھتے تھے، لیکن بعد میں ان کے حافظہ میں تبدیلی آگئی۔ امام بخاری کہتے ہیں: ”ناہیا ہو گئے، جس کی وجہ سے دوسروں سے سیکھنے اور اٹنا لینے لگے۔“ امام نسائی کہتے ہیں: ”ثقہ نہیں ہیں۔“ ذہبی کہتے ہیں: ”امام مسلم نے ان سے احتجاج و استدلال کیا ہے اور ان سے بغوی، ابن ناجیہ اور دوسرے لوگوں نے روایت کیا ہے اور وہ حدیث نقل کرنے والے اور حافظہ والے تھے؛ لیکن جب زیادہ عمر ہوئی اور ناہیا ہو گئے، تو بہت سی مرتبہ دوسروں سے ایسی باتیں حاصل کیں، جو ان کی احادیث میں سے نہیں تھیں وہ فی نفسہ صادق اور صحیح راوی ہیں۔“ (۹)

## حدیث (۱۶۸)

حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ تم میں سے کوئی ایسا نہیں ہے کہ روزانہ اُحد (جو مدینہ منورہ کے ایک پہاڑ کا نام ہے) کے برابر عمل کر لیا کرے؟ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! اس کی کون طاقت رکھتا ہے (کہ اتنے بڑے پہاڑ کے برابر عمل کرے) حضور ﷺ نے فرمایا: ہر شخص طاقت رکھتا ہے۔ صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: اس کی کیا صورت ہے؟ ارشاد فرمایا کہ: سبحان اللہ! کا ثواب اُحد سے زیادہ ہے اور الحمد للہ کا اُحد سے زیادہ ہے اللہ اکبر! کا اُحد سے زیادہ ہے۔ (حسن) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۲) اور بزار (۳) نے حرمی بن حفص از عبید بن مہران از حسن کے دو طریق سے کی ہے۔ امام نسائی نے ”عمل الیوم واللیلۃ“ میں عمرو بن منصور از حرمی کی سند سے تخریج کی ہے۔ حدیث کے راوی عبید بن مہران مقبول ہیں اور اس کے باقی رجال ثقہ ہیں۔

## درجہ حدیث

حیثی (۴) کہتے ہیں: ”ان دونوں کے رجال حدیث صحیح کے رجال ہیں۔“

## حدیث (۱۶۹)

حضرت رویش رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص اس طرح کہے ”اللہم صل علی محمد وأنزلہ المقعد المقرب عندک یوم القيامة“ اس کے لئے میری شفاعت واجب ہو جاتی ہے۔ (حسن) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۶) قاضی اسماعیل (۷) ابن ابی عاصم (۸) بزار (۹) (کشف) خلّاف (۱۰) ابن قایم (۱۱) اور طبرانی (۱۲) نے ابن لہیعہ از بکر بن سوادہ از وفاء بن شریح حضری از رویش کے طریق سے کی ہے۔ سند میں ایک راوی وفاء

۱۔ فضائل ذکر ص ۱۴۷۔ ۲۔ مجمع التکمیل ۱/۸۷۴ حدیث نمبر ۳۹۸ در کتاب الدعاء ۳/۵۶۵ حدیث نمبر ۶۹۱۔ ۳۔ مسند بزار ۸/۹ حدیث نمبر ۳۲۰۹۔

۴۔ معین المجرّد ۱۰/۹۱۔ ۵۔ فضائل روز ص ۳۶۱۔ ۶۔ مسند احمد ۴/۱۰۸۔ ۷۔ فضل الصلوٰۃ علی التبی ۵۳۔ ۸۔ کتاب السنن ۸۴۷۔

۹۔ مسند بزار ۳۱۵۷۔ ۱۰۔ کتاب السنن ۳۱۵۔ ۱۱۔ مجمع الصحیح ۱/۷۱۔ ۱۲۔ المعجم الکبیر ۵/۱۳۵ حدیث نمبر ۱۳۲۸۰ اور المعجم ۳/۳۲۰۹۔

جو ”لین الحدیث“ ہیں اور ابن لہیعہ عبادلہ یعنی حضرت عبداللہ بن عباس، عبداللہ بن مسعود اور عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہم اجمعین کے علاوہ سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں۔ معجم کبیر کی روایت میں ابن لہیعہ سے ابو عبد الرحمن مرقی نے روایت کی ہے اور ابو عبد الرحمن کا ابن لہیعہ سے روایت کرنا ابن لہیعہ کے اختلاط سے پہلے کی بات ہے۔

درجہ حدیث

امام حنفی (۱) کہتے ہیں: اس حدیث کو مستند بزار اور معجم کبیر و معجم اوسط میں روایت کیا ہے اور ان کی سندیں حسن ہیں۔

حدیث (۱۷۰)

حضرت ابی بن کعب ؓ نے عرض کیا کہ یا رسول اللہ! میں آپ پر درود کثرت سے بھیجنا چاہتا ہوں، تو اس کی مقدار اپنے اوقات دعاء میں تقی مقرر کروں۔ حضور اقدس ؐ نے فرمایا جتنا تیرا جی چاہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! ایک چوتھائی۔ فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس پر بڑھادے تو تیرے لئے بہتر ہے تو میں نے عرض کیا کہ نصف کروں حضور ؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر بڑھادے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا دو تہائی کروں حضور ؐ نے فرمایا تجھے اختیار ہے اور اگر اس سے بڑھادے تو تیرے لئے زیادہ بہتر ہے۔ میں نے عرض کیا یا رسول اللہ! پھر میں اپنے سارے وقت کو آپ ؐ کے درود کے لئے مقرر کرتا ہوں۔ حضور ؐ نے فرمایا تو اس صورت میں تیرے سارے فکروں کی کفایت کی جائے گی اور تیرے گناہ بھی معاف کر دیے جائیں گے۔ (حسن) (۲)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۳) عبد بن حمید (۴) ترمذی (۵) قاضی اسحاق (۶) محمد بن نصر (۷) حاکم (۸) ابونعیم (۹) اور بیہقی (۱۰) نے سفیان از عبد اللہ بن محمد بن عقیل از فضیل کے طرق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

سند میں مذکور راوی عبداللہ بن محمد بن عقیل کے تعلق سے حافظ بن حجر کہتے ہیں: ”صدوق ہیں، احادیث میں ”لین“

|                      |                                   |                            |                            |
|----------------------|-----------------------------------|----------------------------|----------------------------|
| ۱۔ مجمع زادک ۱۰/۱۶۳۔ | ۲۔ فضائل درود ص ۲۳۱۔              | ۳۔ مسند عبد بن حمید ۵/۱۳۶۔ | ۴۔ مسند عبد بن حمید ۵/۱۷۰۔ |
| ۵۔ سنن ترمذی ۳۳۵۔    | ۶۔ فضل الصلاة ص ۱۳۱۔              | ۷۔ قیام اللیل ۸۳۔          | ۸۔ مسند حاکم ۲/۵۱۳۔        |
| ۹۔ طحاوی ۱/۲۵۶۔      | ۱۰۔ شعب الایمان ۱۵۱۷، ۱۳۱۹، ۱۰۵۷۔ |                            |                            |





بن ابراہیم انصاری از مطلق بن خراش کے طریق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ (۱) امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن غریب ہے یہ صرف موسیٰ بن ابراہیم عی کے طریق سے جانی جاتی ہے۔

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ (۲) ابن ابی الدنیہ (۳) امام بیہقی (۴) خرائی (۵) بغوی (۶) اور حاکم نے (۷) موسیٰ بن ابراہیم انصاری کے طرق سے کی ہے حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ سند میں مذکور ادوی موسیٰ بن ابراہیم انصاری ”مصدق“ ہیں۔

### حدیث (۱۷۳)

حضرت سعدؓ حضور اقدس ﷺ کے ساتھ ایک صحابی عورت کے پاس تشریف لے گئے، ان کے ساتھ بھجور کی غٹلیاں یہ ننگریاں رکھی ہوئی تھیں، جن پر وہ بیج پڑھ رہی تھیں، حضور ﷺ نے فرمایا میں تجھے ایسی چیز بتاؤں جو اس سے بہل ہو (یعنی ننگریوں پر گھسنے سے بہل ہو) یا یہ فرمایا کہ اس سے افضل ہو اور وہ ہے: ”سبحان اللہ عدد ما خلق فی السماء و سبحان اللہ عدد ما خلق فی الأرض و سبحان اللہ عدد ما بین ذلك و سبحان اللہ عدد ما هو خالق“۔ اور سب کے برابر اللہ اکبر اور اس کے برابر نبی اللہ اور اس کی مانند لا الہ الا اللہ۔ (حسن) (۸)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۹) اور حاکم (۱۰) نے حرملہ بن یحییٰ از ابن وہب از عمرو بن حارث از سعید بن ابی ہلال از عائشہ رضی اللہ عنہا کے طریق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے موافقت کی ہے؛ نیز اس حدیث کی تخریج ابوداؤد (۱۱) ترمذی (۱۲)

۱۔ مستدرک ۵۰۳/۱۔ ۲۔ سنن ابن ماجہ ۳۸۰۰۔ ۳۔ کتاب الفکر ص ۳۷۱۔ ۴۔ جامع الہدایہ صفحہ ۱۱۹۳ اور شعب الایمان ۱۸۸/۱۴۔

۵۔ نفعیۃ الفکر ص ۳۵۱۔ ۶۔ شرح الحدیث ۱۶۹۶۔ ۷۔ مستدرک حاکم ۳۹۸/۱۔ ۸۔ فضائل ذکر ص ۱۳۳۔

۹۔ صحیح ابن حبان ۸۴۷۔ ۱۰۔ مستدرک حاکم ۵۳۸، ۵۴۷۔ ۱۱۔ سنن ابی داؤد ۵۰۰۰۔ ۱۲۔ سنن ترمذی ۳۵۶۸۔

اور نسائی (۱) نے ابن وہب از عمران الجارث از سعد بن ابی ہلال از خزیمہ از عائشہ رضی اللہ عنہا کے طریق سے کی ہے۔ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔ حافظ بن حجرؒ "المالی الاذکار" میں اسے حسن کہا ہے۔ (۲)

اس باب سے تعلق رکھنے والی حدیث حضرت صفیہ رضی اللہ عنہا کی ہے، جسے ترمذی (۳) طبرانی (۴) اور حاکم نے (۵) تخریج کی ہے، اس کی سند میں ضعف ہے۔

۱۔ عمل الیوم واللیلیۃ بحوالہ فتح الاشراف ۳۹۵۳، شرح الحدیث ۱۲۷۹۔

۲۔ سنن ترمذی ۳۵۵۳۔ ج ۲، صفحہ ۴۴/۴۳۔ ۷۵۰، ۷۴۹۔

۳۔ سنن ترمذی ۲۳۵۱/۲۳۵۰۔

۴۔ مستدرک حاکم ۵۴۷/۱۔

# کتاب فضائل القرآن

حدیث (۱۷۴)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ نے حضور اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کیا ہے کہ جو شخص دس آیتوں کی تلاوت کسی رات میں کرے وہ اس رات میں غفلتوں میں شمار نہیں ہوگا۔ (حسن) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج حاکم (۲) اور ابن کثیر (۳) نے محمد بن ابراہیم صوری از مولیٰ بن اسماعیل از حماد بن سلمہ از سہیل بن صالح کے طریق سے کی ہے۔

درجہ حدیث

حاکم نے اسے صحیح علی شرط مسلم قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ حاکم کی سند میں راوی کا نام موسیٰ بن اسماعیل ہے؛ جبکہ صحیح ابن السنی کی سند ہے۔ اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج حاکم نے (۴) کی ہے۔

حدیث (۱۷۵)

حضرت اسماء رضی اللہ عنہا، حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم سے نقل کرتی ہیں کہ اللہ کا سب سے بڑا نام (جو اسم اعظم کے نام سے عام طور پر مشہور ہے) ان دونوں آیتوں میں ہے۔ (بشرطیکہ اخلاص سے پڑھی جائیں) "وَاللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُکَ بِاَنَّکَ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الرَّحْمٰنُ الرَّحِیْمُ" اور "اَللّٰهُ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ الْحَیُّ الْقَیُّوْمُ"۔ (حسن) (۵)

۱۔ فضائل قرآن ص ۳۸۔ ۲۔ معراج حاکم ۳۵۷/۲، حدیث نمبر ۳۸۵۔ ۳۔ معراج حاکم ۳۵۷/۲، حدیث نمبر ۳۸۵۔ ۴۔ معراج حاکم ۳۵۷/۲، حدیث نمبر ۳۸۵۔ ۵۔ فضائل ذکر ص ۹۷۔

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱) عبد بن حمید (۲) امام احمد (۳) ابو داؤد (۴) ترمذی (۵) ابن ماجہ (۶) دارمی (۷) ابن فریس (۸) فریاتی (۹) طحاوی (۱۰) طبرانی (۱۱) سیوطی (۱۲) اور بخاری (۱۳) نے عبد اللہ بن ابی زیاد شہر بن حوشب کے طرق سے کی ہے۔

**عبید اللہ بن زیاد:** سند میں مذکور راوی عبید اللہ بن ابی زیاد القدراسی کے تعلق سے امام ذہبی (۱۴) کہتے ہیں کہ ان میں کچھ لین ہے۔ امام ابو داؤد نے فرمایا: "ان کی احادیث منکر ہیں۔" ابن عدی کہتے ہیں: "میں نے ان کی کوئی حدیث منکر نہیں دیکھی۔" ابن ابی حاتم (۱۵) کہتے ہیں: "میں نے عبید اللہ بن ابی زیاد القدراسی کے تعلق سے اپنے والد سے دریافت کیا تو انہوں نے کہا کہ وہ "صالح الحدیث" ہیں۔" عیسیٰ (۱۶) کہتے ہیں: "عبید اللہ بن ابی زیاد القدراسی ثقہ ہیں۔" ابن شاپین (۱۷) کہتے ہیں: "عبید اللہ بن ابی زیاد القدراسی حدیث میں صالح ہیں، ان میں کوئی خرابی نہیں۔" امام حاکم "مسند رک" میں کہتے ہیں "وہ ثقہ راویوں میں سے تھے۔" ان جیسے راویوں کو کم از کم جو کہا جاسکتا ہے وہ یہ کہ "حسن الحدیث" ہیں۔

**شہر بن حوشب:** سند میں مذکور دوسرے راوی شہر بن حوشب ہیں ان کے تعلق سے حافظ ابن حجر نے "القریب" میں صدوق کہا ہے۔

### درجہ حدیث

امام ترمذی نے اپنی سنن میں ان کی حدیث کو حسن کہا ہے۔ امام ترمذی نے کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔ سیوطی نے "الجامع الصغیر" میں اس حدیث کے حسن ہونے کا اشارہ دیا ہے، لیکن حدیث کے ایک راوی عبد اللہ بن ابی زیاد کے سبب علامہ منادوی نے ترمذی اور سیوطی پر تنقید کی ہے۔

اس باب سے تعلق رکھنے والی ایک حدیث ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی ہے، جس کی تخریج ابن ماجہ (۱۸) طبرانی (۱۹) حاکم (۲۰) اور طحاوی (۲۱) نے کی ہے۔

|  |                             |   |                          |
|--|-----------------------------|---|--------------------------|
| ۱۔ مصنف ۲۵۱/۱۰                                 | ۲۔ مسند عبد بن حمید ۱۵۷۸    | ۳۔ مسند ابی داؤد ۱۳۹۲                       | ۴۔ سنن ترمذی ۳۲۷۸        |
| ۵۔ سنن ابی ماجہ ۲۸۵۵                           | ۶۔ سنن دارمی ۳۴۳۲           | ۷۔ فضائل القرآن ص ۱۸۲                       | ۸۔ شرح فضائل القرآن ص ۳۶ |
| ۹۔ شرح فضائل القرآن ص ۱۸۳ اور شعب الایمان ۲۲۸۲ | ۱۰۔ شرح مشکل الآثار ۱۷۹/۱۷۸ | ۱۱۔ معجم کبیر ۱۳۳/۱۳۲ اور کتاب اللغات ص ۱۳۳ | ۱۲۔ شرح السنہ ۱۳۶۱       |
| ۱۳۔ کتاب البحر والعمق ص ۳۱۶/۳۱۵                | ۱۴۔ تاریخ لغات ص ۳۶۱        | ۱۵۔ تاریخ لغات ص ۱۶۳                        | ۱۶۔ سنن ابن ماجہ ۲۸۵۶    |
| ۱۷۔ معجم کبیر ۷۹۵                              | ۱۸۔ مسند رک حاکم ۵۰۶/۱      | ۱۹۔ شرح مشکل الآثار ص ۱۷۹                   |                          |

## حدیث (۱۷۶)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: تینوں اصحاب ذیل کا اعزاز اللہ تعالیٰ کا اعزاز ہے۔ ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا وہ حافظ قرآن جو افراط و تفریط سے خالی ہو، تیسرا منصف حاکم۔ (حسن) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بخاری (۲)، ابن مبارک (۳)، ابوداؤد (۴)، ترمذی (۵)، صاحب مدخل (۶) اور صاحب الآداب (۷) نے عوف بن ابی جیلہ از زیاد بن خرقا از ابو کنانہ کے طرق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

منذری (۸) کہتے ہیں کہ: حدیث کے راوی ابو کنانہ دراصل ابو کنانہ قرشی ہیں، ان کے بارے میں ایک سے زائد لوگوں نے ذکر کیا کہ انھوں نے ابوموسیٰ اشعریؓ سے حدیث سنا ہے۔ حافظ ابن حجر (۹) کہتے ہیں: ”ابو کنانہ ابوموسیٰ سے نقل کرنے میں مجہول ہیں۔“ ذہبی (۱۰) کہتے ہیں: ”رہے ابو کنانہ تو وہ معروف نہیں ہیں۔ ان سے ابویاس نے بھی روایت کیا ہے۔ پس یہ حدیث حسن ہے۔“ امام نووی نے بھی اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔ (۱۱) ”الجامع الصغیر“ میں سیوطی نے اس حدیث کے حسن ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ منذری نے عراقی اور ابن حجر سے نقل کیا کہ اس کی سند حسن ہے۔ (۱۲) حافظ ابن حجر (۱۳) کہتے ہیں: ”ابوداؤد میں حضرت ابوموسیٰ اشعریؓ سے اس حدیث کا متن یوں ہے: ”إن من إجلال الله إكرام ذي الشبهة المسلم“ اور اس کی سند حسن ہے۔ ابن جوزی نے ان الفاظ کے ساتھ حضرت انسؓ کی اس حدیث کو کتاب الموضوعات میں لایا ہے اور ابن حبان کے حوالہ سے نقل کیا ہے کہ اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے، لیکن یہ دونوں اپنی تحقیق میں حق پر نہیں ہیں؛ کیونکہ اس حدیث کی اصل حضرت ابوموسیٰؓ کی حدیث ہے۔ اس سلسلہ میں ابن الجوزی کا قصور زیادہ ہے کہ وہ حدود سے باہر نکل گئے۔ نسائی میں یہ حدیث حضرت طلحہؓ سے مرفوعاً ان الفاظ سے مروی ہے اور ”لیس أحد أفضل عند الله من مؤمن يعمر في الإسلام يكثر تكبيرة وتسبيحه وتهليله و تحميده“۔

ابن عراق (۱۴) کہتے ہیں: ”اس حدیث کے بہت سے طرق و شواہد ہیں۔“ چنانچہ یہ مضمون حضرت ابوامامہؓ حضرت ابو ہریرہؓ سے بھی وارد ہوا ہے جن کی تخریج امام بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں کی ہے۔ اسی طرح حضرت ابن

۱۔ تعداد تخفیض ص ۲۶۱۔

۲۔ الدرب المبرور ص ۳۵۵۔

۳۔ کتاب البر ص ۳۸۸۔

۴۔ سنن ابوداؤد ص ۳۸۳۔

۵۔ السنن الکبریٰ ص ۱۶۳/۸، شعب الایمان ص ۱۰۹۸/۱۰۔ ۶۔ الدرر ص ۲۶۳۔ ۷۔ الآداب ص ۴۱۔ ۸۔ المختار ص ۳۶۷۔ ۹۔ المعجم ص ۸۳۷۔

۱۰۔ میزان الاعتدال ص ۱۰۵۳/۱۰۔ ۱۱۔ ریاض الصالحین ص ۱۶۸/۱۰۔ ۱۲۔ فیض القدر ص ۵۲۹/۴۔ ۱۳۔ التلخیص الحجیر ص ۱۱۸/۲۔ ۱۴۔ حزیب الشریعہ ص ۲۰۷۔

عہد رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ جس کی تخریج ابن عساکرؒ نے اپنی تاریخ میں کی ہے۔ ایک حضرت انسؓ کی حدیث بھی ہے جس کی تخریج غلیظیؒ نے ”الارشاد“ میں کی ہے۔ اسی طرح حضرت بریدہؓ کی حدیث بھی ہے جس کی تخریج دارقطنیؒ نے ”الافراد“ میں کی ہے۔ طلحہ بن عبید اللہ بن کرز کی حدیث جس کی تخریج ہناؤنےؒ ”الزہد“ میں کی ہے اور یہ مرسل قنادہ ہے۔ نیز حضرت ابو موسیٰ اشعریؓ کی موقوف حدیث اور ان دونوں کی تخریج ابن فریس نے ”فضائل القرآن“ میں کی ہے۔

### حدیث (۱۷۷)

واللہ ﷺ نے حضور اقدس ﷺ سے نقل کیا ہے کہ: مجھے تو رات کے بدلہ میں سب سے طویل ملی ہے اور زبور کے بدلہ میں مہین اور انجیل کے بدلہ میں مثنیٰ اور مفصل میرے ساتھ خاص ہے۔ (حسن) (۱)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۲) طبرانیؒ (۳) طحاویؒ (۴) بیہقیؒ (۵) اور علامہ طیبیؒ (۶) نے از عمران قطان از قنادہ از ابو لیح کے طریق سے کی ہے۔ سند میں مذکور راوی عمران بن قطان عمران بن داؤد ابو العوام قطان ہیں، وہ صدوق ہیں؛ لیکن کبھی کبھی ان کو وہم بھی ہوتا ہے۔ یہ بات حافظ ابن حجرؒ نے (۷) کہی ہے۔ سلیمان بن داؤد داؤد طیبیؒ ثقہ ہیں حافظ ہیں ان کی روایت امام مسلمؒ اور سنن کے احمدار بعد نے بھی لی ہے۔ حدیث کی سند میں ایک راوی ابو یلیح بن اسامہ بن عمیر ہیں ان کا نام عامر ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ان کا نام زید ہے اور ایک قول میں زیاد ہے وہ ثقہ ہیں اصحاب صحاح ستہ نے ان سے روایت کی ہے۔ امام ہیثمیؒ (۸) کہتے ہیں: ”اس حدیث کو احمدؒ نے روایت کیا ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی عمران بن لقطان ہیں۔ ابن حبانؒ اور دیگر حضرات نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے۔ نسائیؒ نے انھیں ضعیف کہا ہے، اس حدیث کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔ اس حدیث کی تخریج طبرانیؒ (۹) اور بیہقیؒ نے (۱۰) عمرو بن مرزوق از عمران کے طریق سے کی ہے؛ نیز ابو عبیدہؒ (۱۱) طبرانیؒ (۱۲) اور بیہقیؒ نے (۱۳) سعید بن بشیر از قنادہ کے طریق سے تخریج کی ہے اس سند کے ایک راوی سعید بن بشیر کے سلسلہ میں حافظ بن حجرؒ کہتے ہیں کہ وہ ضعیف ہیں۔ امام طبرانیؒ (۱۴) نے لیث بن ابی سلیم از ابو بردہ عن ابی لیح کے طریق سے تخریج کی ہے اس میں لیث ضعیف ہیں۔

اس باب سے تعلق رکھنے والی حدیث طبرانیؒ (۱۵) اور دیگر کتب حدیث میں حضرت ابو امامہؓ سے منقول ہے۔

|                          |                         |                               |  |
|--------------------------|-------------------------|-------------------------------|--|
| ۱۔ فضل القرآن ص ۳۰۔      | ۲۔ مسند احمد ۱۳/۱۰۷۔    | ۳۔ تفسیر طبری کا ترجمہ ص ۱۳۶۔ | ۴۔ مشکل الآثار ص ۱۳۷۹۔                                   |
| ۵۔ الدلائل ص ۴۷۵/۵۔      | ۶۔ مسند طحاوی ص ۱۰۱۲۔   | ۷۔ فتح الباری ص ۵۱۵۳۔         | ۸۔ مجمع الزوائد ص ۳۶۱۔                                   |
| ۹۔ مجمع الزوائد ص ۸۶/۲۲۔ | ۱۰۔ شعب الایمان ص ۲۳۸۳۔ | ۱۱۔ فضائل القرآن ص ۱۲۸/۱۱۹۔   | ۱۲۔ مقدمہ تفسیر ص ۱۳۶/۱۳۷۔                               |
| ۱۳۔ شعب الایمان ص ۲۳۸۵۔  | ۱۴۔ طبری ص ۲۶۹۔         | ۱۵۔ مجمع کبیر ص ۸۰۰۳۔         | ۱۶۔ مسند ابی امامہ ص ۱۸۸۷/۲۲ اور مسند ابی امامہ ص ۳۳۲/۷۔ |

# کتاب الزہد

## حدیث (۱۷۸)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جس شخص کو فاقہ کی نوبت آ جائے اور وہ اس کو لوگوں کے سامنے پیش کرے۔ اس کا فاقہ بند نہ ہوگا اور جو شخص اپنے فاقہ کو اللہ تعالیٰ پر پیش کرے اور اس سے درخواست کرے تو حق تعالیٰ شانہ جدا اس کو روزی عطاء فرماتے ہیں۔ فوراً مل جائے یا کچھ تاخیر سے مل جائے۔ (حسن) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) ابن مبارک (۳) ابوداؤد (۴) ترمذی (۵) ابویعلیٰ موصلی (۶) شامی (۷) طبرانی (۸) حاکم (۹) ابوالنعمان (۱۰) تضاوی (۱۱) اور سیوطی (۱۲) نے بشیر بن سلیمان از سیار ابوالحکم از طارق بن شہاب کے طرق سے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح غریب ہے۔ احمد بن حنبلؒ نے (۱۳) کہا کہ سند میں مذکور سیار نامی راوی سیار ابو حمزہ ہیں؛ اس لیے کہ سیار ابوالحکم نے طارق بن شہاب سے کوئی حدیث بیان نہیں کی۔ وار قسطی کہتے ہیں: ”ان کا یوں کہنا کہ یہ راوی سیار ابوالحکم ہیں وہ ہم ہے وہ سیار ابوالحکم نہیں؛ بلکہ سیار ابو حمزہ کوئی ہیں۔ (۱۳)

## حدیث (۱۷۹)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے، حق تعالیٰ شانہ وعم نوالہ کا فرمان ہے کہ: اے آدم کی اولاد! تو میری عبادت کے لئے

- |   |                             |                          |                      |
|---|-----------------------------|--------------------------|----------------------|
| ۱۔ تفصیل صدقات ص ۱۵۱۔   | ۲۔ مستدرج ۱/۱۳۳ تا ۱۳۸۹۔    | ۳۔ کتاب اثر ۱۳۳۔         | ۴۔ سنن ابوداؤد ۱۶۳۵۔ |
| ۵۔ سنن ترمذی ۲۳۲۶۔  | ۶۔ مستدرج موصلی ۵۳۹۹، ۵۳۷۷۔ | ۷۔ مستدرج شامی ۷۹۷، ۷۹۸۔ | ۸۔ معجم کبیر ۹۷۸۵۔   |
| ۹۔ مستدرج حاکم ۳۸۸/۱۔   | ۱۰۔ جامع ترمذی ۳۳۲/۸۔       | ۱۱۔ مستدرج شہاب ۵۳۳۔     |                      |
| ۱۲۔ سنن بیہقی ۱/۱۶۱، شعب الایمان ۸۰۱، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶، ۱۷۲۷، ۱۷۲۸، ۱۷۲۹، ۱۷۳۰، ۱۷۳۱، ۱۷۳۲، ۱۷۳۳، ۱۷۳۴، ۱۷۳۵، ۱۷۳۶، ۱۷۳۷، ۱۷۳۸، ۱۷۳۹، ۱۷۴۰، ۱۷۴۱، ۱۷۴۲، ۱۷۴۳، ۱۷۴۴، ۱۷۴۵، ۱۷۴۶، ۱۷۴۷، ۱۷۴۸، ۱۷۴۹، ۱۷۵۰، ۱۷۵۱، ۱۷۵۲، ۱۷۵۳، ۱۷۵۴، ۱۷۵۵، ۱۷۵۶، ۱۷۵۷، ۱۷۵۸، ۱۷۵۹، ۱۷۶۰، ۱۷۶۱، ۱۷۶۲، ۱۷۶۳، ۱۷۶۴، ۱۷۶۵، ۱۷۶۶، ۱۷۶۷، ۱۷۶۸، ۱۷۶۹، ۱۷۷۰، ۱۷۷۱، ۱۷۷۲، ۱۷۷۳، ۱۷۷۴، ۱۷۷۵، ۱۷۷۶، ۱۷۷۷، ۱۷۷۸، ۱۷۷۹، ۱۷۸۰، ۱۷۸۱، ۱۷۸۲، ۱۷۸۳، ۱۷۸۴، ۱۷۸۵، ۱۷۸۶، ۱۷۸۷، ۱۷۸۸، ۱۷۸۹، ۱۷۹۰، ۱۷۹۱، ۱۷۹۲، ۱۷۹۳، ۱۷۹۴، ۱۷۹۵، ۱۷۹۶، ۱۷۹۷، ۱۷۹۸، ۱۷۹۹، ۱۸۰۰، ۱۸۰۱، ۱۸۰۲، ۱۸۰۳، ۱۸۰۴، ۱۸۰۵، ۱۸۰۶، ۱۸۰۷، ۱۸۰۸، ۱۸۰۹، ۱۸۱۰، ۱۸۱۱، ۱۸۱۲، ۱۸۱۳، ۱۸۱۴، ۱۸۱۵، ۱۸۱۶، ۱۸۱۷، ۱۸۱۸، ۱۸۱۹، ۱۸۲۰، ۱۸۲۱، ۱۸۲۲، ۱۸۲۳، ۱۸۲۴، ۱۸۲۵، ۱۸۲۶، ۱۸۲۷، ۱۸۲۸، ۱۸۲۹، ۱۸۳۰، ۱۸۳۱، ۱۸۳۲، ۱۸۳۳، ۱۸۳۴، ۱۸۳۵، ۱۸۳۶، ۱۸۳۷، ۱۸۳۸، ۱۸۳۹، ۱۸۴۰، ۱۸۴۱، ۱۸۴۲، ۱۸۴۳، ۱۸۴۴، ۱۸۴۵، ۱۸۴۶، ۱۸۴۷، ۱۸۴۸، ۱۸۴۹، ۱۸۵۰، ۱۸۵۱، ۱۸۵۲، ۱۸۵۳، ۱۸۵۴، ۱۸۵۵، ۱۸۵۶، ۱۸۵۷، ۱۸۵۸، ۱۸۵۹، ۱۸۶۰، ۱۸۶۱، ۱۸۶۲، ۱۸۶۳، ۱۸۶۴، ۱۸۶۵، ۱۸۶۶، ۱۸۶۷، ۱۸۶۸، ۱۸۶۹، ۱۸۷۰، ۱۸۷۱، ۱۸۷۲، ۱۸۷۳، ۱۸۷۴، ۱۸۷۵، ۱۸۷۶، ۱۸۷۷، ۱۸۷۸، ۱۸۷۹، ۱۸۸۰، ۱۸۸۱، ۱۸۸۲، ۱۸۸۳، ۱۸۸۴، ۱۸۸۵، ۱۸۸۶، ۱۸۸۷، ۱۸۸۸، ۱۸۸۹، ۱۸۹۰، ۱۸۹۱، ۱۸۹۲، ۱۸۹۳، ۱۸۹۴، ۱۸۹۵، ۱۸۹۶، ۱۸۹۷، ۱۸۹۸، ۱۸۹۹، ۱۹۰۰، ۱۹۰۱، ۱۹۰۲، ۱۹۰۳، ۱۹۰۴، ۱۹۰۵، ۱۹۰۶، ۱۹۰۷، ۱۹۰۸، ۱۹۰۹، ۱۹۱۰، ۱۹۱۱، ۱۹۱۲، ۱۹۱۳، ۱۹۱۴، ۱۹۱۵، ۱۹۱۶، ۱۹۱۷، ۱۹۱۸، ۱۹۱۹، ۱۹۲۰، ۱۹۲۱، ۱۹۲۲، ۱۹۲۳، ۱۹۲۴، ۱۹۲۵، ۱۹۲۶، ۱۹۲۷، ۱۹۲۸، ۱۹۲۹، ۱۹۳۰، ۱۹۳۱، ۱۹۳۲، ۱۹۳۳، ۱۹۳۴، ۱۹۳۵، ۱۹۳۶، ۱۹۳۷، ۱۹۳۸، ۱۹۳۹، ۱۹۴۰، ۱۹۴۱، ۱۹۴۲، ۱۹۴۳، ۱۹۴۴، ۱۹۴۵، ۱۹۴۶، ۱۹۴۷، ۱۹۴۸، ۱۹۴۹، ۱۹۵۰، ۱۹۵۱، ۱۹۵۲، ۱۹۵۳، ۱۹۵۴، ۱۹۵۵، ۱۹۵۶، ۱۹۵۷، ۱۹۵۸، ۱۹۵۹، ۱۹۶۰، ۱۹۶۱، ۱۹۶۲، ۱۹۶۳، ۱۹۶۴، ۱۹۶۵، ۱۹۶۶، ۱۹۶۷، ۱۹۶۸، ۱۹۶۹، ۱۹۷۰، ۱۹۷۱، ۱۹۷۲، ۱۹۷۳، ۱۹۷۴، ۱۹۷۵، ۱۹۷۶، ۱۹۷۷، ۱۹۷۸، ۱۹۷۹، ۱۹۸۰، ۱۹۸۱، ۱۹۸۲، ۱۹۸۳، ۱۹۸۴، ۱۹۸۵، ۱۹۸۶، ۱۹۸۷، ۱۹۸۸، ۱۹۸۹، ۱۹۹۰، ۱۹۹۱، ۱۹۹۲، ۱۹۹۳، ۱۹۹۴، ۱۹۹۵، ۱۹۹۶، ۱۹۹۷، ۱۹۹۸، ۱۹۹۹، ۲۰۰۰، ۲۰۰۱، ۲۰۰۲، ۲۰۰۳، ۲۰۰۴، ۲۰۰۵، ۲۰۰۶، ۲۰۰۷، ۲۰۰۸، ۲۰۰۹، ۲۰۱۰، ۲۰۱۱، ۲۰۱۲، ۲۰۱۳، ۲۰۱۴، ۲۰۱۵، ۲۰۱۶، ۲۰۱۷، ۲۰۱۸، ۲۰۱۹، ۲۰۲۰، ۲۰۲۱، ۲۰۲۲، ۲۰۲۳، ۲۰۲۴، ۲۰۲۵، ۲۰۲۶، ۲۰۲۷، ۲۰۲۸، ۲۰۲۹، ۲۰۳۰، ۲۰۳۱، ۲۰۳۲، ۲۰۳۳، ۲۰۳۴، ۲۰۳۵، ۲۰۳۶، ۲۰۳۷، ۲۰۳۸، ۲۰۳۹، ۲۰۴۰، ۲۰۴۱، ۲۰۴۲، ۲۰۴۳، ۲۰۴۴، ۲۰۴۵، ۲۰۴۶، ۲۰۴۷، ۲۰۴۸، ۲۰۴۹، ۲۰۵۰، ۲۰۵۱، ۲۰۵۲، ۲۰۵۳، ۲۰۵۴، ۲۰۵۵، ۲۰۵۶، ۲۰۵۷، ۲۰۵۸، ۲۰۵۹، ۲۰۶۰، ۲۰۶۱، ۲۰۶۲، ۲۰۶۳، ۲۰۶۴، ۲۰۶۵، ۲۰۶۶، ۲۰۶۷، ۲۰۶۸، ۲۰۶۹، ۲۰۷۰، ۲۰۷۱، ۲۰۷۲، ۲۰۷۳، ۲۰۷۴، ۲۰۷۵، ۲۰۷۶، ۲۰۷۷، ۲۰۷۸، ۲۰۷۹، ۲۰۸۰، ۲۰۸۱، ۲۰۸۲، ۲۰۸۳، ۲۰۸۴، ۲۰۸۵، ۲۰۸۶، ۲۰۸۷، ۲۰۸۸، ۲۰۸۹، ۲۰۹۰، ۲۰۹۱، ۲۰۹۲، ۲۰۹۳، ۲۰۹۴، ۲۰۹۵، ۲۰۹۶، ۲۰۹۷، ۲۰۹۸، ۲۰۹۹، ۲۱۰۰، ۲۱۰۱، ۲۱۰۲، ۲۱۰۳، ۲۱۰۴، ۲۱۰۵، ۲۱۰۶، ۲۱۰۷، ۲۱۰۸، ۲۱۰۹، ۲۱۱۰، ۲۱۱۱، ۲۱۱۲، ۲۱۱۳، ۲۱۱۴، ۲۱۱۵، ۲۱۱۶، ۲۱۱۷، ۲۱۱۸، ۲۱۱۹، ۲۱۲۰، ۲۱۲۱، ۲۱۲۲، ۲۱۲۳، ۲۱۲۴، ۲۱۲۵، ۲۱۲۶، ۲۱۲۷، ۲۱۲۸، ۲۱۲۹، ۲۱۳۰، ۲۱۳۱، ۲۱۳۲، ۲۱۳۳، ۲۱۳۴، ۲۱۳۵، ۲۱۳۶، ۲۱۳۷، ۲۱۳۸، ۲۱۳۹، ۲۱۴۰، ۲۱۴۱، ۲۱۴۲، ۲۱۴۳، ۲۱۴۴، ۲۱۴۵، ۲۱۴۶، ۲۱۴۷، ۲۱۴۸، ۲۱۴۹، ۲۱۵۰، ۲۱۵۱، ۲۱۵۲، ۲۱۵۳، ۲۱۵۴، ۲۱۵۵، ۲۱۵۶، ۲۱۵۷، ۲۱۵۸، ۲۱۵۹، ۲۱۶۰، ۲۱۶۱، ۲۱۶۲، ۲۱۶۳، ۲۱۶۴، ۲۱۶۵، ۲۱۶۶، ۲۱۶۷، ۲۱۶۸، ۲۱۶۹، ۲۱۷۰، ۲۱۷۱، ۲۱۷۲، ۲۱۷۳، ۲۱۷۴، ۲۱۷۵، ۲۱۷۶، ۲۱۷۷، ۲۱۷۸، ۲۱۷۹، ۲۱۸۰، ۲۱۸۱، ۲۱۸۲، ۲۱۸۳، ۲۱۸۴، ۲۱۸۵، ۲۱۸۶، ۲۱۸۷، ۲۱۸۸، ۲۱۸۹، ۲۱۹۰، ۲۱۹۱، ۲۱۹۲، ۲۱۹۳، ۲۱۹۴، ۲۱۹۵، ۲۱۹۶، ۲۱۹۷، ۲۱۹۸، ۲۱۹۹، ۲۲۰۰، ۲۲۰۱، ۲۲۰۲، ۲۲۰۳، ۲۲۰۴، ۲۲۰۵، ۲۲۰۶، ۲۲۰۷، ۲۲۰۸، ۲۲۰۹، ۲۲۱۰، ۲۲۱۱، ۲۲۱۲، ۲۲۱۳، ۲۲۱۴، ۲۲۱۵، ۲۲۱۶، ۲۲۱۷، ۲۲۱۸، ۲۲۱۹، ۲۲۲۰، ۲۲۲۱، ۲۲۲۲، ۲۲۲۳، ۲۲۲۴، ۲۲۲۵، ۲۲۲۶، ۲۲۲۷، ۲۲۲۸، ۲۲۲۹، ۲۲۳۰، ۲۲۳۱، ۲۲۳۲، ۲۲۳۳، ۲۲۳۴، ۲۲۳۵، ۲۲۳۶، ۲۲۳۷، ۲۲۳۸، ۲۲۳۹، ۲۲۴۰، ۲۲۴۱، ۲۲۴۲، ۲۲۴۳، ۲۲۴۴، ۲۲۴۵، ۲۲۴۶، ۲۲۴۷، ۲۲۴۸، ۲۲۴۹، ۲۲۵۰، ۲۲۵۱، ۲۲۵۲، ۲۲۵۳، ۲۲۵۴، ۲۲۵۵، ۲۲۵۶، ۲۲۵۷، ۲۲۵۸، ۲۲۵۹، ۲۲۶۰، ۲۲۶۱، ۲۲۶۲، ۲۲۶۳، ۲۲۶۴، ۲۲۶۵، ۲۲۶۶، ۲۲۶۷، ۲۲۶۸، ۲۲۶۹، ۲۲۷۰، ۲۲۷۱، ۲۲۷۲، ۲۲۷۳، ۲۲۷۴، ۲۲۷۵، ۲۲۷۶، ۲۲۷۷، ۲۲۷۸، ۲۲۷۹، ۲۲۸۰، ۲۲۸۱، ۲۲۸۲، ۲۲۸۳، ۲۲۸۴، ۲۲۸۵، ۲۲۸۶، ۲۲۸۷، ۲۲۸۸، ۲۲۸۹، ۲۲۹۰، ۲۲۹۱، ۲۲۹۲، ۲۲۹۳، ۲۲۹۴، ۲۲۹۵، ۲۲۹۶، ۲۲۹۷، ۲۲۹۸، ۲۲۹۹، ۲۳۰۰، ۲۳۰۱، ۲۳۰۲، ۲۳۰۳، ۲۳۰۴، ۲۳۰۵، ۲۳۰۶، ۲۳۰۷، ۲۳۰۸، ۲۳۰۹، ۲۳۱۰، ۲۳۱۱، ۲۳۱۲، ۲۳۱۳، ۲۳۱۴، ۲۳۱۵، ۲۳۱۶، ۲۳۱۷، ۲۳۱۸، ۲۳۱۹، ۲۳۲۰، ۲۳۲۱، ۲۳۲۲، ۲۳۲۳، ۲۳۲۴، ۲۳۲۵، ۲۳۲۶، ۲۳۲۷، ۲۳۲۸، ۲۳۲۹، ۲۳۳۰، ۲۳۳۱، ۲۳۳۲، ۲۳۳۳، ۲۳۳۴، ۲۳۳۵، ۲۳۳۶، ۲۳۳۷، ۲۳۳۸، ۲۳۳۹، ۲۳۴۰، ۲۳۴۱، ۲۳۴۲، ۲۳۴۳، ۲۳۴۴، ۲۳۴۵، ۲۳۴۶، ۲۳۴۷، ۲۳۴۸، ۲۳۴۹، ۲۳۵۰، ۲۳۵۱، ۲۳۵۲، ۲۳۵۳، ۲۳۵۴، ۲۳۵۵، ۲۳۵۶، ۲۳۵۷، ۲۳۵۸، ۲۳۵۹، ۲۳۶۰، ۲۳۶۱، ۲۳۶۲، ۲۳۶۳، ۲۳۶۴، ۲۳۶۵، ۲۳۶۶، ۲۳۶۷، ۲۳۶۸، ۲۳۶۹، ۲۳۷۰، ۲۳۷۱، ۲۳۷۲، ۲۳۷۳، ۲۳۷۴، ۲۳۷۵، ۲۳۷۶، ۲۳۷۷، ۲۳۷۸، ۲۳۷۹، ۲۳۸۰، ۲۳۸۱، ۲۳۸۲، ۲۳۸۳، ۲۳۸۴، ۲۳۸۵، ۲۳۸۶، ۲۳۸۷، ۲۳۸۸، ۲۳۸۹، ۲۳۹۰، ۲۳۹۱، ۲۳۹۲، ۲۳۹۳، ۲۳۹۴، ۲۳۹۵، ۲۳۹۶، ۲۳۹۷، ۲۳۹۸، ۲۳۹۹، ۲۴۰۰، ۲۴۰۱، ۲۴۰۲، ۲۴۰۳، ۲۴۰۴، ۲۴۰۵، ۲۴۰۶، ۲۴۰۷، ۲۴۰۸، ۲۴۰۹، ۲۴۱۰، ۲۴۱۱، ۲۴۱۲، ۲۴۱۳، ۲۴۱۴، ۲۴۱۵، ۲۴۱۶، ۲۴۱۷، ۲۴۱۸، ۲۴۱۹، ۲۴۲۰، ۲۴۲۱، ۲۴۲۲، ۲۴۲۳، ۲۴۲۴، ۲۴۲۵، ۲۴۲۶، ۲۴۲۷، ۲۴۲۸، ۲۴۲۹، ۲۴۳۰، ۲۴۳۱، ۲۴۳۲، ۲۴۳۳، ۲۴۳۴، ۲۴۳۵، ۲۴۳۶، ۲۴۳۷، ۲۴۳۸، ۲۴۳۹، ۲۴۴۰، ۲۴۴۱، ۲۴۴۲، ۲۴۴۳، ۲۴۴۴، ۲۴۴۵، ۲۴۴۶، ۲۴۴۷، ۲۴۴۸، ۲۴۴۹، ۲۴۵۰، ۲۴۵۱، ۲۴۵۲، ۲۴۵۳، ۲۴۵۴، ۲۴۵۵، ۲۴۵۶، ۲۴۵۷، ۲۴۵۸، ۲۴۵۹، ۲۴۶۰، ۲۴۶۱، ۲۴۶۲، ۲۴۶۳، ۲۴۶ |                             |                          |                      |



فارغ ہو جا، میں تیرے سینے کو غنا سے پُر کر دوں گا اور تیرے فقر کو زائل کر دوں گا اور اگر تو ایسا نہیں کرے گا تو میں تجھے مشاغل میں پھانس دوں گا اور تیرا فقر زائل نہ کروں گا۔ (حسن) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج عمران بن زائدہ بن شیطہ از والدہ خود ابو خالد کے طرق سے احمد (۲) ترمذی (۳) ابن ماجہ (۴) اور حاکم (۵) نے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام ترمذی نے کہا: ”یہ حدیث حسن غریب ہے“۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی۔  
صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”سند میں مذکور راوی زائدہ بن شیطہ کے تعلق سے امام ذہبی نے (۶) کہا کہ وہ ثقہ ہیں۔ حافظ نے (۷) کہا کہ وہ مقبول ہیں۔ ابن حبان نے بھی ان کا ذکر (۸) کیا ہے۔

## حدیث (۱۸۰)

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ: دس آدمی جن میں ایک میں بھی تھا حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے۔ ایک انصاری صحابی نے حضور ﷺ سے سوال کیا کہ سب سے زیادہ سمجھ دار اور سب سے زیادہ محتاط آدمی کون ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا جو لوگ موت کو سب سے زیادہ یاد کرنے والے ہوں اور موت کے لئے سب سے زیادہ تیاری کرنے والے ہوں، یہی لوگ ہیں جو دنیا کی شرافت اور آخرت کا اعزاز لے اڑے۔ (حسن) (۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام طبرانی نے (۱۰) (الروض) کی ہے، سند اس طرح ہے: حدثنا محمد بن شیبہ

|                        |                      |                    |                       |
|------------------------|----------------------|--------------------|-----------------------|
| ۱۔ فضائل صدقات ص/ ۳۶۵۔ | ۲۔ مسند احمد ۲/ ۳۵۸۔ | ۳۔ سنن ترمذی ۲۳۶۶۔ | ۴۔ سنن ابن ماجہ ۴۱۰۷۔ |
| ۵۔ مستدرک حاکم ۲/ ۳۳۲۔ | ۶۔ الکشف ۱۶۰۹۔       | ۷۔ التقریب ۱۹۸۳۔   | ۸۔ الثقات ۶/ ۳۳۶۔     |
| ۹۔ فضائل صدقات ص/ ۳۵۰۔ | ۱۰۔ تلخیص مشیر ۱۰۰۸۔ |                    |                       |

المصري أحبرنا سعيد بن يحيى الأموي حدثنا أبي حدثنا مالك بن مغول عن معلى الكندي عن مجاهد به.

### درجہ حدیث

حیثی (۱) کہتے ہیں: ”اس حدیث کو طبرانی نے معجم صغیر میں روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔“

اس حدیث کو ابن ماجہ نے (۲) عطاء بن ابی رباح از ابن عمر رضی اللہ عنہما کی سند سے تخریج کی ہے۔ بویہری (۳) کہتے ہیں: ”اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ حدیث کے راوی فروہ بن قیس بھول ہیں، اسی طرح ان سے روایت کرنے والے راوی کی خبر بھی باطل ہے۔ یہ بات ذہبی نے طبقات اچھڑب میں لکھی ہے۔“

اس حدیث کی شاہد حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے جسے رزین نے اپنی مسند میں روایت کیا۔ رزین کہتے ہیں: ”میں نہیں جانتا کہ اس کی اصل کیا ہے۔“ ابو یعلیٰ موصلی نے مجاہد از ابن عمر کے طریق سے کچھ اضافہ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ نیز ابن ابی الدنیا ”کتاب الموت“ اور طبرانی نے ”معجم صغیر“ میں سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے اور بیہقی نے ”کتاب الزہد“ میں اس روایت کو ذکر کیا ہے۔

### حدیث (۱۸۱)

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ مسلمان کے علاوہ کسی کے ساتھ مصاجبت اور ہم نشینی نہ رکھو اور تیرا کھانا غیر متقی نہ کھائے۔ (حسن) (۴)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج حیوہ بن شریح از سالم بن غیلان از ولید بن قیس کے طریق سے امام احمد (۵) امام دارمی (۶) ابوداؤد (۷) ترمذی (۸) ابو یعلیٰ (۹) ابن مبارک (۱۰) اور بیہقی (۱۱) نے کی ہے اور حاکم نے (۱۲) ابو عبد الرحمن مقرر از حیوہ بن شریح از سالم از ولید از ابی سعید کے طریق سے مرفوعاً (بغیر شک) تخریج کی ہے۔

|                     |                        |                        |                       |
|---------------------|------------------------|------------------------|-----------------------|
| ۱۔ معجم الزہد ۱/۳۰۹ | ۲۔ سنن ابن ماجہ ۲/۳۲۵۹ | ۳۔ الزہد ۳/۳۲۹         | ۴۔ فضائل صدقات ص ۱۱۳  |
| ۵۔ مسند احمد ۳/۳۸   | ۶۔ سنن دارمی ۲/۲۶۳     | ۷۔ سنن ابی داؤد ۳/۳۸۳۳ | ۸۔ سنن ترمذی ۳/۳۹۵    |
| ۹۔ سنن بیہقی ۳/۳۱۵  | ۱۰۔ کتاب الزہد ۳/۳۶۳   | ۱۱۔ شرح السنن ۳/۳۸۳    | ۱۲۔ مستدرک حاکم ۳/۱۲۸ |

ابن حبان (۱) اور خطیبی نے (۲) دو طریق سے تخریج کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ حیوہ از سالم از ولید ابوسعید بہ مرفوعاً (بغیر شک)۔ اس سند میں شک کرنے والا راوی سالم بن غیلان ہے؛ جیسا کہ ترمذی میں صراحت کے ساتھ آیا ہے اور یہ شک حدیث پر زیادہ اثر انداز نہیں ہوگا؛ اس لئے کہ اس میں ایک ثقہ سے دوسرے ثقہ کی طرف انتقال کیا جا رہا ہے۔

درجہ حدیث

امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے۔

حدیث (۱۸۲)

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے کہ اس آنست کی صلاح کی ابتداء یقین اور دنیا سے بے رغبتی سے ہوئی اور اس کے نساو کی ابتداء بخل اور لمبی لمبی امیدوں سے ہوگی۔ (حسن) (۳)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن لمیعہ از عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کے دو طریق سے پہنچی (۴) ابوالدنیاء (۵) اور علامہ اسماعیلی (۶) نے کی ہے۔

مع تفصیل مذاکات ص ۱۷۷۔

مع اعزہ ۱۳۲۔

۱ معج ابن حبان ۵۶۰۵۵۵۵۵۴۔

مع الترغیب والترہیب حدیث نمبر ۱۶۳۔

۵ کتاب التّقین حدیث نمبر ۳۔

مع شعب الایمان ۱۰۸۴۳۔

## فصل ہفتم

فضائل اعمال کی ان احادیث کی تخریج جو حسن الخیرہ ہیں۔

## کتاب الایمان

حدیث (۱۸۳)

حضرت معاذ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ مجھے حضور اقدس ﷺ نے دس باتوں کی وصیت فرمائی: (۱) یہ کہ اللہ کے ساتھ کسی کو شریک نہ کرنا گو تو قتل کر دیا جائے یا جلادیا جائے۔ (۲) والدین کی نافرمانی نہ کرنا گو وہ تجھے اس کا حکم کریں کہ بیوی کو چھوڑ دے یا سارا مال خرچ کر دے۔ (۳) فرض نماز جان بوجھ کر نہ چھوڑنا جو شخص فرض نماز جان بوجھ کر چھوڑ دیتا ہے اللہ کا دمہ اس سے بری ہے۔ (۴) شراب نہ پینا کہ یہ ہر نعمہ الٰہی اور بخشش کی جڑ ہے۔ (۵) اللہ کی نافرمانی نہ کرنا کہ اس سے اللہ تعالیٰ کا غضب اور تہر نازل ہوتا ہے۔ (۶) لڑائی سے نہ بھاگنا چاہے سب ساتھی مرجائیں۔ (۷) اگر کسی جگہ دبا پھیل جائے (جیسے طاعون وغیرہ) تو وہاں سے نہ بھاگنا۔ (۸) اپنے گھر والوں پر خرچ کرنا۔ (۹) تنبیہ کے واسطے ان پر سے لکڑی نہ ہٹانا (۱۰) اللہ تعالیٰ سے ان کو ڈراتے رہنا۔ (حسن یا شواہد) (۱)

## تخریج

امام احمد نے (۲) اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ ابو الیمان اسماعیل بن عیاش از صفوان بن عمرو از عبد الرحمن بن جبیر بن نفیر۔ عبد الرحمن بن جبیر نے معاذ کا زمانہ نہیں پایا۔ اس لحاظ سے اس حدیث کی سند میں انقطاع ہے۔ طبرانی نے (۳) عمرو بن واقد از یونس بن میسرہ بن جلس از ابو ادریس خلانی از معاذ کے طریق سے تخریج کی ہے۔ عمرو بن واقد دمشق جن کی کنیت ابو حفص ہے حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ وہ متروک ہیں۔ امام ترمذی اور ابن ماجہ نے ان کی روایتیں لی ہیں۔ امام ذہبی (۴) کہتے ہیں: ”محدثین نے ان سے حدیث لینا ترک کر دیا ہے۔“

اس حدیث کی ایک شاہد ابودرداء ؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام بخاری (۱) اور ابن ماجہ (۲) شہر بن حوشب از امام الدرداء کے طریق سے کی ہے اور شہر بن حوشب ضعیف ہیں۔ اس حدیث کی ایک شاہد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام ابن حبان (۳) طبرانی (۴) حاکم (۵) اور بیہقی (۶) نے کی ہے۔

درجہ حدیث

اس کی سند حسن ہے۔

حدیث (۱۸۴)

حضور اقدس ؐ کا ارشاد ہے کہ جو شخص تین کام کرے، اس کو ایمان کا حروہ آجائے۔ صرف اللہ جل شانہ کی عبادت کرے اور اس کو اچھی طرح جان لے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں اور زکوٰۃ کو ہر سال خوش دلی سے ادا کرے (بوجہ نہ سمجھے) اس میں (جانوروں کی زکوٰۃ میں) بوڑھا جانور یا خاشی جانور یا مرعیض یا گھٹیا قسم کا جانور نہ دے؛ بلکہ متوسط جانور دے، اللہ جل شانہ زکوٰۃ میں تمہارے بہترین مال نہیں چاہتے؛ لیکن گھٹیا مال کا بھی حکم نہیں فرماتے۔ (حسن بالمعنی) (۷)

تخریج

اس حدیث کی امام ابوداؤد (۸) نے تخریج کی ہے۔ امام ابوداؤد (۸) کہتے ہیں کہ حص میں آل عمرو بن حارث حصی کے پاس عبداللہ بن سالم کی کتاب میں پڑھا۔ انھوں نے زبیدی سے نقل کیا۔ انھوں نے کہا کہ مجھے یحییٰ بن جابر نے جیر بن نفیر سے خبر دی۔ منذری (۹) کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ابوداؤد (۸) نے حدیث منقطع کے طور پر روایت کیا ہے اور ابوالقاسم بغوی (۱۰) نے ”معجم الصحابة“ میں اس حدیث کو سنداً ذکر کیا ہے اور جس عبداللہ بن معاویہ کا ذکر آیا ہے انھیں نبی ؐ کی صحبت حاصل ہے اور حص میں محدودے چند لوگوں میں سے ہیں، جنھیں صحبت حاصل تھی۔ ایک قول یہ ہے کہ انھوں نے نبی ؐ سے صرف ایک حدیث روایت کی ہے۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: طبرانی (۱۰) (روض) بیہقی (۱۱) ابن قانع (۱۲) بخاری (۱۳) بغوی (۱۴) اور ابن سعد (۱۵)

- ۱۔ الادب المفرد ۱۸۔ ۲۔ سنن ابن ماجہ ۳۳۲/۱۔ ۳۔ معجم ابن حبان ۵۳۳۔ ۴۔ معجم کبیر ۵۸/۲۔ ۵۔ مستدرک حاکم ۵۳۱/۲۔ ۶۔ معجم بیہقی ۸۰۲/۱۔ ۷۔ فضائل صدقات ص ۲۲۹۔ ۸۔ سنن ابوداؤد ۱۵۸۳۔ ۹۔ مختصر السنن ۱۹۸/۳۔ ۱۰۔ معجم بیہقی ۵۵۵۔ ۱۱۔ سنن الکبریٰ ۹۶۰/۳۔ ۱۲۔ معجم الصحابة ۵۵۳۔ ۱۳۔ الدرر النکیر ۵۵۰/۱۔ ۱۴۔ معجم بیہقی ۵۸۸۔ ۱۵۔ طبقات ۳۲۱/۲۔

اس حدیث کو موصولاً ذکر کیا ہے۔ سند اس طرح ہے۔ عبداللہ بن سالم از محمد بن ولید زبیدی طائی از یحییٰ بن جابر طائی از عبدالرحمن بن جبیر بن نفیر از ولید خود۔ عبداللہ بن معاویہ قاضی ؓ کا تعلق غاضرہ قس سے ہے، وہ صحابی ہیں، نبی کریم ﷺ سے انھوں نے روایت کی ہے۔ انھوں نے محض میں سکونت اختیار کی اور ان کا شمار محض والوں میں ہوتا ہے۔ (۱)

درجہ حدیث

حافظ ابن حجر (۲) کہتے ہیں۔ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی سند کو چھ قرار دیا ہے۔

حدیث: (۱۸۵)

حضور اقدس ﷺ (روحی فدا) کے وصال کے وقت صحابہ کرام رضی اللہ عنہم اجمعین کو اس قدر سخت صدمہ تھا کہ بہت سے صحابہ ؓ مختلف طور کے وساوس میں مبتلا ہو گئے۔ حضرت عثمان ؓ فرماتے ہیں کہ میں بھی ان ہی لوگوں میں سے تھا، جو وساوس میں گھرے ہوئے تھے۔ حضرت عمر ؓ میرے پاس تشریف لائے۔ مجھے سلام کیا مگر مجھے مطلقاً پتہ نہ چلا، انھوں نے حضرت ابوبکر ؓ سے شکایت کی کہ عثمان ؓ بھی بظاہر خفا ہیں کہ میں نے سلام کیا انھوں نے جواب بھی نہ دیا، اس کے بعد دونوں حضرات اکٹھے تشریف لائے اور سلام کیا اور حضرت ابوبکر ؓ نے دریافت فرمایا کہ تم نے اپنے بھائی عمر ؓ کے سلام کا بھی جواب نہ دیا (کیا بات ہے؟) میں نے عرض کیا: میں نے تو ایسا نہیں کیا۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا ایسا ہی ہوا، میں نے عرض کیا مجھے تو آپ کے آنے کی بھی خبر نہیں ہوئی کہ کب آئے، نہ سلام کا پتہ چلا۔ حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا سچ ہے۔ ایسا ہی ہوا ہوگا۔ غالباً تم کسی سوچ میں بیٹھے ہو گے۔ میں نے عرض کیا حضور ﷺ کا وصال ہو گیا اور ہم نے یہ بھی نہ پوچھ لیا کہ اس کام کی نجات کس چیز میں ہے؟ حضرت ابوبکر صدیق ؓ نے فرمایا کہ: میں پوچھ چکا ہوں۔ میں اٹھا، اور میں نے کہا کہ تم پر میرے ماں باپ قربان واقعی تم ہی زیادہ مستحق تھے اس کے دریافت کرنے کے (کہ دین کی ہر چیز میں آگے ہوئے والے ہو) حضرت ابوبکر ؓ نے فرمایا میں نے حضور ﷺ سے دریافت کیا تھا کہ اس کام کی نجات کیا ہے آپ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص اس کلمہ کو قبول کرے جس کو میں نے اپنے چچا (ابوطالب پران کے انتقال کے وقت) پیش کیا تھا اور انھوں نے رو کر دیا تھا وہی کلمہ نجات ہے۔

(اس کے سب رجال ثقہ ہیں سوائے ایک راوی کے جسے نام کے بغیر ہم رکھا گیا ہے، سند مرفوع کے ساتھ یہ

حدیث صحیح بالمشاہدہ ہے) (۳)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج یعقوب بن ابراہیم از والدہ خود از صالح از زہری از رجل کے طریق سے احمد (۱) مروی (۲) امام بزار (۳) اور ابویعلیٰ (۴) نے کی ہے۔ امام احمد (۵) ابوالیمان از شعیب از زہری کے طریق سے بھی تخریج کی ہے۔ علامہ صفحی (۶) کہتے ہیں۔ اس حدیث کو احمد اور طبرانی نے ”مجموع اوسط“ میں روایت کی ہے اور ابویعلیٰ نے مکمل حدیث روایت کیا ہے۔ بزار نے بھی اس کے قریب قریب روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی سند میں ایک راوی کے تعلق سے بغیر نام کے عن ”رجل“ کہا گیا ہے؛ لیکن امام زہریؒ نے اسے ثقہ کہا ہے اور مبہم رکھا ہے۔ مسند بزار میں عبد اللہ بن بشر از زہری از سعید بن مسیب از عثمان از ابوبکر کی روایت میں بھی رجل کا ذکر ہے۔ امام بزارؒ نے کہا ہے کہ عبد اللہ بن بشر ہی سے غلط فہمی ہوئی ہے کہ انہوں نے رجل کا نام نہیں لیا، یہ حدیث دراصل مسمر اور صالح بن کسان کی ہے اور ان کی متابعت زہری از رجل انصاری نے کی ہے، اور علامہ واقدیؒ نے ابن اثیری از سعید بن مسیب از عبد اللہ بن عمر بن عثمان از ابوبکر کی سند سے بھی روایت کی ہے۔ اس سند میں علامہ واقدیؒ نے رجل مبہم کا ذکر نہیں کیا ہے بلکہ امیر اشیاہ ہے کہ رجل مبہم سعید بن مسیب ہی ہوں۔

حدیث (۱۸۶)

حضرت عثمانؓ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور ﷺ سے سنا تھا کہ میں ایک کلمہ ایسا جانتا ہوں کہ جو شخص اس کو قیسمت کر اخلاص کے ساتھ دل سے (یقین کرتے ہوئے) اس کو پڑھے، تو جہنم کی آگ اس پر حرام ہے۔ حضرت عمرؓ نے فرمایا میں بتاؤں وہ کلمہ کیا ہے، وہ وہی کلمہ ہے جس کے ساتھ اللہ نے اپنے رسول کو اور اس کے صحابہ کو عزت دی، وہ وہی تقویٰ کا کلمہ ہے، جس کی حضور اقدس ﷺ نے اپنے چچا سے ان کے انتقال کے وقت خواہش کی تھی وہ لا الہ الا اللہ کی شہادت ہے۔ (۷)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج عبد الوہاب بن عطاء خفاف از سعید از قتادہ از مسلم بن یسار از حران بن ابان کے طریق سے امام احمد (۸) اور حاکم (۹) کی ہے۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط مسلم کہا ہے۔ ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے؛ جبکہ اس حدیث کے ایک راوی مسلم بن یسار کی روایات کی تدقیق نے تخریج کی ہے اور نہ ان دونوں میں سے کسی نے۔ امام ذہبیؒ (۱۰) کہتے ہیں: ”مسلم بن یسار باعمل ولی فقہاء میں سے تھے“۔ حافظ بن حجرؒ (۱۱) کہتے ہیں: ”ثقہ ہیں عبادت گزار ہیں“۔ ان کی روایات ابو داؤد، نسائی اور ابن ماجہ میں لی گئی ہے۔ سند میں مذکور ایک راوی عبد الوہاب خفاف کے سلسلہ میں حافظ بن حجرؒ (۱۲) ہیں۔ ”صدوق ہیں، مگر کبھی کبھی ان سے خطا ہو جاتی ہے“۔ حضرت عباسؓ سے متعلق ان کی ایک حدیث کو محمد شین نے منکر

۱۔ مسند احمد ۴/۱۰۱۔ ۲۔ قیام المثل ص ۱۳۱۔ ۳۔ مسند بزار ۳۔ ۴۔ مسند ابویعلیٰ۔ ۵۔ مسند احمد ۲/۱۰۱۔ ۶۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۰۱۔ ۷۔ فضائل ذکر ص ۹۳۔ ۸۔ مسند احمد ۱۳/۱۰۱۔ ۹۔ حاکم مستدرک ۳/۱۰۱۔ ۱۰۔ الکاشف ۵۳۳۳۔ ۱۱۔ اقرب ۲۵۲۲۔ ۱۲۔ مسند احمد ۲/۱۰۱۔

قراردیا ہے۔ کہا جاتا ہے کہ اس حدیث کو انھوں نے حضرت ثور سے تالیس کی ہے۔ ان سے امام مسلمؒ اور اصحاب سنن اربعہ نے روایت کی ہے۔

حدیث (۱۸۷)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: قیامت کے دن حق تعالیٰ شانہ فرمائیں گے کہ جہنم سے ہر اس شخص کو نکال لو جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو اور اس کے دل میں ذرہ برابر بھی ایمان ہو اور ہر اس شخص کو نکال لو، جس نے لا الہ الا اللہ کہا ہو یا مجھے (کسی طرح بھی) یاد کیا ہو، یا کسی موقع پر مجھ سے ذرا ہو۔ (حسن بالمصابیح) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج بیہی بن منصور القاضی از ابو بکر محمد بن النضر بن مسلمۃ الجارودی از محمود بن فیضان از مؤمل از مبارک بن فضالۃ از عبد اللہ بن ابوبکر کے طریق سے حاکم (۲) کی ہے۔

درجہ حدیث

حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور امام ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔ حاکم کہتے ہیں: ”بخاری و مسلم نے حدیث کے الفاظ ”من ذکرني أو خافني في مقام“ کی تخریج نہیں کی۔“ ابوداؤد میں مؤمل کی اس روایت کی ایک محتاج موجود ہے۔ مگر مختصر ہے۔ چنانچہ حدیث سند کے ساتھ اس طرح ہے ”عن أبي داود حدثنا مبارك بن فضالة عن عبيد الله بن أبي بكر عن أنس بن مالك. قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول الله أخرجوا من النار من ذكرني أو خافني في مقام“۔

نیز اس حدیث کی تخریج ہشام از قتادہ از انس بن مالک کے طریق سے بھی علامہ طیلانی (۳) امام بخاری (۴) امام مسلم (۵) امام ترمذی (۶) ابن ابی عاصم (۷) ابویعلیٰ (۸) اور ابن خزیمہ (۹) نے کی ہے۔

اس سند میں بھی ”أخرجوا من النار من ذكرني أو خافني في مقام“ والا حصہ نہیں ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت ابوسعید خدریؓ کی روایت ہے جو ”باب الشفاعة“ کے ذیل میں لائی گئی ہے، جس کی تخریج امام بخاری (۱۰) اور امام مسلم (۱۱) اور دیگر محدثین نے کی ہے۔

۱۔ فضائل ذکر ص ۹۹۔ ع مصدق حاکم ۲۳۹، حدیث نمبر ۱۳۳۔ ع مسند طیلانی حدیث نمبر ۱۹۶۶۔ بخاری حدیث نمبر ۳۳۔

۲۔ مسلم حدیث نمبر ۳۲۵، ۱۹۳۔ ۳۔ ترمذی حدیث نمبر ۳۵۹۳۔ ۴۔ کتاب السنۃ ۸۵۱، ۸۵۰۔

۵۔ مسند ابویعلیٰ حدیث نمبر ۳۹۶، ۳۹۵، ۳۹۷۔ ۶۔ صحیح خزیمہ ۷۰۱، ۷۰۳۔ ۷۔ بخاری ۱۳/۱۔ ۸۔ صحیح مسلم ۱/۶۷۔



# کتاب الصلوٰۃ

حدیث (۱۸۸)

حضرت سہیل رحمہ فرماتے ہیں: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو لوگ اندھیرے میں مسجدوں میں بکثرت جاتے رہتے ہیں ان کو قیامت کے دن پورے پورے نور کی خوشخبری سنا دو۔ (حسن بالاثواب) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج سلیمان بن داؤد صالح از ثابث کے طریق سے ابن ماجہ (۲) ابن جوزی (۳) عقیلی (۴) حاکم (۵) اور بیہقی (۶) نے کی ہے۔ سلیمان کے تعلق سے عقیلی کہتے ہیں: ”ان کی اس حدیث کی متابعت نہیں کی جاتی“۔ حاکم کہتے ہیں: ”ان کی روایت مجہول ہے“۔ ابن جوزی اور حافظ کہتے ہیں: ”سلمان مجہول ہیں“۔ بصری (۷) کہتے ہیں: ”ضعیف حدیث ہے“۔ صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں کہتا ہوں: ”اس حدیث کے کئی شواہد ہیں۔ جن میں سے ایک حضرت بریدہ بن الحنصیب کی روایت ہے، جس کی تخریج ابوداؤد نے (۸) اور انبی کے طریق سے بغوی (۹) اور ترمذی نے (۱۰) تخریج کی ہے۔ امام ترمذی نے اسے غریب قرار دیا ہے اور ترمذی کے طریق سے ابن جوزی نے (۱۱) اور بیہقی نے (۱۲) عبد اللہ بن اوس کے طریق سے تخریج کیا ہے۔ عبد اللہ مجہول الحال ہیں؛ جیسا کہ ابن قطان نے کہا ہے۔ ابن حبان کے علاوہ کسی نے انھیں ثقہ نہیں قرار دیا۔ حافظ ابن حجر نے انھیں ”لم یکن الحدیث“ کہا ہے۔ اس طرح اس حدیث کی ایک شاہد حضرت ابودرداء رحمہ کی روایت ہے، جس کی تخریج ابن حبان (۱۳) طبرانی (۱۴) اور ابونعیم نے ”حلیۃ الاولیاء“ میں کی ہے۔ امام بیہقی (۱۵) کہتے ہیں: ”اس حدیث کی سند میں ایک راوی جناد بن

۱۔ فضائل نماز ص ۳۹۔

۲۔ کتاب احوال ۶۸۵۔

۳۔ المعجم ص ۱۲۰/۲۔

۴۔ مستدرک ص ۱۱۲/۱۔

۵۔ سنن بیہقی ۶۳/۲ شعب الایمان ص ۴۷۔

۶۔ بحار ص ۱۰۰/۱۔

۷۔ سنن ابوداؤد ص ۵۹۱۔

۸۔ شرح السنن ص ۳۵۸/۲۔

۹۔ سنن ترمذی ص ۲۲۳۔

۱۰۔ کتاب احوال ص ۶۸۳۔

۱۱۔ سنن بیہقی ص ۶۳/۲۔

۱۲۔ معجم ابن حبان ص ۳۲۲۔

۱۳۔ معجم ابونعیم ص ۳۰/۲۔ (معجم البحرین)۔

۱۴۔ مجمع الزوائد ص ۳۰/۲۔

ابی خالد ہیں۔ میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں پایا، جس نے ان کے حالات لکھے ہوں۔ اس حدیث کے باقی رجال ثقہ ہیں۔  
طبرانی کے نزدیک یہ حدیث دوسرے طریق سے بھی مروی ہے۔

### درجہ حدیث

امام منذریؒ ”تذویب“ میں کہتے ہیں: ”اس کی اسناد حسن ہے“۔ (۱) حجتیؒ نے کہا کہ اس کے پورے رجال ثقہ ہیں۔  
ابوسعید خدریؓ کی حدیث، جس کی تخریج علامہ طہاسیؒ (۲) ابویعلیٰ (۳) (المقصد) عقیلی (۴) ابن عدی (۵) اور  
ابن جوزئی (۶) نے کی ہے۔ ابن جوزئی کا کہنا ہے کہ: یہ حدیث صحیح نہیں ہے اور وہ (۷) فرماتے ہیں کہ: اس حدیث کے ایک  
راوی حکم بن عبداللہ ہیں اور وہ ضعیف ہیں۔

سکلی بن سعدؒ کی حدیث، جس کی تخریج امام ابن ماجہ (۸) ابن خزیمہ (۹) ابن جوزئی (۱۰) طبرانی (۱۱) حاکم (۱۲) اور  
بیہقی (۱۳) نے کی ہے۔

علامہ یوسفیؒ ”مجمع الروائد“ میں کہتے ہیں کہ: اس کی سند میں کچھ کلام ہے، پھر انھوں نے علامہ عراقیؒ کی بات نقل  
کرتے ہوئے فرمایا کہ: یہ حدیث حسن غریب ہے۔ (۱۴)

ابو امامہؓ کی حدیث، جس کی تخریج طبرانی (۱۵) نے کی ہے۔ علامہ حجتیؒ (۱۶) لکھتے ہیں کہ: اس حدیث کی سند میں  
سرفہشی ہیں، جو اپنے خاندان کے ایک فرد سے روایت کرتے ہیں؛ لیکن ان دونوں میں سے کسی کا تذکرہ مجھے نہیں ملا اور علامہ  
مذہبی (۱۷) لکھتے ہیں کہ: اس کی سند میں کلام ہے۔

### حدیث (۱۸۹)

حضور اکرم ﷺ سے منقول ہے کہ قیامت کے دن سب سے پہلے ہر انسان سے نماز کا حساب لیا جائے گا، اگر وہ صحیح  
نکلے تو سارے اعمال درست نکلیں گے اور اگر نماز بے فکر نکلی تو سارے اعمال بے کاری نکلیں گے۔ (حسن بائشواہد) (۱۸)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج احمد از اسماعیل بن عیسیٰ و اسطیٰ از اسحاق بن یوسف از ورق از قاسم بن عثمان کی سند سے علامہ

۱۔ ترمذی ۲۱۲۱/۱ ج ۱ ص ۲۱۲۱/۱ حدیث نمبر ۲۲۱۲ ج ۱ ص ۲۱۲۱/۱ حدیث نمبر ۲۲۱۲ ج ۱ ص ۲۱۲۱/۱ حدیث نمبر ۲۲۱۲ ج ۱ ص ۲۱۲۱/۱

۲۔ کتاب الفضل ۶۸۹ ج ۱ ص ۳۰۰/۲ حدیث نمبر ۸۰۰ ج ۱ ص ۳۰۰/۲ حدیث نمبر ۸۰۰ ج ۱ ص ۳۰۰/۲ حدیث نمبر ۸۰۰ ج ۱ ص ۳۰۰/۲

۳۔ کتاب الفضل حدیث نمبر ۶۸۹ ج ۱ ص ۳۰۰/۲ حدیث نمبر ۸۰۰ ج ۱ ص ۳۰۰/۲ حدیث نمبر ۸۰۰ ج ۱ ص ۳۰۰/۲ حدیث نمبر ۸۰۰ ج ۱ ص ۳۰۰/۲

۴۔ ترمذی ۲۱۲۱/۱ ج ۱ ص ۲۱۲۱/۱ حدیث نمبر ۲۲۱۲ ج ۱ ص ۲۱۲۱/۱ حدیث نمبر ۲۲۱۲ ج ۱ ص ۲۱۲۱/۱ حدیث نمبر ۲۲۱۲ ج ۱ ص ۲۱۲۱/۱

طبرانی (۱) نے کی ہے۔ حضرت انس ؓ سے یہ حدیث اسی سند سے منقول ہے۔ اس سند میں اسحاق راوی کا تفرود ہے اور ”صاحب الزوائد“ کا کہنا ہے کہ یہ حدیث حضرت انس ؓ سے دوسری سند کے ساتھ بھی منقول ہے بلکہ اسحاق کا تفرود نہ رہا۔ اس کے بعد ”صاحب الزوائد“ نے (۲) خلید بن علی از قنادہ از انس کے طریق سے یہ روایت مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔ ”اول ما یسئل عنہ یوم القیامۃ ینظر فی صلاتہ فان صلحت فقد افلح وان خسرت فقد خاب و خسر“ صاحب زوائد کا کہنا ہے کہ اس حدیث کو حضرت قتادہ نے انس ؓ سے روایت نہیں کیا ہے۔ صرف خلید نے روایت کی ہے۔ روح راوی کا اس میں تفرود ہے۔

### صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں کہتا ہوں کہ: پہلی حدیث کی سند ضعیف ہے، علامہ حلی (۳) فرماتے ہیں کہ اس حدیث کے ایک راوی قاسم بن عثمان ہیں۔ جن کے بارے میں امام بخاریؒ کا کہنا ہے کہ ان کی احادیث کے متابع نہیں ملتے ہیں۔ ابن حبانؒ نے یہ بات ”کتاب الثقات“ میں لکھی ہے اور انھوں نے یہ بھی فرمایا کہ بسا اوقات ان کو حدیث بیان کرنے میں غلطی بھی ہو جاتی ہے۔ میں کہتا ہوں کہ قاسم بن عثمان کو امام بخاریؒ اور علامہ دارقطنیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے اور جہاں تک بات ہے دوسری حدیث کے سند کی، تو اس کے متعلق علامہ حلی (۳) لکھتے ہیں کہ اس کی سند میں خلید بن علی ہیں، جسے امام احمدؒ، نسائیؒ اور دارقطنیؒ نے ضعیف کہا ہے اور ابن عدیؒ کا کہنا ہے کہ ان کی اکثر احادیث کے متابع مل جاتے ہیں، میں کہتا ہوں کہ اس حدیث کی سند میں روح واحد قرشی ہیں اور وہ بھی ضعیف ہیں۔

اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد (۵) امام ترمذی (۶) امام نسائی (۷) اور امام طحاوی (۸) نے کی ہے، امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور دوسری شاہد حضرت ابوسعید خدریؓ کی ہے، جس کی تخریج علامہ سقینیؒ نے (۹) کی ہے۔ حدیث کی سند میں عطیہ عرفی ہیں جو ضعیف ہیں؛ لیکن امام ترمذیؒ نے اپنی سنن میں اکثر ان کی حدیث کو حسن کہا ہے اور تیسری شاہد حضرت عبداللہ بن قرطہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج علامہ طبرانیؒ نے ”معجم اوسط“ میں کی ہے۔

### حدیث (۱۹۰)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ حق تعالیٰ شانہ نے یہ فرمایا کہ میں نے تمہاری امت پر پانچ نمازیں فرض کی ہیں اور اس کا

۱۔ معجم اوسط طبرانی ۵۳۲/۱ (معجم البحر)۔ ۲۔ مجمع الزوائد ۵۳۲/۱۔ ۳۔ مجمع الزوائد ۵۳۲/۱۔ ۴۔ معجم اوسط طبرانی ۵۳۲/۱۔ ۵۔ سنن ترمذی ۳۷۰/۲۔ ۶۔ سنن نسائی ۸۱۱/۱۔ ۷۔ مشکل ۵۳۲/۱۳۔ ۸۔ طبرانی ۵۳۲/۱۳۔ ۹۔ معجم اوسط طبرانی ۵۳۲/۱۳۔

میں نے اپنے لئے عہد کر لیا ہے کہ جو شخص ان پانچوں نمازوں کو ان کے وقت پر ادا کرنے کا اہتمام کرے، اس کو اپنی ذمہ داری پر جنت میں داخل کروں گا اور جو ان نمازوں کا اہتمام نہ کرے تو مجھ پر اس کی کوئی ذمہ داری نہیں۔ (حسن بالمشاہدہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بقیہ بن ولید از ضبارہ بن عبداللہ بن ابی سلیم از وید بن نافع از زہری از سعید بن مسیب کے دو طریق سے امام ابوداؤد (۲) امام ابن ماجہ (۳) اور ابن نصر (۴) نے کی ہے۔ بویصری (۵) کہتے ہیں: ”ضبارہ اور وید کی وجہ سے اس سند میں نظر ہے۔“

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: امام ذہبی (۶) کہتے ہیں: ”ابن عدی نے ”الکامل“ میں ضبارہ بن عبداللہ کی چھ احادیث ذکر کی ہیں، ان میں کچھ ”لین“ ہے۔“ امام ذہبی ”الکاشف“ میں کہتے ہیں کہ: ”یہ قابل اعتماد راوی ہے۔“ (۷) ابن حجر (۸) انھیں مجہول کہا ہے۔ شیخ عوامہ حفظہ اللہ ”الکاشف“ کی تعلیق میں کہتے ہیں: ضبارہ مصنف کی اصطلاح میں مجہول العین ہیں؛ لیکن ان کے اس قول میں نظر ہے، اگر وہ مجہول الحال یا مستور کہتے تو ان کی اصطلاح کے مطابق وہ مقبول ہوتا، یا مجرودہ انھیں مقبول کہتے؛ اس لئے کہ ابن حبان (۹) نے (۹) ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان کی حدیث ثقہ راویوں سے مروی روایت سمجھی جاتی ہے۔ اس حدیث کے راوی وید بن نافع جنھیں ذہبی بھی کہا جاتا ہے، انھیں امام ذہبی نے (۱۰) ”مستقیم الحدیث“ کہا ہے۔ حافظ بن حجر (۱۱) کہتے ہیں کہ: ”وہ مقبول ہیں اور وہ ارسال کیا کرتے تھے۔“ شیخ عوامہ کاشف پر اپنی تعلیقات میں کہتے ہیں: ”بلکہ وہ ثقہ ہیں۔“

اس حدیث کی شاہد حضرت عبادۃ ابن الصامت ؓ کی روایت ہے، جس کی تخریج امام ماک (۱۲) امام احمد (۱۳) اور ابراہیم (۱۴) حمیدی (۱۵) ابوداؤد (۱۶) نسائی (۱۷) ابن حبان (۱۸) اور امام طحاوی (۱۹) نے کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت ابو ہریرہ ؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج ابن نصر نے (۲۰) کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

۱۔ فضائل نماز ص ۷۷۔ ۲۔ سنن ابوداؤد ص ۳۳۰۔ ۳۔ سنن ابن ماجہ ص ۳۹۳۔ ۴۔ کتاب الترمذی ص ۱۳۔ ۵۔ الترمذی ص ۱۳/۲۔

۶۔ میزان الاحوال ص ۳۹۲۵۔ ۷۔ الکاشف ص ۳۳۲۔ ۸۔ تقریب المجاز ص ۲۹۲۲۔ ۹۔ کتاب القیام ص ۳۲۵/۸۔ ۱۰۔ الکاشف ص ۳۸۰۔

۱۱۔ تقریب المجاز ص ۱۸۳۲۔ ۱۲۔ مؤطا ص ۹۷۔ ۱۳۔ مسند احمد ص ۳۱۵/۵۔ ۱۴۔ مصنف عبد الرزاق ص ۴۵۷۔ ۱۵۔ مسند حمیدی ص ۳۸۸۔

۱۶۔ سنن ابوداؤد ص ۳۳۰۔ ۱۷۔ سنن نسائی ص ۳۳۰۔ ۱۸۔ مجمع بحبان ص ۱۷۲۔ ۱۹۔ شرح مشکل دار ص ۳۱۶۔ ۲۰۔ کتاب الترمذی ص ۱۳۔

## حدیث (۱۹۱)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ: دو آدمیوں کی جماعت کی نماز اللہ کے نزدیک چار آدمیوں کی علیحدہ علیحدہ نماز سے زیادہ پسندیدہ ہے، اسی طرح چار آدمیوں کی جماعت کی نماز آٹھ آدمیوں کی متفرق نماز سے زیادہ محبوب ہے اور آٹھ آدمیوں کی جماعت کی نماز سوا آدمیوں کی متفرق نمازوں سے بڑھی ہوئی ہے۔ (حسن بالمشاہدہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج یونس بن سیف کلاعی از عبد الرحمن بن زیاد لیشی کے طرق سے طبرانی (۲) بخاری (۳) ابن سعد (۴) بزار (۵) (کشف الاستار) اور حاکم (۶) نے کی ہے۔ چھٹی (۷) کہتے ہیں: ”طبرانی کے رجال ثقہ ہیں۔“

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”عبد الرحمن بن زیاد لیشی مجہول ہونے کی وجہ سے یہ حدیث ضعیف ہے۔“

اس حدیث کی شاہد حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد (۸) دارمی (۹) ابوداؤد (۱۰) اور

ابن خزیمہ (۱۱) نے (۱۲) کی ہے۔

## حدیث (۱۹۲)

حضرت ابودرہجہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ سردی کے موسم میں باہر تشریف لائے اور پتے درختوں پر سے گر رہے تھے، آپ ﷺ نے ایک درخت کی ٹہنی ہاتھ میں لی، جس کی وجہ سے اور بھی گرنے لگے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے ابودر! مسلمان بندہ جب اخلاص سے اللہ کے لئے نماز پڑھتا ہے، تو اس سے اس کے گناہ ایسے ہی گرتے ہیں جیسے یہ پتے (درخت سے) گر رہے ہیں۔ (۱۳)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۴) نے (۱۵) کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ ”حدثنا ابو عامر قال: حدثنا عبد

الجلیل یحییٰ ابن عطیة قال: حدثنا مزاحم بن معاویة الضبی عنہ“ سند میں مذکور راوی مزاحم بن معاویہ کی وجہ عبد

۱۔ فضائل نماز ص ۳۸۔ ۲۔ بحکم کبیر ۳/۱۹ ص ۴۲۷۔ ۳۔ مناقب ابن ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳۔ ۴۔ تاریخ الخلفاء ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔ ۵۔ مناقب ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔ ۶۔ مناقب ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔ ۷۔ مناقب ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔ ۸۔ مناقب ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔ ۹۔ مناقب ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔ ۱۰۔ مناقب ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔ ۱۱۔ مناقب ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔ ۱۲۔ مناقب ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔ ۱۳۔ مناقب ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔ ۱۴۔ مناقب ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔ ۱۵۔ مناقب ۳/۱۰۳ ص ۱۰۳۔

اسے اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ ابوحاتم نے انھیں مجہول کہا ہے۔ ابن حبان نے ”اشکات“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور کہا ہے کہ ان سے عہدائیکل نے روایت کیا ہے، جو ان میں شیخ ہیں۔ حریدہ تفصیل کے لئے درج ذیل کتب کی مراجعت کیجئے۔ (الجرح والتعدیل: ۳۰۴/۸۔ اشکات: ۳۵۱/۵۔ التعجیل: ۲۵۱/۳)۔

اس حدیث کی شاہد حضرت سلمان فارسیؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد (۱) اور دارمی نے (۲) حماد بن سلمہ کے طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”عن حماد بن سلمة قال: اخبرنا علي بن زيد عن أبي عثمان النهدي عنه به“ اس حدیث کی سند میں ایک راوی علی بن زید بن جعدان ہیں حافظ ابن حجر کہتے ہیں: علی بن عبد اللہ بن زہیر بن عبد اللہ بن جعدان بھی ضعیف ہیں۔ (۳) امام ذہبیؒ کہتے ہیں کہ وہ حفاظ حدیث میں سے ہیں اور شیعہ ہیں۔ امام دارقطنیؒ کہتے ہیں: ”میرے نزدیک ان میں ”لین“ ہے، امام مسلم اور سنن اربعہ کے محدثین نے اپنی کتابوں میں اس حدیث کی متابعت کا ذکر کیا ہے۔“ (۴) ”الکاشف“ کے محقق شیخ عوامہ اپنی تعلیق میں کہتے ہیں۔ امام ترمذی (۵) علی بن زید کے تعلق سے کہتے ہیں ”وہ صدوق“ ہیں، مگر یہ کہ کہیں بھی ایسی حدیث کو مرفوع کے طور پر روایت کرتے ہیں، جو دوسروں کے نزدیک موقوف ہوتی ہے۔ یہ ان کے ”ضبط“ کے سلسلہ میں جرح ہوئی اور وہ بھی بالکی سی جرح ہے؛ جیسا کہ آپ خود محسوس کر سکتے ہیں۔ اس وجہ سے بعض محققین اور متاخر علماء جیسے بزار اور ہیثمی ان کی حدیث کو حسن قرار دیتے ہیں۔ اس سلسلہ میں (۶) محقق شیخ علامہ حبیب الرحمن عظیمیؒ کا استدراک قابل ملاحظہ ہے، وہ کہتے ہیں بلکہ امام ترمذیؒ نے ان کی بہت سی احادیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ (۷) امام ذہبیؒ نے ”میزان“ میں ان کے حالات زندگی کا اختتام ترمذی کے قول صدوق اور دارقطنی کے مذکورہ تبصرہ پر فرمایا ہے۔ پس یہ ان کی رائے ہے، اس رائے کے لحاظ سے اس حدیث کی سند حسن ہے۔

اس حدیث کی شاہد تہنیؒ کی (۸) حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ جس کی سند کے تعلق سے احمد جرح نے ”لا باس بہ“ کہا ہے۔

حدیث (۱۹۳)

حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ اپنے چچا حضرت عباسؓ سے فرمایا: اے عباس! اے میرے چچا! کیا میں تمہیں ایک عطیہ کروں ایک بخشش کروں۔ ایک چیز بتاؤں تمہیں دس چیزوں کا مالک بنادوں، جب تم اس کام کو کرو گے تو حق تعالیٰ

۱۔ مستدرک: ۵/۳۲۸، ۳۲۹۔ ج سنن دارمی: ۲۵۔

۲۔ ج الکاشف: ۳۹۱۲۔ ج سنن ترمذی: ۳۲۲/۷ حدیث نمبر ۲۶۸۰۔

۳۔ ج سنن ترمذی: ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، ۱۴۹۶، ۱۴۹۷، ۱۴۹۸، ۱۴۹۹، ۱۵۰۰، ۱۵۰۱، ۱۵۰۲، ۱۵۰۳، ۱۵۰۴، ۱۵۰۵، ۱۵۰۶، ۱۵۰۷، ۱۵۰۸، ۱۵۰۹، ۱۵۱۰، ۱۵۱۱، ۱۵۱۲، ۱۵۱۳، ۱۵۱۴، ۱۵۱۵، ۱۵۱۶، ۱۵۱۷، ۱۵۱۸، ۱۵۱۹، ۱۵۲۰، ۱۵۲۱، ۱۵۲۲، ۱۵۲۳، ۱۵۲۴، ۱۵۲۵، ۱۵۲۶، ۱۵۲۷، ۱۵۲۸، ۱۵۲۹، ۱۵۳۰، ۱۵۳۱، ۱۵۳۲، ۱۵۳۳، ۱۵۳۴، ۱۵۳۵، ۱۵۳۶، ۱۵۳۷، ۱۵۳۸، ۱۵۳۹، ۱۵۴۰، ۱۵۴۱، ۱۵۴۲، ۱۵۴۳، ۱۵۴۴، ۱۵۴۵، ۱۵۴۶، ۱۵۴۷، ۱۵۴۸، ۱۵۴۹، ۱۵۵۰، ۱۵۵۱، ۱۵۵۲، ۱۵۵۳، ۱۵۵۴، ۱۵۵۵، ۱۵۵۶، ۱۵۵۷، ۱۵۵۸، ۱۵۵۹، ۱۵۶۰، ۱۵۶۱، ۱۵۶۲، ۱۵۶۳، ۱۵۶۴، ۱۵۶۵، ۱۵۶۶، ۱۵۶۷، ۱۵۶۸، ۱۵۶۹، ۱۵۷۰، ۱۵۷۱، ۱۵۷۲، ۱۵۷۳، ۱۵۷۴، ۱۵۷۵، ۱۵۷۶، ۱۵۷۷، ۱۵۷۸، ۱۵۷۹، ۱۵۸۰، ۱۵۸۱، ۱۵۸۲، ۱۵۸۳، ۱۵۸۴، ۱۵۸۵، ۱۵۸۶، ۱۵۸۷، ۱۵۸۸، ۱۵۸۹، ۱۵۹۰، ۱۵۹۱، ۱۵۹۲، ۱۵۹۳، ۱۵۹۴، ۱۵۹۵، ۱۵۹۶، ۱۵۹۷، ۱۵۹۸، ۱۵۹۹، ۱۶۰۰، ۱۶۰۱، ۱۶۰۲، ۱۶۰۳، ۱۶۰۴، ۱۶۰۵، ۱۶۰۶، ۱۶۰۷، ۱۶۰۸، ۱۶۰۹، ۱۶۱۰، ۱۶۱۱، ۱۶۱۲، ۱۶۱۳، ۱۶۱۴، ۱۶۱۵، ۱۶۱۶، ۱۶۱۷، ۱۶۱۸، ۱۶۱۹، ۱۶۲۰، ۱۶۲۱، ۱۶۲۲، ۱۶۲۳، ۱۶۲۴، ۱۶۲۵، ۱۶۲۶، ۱۶۲۷، ۱۶۲۸، ۱۶۲۹، ۱۶۳۰، ۱۶۳۱، ۱۶۳۲، ۱۶۳۳، ۱۶۳۴، ۱۶۳۵، ۱۶۳۶، ۱۶۳۷، ۱۶۳۸، ۱۶۳۹، ۱۶۴۰، ۱۶۴۱، ۱۶۴۲، ۱۶۴۳، ۱۶۴۴، ۱۶۴۵، ۱۶۴۶، ۱۶۴۷، ۱۶۴۸، ۱۶۴۹، ۱۶۵۰، ۱۶۵۱، ۱۶۵۲، ۱۶۵۳، ۱۶۵۴، ۱۶۵۵، ۱۶۵۶، ۱۶۵۷، ۱۶۵۸، ۱۶۵۹، ۱۶۶۰، ۱۶۶۱، ۱۶۶۲، ۱۶۶۳، ۱۶۶۴، ۱۶۶۵، ۱۶۶۶، ۱۶۶۷، ۱۶۶۸، ۱۶۶۹، ۱۶۷۰، ۱۶۷۱، ۱۶۷۲، ۱۶۷۳، ۱۶۷۴، ۱۶۷۵، ۱۶۷۶، ۱۶۷۷، ۱۶۷۸، ۱۶۷۹، ۱۶۸۰، ۱۶۸۱، ۱۶۸۲، ۱۶۸۳، ۱۶۸۴، ۱۶۸۵، ۱۶۸۶، ۱۶۸۷، ۱۶۸۸، ۱۶۸۹، ۱۶۹۰، ۱۶۹۱، ۱۶۹۲، ۱۶۹۳، ۱۶۹۴، ۱۶۹۵، ۱۶۹۶، ۱۶۹۷، ۱۶۹۸، ۱۶۹۹، ۱۷۰۰، ۱۷۰۱، ۱۷۰۲، ۱۷۰۳، ۱۷۰۴، ۱۷۰۵، ۱۷۰۶، ۱۷۰۷، ۱۷۰۸، ۱۷۰۹، ۱۷۱۰، ۱۷۱۱، ۱۷۱۲، ۱۷۱۳، ۱۷۱۴، ۱۷۱۵، ۱۷۱۶، ۱۷۱۷، ۱۷۱۸، ۱۷۱۹، ۱۷۲۰، ۱۷۲۱، ۱۷۲۲، ۱۷۲۳، ۱۷۲۴، ۱۷۲۵، ۱۷۲۶،



حدیثوں میں یہ صحیح ترین حدیث ہے۔ حاکم نے (محمد بن سہل بن عسکری سے نقل کیا ہے کہ: انھوں نے عبدالرزاق سے سنا کہ ان سے موسیٰ بن عبدالعزیز کے تعلق سے دریافت کیا گیا، تو عبدالرزاق نے ان کی خوب تعریف کی۔ حافظ ابن حجرؒ نے (۲) انھیں ”صدوق ثقیل الخلق“ کہا ہے۔ ان تمام نقلوں سے معلوم ہوتا ہے کہ موسیٰ بن عبدالعزیز ان راویوں میں سے نہیں، جن کی تضعیف پر اتفاق ہو اور نہ وہ عہم ہے؛ بلکہ وہ مختلف فیہ راوی ہے۔ بعضوں نے ان کی تضعیف کی ہے اور بعضوں نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے اور یہی حدیث حسن کی شرط ہے۔

**حکم بن ابان:** سند میں مذکور راوی حکم بن ابان عدنی بھی ہیں، ان کے بارے میں امام ذہبیؒ (۳) کہتے ہیں: ”لکن معین اور نسائی نے انھیں ثقہ کہا ہے“۔ احمد مجلیؒ کہتے ہیں: ”ثقہ صاحب سنت ہیں، سمندر میں گھٹنوں تک پانی میں کھڑے رہتے تھے اور سمندر کی مچھلیوں کے ساتھ صبح تک اللہ کا ذکر کرتے تھے“۔ ابن عیینہؒ کہتے ہیں: ”میں عدن گیا تو وہاں میں نے حکم بن ابان جیسا کوئی شخص نہیں دیکھا“۔ سفیان بن عبد الملک نے ابن المبارک سے نقل کیا ہے، وہ کہتے ہیں: ”حکم بن ابان، حسام بن مصک اور ایوب بن سوید، ان سب کا کوئی اعتبار نہیں ہے“۔

امام ذہبیؒ (۴) کہتے ہیں ”حکم ثقہ اور صاحب سنت ہیں، جب رات کو سب آنکھیں سو جاتی ہیں تو وہ سمندر میں گھٹنے تک پانی میں کھڑے ہو کر اللہ کا ذکر کرتے ہیں اور وہ اہل یمن کے سردار تھے حافظ ابن حجرؒ (۵) کہتے ہیں ”صدوق عابد لہ اوہام“ یعنی صدوق عابد ہیں، مگر ان کو روایت میں وہم ہو جاتا ہے۔

حدیث کے دوسرے راوی عکرمہ ہیں، جو حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے آزاد کردہ غلام ہیں، ان کے تعلق سے حافظ ابن حجرؒ (۶) کہتے ہیں: ”ثقہ ثبت ہیں، تفسیر کے عالم ہیں۔ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے ان کی تکذیب ثابت نہیں ہے۔ صحاح ستہ کے رجال میں سے ہیں، ان سے کوئی بدعت ثابت نہیں ہے“۔ ذہبیؒ (۷) کہتے ہیں: ”وہ ”ثبت“ ہیں؛ لیکن اباضی ہیں (فرقہ اباضیہ سے تعلق رکھنے والے) کمزور کے قائل ہیں۔ امام مسلمؒ نے ان کی روایات دوسروں کے ساتھ مل کر روایت کی ہیں اور امام مالکؒ نے ان سے کفارہ کشی اختیار کر لی ہے“۔ ابن عبد البرؒ نے (۸) ان کا ذکر کیا ہے اور ان کا طویل دفاع کیا ہے۔ اس سلسلہ میں مقدمہ فتح الباری (۹) کی طرف مراجعت مناسب ہے۔

اس حدیث کی کئی متابعات ہیں، امیرانیم بن اہلم بن ابان نے ان کی متابعت کی ہے جو کہ سابق حدیث ہی کی طرح ہے۔ اس کی خرج حاکم نے (۱۰) کی ہے، لیکن اس کی سند کمزور ہے۔

اس حدیث کی شبانہ نے بھی متابعت کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ ”حدثنا نافع أبوہرمن عن عطاء عن ابن

۱۔ مستدرک حاکم، ۳۹/۱، ج ۱، ص ۲۹۸

۲۔ المستدرک، ۱۱۵۲

۳۔ المستدرک، ۳۱۶۹

۴۔ المستدرک، ۲۹۸۸

۵۔ المستدرک، ۳۶۳

۶۔ المستدرک، ۳۹/۱

۷۔ المستدرک، ۳۲۵

۸۔ المستدرک، ۳۲۵/۲

۹۔ المستدرک، ۳۸۶

۱۰۔ المستدرک، ۳۶۳



عباس" اس حدیث کی تخریج طبرانی نے (۱) کی ہے۔ اس کی سند کے بارے میں تالف کیا ہے۔

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں "اس کے تمام رواۃ ثقہ ہیں، سوائے ابو ہریرہؓ کے کہ وہ متروک ہیں۔" (۲)

موسیٰ بن جعفر ابی کثیر نے بھی اس کی متابعت کی ہے۔ سند اس طرح ہے "موسیٰ بن جعفر بن امی کثیر عن عبد القدوس بن حبيب عن مجاهد عن ابن عباس" ابو نعیمؒ (۳) نے اس حدیث کی تخریج کی ہے اور اس کی سند کے بارے میں تالف کیا ہے۔ علامہ حنیؒ (۴) کہتے ہیں کہ اس سند میں ایک راوی عبد القدوس بن حبيب متروک ہیں۔ خلاصہ کلام یہ کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت کے سارے طرق وانی یعنی کزور ہیں سوائے پہلے طریق کے کہ وہ استشہاد کے قابل ہے۔ پہلے طریق کے علاوہ یہ حدیث حضرت عباسؓ، فضل بن عباسؓ، علی بن ابی طالبؓ، جعفر بن ابی طالبؓ، ابو رافعؓ، ابن عمرؓ، عبد اللہ بن جعفرؓ، ام سلمہؓ اور حضرت عبد اللہ بن عمرو انصاریؓ سے وارد ہوئی ہے۔ جہاں تک عباس بن عبد المطلب کی حدیث کی بات ہے، تو امام دارقطنیؒ نے صلاۃ التسبیح میں (۵) ابو نعیمؒ نے قربان المتقین میں اور ابن شاہینؒ نے التزغیب میں (۶) موسیٰ بن یسینؒ از ابی رجاۃ صدقہ از عمرو بن رویمؒ از ابن الدلیلیؒ از عباس کے طریق سے تخریج کی ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی صدقہ دمشقیؒ ہیں، وہ عبد اللہ الحسین کے بیٹے ہیں۔ ابو حاتم کہتے ہیں "دجیم راوی۔ اہل صدق میں سے ہے۔"

سعید بن عبد الصریز نے انھیں ثقہ کہا ہے اور جمہور نے ان کی تضعیف کی ہے۔ ایسی حدیث متابعت میں چل سکتی ہے۔ فضل بن عباس کی حدیث کی تخریج ابو نعیمؒ نے "قربان المتقین" میں عبد الحمید بن عبد الرحمن الطائیؒ از والدہ خو رافعؒ از فضل بن عباس کے طرق سے کی ہے (۷) اور اس کی سند وانی (کزور) ہے۔ سند میں مذکور "اللہ کی" نامی راوی کے سلسلہ میں "امانی" میں حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: "لا اعرفہ ولا اباہ" نہیں انھیں پہچانتا ہوں اور نہ ان کے والد کو۔

حضرت علی بن ابی طالبؓ کی روایت کی تخریج دارقطنیؒ نے صلاۃ التسبیح میں کی ہے۔ (۸) اس کی سند ضعیف ہے؛ اس لئے کہ سند میں ایک راوی ابن غطاسؒ ہیں، جن کے بارے میں امام بخاریؒ نے کہا: "فیہ نظر" ان میں نظر ہے۔ جعفر بن ابی طالبؓ کی روایت کی تخریج عبد الرزاقؒ نے (۹) کی ہے۔ اس کے ایک راوی اسماعیل بن رافعؒ متروک ہیں۔

حضرت ابو رافعؓ کی حدیث کی تخریج ترمذیؒ (۱۰) ابن ماجہؒ (۱۱) اور طبرانیؒ نے (۱۲) کی ہے۔ موسیٰ بن عبدہؒ راوی

ضعیف ہیں۔

حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج حاکمؒ نے (۱۳) کی ہے۔ حاکم کہتے ہیں: یہ صحیح سند ہے جس پر کوئی

۱۔ مجمع کبیر ۱/۱۶۷-۱۶۸ ج ۱ ص ۳۹۲ ج ۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳ ص ۲۸۲ ج ۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۵۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۵۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۵۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۵۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۵۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۵۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۵۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۵۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۵۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۵۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۶۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۶۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۶۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۶۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۶۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۶۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۶۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۶۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۶۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۶۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۷۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۷۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۷۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۷۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۷۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۷۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۷۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۷۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۷۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۷۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۸۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۸۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۸۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۸۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۸۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۸۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۸۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۸۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۸۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۸۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۹۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۹۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۹۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۹۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۹۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۹۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۹۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۹۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۹۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۹۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۰۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۰۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۰۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۰۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۰۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۰۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۰۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۰۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۰۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۰۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۱۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۱۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۱۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۱۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۱۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۱۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۱۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۱۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۱۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۱۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۲۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۲۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۲۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۲۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۲۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۲۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۲۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۲۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۲۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۲۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۳۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۳۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۳۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۳۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۳۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۳۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۳۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۳۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۳۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۳۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۴۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۴۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۴۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۴۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۴۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۴۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۴۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۴۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۴۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۴۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۵۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۵۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۵۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۵۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۵۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۵۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۵۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۵۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۵۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۵۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۶۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۶۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۶۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۶۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۶۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۶۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۶۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۶۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۶۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۶۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۷۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۷۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۷۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۷۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۷۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۷۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۷۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۷۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۷۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۷۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۸۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۸۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۸۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۸۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۸۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۸۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۸۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۸۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۸۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۸۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۹۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۹۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۹۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۹۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۹۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۹۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۹۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۹۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۹۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۱۹۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۰۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۰۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۰۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۰۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۰۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۰۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۰۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۰۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۰۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۰۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۱۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۱۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۱۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۱۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۱۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۱۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۱۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۱۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۱۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۱۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۲۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۲۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۲۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۲۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۲۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۲۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۲۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۲۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۲۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۲۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۳۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۳۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۳۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۳۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۳۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۳۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۳۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۳۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۳۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۳۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۴۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۴۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۴۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۴۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۴۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۴۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۴۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۴۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۴۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۴۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۵۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۵۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۵۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۵۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۵۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۵۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۵۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۵۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۵۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۵۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۶۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۶۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۶۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۶۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۶۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۶۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۶۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۶۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۶۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۶۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۷۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۷۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۷۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۷۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۷۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۷۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۷۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۷۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۷۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۷۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۸۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۸۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۸۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۸۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۸۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۸۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۸۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۸۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۸۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۸۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۹۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۹۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۹۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۹۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۹۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۹۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۹۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۹۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۹۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۲۹۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۰۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۰۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۰۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۰۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۰۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۰۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۰۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۰۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۰۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۰۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۱۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۱۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۱۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۱۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۱۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۱۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۱۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۱۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۱۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۱۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۲۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۲۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۲۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۲۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۲۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۲۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۲۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۲۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۲۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۲۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۳۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۳۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۳۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۳۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۳۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۳۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۳۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۳۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۳۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۳۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۴۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۴۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۴۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۴۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۴۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۴۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۴۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۴۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۴۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۴۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۵۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۵۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۵۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۵۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۵۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۵۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۵۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۵۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۵۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۵۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۶۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۶۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۶۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۶۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۶۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۶۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۶۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۶۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۶۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۶۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۷۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۷۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۷۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۷۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۷۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۷۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۷۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۷۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۷۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۷۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۸۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۸۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۸۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۸۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۸۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۸۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۸۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۸۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۸۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۸۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۹۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۹۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۹۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۹۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۹۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۹۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۹۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۹۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۹۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۳۹۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۰۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۰۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۰۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۰۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۰۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۰۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۰۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۰۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۰۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۰۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۱۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۱۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۱۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۱۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۱۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۱۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۱۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۱۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۱۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۱۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۲۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۲۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۲۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۲۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۲۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۲۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۲۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۲۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۲۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۲۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۳۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۳۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۳۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۳۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۳۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۳۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۳۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۳۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۳۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۳۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۴۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۴۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۴۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۴۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۴۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۴۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۴۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۴۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۴۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۴۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۵۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۵۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۵۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۵۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۵۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۵۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۵۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۵۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۵۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۵۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۶۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۶۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۶۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۶۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۶۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۶۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۶۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۶۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۶۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۶۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۷۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۷۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۷۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۷۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۷۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۷۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۷۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۷۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۷۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۷۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۸۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۸۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۸۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۸۳ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۸۴ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۸۵ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۸۶ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۸۷ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۸۸ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۸۹ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۹۰ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۹۱ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴۹۲ ص ۱۰۱/۱۰۲ ج ۴

غبار نہیں ہے، لیکن ذہبیؒ نے یہ کہہ کر ان کے قول کا تعاقب کیا کہ اس کی سند میں ایک راوی احمد بن داؤد بن عبد الغفار الخمرانی ہے، جس کی دارقطنی نے تکذیب کی ہے۔

حضرت عبداللہ بن جعفرؒ کی حدیث کی تخریج دارقطنی نے صلاۃ التبیح میں کی ہے۔ (۱) اس میں ایک راوی ابن سمعان ضعیف ہیں۔

ام سلمہ کی حدیث کی تخریج ابویوسفؒ نے ”قربان المتعین“ میں کی ہے۔ (۲) اس میں ایک راوی عمرو بن جحج ہیں، جس کی ابن معینؒ نے تکذیب کی ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت کی تخریج ابوداؤد (۳) اور بیہقیؒ نے (۴) کی ہے۔ اس میں ایک راوی عمرو بن مالک الکفری ہیں۔

حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں کہ: ابن حبانؒ کے علاوہ کسی نے انھیں تصدیق نہیں کہا۔ (۵)

حضرت عبداللہ بن عمر انصاری رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج ابوداؤدؒ نے (۶) اور انھیں کے طریق سے بیہقیؒ نے (۷) کی ہے۔ اس کی سند قوی ہے، شیخ جہام حفظہ اللہ (۸) کہتے ہیں: جس قدر مجھے اس حدیث کے طرق جمع کرنا ممکن ہے اس کی تفصیل یوں ہے: پہلا طریق مرفوع جید الاسناد ہے۔ دوسرا طریق موقوف جید الاسناد ہے اور تیسرا طریق مرفوع صالح الاسناد ہے اور آٹھ طرق مرفوع ضعیف الاسناد ہیں اور اٹھارہ طرق مرفوع ”واہجہ“ یا ”ماللفقہ“ ہیں اور چھ طرق موقوف ضعیف یا واہجہ ہیں۔ اس تفصیل کی روشنی میں یہ حدیث اپنے شاہد کی وجہ سے صحیح ہے۔

امام منذریؒ (۹) کہتے ہیں یہ حدیث بہت سے طرق اور صحابہ کی ایک جماعت سے روایت کی گئی ہے۔ ان طرق میں سب سے اشل (بہتر) حضرت عمرؓ کی یہ حدیث ہے۔ اس حدیث کو محدثین کی ایک جماعت نے صحیح قرار دیا ہے، جن میں حافظ ابوبکر اجری اور ہمارے محترم شیخ ابومحمد عبد الرحیم المصری اور اسی طرح ہمارے دوسرے محترم شیخ حافظ ابوالحسن المقدسی رحمہم اللہ ہیں۔ ابوبکر بن داؤدؒ کہتے ہیں: ”میں نے اپنے والد کو کہتے ہوئے سنا ہے کہ صلاۃ التبیح کے سلسلہ میں اس حدیث کے علاوہ کوئی صحیح حدیث نہیں ہے۔“ مسلم بن حجاجؒ کہتے ہیں: ”اس حدیث کے منجملہ سندوں میں عمرہ از ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بہتر کوئی اسناد نہیں ہے۔“ ابن شاپینؒ (۱۰) کہتے ہیں: ”میں نے ابوبکر عبداللہ بن سلیمان بن اشعث کو اپنے والد سے نقل کرتے ہوئے سنا کہ: صلاۃ التبیح کے تعلق سے صحیح ترین حدیث حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے۔ اس حدیث

۱۔ التبیح ص ۵۲/۵۲۔

۲۔ سنن ابوداؤد ۱۴۹۸۔

۳۔ التبیح ص ۲۵۰۔

۴۔ التبیح ص ۵۲/۵۲۔

۵۔ التبیح ص ۵۵۷۔

۶۔ سنن بیہقی ۵۲/۳۔

۷۔ سنن ابوداؤد ۱۴۹۹۔

۸۔ التبیح ص ۵۲/۵۲۔

۹۔ التبیح ص ۱۰۱۔

۱۰۔ التبیح ص ۵۲/۵۲۔

کی صحت ثابت کرنے کے لئے علماء کی ایک جماعت نے مستقل کتابیں تالیف کی ہیں۔ جن میں ابو موسیٰ المدینی خطیب بغدادی اور دارقطنی رحمہم اللہ قابل ذکر ہیں۔ حافظ بن حجر (۱) کہتے ہیں: ”دارقطنی نے کہا: قرآن کی سورتوں کے فضائل میں وارد حدیثوں میں سب سے صحیح ترین حدیث سورۃ اخلاص کی فضیلت سے تعلق رکھنے والی حدیث ہے۔ اور نقل نمازوں کی فضیلت سے تعلق رکھنے والی حدیثوں میں صحیح ترین حدیث صلاۃ التسبیح والی ہے۔“ ابو جعفر عقیلی کہتے ہیں: ”صلاۃ التسبیح کے سلسلہ میں کوئی حدیث ثابت نہیں ہے۔“ ابو بکر بن العربی نے کہا: ”اس سلسلہ میں نہ کوئی صحیح حدیث ہے اور نہ ہی حسن۔“ ابن الجوزی نے مبالغہ سے کام لیتے ہوئے اس حدیث کو موضوعات میں ذکر کیا، جبکہ ابو موسیٰ المدینی نے اس حدیث کی صحت ثابت کرنے کے لئے مستقل رسالہ تالیف کیا۔ اس طرح یہ دونوں حضرات ایک دوسرے کی ضد ہیں۔ صحیح اور حق بات یہ ہے کہ اس حدیث کے تمام طرق ضعیف ہیں؛ اگرچہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت حسن کی شرط کے قریب ہے، مگر یہ کہ وہ شاذ ہے، شدت فردیت اور قابل اعتبار طریقہ پر اس کا متابع اور شاہد بھی نہیں ہے، نیز اس حدیث میں بیان کردہ طریقہ نماز بقیہ نمازوں کی حیثیت کے مخالف ہے۔

حدیث کے راوی موسیٰ بن عبدالعزیز اگرچہ صادق اور صالح ہیں، مگر ان سے ان کا تفرد معتبر نہیں ہے۔ ابن تیمیہ اور حرمی نے اس روایت کو ضعیف کہا ہے اور ذہبی نے توقف اختیار کیا ہے۔ ابن عبدالبہادی نے ”الاحکام“ میں ان سب حضرات سے یہ بات نقل کی ہے۔ اس حدیث کے سلسلہ میں شیخ محی الدین نووی کے کلام میں اختلاف ہے۔ (۲) انھوں نے اس حدیث کو واثی (نہایت کمزور) قرار دیا ہے۔ چنانچہ وہ کہتے ہیں: ”صلاۃ التسبیح کی حدیث ضعیف ہے اور اس نماز کے احتساب کے سلسلہ میں مجھے تامل ہے؛ اس لئے کہ اس نماز میں نماز کے معروف طریقہ میں تبدیلی ہے؛ اس لئے مناسب ہے کہ ایسا نہ کیا جائے اور صلاۃ التسبیح کی حدیث ثابت نہیں ہے۔“ دوسری طرف (۳) وہ یوں لکھتے ہیں: سنن ترمذی اور دیگر کتابوں میں صلاۃ التسبیح کے سلسلہ میں ایک حسن حدیث وارد ہوئی ہے۔ بحالی اور دیگر اصحاب نے اس حدیث کو ذکر کیا ہے اور یہ نماز سنت حسنہ ہے، اسی طرح شیخ محی الدین نے (۴) اس نماز کے مستحب ہونے پر اپنے رجحان کا اظہار کیا ہے۔ میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: شیخ نے اس حدیث کو قوی قرار دیا ہے اور اس کی دلیل بھی پیش کی ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: آپ نے محی الدین نووی کے کلام میں پائے جانے والے تعارض پر حافظ ابن حجر کی

حیرت دیکھ لی ہے۔ اس حدیث کو صحیح قرار دینے کے سلسلہ میں خود حافظ ابن حجرؒ کے موقف کی تبدیلی محسوس ہوئی ہے۔ چنانچہ (الاجوبة عن احاديث وقعت في مصابيح السنة: ۳/۸۰۳) میں ان راویوں کا ذکر کرتے ہوئے جنہوں نے اس حدیث کو نقل کیا ہے لکھتے ہیں کہ اس حدیث کی تصحیح اور تضعیف میں اختلاف ہے اور حق یہ ہے کہ یہ حدیث کثرت طرق کی وجہ سے حسن کے درجہ میں ہے، کثرت طرق سے پہلا طریق یعنی ابن عباس رضی اللہ عنہما کا طریق قوی ہو جاتا ہے۔

حدیث (۱۹۴)

حضور اقدس ﷺ سے کسی نے حق تعالیٰ شانہ کے ارشاد ”إِنَّ الصَّلَاةَ تَنْهَى“ الخ (بے شک نماز روکتی ہے بے حیائی سے اور ناشائستہ حرکتوں سے) کے تعلق سے دریافت کیا: تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: جس شخص کی نماز ایسی نہ ہو اور اس کو بے حیائی اور ناشائستہ حرکتوں سے نہ روکے، وہ نمازی نہیں۔ (اسناد حسن) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی حاتمؒ نے (۲) کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ محمد بن ہارون بخاری فلاں از عبد الرحمن بن نافع ابو زیاد عمر بن عثمان از حسن۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ حدیث کے ایک راوی محمد بن ہارون فلاں بخاری اور بغدادی کے تعلق سے ابن ابی حاتمؒ (۳) لکھتے ہیں: ”یہ یحییٰ بن معینؒ سے روایت کرنے والے“ حفاظ اور ثبت“ میں سے ہیں اور سند میں مذکور ایک راوی عبد الرحمن بن نافع ابو زیاد ہیں، جو درخت سے معروف ہیں۔ یہ یحییٰ ہاشم کے آزاد کردہ غلام ہیں۔ انھوں نے مغیرہ بن سلقاب وغیرہ سے روایت کیا ہے اور ان سے ابو زرعہ اور محمد بن ہارون الفلاس نے روایت کیا ہے۔ عبد الرحمن کہتے ہیں کہ میں نے ابو زرعہؒ سے کہتے ہوئے سنا کہ وہ ”صدوق“ ہیں۔ (۴) اور سند میں مذکور ایک راوی عمر بن عثمان ہیں۔ انھوں نے طاؤس سے ان کا قول سنا ہے۔ ان سے یحییٰ بن سعید القطان نے روایت کی۔ میں نے اپنے والد سے یہ بات سنی۔ (۵)

## حدیث (۱۹۵)

حضرت سعید بن جبیر رحمہ اللہ سے روایت ہے کہ: انھوں نے اللہ کے ارشاد: ”وقد كانوا يدعون إلى السجود  
وہم سالمون“ کے بارے میں فرمایا کہ اس سے مراد نماز یا جماعت ہے۔ (اس کے رجال ثقہ ہیں) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بیہقی نے (۲) کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ ابوعلی روضہ پاری از اسماعیل بن محمد صفار از عبداللہ  
بن احمد بن ضبل از محمد بن جعفر از شعبہ از سفیان از ابی سنان۔

# کتاب الصیام

حدیث (۱۹۶)

حضرت عبادہؓ نے نبی کریم ﷺ سے شب قدر کے بارے میں دریافت کیا تو آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ رمضان کے اخیر عشرہ کی طاق راتوں میں ہے۔ ۲۱، ۲۳، ۲۵، ۲۷، ۲۹۔ رمضان کی آخری رات میں جو شخص ایمان کے ساتھ ثواب کی نیت سے عبادت کرے اس کے پچھلے سب گنہ معاف ہو جاتے ہیں۔ اس رات کی منجملہ اور علامتوں کے یہ ہے کہ وہ رات کھلی ہوئی چمکدار ہوتی ہے۔ صاف شفاف نہ زیادہ گرم نہ زیادہ ٹھنڈی۔ بلکہ معتدل گویا کہ اس میں (انوار کی کثرت) سے چاند کھلا ہوا ہوتا ہے۔ اس رات میں صبح تک آسمان کے ستارے شیا طین کو نہیں مارے جاتے۔ نیز اس کی علامتوں میں سے یہ بھی ہے کہ اس کے بعد کی صبح کو آفتاب بغیر شعاع کے طلوع ہوتا ہے۔ ایسا بالکل ہموار رنگ کی طرح ہوتا ہے۔ جیسا کہ چودھویں رات کا چاند اللہ جل شانہ نے اس دن آفتاب کے طلوع کے وقت شیطان کو اس کے ساتھ لٹکنے سے روک دیا (بخلاف اور دنوں کے طلوع آفتاب کے وقت شیطان کا اس جگہ ظہور ہوتا ہے) (حسن بالاشواہد) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ نے (۲) کی ہے۔ سند اس طرح ہے۔ ”حیوۃ بن شریح انصاری: ابو بکر بن سعد، از خالد بن معدان“ اس حدیث کے راوی بقیہ بن ولید تدملیس قسویہ کرتے ہیں اور ”تحدیث“ کی صراحت نہیں کرتے اور خالد بن معدان کا سماع عبادہ بن صامتؓ سے ثابت نہیں ہے۔ جیسا کہ ابوعاظمؒ نے ”المراسیل“ میں کہا ہے۔ حدیث کے پہلے حصہ کے متابعات کی تخریج صحیح اسانید کے ساتھ امام احمدؒ (۳) بزارؒ (۴) امام بخاریؒ (۵) اور ابن خزیمہؒ (۶) نے کی ہیں اور حدیث کے دوسرے حصہ کی شاہد حضرت جابرؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج ابن خزیمہؒ (۷) اور ابن حبانؒ (۸) نے کی ہے اور اس کی سند حسن ہے اور ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج ابن خزیمہؒ (۹) اور بزارؒ نے (۱۰) کی ہے اور حدیث میں مذکور الفاظ ”لیس لہا شعاع“ کی شاہد ابی بن کعبؓ کی روایت ہے، جس کی تخریج امام مسلمؒ نے اپنی صحیح میں کی ہے۔

۱۔ فضل بن رمضان ص ۴۷۔ ۲۔ مسند ابی یوسف ص ۲۶۷۔ ۳۔ مسند ابی یوسف ص ۲۶۸۔ ۴۔ مسند ابی یوسف ص ۲۶۹۔ ۵۔ مسند ابی یوسف ص ۲۷۰۔ ۶۔ مسند ابی یوسف ص ۲۷۱۔ ۷۔ مسند ابی یوسف ص ۲۷۲۔ ۸۔ مسند ابی یوسف ص ۲۷۳۔ ۹۔ مسند ابی یوسف ص ۲۷۴۔ ۱۰۔ مسند ابی یوسف ص ۲۷۵۔

۱۱۔ مسند ابی یوسف ص ۲۷۶۔ ۱۲۔ مسند ابی یوسف ص ۲۷۷۔ ۱۳۔ مسند ابی یوسف ص ۲۷۸۔ ۱۴۔ مسند ابی یوسف ص ۲۷۹۔ ۱۵۔ مسند ابی یوسف ص ۲۸۰۔ ۱۶۔ مسند ابی یوسف ص ۲۸۱۔ ۱۷۔ مسند ابی یوسف ص ۲۸۲۔ ۱۸۔ مسند ابی یوسف ص ۲۸۳۔ ۱۹۔ مسند ابی یوسف ص ۲۸۴۔ ۲۰۔ مسند ابی یوسف ص ۲۸۵۔

## حدیث (۱۹۷)

ابو ہریرہؓ نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ میری اُمت کو رمضان شریف کے بارے میں پانچ چیزیں مخصوص طور پر دی گئی ہیں، جو پہلی آیتوں کو نکس ملی ہیں۔ یہ کہ ان کے منہ کی بدبو اللہ کے نزدیک مشک سے زیادہ پسندیدہ ہے، یہ کہ ان کے لئے دو یا کی چھلیاں تک دعا کرتی ہیں اور انظار کے وقت تک کرتی رہتی ہیں جنت ہر روز ان کے لئے آراستہ کی جاتی ہے۔ پھر حق تعالیٰ شانہ فرماتے ہیں کہ قریب ہے کہ میرے نیک بندے (دنیا کی) مشقتیں اپنے اوپر سے پھینک کر تیری طرف آویں، اس میں سرکش شیاطین قید کر دیے جاتے ہیں کہ وہ رمضان میں ان برائیوں کی طرف نہیں پہنچ سکتے جن کی طرف غیر رمضان میں پہنچ سکتے ہیں، رمضان کی آخری رات میں روزہ داروں کے لئے مغفرت کی جاتی ہے۔ صحابہؓ نے عرض کیا کہ: یہ شب مغفرت شب قدر ہے؟ فرمایا: نہیں؛ بلکہ دستور یہ ہے کہ مزدور کو کام ختم ہونے کے وقت مزدوری دے دی جاتی ہے۔ (حسن بالمصابہ والشوہد) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج یزید بن ہارون از ہشام بن ابی ہشام از محمد بن محمد بن اسود از ابی سلمہ کے طریق سے امام احمد (۲) بزار (۳) محمد نصر (۴) بیہقی (۵) اور امام طحاوی (۶) کی ہے۔

علامہ حشمتی (۷) کہتے ہیں: اس حدیث کو احمد اور بزار نے روایت کیا ہے۔ اس کے ایک راوی ہشام بن زیاد ابی المقدام ضعیف ہیں۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: امام ذہبی (۸) کہتے ہیں: اس حدیث کو امام احمد اور دیگر حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے۔ نسائی کہتے ہیں: ”متروک“ ہیں۔ ابن حبان کہتے ہیں کہ وہ ثقہ راویوں سے موضوع احادیث روایت کرتے ہیں۔ ابوداؤد کہتے ہیں کہ ”وہ غیر ثقہ“ تھے۔ امام بخاری کہتے ہیں: ”ان کے سلسلہ میں محدثین کو کلام ہے“۔ الحنفی (۹) میں ہے کہ نسائی اور دیگر محدثین نے انھیں متروک کہا ہے۔ امام ذہبی (۱۰) کہتے ہیں کہ: محدثین نے انھیں ضعیف کہا ہے۔ حافظ ابن حجر نے (۱۱) بھی متروک کہا ہے۔

۱۔ تعداد رمضان ص ۱۱۲۔ ۲۔ مسند ۲/۲۹۲۔ ۳۔ مسند ۲/۹۳۔ ۴۔ حقیقہ رمضان ص ۱۱۲۔

۵۔ شعب الایمان ۱۳۶۲۳ تعداد الاوقات ۳۵۔ ۶۔ مشکوٰۃ ۳/۱۳۲۔ ۷۔ مجمع الرواۃ ۱۳۶/۳۔ ۸۔ میزان الاحوال ۹۲۳۳۔

۹۔ الحنفی فی الفقہ ص ۶۷۔ ۱۰۔ الکشاف ۵۹۶۳۔ ۱۱۔ التقریب ۲۹۲۔

سند میں ایک راوی محمد بن الاسود جو سعد بن ابی وقاصؓ کے نو اسے ہیں اور مجہول الحال ہیں، جس سے ہشام اور عبد اللہ بن عون کے اور کسی نے روایت نہیں کی۔ ابن حبانؒ نے اس کا ذکر ”اشعاب“ میں کیا ہے۔  
اس حدیث کی شاہد حضرت جابرؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام بیہقیؒ نے (۱) کی ہے؛ لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ امام احمدؒ کے نزدیک (۲) اس کے دیگر صحیح طرق بھی ہیں۔

### حدیث (۱۹۸)

کعب بن عجرہؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ نبی کریمؐ نے ارشاد فرمایا کہ منبر کے قریب ہو جاؤ ہم لوگ حاضر ہو گئے جب حضورؐ نے منبر کے پہلے درجہ پر قدم رکھا تو فرمایا آمین، جب دوسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین، جب تیسرے پر قدم رکھا تو پھر فرمایا آمین۔ جب آپؐ خطبہ سے فارغ ہو کر نیچے اترے تو ہم نے عرض کیا کہ ہم نے آج آپؐ سے (منبر پر چڑھتے ہوئے) ایسی بات سنی جو پہلے کبھی نہیں سنی تھی، آپؐ نے ارشاد فرمایا کہ اس وقت جبرئیلؑ میرے سامنے آئے تھے (جب پہلے درجہ پر میں نے قدم رکھا تو) انھوں نے کہا کہ ہلاک ہو جائے وہ شخص جس نے رمضان کا مہارک مہینہ پایا، پھر بھی اس کی مغفرت نہیں ہوئی، میں نے کہا آمین، پھر جب میں دوسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک ہو جائے وہ شخص جس کے سامنے آپؐ کا ذکر مبارک ہو اور وہ درود نہ بھیجے، میں نے کہا آمین۔ جب میں تیسرے درجہ پر چڑھا تو انھوں نے کہا ہلاک ہو وہ شخص جس کے سامنے اس کے والدین یا ان میں سے کوئی ایک بڑھا پے کو پاویں اور وہ اس کو جنت میں داخل نہ کرائیں۔ میں نے کہا آمین۔ (حسن بالشواہد) (۳)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج سعید بن ابی مریم از محمد بن بلال از سعد بن اسحاق بن کعب از والد خود کے طریق سے طبرانی (۴) قاضی اسماعیل فسوی (۵) اور حاکم (۶) نے کی ہے۔ حاکم نے اس کو صحیح قرار دیا ہے۔ اور وہ بھی نے اس کی موافقت کی ہے۔ طبرانی نے (۷) اسحاق بن محمد فروی وسعید بن ابی مریم از محمد بن بلال کے طریق سے تخریج کی ہے۔ ”صحیح“ (۸) کہتے ہیں: ”اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔“

۱۔ شعب الایمان ۳۶۰۳۔ ج ۱

۲۔ شعب الایمان ۳۶۰۳۔ ج ۱

۳۔ شعب الایمان ۳۶۰۳۔ ج ۱

۴۔ شعب الایمان ۳۶۰۳۔ ج ۱

۵۔ شعب الایمان ۳۶۰۳۔ ج ۱



## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں کہتا (مؤلف) ہوں: اس حدیث کی سند میں اسحاق بن کعب بن عمر رحمہ اللہ ہیں۔ ابن حبان نے انھیں ثقات میں ذکر کیا ہے۔ ابن قطن کہتے ہیں کہ یہ مجہول الحال ہیں۔ ان سے سوائے ان کے بیٹے کے کسی نے روایت نہیں کیا۔ ذہبی کہتے ہیں: وہ مستور تابعی ہیں۔ اس حدیث کے کئی شواہد ہیں، جن سے وہ قوی ہو جاتی ہے۔ ان میں سے ایک حضرت انس رحمہ اللہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج قاضی اسماعیل نے (۱) کی ہے۔ دوسری حضرت ابو ہریرہ رحمہ اللہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج احمد (۲) ترمذی (۳) ابن خزیمہ (۴) اور بیہقی (۵) نے (۶) کی ہے؛ اسی طرح اس حدیث کے شواہد میں عمار بن یاسر، عبداللہ بن مسعود، ابن عباس، عبداللہ بن حارث بن جزاء، زبیدی، جابر بن سمرہ اور ہلک بن خویث رحمہم اللہ کی احادیث ہیں، جنھیں امام رحمہم اللہ نے (۷) ذکر کیا ہے۔

### حدیث (۱۹۹)

نبی کریم رحمہ اللہ کا ارشاد ہے کہ رمضان المبارک کی ہر شب و روز میں اللہ کے یہاں (جہنم کے) قیدی چھوڑے جاتے ہیں اور ہر مسلمان کے لئے ہر شب و روز میں ایک دعا ضرور قبول ہوتی ہے۔ (حسن بالمشاہد) (۷)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج بزار نے (۸) (کشف الاستار) کی ہے۔ سند اس طرح ہے: سلیمان بن سیف حرافی از ابو جعفر عقیلی از زہیر لثنی بن معاویہ از محمد بن حماد از ابان از ابو صدیق امام رحمہم اللہ (۹) کہتے ہیں: اس حدیث کو بزار نے روایت کی ہے۔ اس میں ایک راوی ابان بن عیاش ضعیف ہیں، اس حدیث کی شاہد حضرت جابر رحمہ اللہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج ابن ماجہ نے (۱۰) کی ہے۔ سند اور متن حدیث اس طرح ہے: محمد بن عطاء از ابو بکر بن عیاش از امش از ابوسفیان طلحہ بن نافع از جابر قال: ”قال رسول اللہ ﷺ ان اللہ عند کل فطر عتقاء و ذلک فی کل لیلۃ“ اس حدیث کے تعلق سے بصرہ میں کہتے ہیں: اس کی سند کے سب رجال ثقہ ہیں۔ دوسری شاہد حضرت ابو امامہ رحمہ اللہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد نے (۱۱) کی ہے۔ سند اور متن یوں ہے: ابو نعیم از حسین خراسانی از ابو غالب صاحب ابی امامہ از ابو امامہ عن ابی رحمہم اللہ قال: ”ان اللہ

۱۔ فضل احمد اعلیٰ القیمی ص ۱۹۔ ۲۔ مسند احمد ۲/۲۵۲۔ ۳۔ سنن ترمذی ۵/۵۵۰۔ ۴۔ صحیح ابن خزیمہ ۳/۱۶۲۔

۵۔ سنن بیہقی ۲/۳۰۲۔ ۶۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۲، ۱۰/۱۶۲۔ ۷۔ فضائل رمضان ص ۲۰۴۔ ۸۔ مسند بزار ۱/۳۵۷ حدیث نمبر ۹۶۲۔

۹۔ مجمع الزوائد ۳/۱۳۲۔ ۱۰۔ سنن ابن ماجہ ۱۰/۲۳۳۔ ۱۱۔ مسند احمد ۱۵/۲۵۶۔

عزوجل عند کل فطر عطاء“ اس کی سند قوی ہے اور ایک شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج ترمذی (۱) ابن ماجہ (۲) ابن خزیمہ (۳) اور ابن حبان (۴) نے (۴) کی ہے؛ اسی طرح ایک شاہد حضرت ابو ہریرہؓ یا حضرت ابوسعید خدریؓ کی حدیث ہے۔ راوی کو اس میں شک ہو گیا ہے کہ صحابی حضرت ابو ہریرہؓ ہیں، یا ابوسعید خدریؓ۔ اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) اور ابویقیم (۶) نے (۶) کی ہے۔

### حدیث (۲۰۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما ایک مرتبہ مسجد نبوی ﷺ میں معکف تھے۔ آپ کے پاس ایک شخص آیا اور سلام کر کے (چپ چاپ) بیٹھ گیا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے اس سے فرمایا کہ میں تمہیں غمزدہ اور پریشان دیکھ رہا ہوں کیا بات ہے۔ اس نے کہا اے رسول اللہ ﷺ کے بچے کے بیٹے! میں جنگ پریشان ہوں کہ فلاں کا مجھ پر حق ہے اور نبی کریم ﷺ کی قبر اطہر کی طرف اشارہ کر کے کہا: کہ اس قبر والے کی عزت کی قسم! میں اس حق کے ادا کرنے پر قادر نہیں حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا اچھا کیا میں اس سے تیری سفارش کروں۔ اس نے عرض کیا کہ جیسے آپ مناسب سمجھیں۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما یہ سن کر جوتا پہن کر مسجد سے باہر تشریف لائے، اس شخص نے عرض کیا کہ آپ اپنا اعتکاف بھول گئے۔ فرمایا بھولا نہیں ہوں؛ بلکہ میں نے اس قبر والے (ﷺ) سے سنا ہے اور ابھی زمانہ کچھ زیادہ نہیں گذرا (یہ لفظ کہتے ہوئے)۔ ابن عباس رضی اللہ عنہما کی آنکھوں سے آنسو بہنے لگے کہ حضور ﷺ فرما رہے تھے کہ جو شخص اپنے بھائی کے کسی کام میں چلے پھرے اور کوشش کرے اس کے لئے دس برس کے اعتکاف سے افضل ہے اور جو شخص ایک دن کا اعتکاف بھی اللہ کی رضا کے واسطے کرتا ہے، تو حق تعالیٰ شانہ اس کے اور جہنم کے درمیان تین خندقیں آفرمادیتے ہیں، جن کی مسافت آسمان اور زمین کی درمیانی مسافت سے زیادہ چوڑی ہے۔ (حسن البانی رحمہ اللہ) (۷)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج خطیب بغدادی (۸) اور امام بیہقی (۹) دوج بن احمد کے طریق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: دوج بن احمد از حسین بن اوریس از احمد بن خالد خلال از حسن بن بشر از عبد العزیز بن ابی رواد از عطاء؛ اسی طرح اس حدیث کی تخریج ابویقیم نے (۱۰) احمد بن خالد کے طریق سے کی ہے؛ نیز حاکم نے (۱۱) عمر بن عبد العزیز از ابن عباس کے طریق سے کی

۱ سنن ترمذی ۶۸۳ - ۲ سنن ابن ماجہ ۱۲۴۲ - ۳ صحیح ابن خزیمہ ۱۸۸۳ - ۴ صحیح ابن حبان ۳۳۳۵

۵ مسند احمد ۴۳۵۰ - ۶ حلیۃ الاولیاء ۸/۲۵۷ - ۷ فضائل رمضان ص ۵۲ - ۸ تاریخ بغداد ۳/۱۱۲۹ - ۹ مستدرک ۳/۶۰۰

۱۰ شعب الایمان ۵۳۳/۵۳۳ حدیث نمبر ۳۶۹ - ۱۱ تاریخ ص ۸۹/۹۰ - ۱۲ مستدرک ۳/۶۰۰

ہے۔ امام بیہقی (۱) کہتے ہیں: کہ اس حدیث میں ”ضعف ہے“۔ حاکم نے کہا اس حدیث میں کچھ اضافہ کے ساتھ ایک اور سند ہے۔ ذہبی ”تخفیف المسند رک“ میں کہتے ہیں: کہ ہشام متروک ہیں اور محمد بن معاویہ کی وار قطنی نے تکذیب کی ہے۔ اس حدیث کو ابو نعیم (۲) اور ابن ابی الدنیا نے (۳) ابو محمد خراسانی از عبد العزیز بن ابوداؤد کے طریق سے مرفوعاً اختصار کے ساتھ روایت کیا ہے۔ طبرانی نے (۴) اس حدیث کو مرفوعاً نقل کیا ہے۔ ”تاریخ اصحابان“ میں ابو نعیم کے طریق سے بھی یہ روایت مذکور ہے۔ علامہ حلی (۵) کہتے ہیں: اس کی سند جید ہے۔

### حدیث (۲۰۱)

حضرت عبادہ ؓ کہتے ہیں کہ ایک مرتبہ حضور ﷺ نے رمضان المبارک کے قریب ارشاد فرمایا: کہ رمضان کا مہینہ آ گیا ہے، جو بڑی برکت والا ہے۔ حق تعالیٰ شانہ اس میں تمہاری طرف متوجہ ہوتے ہیں اور اپنی رحمت خاص نازل فرماتے ہیں، خطاؤں کو معاف فرماتے ہیں۔ دعاء قبول کرتے ہیں، تمہارے تناس کو دیکھتے ہیں اور ملائکہ سے فخر کرتے ہیں، پس اللہ کو اپنی نیکی دکھاؤ، بد نصیب ہے وہ شخص جو اس مہینہ میں بھی اللہ کی رحمت سے محروم رہ جائے۔ علامہ منذریؒ کے بقول محمد بن قیس کے علاوہ اس حدیث کے سب رجال ثقہ ہیں۔ (۶)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی نے ”معجم کبیر“ میں کی ہے۔ علامہ حلیؒ ”مجمع الزوائد“ میں کہتے ہیں: میں نے کسی ایسے شخص کو نہیں دیکھا، جس نے محمد بن قیس کے حالات زندگی ذکر کئے ہوں۔ (۷) منذریؒ (۸) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے، اس کے سب راوی ثقہ ہیں، مگر محمد بن قیس کے تعلق سے میرے ذہن میں نہ جرح ہے نہ تعدیل۔

### صاحب ”تحقیق المقال“ کا اعتراف

میں (مؤلف) کہتا ہوں: اس حدیث کی سند حاصل کرنے میں ہمیں کامیابی نہیں مل سکی: اس لئے کہ ”مسند عبادہ بن الصامت“ اب تک مفقود ہے۔ محمد بن قیس کو دیگر سے تمیز کرنا مجھے دشوار ہو رہا ہے، ورنہ محمد بن قیس نام کے ایک راوی کے حالات زندگی ابن جریرؒ نے ”تہذیب“ میں اور ذہبیؒ نے ”میزان الاعتدال“ میں ذکر کئے ہیں۔ علامہ حلیؒ نے ابن نجار کی طرف اسے منسوب کیا ہے۔ (۹)

## حدیث (۲۰۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ حج میں خرچ کرنا جہاد میں خرچ کرنے کی طرح سے ہے، ایک روپیہ کا بدلہ سات سو روپے ہے۔ (حسن بالشواہد) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) ابن ابی عاصم (۳) اور امام بیہقی (۴) نے کئی طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "ابو عروہ و صراح بن عبداللہ از عطاء ابن سائب از ابو زہیر از عبد اللہ بن بریدہ"۔ نیز امام بیہقی (۵) اور ابن عساکر نے "الأربعین فی الحث علی الجہاد" میں عطاء سے دو طرق سے تخریج کی ہے اور اس میں ایک راوی ابو زہیر ہیں، جو کہ حرب بن زہیر ضعی ہیں۔ امام بخاری اور ابن ابی حاتم نے ان کے حالات زندگی لکھے ہیں؛ لیکن ان دونوں نے ابو زہیر کے سلسلہ میں کسی کی جرح یا تعدیل نقل نہیں کی ہے۔ ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے اس حدیث کی سند اور متن میں اختلاف پایا جاتا ہے۔ حدیث کے راوی عطاء بن سائب اختلاف کا شکار ہو گئے اور اس تعلق سے اختلاف بھی کیا گیا ہے۔

اس حدیث کی ایک شاہد حضرت انس رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج بزار (۶) (کشف الاستار) نے مقولہ کی ہے، بخاری (۷) اور طبرانی (۸) نے مرفوعاً تخریج کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد نے (۹) کی ہے۔ تیسری شاہد امام معقل اسدیہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج احمد نے (۱۰) کی ہے اور یہ صحیح حدیث ہے۔

## حدیث (۲۰۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ حجر اسود جب جنت سے دنیا میں اتارا گیا، تو وہ دودھ سے زیادہ سفید تھا، آدمیوں کی خطاؤں نے اس کو کالا کر دیا۔ (حدیث کا پہلا حصہ حسن بالشواہد ہے اور عطاء راوی کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے)۔ (۱۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۲) امام نسائی (۱۳) ابن عدی (۱۴) اور بیہقی (۱۵) نے کی ہے۔ حجر اسود کے سلسلہ

۱۔ فضائل ج ۲۲۔ ۲۔ مسند ۵/۳۵۰۔ ۳۔ کتاب الجہاد ص ۷۹۔ ۴۔ ابن ابی شیبہ ج ۳/۳۲۲۔ ۵۔ سنن بیہقی ۳/۱۲۱۵۔

۶۔ مسند بزار ۱۲۲۳۔ ۷۔ الترغیب ۳/۱۳۳۔ ۸۔ مجمع ۵/۵۹۹۰۔ ۹۔ مسند ۱۳/۹۷۱۔ ۱۰۔ مسند ۴/۲۵۵۔ ۱۱۔ فضائل ج ۸۰/۸۰۔

۱۲۔ مسند ۱/۲۴۹، ۲۴۹، ۲۴۹۔ ۱۳۔ سنن نسائی ۵/۲۲۹۔ ۱۴۔ اکمل ۹/۶۷۹، ۶۷۹، ۶۷۹۔ ۱۵۔ شعب الایمان ۳۳/۳۰۳۔



بھول کہا ہے۔ (۱)

اس باب میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی مرفوع حدیث ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے: "العازي في مسيل الله والحاج والمعتمر وفد الله دعاهم فأجابوه وسألوه فأعطاهم" اس کی تخریج ابن ماجہ (۲) ابن حبان (۳) اور طبرانی (۴) نے (۵) عمران بن عوفہ از عطاء بن سائب از مجاہد کے طریق سے کی ہے۔ بصوری (۶) کہتے ہیں: اس کی سند حسن ہے اور عمران مختلف فیہ راوی ہیں۔

## صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: عمران صالح الحدیث ہیں؛ البتہ ان کے شیخ عطاء غلط ہیں۔ (آخر میں حافظہ بگڑ گیا تھا) نیز اس باب میں حضرت جابر رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج بزار نے (۷) (کشف الاستار) کی ہے۔ علامہ حینی (۸) کہتے ہیں: "اس حدیث کے رواۃ ثقہ ہیں"۔ اس باب کی ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی ہے، جس کی تخریج ابن عدی نے (۹) اور تمام نے (۱۰) کی ہے۔ اس کی سند میں ابو حمید راوی ضعیف ہیں۔ کثیر از سمیل بن ابی صالح از ولید خود کے طریق سے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی مرفوع حدیث ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے: "وفد الله ثلاثة العازي والحاج والمعتمر" جس کی تخریج امام نسائی (۱۱) ابن خزیمہ (۱۲) ابن حبان (۱۳) حاکم (۱۴) اور ابونعیم نے "حلیۃ الاولیاء" میں کی ہے۔ حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط مسلم قرار دیا ہے اور ذہبی نے اس پر سکوت کیا ہے۔

حدیث (۲۰۵)

حضرت جابر رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں: کہ حاجی ہرگز فقیر نہیں ہو سکتا۔ (حسن بالمصابح) (۱۵)

## تخریج

امام طبرانی (۱۵) اور بزار نے (۱۶) (کشف الاستار) محمد بن المنکدر کے دو طرق سے اس حدیث کی تخریج کی ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں۔ طبرانی کی سند میں ایک راوی شریک بن عبداللہ القاضی نجفی ہیں اور بزار کی روایت میں محمد بن ابی حمید

۱۔ تقریب ۲۸۴۔ ۲۔ سنن ابن ماجہ ۲۸۹۳۔ ۳۔ مجمع ابن حبان ۹۱۳۔ ۴۔ بحکم کبیر ۳۳۳/۱۳۔ ۵۔ الزوائد ۱۸۲/۳۔

۶۔ مسند بزار ۱۵۳۔ ۷۔ مجمع الزوائد ۲۸۱/۳۔ ۸۔ الکامل ۳۲۳/۳۔ ۹۔ القوائد ۴/۴۔

۱۰۔ سنن نسائی ۳۱۲۱، ۳۱۲۵۔ ۱۱۔ مجمع ابن خزیمہ ۱۵۱۱۔ ۱۲۔ مجمع ابن حبان ۹۶۵۔ ۱۳۔ مسند ک ۳۶۱/۱۔

۱۴۔ لسان الکلیج ج ۲۳۔ ۱۵۔ تلمذہ: ۱۸۳/۳، ۱۸۴/۱ حدیث نمبر ۱۶۷۷ (مجمع البحرین)۔ ۱۶۔ مسند بزار ۱۷/۲۔

راوی ضعیف ہیں۔

## حدیث (۲۰۶)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ: ملتزم ایسی جگہ ہے، جہاں دعاء قبول ہوتی ہے، کسی بندہ نے وہاں ایسی دعا نہیں کی جو قبول نہ ہوئی ہو۔ (محمد بن ادریس الشافعی سے منقول ہے کہ اس کے رجال ثقہ ہیں)۔ (۱)

## تخریج

زبیدی (۲) کہتے ہیں: ”ہمارے لئے ایک حدیث مسلسل واقع ہوئی، جس کو ہم نے اپنے شیخ سید عمر بن احمد بن عقیل حسینی کفی سے روایت کیا ہے۔ یہ کہہ کر پھر انھوں نے سند ذکر کرتے ہوئے فرمایا: محمد بن ادریس الشافعی از سفیان از عمرو بن دینار از ابن عباس بیان کیا۔“ اس طرح انھوں نے مرفوع حدیث ذکر کی، پھر حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا: ”فلو اللہ ما دعوت اللہ عز وجل فیہ قط إلا أجابنی“ یعنی بخدا میں نے حج میں جب بھی کوئی دعاء کی اللہ تعالیٰ نے اسے قبول فرمایا، اسی طرح عمرو بن دینار کہتے ہیں: ”جب سے میں نے یہ حدیث سنی جب بھی کوئی معاملہ درپیش آیا، میں نے دعاء کی اور اللہ نے میری دعاء قبول فرمائی۔“ اسی طرح بعد کے جتنے راوی ہیں سب نے یہی بات کہی (جو کہ حدیث مسلسل کی علامت ہے)۔ زبیدی نے کہا: کہ عمرو بن دینار از ابن عباس کی روایت سے یہ حدیث حسن غریب ہے۔ اس حدیث کی تائید حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی موقوف حدیث سے ہوتی ہے، جس کی تخریج فاکہائی نے (۳) ابو ذر از عباد از ابن عباس کے طریق سے کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔ زبیدی نے (۴) ابو ذر از ابن عباس کے طریق سے اس کے قریب قریب روایت کی ہے، مگر اس حدیث کی سند میں بیہقی نے مجاہدہ ذکر نہیں کیا۔

اس حدیث کی ایک شاہد حضرت عبداللہ بن عمرو بن العاص رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج از ربیع نے (۵) کی ہے۔ جز ربیع نے ”حسن حسین“ میں بھی اسے ذکر کیا ہے۔

## حدیث (۲۰۷)

ابن عمر رضی اللہ عنہما حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں کہ: جس شخص نے میری قبر کی زیارت کی، اس کے لئے میری شفاعت ضروری ہوگئی ہے۔ (حسن بالمشاہد) (۱)

۱۔ فضائل ج ۱ ص ۸۱۔ ۲۔ الاحناف ۳/ ۵۹۹۔ ۳۔ اخبار مکتبہ ۱/ ۱۶۵۔ ۴۔ سنن بیہقی ۵/ ۱۶۴۔

۵۔ اخبار مکتبہ ۳/ ۳۵۰۔ ۶۔ فضائل ج ۱۔

## تخریج

موسیٰ بن ہلال عبدی از عبید اللہ بن عمران نافع کے طریق سے دارقطنی (۱) و دارقانی (۲) بنیعی (۳) ابن عدی (۴) اور عقیلی (۵) نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ نیز اس کی تخریج بزار نے (۶) (کشف الاستار) عبد الرحمن بن زید از والد خود از ابن عمر کے طریق سے کی ہے۔

حافظ ابن حجر (۷) کہتے ہیں اس حدیث کے راویوں میں ایک موسیٰ بن ہلال ہیں، جن کے بارے میں ابو حاتم کہتے ہیں کہ وہ مجہول ہیں، یعنی مجہول الحدیث ہیں۔ ابن خزیمہ نے ”صحیح ابن خزیمہ“ میں انہی کے طریق سے یہ حدیث روایت کی ہے اور یوں کہا ہے کہ اگر یہ صحیح ہے تو دلی میں اس کی سند ہے، پھر انھوں نے راجح یہ قرار دیا کہ یہ عبد اللہ بن عمر مکر کی ہے، جو ضعیف ہیں نہ کہ عبید اللہ بن عمر صفر کی ہے جو کہ ثقہ ہیں، نیز اس بات کی بھی صراحت کی کہ ثقہ راوی اس جیسی منکر روایت نہیں کرے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں، جہاں تک موسیٰ بن ہلال کا تعلق ہے، تو ان سے امام احمد بن حنبل، محمد ابن جابر بخاری، محمد بن اسماعیل الدیلمی، ابوالامیہ محمد بن ابراہیم طریطی، عبید بن محمد الوراق، فضل بن اہل اور جعفر بن محمد ابو وری رحمہم اللہ نے روایت کیا ہے۔ کسی راوی سے دو راویوں کا روایت کرنا جہالتِ اعمین کو دفع کر دیتا ہے، تو سات راویوں کے روایت کرنے سے جہالت کیسے ختم نہ ہوگی اور اگر جہالت سے جہالت فی الوصف مراد ہے، تو موسیٰ بن ہلال سے امام احمد کا روایت کرنا موسیٰ بن ہلال کی شان کو بلند کرتا ہے، اس لئے کہ امام ابن تیمیہؒ نے ”الرد علی الکفری“ میں اس کی تخریج کی ہے۔ امام احمد ثقہ راوی ہی سے روایت کرتے ہیں۔ ابن عدی موسیٰ بن ہلال کے تعلق سے کہتے ہیں: ”میں سمجھتا ہوں کہ ان میں کوئی مضائقہ نہیں، نیز ان کے بارے میں ”میزان الاعتدال“ میں کہا ہے کہ وہ ”صالح الحدیث“ ہیں۔

میں نے موسیٰ بن ہلال کی روایت کے متعدد متابعات اور شاہد پائے ہیں؛ جیسا کہ امام سبکیؒ نے (۸) ذکر کیا ہے اور پھر کہا: اس سے یہ واضح ہو جاتا ہے کہ اگر اس حدیث کی صحت میں نزاع کیا بھی جائے، تو اس حدیث کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ وہ حسن ہو، پھر انھوں نے کہا: موسیٰ بن ہلال کا کم سے کم درجہ یہ ہے کہ وہ اس صفت سے متصف ہو اور ان کی حدیث اس مرتبہ کی ہو، جہاں تک ابو حاتم کا موسیٰ بن ہلال کو مجہول قرار دینے کی بات ہے تو ان کے مجہول قرار لینے سے حدیث کو ضعیف نہیں قرار



دی جا سکتا: اس لئے کہ ابو حاتم نے صحیحین کے بہت سے ایسے راویوں کو بھی مجہول قرار دیا ہے، جنہیں قابل احتجاج سمجھا جاتا ہے۔ سیوطی نے ایسے راویوں میں سے (۹۰) کا ذکر (۱) کیا ہے، ابو حاتم نے تو بعض صحابہ کو بھی مجہول قرار دیا ہے! چنانچہ حافظ (۲) انہن چارہ سے ترجمہ (حالات زندگی) میں کہتے ہیں ابو حاتم نے بہت سے صحابہ کو مجہول راویوں کی عبارت سے تعبیر کیا ہے۔ امام حاکمی (۳) کہتے ہیں، حاتم کا کسی کے متعلق مجہول کہنے کا یہ مطلب نہیں ہے کہ اس سے صرف ایک ہی راوی نے روایت کیا ہے۔ (جیسا کہ مجہول کی تعریف ہے) اس لئے وہ رواہ بن یزید ثقفی کو مجہول کہتے ہیں؛ جبکہ ان سے پوری ایک جماعت نے روایت کیا ہے۔

اب رہا اختلاف عبداللہ اور عبید اللہ کا تو امام سبکی نے (۴) اس کو ترجیح دی ہے کہ یہ عبید اللہ کی روایت ہے اور کہا کہ سنن دارقطنی اور دیگر کتابوں کے قابل اعتماد متعدد نسخوں میں اسی طرح ہے؛ لیکن ابن خزیمہ نے عبداللہ کی روایت ہونے کو راجح کہا ہے اور عبید اللہ ضعیف ہیں۔

میں (مؤلف) کہتا ہوں، دوسرے راوی کے ساتھ ملا کر امام مسلم نے عبداللہ کی روایت لی ہے۔ امام احمد نے کہا کہ وہ صالح ہے۔

ابو حاتم کہتے ہیں: ”میں نے احمد بن حنبل کو عبداللہ کی تعریف کرتے دیکھا“۔ یحییٰ بن معین کہتے ہیں: ”لیس بہ ہامس“ کوئی حرج نہیں ہے۔ ان کی حدیث لکھی جائے گی اور انھوں نے کہا کہ عبداللہ نافع سے روایت کرنے میں صالح ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں: ”لا بأس بہ صدوق“ ان میں کوئی حرج نہیں وہ صدوق ہیں۔ میں کہتا ہوں کہ عبداللہ حسن الحدیث ہیں، بالخصوص نافع سے روایت کرنے میں۔ امام سبکی (۵) بحث کے اختتام پر کہتے ہیں، اس حدیث کی سند کے سلسلہ میں چند مباحث ہیں۔ پہلی بحث اس بات کی تحقیق میں کہ حدیث عبید اللہ کی روایات میں سے ہے اور عبداللہ سے نقل کی گئی روایت پر اس کو ترجیح ہے۔ دوسری بحث یہ کہ یہ روایت عبداللہ اور عبید اللہ دونوں سے مروی ہے۔ تیسری بحث یہ کہ علی بن سلیم النضول اگر مان بھی لیا جائے کہ یہ عبداللہ ہی کی روایت ہے، تب بھی یہ حدیث حسن کی قسم میں داخل ہے۔ چوتھی بحث یہ کہ اگر یہ فرض کر لیا جائے کہ یہ حدیث اس طریق سے ضعیف ہے، تب بھی اس قسم کی کئی ضعیف احادیث کا مجتمع ہونا انھیں قوی بنا دیتا ہے۔ اور انھیں حسن کے مرتبہ تک پہنچا دیتا ہے۔

امام ذہبی کہتے ہیں اس حدیث کے پورے طرق میں لین ہے، لیکن بعض طرق دوسرے بعض کو تقویت پہنچاتے ہیں: اس لئے کہ ان طرق کے رواۃ میں کوئی متہم بالکذب نہیں ہے۔ ذہبی کہتے ہیں: کہ ان طرق میں سند کے اعتبار سے سب

سے جید طریق حضرت عاقلؓ کی حدیث ہے، جس کا متن یوں ہے: ”من رآنی بعد موتی فکانما رآنی فی حیاتی“ اس حدیث کی تخریج ابن عساکرؒ اور دیگر حضرات نے کی ہے۔ ابن السکن عبدالحقؒ، نسکی اور ائمہ کی ایک جماعت نے اسے صحیح قرار دیا ہے؛ چنانچہ حافظ ملاطی قاریؒ ”شرح الشفاء“ میں کہتے ہیں: ”ائمہ حدیث کی ایک جماعت نے اس حدیث کو صحیح قرار دیا ہے“۔ تفاسی (۱) کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ذہبیؒ نے روایت کیا ہے اور اسے حسن کہا ہے“۔ سیوطیؒ (۲) کہتے ہیں۔ اس حدیث کے کئی طرق اور شواہد ہیں، جن کے پیش نظر ذہبیؒ نے اسے حسن کہا ہے۔

# کتاب الزکاة

حدیث (۲۰۸)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ قیامت کے دن آدمی کے دونوں قدم اس وقت تک (محاسبہ کی جگہ سے) نہیں ہٹ سکتے، جب تک پانچ چیزوں کا مطالبہ نہ ہو جائے (اور ان کا معقول جواب نہ ملے) اپنی عمر کس کام میں خرچ کی، اپنی جوانی کس چیز میں خرچ کی، مال کہاں سے کمایا اور کہاں خرچ کیا، اپنے علم پر کیا عمل کیا۔ (حسن بالمشاہدہ) (۱)

## تخریج

حصین بن نمیر از حصین بن قیس از عطاء از ابن عمر کے طریق سے اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۲) ابو یوسف (۳) طبرانی (۴) آجری (۵) ابن عدی (۶) بیہقی (۷) ابن مبارک (۸) خطیب بغدادی (۹) اور ابن خیار (۱۰) نے کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: ”یہ حدیث غریب ہے! اس لئے کہ ابن مسعود سے یہ حدیث صرف حصین بن قیس روایت کرتے ہیں۔ حصین بن حدیث میں اپنے حافظ کی وجہ سے ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔“

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ذہبی (۱۱) کہتے ہیں: احمد نے کہا: ”حصین متروک ہیں“۔ حافظ ابن حجر (۱۲) کہتے ہیں: کہ وہ ”متروک“ ہیں ابو زرہ اور ابن معین نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ نسائی کہتے ہیں کہ وہ ثقہ نہیں ہیں اور کبھی انہوں نے متروک کہا۔ دارقطنی نے بھی انہیں متروک کہا۔

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: معاذ بن جبل، ابو ہریرہ، سلمیٰ، ابن عباس اور ابو الدرداء وغیرہ صحابہ رضی اللہ عنہم کی روایات اس

- |                          |                              |                            |  |
|--------------------------|------------------------------|----------------------------|--|
| ۱۔ فضائل صحابہ ص ۳۳۱۔    | ۲۔ سنن ترمذی ص ۳۶۶۔          | ۳۔ مسند ابی یوسف ص ۵۲۵۔    | ۴۔ مجمع البحرین ص ۱۰/۸۱۰ اور مجمع البحرین ص ۲۶۸/۳۶۹۔ |
| ۵۔ مناقب العلماء ص ۱۳۱۔  | ۶۔ الکامل ص ۳۵۳/۳۔           | ۷۔ مشعب الاثر ص ۵۸۶/۳۔     | ۸۔ کتاب الزکوٰۃ ص ۱۷۷۔                               |
| ۹۔ تاریخ بغداد ص ۳۳۰/۱۲۔ | ۱۰۔ ذیل تاریخ بغداد ص ۱۷۶/۳۔ | ۱۱۔ میزان الاعتدال ص ۲۰۳۳۔ | ۱۲۔ تقریب ص ۳۴۳۔                                     |

حدیث کی شواہد ہیں۔ حضرت معاذ بن جبل ؓ کی حدیث کی تخریج طبرانی (۱) خطیب (۲) ابن جمیع (۳) ابن عساکر (۴) آجری (۵) اور بیہقی نے (۶) کی ہے اور اس کی سند میں لین ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۷) ابن عبد البر (۸) ہناد (۹) دارمی (۱۰) اور بزار نے (۱۱) (کشف المستور) سلیم کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عیث بن ابی سلیم از عدی از صناجی موقوفاً" اس کے راوی لیث ضعیف ہیں۔ امام حثی (۱۲) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور بزار نے بھی اس جیسی حدیث روایت کی ہے اور طبرانی کے رجال صحیح کے رجال ہیں سوائے صامت بن معاذ و عدی بن عدی الکندی کے، مگر یہ دونوں ثقہ راوی ہیں۔ حضرت ابو بزرہ اسلمی ؓ کی حدیث کی تخریج دارمی (۱۳) ترمذی (۱۴) اور ابویہقی نے (۱۵) کی ہے۔ اور ترمذی نے اسے حسن صحیح کہا ہے۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج طبرانی نے (۶) کی ہے۔ حثی (۱۷) کہتے ہیں: اس کی سند میں حسین بن حسن اشقر راوی بہت ضعیف ہے، یہ سلف کو برا بھلا کہتے ہیں؛ مگر اس کے باوجود ابن حبان نے انھیں ثقہ کہا ہے۔ حضرت ابودرداء ؓ کی حدیث کی تخریج طبرانی نے "معجم اوسط" میں کی ہے حثی (۱۸) کہتے ہیں: اس میں ایک راوی ابوبکر داہری بہت ضعیف ہیں۔

## حدیث (۲۰۹)

حضرت ابوسعید خدری ؓ حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ جس کے پاس صدقہ کرنے کو کچھ نہ ہو، وہ یوں دعاء مانگا کرے (اللهم صل علی محمد عبدك الخ) اے اللہ! درود بھیج محمد ﷺ پر جو تیرے بندے ہیں اور تیرے رسول ہیں اور رحمت بھیج مومن مرد اور مومن عورتوں پر اور مسلمان مرد اور مسلمان عورتوں پر۔ پس یہ دعاء اس کے لئے ذکوۃ یعنی صدقہ کے قائم مقام ہے اور مومن کا پیٹ کسی خیر سے کبھی نہیں بھرتا یہاں تک کہ وہ جنت میں پہنچ جائے۔ (حسن بالشواہد) (۱۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۲۰) اور امام بخاری نے (۲۱) دو طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن ابن

۱۔ معجم کبیر ۲/۱۰۰۔ ۲۔ جامع ص ۲۸۱ تاریخ بغداد ۳/۳۱۱۔ ۳۔ انکشاف ماہل ۲/۲۔ ۴۔ جزء ۵ من لا یعمل بعلمہ ص ۳۱۱۔

۵۔ اتفاق اصحاب ۱۱۳۔ ۶۔ المدخل ۳۲۹، شیبہ ابی بن ۲/۲۸۶۔ ۷۔ مصنف ابن ابی شیبہ ۱۳/۳۲۶۔ ۸۔ جامع بیان العلم ۲/۲۔

۹۔ کتاب الزہد ۲۳۳۔ ۱۰۔ سنن دارمی ۱/۱۳۵۔ ۱۱۔ معجم الزہد ۱۰/۳۳۹۔ ۱۲۔ سنن دارمی ۱/۱۳۵۔

۱۳۔ سنن ترمذی ۳۶۱۔ ۱۴۔ معجم کبیر ۱۱/۱۰۲۔ ۱۵۔ معجم الزہد ۱۰/۳۳۹۔ ۱۶۔ معجم الزہد ۱۰/۳۳۹۔

۱۷۔ تفصیل حدیث ص ۱۷۰۔ ۱۸۔ معجم ابن حبان ۳/۱۵۵۔ ۱۹۔ ادب المفرد ص ۶۴۰۔

وہب قال۔ احبرني عمرو بن الحارث أن دراجاً حدثه أن أبا الهيثم حدثه“ امام بخاری کی روایت میں ”لابشيع المؤمن“ کے بغیر ہے۔ اس حدیث کی سند اس کے راوی دراج کے ضعف کی وجہ سے ضعیف ہے؛ جبکہ دراج ابو ایہثم سے روایت کریں۔ اس حدیث کو کوثنی نے (۱) ”لابشيع“ کے بغیر ذکر کیا ہے اور وہ کہتے ہیں۔ اس حدیث کو ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہ ؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج ابن ابی شیبہؒ نے (۲) کی ہے۔ اس حدیث کے دوسرے حصہ کی تخریج امام ترمذیؒ نے (۳) ابن وہب کے طریق سے کی ہے۔ دراج کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے، امام ترمذیؒ نے اسے حسن کہا ہے۔

### حدیث (۲۱۰)

حضور اقدس ﷺ نے ایک مرتبہ ارشاد فرمایا کہ میں تمہیں بہترین صدقہ بتاتا ہوں۔ تیری وہ لڑکی جو لوٹ کر تیرے ہی پاس آگئی اور اس کے لئے تیرے سوا کوئی کمانے والا نہ ہو (ایسی لڑکی پر جو بھی خرچ کیا جائے گا، وہ بہترین صدقہ ہوگا) (اس کے سبب رجال ثقہ ہیں)۔ (۴)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاریؒ نے (۵) ابن ماجہؒ (۶) طبرانیؒ (۷) اور حاکمؒ نے (۸) کئی طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”موسیٰ بن علی قال: سمعت أبي يذکر عن سراقه“ دوسری سند جو طبرانی میں ہے، اس میں یہ ذکر ہے: ”سمعت أبي يحدث عن سراقه“۔

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ نے (۹) بھی کی ہے۔ سند یوں ہے: امام احمدؒ کہتے ہیں: ”حدثنا عبد الله بن يزيد قال: حدثنا موسى بن علي قال: سمعت أبي يقول بلغني عن سراقه بن مالك“ اس کے بعد انھوں نے حدیث ذکر کی۔

امام بخاریؒ نے (۱۰) بھی اس کی تخریج کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”حدثنا عبد الله بن صالح قال: حدثنا

- |                      |                           |                     |                     |
|----------------------|---------------------------|---------------------|---------------------|
| ۱ مجمع الزوائد ۱/۱۶۷ | ۲ مصنف ابن ابی شیبہ ۲/۱۷۵ | ۳ سنن ترمذی ۲۲۸۶    | ۴ فضائل صدقات ص ۳۷۷ |
| ۵ الاواب المردم ص ۸۱ | ۶ سنن ابن ماجہ ۳۲۶۷       | ۷ سنن ابن ماجہ ۶۵۹۲ | ۸ مستدرک ۷/۱۷۳      |
| ۹ مستدرک ۳/۷۷۵       | ۱۰ الاواب المردم ص ۸۰     |                     |                     |

موسیٰ ابن علی عن ابيه ان النبي ﷺ قال لسراقة بن جعشم "مخبر انھوں نے حدیث کو مرسلہ ذکر کیا۔ امام بیہقی کہتے ہیں: اس سند کے رجال ثقہ ہیں؛ مگر علی بن رباح کا سماع سراقة بن مالک سے ثابت نہیں ہے۔ اس حدیث کو ابو بکر بن ابی شیبہ نے اپنی مسند میں اسی سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔ اور ابو یعلیٰ موصلیٰ نے بھی اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔ سند اس طرح ہے۔ "عبد اللہ بن المبارک از موسیٰ بن علی" پھر پوری سند ذکر کی ہے۔ (۱)

### حدیث (۲۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں: جب قرآن پاک میں آیت شریفہ "والذین یکنزون الذہب والفضة ولا ینفقونها فی سبیل اللہ" النخ نازل ہوئی، تو صحابہ کرام ؓ پر یہ آیت بہت شاق ہوئی۔ حضرت عمر ؓ نے فرمایا کہ اس مشکل کو میں حل کروں گا۔ حضرت عمر ؓ یہ فرما کر حضور ﷺ کی خدمت میں تشریف لے گئے اور وہاں حاضر ہو کر عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ یہ آیت تو لوگوں پر بڑی شاق ہو رہی ہے۔ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ تعالیٰ نے زکوٰۃ اس لئے فرض کی ہے، تاکہ بقیہ مال کو عمدہ اور طیب بنادے اور میراث تو آخر اسی وجہ سے فرض ہوئی کہ مال بعد میں باقی رہے۔ حضرت عمر ؓ نے خوشی میں اللہ اکبر فرمایا: پھر حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ میں بہترین چیز خزانے کے طور پر رکھنے کی بتاؤں، وہ عورت ہے جو نیک ہو کہ جب خاوند اس کو دیکھے، تو اس کی طبیعت خوش ہو جائے اور جب اس کو کوئی حکم کرے، تو وہ اطاعت کرے اور جب وہ کہیں چلا جائے، تو وہ عورت (خاوند کی متروکہ چیزوں) کی حفاظت کرے (جس میں اپنی عفت بھی داخل ہے) (اس کے رجال ثقہ ہیں)۔ (۲)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ابوداؤد (۳) اور حاکم نے (۴) یحییٰ بن یعلیٰ محاربى کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن یحییٰ بن یعلیٰ المحاربى قال: حدثنا ابي قال: حدثنا غيلان عن جعفر بن ابياس عن معاهد" حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط الشیخین قرار دیا ہے۔ ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ ابو یعلیٰ (۵) اور بیہقی نے (۶) یحییٰ کی سند سے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ "عن یحییٰ بن یعلیٰ عن ابيه عن غيلان عن عثمان ابي اليقظان عن جعفر بن ابياس" ہے۔ اس میں ابو یقظان ضعیف ہیں۔

## حدیث (۲۱۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اللہ جل شانہ نے دولت مندوں پر ان کے مالوں میں اتنی مقدار کو فرض کر دیا ہے، جو ان کے فقراء کو کافی ہے اور بھوکے شکمے ہونے کی حالت میں ان کو کوئی قابل لحاظ تکلیف نہ پہنچے، مگر ان کے فنی اسے فریضہ کو روکتے ہیں، یعنی پورا دانا نہیں کرتے، غور سے سن لو! کہ حق تعالیٰ شانہ ان دولت مندوں سے سخت محاسبہ فرمائیں گے اور فرض کی کوتاہی پر سخت عذاب دیں گے۔ (اس حدیث کا موقوف ہونا زیادہ صحیح ہے)۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی نے (۲) ثابت بن محمد زاهد کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”ثابت بن محمد زاهد از عبد الرحمن بن محمد بخاری از حرب بن سرتج مضری از ابو جعفر محمد بن علی از محمد بن الحنفیہ“، ”ثبی“ کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ”معجم صغیر“ اور ”معجم اوسط“ میں طبرانی نے روایت کیا ہے۔ اس حدیث کی روایت کرنے میں ثابت بن محمد زاهد متفرد ہیں۔“

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”ثابت صحیح کے رجال میں ہیں اور اس کے بقید رجال بھی ثقہ قرار دیئے گئے ہیں۔“ امام منذریؒ کہتے ہیں: ”اس حدیث کو طبرانی نے ”معجم اوسط“ اور ”معجم صغیر“ میں روایت کیا ہے اور اس حدیث کی روایت میں ثابت بن محمد زاهد متفرد ہیں۔“ (۳) ان کے تعلق سے حافظ منذریؒ کہتے ہیں: کہ ثابت بن محمد زاهد ثبت، ثقہ اور صدوق ہیں۔ ان سے امام بخاریؒ اور دیگر نے روایت کیا ہے اور اس کے بقید راویوں میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، نیز ثابت نے اس حدیث کو حضرت علیؓ سے موقوفاً بھی روایت کیا ہے اور وہ صحت کے زیادہ مشابہ ہے۔ (۴) اس حدیث کو ابوالفیضؒ نے بھی حسین بن علی از محمد بن حنفیہ کے طریق سے روایت کیا ہے۔ (۵) ابوالفیضؒ کہتے ہیں: کہ محمد بن حنفیہ کے طریق سے یہ حدیث غریب ہے۔ پس یہ حدیث اس طریق سے جانی جاتی ہے، اس کے علاوہ اس حدیث کو امام شافعیؒ (۶) خطیب بغدادیؒ (۷) اور شمریؒ نے (۸) عبد اللہ از محمد بن علی از ولید خود از محمد بن حنفیہ کے طریق سے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں تالف ہے۔

۱۔ فتاویٰ صدقات، ج ۱، ص ۲۳۲۔ ج معجم صغیر، ۱/۲۲، معجم اوسط، ۳/۸۷، حدیث نمبر ۱۳۳۵۔ ج مجمع الزوائد، ۲/۲۱۳۔

۲۔ الترغیب والترہیب، ۵۳۸/۱۔ ج طحاوی، ۳/۸۷۔ ج فیضانِ نبوی، ۳۵۔ ج تاریخ بغداد، ۵/۳۰۹، ۳۰۹/۱۔ ج ابی الی، ۲/۷۷۔

# کتاب الادب

حدیث (۲۱۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: بلاشبہ قیامت میں لوگوں میں سب سے زیادہ مجھ سے قریب وہ شخص ہوگا، جو سب سے زیادہ مجھ پر درود بھیجے۔ (حسن بالمعابد) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۲) خطیب بغدادی (۳) اور ابن حبان (۴) ابو بکر بن ابی شیبہ کے طریق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: "ابو بکر بن ابی شیبہ قال: حدثنا خالد بن مخلد قال: حدثنا موسى بن يعقوب الزمعي قال: حدثنا عبد الله بن كيسان قال: حدثنا عبد الله بن شداد بن الهاد عن أبيه" اس کی تخریج ابن عدی نے عمرو بن معمر عمری از خالد بن مخلد کے طریق سے کی ہے۔ (۵) اسی طرح اس کی تخریج امام ترمذی (۶) امام بخاری (۷) اور بغوی (۸) نے دو طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن محمد بن خالد بن عثمة عن موسى بن يعقوب عن عبد الله بن كيسان عن عبد الله بن شداد عن ابن مسعود" (اپنے والد کے واسطے کے بغیر) عباس بن ابی شبلہ نے ان کی متابعت کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عباس بن ابی شبلہ از موسیٰ زعمی از عبد اللہ بن کيسان از شہ بن عبد اللہ از ابن مسعود" اسی طریق سے تخریج بخاری نے (۹) کی ہے؛ نیز اس حدیث کی متابعت قاسم بن ابی زیاد نے بھی کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "قاسم بن ابی زیاد عن عبد الله بن كيسان عن سعيد المقبري عن عتبة بن عبد الله عن ابن مسعود"۔

اس حدیث کی شاہد ابوامامہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام بیہقی نے کی ہے۔ (۱۰) امام منذریؒ کہتے ہیں: اس حدیث کو بیہقی نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے؛ مگر کھول کا ابوامامہؓ سے سماع ثابت نہیں۔ (۱۱) حافظ بن حجرؒ کہتے ہیں: کہ اس کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں۔ (۱۲)

|   |  |
|---|--|
| ۱۔ فضائل درود ص ۱۵۔ ج ۱ تاریخ الکبیر ۵/۱۷۷۔ | ۲۔ شرف صحابہ الحدیث حدیث نمبر ۶۳۔ ج ۱ معجم ابن حبان ۹۱۱۔ |
| ۳۔ الکامل ۲۳۲/۶۔ ج ۱ سنن ترمذی ۳۸۳۔         | ۴۔ شرف صحابہ ۶۸۲۔  |
| ۵۔ تاریخ الکبیر ۵/۱۷۷۔ ج ۱ سنن بیہقی ۲۲۸/۳۔ | ۶۔ الترقیب والترجیب ۳۳۳/۳۔ ج ۱ فتح الباری ۱۱/۱۶۷۔        |



## حدیث (۲۱۴)

حضرت ابو ہریرہؓ سے منقول ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا: جو شخص مجھے سلام کرتا ہے، تو اللہ تعالیٰ میری رُوح لوٹا دیا کرتا ہے، تاکہ میں اُس کے سلام کا جواب دوں۔

اس کی سند جید ہے (شرطیکہ یزید بن عبد اللہ کا سامع ابو ہریرہؓ سے ثابت ہو) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) امام ابو داؤد (۳) اور امام بیہقی (۴) نے عبد بن یزید مقلی کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن عبد اللہ بن یزید المقلی قال: حدثنا حيوۃ عن أبي صخر حميد بن زياد عن يزيد بن عبد اللہ بن قسيط"۔

طبرانی نے بکر بن کبل الدمیاطی کے طریق سے روایت کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "بکر بن صهل الدمیاطی عن مهيدي بن جعفر الرملة عن عبد اللہ بن يزيد الأسكندراني عن حيوۃ بن شريح"۔ (۵)

## حدیث (۲۱۵)

حضرت ابو داؤدؓ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے: کہ جو شخص صبح اور شام مجھ پر دس دس مرتبہ درود شریف پڑھے، اس کو قیامت کے دن میری شفاعت پہنچ کرے گی۔

(بیہقی کے بقول اس کے تمام رجال ثقہ ہیں، "مجم کبیر" میں مجھے یہ حدیث مل نہ سکی)۔ (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی نے کی ہے؛ چنانچہ بیہقی کہتے ہیں "طبرانی نے اس حدیث کی دو سندوں سے روایت کیا ہے اور ان میں سے ایک سند جید ہے، اس کے رجال ثقہ قرار دیئے گئے ہیں"۔ (۷) سخاوی کہتے ہیں: "لیکن اس میں انتظام ہے"۔ (القول البدیع)

## حدیث (۲۱۶)

ابن ندیک سے نقل کیا گیا ہے کہ جو شخص حضور اقدس ﷺ کے قبر مبارک کے پاس کھڑے ہو کر یہ آیت پڑھے: "إِنَّ اللَّهَ وَمَلَائِكَتَهُ يُصَلُّونَ عَلَى النَّبِيِّ يَا أَيُّهَا الَّذِينَ آمَنُوا صَلُّوا عَلَيْهِ وَسَلِّمُوا تَسْلِيمًا" اس کے بعد ستر بار "صَلَّى اللَّهُ عَلَيْكَ يَا مُحَمَّد" کہے، تو ایک فرشتہ کہتا ہے کہ اے شخص اللہ جل شانہ تجھ پر رحمت نازل کرتا ہے اور اس کی ہر حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔

(ابن ابی الدنیا تک اس سند کے رجال ثقہ ہیں)۔ (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بیہقی (۲) اور سہمی نے (۳) ابن ابی الدنیا کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن مسعید بن عثمان عن ابن ابی فدیك بن" سہمی نے (۴) سعید بن عثمان کا ذکر کیا ہے اور سکوت اختیار کیا ہے اور سند میں مذکور راوی ابن ابی ندیک کا پورا نام محمد بن اسماعیل بن مسلم بن ابی ندیک ہے اور وہ صدوق ہیں۔

## حدیث (۲۱۷)

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ میرے اوپر جمعہ کے دن کثرت سے درود بھیجا کرو! اس لئے کہ یہ ایسا مبارک دن ہے کہ ملائکہ اس میں حاضر ہوتے ہیں اور جب کوئی شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو وہ درود اس کے قارئین ہوتے ہی مجھ پر پیش کیا جاتا ہے، میں نے عرض کیا کہ: یا رسول اللہ! آپ ﷺ کے انتقال کے بعد بھی، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ہاں انتقال کے بعد بھی، اللہ جل شانہ زمین پر یہ بات حرام کر دی ہے کہ وہ انبیاء علیہم السلام کے بدلوں کو کھائے، پس اللہ کا نبی زندہ ہوتا ہے، رزق دیا جاتا ہے۔ (اس کے رجال ثقہ ہیں) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ نے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "حدثنا عمرو بن مَوَدَّ المصري قال: حدثنا عبد الله بن وهب عن عمرو بن الحارث عن سعيد بن أبي هلال عن زيد بن أبيمن عن عبادة بن

نسی بہ۔ (۱) بصری کہتے ہیں: اس سند کے رجال ثقہ ہیں؛ مگر یہ سند دو جگہ منقطع ہے۔ عبادۃ بن نسی کی ابو ذر وادھ سے روایت مرسل ہے؛ چنانچہ علماء کہتے ہیں: زید بن ایمن عن عبادۃ بن نسی کی روایت مرسل ہے۔ یہ بات امام بخاری نے فرمائی ہے۔ (۲)

امام منذری کہتے ہیں: اس کی سند جید ہے اور اس حدیث کی شاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، جسے امام طبرانی نے (۳) روایت کیا ہے؛ لیکن اس کی سند کمزور ہے۔ دوسری شاہد حضرت ابو امامہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جسے امام تہیانی نے "شعب الایمان" میں سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے، مگر یہ سند منقطع ہے، اسی طرح ایک شاہد حضرت حسن بصری کی حدیث مرسل ہے، جس کا متن یوں ہے: "اکثر واعلیٰ من الصلاة يوم الجمعة" اسے اسماعیل قاضی نے روایت کیا ہے۔ (۴) اس کی سند صحیح ہے، مگر یہ مرسل ہے۔ اس حدیث کی ایک شاہد اوس بن اوس کی حدیث ہے، جس کی تخریج ابو داؤد (۵) نسائی (۶) اور امام حم (۷) نے کی ہے۔

### حدیث (۲۱۸)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص کسی مسلمان کی پردہ پوشی کرتا ہے، اللہ جل شانہ قیامت کے دن اس کی پردہ پوشی فرمائے گا، جو شخص کسی مسلمان کی پردہ دوری کرتا ہے، اللہ جل شانہ اس کی پردہ دوری فرماتا ہے، حتیٰ کہ گھر بیٹھے اس کو رسوا کر دیتا ہے۔ (حسن بالشواہد) (۸)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ نے کی ہے۔ (۹) سند یوں ہے: "حدثنا يعقوب بن حميد بن كاسب قال اخبرنا محمد بن عثمان الجمحي قال حدثنا الحكم بن ابان عن عكرمة بن عمار بصری کہتے ہیں: اس سند میں محدثین کو کلام ہے۔ سند میں مذکور راوی محمد بن عثمان بن صفوان الجمحي کے بارے میں ابو حاتم کہتے ہیں: کہ یہ منکر الحدیث اور ضعیف الحدیث ہیں۔ دارقطنی کہتے ہیں: کہ یہ قوی نہیں؛ البتہ سند کے باقی رجال ثقہ ہیں۔ (۱۰) امام ذہبی کہتے ہیں: کہ اس سند میں لین ہے۔ (۱۱) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: کہ سند میں ضعیف ہے۔ (۱۲)

۱ سنن ابن ماجہ ۱۶۳۷ ج ۱ اثر ۵۹/۲، الترغیب ۲۸۱/۲ ج ۱، ترمذی ۳۹/۱، مع فضل الصلوٰۃ علی النبی ۱۱۰۹/۱۔

۲ سنن ۱۵۳۶/۱۰۳۷ ج ۱ سنن نسائی ۲۰۴/۱، مسند احمد ۸/۳ ج ۱، فضائل الخلفاء ۲۱۱ ج ۱، سنن ابن ماجہ ۳۵۶۔

۳ اثر ۵۰۴/۱ اثر ۵۰۴/۱، الاکشف ۵۰۴/۱، تقریب ۲۱۳۰ ج ۱۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: کہ اس حدیث کی کئی شواہد ہیں؛ جیسے حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث جس کی امام احمدؒ (۱) امام مسلمؒ (۲) امام ابوداؤدؒ (۳) امام ترمذیؒ (۴) اور ابن ماجہؒ (۵) نے تخریج کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جسے امام بخاریؒ (۶) امام مسلمؒ (۷) امام ابوداؤدؒ (۸) امام ترمذیؒ (۹) اور امام نسائیؒ (۱۰) نے تخریج کی ہے۔ تیسری شاہد عقبہ بن عامرؓ کی روایت ہے، جسے امام بخاریؒ (۱۱) امام ابوداؤدؒ (۱۲) اور امام احمدؒ (۱۳) نے تخریج کی ہے، اسی طرح حضرت مسلم بن خالد کی حدیث، جس کی تخریج امام احمدؒ (۱۴) امام طبرانیؒ (۱۵) ابن قانعؒ (۱۶) اور خطیب بغدادیؒ (۱۷) نے کی ہے۔

حدیث (۲۱۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ نبی کریم ﷺ ایک مرتبہ دولت کدہ پر تشریف لائے، تو میں نے چہرہ انور پر ایک خاص اثر دیکھ کر محسوس کیا کہ کوئی اہم بات پیش آئی ہے، حضور ﷺ نے کسی سے کوئی بات چیت نہیں فرمائی اور وضو فرما کر مسجد میں تشریف لے گئے ہیں، ہمیں حجرہ کی دیوار سے لگ کر سننے کھڑی ہو گئی کہ کیا ارشاد فرماتے ہیں۔ حضور ﷺ منبر پر تشریف فرما ہوئے اور حمد و ثناء کے بعد ارشاد فرمایا لوگو! اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے: کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، مبادا وہ وقت آجائے کہ تم دعا مانگو اور قبول نہ ہو، تم سوال کرو اور سوال پورا نہ کیا جائے، تم اپنے دشمنوں کے خلاف مجھ سے مدد چاہو اور میں تمہاری مدد نہ کروں یہ کلمات طیبات حضور ﷺ نے ارشاد فرمائے اور منبر سے نیچے تشریف لائے۔ (حسن بالشواہد) (۸)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۹) امام ابن ماجہؒ (۲۰) ابن حبانؒ (۲۱) اور امام بزارؒ (۲۲) نے دو طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”عن عمرو بن عثمان بن ہانئ عن عاصم بن عمر بن عثمان عن عروہ“، بخشی کہتے ہیں: ”امام احمد اور بزار نے اس حدیث کی روایت کی ہے، اس میں عاصم بن عمر مجہول ہیں“ (۲۳) اور حافظ ابن حجر کہتے ہیں کہ عاصم بن عمر

۱۔ مستدرک ۲/۲۵۲ ج ۲ صحیح مسلم ۲۶۹۹ ج ۲ سنن ابوداؤد ۴۹۴۶ ج ۲ سنن ترمذی ۳۳۵۰ ج ۲ سنن ابن ماجہ ۳۲۵۰

۲۔ صحیح بخاری ۱۰۳۳۳ ج ۲ صحیح مسلم ۲۵۸۰ ج ۲ سنن ابی داؤد ۴۹۴۶ ج ۲ سنن ترمذی ۳۳۲۶ ج ۲ سنن ابی داؤد ۴۹۴۶ ج ۲

۳۔ المستدرک المفرد ۵/۵۷۸ ج ۲ سنن ابوداؤد ۴۹۴۶ ج ۲ مستدرک ۲/۱۳۵۸ ج ۲ مستدرک ۲/۱۳۵۸ ج ۲ مستدرک ۲/۱۳۵۸ ج ۲

۴۔ المجموع الاوسط ۱۲۹ ج ۲ مجمع الصحاب ۸۸/۳ ج ۲ المستدرک ۲/۱۳۵۸ ج ۲ المستدرک ۲/۱۳۵۸ ج ۲

۵۔ سنن ابن ماجہ ۳۰۰۳ ج ۲ صحیح ابن حبان ۲۹۰ ج ۲ مستدرک ۲/۱۳۵۸ ج ۲ مجمع الصحاب ۸۸/۳ ج ۲

بن عثمان مجبول ہیں۔ (۱) عمر بن عثمان بن ہانی کے بارے میں ابن حجر کہتے ہیں ”مستور ہیں اور بعضوں نے ان کو المذہب (۲) علامہ بوصیری نے اس سند پر سکوت کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے اپنی سند اور اپنے متن کے ساتھ روایت کیا ہے اور امام بیہقی نے اس کو سنن کبریٰ میں ابو ہمام دلال ازہشام بن سعد کے طریق سے روایت کیا ہے۔ (۳)

اس حدیث کی ایک شاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، جسے ام ہانئہ (۴) اور خطیب بغدادی نے (۵) تخریج کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔ دوسری شاہد حضرت حذیفہ رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، جسے امام احمد (۶) امام ترمذی (۷) اور امام بیہقی نے (۸) تخریج کی ہے، امام ترمذی نے اسے حسن قرار دیا ہے۔

### حدیث (۲۲۰)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ جنت میں ایسے بالا خانے ہیں (جو گویا آئینوں کے بنے ہوئے ہیں) کہ ان کے اندر کی سب چیزیں باہر سے نظر آتی ہیں ورنہ ان کے اندر سے باہر کی سب چیزیں نظر آتی ہیں، صحابہ رضی اللہ عنہم نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! یہ کن لوگوں کے لئے ہیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا۔ جو اچھی طرح بات کریں (یعنی ترش روئی کے منہ چڑھا کر بات نہ کریں) اور لوگوں کو کھانا کھلائیں اور ہمیشہ روزہ رکھیں اور ایسے وقت میں رات کو تہجد پڑھیں کہ لوگ سو رہے ہوں۔ (حسن بالمشاہد) (۹)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱۰) ہناد (۱۱) ترمذی (۱۲) عبد اللہ بن احمد (۱۳) ابویعلیٰ (۱۴) ابن خزیمہ (۱۵) بزار (۱۶) اور ابن عدی (۱۷) نے از عبد الرحمن بن اسحاق عن نعمان بن سعد کے دو طرق سے کی ہے۔

ابن خزیمہ نے کہا کہ اس حدیث کے ایک راوی عبد الرحمن بن اسحاق کے تعلق سے میرے دل میں شک ہے، امام ترمذی نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

### صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: امام ذہبی کہتے ہیں: ”عبد الرحمن بن اسحاق ابو شیبہ الواسطی کو محمد شین نے ضعیف کہا ہے“

۱۔ تقریب مجلد ۱ ص ۳۷۰ ۲۔ تقریب مجلد ۱ ص ۵۷۸ ۳۔ الرواہ ۱۸۲/۳ ۴۔ ص ۳۳۷

۵۔ تاریخ بغداد ۹۲/۳ ۶۔ ص ۳۳۰ ۷۔ سنن ترمذی ۲۱۶۹ ۸۔ سنن بیہقی ۹۳/۱۰ ۹۔ شعب الایمان ۷۵۹

۱۰۔ فضائل صدقات ص ۶۷ ۱۱۔ معارف ۱۰۱/۱۳ ۱۲۔ سنن ترمذی ۱۱۳۳ ۱۳۔ سنن ترمذی ۱۹۸۳ ۱۴۔ ۲۵۲

۱۵۔ کتاب السنن ۱۵۵/۱ ۱۶۔ سنن ابی یعلیٰ ۳۸۰/۳ ۱۷۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۱۳۶ ۱۸۔ ص ۷۰ ۱۹۔ سنن ترمذی ۱۹۸۳ ۲۰۔ سنن ترمذی ۱۹۸۳

احمد بن حنبلؒ نے کہا: "لیس ہشیء" مگر الحدیث ہیں۔ بخاریؒ کہتے ہیں: "ان میں نظر ہے"۔ نسائی اور دیگر حضرات نے بھی انہیں ضعیف کہا ہے۔ (۱)۔ ذہبیؒ (۲) بھی کہتے ہیں: کہ محدثین نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ حافظ بن جرؒ نے بھی ضعیف کہا ہے۔ (۳)

سند میں مذکور دوسرے راوی نعمان بن سعد کے بارے میں ذہبیؒ کہتے ہیں: ان سے عبدالرحمن ابن اسحاق کے سوا کسی نے روایت نہیں کیا، عبدالرحمن بن اسحاق ضعیف روادۃ میں سے ہیں اور ان کے بھانجہ ہیں۔ (۴) امام ذہبیؒ نے (۵) ان کو قابل اعتماد قرار دیا ہے۔ حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: کہ وہ مقبول ہیں۔ (۶)

اس حدیث کی شاہد حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام حمدؒ (۷) اور حاکم نے (۸) کی ہے، احمدؒ کے طریق میں ابن ابیہ اور حاکم کی سند میں یحییٰ بن عبداللہ دونوں ضعیف ہیں۔ دوسری شاہد حضرت ابو مالک الاشعریؒ کی حدیث ہے، جس کی تخریج عبدالرزاقؒ (۹) ابن خزیمہؒ (۱۰) خرائطیؒ (۱۱) ابن حبانؒ (۱۲) اور طبرانیؒ نے (۱۳) کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

### حدیث (۲۲۱)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص کسی مسلمان کو بھگے ہونے کی حالت میں کپڑا پہنائے گا، حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت کے سبز لباس پہنائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو بھوک کی حالت میں کچھ کھلائے گا، حق تعالیٰ اس کو جنت کے پھل کھلائے گا اور جو شخص کسی مسلمان کو پیاس کی حالت میں پانی پلائے گا، اللہ جل شانہ اس کو ایسی شراب جنت پلائے گا، جس پر مہر لگی ہوئی ہوگی۔ (اس کی اسناد میں کوئی مضائقہ نہیں) (۱۴)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج ابوداؤدؒ نے کی ہے۔ (۱۵) سند اس طرح ہے: "حدثنا علي بن الحسين قال: حدثنا ابو بدر قال: حدثنا ابو حنبلہ کان ينزل في بني دالان عن نبيح به". منذرؒ کہتے ہیں: "اس حدیث کی سند میں ابو خالد یزید بن عبدالرحمن المعروف بالدرالانی راوی کے سلسلہ میں ایک سے زائد افراد نے تعریف بھی کی اور ایک سے زائد نے

|                        |                       |                               |                        |
|------------------------|-----------------------|-------------------------------|------------------------|
| ۱۔ میزان الاحوال ۳۸۱۴۔ | ۲۔ الکشف ۳۱۴۔         | ۳۔ تقریب احمد ۲۷۹۹۔           | ۴۔ میزان الاحوال ۹۰۹۳۔ |
| ۵۔ الکشف ۵۸۴۸۔         | ۶۔ تقریب احمد ۱۵۲۔    | ۷۔ مسند احمد ۲۶۱۵۔            | ۸۔ مستدرک حاکم ۳۲۱/۱۔  |
| ۹۔ مصنف ۹۰۸۸۳۔         | ۱۰۔ مجمع خزیمہ ۲۱۴۔   | ۱۱۔ معارج الخلافہ ص ۱۵۰، ۱۲۳۔ | ۱۲۔ معجم ابن حبان ۵۰۹۔ |
| ۱۳۔ معجم طبرانی ۳۳۶۱۔  | ۱۴۔ فضائل صدقات ص ۸۳۔ | ۱۵۔ سنن ابوداؤد ص ۲۸۳۔        |                        |

کلام بھی کیا ہے۔“ (۱) ذہبیؒ کہتے ہیں: ”ابو خالد مشہور محدث ہیں۔“ ابو حاتمؒ کہتے ہیں: کہ وہ صدوق ہیں۔ امام احمدؒ کہتے ہیں: ”ان میں کوئی مضائقہ نہیں۔“ ابن حبانؒ کہتے ہیں: ”فاحش الوہم“ یعنی بہت زیادہ وہم میں مبتلا ہونے والے ہیں، ان سے احتجاج درست نہیں ہے۔ (۲) امام ذہبیؒ (۳) کہتے ہیں: ”ابو حاتمؒ نے انھیں ثقہ کہا ہے۔“ ابن عدیؒ کہتے ہیں: کہ ان کی حدیث میں لین ہے۔ حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: ”وہ صدوق ہیں، بہت زیادہ غلطی کرتے ہیں اور تدلیس بھی کیا کرتے تھے۔“ (۴) ابن عدیؒ کہتے ہیں: ”ان کی بہت سی صالح احادیث ہیں اور ان کی حدیث میں لین ہے؛ لیکن اس کے باوجود ان کی حدیث کا صحیحی جائے گی۔“ (۵) ”مسند ابویعلیٰ“ کے محقق حسین سلیم فرماتے ہیں: کہ اس حدیث کی سند منقطع ہے؛ کیونکہ ابو خالد یزید بن عبد الرحمن نے ابوسعید کا زمانہ نہیں پایا۔

### صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: مسند ابویعلیٰ کے محقق اپنی اس تحقیق میں غلطی پر ہیں؛ اس لئے کہ ابو خالد براہ راست ابو سعید سے روایت نہیں کر رہے ہیں؛ کیونکہ دونوں کے درمیان واسطہ ہے۔ مزید تفصیل کے لئے مراجعت کیجئے۔ (۶) اور امام احمدؒ (۷) اور امام ترمذیؒ (۸) اور ابویعلیٰ نے (۹) عطیہ بن سعد از ابوسعید خدریؒ کے طریق سے تخریج کیا ہے، امام ترمذیؒ کہتے ہیں: کہ یہ حدیث غریب ہے، یہ حدیث از عطیہ از ابوسعید خدریؒ کے طریق سے موقوفاً بھی روایت کی گئی ہے، ہمارے نزدیک یہ حدیث زیادہ صحیح اور درستی کے مشابہ ہے، ابن ابی حاتمؒ نے ان کے والد سے نقل کیا ہے کہ صحیح یہ ہے کہ حدیث موقوف ہے، حفاظ حدیث نے اسے مرفوع نہیں کہا ہے۔ (۱۰)

ابویہم نے ابو ہارون عہدی از ابوسعید کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ (۱۱) اور ابو ہارون متروک ہیں۔

|                      |                           |                    |                       |
|----------------------|---------------------------|--------------------|-----------------------|
| ۱۔ الخضر ۲/۳۵۶       | ۲۔ میزان الاعتدال ۹۷۳۳    | ۳۔ الاکشف ۶۶۰۰     | ۴۔ تقریب احمد ۸۰۷۳    |
| ۵۔ الاکمل ۱۲/۱۲۷     | ۶۔ تہذیب احمد ۱۰/۱۲۸-۱۲۸۳ | ۷۔ مسند احمد ۱۳/۱۳ | ۸۔ ترمذی ۲۳۳۹         |
| ۹۔ کتاب الاعتدال ۳۰۷ | ۱۰۔ حلیۃ الاولیاء ۱۳۳/۸۰  |                    | ۱۱۔ مسند ابویعلیٰ ۱۱۱ |

# کتاب الذکر

حدیث (۲۲۲)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: کہ اللہ کے ذکر سے بڑھ کر کسی آدمی کا کوئی عمل عذابِ قبر سے زیادہ نجات دینے والا نہیں ہے۔ (حسن بالمصابغہ والشواہد) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ نے کی ہے۔ (۲) سند یوں ہے: "حدثنا حجاج بن المثنیٰ قال: حدثنا عبد العزيز يعني ابن ابي سلمة عن زياد". اس حدیث کی سند منقطع ہے، اس کے راوی زیاد بن ابی زیاد جن کی روایات امام مسلمؒ، امام ترمذیؒ اور ابن ماجہؒ نے لی ہیں ان کا حضرت معاذؓ سے سماع ثابت نہیں۔

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہؒ (۳) طبرانیؒ (۴) اور ابن عبد البرؒ (۵) نے یحییٰ بن سعید انصاری کے طریق سے کی ہے۔ سند اور متن اس طرح ہے: "یحییٰ بن سعید الأنصاري عن أبي الزبير عن طاوس عن معاذ قال: قال رسول الله صلى الله عليه وسلم: ما عمل ابن آدم من عمل احبى له من عذاب الله من ذكر الله قال يارسول الله ولا الجهاد في سبيل الله؟ قال: ولا الجهاد في سبيل الله إلا أن تضرب بسيفك حتى يقطع ثم تضرب بسيفك حتى يقطع ثم تضرب بسيفك حتى يقطع". طبرانیؒ نے اس حدیث کے صرف ابتدا کی حصہ پر اکتفا کیا ہے اور طحاویؒ کا سماع معاذ سے ثابت نہیں۔

اس حدیث کو حاکمؒ (۶) اور انہی سے پہلی (۷) اور امام مالکؒ (۸) از زیاد از معاذ سے موقوفاً روایت کیا ہے؛ لیکن اس سند میں بھی انقطاع ہے، امام مالکؒ نے از زیاد بن ابی زیاد از ابو الدرداءؓ سے موقوفاً روایت کیا ہے اور موقوف ہونے کے باوجود اس میں بھی زیاد بن ابی زیاد اور ابو الدرداءؓ کے درمیان انقطاع پایا جاتا ہے۔ (۹) حسین مردزی نے سفیان از یثرب بن ابی سلیم از ابو الدرداءؓ کے طریق سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ (۱۰)

۱. تفصیل ذکر ص ۳۱۶۔ ج ۱ مسند احمد ۲۳۹/۵۔ ج ۱ مسند ۳۰۰/۱۰-۳۵۱/۳۔ ج ۱ کتاب الدعاء ۱۸۵۶۔ ج ۱ التہجد ۵۷/۶۔

۲. مستدرک حاکم ۹۹۱/۱۔ ج ۱ دعوات ص ۲۰۔ ج ۱ مؤلفات ص ۲۱۔ ج ۱ بیہ۔ ج ۱ زیادات المعروفي علی کتاب الوعد لابن المبارك ۱۱۳۶۔





”حدثنا عبد الصمد قال: حدثنا محمد بن ثابت السبائي قال: حدثني أبي به“ محمد بن ثابت کے بارے میں امام ذہبیؒ امام بخاریؒ کا قول نقل کرتے ہیں کہ اس راوی میں نظر ہے۔ (۱) حافظ بن حجرؒ نے انہیں ضعیف کہا ہے۔ (۲) اس حدیث کی تخریج ابویعلیٰ (۳) ابن عدی (۴) اور امام بیہقیؒ نے (۵) ابوعبیدہ حداد از محمد بن ثابت کے طریق سے کی ہے۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں: ”یہ حدیث اس طریق سے ثابت از انسؓ کی روایت کے مقابلہ میں حسن غریب ہے۔“

طبرانی (۶) ابویہ (۷) اور خطیب بغدادیؒ نے (۸) ”زائدة بن أبي الرقاد عن زياد النميري عن انس“ کے طریق سے تخریج کی ہے۔ اس سند میں زائدہ اور زیاد ضعیف ہیں۔ اس باب سے تعلق رکھنے والی احادیث مختلف صحابہ سے مروی ہیں۔ مثلاً حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام ترمذیؒ نے کی ہے۔ (۹) اس حدیث کی سند میں ایک راوی حمید الحماسی ہیں جو مجہول ہیں۔ اس باب سے تعلق رکھنے والی ایک حدیث حضرت جابرؓ کی ہے، جس کی تخریج ابویعلیٰ (۱۰) حاکم (۱۱) اور امام بیہقیؒ نے (۱۲) کی ہے۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے، لیکن ذہبیؒ نے یہ کہہ کر حاکم کا تعاقب کیا کہ عمر جو کہ غفرہ کے آزاد کردہ غلام ہیں ضعیف ہیں، اس باب کی ایک حدیث حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی ہے، جس کی تخریج خطیب بغدادیؒ نے کی ہے۔ (۱۳) اس کی سند ضعیف ہے۔ ایک حدیث ابن مسعودؓ کی بھی ہے، جس کی خطیبؒ نے تخریج کی ہے۔ (۱۴) اس کی سند منقطع ہے۔

### حدیث (۲۲۵)

حضرت ابو ذر غفاریؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ مجھے کوئی وصیت فرما دیجئے۔ ارشاد ہوا کہ جب کوئی بُرائی سرزد ہو جائے، تو قنارہ کے طور پر فوراً کوئی نیک کام کر لیا کرو (تاکہ بُرائی کی غصوت دھل جائے)۔ میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ ”لا إله إلا الله“ پڑھنا بھی نیکیوں میں داخل ہے۔ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ یہ تو ساری نیکیوں میں افضل ہے۔ (حسن پال جامعۃ والشواہد) (۱۵)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۱۶) نے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”حدثنا أبو معاوية قال: حدثنا الأعمش

|               |               |               |               |
|---------------|---------------|---------------|---------------|
| ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ |
| ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ |
| ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ |
| ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ |
| ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ |
| ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ |
| ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ |
| ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ |
| ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ |
| ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ | ع. ترمذی ۵۳/۲ |

عن شمر بن عطية عن اُشياخه". سند میں شمر بن عطیہ اپنے جن اشیاء سے نقل کر رہے ہیں، وہ مجہول ہیں۔ حدیث کے پہلے حصہ کی تخریج امام احمد کے علاوہ دارقطنی (۱) امام ترمذی (۲) حاکم (۳) ابوداؤد (۴) اور بیہقی نے (۵) سفیان سے مختلف طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن سفیان عن حبيب عن ميمون بن أبي شبيب عن أبي ذر". حدیث کے دوسرے حصہ کی شاہد حضرت جابر بن عبد اللہ ؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج ترمذی (۶) امام نسائی (۷) اور امام ابن ماجہ (۸) نے "افضل الذکر لا إله إلا الله افضل الدعاء الحمد لله" کے الفاظ کے ساتھ کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

حدیث (۲۲۶)

حضرت اُم ہانی رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: ایک مرتبہ حضور ﷺ تشریف لائے، میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! میں بوڑھی ہو گئی ہوں اور ضعیف ہوں کوئی عمل ایسا بتا دیجئے کہ بیٹھے بیٹھے کرتی رہا کروں۔ حضور ﷺ نے فرمایا: سبحان اللہ (۱۰۰) مرتبہ پڑھ لیا کرو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سوغلام عرب آزاد کئے اور الحمد للہ (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب ایسا ہے گویا تم نے سو گھوڑے مع سامان لگاؤ وغیرہ جہاد میں سوار کئے لئے دیدیئے اور اللہ اکبر (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کرو، یہ ایسا ہے گویا تم نے سواندق قربانی میں ذبح کئے اور وہ قبول ہو گئے اور لا الہ الا اللہ (۱۰۰) مرتبہ پڑھا کرو، اس کا ثواب تو تمام آسمان و زمین کے درمیان کو بھر دیتا ہے، اس سے بڑھ کر کسی کا کوئی عمل نہیں جو مقبول ہو۔ (حسن بالمطالعہ) (۹)

تخریج

اس حدیث کی تخریج احمد (۱۰) نسائی (۱۱) اور طبرانی (۱۲) نے دو طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "عن سعید بن مسیمان قال: حدثنا موسى بن خلف قال: حدثنا عاصم بن بهدلة عن أبي صالح به" اس سند میں ابو صالح نامی جس راوی کا ذکر ہے، ان کا نام بازام ہے۔ انھیں باذان بھی کہا جاتا ہے، ان کے تعلق سے ذہبی کہتے ہیں ابو حاتم اور دیگر نے کہا کہ لا یحتج بہ عامة ما عنده تفسیر" (۱۳) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: وہ ضعیف ہیں اسرار سال کرتے ہیں۔ (۱۴) ابو حاتم کہتے ہیں: "وہ صالح الحدیث ہیں، ان کی حدیث لکھی جائے گی؛ لیکن اس سے استدلال نہیں کیا جائے گا"۔ (۱۵)

۱۔ سنن دارقطنی ۲۷۹۔ ۲۔ سنن ترمذی ۹۸۷۔ ۳۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۴۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۵۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۶۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۷۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۸۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۹۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۰۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۱۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۲۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۳۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۴۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۵۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔

۱۔ سنن دارقطنی ۲۷۹۔ ۲۔ سنن ترمذی ۹۸۷۔ ۳۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۴۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۵۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۶۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۷۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۸۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۹۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۰۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۱۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۲۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۳۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۴۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۵۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔

۱۔ سنن دارقطنی ۲۷۹۔ ۲۔ سنن ترمذی ۹۸۷۔ ۳۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۴۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۵۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۶۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۷۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۸۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۹۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۰۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۱۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۲۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۳۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۴۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۵۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔

۱۔ سنن دارقطنی ۲۷۹۔ ۲۔ سنن ترمذی ۹۸۷۔ ۳۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۴۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۵۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۶۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۷۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۸۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۹۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۰۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۱۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۲۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۳۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۴۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۵۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔

۱۔ سنن دارقطنی ۲۷۹۔ ۲۔ سنن ترمذی ۹۸۷۔ ۳۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۴۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۵۔ معجم حاکم ۵۲۱۔ ۶۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۷۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۸۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۹۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۰۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۱۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۲۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۳۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۴۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔ ۱۵۔ سنن ترمذی ۳۳۸۳۔

امام بخاریؒ نے اس کی تخریج ”التاریخ الکبیر“ میں عبدالسلام بن مطہر از موسیٰ بن خلف کے طریق سے کی ہے اور کہا ہے کہ یہ حدیث أم ہانی رضی اللہ عنہا سے صحیح نہیں ہے۔ (۱)

اس کی تخریج عبدالرزاق (۲) اور بیہقی (۳) ایان از ابوصالح کے طریق سے کی ہے؛ نیز اس کی تخریج امام بخاری نے ثابت از موسیٰ أم ہانی کے طریق سے کی ہے؛ لیکن أم ہانی کے مولیٰ کا نام ذکر نہیں کیا۔ (۴)

نیز اسی جیسی حدیث کی تخریج ابن ماجہ (۵) طبرانی (۶) اور حاکم نے (۷) أم ہانی رضی اللہ عنہا کے کئی طرق سے کیا ہے اور یہ سب طرق ضعیف ہیں۔ ”صحیحی“ کہتے ہیں: ”اس حدیث کو امام احمدؒ اور طبرانی نے ”معجم کبیر“ اور ”معجم اوسط“ میں روایت کیا ہے، ان کی اسانید حسن ہیں۔ (۸)

نیز اس کی تخریج امام احمدؒ (۹) اور طبرانی (۱۰) سے صالح موسیٰ و جزہ از أم ہانی کے طریق سے کی ہے اور اس کی سند ضعیف ہے۔

### حدیث (۲۲۷)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: شب معراج میں جب میری ملاقات حضرت ابراہیم علیہ السلام سے ہوئی، تو انھوں نے فرمایا کہ اچنی آنست کو میرا سلام کہہ دینا اور یہ کہنا کہ جنت کی نہایت عمدہ پاکیزہ مٹی ہے اور بہترین پانی؛ لیکن وہ بالکل چٹیل میدان ہے اور اس کے پودے (درخت) ”سبحان اللہ والحمد للہ ولا الہ الا اللہ واللہ اکبر“ ہیں۔ (جتنا کسی کا دل چاہے درخت لگائے)۔ (حسن بالمشاہد) (۱)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذیؒ نے کی ہے۔ (۱۲) سند یوں ہے: ”حدثننا عبد اللہ بن ابی زیاد قال: حدثننا سیار قال: حدثننا عبد الواحد بن زیاد عن عبد الرحمن بن إسحاق عن القاسم بن عبد الرحمن بد“۔ امام ترمذیؒ کہتے ہیں: کہ یہ حدیث اس طریق سے حسن غریب ہے۔

### سنن ترمذی کی سند کے بارے میں صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: اس حدیث کے ایک راوی عبد الرحمن بن إسحاق ابو شیبہ الواسطی ہیں، جن کے بارے میں

|                            |                         |                      |                       |
|----------------------------|-------------------------|----------------------|-----------------------|
| ۱۔ تاریخ الکبیر ۳/۲۵۵، ۲۵۶ | ۲۔ معجم ۳/۹۹۵، ۹۹۶      | ۳۔ شرح سنن ۱۲۸۰      | ۴۔ تاریخ الکبیر ۲/۲۵۴ |
| ۵۔ سنن ابن ماجہ ۳۸۱۰       | ۶۔ معجم کبیر ۳/۹۹۵، ۹۹۶ | ۷۔ مستدرک ۱/۵۱۲، ۵۱۳ | ۸۔ مجمع الزوائد ۱۰/۹۷ |
| ۹۔ مسند ۶/۳۵۵              | ۱۰۔ معجم کبیر ۳/۱۰۶     | ۱۱۔ فضائل ذکر ۱۳۱    | ۱۲۔ سنن ترمذی ۳۳۱۳    |

امام ذہبیؒ ”کاشف“ میں کہتے ہیں: کہ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ (۱) ”میزان الاعتدال“ میں بھی کہا ہے کہ محدثین نے انھیں ضعیف کہا ہے۔ (۲) نیز ”المغنی“ میں بھی ذہبیؒ نے ان کے ضعیف ہونے کو نقل کیا ہے۔ (۳) حافظ ابن حجرؒ نے بھی ضعیف کہا ہے۔ (۴)

## سنن ترمذی کی حدیث کے شواہد

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: اس حدیث کے کئی شواہد ہیں؛ جیسے حضرت ابو ہریرہؓ، ابن عباسؓ، جابر، معاذ بن انسؓ، جنی، حضرت ابویوبؓ اور حضرت ابن عمرؓ کی احادیث۔

جہاں تک حضرت ابویوبؓ کی حدیث کا تعلق ہے، تو اس کی تخریج احمدؒ (۵) ششیؒ (۶) ابن حبانؒ (۷) طبرانیؒ (۸) بیہقیؒ (۹) اور ابن حجرؒ (۱۰) نے ابو عبد الرحمن المقرئؒ کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”ابو عبد الرحمن المقرئؒ حدثنا حيوة أخبرني أبو صخران عبد الله بن عبد الرحمن بن عبد الله بن عمر أخيرة عن سالم بن عبد الله أحمري أبو أيوب“۔ منذرؒ نے اس کی سند کو حسن قرار دیا ہے۔ (۱۱) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: کہ یہ حدیث حسن ہے۔

اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہؒ (۲) عبد بن حمیدؒ (۳) اور طبرانیؒ (۴) نے مطلب بن عبد اللہ بن حطب کے طریق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: ”مطلب بن عبد الله بن حنطب عن عامر بن سعد بن أبي وقاص قال لقيت أبا أيوب“۔ پھر انھوں نے حدیث ذکر کی۔ ابن حجرؒ نے اس سند کو حسن کہا ہے۔ (۱۵)

دوسری شاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث، جس کی تخریج طبرانیؒ نے کی ہے۔ (۱۶) لیکن اس کی سند ضعیف ہے۔ یحییٰؒ کہتے ہیں: کہ اس میں ایک راوی عقبہ بن علی ضعیف ہیں۔ (۱۷)

حضرت جابرؓ کی حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہؒ (۱۸) ترمذیؒ (۱۹) ابن حبانؒ (۲۰) نسائیؒ (۲۱) حاکمؒ (۲۲) اور لغویؒ (۲۳) نے کی ہے۔ ترمذیؒ نے اسے حسن صحیح غریب کہا ہے، حاکمؒ نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبیؒ نے ان کی موافقت کی ہے۔

|                            |                         |                           |   |
|----------------------------|-------------------------|---------------------------|---|
| ۱۔ کاشف ۳۷                 | ۲۔ میزان الاعتدال ۲۸۴   | ۳۔ المغنی ۳۵۵             | ۴۔ تقریب احمد ۳۷۹۹                        |
| ۵۔ مستدرک ۳۵۵۳             | ۶۔ مستدرک ۱۱۱۲          | ۷۔ صحیح ابن حبان ۸۳       | ۸۔ معجم کبیر ۲۸۹۸، کتاب الدعاء ۱۶۵۷       |
| ۹۔ شعب الایمان ۶۵۷         | ۱۰۔ تاریخ الخلفاء ۱۰۰/۱ | ۱۱۔ التقریب ۳۵۵/۲         | ۱۲۔ مصنف ۵۱۶/۱۳                           |
| ۱۳۔ مستدرک بن حمید ۳۳۱     | ۱۴۔ معجم کبیر ۳۹۰۰      | ۱۵۔ الطبالب العالیہ ۲۶۱/۳ | ۱۶۔ المعجم الکبیر ۱۳۳۵۳، کتاب الدعاء ۱۶۵۸ |
| ۱۷۔ مجمع الزوائد ۹۸/۱۰     | ۱۸۔ مصنف ۲۹۰/۱۰         | ۱۹۔ سنن ترمذی ۳۳۶۳        | ۲۰۔ صحیح ابن حبان ۸۲۶                     |
| ۲۱۔ عمل الایم والصلیاء ۸۷۷ | ۲۲۔ مستدرک حاکم ۵۱۵۵۰/۱ | ۲۳۔ شرح السنہ ۱۳۶۵        |   |

حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث کی تخریج ابن ماجہؒ (۱) اور حاکم (۲) نے کی ہے۔ حاکم نے اسے صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

## حدیث ابو ہریرہؓ کی سند پر نقد

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”اس میں ایک راوی عیسیٰ بن سنان المحضی حسن الحدیث ہیں۔“  
حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث کی تخریج طبرانی نے کی ہے۔ (۳) ”حتمی“ کہتے ہیں: ”اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔“ (۴)  
معاذ بن انسؓ کی حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۵) ابو داؤدؒ (۶) اور طبرانی نے (۷) کی ہے۔ ”حتمی“ کہتے ہیں: ”اس حدیث کے ایک راوی زبان بن قاسم ضعیف ہیں۔“ (۸)  
حضرت عبداللہ بن عمرو بن عاصؓ کی حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہؒ (۹) اور بزارؒ (۱۰) (کشف) نے کی ہے۔

## حدیث (۲۲۸)

حضرت یسیر ؓ رضی اللہ عنہا جو ہجرت کرنے والی صحابیات میں سے ہیں، فرماتی ہیں: کہ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اپنے اوپر تسبیح ”مبحان اللہ“ پڑھنا اور تسلیل ”لا اِلهَ اِلاَّ اللہ“ پڑھنا اور تقدیس یعنی اللہ کی پاکی بیان کرنا مثلاً ”سبحان الملك القدوس“ پڑھنا، یا ”سبح قدوس و رب الملائکة والروح“ کہنا لازم کر لو اور انگلیوں پر گنا کر دو، اس لئے کہ انگلیوں سے قیامت میں سوال کیا جاوے گا اور ان سے جواب طلب کیا جائے گا کہ کیا عمل کئے اور جواب میں گویائی دی جائے گی اور اللہ کے ذکر سے غفلت نہ کرنا اگر ایسا کر دو گی، تو اللہ کی رحمت سے محروم کر دی جاوے گی۔ (حسن بالشواہد) (۱۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن سعدؒ (۱۲) ابن ابی شیبہؒ (۱۳) امام احمدؒ (۱۴) عبد اللہ بن حمیدؒ (۱۵) بخاریؒ (۱۶) امام ترمذیؒ (۱۷) نے

- |                       |                         |  |
|-----------------------|-------------------------|--|
| ۱۔ سنن ابن ماجہ ۲۸۱۷۔ | ۲۔ مستدرک حاکم ۵۱۲/۱۔   | ۳۔ مجمع بہرہ ۸۳۷۔ کتاب الدعاء ۲۹۷۔ ج مجمع الزوائد ۹۱/۱۰۔ |
| ۴۔ مسند احمد ۱۵۲۳۵۔   | ۵۔ سنن ابوداؤد ۱۲۵۳۔    | ۶۔ مجمع الزوائد ۱۶۲/۱۶۔ ج مصنف ۲۹۹/۱۰۔                   |
| ۷۔ مسند بزار ۳۷۷۹۔    | ۸۔ فضائل ذکر ص ۱۵۹۔     | ۹۔ طبقات ابن سعد ۳۱۰۔ ج مصنف ۳۹۹/۲۔ ۳۹۹/۱۰۔ ۳۵۳/۳۔       |
| ۱۰۔ مسند احمد ۳۷۰/۲۔  | ۱۱۔ مسند ابن حمید ۱۵۷۰۔ | ۱۲۔ تاریخ الخلفاء ۲۳۲/۸۔ ج سنن ترمذی ۳۵۸۳۔               |

ابن عاصم (۵) ابن حبان (۶) طبرانی (۷) اور ابن حجر (۸) نے محمد بن بشر کے طریق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: محمد بن بشر قال: حدثنا هاني بن عثمان الجعفي عن أمة حميدة به۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، ہانی بن عثمان ہی نے اس کی روایت ہے۔ حافظ بن حجرؒ نے اسے حسن کہا ہے۔

اس حدیث کی تخریج ابوداؤد (۹) طبرانی (۱۰) حاکم (۱۱) اور خطیب بغدادی (۱۲) نے عبد اللہ بن داؤد و خری از ہانی بن عثمان کے طریق سے کی ہے۔ ذہبی کہتے ہیں: کہ یہ حدیث صحیح ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”اس میں حمیدہ بنت یاسر راویہ کو ابن حبانؒ نے ثقات میں شمار کیا ہے۔ ابن حجرؒ کہتے ہیں: کہ وہ مقبول ہیں اور اس باب میں انگلیوں پر تصبیح پڑھنے کے تعلق سے حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی ایک روایت منقول ہے: جس کی تخریج حمیدی (۹) بخاری (۱۰) نسائی (۱۱) عبد الرزاق (۱۲) ابن شیبہ (۱۳) ترمذی (۱۴) ابن حبان (۱۵) اور ابن ماجہ (۱۶) نے کی ہے اور اس کی سند حسن ہے: اسی طرح اس باب میں ایک حدیث ابو حمیدہ از امراۃ سے وارد ہے، جو نوکلب کی ایک خاتون سے نقل کرتی ہیں اور جس کی تخریج ابن ابی شیبہؒ نے کی ہے۔ (۱۷) اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں: ”قالت رأيت عائشة اصبح بتسبيح معي فقالت: أين الشواهد يعني الأصابع“۔

حافظ بن حجرؒ کہتے ہیں: کہ حدیث میں گمراہی نہ ہونے کا مطلب تعداد شمار کرنا ہے اور یہ عربوں کی اصطلاح ہے کہ شمار کرتے وقت بعض انگلیاں دوسری انگلیوں پر رکھتے ہیں: چنانچہ اکائی اور دہائی کا شمار دہانے سے کرتے ہیں اور پکڑے اور ہزار کا شمار بائیس سے کرتے ہیں۔

## حدیث (۲۲۹)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: حضرت نوح علیہ السلام نے اپنے صاحبزادہ سے فرمایا: کہ میں تمہیں وصیت کرتا ہوں

۱۔ لا تاروا لثانی ۳۲۸۵۔ ۲۔ صحیح ابن حبان ۸۴۳۔ ۳۔ مجمع کبیر ۱۸۰/۲۵، ۵۰۱۳، کتاب الدعاء، ۱۷۷۔

۴۔ تاج الکفای تخریج احادیث الاذکار ۸۵، ۸۴/۸۵۔ ۵۔ سنن ابوداؤد ۱۵۰۱۔ ۶۔ مجمع کبیر ۱۸۱/۲۵، کتاب الدعاء، ۱۷۷۔ ۷۔ مستدرک حاکم ۵۴۷۔

۸۔ تاریخ بغداد ۳/۳۸۳، ۳۸۳/۱۰۔ ۹۔ مسند حمیدی ۵۸۳۔ ۱۰۔ الادب المفرد ۱۲۶۔ ۱۱۔ السنن الکبریٰ ۶۵۵۔

۱۲۔ مسند ۳۱۸۳، ۳۱۹۰۔ ۱۳۔ مسند ۵۳۳، ۵۳۳/۱۰۔ ۱۴۔ سنن ترمذی ۳۴۰۔

۱۵۔ صحیح ابن حبان ۲۰۱۸۔ ۱۶۔ سنن ابن ماجہ ۹۲۶۔ ۱۷۔ مسند ۳۹۰/۲۔

اور اس خیال سے کہ بھول نہ جاؤ لہایت مختصر کہتا ہوں اور وہ یہ کہ دو کام کرنے کی وصیت کرتا ہوں اور دو کاموں سے روکتا ہوں، جن دو کاموں کے کرنے کی وصیت کرتا ہوں، وہ دونوں ایسے ہیں کہ اللہ جل شانہ ان سے نہایت خوش ہوتے ہیں اور اللہ کی نیک مخلوق ان سے خوش ہوتی ہے، ان دونوں کاموں کی اللہ کے یہاں رسائی اور (مقبولیت) بھی بہت زیادہ ہے۔ ان دو میں سے ایک ”لا إله إلا الله“ ہے کہ اگر تمام آسمان ایک حلقہ ہو جائیں، تو بھی یہ پاک کلمہ ان کو توڑ کر آسمان پر چائے بغیر نہ رہے اور اگر تمام آسمان وزمین کو ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور دوسرے میں یہ پاک کلمہ ہو تب بھی وہی پلڑا جھک جائے گا اور دوسرا کام جو کرتا ہے، وہ ”سبحان الله و بحمده“ کا پڑھنا ہے کہ یہ کلمہ ساری مخلوق کی عبادت ہے اور اس کی برکت سے تمام مخلوق کو روزی دی جاتی ہے، کوئی چیز مخلوق میں ایسی نہیں، جو اللہ کی تسبیح نہ کرتی ہو، مگر تم لوگ ان کا کلام سمجھتے نہیں ہو اور جن دو چیزوں سے منع کرتا ہوں، وہ شرک اور تکبر ہے کہ ان دونوں کی وجہ سے اللہ سے حجاب ہو جاتا ہے اور اللہ کی نیک مخلوق سے حجاب ہو جاتا ہے۔ (حسن بشواہد) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام نسائیؒ نے ”عمل الیوم واللیلۃ“ میں کی ہے۔ (۲) سند اس طرح ہے: ”أخبرنا عبد الرحمن بن محمد قال: حدثنا حجاج قال: أخبرنا ابن جریج قال: أخبرني صالح بن مسعود حديثا رفعه إلى سليمان بن يسار به“.

صالح بن مسعود میں سعید بن مسعود کے فقرے کے ساتھ ہے اور ایک قول یہ کہ وہ سین کے ضمنہ کے ساتھ ہے اور یہی زیادہ راجح ہے۔ صالح بن مسعود کو حافظ ابن حجرؒ نے مقبول کہا ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج بزار اور حاکم نے کی ہے۔ ”عی“ کہتے ہیں: ”اس حدیث کو بزارؒ نے روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی محمد بن اسحاق مدلس اور ثقہ ہیں، اس کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔“ (۳) نیز حضرت چار برکت کی حدیث بھی اس حدیث کی شاہد ہے، جس کی تخریج ابن جریر اور ابن ابی حاتم اور ابوداؤد الشیخ نے ”الاعظمۃ“ میں کیا ہے اور ایک شاہد حضرت ابن عمرؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمدؒ نے کی ہے۔

حدیث (۲۳۰)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص ”سبحان الله والحمد لله ولا إله إلا الله والله أكبر“ پڑھے، تو ہر حرف





# کتاب فضائل القرآن

حدیث (۲۳۱)

حضرت ابو ذرؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ تم لوگ اللہ جل شانہ کی طرف رجوع اور اس کے یہاں تقرب اس چیز سے بڑھ کر کسی اور چیز سے حاصل نہیں کر سکتے، جو خود حق سبحانہ سے نکلی ہے یعنی کلام پاک۔ (حسن بالشواہد) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج حاکم (۲) نے کی ہے اور انہی کے طریق سے بیہقی (۳) نے کی ہے۔ سند یوں ہے: "اخبرنا ابو عبد اللہ أخبرنا أبو محمد عبد اللہ بن محمد بن زیاد العدل حدثنا جدي أحمد بن إبراهيم بن عبد اللہ حدثنا سلمة بن شبيب حدثني أحمد بن حنبل حدثنا عبد الرحمن بن مهدي عن معاوية بن صالح عن العلاء بن الحارث عن زيد بن أرقط عن جبير بن نفير" اس حدیث کو حاکم نے صحیح قرار دیا ہے اور مستدرک کی تفصیل میں ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔

صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: "یہ حدیث مرسل و متصل دونوں طرح سے روایت کی گئی ہے، لیکن صحیح مرسل ہے؛ جیسا کہ عبد الرحمن بن مہدی نے معاویہ از علماء از زید از جبر بن نفیر کے طریق سے مرسل روایت کیا ہے۔" اس کی تخریج ترمذی (۴) ابو داؤد (۵) اور عبد اللہ بن احمد (۶) نے کی ہے، عبد اللہ بن صالح جو لیث کے ایک کاتب ہیں نے "علاء بن الحارث از زید بن أرقط از جبر بن نفیر از عقبہ بن عامر کی سند سے مرفوعاً روایت کیا ہے۔ اس کی تخریج حاکم (۷) اور انہی سے

۱۔ فضائل قرآن ص ۲۳۱۔ ۲۔ مستدرک حاکم ۲۸۸۳۔ ۳۔ کتاب الامتار ۵۰۳۔ ۴۔ سنن ترمذی ۱۹۱۲۔

۵۔ مائت ابوداؤد: ۵۲۸۔ ۶۔ کتاب السنن: ۱۰۴۱/۱، ۱۰۴۱/۲ ص ۳۵۔ ۷۔ مستدرک حاکم ۳۲۱/۲۔

بتجلیؑ نے (۱) کی ہے۔ اس حدیث کی سند کے راوی عبداللہ بن صالح ضعیف ہیں اور سلمہ بن شعیب جو ابوذرؓ سے روایت کرتے ہیں، وہ عبداللہ بن احمد کے مساوی نہیں ہیں، باوجود اس کے کہ اس حدیث کو عبدالرحمن بن مہدی سے اسحاق بن منصور کو حج اور محمد بن یحییٰ ذہلی جیسے ثقہ اور شیعہ راویوں نے مرسل روایت کیا ہے۔

اس حدیث کی ایک شاہد حضرت ابوامامہؓ کی حدیث ان الفاظ کے ساتھ ہے۔

”ما اذن الله لعبد في شيء افضل من ركعتين يصلحها وإن البر ليلنزل على رأس العبد مادام في صلاحه وما تقرب العبد إلى الله بمثل ما خرج منه يعني القرآن“ اس کی تخریج امام احمد (۲) ترمذی (۳) محمد بن نصر (۴) ابن الفرہس (۵) خطیب بغدادی (۶) اور ابن الخوارزمی (۷) نے کی ہے۔ امام ترمذی فرماتے ہیں: کہ یہ ایسی حدیث ہے، جس کی سند ہم اس طریق کے علاوہ کسی اور طریق سے نہیں جانتے۔ اس کے ایک راوی مکر بن خنیس کے بارے میں ابن المبارکؒ نے کلام کیا ہے اور آخری دونوں میں ان سے روایت ترک کر دیا۔ یہ حدیث زبید بن ارقاطؒ نے از حبیب بن نفیر اور وہ حضور اکرم ﷺ سے مرسل روایت کرتے ہیں۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں: کہ یہ حدیث اپنے ارسال و انتطار کی وجہ سے صحیح نہیں ہے۔ (۸)

### حدیث (۲۳۲)

ابوسعید خدریؓ کہتے ہیں کہ: میں ضعیفؓ مہاجرین کی جماعت میں ایک مرتبہ بیٹھا ہوا تھا، ان لوگوں کے پاس کپڑا بھی اتنا نہ تھا کہ جس سے پورا بدن ڈھانک لیں، بعض لوگ بعض کی اوٹ کرتے تھے اور ایک شخص قرآن شریف پڑھ رہا تھا کہ اتنے میں حضور اقدس ﷺ تشریف فرما ہوئے اور بالکل ہمارے قریب کھڑے ہو گئے، حضور ﷺ کے آنے پر قاری چپ ہو گیا، تو حضور ﷺ نے سلام کیا اور یہ دریافت فرمایا: کہ تم لوگ کیا کر رہے تھے، ہم نے عرض کیا: کہ کلام اللہ سن رہے تھے، حضور ﷺ نے فرمایا: تمام تعریف اس اللہ کے لئے ہے، جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ مجھے ان میں ٹھہرنے کا حکم کیا گیا، اس کے بعد حضور ﷺ ہمارے پیچ ہی بیٹھ گئے؛ تاکہ سب کے برابر ہیں، کسی کے قریب اور کسی سے دور نہ ہوں، اس کے بعد سب کو حلقہ کر کے بیٹھنے کا حکم فرمایا: سب حضور ﷺ کی طرف منہ کر کے بیٹھ گئے، تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ اے فقراء مہاجرین! جنہیں مردہ ہو قیامت کے دن نورِ کمال کا اور اس بات کا کہ تم اغنیاء سے آدھے دن پہلے جنت میں داخل ہو گے اور یہ آدھا دن پانچ سو برس کے برابر ہوگا۔ (حسن بالمطالعہ) (۹)

۱۔ الاستیعاد: ص ۵۰۲۔ ج ۲ منہج ۵/۲۶۸۔ ج ۳ سنن ترمذی: ص ۲۸۱۔ ج ۴ تہذیب قرآن: ص ۲۸۱۔ ج ۵ فضائل القرآن: ص ۱۲۲۔

۲۔ تاریخ بغداد: ص ۸۸-۸۹/۲۲۰۔ ج ۳ ذیل ابن الخوارزمی: ص ۲۷۲۔ ج ۴ فضائل انصار: ص ۱۶۳۔ حدیث نمبر ۵۰۹۔ ج ۵ فضائل قرآن: ص ۴۰۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱) ابوداؤد (۲) ابویعلیٰ (۳) اور ابوہریرہ (۴) نے کئی طرق سے معلیٰ بن زیاد سے کی ہے۔ سندیں ہیں۔ ”معلیٰ بن زیاد قال: حدثنا العلاء بن بشیر المزني عن أبي الصديق الساجي به“ سند کے راوی علاء بن بشیر المزنی کے بارے میں ذہبیؒ لکھتے ہیں: ”ابن مدینیؒ نے انھیں مجہول کہا ہے“۔ (۵) جبکہ ذہبیؒ نے ”الکاشف“ میں ان پر سکوت کیا ہے۔ (۶) حافظ ابن حجرؒ نے بھی انھیں مجہول کہا ہے۔ (۷) حافظ بن حجرؒ ”تہذیب التہذیب“ میں کہتے ہیں۔ ”علاء بن بشیر سے معلیٰ بن زیاد الفردوسی نے روایت کیا ہے، معلیٰ علاء کے تعلق سے کہتے ہیں: ”میں جہاں تک انھیں جانتا ہوں، وہ یہ کہ وہ جنگ میں بڑے بہادر اور ذکر کے موقع پر بڑے رقیق القلب تھے“۔ ابن حبانؒ نے ان کا ثقات میں ذکر کیا ہے۔“ (۸) علاء بن بشیر کے بارے میں اتنی معرفت انھیں مقبول بنانے کے لئے کافی ہوگی۔ (انشاء اللہ)۔

اس حدیث کی تخریج ترمذی (۹) اور ابن ماجہ (۱۰) نے اختصار کے ساتھ عطیہ عوفی از ابوسعید کے دو طرق سے کی ہے۔ اور عطیہ عوفی ضعیف ہیں۔

اس حدیث کی شاہد ایک تو حضرت ابوہریرہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد (۱۱) امام ترمذی (۱۲) اور ابن ماجہ (۱۳) نے کی ہے۔ دوسری شاہد حضرت عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام مسلمؒ نے کی ہے۔ (۱۴) اسی طرح حضرت انسؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام ترمذیؒ نے کی ہے۔ (۱۵) اس کی سند میں ایک راوی حارث بن نعمان لیشی ضعیف ہیں۔ ایک شاہد حضرت جابر بن عبداللہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام ترمذیؒ نے کی ہے۔ (۱۶) اس کی سند میں ایک راوی عمرو بن جابر حضرمی ضعیف ہیں۔ ایک شاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج ابن ابی شیبہؒ (۱۷) اور ابن ماجہ (۱۸) نے کی ہے۔ اس کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن عبیدہ ضعیف ہیں۔ (۱۹)

## حدیث (۲۳۳)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص نے کلام اللہ شریف پڑھا، اللہ تعالیٰ اس کو

|                         |                        |                                    |                            |
|-------------------------|------------------------|------------------------------------|----------------------------|
| ۱۔ مسند احمد ۳/۹۶۔      | ۲۔ سنن ابوداؤد ۳/۶۶۶۔  | ۳۔ مسند ابویعلیٰ ۱۱۵۱۔             | ۴۔ شرح سنن ابی نعیم ۳/۴۹۹۔ |
| ۵۔ میزان الاعتدال ۵۷۱۹۔ | ۶۔ الکاشف ۳۲۲۳۔        | ۷۔ تہذیب التہذیب ۳۶۷۔              | ۸۔ سنن ترمذی ۲۲۵۱۔         |
| ۹۔ سنن ابن ماجہ ۴۱۲۳۔   | ۱۰۔ سنن ابن ماجہ ۴۱۲۳۔ | ۱۱۔ مسند احمد ۹۳۶/۸۵۶۱۱۔           | ۱۲۔ سنن ترمذی ۲۲۵۱۔        |
| ۱۳۔ سنن ابن ماجہ ۴۱۲۳۔  | ۱۴۔ مجمع مسم ۲۹۷۹۔     | ۱۵۔ سنن ترمذی ۲۲۵۲۔                | ۱۶۔ سنن ترمذی ۲۲۵۵۔        |
| ۱۷۔ سنن ابن ماجہ ۴۱۲۳۔  | ۱۸۔ سنن ابن ماجہ ۴۱۲۳۔ | ۱۹۔ دیکھئے مجمع الزوائد ۱۰/۲۶۷۱۵۹۔ |                            |

عموم نبوت کو اپنی پسیلوں کے درمیان لے لیا، کو اس کی طرف جی نہیں بھیجی جاتی۔ حامل قرآن کے لئے مناسب نہیں کہ غصہ والوں کے ساتھ غصہ کرے، یا چالوں کے ساتھ جہالت کرے، حالانکہ اس کے پیٹ میں اللہ کا کلام ہے۔ (اس کے رجُل ثقہ ہیں) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج حاکم نے کی ہے۔ (۲) سند یوں ہے: "اخبرنا أبو جعفر محمد بن محمد بن عبد الله البغدادي حدثنا يحيى بن عثمان بن صالح السهمي حدثنا عمرو بن الربيع بن طارق حدثنا يحيى بن أيوب حدثنا خالد بن أبي يزيد عن ثعلبة بن" حاکم نے اسے صحیح کہا اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ "یہی" کہتے ہیں: "اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے، اس میں ایک راوی اسماعیل بن رافع متروک ہیں"۔ (۳)

## صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: "حاکم کی سند میں اسماعیل نہیں ہیں، اس لحاظ سے حاکم کے رجُل ثقہ ہیں۔"

## حدیث (۲۳۴)

فضلہ ابن عبید اللہ نے حضور اقدس ﷺ سے نقل کیا ہے: کہ حق تعالیٰ شانہ قاری کی آواز کی طرف اس شخص سے زیادہ کان لگاتے ہیں، جو اپنی گانے والی باندی کا گانا سن رہا ہو۔ (اس کی سند میں کوئی مضحکہ نہیں)۔ (۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) ابن ماجہ (۶) امام بخاری (۷) محمد بن نصر المروزی (۸) ابن حبان (۹) طبرانی (۱۰) اور امام بیہقی (۱۱) نے ولید بن مسلم سے کئی طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "قال حدثنا الأوزاعي قال حدثني إسماعيل بن عبيد الله عن عيسو بن" امام بوسری کہتے ہیں: "اس کی سند حسن ہے، اس لئے کہ حدیث کے ایک راوی میسرہ جو فضالہ اور راشد بن سعید کے آزاد کردہ غلام ہیں، ان کا رتبہ اہل حفظ وضبط کے درجہ سے کم ہے" (۱۲)

|                     |                                     |                       |                     |
|---------------------|-------------------------------------|-----------------------|---------------------|
| ۱۔ فضائل قرآن ص ۳۶  | ۲۔ مستدرک حاکم ۲/۲۵۲ حدیث نمبر ۲۰۷۳ | ۳۔ مجمع الزوائد ۷/۱۵۹ | ۴۔ فضائل قرآن ص ۱۷۷ |
| ۵۔ مستدرک ۲/۸۱      | ۶۔ سنن ابن ماجہ ۱۳۳۰                | ۷۔ تاریخ الخلفاء ۳۷۷  | ۸۔ ترمذی ۱۳۸        |
| ۹۔ مجمع ابن حبان ۵۴ | ۱۰۔ المعجم الکبیر ۲/۱۸              | ۱۱۔ سنن بیہقی ۲۳۷/۱۰  | ۱۲۔ ترمذی ۵۸۸       |

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”ذہبی میسرہ کے بارے میں کہتے ہیں: کہ ان سے اسماعیل بن عبید اللہ کے علاوہ کسی نے حدیث بیان نہیں کی۔“ (۱) ذہبی ”کاشف“ میں کہتے ہیں: ”میسرہ غیر معروف ہیں۔“ (۲) حافظ ابن حجر نے انھیں مقبول گردانا ہے۔ (۳) اور ابن حبان نے ان کا ذکر ثقات میں کیا ہے۔ (۴)

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) ابو عیسیٰ (۶) آجری (۷) حاکم (۸) اور بیہقی (۹) نے اوزاعی کے کئی طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: ”عن الأوزاعي عن إسماعيل بن عبيد الله عن فضالة“ حاکم نے اسے صحیح علی شرط الشیخین کہا ہے؛ لیکن ذہبی نے منقطع کہہ کر اس کی تردید کی ہے: اس لئے کہ اسماعیل بن عبید اللہ نے فضالہ کا زمانہ نہیں پایا، ان دونوں کے درمیان فضالہ کے آزاد کردہ غلام میسرہ کا واسطہ ہے۔

حدیث (۲۳۵)

ابو ہریرہ ؓ نے حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے: کہ قرآن شریف کو سیکھو، پھر اس کو پڑھو؛ اس لئے کہ جو شخص قرآن شریف سیکھتا ہے اور پڑھتا ہے اور تہجد میں اس کو پڑھتا رہتا ہے، اس کی مثال اس قہلی کی سی ہے، جو مشک سے بھری ہوئی ہو کہ اس کی خوشبو تمام مکان میں پھیلتی ہے اور جس شخص نے سیکھا اور پھر سو گیا، اس کی مثال اس مشک کی قہلی کی ہے، جس کا منہ بند کر دیا گیا ہو۔ (اس کی سند میں کوئی مضائقہ نہیں) (۱۰)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۱۱) ابن ماجہ (۱۲) نسائی (۱۳) (تختہ) ابن خزیمہ (۱۴) اور ابن حبان (۱۵) نے عبد الحمید بن جعفر سے کئی طرق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: ”عن عبد الحميد بن جعفر عن سعيد المقبري عن عطاء مولى أبي أحمد به“ امام ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے، لیث بن سعد نے بھی اس حدیث کو سعید المقبری عن عطاء مولیٰ ابی احمد عن النبی کے طریق سے مرسل روایت کیا ہے۔ اس سند میں انہوں نے عن ابی ہریرۃ ذکر نہیں کیا؛ بلکہ حدثنا قتيبة عن الليث کے بعد حدیث ذکر کیا ہے۔

۱۔ میزان الاعتدال ۸۹۵۹۔

۲۔ الکاشف ۵۷۶۔

۳۔ تقریب الحدیث ۷۰۳۶۔

۴۔ احادیث ۳۲۵/۵۔

۵۔ مسند احمد ۳۳۹۴۷۔

۶۔ فضائل القرآن ص ۱۶۸/۱۶۱۔

۷۔ المطالع القرآن ص ۸۰۔

۸۔ مستدرک حاکم ۵۷۱/۵۷۰۔

۹۔ سنن بیہقی ۲۳۰/۱۰۔

۱۰۔ فضائل القرآن ص ۳۳۔

۱۱۔ سنن ترمذی ۲۸۷۶۔

۱۲۔ سنن ابن ماجہ ۳۱۷۔

۱۳۔ سنن الکبریٰ ۱۳۳۳۲/۱۰۔

۱۴۔ صحیح ابن خزیمہ ۲۵۳۶/۱۵۰۹۔

۱۵۔ صحیح ابن حبان ۲۵۸/۲۱۲۶۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”اس حدیث کی سند میں ایک راوی عطاء ہیں، جو ابو احمد یا ابن احمد کے آزاد کردہ غلام ہیں۔“ ان کے تعلق سے ذہبیؒ کہتے ہیں: ”تابعی ہیں اور غیر معروف ہیں“ اور علامہ ذہبیؒ نے ”الکاشف“ میں سکوت اختیار کیا ہے۔ (۱) حافظ ابن حجرؒ نے مقبول کہا ہے۔ (۲) ابن حبانؒ نے ان کا ذکر ”الثقات“ میں کیا ہے۔ (۳)

حدیث (۲۳۶)

عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے نبی کریم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے: کہ جس شخص کے قلب میں قرآن شریف کا کوئی حصہ بھی محفوظ نہیں، وہ بمزبور ویران گھر کے ہے۔ (اس کی سند میں کوئی حرج نہیں)۔ (۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۵) دارمیؒ (۶) ترمذیؒ (۷) طبرانیؒ (۸) ابن کثیرؒ (۹) ابن عدیؒ (۱۰) سہمیؒ (۱۱) ابو نعیمؒ (۱۲) حاکمؒ (۱۳) اور بیہقیؒ (۱۴) نے ”جویر عن قابوس بن اُبی ظبیان عن اُبیہ“ کے طریق سے کی ہے۔ امام ترمذیؒ نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے۔ حاکمؒ نے کہا کہ یہ صحیح الاسناد ہے؛ لیکن شیخین نے اس کی تخریج نہیں کی، لیکن ذہبیؒ نے حاکمؒ پر تنقید کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں قابوس ہیں، جو ”لین“ الحدیث ہیں۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: امام ذہبیؒ ”میزان الاعتدال“ میں کہتے ہیں: ”ابن معینؒ نے ان پر نکتہ چینی کی ہے، باوجود اس کے علامہ ذہبیؒ نے ان کی توثیق کی ہے۔“ (۱۵) ابو حاتمؒ کہتے ہیں کہ ان سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔ نسائیؒ کہتے ہیں ”وہ قوی نہیں ہیں۔“ ابن عدیؒ کہتے ہیں ”ان کی حدیثیں متعارض ہیں اور میرے نزدیک ان میں کوئی حرج نہیں۔“ امام احمدؒ کہتے ہیں ”لیس بذالک۔“ نسائیؒ نے کہا کہ وہ قوی نہیں ہیں۔ (۱۶) امام ذہبیؒ ”کاشف“ میں کہتے ہیں: ”ابو حاتم اور دیگر محدثین نے کہا کہ ان سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔“ (۱۷) حافظ بن حجرؒ کہتے ہیں: ”وہ لین الحدیث ہے۔“ (۱۸)

- ۱ میزان الاعتدال ۵۶۵۸، المخطی ۴۳۶، الکاشف ۳۸۱۳۔ ۲ تخریب احمد ۳۶۷۔ ۳ الثقات ۲۵/۵۔ ۴ فضائل قرآن ص ۴۴۴۔ ۵ مستدرک ۲۲۳/۱۔ ۶ سنن دارمی ۳۳۶۔ ۷ سنن ترمذی ۳۹۱۳۔ ۸ معجم کبیر ۱۰۹/۱۲، حدیث نمبر ۱۲۱۹۔ ۹ فضائل، القرآن ص ۲۸۴۔ ۱۰ الکافی ۲/۶۔ ۱۱ تاریخ یحییٰ بن علی ۱۲۱۲۔ ۱۲ شرح السنہ ۱۸۵۔ ۱۳ مستدرک حاکم ۵۵۴/۱۔ ۱۴ شعب الایمان ۳۳۴۹۔ ۱۵ میزان الاعتدال ۶۸۸۔ ۱۶ المخطی ۳۶۷۔ ۱۷ الکاشف ۳۶۹۸۔ ۱۸ تخریب احمد ۵۴۳۵۔

# کتاب الحجرة

حدیث (۲۳۷)

حضور اقدس ﷺ نے مکہ کو خطاب فرما کر ارشاد فرمایا: کہ تو کتنا بہتر شہر ہے اور مجھ کو کتنا زیادہ محبوب ہے، اگر میری قوم مجھے نہ لگائے، تو تیرے سوا کسی دوسری جگہ قیام نہ کرتا۔ (حسن بالمصابہ والاشواہد) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۲) اور ابن حبان (۳) نے فضیل بن سلیمان کے دو طرق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: "از فضیل بن سلیمان، از ابن خثیمہ از سعید بن جبیر و ابو الطفیل بہ" نیز حاکم نے اس حدیث کی تخریج زہیر کے طریق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: "زہیر از عبد اللہ بن عثمان بن خثیمہ از سعید"۔ (۴) حاکم نے اس حدیث کو صحیح کہا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے۔ ابویعلیٰ نے محمد بن عیسیٰ کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ سند یوں ہے: "محمد بن عیسیٰ از طلحہ از ابن عباس بہ مطولاً"۔ (۵) سند میں مذکور ایک راوی فضیل بن سلیمان کے سلسلہ میں حافظ بن حجر کہتے ہیں: "وہ صدوق ہیں اور ان کی اخلاط بہت ہیں"۔ (۶) ذہبی کہتے ہیں: "عباس نے ابن معین سے نقل کیا ہے کہ وہ ثقہ نہیں ہیں، ابو زر ع نے انھیں لین کہا ہے۔ ابو حاتم اور دیگر حضرات کہتے ہیں کہ وہ قوی نہیں ہیں"۔ (۷) ذہبی نے "مغنی" میں فضیل بن سلیمان کے تعلق سے وہی بات کہی ہے، جو "الکاشف" میں کہی ہے۔ (۸) امام ذہبی "میزان الاعتدال" میں کہتے ہیں: "ان کی احادیث کتب ستہ میں آئی ہیں اور وہ صدوق ہیں"۔ (۹) "الکاشف" میں ذہبی نے اس پر مزید یہ کہا ہے کہ ابن عدی نے ان کی بہت سی ایسی احادیث ذکر کی ہیں، جن میں غرابت پائی جاتی ہے۔

اس حدیث کی شاہد حضرت عبداللہ بن عدی بن حرماء زہری کی روایت ہے، جس کی تخریج ترمذی نے کی ہے۔ (۱۰) ابن حبان نے اسے صحیح کہا ہے۔ (۱۱) دوسری شاہد حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج بزار نے کی ہے۔ (۱۲) صحیح

|                       |                     |                        |                      |
|-----------------------|---------------------|------------------------|----------------------|
| ۱. فضائل حج ص ۸۷      | ۲. سنن ترمذی ۳۹۶    | ۳. صحیح ابن حبان ۲۰۶   | ۴. مستدرک حاکم ۳۸۶/۱ |
| ۵. مسند ابویعلیٰ ۲۶۶۲ | ۶. تقریب احمد ص ۵۳۷ | ۷. الکاشف ۳۸۳          | ۸. المغنی ۳۹۵۸       |
| ۹. میزان الاعتدال ۶۷۷ | ۱۰. سنن ترمذی ۳۹۶۱  | ۱۱. صحیح ابن حبان ۳۷۱۶ | ۱۲. مسند بزار ۱۱۵۲   |



کہتے ہیں: ”اس حدیث کے کچھ حصہ کو امام ترمذیؒ نے روایت کیا ہے اور ابو یعلیٰ نے بھی اس کی روایت کی ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں۔“ (۱)

## حدیث (۲۳۸)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص دنیا سے محبت رکھتا ہے، وہ اپنی آخرت کو نقصان پہنچاتا ہے اور جو اپنی آخرت سے محبت رکھتا ہے، وہ (صورت کے اعتبار سے) دنیا کو نقصان پہنچاتا ہے (پس جب یہ ضابطہ ہے تو) جو چیز ہمیشہ رہنے والی ہے (یعنی آخرت) اس کو ترجیح دو اس چیز پر جو بہر حال فنا و جانے والی ہے۔ (حسن بالمشاہد) (۲)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۳) حاکمؒ (۴) اور بیہقیؒ (۵) نے در اور دی کے طریق سے اور بخاریؒ (۶) اور حاکمؒ (۷) نے اسماعیل بن جعفر کے طریق سے اور یہ دونوں یعنی در اور دی اور اسماعیل بن جعفر عمرو بن ابی عمرو سے اور وہ مطلب سے روایت کرتے ہیں۔

اس حدیث کو ابن حبانؒ (۸) بخاریؒ (۹) اور تضاویؒ (۱۰) نے یعقوب بن عبد الرحمن اسکندری از عمرو کے دو طرق سے روایت کیا ہے، اوپر کے طریق میں جس مطلب کا ذکر آیا ہے، وہ مطلب بن عبد اللہ بن مطلب بن حطب بن حارث مخزومی ہیں، جنہوں نے ابو موسیٰ اشعریؓ کا زمانہ نہیں پایا۔ ابو حاتمؒ کہتے ہیں: مطلب کی روایت حضرت جابرؓ سے دونوں کے زمانہ کے ایک ہونے کی وجہ سے ہو سکتی ہے؛ لیکن ان کے علاوہ دیگر صحابہ سے ان کا روایت کرنا بطریق ارسال ہے۔ (۱۱) صحتی کہتے ہیں: ”اس اس حدیث کو احمدؒ بڑا در اور طبرانی نے روایت کیا ہے اور ان کے رجال ثقہ ہیں اور رجال کے ثقہ ہونے سے اس حدیث کا صحیح ہونا لازم نہیں آتا۔ حدیث کے صحیح ہونے کے لئے اتصال کی شرط کا پایا جانا بھی ضروری ہے اور وہ یہاں مفقود ہے۔“ (۱۲)

اس کی ایک شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج ابن ابی عاصمؒ نے سند حسن کے ساتھ کی ہے۔ (۱۳) دوسری شاہد حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمدؒ (۱۴) اور ابن حبانؒ نے سند صحیح کے ساتھ کی ہے۔ (۱۵) تیسری شاہد حضرت ابن مسعودؓ کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمدؒ نے حدیث صحیح کے ساتھ کی ہے۔ (۱۶)

۱۔ مجمع الزوائد ۱۸۳/۳۔ ۲۔ فضائل صدقات ۳۶۷۔ ۳۔ مسند احمد ۳۱۲/۳۔ ۴۔ معجم ۳۰۸/۳۔

۵۔ سنن بیہقی ۳/۳۷۷، شعب الایمان ۱۰۳۳۷۔ ۶۔ شرح السنن ۴۰۲۸۔ ۷۔ معجم ابن حبان ۷۰۹۔

۸۔ شرح السنن ۴۰۲۸۔ ۹۔ مسند الشہاب ۶۱۸۔ ۱۰۔ الرائع ۱۶۲۸۔ ۱۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۳۹۔

۱۲۔ کتاب الخرج ۱۶۱۔ ۱۳۔ مسند احمد ۲۷۴۳۔ ۱۴۔ مجمع ابن حبان ۲۵۲۔ ۱۵۔ مسند احمد ۳۷۰۹۔

چوتھی شامدا بن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج امام احمد نے حدیث صحیح کے ساتھ کی ہے۔ (۱)

## حدیث (۲۳۹)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے، کہ دنیا ملعون ہے اور جو کچھ دنیا میں ہے سب ملعون ہے (اللہ کی رحمت سے دور ہے) مگر اللہ کا ذکر اور وہ چیز جو اس کے قریب ہو اور عالم اور طالب علم۔ (حسن بالمستحب) (۲)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۳) ابن ماجہ (۴) ابن ابی عاصم (۵) ابن عبد البر (۶) بیہقی (۷) بغوی (۸) عقیلی (۹) اور ابن جوزی (۱۰) نے عطاء بن قرۃ از عبد اللہ بن حمزہ سے کئی طرق سے کی ہے۔ ترمذی نے اس حدیث کو حسن غریب کہا ہے۔ ابن جوزی کہتے ہیں کہ: اس میں خالد بن یزید مفرد ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ ان کی حدیث کی متابعت نہیں کی جاتی۔ عقیلی کہتے ہیں: کہ عبد الرحمن ضعیف ہیں۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ اس حدیث کے کئی متابعات ہیں، تمام طرق کی وجہ سے یہ حدیث حسن کے درجہ میں آ جاتی ہے، اس حدیث کی سند میں عبد الرحمن بن ثوبان کے بعد بعض طرق میں ”ابیہ“ کا لفظ آیا ہے جو کہ غلط ہے، اس حدیث کی شاہد حضرت ابن مسعود رضی اللہ عنہ کی حدیث ہے، جس کی تخریج بزار نے کی ہے۔

## حدیث (۲۴۰)

ایک صحابی نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! مجھے کوئی ایسا عمل بتا دیجئے، جس سے اللہ جل شانہ بھی مجھ سے محبت فرمادیں اور آدمی بھی مجھ سے محبت کرنے لگیں، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ دنیا سے بے رغبتی پیدا کرلو، حق تعالیٰ شانہ تم کو محبوب رکھیں گے اور لوگوں کے پاس جو چیزیں (مال وغیرہ) ہیں، ان سے بے رغبتی پیدا کرلو، وہ بھی تم سے محبت کرنے لگیں گے۔ (حسن بالمشاہد) (۱۱)

۱۔ سنن ترمذی ۲۳۲۲۔ بح سنن ابن ماجہ ۴۱۱۲۔

۲۔ فضائل ذکر ص ۴۷۔

۳۔ مسند احمد ۲۳۔

۴۔ سنن بیہقی ۷۸۔ ۵۔ شرح السنن ۱/۳۲۹۔

۶۔ جامع بیان العلم ۱/۲۸۰۔

۷۔ الترغیب ۵۵۷ حدیث نمبر ۱۶۹۔

۸۔ فضائل صدقات ص ۴۲۔

۹۔ احسن ۱۳۳۰۔

۱۰۔ کتاب الفقار ۲/۲۲۶۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ (۱) ابویعم (۲) خطیب بغدادی (۳) حاکم (۴) ابن حبان (۵) طبرانی (۶) بیہقی (۷) ابوالشیخ (۸) عقیلی (۹) رویائی (۱۰) اور ابن عدی (۱۱) نے خالد بن عمر قرشی سے کئی طرق سے کی ہے۔ سند اس طرح ہے: "خالد بن عمرو القرظی از سفیان الثوری از ابو حازم" حاکم نے اس حدیث کو صحیح الاسناد کہا ہے؛ لیکن وہ بیہقی نے یہ کہہ کر ان کے قول کی تردید کی ہے کہ اس کی سند میں ایک راوی خامد وضاع ہیں۔ سخاوی کہتے ہیں: "خالد کے ترک پر محدثین کا اجماع پایا جاتا ہے؛ بلکہ ان کی طرف حدیثوں کے وضع کا عمل منسوب کیا گیا ہے؛ لیکن اس حدیث کو خالد کے علاوہ دوسروں نے ثوری سے روایت کیا ہے؛ بلکہ اس حدیث کی تخریج ابویعم نے "حلیۃ الاولیاء" میں منصور بن معتمر از مجاہد از انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے کی ہے اور اسے مرفوع کہا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں؛ لیکن مجاہد کے انس رضی اللہ عنہ سے سماع میں کلام ہے، اس حدیث کو ثبت اور ثقہ راویوں نے روایت کیا ہے؛ لیکن مجاہد سے تہاد و نہیں کئے، یعنی مرفوع نہیں کہا۔ اس طرح یہ حدیث ربیع بن حراش از ربیع بن خثیم سے بھی روایت کی گئی ہے۔ انھوں نے ارسال کے ساتھ اسے مرفوع کہا ہے۔ خلاصہ یہ کہ اس حدیث کو امام نووی پھر امام عراقی نے حسن قرار دیا ہے۔ اس سلسلہ میں ہمارے شیخ حافظ ابن حجر کا کلام محل نظر ہے؛ جیسا کہ میں نے "تخریج الاربعین" میں بیان کیا ہے۔" (۱۲)

سیوطی نے اس حدیث کی صحت کا اشارہ کیا ہے۔ (۳) امام منووی کہتے ہیں: "ترمذی نے اس حدیث کو حسن کہا ہے اور نووی نے بھی ان کی پیروی کی ہے اور حاکم نے اسے صحیح کہا ہے، جس کے سبب مصنف کو بھی دھوکہ ہوا اور انھوں نے بھی اس کی صحت کا اشارہ کیا، گویا انھوں نے اس حدیث کے سلسلہ میں امام ذہبی کی تنقید کو قابل اعتناء نہیں سمجھا کہ اس کی سند میں ایک راوی خالد بن عمرو وضاع ہیں اور دوسرے راوی محمد بن کثیر مصیعی کو امام احمد نے ضعیف قرار دیا ہے۔ منذری نے اس حدیث کو ابن ماجہ کی طرف منسوب کرنے کے بعد کہتے ہیں: "ہمارے بعض مشائخ نے اس کی سند کو حسن کہا ہے، لیکن ان کے اس فیصلے میں بعد ہے؛ اس لئے کہ یہ خالد قرشی کی روایت ہے اور وہ متروک اور متہم ہیں۔" منذری مزید کہتے ہیں لیکن اس حدیث سے انوار نبوت کی چمک محسوس ہوتی ہے، ضعیف رواقا کا روایت کرنا اس کے قولی رسول ہونے کے لئے مافعی نہیں ہو سکتا۔" پھر اخیر میں مصنف نے فیصلہ یوں کیا کہ بیہقی نے اس کی تخریج کی ہے اور اسے برقرار رکھا ہے؛ جبکہ معاملہ اس کے برخلاف ہے، بیہقی

۱۔ سنن ابن ماجہ، ۲/۳۱۰۳۔

۲۔ حلیۃ الاولیاء، ۱۳۶/۷۔

۳۔ ابن ماجہ، ۲/۲۳۵۔

۴۔ حاکم، ۳/۳۱۳۔

۵۔ روزۃ المختار، ۳/۱۲۸۱۔

۶۔ بیہقی، ۵۹۷۲۔

۷۔ شعب الایمان، ۱۰۵۲۳، ۱۰۵۲۳۔

۸۔ تاریخ، ۳/۱۸۳۔

۹۔ کتاب القضاۃ، ۱۱۷۔

۱۰۔ مسند رویائی، ۴/۸۱۲۔

۱۱۔ الاکلیل، ۲/۱۷۔

۱۲۔ القامد نمبر ۹۲۔

۱۳۔ الجامع المصغر، ۹۶۰۔

نے اس کی سند پر یہ کہہ کر تنقید کی ہے کہ خالد بن عمر ضعیف ہیں۔ (۱)

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”سفیان کی حدیث کے بہت سے طرق ہیں، اگرچہ کہ وہ ضعیف ہیں؛ لیکن شدید ضعیف نہیں ہیں سوائے خالد بن عمر الوضاع کی روایت کے۔ اس لحاظ سے یہ تمام طرق اعتبار رکھنے جانے کے لائق ہیں۔ بخاری نے اس حدیث کی ایک ایسی مرسل شاہد ذکر کیا ہے، جس کے سب رجال ثقہ ہیں، اس طرح یہ حدیث ان تمام متابعات اور اس شاہد کی وجہ سے حسن کے درجہ کو پہنچ جاتی ہے۔

## حدیث (۲۳۱)

حضرت معاذ بن جبل ؓ فرماتے ہیں: کہ جب حضور اقدس ﷺ نے ان کو یمن کا حاکم بنا کر بھیجا، تو یہ ارشاد فرمایا: کہ اپنے آپ کو ناز و نعمت میں پرورش کرنے سے بچائے رہنا! اس لئے کہ اللہ کے نیک بندے ناز و نعمت میں لگنے والے نہیں ہوتے۔ (انکسے رجال ثقہ ہیں)۔ (۲)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۳) اور ابویوسف (۴) نے بقیہ بن ولید از سری بن عیثم از مرتع بن مسروق سے کئی طرق سے کی ہے۔ صحت کی وجہ سے: ”اس حدیث کو امام احمد نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال ثقہ ہیں اور بقیہ مدلس ہیں مدلیس تصویہ کرتے ہیں اور کبھی عنعنہ سے بھی روایت کرتے ہیں؛ لیکن ابویوسف کے طریق سے انہوں نے تحدیث (حدیث) کی تخریج کی ہے، جس سے مدلیس کا شبہ جاتا رہتا ہے۔“ (۵) سند میں دوسرے راوی مرتع ہیں، جن کی ابن حبان نے توثیق کی ہے۔ (۶)

## حدیث (۲۳۲)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جب تو یہ دیکھے کہ حق تعالیٰ شانہ کسی گنہگار پر اس کے گناہوں کے باوجود دنیا کی وسعت فرما رہا ہے، تو یہ اللہ تعالیٰ شانہ کی طرف سے ذلیل ہے، پھر حضور ﷺ نے یہ آیت شریفہ ”فلما نسوا“ سے ”مبلسون“ تک تلاوت فرمائی، جس کا ترجمہ یہ ہے کہ ”پس جب وہ لوگ ان چیزوں کو بھولے رہے، جن کی ان کو نصیحت کی جاتی تھی، تو ہم نے

۱۔ فیض القدیر: ۳۸۱/۱۔ ۲۔ فضائل صدقات: ۳۲۲/۱۔ ۳۔ مسند احمد: ۲۳۲/۵۔ ۴۔ حلیۃ الاولیاء: ۵۵/۵۔

۵۔ مجمع الزوائد: ۴۵۰/۱۰۔ ۶۔ مجمع ابن حبان: ۳۶۲/۵۔

ان پر (راحت) کے ہر قسم کے دروازے کھول دیئے یہاں تک کہ جب وہ ان چیزوں پر جو ان کو طبی تھیں اترا نئے لگے، تو ہم نے ان کو دفعتاً پکڑ لیا پھر تو وہ حیرت میں رہ گئے۔“ (حسن بالمصابہ) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ نے کی ہے۔ (۲) سند یوں ہے: ”یحییٰ بن غیلان از رشدین بن سعد اور حرملة بن عمران لجیسی از عقبہ بن مسلم“ اس سند میں رشدین بن سعد ضعیف ہیں، اس حدیث کی تخریج طبریؒ (۳) دولاہی (۴) طبرانی (۵) اور بیہقی (۶) نے حرملة بن عمران کے کئی طرق سے کیا ہے؛ اسی طرح کی ایک حدیث کی تخریج ابن عبدالحکم (۷) ابن ابی الدنیا (۸) اور طبریؒ (۹) نے ابن ابیہر از عقبہ بن مسلم کے طریق سے کی ہے۔

۱ فضائل صدقات ص/۳۲۲ ج مصدر ۳/۱۳۵، ترجمہ ص/۱۲۔ ج تفسیر طبری ۷/۹۵۔ ج ابھی ۱/۱۱۱۔

۲ تلمذ ص ۹۳۶۸۔ ۳ الاستاذ والصفات ص/۳۸۸، شعب الایمان ۳۵۳۰۔ ۴ توح مصر ص/۲۹۳۔

۵ کتاب الشکر ۳۲۔ ۶ تفسیر طبری ۷/۹۵۔

فضائل اعمال کی ضعیف احادیث کی تخریج۔

## کتاب الایمان

حدیث (۲۲۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ دو خصلتیں ایسی ہیں کہ وہ مومن میں جمع نہیں ہو سکتیں، ایک تو بخل دوسری بدظنی۔

(ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج طحاوی (۲) عبد بن حمید (۳) بخاری (۴) ترمذی (۵) ابویعلیٰ (۶) خرائطی (۷) ابن الاعرابی (۸) ابو نعیم (۹) فضائی (۱۰) اور دولابی (۱۱) نے صدقہ بن موسیٰ ازہ - لک بن دینار از عبد اللہ بن غالب کے طریق سے کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں یہ حدیث غریب ہے، اسے ہم صدقہ بن موسیٰ کے علاوہ کسی اور طریق سے نہیں جانتے۔ ابو نعیم نے بھی اسی طرح کی بات کہی ہے۔ ذہبی کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ابن معین اور نسائی وغیرہ نے ضعیف کہا ہے۔“ ابو حاتم کہتے ہیں: کہ صدقہ کی حدیث لکھی جائے گی؛ لیکن وہ قوی نہیں ہے۔ (۱۲) ”الکاشف“ میں ذہبی کہتے ہیں: ”یہ حدیث ضعیف قرار دی گئی ہے۔“ (۱۳) حانظ بن حجر کہتے ہیں ”وہ صدوق ہیں، مگر ان کے ابام ہیں۔“ (۱۴)

حدیث (۲۲۴)

حضرت شدارہؓ فرماتے ہیں اور حضرت عبادہؓ اس واقعہ کی تصدیق کرتے ہیں کہ ایک مرتبہ ہم لوگ حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے۔ حضور ﷺ نے دریافت فرمایا: کوئی اجنبی (غیر مسلم) تو جمع میں نہیں، ہم نے عرض کیا کوئی نہیں۔ ارشاد

- |                              |                        |                         |                            |
|------------------------------|------------------------|-------------------------|----------------------------|
| ۱. فضائل صدقات ص ۱۱۰۔        | ۲. مسند صلیبی ۲۳۲۲۔    | ۳. مسند ابن جریر ۹۹۶۔   | ۴. ابی ابی الفرد ۲۸۲۔      |
| ۵. سنن ترمذی ۱۹۶۲۔           | ۶. مسند ابویعلیٰ ۱۲۱۸۔ | ۷. مساوی الاطلاق ص ۱۰۱۔ | ۸. معجم ابن الاعرابی ۱۱۲۳۔ |
| ۹. حلیۃ الاولیاء ۲/۳۸۸، ۳۸۸۔ | ۱۰. مسند ابی حاتم ۲۳۳۔ | ۱۱. کتاب المغنی ۱۳۵/۲۔  | ۱۲. میزان الاعتدال ۳۸۷۔    |
| ۱۳. الکاشف ۲۳۸۸۔             | ۱۴. تقریب لحدیث ۲۹۹۱۔  |                         |                            |

فرمایا: کوڑا بند کر دو، اس کے بعد ارشاد فرمایا ہاتھ اٹھاؤ اور کہو: ”لا الہ الا اللہ“ ہم نے تھوڑی دیر ہاتھ اٹھائے رکھے (اور کلمہ طیبہ پڑھا) پھر فرمایا: الحمد للہ! اے اللہ تو نے مجھے یہ کلمہ دے کر بھیجا ہے اور اس کلمہ پر جنت کا وعدہ کیا ہے اور تو وعدہ خلاف نہیں ہے۔ اس کے بعد حضور ﷺ نے ہم سے فرمایا کہ خوش ہو جاؤ اللہ نے تمہاری مغفرت فرمادی۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) بزار (۳) دولابی (۴) اور حاکم (۵) نے اسماعیل بن عیاش سے کئی طرق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: ”اسماعیل بن عیاش از راشد بن داؤد از یعلیٰ بن شداد بہ“ اس حدیث کی تخریج طبرانی (۶) نے عبد الملک بن محمد صنعانی از راشد بن داؤد کے طریق سے کی ہے۔ ”جیسی کہتے ہیں:“ اس حدیث کی روایت امام احمد نے کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی راشد بن داؤد ہیں، کئی محدثین نے انھیں ثقہ کہا ہے اور ان میں ضعف ہے، اس کے بقیر رجال ثقہ ہیں۔“ حاکم کہتے ہیں: ”حدیث کے دوسرے راوی اسماعیل بن عیاش کا حال یہ ہے کہ ان کی طرف حافظہ کی کمزوری منسوب کی گئی ہے۔“ ذہبی کہتے ہیں: ”راشد کو دارقطنی اور ان کے علاوہ نے ضعیف کہا ہے، لیکن دجیم نے انھیں ثقہ کہا ہے۔“ (۷)

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: بخاری کہتے ہیں کہ: اس حدیث میں کلام ہے۔ (۸) ابن حبان نے ان کا ذکر ”اشقات“ میں کیا ہے۔ (۹) امام ذہبی ”میزان الاعتدال“ میں کہتے ہیں۔ راشد کو دجیم اور ابن معین نے ثقہ کہا ہے۔ بخاری نے کہا کہ ان میں کلام ہے۔ دارقطنی کہتے ہیں: کہ وہ ضعیف ہیں، ان کا اعتبار نہیں کیا جائے گا۔ (۱۰) امام ذہبی ”الکاشف“ میں کہتے ہیں: راشد مختلف فیہ راوی ہیں، ابن معین نے انھیں ثقہ کہا ہے اور دارقطنی نے ضعیف۔ حافظ ابن حجر ”تقریب“ میں کہتے ہیں: کہ وہ صدوق ہیں اور ان کے بہت سے اوہام ہیں۔ اسماعیل بن عیاش کے تعلق سے حافظ ابن حجر (۱۱) کہتے ہیں: کہ وہ اپنے شہر والوں سے روایت کرنے میں صدوق ہیں اور ان کے علاوہ سے روایت کرنے میں معتبر نہیں ہیں۔ (۱۲)

## حدیث (۲۳۵)

حضرت زید بن ارقم رضی اللہ عنہ حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں: جو شخص اخلاص کے ساتھ ”لا الہ الا اللہ“ کہے، وہ جنت میں

ج اعلیٰ ۱/۹۳۔

ج سند ۱۰/۱۰۔

ج مستدرک ۱۳۳/۱۳۳۔

۱ فضل ذکر ۳/۳۱۔

۵ مستدرک حاکم ۵۰۱/۱۔

۶ مجمع کبیر ۱۳۳/۱۳۳۔

۷ مجمع کبیر ۱۳۳/۱۳۳۔

۸ الکاشف ۱۳۹/۱۔

۹ تقریب ۳۷/۳۷۔

۱۰ میزان الاعتدال ۳۵/۳۵۔

۱۱ اشقات ۳۰۲/۶۔





بن زید بن اسلم کے طریق سے کی ہے۔ پہنچی کہتے ہیں کہ: اس حدیث کی روایت کرنے میں عبدالرحمن بن زید بن اسلم متخرد ہیں۔

اس حدیث کو ابن حبان (۱) اور بیہقی (۲) نے بہلول بن عبید کے طریق سے روایت کیا ہے۔ سند یوں ہے: ”بہلول بن عبید از سلم بن کفیل از نافع از ابن عمر“ ابن حبان کہتے ہیں: کہ یہ حدیث عبدالرحمن بن زید بن اسلم از ولید خود از ابن عمر رضی اللہ عنہما کے طریق سے جانی جاتی ہے؛ نیز ایک سند یہ بھی ہے، ابو یعلیٰ از عثمٰنی از عبدالرحمن بن زید“ اور قن حدیث سے عبدالرحمن کو کوئی لگاؤ نہیں ہے۔ ”صحیحی“ کہتے ہیں: ”اس حدیث کی سند میں یحییٰ عثمٰنی راوی ضعیف ہیں، ایک اور طریق کے سلسلہ میں کہا کہ اس میں عیاض بن عمرو ضعیف ہیں۔“ (۳)

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”بلکہ وہ متروک ہیں۔“ حافظ عراقی کہتے ہیں: ”اس حدیث کی تخریج ابو یعلیٰ نے طبرانی سے اور بیہقی نے ”شعب الایمان“ میں ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت سے سند ضعیف کے ساتھ ہے۔“ (۴)

منذری کہتے ہیں کہ: اس کے متن میں نکارت ہے۔ (۵) شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلویؒ اس حدیث کی تخریج میں کہتے ہیں: منذری نے اس حدیث پر نکارت کا جو حکم لگایا ہے، اس کی بنیاد یہ ہے کہ منذری نے حدیث میں مذکور لفظ ”اہل لا إله إلا الله“ کو ظاہر پر محمول کرتے ہوئے اس کا اطلاق ہر مسلمان پر کیا، جبکہ یہ معلوم ہے کہ بعض مسلمانوں کو بھی قبر و حشر میں عذاب دیا جائے گا، اس مفہوم کے لحاظ سے یہ حدیث دوسری احادیث کے مفہوم کے مخالف ہونے کے سبب منکر ہوگی؛ لیکن اگر اس سے صرف وہ شخص مراد لیا جائے، جو اس صفت سے متصف ہو، تو اس صورت میں یہ حدیث قرآن وحدیث کی بہت ساری نصوص کے موافق ہو جائے گی اور منکر نہ رہے گی؛ جیسا کہ آیات بھی اس مضمون کی ہیں: ”السابقون“ ”السابقون أولئك المقربون“ ”و منهم سابق بالخیرات یا ذن الله“ اور احادیث میں ”سبعون الفایذ خلون الجنة بغیر حساب“ ہے، ان کے علاوہ اور بھی آیات واحادیث ہیں۔ یہ حدیث ان آیات واحادیث کے موافق ہے، مخالف نہیں۔ ایسی صورت میں یہ معروف ہوئی نہ کہ منکر۔ شیخ الحدیث نے اس مضمون کے متعدد شواہد ذکر کئے ہیں۔

حدیث (۲۴۷)

حضور اقدس ﷺ حضرت جبرئیل (علیہ السلام) سے نقل کرتے ہیں کہ اللہ جل شانہ کا ارشاد ہے: کہ میں ہی اللہ ہوں، میرے

سوا کوئی معبود نہیں، لہذا میری ہی عبادت کیا کرو، جو شخص تم میں سے اخلاص کے ساتھ لا الہ الا اللہ کی گواہی دیتا ہوا آئے گا، وہ میرے قلعہ میں داخل ہوگا اور جو میرے قلعہ میں داخل ہوگا، وہ میرے عذاب سے مامون ہوگا۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابونعیم نے کی ہے۔ (۲) سند یوں ہے: ”ابو اسحاق ابراہیم بن عبد اللہ بن اسحاق معدل از ابو علی احمد بن علی انصاری نیشاپوری از ابو اہصلت عبد السلام بن صالح البروی از علی بن موسیٰ الرضا از ابو موسیٰ بن جعفر از ابن جعفر بن محمد از محمد بن علی از ابو علی بن الحسین“ ابونعیم کہتے ہیں ”یہ حدیث اس سند کے ساتھ سلسلہ الظاہرین از آباء طہیین کے قبیل سے ہے، جو ثابت اور مشہور سند ہے۔ محدثین میں سے ہمارے بعض سلف جب اسناد کو نقل کرتے تو کہا کرتے تھے کہ اگر یہ سند کسی مجنون پر پڑھ کر بھونکی جائے تو اسے جنون سے آفاقہ ہو جائے۔“

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ”یہ سند سنن ابن ماجہ کی ”کتاب الایمان“ میں بھی آئی ہے۔“ (۳) ابونعیم کہتے ہیں: ”اس حدیث کی سند میں ابو اہصلت کے ضعف پر اتنا شک ہے اور بعضوں نے انھیں مہتم کیا ہے۔“

حدیث (۲۲۸)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ اس پاک ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے، اگر تمام آسمان وزمین اور جو لوگ ان کے درمیان میں ہیں، وہ سب اور جو چیزیں ان کے درمیان میں ہیں، وہ سب کچھ اور جو کچھ ان کے نیچے ہے، وہ سب کا سب ایک پلڑے میں رکھ دیا جائے اور ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار دوسری جانب ہو، تو یہی قول میں بڑھ جائے گا۔ (اس کی اسناد منقطع ہے)۔ (۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی نے کی ہے۔ (۵) سند اس طرح ہے: ”ابو بکر بن ہبل از عبد اللہ بن صالح از معاویہ بن صالح از علی ابن ابی طلحہ“ یہی کہتے ہیں ”اس کے رجال ثقہ ہیں سوائے ابن ابی طلحہ کے کہ ان کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں ہے۔“ (۶)

## حدیث (۲۴۹)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ بچہ کو شروع میں جب وہ پولنا سیکھنے لگے، تو ”لا الہ الا اللہ“ یاد کراؤ اور جب مرنے کا وقت آئے جب بھی ”لا الہ الا اللہ“ یقین کرو، جس شخص کا اول ”لا الہ الا اللہ“ ہو اور آخری کلمہ ”لا الہ الا اللہ“ ہو، وہ ہزار برس بھی زندہ رہے، تو (انشاء اللہ) کسی گناہ کا اس سے مطالبہ نہیں ہوگا (یا اس وجہ سے کہ گناہ صادر نہ ہوگا، اگر صادر ہو، تو توبہ وغیرہ سے معاف ہو جائے گا، یا اس وجہ سے کہ اللہ جل جلالہ! اپنے فضل سے معاف فرمادیں گے)۔ (ضعیف ×)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بیہقیؒ نے ”شعب الایمان“ میں کی ہے۔ (۲) سند یوں ہے: ”اخبرنا ابو علی الرضاؑ باری و ابو عبد اللہ الحافظ از ابو نصر محمد بن محمد بن یوسف نقیہ از ابو عبد اللہ محمد بن محمود بن مسلم از والدہ خود از نصر بن محمد بسکی از سفیان ثوری از منصور از ابراہیم بن مہاجر از عمرہ“ بیہقیؒ نے کہا کہ یہ متن غریب ہے، ہم نے اسے صرف اس سند سے لکھا ہے۔ یہ بات سیوطیؒ (۳) اور ابن عراقؒ نے (۴) ذکر کی ہے اور ان دونوں نے اس بات کو حاکمؒ کی طرف منسوب کرتے ہوئے کہا کہ حاکمؒ کہتے ہیں ”موضوع ابن محمود اور ان کے والد دونوں مجہول ہیں“۔ بخاریؒ نے ابراہیم بن مہاجر کو ضعیف کہا ہے۔ سیوطیؒ نے یہ کہہ کر بخاریؒ پر نقد کیا ہے کہ حدیث ”متدرک حاکم“ میں ہے، اسی طرح اس حدیث کی تخریج بیہقیؒ نے حاکمؒ کے حوالہ سے ”شعب الایمان“ میں کی ہے۔ بیہقیؒ نے کہا کہ اس حدیث کا متن غریب ہے، اسے ہم نے اس سند کے علاوہ کسی اور سے نہیں لکھا۔ حافظ ابن حجرؒ نے اس حدیث کو اپنے ”امالی“ میں شامل کیا ہے اور اس کی سند پر کسی طرح قدح نہیں کی صرف اتنا کہا کہ اس کی سند کے ایک راوی ابراہیم میں لین ہے۔

امام مسلمؒ نے متابعات میں اس کی تخریج کی ہے۔ ابن عراقؒ کہتے ہیں: کہ ذہبیؒ نے کہا کہ اس حدیث میں کلام محمود یا ان کے بیٹے کی وجہ سے ہے۔ (۵)

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: میں نے اس حدیث کو ”متدرک حاکم“ کے دونوں مطبوعہ نسخوں میں نہیں پایا۔ مرسلے کو تلقین کرنے کے سلسلہ میں عمر، عثمان بن مسعود، انس، ابوسعید، ابوبریرہ رضی اللہ عنہم اجمعین اور عائشہ رضی اللہ عنہا وغیرہ متحد صحابہ سے احادیث وارد ہوئی ہیں۔

## حدیث (۲۵۰)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو بھی بندہ کسی وقت بھی دن میں یا رات میں ”لا الہ الا اللہ“ کہتا ہے، تو اعمال نامہ میں سے برائیاں مٹ جاتی ہیں اور ان کی جگہ نیکیاں لکھی جاتی ہیں۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو یعلیٰ نے کی ہے۔ (۲) سند یوں ہے: ”ہذیل بن ابراہیم جعانی از عثمان بن عبد الرحمن زہری من ولد سعد بن ابی وقاص از زہری“ جیٹکی کہتے ہیں: ”اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے، اس کی سند میں عبد الرحمن زہری متروک ہیں۔ (۳) ذہبی کہتے ہیں ”بخاری نے کہا ہے کہ عبد الرحمن زہری کو محدثین نے ترک کر دیا ہے۔ ابن معین ان کے بارے میں ”لیس بشیء“ کہتے ہیں۔ ایک مرتبہ انھوں نے کہا عبد الرحمن جھوٹ بولتے ہیں اور علی نے انھیں بہت ضعیف قرار دیا ہے۔ نسائی اور دارقطنی نے انھیں متروک کہا ہے۔“ (۴)

## حدیث (۲۵۱)

حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں رنجیدہ سے ہو کر حاضر ہوئے، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ میں تمہیں رنجیدہ دیکھ رہا ہوں، کیا بات ہے؟ انھوں نے عرض کیا: کہ گذشتہ شب میرے چچا زاد بھائی کا انتقال ہو گیا، میں نزاع کی حالت میں ان کے پاس بیٹھا تھا (اس منظر سے طبیعت پر اثر ہے) حضور ﷺ نے فرمایا تم نے اس کو ”لا الہ الا اللہ“ کی تلقین کی تھی؟ عرض کیا: کی تھی۔ ارشاد فرمایا کہ: اس نے یہ کلمہ پڑھ لیا تھا، عرض کیا کہ: پڑھ لیا تھا۔ ارشاد فرمایا: کہ جنت اس کے لئے واجب ہوگئی۔ حضرت ابو بکر رضی اللہ عنہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! زندہ لوگ اس کلمہ کو پڑھیں تو کیا ہوگا؟ حضور ﷺ نے دو مرتبہ یہ ارشاد فرمایا: کہ یہ کلمہ ان کے گناہوں کو بہت ہی منہدم کرنے والا ہے، بہت ہی منہدم کرنے والا ہے۔ (یعنی پانگل ہی منادینے والا ہے)۔ (ضعیف) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو یعلیٰ (۶) اور بزار (۷) نے زائدہ بن ابی الرقاد از زید بن اسلم کے دو طرق سے کی ہے۔ جیٹکی کہتے ہیں: ”یہ حدیث ابو یعلیٰ اور بزار کی طرف منسوب ہے، اس کی سند میں ایک راوی زائدہ بن ابی الرقاد ہیں، تواریخی نے

۱. فضل ذکر مسدود ۶۶۱۔ ۲. مسدود یحییٰ ۳۲۹/۱/۳۶۱۔ ۳. مجمع بزار ۸۲/۱۰۔ ۴. میزان الاعتدال ۵۵۳۔  
۵. فضل ذکر مسدود ۱۰۶۔ ۶. مسدود یعلیٰ ۸۰۶۔ ۷. مسدود بزار ۷۸۶۔

انھیں ثقہ قرار دیا اور بخاری اور دیگر ائمہ نے انھیں ضعیف کہا ہے۔ (۱)

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں ذہبیؒ کہتے ہیں: ”زائدہ بن ابوالقادر ابو معاویہ از زیاد نمیری ضعیف ہے۔“ امام بخاریؒ کہتے ہیں: ”کدوہ منکر الحدیث ہیں۔“ امام نسائیؒ کہتے ہیں: ”کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہیں۔“ (۲) اور علامہ ذہبیؒ نے امام بخاریؒ کے حوالے سے کہا ہے کدوہ منکر الحدیث ہے۔ (۳) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: ”کدوہ منکر الحدیث ہیں۔“ (۴) دوسرے راوی زیاد بن عبد اللہ نمیری کے بارے میں ذہبیؒ کہتے ہیں: ”کہ ابن معینؒ نے انھیں ضعیف کہا ہے۔“ ابو حاتمؒ کہتے ہیں: ”کہ ان میں لیں ہے۔ ان کی حدیث سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔“ ابن حبانؒ نے ”کتاب الثقات“ میں ان کا ذکر کیا ہے اور ضعفاء میں بھی ان کا ذکر کیا ہے۔ (۵) ذہبیؒ ”مغنی“ میں کہتے ہیں: ”کدوہ ضعیف ہیں۔“ (۶) ”کاشف“ میں بھی ذہبیؒ نے انھیں ضعیف کہا ہے اور کبھی ثقہ قرار دیا ہے۔ (۷) حافظ ابن حجرؒ نے ضعیف کہا ہے۔ (۸)

## حدیث (۲۵۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ جس نے ریاء کی نیت سے نماز پڑھی، اس نے شرک کیا، جس نے ریاء کے ارادہ سے روزہ رکھا، اس نے شرک کیا، جس نے ریاء کی نیت سے صدقہ دیا، اس نے شرک کیا۔ (ضعیف) (۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۰) طبرانی (۱۱) حاکم (۱۲) ابوالفحیم (۱۳) اور بیہقی (۱۴) نے عبد الحمید بن بہرام از شہر بن حوشب از ابن غنم کی سند سے کئی طرق سے کی ہے۔ مطولاً بھی اور مختصراً بھی، اس میں شہر بن حوشب راوی ضعیف ہیں۔ طیلانیؒ نے عبد الحمید بن بہرام از شہر بن حوشب از شہد ابن اوس کے طریق سے اس کی تخریج کی ہے۔ (۱۵) اس سند میں ابن غنم کا ذکر نہیں ہے۔ ابو بشر عقبہؒ کہتے ہیں: میں نے یہ حدیث ابوداؤد کی ایک کتاب میں پائی، جس کی سند یوں ہے: از عبد الحمید از شہر بن حوشب از عبد الرحمن بن غنم از شہد، اور یہ سند صحیح ہے۔ ”صحیحی“ کہتے ہیں: ”اس حدیث کو احمدؒ نے روایت کیا ہے، اس کے ایک

|                           |                           |                           |                           |
|---------------------------|---------------------------|---------------------------|---------------------------|
| ۱۔ مجمع الزوائد ۳/۲۲۲-۲۲۳ | ۲۔ میزان الاحوال ۳۸۲۳     | ۳۔ المغنی ۱۲۹۸            | ۴۔ تہذیب الفقہ ۱۲۹۸       |
| ۵۔ میزان الاحوال ۲۹۵۵     | ۶۔ المغنی ۲۳۳۴            | ۷۔ تہذیب الفقہ ۱۲۹۸       | ۸۔ تہذیب الفقہ ۱۲۹۸       |
| ۹۔ تہذیب الفقہ ۱۲۹۸       | ۱۰۔ معجم کبیر ۱۳۹         | ۱۱۔ تہذیب الفقہ ۱۲۹۸      | ۱۲۔ تہذیب الفقہ ۱۲۹۸      |
| ۱۳۔ حاشیہ الاثر ۱/۲۶۸-۲۶۹ | ۱۴۔ حاشیہ الاثر ۱/۲۶۸-۲۶۹ | ۱۵۔ حاشیہ الاثر ۱/۲۶۸-۲۶۹ | ۱۶۔ حاشیہ الاثر ۱/۲۶۸-۲۶۹ |

راوی شہر بن حوشب کی امام احمدؒ اور دیگر نے توثیق کی ہے اور اس کے بقید راجل ثقہ ہیں۔ (۱)

حدیث (۲۵۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ ”لا الہ الا اللہ“ کا اقرار کرنا جنت کی کئی چیزیں ہیں۔ (ضعیف) (۲)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۳) بزارؒ (۴) طبرانیؒ (۵) اور ابن عدنیؒ (۶) نے اسماعیل بن عیاشؒ سے کئی طرق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: ”اسماعیل بن عیاش از عبد اللہ بن عبد الرحمن بن ابی حسیم از شہر بن حوشب“ شہر بن حوشب نے ضعیف ہونے کے ساتھ ساتھ معاذ سے نہیں سنا اور اسماعیل بن عیاشؒ غیر شامیین سے روایت کرنے میں محتاط ہیں اور حجازیین سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں۔ ”یہی کہتے ہیں:“ اس حدیث کو احمدؒ اور بزارؒ نے روایت کیا ہے، اس کی سند میں شہر اور معاذ کے درمیان انقطاع ہے اور اسماعیل بن عیاش اہل حجاز سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں اور یہ روایت انہی روایات میں سے ہے۔ (۷)

حدیث (۲۵۳)

حضور ﷺ سے یہ بھی نقل کیا گیا ہے کہ توحید ”لہ الا اللہ“ (محمد رسول اللہ) کہنے والے کو ہمیشہ نفع دیتا ہے اور اس سے عذاب و بلا کو دفع کرتا ہے؛ جب تک کہ اس کے حقوق سے بے پرواہی اور استخفاف نہ کیا جائے۔ صحابہؓ نے عرض کیا: کہ اس کے حقوق سے بے پرواہی اور استخفاف کئے جانے کا کیا مطلب ہے۔ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اللہ کی نافرمانیاں کھلی طور پر کی جائیں اور ان کو بند کرنے کی کوشش نہ کی جائے۔ (ضعیف) (۸)

تخریج

اس حدیث کی تخریج اصہبانی نے کی ہے۔ (۹) سند اس طرح ہے: ”ابو القاسم بن ابی حرب نسا پورا ابو الحسن سقاء از ابو الطیب محمد بن محمد حناط از جعفر بن یکل از محمد بن زیاد از عمری از ابراہیم بن طہمان از ابان“ میں (مؤلف) کہتا ہوں: اس سند میں جس ابان کا ذکر کیا گیا ہے، وہ ابن ابی عیاش العبدی ہیں؛ اس لئے کہ وہی حضرت انسؓ سے کثرت سے روایت کرتے ہیں اور یہ راوی حافظ بن حجرؒ کی صراحت کے مطابق مجروح ہیں۔ (۱۰) اس راوی سے ابان بن صالحؒ مراد نہ لیا جائے۔ (۱۱) اصہبانی

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۲۱۔ ۲۔ لسان ذکر صحابہ ۶۔ ۳۔ مسند احمد ۲۳۲/۵۔ ۴۔ مسند بزار ۲۶۶۔ ۵۔ کتاب اللہ ۹/۱۳۷۔

۶۔ مجمع الزوائد ۱۱/۱۶۔ ۷۔ لسان تلخیص ۱۳۱/۱۳۔ ۸۔ الترغیب والترہیب ۱/۱۵۸ حدیث نمبر ۳۰۰۔

۹۔ تقریب احمد ۱/۹۸۔ ۱۰۔ اس کے لئے دیکھئے ”الکشاف جلیلی“ المجلد ۱ ص ۱۰۵۔

کی ترغیب کے تحقق کہتے ہیں: ”منذریٰ نے اس حدیث کو اصہبائی کی طرف منسوب کیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے۔“ (۱)

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں میں نے صراحت کے ساتھ منذریٰ کی تضعیف نہیں دیکھی، البتہ انھوں نے ”روی عن انس بہ“ کہہ کر ”ترغیب“ کا کلمہ استعمال کیا ہے اور یہ ان کے مقدمہ میں صراحت کے مطابق تضعیف کی علامت ہے۔ (۲) اس طرح یہاں ضعیف سند کی دو علامتیں ہوئیں، ایک ”روی“ کہہ کر ترغیب کا صیغہ استعمال کرنا اور دوسرے اس پر کسی طرح کا کلام نہ کرنا۔

# کتاب الصلوٰۃ

حدیث (۲۵۵)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے: کہ سراسر علم اور کفر ہے اور نفاق ہے (اس شخص کا فعل) جو اللہ کے منادی (یعنی مؤذن) کی آواز سنے اور نماز کو نہ جائے۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) اور طبرانی (۳) نے ابن ابیہ کے دو طرق سے کی ہے۔ سند یوں ہے: ”ابن ابیہ از زبان ازہل“ نیز اس کی تخریج طبرانی نے رشید بن سعد از زبان کے طریق سے بھی کی ہے۔ (۴) حشمی کہتے ہیں: ”اس حدیث کو احمد اور طبرانی نے ”مجم کبیر“ میں روایت کیا ہے۔ اس کے ایک راوی زبان بن فائد کو ابن معین نے ضعیف کہا ہے اور ابو حاتم کے نزدیک ثقہ ہیں۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: اس کی سند میں ابن ابیہ اور اس کے دوسرے طریق میں رشید بن سعد دونوں ضعیف ہیں۔ (۵)

امام ذہبی کہتے ہیں: ”زبان بن فائد کو ابن معین نے ضعیف قرار دیا ہے، امام احمد کہتے ہیں: کہ ان کی احادیث منکر ہیں، ابو حاتم نے انھیں صالح کہا ہے۔ ابن یونس کہتے ہیں: ”وہ مصر میں ظالم بادشاہوں کی طرف سے مقرر تھے، لیکن وہ سب سے عادل حکمران تھے، ان کی روایت ابو داؤد، ترمذی اور ابن ماجہ نے لی ہیں۔ (۶) علامہ ذہبی کہتے ہیں کہ: زبان کو ضعیف قرار دیا گیا ہے۔ (۷) ابو حاتم نے انھیں صالح الحدیث کہا ہے۔ ”کاشف“ میں ذہبی نے انھیں فاضل خیر اور ضعیف کہا ہے۔ (۸) حافظ کے یہاں نیز زبان اپنے صلاح و تقویٰ اور عبارت سے شغف کے باوجود ضعیف ہیں۔

۱. فضائل بغداد ۵۲/۳ ج مدحر ۳۲۹/۳ ج مجمع کبیر ۳۹۴/۲ ج طبرانی ۳۹۵/۲ ج

۲. مجمع الزوائد ۳۲۲/۲ ج میزان الاستیعاب ۳۸۲۲ ج المصنف ۲۱۶۰ ج انکشاف ۶۱۱۰ ج



## حدیث (۲۵۶)

حضرت کعب احبار فرماتے ہیں کہ قسم ہے اُس ذات پاک کی، جس نے تورات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر انجیل حضرت عیسیٰ علیہ السلام اور زبور حضرت داؤد علیہ السلام پر نازل فرمائی اور قرآن شریف سیدنا محمد ﷺ پر نازل فرمایا کہ یہ آیتیں فرض نمازوں کو جماعت سے ایسی جگہ پڑھنے کے بارے میں جہاں اذان ہوتی ہو نازل ہوئی ہیں (ترجمہ آیات) جس دن حق تعالیٰ شانہ ساقی کی چنگی فرمائیں گے (جو ایک خاص قسم کی چنگی ہوگی) اور لوگ اس دن سجدہ کے لئے بلائے جائیں گے تو یہ لوگ سجدہ نہیں کر سکیں گے، ان کی آنکھیں شرم کے مارے چمکی ہوئی ہوں گی اور ان پر ذلت چھائی ہوئی ہوگی، اس لئے کہ یہ دنیا میں سجدہ کی طرف بلائے جاتے تھے اور صحیح سالم تندرست تھے (پھر بھی سجدہ نہیں کرتے تھے) فائدہ یہ کون لوگ ہوں گے، اس کے بارے میں تفسیر میں مختلف وارد ہوئی ہیں۔ ایک تفسیر یہ ہے جو کعب احبار سے منقول ہے اور اسی کے موافق حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی منقول ہے کہ یہ وہ لوگ ہوں گے، جو دنیا میں جماعت کی نماز کے واسطے بلائے جاتے تھے اور جماعت کی نماز نہیں پڑھتے تھے۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس کی تخریج بیہقی نے کی ہے۔ (۲) سند اس طرح ہے: ”حافظ ابو عبد اللہ قاضی ابوبکر و ابو محمد بن ابی حامد مقرئ والیہ صادق الطار از ابوالعباس محمد بن یعقوب از احمد بن خالد بن علی از احمد بن خالد و محیی از حسن بن عمارۃ از ابوسنان“ حسن بن عمارہ کو حافظ ابن حجرؒ نے متروک کہا ہے۔ (۳)

## حدیث (۲۵۷)

نبی اکرم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص چالیس دن اخلاص کے ساتھ ایسی طرح نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو، تو اس کو دو پروانے ملتے ہیں۔ ایک پروانہ جہنم سے چمکنے والے کا، دوسرا اتفاق سے بری ہونے کا۔ (ضعیف) (۴)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ترمذی نے کی ہے۔ (۵) سند یوں ہے: ”از عقبہ بن مکرم و نصر بن علی از سلم بن قتیہ از طعمہ بن عمرو از حبیب بن ابی ثابت“ ترمذی نے حدیث موقوف کو ترجیح دی ہے۔ حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: ”ترمذی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے۔“

کی یہ حدیث روایت کی ہے اور اسے ضعیف کہا ہے۔ بزارؒ نے بھی اس کی روایت کی ہے اور اسے غریب کہا ہے۔ (۱)  
**صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے**

میں (مؤلف) کہتا ہوں: یہ حدیث حضرت انسؓ اور حضرت عمرؓ سے بھی منقول ہے۔ (۲) اور امام ترمذیؒ نے اس حدیث کا حوالہ دیا ہے اور یہ حدیث سعید بن منصور کی سنن میں بھی حضرت انسؓ سے مروی ہے، لیکن ضعیف ہے اس کا مدار اسماعیل بن عیاش پر ہے اور وہ غیر شامیین سے روایت کرنے میں ضعیف ہیں اور یہ حدیث اسماعیل بن عیاش مدنی سے نقل کر رہے ہیں۔ دارقطنی نے ”کتاب العلل“ میں اس حدیث میں اختلاف ذکر کیا ہے اور اسے ضعیف کہا ہے اور دارقطنیؒ لکھتے ہیں کہ قیس بن الربیع اور ان کے علاوہ کوئی اور راوی نے ابوالعلاء از حبیب بن ابی ثابت سے اس حدیث کو روایت کیا ہے؛ لیکن ابوالعلاء کا حبیب بن ابی ثابت سے روایت کرنا دم ہے۔ حبیب ابن ابی ثابت نہیں؛ بلکہ حبیب الاسکاف ہیں۔ اس حدیث کی ایک اور سند ہے، جس کو ابن الجوزیؒ نے ”کتاب العلل“ میں ذکر کیا ہے۔ اس کی سند یوں ہے: ”بکر بن احمد بن محی واسطی از یعقوب بن حمید از یزید بن ہارون از حید از انس مرفوعاً“۔ حدیث کا متن اس طرح ہے: ”من صلی أربعین یوما فی جماعة صلاة الفجر وصلاة العشاء کتب له براءة من النار وبراءة من النفاق“ ابن الجوزیؒ کہتے ہیں: کہ اس کی سند میں ابو بکر اور یعقوب مجہول ہیں۔

میں (مؤلف) کہتا ہوں: اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۳) اور طبرانیؒ (۴) نے عیث بن عمر از انسؓ کے طریق سے کی ہے۔ ضبط کے مجہول ہونے کی وجہ سے اس کی سند ضعیف ہے۔

**حدیث (۲۵۸)**

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ آدمی اگر اپنے گھر پر نماز پڑھے، تو صرف ایک نماز کا ثواب اس کو ملتا ہے اور محلہ کی مسجد میں پچیس (۲۵) گنا ثواب ملتا ہے اور جامع مسجد میں پانچ سو گنا ثواب زیادہ ہوتا ہے اور بیت المقدس کی مسجد میں پچاس ہزار نمازوں کا ثواب ہے اور میری مسجد میں یعنی مسجد نبوی (ﷺ) میں پچاس ہزار کا ثواب اور مکہ مکرمہ کی مسجد میں ایک لاکھ نمازوں کا ثواب ہے۔ (ضعیف) (۵)

**تخریج**

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہؒ نے کی ہے۔ (۶) سند یوں ہے۔ حدثنا هشام بن عمار قال: حدثنا أبو

الخطاب أو دمشقي قال: حدثنا رزيق به "اور ابن ماجہؒ کے طریق سے ابن جوزیؒ نے بھی اس کی تخریج کی ہے۔ (۱) اور تخریج کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے۔ ابو حاتم اور ابن حبان رحمہما اللہ کہتے ہیں کہ اس کی سند میں ایک راوی رزق ہیں، جو ایسی حدیثوں کے روایت کرنے میں انفرادیت رکھتے ہیں، جو روایات ثقہ اور ثبت راویوں کی روایات کے مشابہ نہیں ہوتیں۔ رزق کی منفرد روایات قابلِ حجت نہیں ہیں؛ کیونکہ امام ذہبیؒ "میزان الاعتدال" میں کہتے ہیں: "ابو زرعة کا کہنا ہے کہ رزق میں کوئی مضائقہ نہیں ہے۔" ابن حبانؒ کہتے ہیں: کہ ان سے حجت نہیں پکڑی جائے گی۔ (۲) ذہبیؒ "الکاشف" میں کہتے ہیں کہ وہ صدوق ہیں۔ (۳) "المعجم" میں ذہبیؒ نے ان پر سکوت کیا ہے۔ (۴) ابن حبانؒ "المجروحین" میں کہتے ہیں: کہ ان کی روایت اگر دوسروں کی روایت کے مطابق ہو، تو اس سے استدلال کیا جاسکتا ہے۔ (۵) ابن حبانؒ نے انھیں "کتاب الثقات" میں ذکر کیا ہے۔ (۶) ابن حجرؒ کہتے ہیں: کہ وہ صدوق ہیں؛ مگر انھیں وہم ہوتا ہے۔ (۷) منذریؒ کہتے ہیں: "اس حدیث کو ابن ماجہؒ نے روایت کیا ہے اور اس کے رواۃ ثقہ ہیں؛ مگر اس کے ایک راوی ابو خطاب دمشقیؒ کے حالات میرے ذہن میں نہیں ہیں، کتب ستر کے مؤلفین میں سے ابن ماجہؒ کے علاوہ کسی نے ان کی حدیث کی تخریج نہیں کی ہے۔ (۸)

### صاحب "تحقیق المقال" کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ "تہذیب الکمال" میں حری نے ابو الخطاب دمشقیؒ کا ترجمہ "حالات زعمی" ذکر کیا ہے۔ (۹) ابو الخطاب دمشقیؒ کا نام حماد ہے۔ حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: کہ وہ مجہول ہیں۔ (۱۰) ذہبیؒ کہتے ہیں: کہ وہ مشہور نہیں ہیں، پھر ذہبیؒ نے ان کی یہ روایت ذکر کی ہے۔ اس روایت کو ذکر کر کے کہتے ہیں کہ یہ حدیث بہت زیادہ منکر ہے۔ (۱۱) عراقیؒ کہتے ہیں: کہ اس حدیث کی سند میں کوئی ضعف نہیں ہے۔ (۱۲) بوہریؒ کہتے ہیں "یہ ضعیف سند ہے اور اس کے راوی ابو الخطاب الدمشقیؒ کے حالات سے ہم واقف نہیں ہیں اور دوسرے راوی رزق ابو عبد اللہ "الہبانی" میں کلام کیا گیا ہے۔ (۱۳)

### حدیث (۲۵۹)

ایک صحابی فرماتے ہیں کہ ہم لوگ لڑائی میں جب خیر کو فتح کر چکے، تو لوگوں نے اپنے دل غیبت کو نکالا، جس میں متفرق سامان تھے اور خرید و فروخت شروع ہو گئی (کہ ہر شخص اپنی ضروریات خریدنے لگا۔ دوسری زائد چیزیں

۱۔ اعلیٰ المصاحف ۹۳۶۔ ج ۱ میزان الاعتدال ۲۷۷۔ ج ۱ الکاشف ۵۷۲۔ ج ۱ المجروحین ۱۰۳/۱۔

۲۔ کتب الثقات ۳۲۹/۳۔ ج ۱ تہذیب المجتہد ۱۶۳۸۔ ج ۱ التہذیب والخریب ۲۱۵/۲۔ ج ۱ تہذیب الکمال ۴۳۳۔

۳۔ تہذیب المجتہد ۸۷۹۔ ج ۱ میزان الاعتدال ۱۰۵۳۔ ج ۱ المغنی ۳۵۱/۱۔ ج ۱ الترمذی ۱۵/۲۔

فروخت کرنے لگا) اتنے میں ایک صحابی حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا کہ یا رسول اللہ ﷺ! مجھے آج کی اس تجارت میں اس قدر نفع ہوا کہ ہماری جماعت میں سے کسی کو بھی اتنا نفع نہیں مل سکا، حضور ﷺ نے تعجب سے پوچھا کہ کتنا کمایا انھوں نے عرض کیا: کہ حضور ﷺ میں سامان خریدتا رہا اور بیچتا رہا، جس میں تین سوا قیہ چاندی نفع میں پکی، حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں تمہیں بہترین نفع کی چیز بتاؤں؟ انھوں نے عرض کیا: کہ حضور ﷺ ضرور بتائیں۔ ارشاد فرمایا: کہ فرض نماز کے بعد دو رکعت نفل۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ابو داؤدؒ نے کی ہے۔ (۲) سند یوں ہے: ”حدثنا الربیع بن نافع قال: حدثنا معاوية يعني ابن سلام عن زيد يعني ابن سلام أنه سمع اباسلام يقول حدثني عبيد الله بن سلمان به“ اس حدیث کے بارے میں ابو داؤد اور منذریؒ نے سکوت اختیار کیا ہے۔ ذہبیؒ کہتے ہیں: عبيد الله بن سلمان تابعی ہیں، عبيد الله بن سلمان سے ابواسلام کے علاوہ کسی نے روایت نہیں کیا ہے۔ (۳) ذہبیؒ نے ”کاشف“ میں ان پر سکوت اختیار کیا ہے۔ (۴) حافظ ابن حجرؒ کہتے ہیں: کہ عبيد الله بن سلام جنھوں نے فتح خیبر کے قتل سے ایک صحابی سے روایت کیا ہے مجھول ہے۔ (۵)

## حدیث (۲۶۰)

حضرت حذیفہؓ ارشاد فرماتے ہیں: کہ نبی اکرم ﷺ کو جب کوئی سخت امر پیش آتا تھا، تو نماز کی طرف فوراً متوجہ ہو جاتے۔ (ضعیف) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۷) ابو داؤدؒ (۸) خطیب بغدادیؒ (۹) اور طبرانیؒ (۱۰) نے یکجا بن ذکر یا کے کئی طرق سے کیا ہے۔ سند یوں ہے: ”عن يحيى بن زكريا عن عكرمة بن عمار عن محمد بن عبد الله الدؤلي عن عبد العزيز به“ اور اس حدیث کے راوی محمد بن عبد اللہ جنھیں محمد بن عبید ابو قدامہ کہا جاتا ہے، حافظ ابن حجرؒ نے انھیں مقبول کہا ہے۔ (۱۱) ان پر ذہبیؒ نے ”کاشف“ میں سکوت اختیار کیا ہے۔ (۱۲) ”میزان الاعتدال“ میں کہتے ہیں: ”ان سے عکرمہ بن عمار

۱ فضائل نماز ص/ ۱۸۔

۲ سنن ابوداؤد ۲۷۸۵۔

۳ میزان الاعتدال ۵۳۶۸۔

۴ الکاشف ۳۵۵۳۔

۵ تقریب احمدیہ ۳۲۹۸۔

۶ فضائل نماز ص/ ۱۰۔

۷ مسند احمد ۳۸۸/۵۔

۸ سنن ابوداؤد ۱۳۱۹۔

۹ تاریخ بغداد ۲۷/۶۔

۱۰ تفسیر طبری ۲۶۰/۱۔

۱۱ تقریب احمدیہ ۶۰۳۳۔

۱۲ الکاشف ۳۶۷۰۔

کے علاوہ کسی اور نے روایت کیا ہو، میں نہیں جانتا۔ (۱) ”اکشاف“ کے محقق کہتے ہیں: ”ابن حبان نے انھیں ذکر نہیں کیا، اس سند کے دوسرے راوی عبدالحزیز ہیں، جو حدیفہ کے بھائی ہیں، ان کے تعلق سے ذہبی کہتے ہیں: وہ غیر معروف ہیں۔ (۲) ”کاشف“ میں انھوں نے عبدالحزیز کو ”وثق“ کہا ہے۔ (۳) حافظ ابن حجر کہتے ہیں: ابن حبان نے انھیں ثقہ قرار دیا ہے اور بعضوں نے عبدالحزیز کو صحابہ میں شمار کیا ہے۔ (۴) شیخ عوامہ حفظہ اللہ ”اکشاف“ پر اپنی تعلیقات میں کہتے ہیں: ابن حبان نے ”کتاب الثقات“ میں حدیفہ کے بھائی عبدالحزیز بن یمان بھی ہیں، لیکن انھیں شرف صحابیت حاصل نہ ہو سکا۔ (۵) لیکن صحبت نہ ہونے سے رسول اللہ ﷺ کا دیدار نہ ہونا لازم نہیں آتا؛ اس لئے کہ حافظ ابن حجر کے مطابق ابوحدیفہ اُحد میں حضور اکرم ﷺ کے ساتھ جنگ کے دوران شہید کر دیئے گئے، اسی طرح (۶) میں محمد بن عبداللہ دؤلی کی روایت میں عبدالحزیز کا ذکر آیا ہے، اسی طرح سنن ابوداؤد کی ”کتاب الصلاة باب وقت قیام النبی من اللیل“ میں عبدالحزیز کا ذکر یوں آیا ہے کہ عبدالحزیز حدیفہ کے بیٹے ہیں، اسی طرح عبدالحزیز کون ہے اس میں اضطراب واقع ہو گیا ہے۔ اضطراب خود انہی سے ہوا، یاد دؤلی سے روایت کرنے والے راوی یعنی عمر بن عمار سے ہوا ہے، لیکن بہر حال یہ اضطراب تو ہو گیا ہے۔ (۷)

### حدیث (۲۶۱)

حضرت زاذان حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت کرتے ہیں کہ رسول اکرم ﷺ نے فرمایا تین قسم کے افراد قیامت کے دن مٹک کے ٹیلوں پر ہوں گے، ایک وہ شخص جس نے امامت کی اور مقتدی اس سے راضی اور خوش رہے، دوسرا وہ شخص جو دن رات میں پانچوں نمازوں کی اذان دیتا ہو، تیسرا وہ غلام جو اللہ کا بھی حق ادا کرے اور اپنے آقاؤں کا بھی۔ (ضعیف)۔

### تخریج

دکچ بن الجراح از سفیان از ابی الیقطان از زاذان کے طریق سے امام احمد (۸) ترمذی (۹) اور صاحب علل کبیر (۱۰) نے اس حدیث کی تخریج کی ہے۔

نیز بشر بن عاصم از ابی الیقطان کے طریق سے بھی یہ حدیث امام طبرانی نے نقل کی ہے۔ (۱۱)

|                         |                             |                         |                 |
|-------------------------|-----------------------------|-------------------------|-----------------|
| ۱۔ میزان الاعتدال ۷۷۷   | ۲۔ میزان الاعتدال ۵۹۱۳      | ۳۔ اکشاف ۳۶۶            | ۴۔ ح قریب ۴۳۳   |
| ۵۔ کتاب الثقات ۱۳۳      | ۶۔ مستدرک ۳۸۸/۵             | ۷۔ سنن ابوداؤد ۱۳۱۹۷۸/۳ | ۸۔ مستدرک ۲۶۰/۳ |
| ۹۔ سنن ترمذی ۳۵۶۶، ۱۹۸۶ | ۱۰۔ اعلیٰ الکبیر ۸۵۶۷، ۹۹/۳ | ۱۱۔ مجمع صیر ۱۱۲        |                 |

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: چونکہ اس سند کے ایک راوی عثمان ابن الیقظان ضعیف ہیں؛ اس لئے یہ حدیث ضعیف ہے۔

نیز عطاء از ابن عمر کے طریق سے بھی اس حدیث کو امام طبرانی (۱) اور ابونعیم (۲) نے روایت کی ہے۔

حدیث (۲۶۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جب نماز کا وقت آتا ہے، تو ایک فرشتہ اعلان کرتا ہے کہ اے آدم کی اولاد! ٹھو اور جنم کی اس آگ کو جسے تم نے (گناہوں کی بدولت) اپنے اوپر جلانا شروع کر دیا ہے بھجاؤ؛ چنانچہ (ویدار لوگ) اٹھتے ہیں، وضو کرتے ہیں، ظہر کی نماز پڑھتے ہیں، جس کی وجہ سے ان کے گناہوں کی (صبح سے ظہر تک) کی مغفرت کر دی جاتی ہے؛ اسی طرح پھر عصر کے وقت، پھر مغرب کے وقت، پھر عشاء کے وقت (غرض ہر نماز کے وقت یہی صورت ہوتی ہے) عشاء کے بعد لوگ سونے میں مشغول ہو جاتے ہیں، اس کے بعد اندھیرے میں بعض لوگ برائیوں (زنا کاری، بدکاری، چوری وغیرہ) کی طرف چل دیے ہیں اور بعض لوگ بھائیوں (نماز و نفلہ ذکر وغیرہ) کی طرف چلے گئے ہیں۔ (ضعیف) (۳)

تخریج

حسن بن علی معمری از محمد بن ظلیل نخعی از ابوب بن حسان حشی از ہشام بن الغز از ابان یعنی عطاء از عاصم بن بحدلہ از زر کے طریق سے اس حدیث کی علامہ طبرانی (۴) نے تخریج کی ہے۔

رواۃ پر کلام

سند میں مذکور راوی ابان بن ابی عیاش کے سلسلہ میں جھٹی کہتے ہیں: کہ انھیں ایوب اور مسلم علوی نے ثقہ قرار دیا ہے اور شعبہ، احمد، ابن معین اور ابوحاتم رحمہم اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ (۵)

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: ”الکشف“ میں امام ذہبی کہتے ہیں: امام احمد کہتے ہیں کہ ابان متروک راوی ہیں۔ (۶) حافظ بن

العمیر ۱۳۵۸ھ - ج ۱ - ص ۱۸۸/۳ - ج ۲ - ص ۱۶/۱۰ - ج ۳ - ص ۱۰۳۵۲ - ج ۴ - ص ۲۹۹/۱ - ج ۵ - ص ۱۰۰



اس حدیث کی تخریج علامہ سیوطی<sup>(۱)</sup> اور علامہ سرقدنی<sup>(۲)</sup> نے کی ہے۔ صاحب تنبیہ الغافلین امام سرقدنی نے یہ حدیث مختصر احفاظ کے ساتھ ذکر کی ہے، پھر کہا ہے کہ اس طرح کی حدیث حضرت ابو ذرؓ سے بھی روایت کی گئی ہے۔ (۳)

### حدیث پر محدثین کا تبصرہ

”کتاب الکبائر“ کے محقق اس حدیث کے بارے میں کہتے ہیں: کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے؛ اگرچہ بعض محدثین نے اس کی روایت کی ہے۔ کتاب کے مصنف (یعنی امام ذہبی) اگرچہ محقق احفاظ حدیث میں سے ہیں؛ لیکن اس کتاب کی بہت سی احادیث کے نقل میں ان سے تسامل ہوا ہے۔

### صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ سیوطی نے ”الموضوعات“ کے حاشیہ میں اس حدیث کو تاریخ بغداد کے ضمن میں ابن جبار کی جانب منسوب کیا ہے، پھر انھوں نے ”میزان الاعتدال“ سے نقل کرتے ہوئے لکھا ہے کہ یہ حدیث باطل ہے۔ (۴) اوسمان الخیر ان کے حوالے سے نقل کیا ہے کہ وہ ظاہر البطلان ہے اور احادیث طریقہ میں سے ہے۔ (۵)

حافظ بن جریر نے ”منہبات“ میں اس حدیث کو حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے: ”الصلاة عماد الدين وفيها عشر خصال“ پھر آگے انھوں نے ان دس باتوں کو ذکر کیا ہے۔ امام غزالی نے ”دقائق الاخبار“ میں اسی جیسی حدیث کو مکمل طور پر ذکر کیا ہے۔ شیخ الحدیث مولانا زکریاؒ اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد لکھتے ہیں: ”یہ حدیث پوری اگرچہ عام کتب حدیث میں مجھے نہیں ملی، لیکن اس میں جتنے قسم کے ثواب اور عذاب ذکر کئے گئے ہیں، ان کی اکثری تاہم بہت سی روایات سے ہوتی ہیں، جن سے بعض پہلے گزر چکے ہیں اور بعض آگے آرہے ہیں اور پہلی روایت میں بے نمازی کا اسلام سے نکل جانا بھی مذکور ہے، تو پھر جس قدر عذاب ہو تو ہوا ہے۔“ (۶)

### حدیث (۲۶۳)

حضور ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ: جو شخص نماز کو قضا کر دے، گو وہ بعد میں پڑھ بھی لے، پھر بھی اپنے وقت پر نہ پڑھنے کی وجہ سے ایک ہب جہنم میں جلتے گا اور ہب کی مقدار اسی برس کی ہوتی ہے اور ایک برس تین سو ساٹھ دن کا اور



قیامت کا ایک دن ایک ہزار برس کے برابر ہوگا۔ (اس حساب سے ایک طبقہ کی مقدار دو کروڑ اٹھاسی لاکھ برس ہوگی)۔ (۱)

### حدیث کا پہلا حصہ

ان الفاظ کے ساتھ یہ حدیث منکر ہے، البتہ حدیث میں وارد مضمون کی اصل موجود ہے، چنانچہ اس حدیث کا پہلا حصہ (من ترك الصلاة حتى مضى وقتها لم يقض عذب في النار حقاً) سند کے لحاظ سے کتر ہے۔ جابر بن عبد اللہ کی اس مرفوع روایت سے جو ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے: ”بين العبد وبين الكفر أو قال الشرك ترك الصلوة“۔

جابر بن عبد اللہ کی مذکورہ بالا روایت کی تخریج امام احمد (۲) ابن ابی شیبہ (۳) عبد بن حمید (۴) دارقطنی (۵) مسلم (۶) ابوداؤد (۷) ترمذی (۸) نسائی (۹) اور ابن ماجہ (۱۰) نے کی ہے۔

اسی طرح اوپر کی روایت اس حدیث سے بھی ملتی ہے، جسے بریدہ بن حصیب السلمی نے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ ”العهد الذي بيننا وبينهم الصلاة فمن تركها فقد كفر“

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۱۱) ترمذی (۱۲) نسائی (۱۳) اور ابن ماجہ (۱۴) نے کی ہے۔

اسی طرح اوپر کی حدیث سند کے لحاظ سے معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ کی اس روایت سے بھی کتر ہے، جو ان الفاظ کے ساتھ وارد ہوئی ہے: ”ولا تتركن صلاة مكتوبة متعمداً فإن من ترك صلاة مكتوبة متعمداً فقد بوءت منه ذمة

الله“ اس حدیث کی تخریج امام احمد نے کی ہے۔ (۱۵)

مع مصنف ۱۱/۲۲۳-۲۲۴

مع مجمع مسلم ۸۲- مع ابن ابوداؤد ۲۶۷۸-۲۶۷۹

مع سنن ابن ماجہ ۱۰۷۸- مع مصنف ۵/۳۳۶-۳۳۵

مع سنن ابن ماجہ ۹۰۷- مع مصنف ۵/۲۲۸-۲۲۹

مع مصنف ۲/۲۷۰-۲۷۱

مع سنن دارقطنی ۱۲۳۶-۱۲۳۷

مع سنن نسائی ۲۲۲۱-۲۲۲۲

مع سنن نسائی ۱/۲۲۱-۲۲۲

مع فضائل قرآن ۳۷-۳۸

مع سنن عبد بن حمید ۱۰۳۳-۱۰۳۴

مع سنن ترمذی ۲۶۱۳-۲۶۱۴

مع سنن ترمذی ۲۶۲۱-۲۶۲۲

## تارکِ صلوٰۃ کا حکم

تارکِ صلوٰۃ کا حکم کیا ہے؟ اس سلسلہ میں ائمہ کے درمیان اختلاف ہے۔ امام مالکؒ اور امام شافعیؒ کے نزدیک تارکِ صلوٰۃ کی گردن اڑادی جائے گی، پھر علماء کے درمیان اس میں اختلاف ہے کہ بغیر عذر کے کوئی نماز ترک کر دے، تو وہ کافر ہوگا یا نہیں؟ ابراہیم نخعی، ایوب سختیانی، عبداللہ بن المبارک، احمد بن حنبل اور اسحاق بن راہویہ رحمہم اللہ کہتے ہیں: کہ ایسا شخص کافر ہے۔ ان حضرات نے درج ذیل احادیث سے استدلال کیا ہے۔ (۱) العہد الذی بیننا و بینہم الصلاۃ فمن ترکھا فقد کفر۔ (۲) بین الرجل و بین الشرک و الکفر ترک الصلاۃ۔ امام ذہبیؒ نے اس حدیث کو اسی طرح ”کتاب الکبائر“ میں نقل کیا ہے؛ اسی طرح اس حدیث کی تخریج دیگر کتب (۱) میں بھی کی گئی ہے۔

خلاصہ یہ کہ اوپر ذکر کردہ احادیث اور ان جیسی دیگر احادیث سے ثابت ہوتا ہے کہ جان بوجھ کر نماز کا تارک کافر ہو جاتا ہے؛ لیکن فضائلِ اعمال میں لائی گئی مذکورہ بالا روایت مفہوم کے لحاظ سے ان روایات کی اہمیت کو کم کر دیتی ہے؛ اس لئے کہ فضائلِ اعمال کی روایت بتاتی ہے کہ نماز کو ترک کر دینے سے آدمی نہ کافر ہوتا ہے اور نہ ہی ہمیشہ جہنم میں ہوگا؛ اس لئے کہ روایت میں جس جہب کا تذکرہ کیا گیا ہے، اس سے طویل مدت ہی مراد ہے نہ کہ غلوطی النار۔ اس طرح فضائلِ اعمال کی روایت ان مشہور روایات کے خلاف ہے، جس سے یہ روایت منکر ہو جاتی ہے۔

دیگر ائمہ کے نزدیک ان روایات میں ذکر کردہ کفر سے کفر حقیقی مراد نہیں ہے؛ چنانچہ امام ابوحنیفہؒ اور ائمہ احناف اور شوافع میں سے امام حرانیؒ کا بھی مسلک ہے۔ ان حضرات کے نزدیک یہ احادیث تہدید و تشویش پر محمول ہیں کہ بطور تہدید کے یہ اسلوب اختیار کیا گیا ہے، مسلمان کو کافر قرار دینے کی جرأت بغیر کسی قوی دلیل کے نہیں کی جاسکتی۔ ترکِ صلوٰۃ ایک گناہ ہے اور گناہ کی وجہ سے مسلمان ایمان سے خارج نہیں ہوتا، خوارج کے علاوہ سب کا اس پر اتفاق ہے؛ چنانچہ امام طحاویؒ کہتے ہیں: ائمتہ محمدیہؒ کے اہل کبار جہنم میں داخل ہوں گے؛ مگر وہ ہمیشہ کے لئے جہنم میں نہ ہوں گے؛ بشرطیکہ حالتِ ایمان میں انتقال کر گئے ہوں، اگر دوا تو بہ کے بغیر حالتِ ایمان میں انتقال کر گئے ہوں، تو ان کا معاملہ خدا کی مشیت پر موقوف ہوگا چاہے، تو اللہ تعالیٰ انہیں معاف کر دے، یا عذاب دے، اگر عذاب دے گا، تو پھر عذاب بھگتنے کے بعد انہیں جہنم سے نکال لے گا۔

علامہ انور شاہ کشمیریؒ نے محدثین کی تحفیر کے موضوع پر مستقل کتاب تصنیف فرمائی، جس میں اس مسئلہ سے متعلق علماء کے اقوال اور نقیص مباحث جمع فرمادیے ہیں۔

خلاصہ یہ کہ اس توجیہ سے دونوں روایتوں کے درمیان کا تضاد ختم ہو جاتا ہے اور فضائل اعمال کی یہ زبرد بحث روایت معنی کے لحاظ سے معروف روایات میں شامل ہو جاتی ہے۔

### حدیث کا دوسرا حصہ

زیر بحث حدیث کا دوسرا حصہ ”الحقبة ثمانون سنة إلى ألف سنة“ ہے۔ اس کی تخریج مختلف سندوں سے کی گئی ہے تفصیل حسب ذیل ہے۔

(الف) ہناد، ابن جریر، ابن المذہب، ابن ابی حاتم (۱) نے حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، جس کا متن یوں ہے: ”الحقبة ثمانون سنة والسنة ثلاث مائة وستون يوماً واليوم كالف سنة مما تعدون“۔

(ب) امام ابن جریر نے سعید بن جبیر کی سند سے متن کے الفاظ پہلی سند ہی کی طرح نقل کیا ہے۔

(ج) عبد الرزاق، فریابی، ہناد، عبد بن حمید، ابن جریر، ابن المذہب نے سالم بن ابی جعد کے سند کے ساتھ نقل کیا ہے، جس کا متن یوں ہے: ”سال علی من أتی طلب هلالاً المحري ماتجدون الحقبة هي كتاب الله؟ قال

نجده ثمانين سنة كل سنة منها اثنا عشر شهراً كل شهر ثلاثون يوماً كل يوم ألف سنة“

(د) بزار نے حضرت ابو ہریرہؓ کی سند سے مرفوعاً نقل کیا ہے، جس کا متن یوں ہے: ”الحقبة ثمانون سنة“۔

(ز) سعید بن منصور اور حاکم نے حضرت عبداللہ ابن مسعودؓ کی سند سے نقل کیا ہے اور حاکم نے اس سند کو صحیح قرار دیا

ہے، متن حدیث: ”الحقبة الواحد ثمانون سنة“ ہے۔

(۹) ابن جریر نے ابن عباس رضی اللہ عنہما سے ”الحقبة ثمانون سنة“ نقل کیا ہے، سعید بن منصور اور ابن منذر نے

عبداللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما سے یوں نقل کیا ہے: ”الحقبة الواحد ثمانون سنة“۔

(۱۰) عبد بن حمید، ابن جریر، ابوالشیخ نے ربیع کی سند سے نقل کیا ہے، جس کا متن یوں ہے: ”لابئين فيها احقاباً قال

لا يدري أحدكم تلك الاحقاب إلا أن الحقبة ثمانون سنة السنة ثلاث مائة وستون يوماً“۔

اليوم الواحد مقداره ألف سنة والحقبة الواحد ثمانية عشر ألف سنة“۔ (۲) امام ہیوطی نے مذکورہ

تمام روایات کو ”درمنثور“ میں ذکر کیا ہے، انھوں نے ان کے علاوہ دیگر روایات بھی ذکر کی ہیں؛ لیکن میں نے

صرف ان روایات پر اکتفا کرنا مناسب سمجھا، جن سے زہرِ بحث روایت کی تائید ہوتی ہے۔ مذکورہ تمام تفصیلات سے ثابت ہوتا ہے کہ زہرِ بحث روایت بے اصل نہیں ہے، جہاں تک زہرِ بحث روایت کے الفاظ کا تعلق ہے، تو انہی الفاظ کے ساتھ اس حدیث کو علامہ ردی نے ”مجالس الاررار“ اور شیخ احمد سرہندی نے اپنے مکتوبات میں ذکر کیا ہے؛ لیکن میں نے کسی کتاب میں سند کے ساتھ یہ حدیث نہیں پائی۔

حدیث (۲۶۵)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص دو نمازوں کو بلا کسی عذر کے ایک وقت میں پڑھے، وہ کبیرہ گناہوں کے دروازوں میں سے ایک دروازہ پر پہنچ گیا۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج محقر از والدِ خود از فضائلِ عزمہ کے طریق سے ترمذی (۲) دارقطنی (۳) بزار (۴) (کشاف) ابویعلیٰ (۵) اور حاکم (۶) نے کی ہے۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: کہ اس حدیث کے راوی فضیل بہت ضعیف ہیں۔ امام بخاری کہتے ہیں: کہ حش کی احادیث منکر ہیں، ان کی حدیث لکھی نہیں جائے گی۔ عقلی نے حش کی اس حدیث کے سلسلہ میں کہا کہ اس کی تائید کرنے والی کوئی حدیث نہیں ہے اور یہ حدیث صرف اس طریق سے جانی جاتی ہے اور اس سند کی کوئی اصل نہیں ہے، نبی کریم ﷺ سے صحیح روایات سے ثابت ہے کہ آپ ﷺ ظہر عصر کو اکٹھے ادا کرتے۔

حدیث (۲۶۶)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ اسلام میں کوئی بھی حصہ نہیں، اس شخص کا جو نماز نہ پڑھتا ہو اور بے وضو کی نماز نہیں ہوتی۔ دوسری حدیث ہے کہ دین بغیر نماز کے نہیں ہے، نماز دین کے لئے ایسی ہے؛ جیسا آدمی کے بدن کے لئے سر ہوتا ہے۔ (ضعیف) (۷)

حارث بن حصین عطار از سعید بن سعید بن ابی سعید مقبری از برادر خود عبداللہ بن سعید کی سند سے یہ روایت بزار (۱)

نے نقل کی ہے۔ (۱)

### موید روایات

اس حدیث کے پہلے حصہ کی ایک شاہد حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے، جس کی امام حاکم نے تخریج کی ہے اور دوسری شاہد حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما کی حدیث ہے، جس کی تخریج طبرانی نے ”معجم اوسط“ میں کی ہے۔

حدیث (۲۶۷)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص نمازوں کو اپنے وقت پر پڑھے، وضو بھی اچھی طرح کرے، خشوع و خضوع سے بھی پڑھے، کھڑا بھی پورے وقار سے ہو، پھر اسی طرح رکوع سجدہ بھی اچھی طرح سے اطمینان سے کرے، غرض ہر چیز کو اچھی طرح ادا کرے، تو نماز نہایت روشن چمکدار بن کر جاتی ہے اور نمازی کو دعاء دیتی ہے کہ اللہ تعالیٰ شانہ تیری بھی ایسی ہی حفاظت کرے؛ جیسے تو نے میری حفاظت کی اور جو شخص نماز کو بری طرح پڑھے، وقت کو بھی نال دے، وضو بھی اچھی طرح نہ کرے، رکوع سجدہ بھی اچھی طرح نہ کرے، تو وہ نماز سیاہ اور بُری صورت میں بدعاء ہو جاتی ہے کہ اللہ تعالیٰ تجھے بھی ایسا ہی برباد کرے؛ جیسا تو نے مجھے ضائع کیا ہے، اس کے بعد وہ نماز نہ اُٹھانے کیڑے کی طرح نمازی کے منہ پر باردی جاتی ہے۔ (ضعیف) (۲)

### تخریج

بکر از عمرو بن ہاشم بیروقی از عبدالرحمن بن سلیمان بن ابی الجون عنی از عباد بن کثیر بصری از ابو عبیدہ کی سند سے یہ حدیث طبرانی (۳) نے نقل کی ہے۔

### موید روایات

۱۔ مسند بزار ۱/۱۶۹ حدیث نمبر ۳۳۳۔ ۲۔ فضائل نماز ص ۶۸۔ ۳۔ المعجم الاوسط ۵۵۵ (مجمع البحرین)۔

۴۔ مسند طحاوی ۶/۶۸۶۔ مسند بزار ۲۷۰۸، ۲۷۰۹، ۲۷۱۰، ۲۷۱۱۔ کتاب الفطراء ۱/۱۶۱۔

اس حدیث کی ایک شاہد عبادہ بن الصامت ؓ کی روایت ہے۔ (۴) اس کی سند کے ایک راوی انوش بن حکیم ضعیف ہیں، نیز خالد اور عبادہ کے درمیان انقطاع پایا جاتا ہے۔

### حدیث (۲۶۸)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میری مسجد میں چالیس نمازیں ایسی طرح پڑھے کہ ایک نماز بھی اس مسجد میں فوت نہ ہو، تو اس کے لئے آگ سے برأت لکھی جاتی ہے، عذاب سے برأت لکھی جاتی ہے اور وہ شخص خالق سے بری ہے۔ (ضعیف) (۱)

### تخریج

حکم بن موسیٰ از عبد الرحمن ابن ابی الرجال از عقیط کے طریق سے یہ حدیث مروی ہے۔ (۲)

### سند پر گفتگو

ترمذی نے مذکورہ بالا طریق کے علاوہ حضرت انس ؓ سے مرفوعاً الفاظ کے کچھ فرق کے ساتھ روایت کیا ہے، جس کا ترجمہ یہ ہے: ”جو کوئی چالیس دن تک اس طرح باجماعت نماز پڑھے کہ تکبیر اولیٰ فوت نہ ہو، تو اس کے لئے دو طرح کی برائتیں لکھی جاتی ہیں ایک جہنم سے برأت، دوسرے نفاق سے برأت۔ ترمذی نے موقوف روایت کو ترجیح دی ہے۔ (۳)

### حدیث (۲۶۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی والدہ ام رومان فرماتی ہیں: کہ میں ایک مرتبہ نماز پڑھ رہی تھی، نماز میں ادھر ادھر جھکنے لگی، حضرت ابو بکر صدیق ؓ نے دیکھ لیا، تو مجھے اس زور سے ڈانٹا کہ میں ڈر کی وجہ سے نماز توڑنے کے قریب ہو گئی، پھر ارشاد فرمایا کہ: میں نے حضور ﷺ سے سنا ہے کہ جب کوئی شخص نماز کو کھڑا ہو، تو اپنے تمام بدن کو بالکل سکون سے رکھے، یہودی کی طرح ہلے نہیں، بدن کے تمام اعضاء کا نماز میں بالکل سکون سے رہنا نماز کے پورا ہونے کا جزو ہے۔ (بہت ضعیف ہے) (۴)

### تخریج

یہ حدیث ہشام بن عمار از معاویہ بن یحییٰ طرابلسی از حکم بن عبد اللہ ابی از قاسم بن محمد از اسماء بنت ابوبکر کے طرق

سے امین عدنیؒ (۵) ابوالقاسمؒ (۶) اور حکیم ترمذیؒ نے نقل کی ہے۔

نیز ابوالقاسمؒ نے حکم کے طریق سے بھی اس حدیث کو روایت کیا ہے۔ (۱)

## حدیث (۲۷۰)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص قصد اہل کسی شرعی عذر کے ایک دن بھی رمضان کے روزہ کو اخطار کر دے، غیر رمضان کا روزہ چاہے تمام عمر رکھے اس کا بدل نہیں ہو سکتا۔ (ضعیف) (۲)

## تخریج

شعبہ از حبیب بن ابی ثابت از عمارہ بن عمیر از ابو مطوس از والد خود کے طرق سے اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۳) طحاویؒ (۴) دارمیؒ (۵) ابوداؤدؒ (۶) نسائیؒ (۷) ابن خزیمہؒ (۸) طحاویؒ (۹) اور سیوطیؒ (۱۰) نے کی ہے؛ لیکن شرح ”مشکل الآثار“ کی سند میں عمارہ نہیں ہے۔

نیز یہ حدیث سفیان از حبیب بن ابی ثابت از ابن مطوس کے طرق سے بھی امام احمدؒ (۱۱) دارمیؒ (۱۲) ترمذیؒ (۱۳) اور ابن ماجہؒ (۱۴) نے نقل کی ہے۔ (اس سند میں عمارہ نہیں ہیں)۔

## حدیث (۲۷۱)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے کہ انھوں نے حضور ﷺ کو یہ ارشاد فرماتے ہوئے سنا کہ: جنت کو رمضان شریف کے لئے خوشبوؤں کی دھونی دی جاتی ہے اور شروع سال سے آخر سال تک رمضان کی خاطر آراستہ کیا جاتا ہے، پس جب رمضان المبارک کی پہلی رات ہوتی ہے، تو عرش کے نیچے سے ایک ہوا چلتی ہے، جس کا نام مہرہ ہے، جس کے جھونکوں کی وجہ سے جنت کے درختوں کے پتے اور کوڑاؤں کے جلتے بجنے لگتے ہیں، جس سے ایسی دل آویز سریلی آواز نکلتی ہے کہ سننے والوں نے اس سے اچھی آواز کبھی نہیں سنی، پس خوشنما آنکھوں والی حوریں اپنے مکانوں سے نکل کر جنت کے بالا خانوں کے درمیان کھڑے ہو کر آواز دیتی ہیں کہ کوئی ہے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں ہم سے منگنی کرنے والا؛ تاکہ حق تعالیٰ شانہ

۱۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۲۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۳۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۴۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔

۵۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۶۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۷۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۸۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۹۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۱۰۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔

۱۱۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۱۲۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۱۳۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۱۴۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔

۱۵۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۱۶۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۱۷۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔ ۱۸۔ حنفیہ الا دیالہ ۳۰۴/۹۔

اس کو ہم سے جوڑ دیں، پھر وہی حوریں جنت کے داروغہ رضوان سے پوچھتی ہیں کہ: یہ کیسی رات ہے؟ وہ لبیک کہہ کر جواب دیتے ہیں کہ: رمضان المبارک کی پہلی رات ہے، جنت کے دروازے محمد ﷺ کی اُمت کے لیے (آج) کھول دیئے گئے، حضور ﷺ نے فرمایا کہ: حق تعالیٰ شانہ رضوان سے فرمادیتے ہیں کہ: جنت کے دروازے کھول دے اور مالک (جہنم کے داروغہ) سے فرمادیتے ہیں کہ: احمد ﷺ کی اُمت کے روزہ داروں پر جہنم کے دروازے بند کر دے اور جبریل ﷺ کو حکم ہوتا ہے کہ زمین پر جاؤ اور سرکش شیاطین کو قید کرو اور گلے میں طوق ڈال کر دریا میں پھینک دو کہ میرے محبوب محمد ﷺ کی اُمت کے روزوں کو خراب نہ کریں، نبی کریم ﷺ نے یہ بھی ارشاد فرمایا کہ: حق تعالیٰ شانہ رمضان کی ہر رات میں ایک منادی کو حکم فرماتے ہیں کہ: تین مرتبہ یہ آواز دے کہ ہے کوئی مانگتے والا، جس کو میں عطا کروں، ہے کوئی توبہ کرنے والا کہ میں اس کی توبہ قبول کروں، کوئی ہے مغفرت چاہنے والا کہ میں اس کی مغفرت کروں، کون ہے جو غنی کو قرض دے، ایسا غنی جو نادر نہیں، ایسا پورا پورا ادا کرنے والا، جو زراعت کی نہیں کرتا۔ حضور ﷺ نے فرمایا کہ: حق تعالیٰ شانہ رمضان شریف میں روزانہ اظہار کے وقت ایسے دس لاکھ آدمیوں کو جہنم سے خلاصی مرحمت فرماتے ہیں، جو جہنم کے مستحق ہو چکے تھے اور جب رمضان کا آخری دن ہوتا ہے، تو یکم رمضان سے آج تک جس قدر لوگ جہنم سے آزاد کیے گئے تھے، ان کے برابر اس ایک دن میں آزاد فرماتے ہیں اور جس رات شب قدر ہوتی ہے، تو حق تعالیٰ شانہ حضرت جبریل ﷺ کو حکم فرماتے ہیں: وہ فرشتوں کے ایک بڑے لشکر کے ساتھ زمین پر اترتے ہیں، ان کے ساتھ ایک بزم جہنم ہوتا ہے، جس کو کعبہ کے اوپر کھڑا کرتے ہیں اور حضرت جبریل ﷺ کے سوا باوجود ہیں، جن میں سے دو ہزار کو صرف اسی رات میں کھولتے ہیں، جن کو مشرق سے مغرب تک پھیلا دیتے ہیں، پھر حضرت جبریل ﷺ فرشتوں کو تھکاؤ خفا فرماتے ہیں کہ: جو مسلمان آج کی رات میں کھڑا ہو، یا بیٹھا ہو، نماز پڑھ رہا ہو، یا ذکر کر رہا ہو، اس کو سلام کریں اور مصافحہ کریں اور ان کی دعاؤں پر آمین کہیں، صبح تک یہی حالت رہتی ہے، جب صبح ہو جاتی ہے، تو جبریل ﷺ آواز دیتے ہیں کہ: اے فرشتوں کی جماعت! اب کوچ کرو اور چلو۔ فرشتے حضرت جبریل ﷺ سے پوچھتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے احمد ﷺ کی اُمت کے مومنوں کی حاجتوں اور ضرورتوں میں کیا معاملہ فرمایا؟ وہ کہتے ہیں کہ: اللہ تعالیٰ نے ان پر توجہ فرمائی اور چار شخصوں کے علاوہ سب کو معاف فرمادیا۔ صحابہ نے پوچھا کہ: یا رسول اللہ ﷺ! وہ چار شخص کون ہیں؟ ارشاد ہوا کہ: ایک وہ شخص جو شراب کا عادی ہو، دوسرا وہ شخص جو والدین کی نافرمانی کرنے والا ہو، تیسرا وہ شخص جو قطعی رحمی کرنے والا اور ناٹھ توڑنے والا ہو، چوتھا وہ شخص جو کینہ رکھنے والا ہو اور آپس میں قطع تعلق کرنے والا ہو۔

پھر جب عید الفطر کی رات ہوتی ہے، تو اس کا نام (آسمانوں پر) "لیلۃ الجحانۃ" (انعام کی رات) سے لیا جاتا ہے اور جب عید کی صبح ہوتی ہے، تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں کو تمام شہروں میں بھیجتے ہیں، وہ زمین پر اتر کر تمام گلیوں، راستوں



کے سردوں پر کھڑے ہو جاتے ہیں اور ایسی آواز سے۔ جس کو جکات اور انسان کے سوا ہر مخلوق سنتی ہے۔ پکارتے ہیں کہ: اے محمد ﷺ کی اُمت! اس کریم رب کی درگاہ کی طرف چلو، جو بہت زیادہ عطا فرمانے والا ہے اور بڑے سے بڑے قصور کو معاف فرمانے والا ہے، پھر جب لوگ عید گاہ کی طرف نکلتے ہیں، تو حق تعالیٰ شانہ فرشتوں سے دریافت فرماتے ہیں: کیا بدلہ ہے اس مزدور کا جو اپنا کام پورا کر چکا ہو، وہ عرض کرتے ہیں کہ ہمارے معبود اور ہمارے مالک اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی مزدوری پوری پوری دیدی جائے، تو حق تعالیٰ شانہ ارشاد فرماتے ہیں کہ: اے فرشتو! میں تمہیں گواہ بناتا ہوں، میں نے ان کو رمضان کے روزوں اور تراویح کے بدلہ میں اپنی رضا اور مغفرت عطا کر دی اور بندوں سے خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ اے میرے بندو! مجھ سے مانگو، میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! آج کے دن اس اجتماع میں مجھ سے اپنی آخرت کے بارے میں جو سوال کرو گے، عطا کروں گا اور دنیا کے بارے میں جو سوال کرو گے، اس میں تمہاری مصلحت پر نظر کروں گا، میری عزت کی قسم جب تک تم میرا خیال رکھو گے، میں تمہاری غرضوں پرستی کرنا ہوں گا (اور ان کو چھپاتا ہوں گا) میری عزت کی قسم! اور میرے جلال کی قسم! میں تمہیں بچروں (اور کافروں) کے سامنے رسوا اور فضیحت نہ کروں گا۔ بس اب بخشے بخشائے اپنے گھروں کو لوٹ جاؤ، تم نے مجھے راضی کر دیا اور میں تم سے راضی ہو گیا۔ پس فرشتے اس اجر و ثواب کو دیکھ کر جو اس اُمت کو افادہ کے دن ملتا ہے، خوشیاں مناتے ہیں اور کھیل جاتے ہیں۔ اللّٰهُمَّ اجْعَلْنَا مِنْهُمْ۔ (۱)

## تخریج

یہ حدیث حافظ ابو عبد اللہ از ابو الحسنین عبد الصمد بن علی بن کرم بزار بغدادی از یعقوب بن یوسف قزوینی از کام بن عجم عری از ہشام بن ولید از محمد بن سلیمان سدوسی (جو کہ ہشام کے شیخ ہیں اور ان کی کنیت ابو الحسن) از ضحاک کی سند سے پہنچی (۲) نقل ہے۔

## درجہ حدیث

اس حدیث کی سند ضعیف ہے، اس لئے کہ اس میں انقطاع ہے، ضحاک کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں ہے، امام منذری نے (۳) یہ حدیث ”روی“ کے صیغہ سے ذکر کی ہے اور یہ ”قریض“ کا صیغہ ہے۔ اور امام منذری نے ”نہ کتاب الثواب والابی اشیخ“ نامی کتاب کی جانب اس حدیث کو منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ اس حدیث کی سند میں کوئی راوی ایسا نہیں ہے۔

جس کے ضعف پر سب کا اتفاق ہو۔ ملا علی قاریؒ نے مشکوٰۃ کی شرح ”مرقاۃ المفاتیح“ میں اس حدیث کے بعض طرق ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ کسی حدیث کا مختلف سندوں سے روایت کیا جانا اس بات کی علامت ہے کہ اس حدیث کی کوئی نہ کوئی اصل ہے۔

حدیث (۲۷۲)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ محکف گناہوں سے محفوظ رہتا ہے اور اس کے لئے نیکیاں اتنی ہی لکھی جاتی ہیں، جتنی کرنے والے کے لئے۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

عبد اللہ بن عبد الکریم از محمد بن امیہ از عیسیٰ بن موسیٰ بخاری از عبیدہ عی از فرقہ بخاری از مسعید بن جبیر کی سند سے اس حدیث کو امام ابن ماجہ (۲) نے نقل کیا ہے۔

حدیث (۲۷۳)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ شب قدر میں حضرت جبریل علیہ السلام کی ایک جماعت کے ساتھ آتے ہیں اور اس شخص کے لئے جو کھڑے، یا بیٹھے اللہ کا ذکر کر رہا ہو عبادت میں مشغول ہو، دعائے رحمت کرتے ہیں اور جب عید الفطر کا دن ہوتا ہے، تو حق تعالیٰ جل شانہ اپنے فرشتوں کے سامنے بندوں کی عبادت پر فخر فرماتے ہیں؛ اس لئے کہ انھوں نے آدمیوں پر ظمن کیا تھا اور ان سے دریافت فرماتے ہیں کہ: اے فرشتو! جو مزدور اپنی خدمت پوری پوری ادا کر دے اس کا کیا بدلہ ہے؟ وہ عرض کرتے ہیں کہ: اے ہمارے رب! اس کا بدلہ یہی ہے کہ اس کی اجرت پوری دیدی جائے، تو ارشاد ہوتا ہے کہ فرشتو! میرے غلاموں نے اور باندیوں نے میرے فریضہ کو پورا کر دیا، پھر دعاء کے ساتھ چلاتے ہوئے (عید گاہ کی طرف) نکلے۔ میری عزت کی قسم! میرے جلال کی قسم! میری بخشش کی قسم! میرے عبوشان کی قسم! میرے بلندی مرتبہ کی قسم! میں ان لوگوں کی دعا، ضرور قبول کروں گا، پھر ان لوگوں کو خطاب فرما کر ارشاد ہوتا ہے کہ جاؤ تمہارے گناہ معاف کر دیئے گئے ہیں اور تمہاری برائیوں کو نیکیوں سے بدل دیا ہے۔ پس یہ لوگ عید گاہ سے ایسے حال میں لوٹتے ہیں کہ ان کے گناہ معاف ہو چکے ہوتے ہیں۔ (ضعیف) (۲)

تخریج

محمد بن یزید زرقی از محمد بن یحییٰ از دزدی از اصرم بن حوشب از محمد بن یونس حارثی از قزوہ کے طریق سے اس حدیث کو پہنچی (۱) اور ابن حبان (۲) نے نقل کیا ہے۔

نیز اس حدیث کا ایک حصہ محمد بن یحییٰ از اصرم کے طریق سے بھی روایت کیا گیا ہے۔ (۳)

حدیث (۲۷۴)

حضرت سلمان ؓ کہتے ہیں کہ نبی کریم ﷺ نے شعبان کی آخری تاریخ میں ہم لوگوں کو وعظ فرمایا کہ تمہارے اوپر ایک مہینہ آرہا ہے، جو بہت عظمت والا مہینہ ہے، بہت مبارک مہینہ ہے اس میں ایک رات ہے (شب قدر) جو ہزار مہینوں سے بڑھ کر ہے۔ اللہ تعالیٰ نے اس کے روزہ کو فرض فرمایا اور اس کے رات کے قیام (یعنی تراویح) کو ثواب کی چیز بنایا۔ جو شخص اس مہینہ میں کسی نیکی کے ساتھ اللہ کا قرب حاصل کرے ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں فرض ادا کیا اور جو شخص اس مہینہ میں کسی فرض کو ادا کرے، وہ ایسا ہے جیسا کہ غیر رمضان میں ستر فرض ادا کرے۔ یہ مہینہ صبر کا ہے اور صبر کا بدلہ جنت ہے اور یہ مہینہ لوگوں کے ساتھ غم خواری کا ہے، اس مہینہ میں مومن کا رزق بڑھا دیا جاتا ہے، جو شخص کسی روزہ دار کا افطار کرائے اس کے لئے گناہوں کے معاف ہونے اور آگ سے خلاصی کا سبب ہوگا اور روزہ دار کے ثواب کی مانند اس کو ثواب ہوگا، مگر اس روزہ دار کے ثواب سے کچھ کم نہیں کیا جائے گا۔ صحابہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ! ہم میں سے ہر شخص تو اتنی وسعت نہیں رکھتا کہ روزہ دار کو افطار کرائے تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ (پہٹ بھر کھانے پر موقوف نہیں) یہ ثواب تو اللہ جل شانہ نے ایک کھجور سے کوئی افطار کرا دے، یا ایک گھونٹ پانی پلا دے، یا ایک گھونٹ لسی پلا دے اس پر بھی مرحمت فرما دیتے ہیں۔ یہ ایسا مہینہ ہے کہ اس کا ازل حصہ اللہ کی رحمت ہے اور درمیانی حصہ مغفرت اور آخری حصہ آگ سے آزادی ہے، جو شخص اس مہینہ میں ہلکا کر دے اپنے غلام و خادم کے بوجھ کو حق تعالیٰ شانہ اس کی مغفرت فرماتے ہیں اور آگ سے آزادی فرماتے ہیں اور چار چیزوں کی اس میں کثرت رکھا کر جن میں سے دو چیزیں اللہ تعالیٰ کی رضا کے واسطے اور دو چیزیں ایسی ہیں، جن سے تمہیں چارہ کار نہیں پہنچی دو چیزیں جن سے تم اپنے رب کو راضی کرو وہ کلمہ طیبہ اور استغفرہ کی کثرت ہے اور دوسری دو چیزیں یہ ہیں کہ جنت کی طلب کرو اور آگ سے پناہ مانگو، جو شخص کسی روزہ دار کو پانی پلائے، حق تعالیٰ قیامت کے دن میری خوشی سے اس کو ایسا پانی پلائیں گے، جس کے بعد جنت میں داخل ہونے تک پیاس نہیں لگے گی۔ (ضعیف) (۴)

تخریج

علی بن حجر سعدی از یوسف بن زیاد از ہام بن یحییٰ از علی بن زید بن جدعان از سعید بن مسیب کے طریق سے اس حدیث کو پہنچی (۱) اور ابن خزیمہ (۲) نے نقل ہے۔

نیز عبد اللہ بن بکر سبکی از ایاس بن ابی ایاس از سعید بن مسیب کے طریق سے بھی یہ حدیث مروی ہے۔ اس سند میں علی بن زید بن جدعان نہیں ہیں۔ (۳)

حدیث (۲۷۵)

حضرت عبد اللہ بن عمرو رضی اللہ عنہما حضور ﷺ سے نقل کرتے ہیں: روزہ اور قرآن شریف دونوں بندہ کے لئے شفاعت کرتے ہیں، روزہ عرض کرتا ہے کہ یا اللہ میں نے اس کو دن میں کھانے پینے سے روک رکھا، میری شفاعت قبول کیجئے اور قرآن کہتا ہے کہ یا اللہ میں نے رات کو اس کو سونے سے روکا میری شفاعت قبول کیجئے، پس دونوں کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔ (ضعیف) (۴)

تخریج

ابن وہب از حماد بن عبد اللہ از ابو عبد الرحمن (دوسری سند امام احمد کی یوں ہے) امام احمد از موسیٰ بن داؤد از ابن ابی حنیفہ از حماد کے طریق سے اس حدیث کو امام احمد (۵) حاکم (۶) اور بیہقی (۷) نے نقل ہے۔

درجہ حدیث

حاکم نے اس حدیث کو صحیح علی شرط مسلم قرار دیا ہے۔ امام ذہبی نے حاکم کے قول پر ہند نہیں کیا۔

۱۔ شعب الایمان ۳۳۶، فضائل الاوتاد ۳۵۔ ۲۔ صحیح بن خزیمہ ۱۹/۳، ۱۹۶۱۹ حدیث نمبر ۱۸۸۔ ۳۔ کتاب الفقہاء ۳۵/۱، تاریخ بغداد ۳۳۲/۳۔

۴۔ تعالک قرآن ص ۳۲۔ ۵۔ مسند احمد ۲/۲۷۱۔ ۶۔ مستدرک حاکم ۵/۵۵۴۔ ۷۔ شعب الایمان ۱۹۹۳۔

## کتاب الزکاة

### حدیث (۲۷۶)

حضرت سعدؓ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ میری والدہ کا انتقال ہو گیا (ان کے ایصالِ ثواب کے لئے) کونسا صدقہ زیادہ افضل ہے۔ حضور اقدس ﷺ نے فرمایا کہ پانی سب سے افضل ہے، اس پر حضرت سعدؓ نے اپنی والدہ کے ثواب کے لئے ایک کنواں کھدوایا۔ (۱)

### تخریج

یہ حدیث اسرائیل از ابواسحاق از رجل نامعلوم کی سند سے ابوداؤد میں مروی ہے۔ (۲)  
نیز اس حدیث کو ہشام الدستوائی از قتادہ از سعید بن المسیب از سعد بن عبادہ کے طریق سے بھی ابن ماجہ (۳) نسائی (۴) ابن خزیمہ (۵) ابن حبان (۶) اور طبرانی (۷) نے نقل کی ہے۔  
نیز اس حدیث کی تخریج امام احمد (۸) ابوداؤد (۹) طبرانی (۱۰) اور بیہقی (۱۱) نے حسن از سعد بن عبادہؓ کے طریق سے اور ابوداؤد میں سعید و حسن کے طریق سے کی ہے۔

### درجہ حدیث

اس سند کے ساتھ یہ حدیث منقطع ہے: اس لیے کہ سعید اور حسن نے سعد بن عبادہ کا زمانہ نہیں پایا ہے۔

### حدیث (۲۷۷)

حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ: مال میں زکوٰۃ کے علاوہ اور بھی حق ہے۔ (پھر تائید میں سورہ بقرہ کی یہ آیت)

۱۔ لغائل صدقات ص ۹۲۔ ج سنن ابوداؤد: ۱۶۸۱۔ ج سنن ابن ماجہ: ۳۶۸۳۔ ج سنن نسائی: ۲۵۵/۲۵۴۔

۲۔ صحیح ابن خزیمہ: ۲۳۹۷۔ ج صحیح ابن حبان: ۳۳۳۸۔ ج معجم طبرانی: ۵۳۷۹۔ ج مسند احمد: ۲۸۵/۵۔ ج ۷۔

۳۔ سنن ابوداؤد: ۱۶۸۰۔ ج معجم طبرانی: ۵۳۸۳۔ ج سنن بیہقی: ۱۸۵/۳۔

”ليس البر ان تولوا وجوهكم قبل المشرق والمغرب“ سے آخر تک تلاوت فرمائی۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

شریک از ابو حمزہ از عامر شععی کے طرق سے یہ حدیث دارمی (۲) ترمذی (۳) ابن ماجہ (۴) دارقطنی (۵) ابن عدی (۶) اور بیہقی (۷) نے نقل کی ہے۔

## مؤید احادیث

اس حدیث کے مضمون سے ملتی جلتی کئی روایات ہیں۔ ایک روایت ان الفاظ کے ساتھ آئی ہے: ”من أدى زكاة ماله فقد أدى الحق الذي عليه ومن زاد فهو فضل“ اسے امام ابو داؤد نے اپنے مراسیل میں حسن سے مرسل روایت کیا ہے، اس کی سند ضعیف ہے۔ اس مضمون کی دوسری روایت امام ترمذی نے حضرت ابو ہریرہؓ سے مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے: ”إذا أدبت الزكاة فقد قضيت ما عليك“ اس کی سند بھی ضعیف ہے، اس روایت کو حاکم نے حضرت جابرؓ سے مرفوعاً و متواتر دونوں طرح سے نقل کیا ہے۔ اس حدیث کی ایک شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے۔

## حدیث (۲۷۸)

حضرت اسماء بنت یزید رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: حضور اقدس ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو عورت اپنے گلے میں سونے کا ہار ڈالے گی، اس کے گلے میں اسی طرح کا آگ کا ہار قیامت کے دن ڈالا جائے گا اور جو عورت اپنے کان میں سونے کی بالی ڈالے گی، اس کے کان میں اسی جیسی آگ کی بالی قیامت کے دن ڈالی جائے گی۔ (ضعیف) (۸)

## تخریج

یحییٰ بن ابی کثیر از محمود بن عمرو کے طریق سے یہ حدیث امام احمد (۹) ابو داؤد (۱۰) نسائی (۱۱) طبرانی (۱۲) بیہقی (۱۳) اور طحاوی (۱۴) نے نقل کی ہے۔

۱۔ فضائل صدقات، ص ۸۹۔ ۲۔ سنن دارمی، ۱۶۷۔ ۳۔ سنن ترمذی، ۲۶۶/۶۵۹۔ ۴۔ سنن ابن ماجہ، ۱۷۸۹۔ ۵۔ سنن دارقطنی، ۱۲۵/۲۔  
۶۔ الکامل، ۳/۱۳۸۔ ۷۔ سنن بیہقی، ۸۳/۲۔ ۸۔ فضائل صدقات، ص ۲۵۷۔ ۹۔ مسند احمد، ۴/۲۵۵، ۳۵۵، ۳۶۰، ۳۶۱۔ ۱۰۔ سنن ابو داؤد، ۳۲۳۸۔  
۱۱۔ سنن نسائی، ۱۵۷/۸۔ ۱۲۔ سنن کبیری، ۱۳۳۹۔ ۱۳۔ معجم کبیر، ۲۳/۵۶۹۔ ۱۴۔ سنن بیہقی، ۳/۱۲۱۔ ۱۵۔ شرح مشکوٰۃ، ج ۱، ص ۴۸۱۳۔

تخریج

ابراہیم بن خالد اصبہانی از اسماعیل بن عمرو الجلیلی از شریک و ابو الاحوص از ابو اسحاق از ابو الاحوص کی سند سے یہ حدیث طبرانی (۲) نے نقل کی ہے۔

درجہ حدیث

حیثی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند صحیح ہے۔  
صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں اس حدیث کی سند میں ایک راوی اسماعیل بن عمرو لہجہ میں پہنچا، ابو حاتم اور دارقطنی رحمہم اللہ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدیؒ کہتے ہیں: کہ اسماعیل ایسی احادیث میں کرتے ہیں، جن کے متابعت نہیں ہوتے، ابن حبانؒ نے انھیں ثقہ راویوں میں شمار کیا ہے۔ (۳) امام منذریؒ (۴) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانیؒ نے ”معجم کبیر“ میں کئی سندوں سے روایت کیا ہے جن میں سے ایک صحیح ہے۔

حدیث (۲۸۰)

حضور اقدس ﷺ کا پاک ارشاد ہے: کہ جس مال کے ساتھ زکوٰۃ کا مال مل جاتا ہے، وہ اس مال کو ہلاک کئے بغیر نہیں رہتا۔ (ضعیف) (۵)

تخریج

محمد بن عثمان بن صفوان جعفی از ہشام بن عروہ از والد خود کی سند سے یہ حدیث علامہ حمیدنی (۶) امام بخاری (۷) ابن  
حدیثی (۸) بیہقی (۹) اور بزار نے نقل کی ہے۔

۱. فضائل صدقات ص ۲۳۲۔ ۲. مکتبہ کبیر ۱۰/۱۲۶، ۱۲۷ حدیث نمبر ۱۰۰۵۔ ۳. میزان الاعتدال ۹۲۳، کتاب فضیلت ۸/۱۰۰، المیزان ۱۳۳۰، الکامل ۱/۳۶۹۔  
۴. الحزب، الحزب والتریب ۵۰/۵۰۔ ۵. فضائل صدقات ص ۲۵۶۔ ۶. منہج مدی ۲۳۷۔ ۷. المیزان، المکتبہ ۱۰/۱۸۰۔  
۸. الکامل ۲۲۳۱۔ ۹. شعب الایمان ۲۵۲۳۔

## حدیث (۲۸۱)

حضرت عبداللہ بن مسعودؓ فرماتے ہیں کہ جو شخص طیب مال (حلال مال) کماوے؛ لیکن اس کی زکوٰۃ ادا نہ کرے، تو یہ عمل اس مال کو ضیعت بنا دیتا ہے اور جو شخص حرام مال کمائے، تو اس کی زکوٰۃ کا ادا کرنا اس کو پاک نہیں بناتا۔ (اس کی سند منقطع ہے) (۱)

## تخریج

ثوری از ابو سلمہ کی سند سے یہ حدیث عبدالرزاق (۲) نے نقل کی ہے۔ عبدالرزاق ہی کے طریق سے طبرانی (۳) نے بھی اس حدیث کی تخریج کی ہے۔ بیہی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند منقطع ہے۔ (۴)

## حدیث (۲۸۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جو مال کسی جنگل میں یا دریا میں بہتا ہے، وہ زکوٰۃ کے روکنے سے ضائع ہوتا ہے۔ (ضعیف) (۵)

## تخریج

عمرو بن ابی ظاہر بن سرح از احمد بن سعید قمری از سلیمان بن عبد الملک ہدری از عم خود عمرو بن ہارون از عمرو بن فیروز (جو کہ کریمہ بنت مقداد بن عمرو کے آزاد کردہ غلام ہیں) از ابو ہریرہؓ کی سند سے یہ حدیث طبرانی (۶) نے نقل کی ہے۔

## مؤیدات احادیث

اس حدیث کی ایک تائید حضرت عبادہ بن صامتؓ کی حدیث سے ہوتی ہے، جسے ابن ابی حاتمؒ نے (۷) ذکر کیا ہے؛ لیکن اس پر تبصرہ کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کو میرے والد نے منکر کہا ہے۔ امام منذریؒ (۸) نے اس حدیث کو غریب کہا ہے۔

۱۔ فضائل صدقات، ص ۱۲۶/۱۔ ح ۱۔ مسند عبدالرزاق، ۱۸/۳، حدیث نمبر ۷۱۳۸۔ ح ۲۔ مجمع کبیر، ۳۷۱/۹، حدیث نمبر ۹۵۹۶۔ ح ۳۔ مجمع الزوائد، ۳۰/۳۰۔

۲۔ فضائل صدقات، ص ۱۲۳/۱۔ ح ۱۔ تمہید، ۱۳/۳، حدیث نمبر ۱۳۳۳ (مجمع الزوائد)۔ ح ۲۔ کتاب اعلیٰ، ۲۳۰/۱۔ ح ۳۔ تائید غریب، ۵۳۲/۱۔



## حدیث (۲۸۳)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ صدقہ کرنے میں جلدی کیا کرو؛ اس لئے کہ بلا صدقہ کو بچا نہ نہیں سکتی۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج محمد بن عبد اللہ حنفی از حمزہ بن احمد بن عبد اللہ بن محمد بن عمر بن علی بن ابی طالب از عم خود صلی بن عبد اللہ کی سند سے امام طبرانی (۲) نے کی ہے۔

## حدیث (۲۸۴)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: زکوٰۃ اسلام کا (بہت مضبوط) پل ہے۔ (ضعیف) (۳)

## تخریج

شماک بن حمزہ از ابان از حطان بن عبد اللہ الرقاشی کے طریق سے یہ حدیث اسحاق بن راہویہ (۴) (فتح الوحاب) ابن عدی (۵) بیہقی (۶) قضا عی (۷) اصمبائی (۸) اور ابن جوزی (۹) نے نقل کی ہے۔

طبرانی نے بھی اپنی سند سے اس حدیث کی تخریج کی ہے؛ لیکن اس سند میں ابان کا ذکر نہیں ہے۔ (۱۰)

## حدیث (۲۸۵)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: اپنے مالوں کو زکوٰۃ کے ذریعہ محفوظ بناؤ اور اپنے پیاروں کا صدقہ سے علاج کرو اور بڑا اور مصیبت کے موجوں کا دعاء اور اللہ تعالیٰ کے سامنے عاجزی سے استقبال کرو۔ (ضعیف) (۱۱)

## تخریج

موسیٰ بن عمیر قرشی از حکم بن عقبہ از ابراہیم از اسود کے طریق سے یہ حدیث طبرانی (۱۲) ابو نعیم (۱۳) قضا عی (۱۴)

۱۔ فضائل صدقات ص/ ۶۸۔ ۲۔ مجمع البحرین۔ ۳۔ فضائل صدقات ص/ ۶۲۔ ۴۔ مسند اسحاق بن راہویہ ص/ ۲۲۸۔

۵۔ اکال ص/ ۱۳۱۔ ۶۔ شعب الایمان ص/ ۳۰۳۸۔ ۷۔ مسند شہاب ص/ ۶۷۰۔ ۸۔ التزیب ص/ ۱۳۳۰۔

۹۔ احسن المستخرج ص/ ۸۱۳۔ ۱۰۔ مجمع البحرین۔ ۱۱۔ فضائل صدقات ص/ ۶۲۔

۱۲۔ مجمع البحرین۔ ۱۳۔ حلیۃ الاولیاء ص/ ۲/ ۲۰۱۰۳/ ۲۲۷۔ ۱۴۔ مسند شہاب ص/ ۶۰۲/ ۳۰۱۔

تہی (۱) ابن عمرؓ (۲) اور خطیبؒ (۳) نے نقل کی ہے۔

### حدیث (۲۸۶)

حضرت ضحاکؒ فرماتے ہیں کہ: جب حق تعالیٰ شانہ نے زکوٰۃ ادا کرنے کا حکم فرمایا تو منافق آدمی بدترین بھل جوان کے پاس ہوتے تھے دیا کرتے تھے، اس پر حق تعالیٰ شانہ نے قرآن پاک میں آیت شریفہ ”یٰٰایہا الذین آمنوا انفقوا من طیبات ما کسبتم الی قولہ ان تغمصوا فیہ“ نازل فرمائی۔ (ضعیف) (۴)

### تخریج

یہ حدیث یحییٰ بن ابی طالب از یزید از جوہر کی سند سے تفسیر طبری میں مروی ہے۔ (۵)

# کتاب الحج

حدیث (۲۸۷)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جس شخص کے پاس اتنا خرچ ہو اور سواری کا انتظام ہو کہ بیت اللہ شریف جاسکے اور پھر وہ حج نہ کرے، تو کوئی فرق نہیں اس بات میں کہ وہ یہودی ہو کر مر جائے، یا نصرانی ہو کر، اس کے بعد حضور ﷺ نے اپنے اس ارشاد کی تائید میں یہ آیت پڑھی: ”وَلِلّٰهِ عَلَى النَّاسِ حِجُّ الْبَيْتِ مِنْ اسْتَطَاعَ اِلَيْهِ مَسِيْرًا“ (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج مسلم بن ابراہیم از ہلال ابن عبد اللہ از ابو اسحاق ہمدانی از حارث کی سند سے ترمذی (۲) ابن جریر (۳) سبکی (۴) ابن عدی (۵) عقیلی (۶) ابن جوزی (۷) علامہ سیوطی (۸) اور علامہ ذہبی (۹) نے کی ہے۔

حدیث (۲۸۸)

حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ: حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص بیت المقدس سے عمرہ کا حرام پابندہ کر آئے، اس کے گناہ بخش دیے جائیں گے۔ (اس کی سند ضعیف ہے) (۱۰)

تخریج

اس حدیث کی تخریج محمد بن اسحاق از سلیمان بن حکیم موئی آل حنین از یحییٰ بن ابی سفیان الاضہی از والدہ خود ام حکیم بنت امیہ بن الاضہی کے طریق سے امام احمد (۱۱) ابن حبان (۱۲) اور طبرانی (۱۳) نے کی ہے۔

۱۔ لفظ حج ص ۲۹۔ ابن ترمذی ۸۱۳۔ بحہ تفسیر ابن جریر ۱۲/۳۔ بحہ تاریخ جرمان ۳۲۳۔ ۲۔ الاکمل ۷/۲۵۸۰۔

۳۔ کتاب الحفاظ ۳/۳۳۸۔ ۴۔ کتاب الوصیات ۲۹۹/۲۔ ۵۔ الاکمل لمصنف ۲/۱۷۷۔ ۶۔ میزان الاعتدال ۲/۹۷۷۔

۷۔ لفظ حج ص ۹۳۔ ۸۔ مسند احمد ۶/۲۹۹۔ ۹۔ صحیح ابن حبان ۱/۳۷۷۔ ۱۰۔ بحہ تفسیر ۲/۱۰۰۰۔

نیز عبدالاعلیٰ از ابن اسحاق از سلیمان بن حکیم از ام حکیم کی سند سے بھی اس حدیث کی تخریج ابن ابی شیبہ (۱) (نثرۃ العروی) امام بخاری (۲) ابن ماجہ (۳) اور ابویعلیٰ (۴) نے کی ہے۔

نیز عبداللہ بن عبد الرحمن بن یحسّٰن از یحییٰ بن ابی سفیان از جدہ خود حکیمہ کی سند سے اس حدیث کی تخریج امام بخاری (۵) ابوداؤد (۶) ابویعلیٰ (۷) دارقطنی (۸) بیہقی (۹) اور مقدسی (۱۰) نے کی ہے۔

نیز اس حدیث کی تخریج ابویعلیٰ محمد بن اہلسنت از ابن ابی ندیک از محمد بن عبد الرحمن بن یحسّٰن از ابی سفیان الاضہیٰ از جدہ خود حکیمہ بنت امیہ از ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی سند سے امام بخاری نے کی ہے۔ (۱۱)

حافظ ابن حجر کہتے ہیں: عبداللہ بن عبد الرحمن ہی درست ہے، ابوداؤد کی روایت میں محمد بن عبد الرحمن آیا ہے وہ درست نہیں ہے، دونوں کی سند کو دیکھنے سے ایسا محسوس ہوتا ہے کہ بخاری کی سند زیادہ صحیح ہے۔ (۱۲)

امام دارقطنی نے اس حدیث کی تخریج علامہ واقدی کے طریق سے بھی کی ہے، سند یوں ہے: ”عبد الرحمن بن یحسّٰن از یحییٰ بن عبداللہ بن ابی سفیان الاضہیٰ از والدہ خود از ام سلمہ“۔ (۱۳)

اسی طرح احمد بن خالد از ابن اسحاق از یحییٰ بن ابی سفیان از والدہ خود از ام سلمہ کی سند سے بھی اس حدیث کی تخریج امام ابن ماجہ نے کی ہے۔ (۱۴)

### درجہ حدیث

ابن قیم (۱۵) کہتے ہیں: ”یہ حدیث ثابت نہیں ہے“۔ اس کی سند اور متن میں شدید اضطراب ہے۔ امام منذری (۱۶) کہتے ہیں: اس حدیث کی سند اور اس کے متن میں راویوں کے درمیان بہت اختلاف ہے، حدیث کی راوی ام حکیم جن کا نام حکیمہ ہے، ابن حبان کے علاوہ کسی نے انھیں ثقہ نہیں قرار دیا اور یحییٰ بن ابی سفیان کے علاوہ کسی نے ان سے روایت نہیں کیا۔ حافظ ابن حجر نے (۱۷) انھیں مقبول قرار دیا ہے، یحییٰ بن ابی سفیان کو انھوں نے مستور کہا ہے۔ (۱۸)

### حدیث (۲۸۹)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: ”رکن یمانی پر ستر فرشتے مقرر ہیں، جو شخص وہاں جا کر یہ دعاء پڑھے: ”اللّٰهُمَّ اِنِّی

۱۔ مصنف: ۸۱۔ ج ۱، تاریخ الکبیر، ۱/۲۱۱۔ ج ۲، سنن ابن ماجہ، ۲/۳۰۰۔ ج ۳، سنن ابی یوسف، ۱/۶۹۰۔ ج ۴، تاریخ الکبیر، ۱/۲۱۱۔

۲۔ سنن ابوداؤد: ۱۶۴۱۔ ج ۱، سنن ابی یوسف، ۱/۶۹۰۔ ج ۲، سنن دارقطنی، ۲/۲۸۳۔ ج ۳، سنن بیہقی، ۵/۳۰۰۔ ج ۴، فضائل بیت المقدس، ۵۰۹۔

۳۔ تاریخ الکبیر، ۱/۲۱۱۔ ج ۲، الفتح، ۲/۲۲۸۔ ج ۳، سنن دارقطنی، ۲/۲۸۳۔ ج ۴، سنن ابن ماجہ، ۲/۳۰۰۔ ج ۵، (۱) دارالحدیث، ۲/۲۶۷۔

۴۔ مختصر السنن، ۲/۲۸۵۔ ج ۱، تقریب الفہم، ۱/۸۵۶۶۔ ج ۲، تقریب الفہم، ۲/۷۵۶۰۔

أَمْسَلَكُ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَقِنَا عَذَابَ النَّارِ“ اس کی دعاء پر وہ فرشتے آمین کہتے ہیں: (اے اللہ میں تجھ سے معافی کا طالب ہوں اور دونوں جہاں میں عافیت مانگتا ہوں، اے اللہ! تو دنیا میں بھی بھلائی عطا کر اور آخرت میں بھی بھلائی عطا کر اور جہنم کے عذاب سے حفاظت فرما)۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اسامیل بن عیاش از حمید بن ابی سعید از ہشام از عطاء کے طرق سے اس حدیث کو ابن ماجہ (۲) ابن عدی (۳) قاکہانی (۴) اور ابن جوزی (۵) نے نقل کیا ہے؛ البتہ قاکہانی اور ابن جوزی رحمہما اللہ کے طریق میں یہ روایت آمین تک ہے۔ علامہ سندئ ”سنن ابن ماجہ“ کے حاشیہ (۶) میں ”الروائد“ کے حوالہ سے کہتے ہیں کہ یہ حدیث زوائد ہی سے ہے؛ لیکن انھوں نے حدیث کی اسناد پر کلام نہیں کیا۔ علامہ دیمیثی کی گفتگو سے پتہ چلتا ہے کہ یہ حدیث غیر محفوظ ہے واللہ اعلم۔

## صاحب ”تحقیق القال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ شاید علامہ سندئ کو بوسیری کی ”الروائد“ کا محقق شدہ نسخہ مل سکا، ورنہ ”الروائد“ کے جوئے کشاوی کی تحقیق کے ساتھ شائع ہوئے ہیں، ان میں اس حدیث کی سند پر کلام ہے۔ علامہ منذری (۷) کہتے ہیں کہ بعض مشائخ نے اس حدیث کو حسن قرار دیا ہے۔

## حدیث (۲۹۰)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص حج کے لئے مکہ جائے، پھر میرا قصد کر کے میری مسجد میں آئے، اس کے لئے دو حج مقبول لکھے جاتے ہیں۔ (ضعیف) (۸)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج شیخ محمد بن طاہر بن مہمان از ابو منصور بزار از ابو بکر بن رزہ از ابوالحسن حامد بن حامد بن مبارک از ابویعقوب اسحاق بن سيار بن محمد از اسید بن زید از یعلیٰ بن بشیر از محمد بن عمر صدیقی از عطاء از عبد اللہ بن عباس کے طریق سے ۱۔ فداک ج ۱/۸۰۔ ۲۔ سنن ابن ماجہ۔ ۳۹۵۔ ۳۔ الکامل ۱/۲۰۹۔ ۴۔ معجم ابن ماجہ ۱/۳۸۸، ۸۷۴۔ ۵۔ حدیث نمبر ۱۵۱۱۵۔ ۶۔ معجم ابن ماجہ ۱/۳۸۸، ۳۹۵۔ ۷۔ حاشیہ ۳/۳۳۸۔ ۸۔ الترغیب والترہیب ۲/۱۹۲۔ ۹۔ فداک ج ۱/۸۰۔

علامہ دہلویؒ نے کی ہے۔ ”مسند الفردوس“ میں نقل کی گئی ہے؛ جیسا کہ ”مسند فردوس“ کے حاشیہ میں اس کی صراحت ہے۔ (۱)

حدیث (۲۹۱)

حضور ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ: جو شخص حج کے لیے پیدل جائے اور آئے اس کے لیے ہر قدم پر حرم کی نیکیوں میں سے سات سو نیکیاں لکھی جائیں گی، کسی نے عرض کیا کہ حرم کی نیکیوں کا مطلب کیا ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: کہ ہر نیکی ایک لاکھ نیکی کے برابر ہے۔ (ضعیف) (۲)

تخریج

عینی بن سوادہ از اسماعیل بن ابی خالد از ذاذان کی سند سے اس حدیث کو طبرانی (۳) بزار (۴) (کشف) حاکم (۵) دولابی (۶) اور بیہقی (۷) نے نقل کیا ہے۔

حدیث (۲۹۲)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جو میری زیارت کو آئے اور اس کے سوا کوئی اور نہایت اس کی نہ ہو، تو مجھ پر حق ہو گیا کہ اس کی سفارش کروں۔ (ضعیف) (۸)

تخریج

اس حدیث کی تخریج عبدان بن احمد از عبد اللہ بن محمد عبادی بصری از مسلمہ بن سالم حسنی از عبید اللہ بن عمر از نافع از سالم کی سند سے طبرانی نے کی ہے۔ (۹)

حدیث (۲۹۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ: جس شخص نے حج کیا اور میری زیارت نہ کی اس نے مجھ پر ظلم کیا۔ (بہت ضعیف) (۱۰)

تخریج

علامہ جلال الدین سیوطیؒ (۱۰) فرماتے ہیں اس حدیث کو ابن عدیؒ اور دارقطنیؒ نے ”کتاب الحلیل“ میں اور ابن

۱۔ میزان ۱۱۱۵/۳۔ ۲۔ فضائل حج ص ۳۳۔ ۳۔ مجمع ۱۲۷۰۶۔ ۴۔ معجم ۱۲۵۵ (مجمع البحرین)۔ ۵۔ مسند بزار ۲۹۰/۵۔

۶۔ مستدرک حاکم ۳۶۰/۱۔ ۷۔ کنز ۱۳/۲۔ ۸۔ سنن بیہقی ۷۸/۱۰۔ ۹۔ فضائل حج ص ۹۶۔ ۱۰۔ مجمع ۲۹۱/۳۔ مسند بخاری ۱۳۳۹۔

۱۱۔ فضائل حج ص ۹۸۔ ۱۲۔ الدرر المستخر ۷۸/۱۰۔ حدیث نمبر ۳۱۱۔

جہاں نے ”کتاب الضعفاء“ میں اور خطیب بغدادی نے رواۃ امام مالک میں حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہما سے انتہائی ضعیف سند کے ساتھ روایت کیا ہے۔

حدیث (۲۹۴)

حضور ﷺ سے نقل کیا گیا کہ: جو شخص ارادہ کرے میری زیارت کرے، وہ قیامت میں میرے پڑوس میں ہوگا اور جو شخص مدینہ میں قیام کرے اور وہاں کی تنگی اور تکلیف پر صبر کرے میں اس کے لئے قیامت میں گواہ اور سفارشی ہوں گا اور جو حرم مکہ مکرمہ یا حرم مدینہ میں مرجائے گا، وہ قیامت میں امن والوں میں اُٹھے گا۔ (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج حافظ ابو عبد اللہ از حافظ عمر بن علی از حافظ احمد بن محمد از داؤد بن یحییٰ از احمد بن حسن ترمذی از عبد الملک بن ایرائیم جدی از شعبہ از سوار بن میمون از ہارون بن قزحہ کی سند سے پہنچی ہے۔ (۲) یہ حدیث دوسرے حصہ کے بغیر بھی روایت کی گئی ہے۔ (۳) یہ حدیث عبد الملک بن ایرائیم جدی کے طریق سے روایت کی گئی ہے اور عقیلی (۴) نے محمد بن موسیٰ از احمد بن حسن ترمذی کے طریق سے روایت کی ہے۔

حدیث (۲۹۵)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جو شخص مدینہ میں آکر میری زیارت ثواب کی نیت سے کرے (یعنی کوئی اور غرض نہ ہو) وہ میرے پڑوس میں ہوگا اور میں قیامت کے دن اس کا سفارشی ہوں گا۔ (ضعیف) (۵)

تخریج

محمد بن اسماعیل بن ابی فدیہ ایک از سلیمان بن یزید کعبی کے طرق سے یہ حدیث طبرانی (۶) ابن جوزی (۷) اور سبکی (۸) نے نقل کی ہے۔

تخریج

حفص بن ابی داؤد از اسب بن ابی سلیم از مجاہد کی سند سے یہ حدیث طبرانی (۲) دارقطنی (۳) بیہقی (۴) اور ابن عدی (۵) نے نقل کی ہے۔

حدیث (۲۹۷)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ: جس شخص کے لئے کوئی واقعی مجبوری حج سے مانع نہ ہو، مگر بادشاہ کی طرف سے روک نہ ہو، یا ایسا شدید مرض نہ ہو جو حج سے روک دے، پھر وہ بغیر حج کے مر جائے، تو اس کو اختیار ہے چاہے یہودی ہو کہ مرے یا نہ مراؤں۔ (ضعیف) (۷)

تخریج

یزید بن ہارون از شریک ازلیث از عبدالرحمن بن سابط کے طریق سے اس حدیث کو دارمی (۷) ابویوسف (۸) سیوطی (۹) اور ابن جوزی (۱۰) نے نقل کیا ہے۔

نیز نصر بن مزاحم از سفیان از لیث کے طریق سے بھی ابن عدی (۱۱) نے روایت کی ہے۔  
البتہ اس سند کے ایک راوی نصر بن مزاحم متروک ہیں اور لیث ضعیف ہیں۔

اسی طرح عمار بن عبد اللہ، از شریک، از منصور از سالم بن ابی جعد از ابی امامہ کے طریق سے بھی اس حدیث کو ابن عدی (۱۲) لکن جوزئی (۱۳) اور سیوطی (۱۳) نے نقل کیا ہے۔

۱۔ فضائل حج ص ۹۷ - ج ۲ مکتبہ کبیر، ۱۳۴۶ھ / ۱۳۴۸م بمقام اوسط، ۱۸۲۹ء / ۱۸۳۰ء - حصہ دوم دار الفنی ۵/ ۲۷۸- ج ۱ سنن بیہقی ۵/ ۲۳۶

۱. فی اکابر ۶۹۰/۲۔ ۲. فضائل حج ۳۰/۱۔ ۳. بی منن داری ۱۸۲۲۔ ۴. حلیۃ الاولیاء ۹۰۵/۹۔ ۵. انبیاء المعصومین ۶۸/۳۔

١٠: الموضوعات ٢٠/٢ - ١١: الكمال ٢٠/٢ - ١٢: الكمال ٢٠/٥ - ١٣: الموضوعات ٢٠/٢ - ١٤: الكمال ٢٠/٥ - ١٥: الموضوعات ٢٠/٢



## حدیث (۲۹۸)

ایک صحابی نے حضور اقدس ﷺ سے سوال کیا کہ حاجی کی کیا شان ہونی چاہئے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: بکھرے ہوئے بالوں والا میلا پکیلا ہو، پھر دوسرے صحابی نے سوال کیا کہ حج کو نسا افضل ہے؟ حضور ﷺ نے فرمایا: جس میں خوب (لبیک کے ساتھ) چلاتا ہو اور قربانی کا خون خوب بہا تا ہو۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

ابراہیم بن یزید کی از محمد بن عبد بن جعفر خزومی کے طریق سے اس حدیث کو ترمذی (۲) ابن ماجہ (۳) امام شافعی (۴) دارقطنی (۵) اور بیہقی (۶) نے نقل کیا ہے۔

## درجہ حدیث

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ: حسن اور ابراہیم بن یزید الخوزی کے حافظہ کے متعلق بعض اہل علم نے کلام کیا ہے۔ حافظ ابن حجر (۷) کہتے ہیں کہ یہ حدیث ابراہیم بن یزید الخوزی کی ہے، امام احمد اور نسائی رحمہما اللہ نے انھیں متروک کہا ہے۔ عبدالحق کہتے ہیں کہ ان کے سب طرق ضعیف ہیں، ابوبکر ابن المہدی کہتے ہیں: اس مضمون میں کوئی مسند حدیث ثابت نہیں ہے، صحیح بات یہ ہے کہ اس مضمون کی تمام روایات حسن مرسل ہیں۔

## حدیث (۲۹۹)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: حق تعالیٰ شانہ (حج بدل میں) ایک حج کی وجہ سے تین آدمیوں کو جنت میں داخل فرماتے ہیں: ایک مردہ (جس کی طرف سے حج بدل کیا جا رہا ہے) دوسرا حج کر نیوالا، تیسرا وہ شخص (دارث وغیرہ) جو اب حج کر رہا ہے (یعنی حج بدل کیلئے روپیہ بخر رہا ہے)۔ (ضعیف) (۸)

## تخریج

فقیر ابو طہر از ابوبکر قطان الزحلی بن الحسن بن ابی عیسیٰ از اسحاق بن عیسیٰ از ابو معشر از محمد بن المنکدر کے طریق سے

۱۔ فضل حج ص/۵۹۔

۲۔ سنن ترمذی ۱/۱۶۶/۱۵۵۔

۳۔ سنن ابن ماجہ ۲۸۹۶۔

۴۔ مسند شافعی ۱/۳۸۳/۴۷۸۔

۵۔ سنن دارقطنی ۱۵۵۔

۶۔ سنن بیہقی ۳/۳۲۷۔

۷۔ التلمیص الحبیہ ۲/۲۲۱۔

۸۔ فضل حج ص/۷۴۔

اس حدیث کو تہنیؒ (۱) نے نقل کیا ہے۔

نیز فضیل بن محمد جندی از مسلمہ بن شعیب از عبد الرزاق از ابو معشر از محمد بن المنکدر کے طریق سے بھی اس حدیث کو تہنیؒ (۲) اور ابن عدیؒ (۳) نے روایت کی ہے۔

نیز اس حدیث کو اسحاق بن بشر از ابو معشر کے طریق سے بھی ابن عدیؒ (۴) ابن جوزیؒ (۵) اور علامہ سیوطیؒ (۶) نے روایت کی ہے۔

### حدیث (۳۰۰)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور ﷺ سے نقل فرماتی ہیں: کہ فرشتے ان حاجیوں سے جو سواری پر آتے ہیں، مصافحہ کرتے ہیں اور جو پیدل چل کر آتے ہیں، ان سے معائنہ کرتے ہیں۔ (ضعیف) (۷)

### تخریج

محمد بن یونس از موسیٰ بن ہارون از یحییٰ بن محمد مدینی از صفوان بن سلیم از عروہ کے دو طرق سے اس حدیث کو تہنیؒ (۸) اور ابن جوزیؒ (۹) نے نقل کیا ہے؛ ابنت ابن جوزیؒ کی سند میں صفوان کی جگہ یعقوب بن سلیم ہے۔

### حدیث (۳۰۱)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ اللہ جل شانہ کی ایک سو بیس رحمتیں روزانہ اس گھر پر نازل ہوتی ہیں، جن میں سے ساٹھ (۶۰) طواف کرنے والوں پر اور چالیس (۴۰) وہاں نماز پڑھنے والوں پر اور بیس (۲۰) بیت اللہ کو دیکھنے والوں پر ہوتی ہے۔

(ضعیف) (۱۰)

### تخریج

یوسف ابن سمر از وزاعی از عطاء کے طریق سے اس حدیث کو طبرانیؒ (۱۱) تہنیؒ (۱۲) ابو نعیمؒ (۱۳) خطیب بغدادیؒ (۱۴) اور ابن عساکرؒ (۱۵) نے نقل کیا ہے۔

۱۔ شعب الایمان ۳/۱۸۰، سنن کبریٰ ۱۸۰/۵، ۲۔ شعب الایمان ۳/۱۶۳، ۳۔ کمال ۷/۲۵۱۸، ۴۔ کمال ۶/۳۳۶۔

۵۔ الرضعات ۲/۲۱۹، ۶۔ التذاریع ۲/۱۳۰، ۷۔ فضائل حج ص ۳۵، ۸۔ شعب الایمان ۴/۴۹۹۔

۹۔ منیر الحرم ص ۴۹، ۱۰۔ فضائل حج ص ۷۷، ۱۱۔ معجم کبیر ۱۱/۱۹۵، ۱۲۔ شعب الایمان ۷/۵۹۹، تاریخ صہبان ۶/۱۱۶، ۱۱۵۔

۱۳۔ سنن ص ۴۷۲، ۱۴۔ تاریخ بغداد ۶/۲۷، ۱۵۔ تاریخ دمشق ۱۵/۹۵۷۔

اس کے راوی یوسف ضعیف ہیں، منذریؒ (۱) کہتے ہیں: اس حدیث کو یحییٰ نے سند حسن کے ساتھ بیان کیا ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں، کہ اگر اس سے یہی حدیث مراد ہے، تو پھر سند حسن کہنا درست نہیں؛ بلکہ اس کی سند ضعیف ہے؛ جیسا کہ آپ ملاحظہ کر رہے ہیں۔

نیز محمد بن معاویہ از محمد بن صفوان از ابن جریج از عطاء کے طریق سے یہ روایت مرفوعاً ان الفاظ کے ساتھ نقل کی گئی ہے: "ينزل الله تبارك و تعالى كل يوم مائة رحمة ستين مها على الطائفين بالبيت وعشرين على أهل مكة وعشرين على سائر الناس"۔ (۲)

## حدیث (۳۰۲)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے، کہ جو شخص حج کے لئے جائے اور راستہ میں انتقال کر جائے، اس کے لئے قیامت تک حج کا ثواب لکھا جائے گا اور اسی طرح جو شخص عمرہ کے لئے جائے اور راستہ میں انتقال کر جائے، اس کو قیامت تک عمرہ کا ثواب ملتا رہے گا اور جو شخص جہاد کے لئے نکلے اور راستہ میں انتقال کر جائے، اس کے لئے قیامت تک مجاہد کا ثواب لکھا جائے گا۔ (اس کی سند میں ابن اسحاق کا معنعنہ ہے، ابن اسحاق کو مدلس کہا گیا ہے، اس کے بقیہ رجال ثقہ ہیں)۔ (۳)

## تخریج

ابو معاویہ از محمد بن اسحاق از جمیل بن ابی میمونہ از عطاء کے دو طرق سے اس حدیث کو ابو یعلیٰ (۴) اور طبرانی (۵) نے نقل کیا ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: کہ سند میں سماع کی صراحت نہیں ہے، بلکہ معنعنہ ہے، اس لحاظ سے اس حدیث کی سند ضعیف ہوگی۔

## حدیث (۳۰۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے۔ کہ غزوہ بدر کا دن تو مسخ ہے، اس کو چھوڑ کر کوئی دن عرفہ کے دن کے علاوہ ایسا نہیں، جس میں شیطان بہت ذلیل ہو رہا ہو، بہت راندہ پھرو رہا ہو، حقیر ہو رہا ہو، بہت زیادہ غصہ میں بھر رہا ہو اور یہ سب کچھ اس وجہ سے ہے کہ عرفہ کے دن ہی اللہ کی رحمتوں کا کثرت سے نازل ہونا بندوں کے لیے بڑے بڑے گناہوں کا معاف ہونا دیکھنا ہے۔ (اس کی سند مرسل ہے) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابراہیم بن ابی عبدہ کے طریق سے امام مالکؒ (۲) عبد الرزاقؒ (۳) اور یحییٰ (۴) نے کی ہے۔ امام مالکؒ نے اس حدیث کو مرسل نقل کیا ہے۔ ”متدرک“ میں حاکمؒ نے حضرت ابو ذرؓ سے یہ روایت مفصلاً نقل کی ہے۔ حافظ بن عبد البرؒ نے (۵) اس حدیث کے متعدد شواہد ذکر کئے ہیں۔

## حدیث (۳۰۴)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جب کسی حاجی سے ملاقات ہو، تو اس کو سلام کرو اور اس سے مصافحہ کرو اور اس سے پہلے کہ وہ اپنے گھر میں داخل ہوا اپنے لئے دعائے مغفرت کی اس سے درخواست کرو کہ وہ اپنے گناہوں سے پاک صاف ہو کر آیا ہے۔ (ضعیف) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج محمد بن الحارث از محمد بن عبد الرحمن بن عیسیٰ کے طریق سے امام احمدؒ (۷) اور ابن حبانؒ (۸) نے کی ہے۔

ابن حبانؒ نے اس حدیث کو اس نسخہ میں ذکر کیا ہے، جس کے بارے میں کہا جاتا ہے کہ اس کی اکثر حدیث موضوع یا مقلوب ہیں۔

۱۔ فضائل ج ۱/۵۰ ج ۲ مؤلف مالک۔ حدیث نمبر ۲۷۰ ج ۲ صفحہ ۱۸۲۔ ج ۲ شرح السنۃ ۱۳۰۔

۲۔ اتحیہ ۱/۱۲۹۔ ۳۔ فضائل ج ۱/۵۰۔ ج ۲ صفحہ ۱۸۲/۳۔ ۴۔ کتاب الحج و عمرہ ۲/۳۶۵۔

## حدیث (۳۰۵)

حضور اقدس ﷺ سے نقل کیا گیا ہے: کہ جو کوئی بھی مرد یا عورت کسی ایسے خرچ میں بخل کرے، جو اللہ کی رضا کا سبب ہو، تو وہ اس سے بہت زیادہ ایسی جگہ خرچ کرے گا، جو اللہ کی ناراضی کا سبب ہو اور جو شخص کسی دنیوی غرض سے حج کو چاہتا ہو تو حج کرے گا، وہ اپنی اس غرض کے پورا ہونے سے پہلے دیکھے گا کہ لوگ حج سے فارغ ہو کر آگئے اور جو شخص کسی مسلمان کی مدد میں پاؤں ہلانے سے گریز کرے گا، اس کو کسی گناہ کی اعانت میں مبتلا ہونا پڑے، جس میں کچھ بھی ثواب نہ ہو۔ (بہت ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج محمد بن احمد بن ہارون از احمد بن موسیٰ حافظ از محمد بن علی از احمد بن حازم از حکم بن سلیمان از ابن ابی یزید ہمدانی از ابن حمزہ شمالی از ابو جعفر کے طریق سے امام اسماعیلی نے روایت کی ہے۔ (۲)

## درجہ حدیث

امام منذریؒ کہتے ہیں: کہ اس حدیث کو علامہ اسماعیلی نے روایت کیا ہے؛ لیکن اس میں ثکارت ہے۔ (۳) نیز اس حدیث کی تخریج طبرانی نے (۴) ابو جعفر کے طریق سے ہٹ کر کی ہے۔ علامہ صیغی (۵) کہتے ہیں: کہ اس سند میں عبید بن قاسم اسدی متروک ہیں۔

## حدیث (۳۰۶)

حضرت عمرؓ کا ارشاد ہے: کہ میں مکہ میں ایک خطا کروں، یہ میرے لیے بہت شاق ہے، اس کے مقابلہ میں کہ مکہ کے باہر کہیہ میں ستر خطائیں کروں۔ (موقوف ہے اور اس کی سند ضعیف ہے) (۶)

## تخریج

ابو الولید از احمد بن میسرۃ مکی از عبدالحجید بن عبدالحزیز بن ابی رواد از والدہ خود کے طریق سے یہ حدیث روایت کی گئی ہے۔ (۷)

۱۔ فضائل حج ص ۳۲۱۔ ۲۔ الترمذی والترمذی ۳۳۹/۱۔ حدیث نمبر ۵۵۳۔ ۳۔ الترمذی والترمذی ۳۳۹/۲۔ ۴۔ مجمع الزوائد ۲۷۷/۳۔ ۵۔ فضائل حج ص ۸۲۔ ۶۔ بخاری ۱۲۹/۲۳۔ ۷۔ مجمع الزوائد ۲۷۷/۳۔ ۸۔ فضائل حج ص ۸۲۔ ۹۔ بخاری ۱۲۹/۲۳۔

## حدیث (۳۰۷)

حضور اقدس ﷺ سے نقل کیا گیا ہے کہ جب حاجی حلال مال کے ساتھ حج کو نکلتا ہے اور سواری پر سوار ہو کر کہتا ہے: "لَبَّيْكَ اللَّهُمَّ لَبَّيْكَ" تو فرشتہ بھی آسمان سے (اس کی تائید اور تقویت میں) "لَبَّيْكَ وَ سَعْدَيْكَ" کہتا ہے (یعنی تیرا لبیک کہنا مقبول ہے) وہ فرشتہ کہتا ہے، تیرا توشہ بھی حلال ہے اور تیری سواری بھی حلال (کہ حلال مال سے حاصل ہوئے) اور تیرا حج مبرور ہے اور کوئی وبال تجھ پر نہیں اور جب کوئی آدمی حرام مال کے ساتھ حج کو جاتا ہے اور لبیک کہتا ہے تو فرشتہ آسمان سے کہتا ہے، نہ لبیک نہ سعدیک یعنی تیری لبیک غیر مقبول ہے، تیرا توشہ حرام ہے، تیرا خرچ حرام ہے، تیرا حج معصیت ہے، حج مبرور نہیں۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

محمد بن فضال سقطی از سعید بن سلیمان از سلیمان بن داؤد یحییٰ از یحییٰ بن کثیر از ابی سلمہ کی سند سے "معجم اوسط" میں روایت کی گئی ہے۔ (۲)

# کتاب المعاملات

حدیث (۳۰۸)

حضرت عمرؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ جو شخص رزق (غلو وغیرہ) باہر سے لائے (تاکہ لوگوں کو ارزاں دے) اس کو روزی دی جاتی ہے اور جو شخص روک کر رکھے وہ ملعون ہے۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج اسرائیل از علی بن سالم از علی بن زید بن جدعان از سعید بن مسیب کے طرق سے ابن ماجہ (۲) دارمی (۳) عبد بن حمید (۴) بیہقی (۵) عقیلی (۶) ابن عدی (۷) اور حاکم (۸) نے کی ہے۔

درجہ حدیث

علامہ سخاویؒ کہتے ہیں۔ کہ اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ (۶) علامہ عیوبیؒ نے بھی اس سند کو ضعیف کہا ہے۔ (۱۰) نیز حافظ ابن حجرؒ نے بھی سند کو ضعیف کہا ہے۔ (۱) علامہ زبیلیؒ (۱۲) کہتے ہیں کہ اس روایت کو عقیلیؒ نے ”کتاب الضعفاء“ میں روایت کیا ہے اور علی بن سالم کی وجہ سے اس حدیث کو محلول قرار دیا ہے نیز اس کی بھی وضاحت کی ہے کہ ان الفاظ کے ساتھ علی بن سالم کی کسی نے متابعت نہیں کی، ذہبیؒ اپنے مختصر میں فرماتے ہیں: کہ علی بن زید بن جدعان کے سبب اس حدیث کی سند ضعیف ہے۔ علامہ بوسیریؒ فرماتے ہیں کہ یہ سند علی بن زید بن جدعان کے سبب یہ حدیث ضعیف ہے۔ (۱۳) ابن عدی (۱۴) فرماتے ہیں: کہ میں نے ابن حماد کو کہتے سنا کہ وہ بخاری کے حوالہ سے فرماتے ہیں: کہ عقیلی بن سالم از علی بن زید از اسرائیل والی روایت کا کوئی متابع نہیں ہے۔ ابن عدیؒ کہتے ہیں کہ سند میں غلو کو علی بن سالم صرف اس حدیث سے جانے جاتے ہیں، اس کے علاوہ ان کی کوئی اور حدیث میرے علم میں نہیں ہے۔

- |                        |                         |                       |                         |                     |
|------------------------|-------------------------|-----------------------|-------------------------|---------------------|
| ۱۔ فضائل صدقات ص ۳۱۷   | ح۔ سلیمان بن ماجہ ۳۵۸۳۔ | ح۔ سنن دارمی ۲۵۸۶۔    | ح۔ مسند عبد بن حمید ۳۳۔ | ح۔ سنن بیہقی ۳۰۶/۴۔ |
| ۲۔ کتاب الضعفاء ۳۲۶/۳۔ | بی۔ کمال ۱۸۳۷/۵۔        | ع۔ مستدرک حاکم ۱۱/۲۔  | ع۔ المقاصد الحسنة ۳۶۱۔  | ع۔ کشف الخفاء ۱۰۵۸۔ |
| ۳۔ تخفیف کبیر ۱۳/۳۔    | ع۔ نصب الرای ۳۶۱/۳۔     | ع۔ مجمع الزوائد ۱۰/۳۔ | ع۔ الکامل ۱۸۳۷/۵۔       |                     |

## حدیث (۳۰۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک شخص حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میرے کئی غلام ہیں، جو مجھ سے جھوٹ بولتے ہیں، خیانت بھی کرتے ہیں، کہتا بھی نہیں مانتے ہیں، ان کو بڑا بھلا بھی کہتا ہوں اور مارتا بھی ہوں (میرا ان کا قیامت) میں کیا معاملہ رہے گا؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا، کہ قیامت کے دن جتنی مقدار کی انھوں نے خیانت کی ہوگی اور تیری نافرمانی کی ہوگی اور جھوٹ بولا ہوگا، اس سارے مقدار کا وزن کیا جائے گا (کہ اس دن ہر چیز کا وزن ہوگا، چاہے وہ چیز جسم والی جو ہر ہو یا بے جسم کی عرض ہو) اور تو نے جو سزا ان کو دی ہے، وہ بھی تولی جائے گی، پس اگر تیری سزا اور ان کا جرم برابر رہا، تب تو نہ لیمانہ دینا؛ اور اگر تیری سزا ان کے جرم سے وزن میں کم ہوگی، تو جتنی کمی ہوگی، وہ تجھے دی جائے گی اور اگر سزا ان کے جرم سے بڑھی ہوگی، تو اس زیادتی کا تجھ سے بدلہ لیا جائے گا، وہ شخص افسوس کرتے ہوئے روتے ہوئے مجلس سے ہٹ گیا۔ حضور ﷺ نے فرمایا: تم نے قرآن شریف کی آیت "ونضع الموازين القسط الميزان" (۱) نہیں پڑھی (جس کا ترجمہ یہ ہے کہ قیامت کے دن ہم میزان عدل قائم کریں گے، جس میں اعمال کا وزن کریں گے اور کسی پر ذرا سا بھی ظلم نہیں کیا جائے گا اور کسی کا کوئی عمل رائی کے دانے کے برابر بھی ہوگا، تو ہم اس کو وہاں حاضر کریں گے اور ہم حساب لینے والے کافی ہیں)۔ (ضعیف) (۲)

## تخریج

عبدالرحمن بن غزوہ بن ابوالنوح قراد زلیخ بن سعد از مالک بن انس از زہری از عروہ کے طرق سے اس روایت کی تخریج احمد (۳) ترمذی (۴) بیہقی (۵) اور دارقطنی نے کی ہے۔

## حدیث (۳۱۰)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جب تم میں سے کوئی شخص کسی کو قرض دے، پھر وہ قرض دار اس کو کوئی ہدیہ دے، یا اپنی سواری پر سفر کرے، تو نہ ہدیہ قبول کرے نہ اس کی سواری پر سوار ہو؛ البتہ اس قرض کے معاملہ سے پہلے اس قسم کا برتاؤ دونوں میں تھا تو مضائقہ نہیں۔ (ضعیف) (۶)



## تخریج

ہشام بن عمار وسعید بن منصور از اسماعیل بن عیاش از عقبہ بن حید رضی از یحییٰ بن ابی اسحاق ہنائی کی سند سے اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ نے کی ہے۔ (۱)

## حدیث (۳۱۱)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ بخی آدمی اللہ سے قریب ہے، جنت سے قریب ہے، لوگوں سے قریب ہے، جہنم سے دور ہے اور بخیل آدمی اللہ سے دور ہے، جنت سے دور ہے، آدمیوں سے دور ہے اور جہنم سے قریب ہے۔ بیشک جاہل بخی اللہ کے نزدیک عابد بخیل سے زیادہ محبوب ہے۔ (ضعیف) (۲)

## تخریج

سعید بن محمد وراق از یحییٰ بن سعید از اعرج کے طریق سے اس حدیث کی تخریج ترمذی (۳) عقیلی (۴) ابن حبان (۵) اور ابن عدی (۶) نے کی ہے۔

## درجہ حدیث

امام ترمذی فرماتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، صرف سعید بن محمد ہی سے یہ روایت کی گئی ہے، یحییٰ بن سعید سے اس حدیث کی روایت کرنے میں سعید بن محمد کی مخالفت کی گئی ہے؛ اس لئے کہ اس حدیث کو یحییٰ بن سعید حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مسلاً روایت کرتے ہیں۔

عقیلی کہتے ہیں کہ اس حدیث کی نہ یحییٰ کی روایت سے کوئی اصل ہے، نہ کسی اور کی روایت سے۔ ابن حبان کہتے ہیں: کہ اگر اس حدیث کی سند کو سعید بن محمد نے محفوظ رکھا ہے تو یہ حدیث غریب ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ سعید بن محمد وراق کے تعلق سے امام ذہبی (۷) کہتے ہیں: کہ ابن معین نے ان کے

۱۔ سنن ابن ماجہ ۲۳۲۲۔ ۲۔ فضائل صدقات ص ۱۲۳۔ ۳۔ سنن ترمذی ۱۹۶۱۔ ۴۔ کتاب الدعاء ۱۵۴۔ ۵۔ رد المحتار ص ۲۳۶۔

۶۔ الکامل ۱۸۲/۲۔ ۷۔ میزان الاعتدال ۳۲۶۳۔

بارے میں "لیس بشیء" کہا ہے، ابن سعد اور دیگر نے انھیں ضعیف کہا ہے، امام نسائی کہتے ہیں: کہ وہ ثقہ نہیں ہیں، دارقطنی نے انھیں متروک قرار دیا ہے، ابن عدی ان کی مختلف احادیث ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں: کہ ان کی روایات سے ضعف ظاہر ہوتا ہے، ابن الجوزی نے اس حدیث کو "کتاب الموضوعات" میں ذکر کیا ہے، لیکن علامہ سیوطی نے (۱) ابن جوزی پر نقد کیا ہے۔ ابن عراق (۲) کہتے ہیں: اس حدیث کی روایت کرنے میں سعید متفق نہیں ہیں؛ بلکہ عبدالحزیز بن ابی حازم نے بھی ان کی متابعت کی ہے؛ چنانچہ ابن ابی حازم کی روایت کی تخریج دیلمی نے کی ہے۔

"شعب الایمان" میں بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی اس حدیث کی تخریج سعید بن مسلمہ اور سعید بن سلیمان کی سند سے کی ہے اور کہا ہے کہ سعید اور تلید دونوں ضعیف ہیں، اس طرح اس حدیث کی روایت کرنے میں سعید متفق نہیں ہیں، علاوہ ازیں سعید مہتمم بالکذب بھی نہیں ہیں؛ بلکہ بنی رقی نے انھیں ضعیف کہا ہے اور ابن عدی نے انھیں ثقہ کہا ہے اور ابن عدی کہتے ہیں کہ مجھے توقع ہے کہ یہ حدیث ترک نہ کی جائے گی، پھر یہ کہ سعید کی روایت کی تخریج امام ترمذی اور ابن ماجہ رحمہما اللہ نے کی ہے، ایسے راوی کی حدیث اگر اس کا دوسرا متابع موجود ہو، تو وہ حسن بن جاتی ہے۔ سعید کی سند سے حضرت جابرؓ کی بھی ایک حدیث مروی ہے، جس کی تخریج امام بیہقی نے کی ہے، اسی طرح حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی بھی حدیث ہے، جس کی تخریج علامہ تہائم نے اپنے "فوائد" میں محمد بن زکریا اضلابی کے طریق سے کی ہے۔ خطیبؒ نے "کتاب الاملاء" میں حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا کی حدیث کی تخریج ان الفاظ کے ساتھ کی ہے: "السبحي المجھول أحب الی اللہ من العابد المخیل" خطیبؒ نے حدیث ذکر کرنے کے بعد کہا ہے کہ یہ حدیث غریب ابن عبد الواحد کی سند سے ہے۔ ذہبیؒ نے "میزان الاعتدال" میں اسی نام کو برقرار رکھا ہے؛ لیکن خطیبؒ کی "کتاب الاملاء" میں غریب ابن عبد الواحد کی جگہ عنہ بن عبد الواحد ہے۔

حدیث (۳۱۲)

حضرت ابو بکرؓ حضور اللہ کا ارشاد نقل کیا ہے: کہ جنت میں نہ تو چال باز دھوکہ باز داخل ہوگا نہ بخیل نہ صدقہ کر کے احسان رکھنے والا۔ (ضعیف) (۳)

تخریج

اس حدیث کی تخریج فرد سخی ازمرہ کی دوسندوں (صدقہ وہام) سے احمد (۴) ترمذی (۵) طحاوی (۶) ابویعلیٰ (۷)

۱۔ الامی لمصنوع ۹۳/۲۔ ۲۔ تنزیل شریعہ ۱۳۹/۲۔ ۳۔ فضائل صدقات ص ۱۶۱۔ ۴۔ مسند احمد ۴/۱۶۱۔ ۵۔ مسند ابی یعلیٰ ۹۵۔ ۶۔ مسند طحاوی ۸۷۔ ۷۔ مسند ترمذی ۱۰۹۳۱۔ ۸۔ مسند طحاوی ۸۷۔

اور مروئی (۱) نے کی ہے۔

### درجہ حدیث

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، پھر کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے، صدقہ اور ہمام میں سے ہمام کی روایت "لا بدخل الحنة منى الملكة" تک آگے کے الفاظ صدقہ کی روایت میں آتے ہیں، یہ حدیث صدقہ اور فرقہ کے ضعیف ہونے اور مرویہ اور ابوبکرہ کے درمیان انقطاع کے سبب ضعیف ہے۔

اس حدیث کی ایک شاہد حضرت ابو ہریرہؓ کی حدیث ہے، جو اسی مفہوم میں ہے، لیکن یہ بہت ضعیف ہے۔

### حدیث (۳۱۳)

حضرت انسؓ فرماتے ہیں: کہ ایک صحابی کا انتقال ہوا، تو مجمع میں سے کسی نے ان کو بظاہر حالات کے اعتبار سے جنتی بتایا، حضورؐ نے فرمایا: تمہیں کیا خبر ہے، ممکن ہے کبھی انھوں نے بے کار بات زبان سے نکال دی ہو، یا کبھی ایسی چیز میں بکلی کیا ہو، جس سے ان کو کوئی نقصان نہیں پہونچتا تھا۔ (اس کی سند منقطع ہے) (۲)

### تخریج

یہ حدیث سلیمان بن عبد الجبار بغدادی از عمر بن حفص بن غیاث از والدہ خود از اعمش کی سند سے مروی ہے۔ (۳)

### درجہ حدیث

امام ترمذی کہتے ہیں کہ یہ حدیث حسن غریب ہے، اعمش کا انسؓ سے سماع ثابت نہیں۔

### حدیث (۳۱۴)

حضور اقدسؐ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص حق تعالیٰ شانہ سے تھوڑی روزی پر راضی رہے، حق تعالیٰ شانہ بھی اس کی طرف سے تھوڑے عمل پر راضی ہو جاتے ہیں۔ (ضعیف) (۴)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو عبد اللہ حافظ از ابو جعفر احمد بن عبید بن ابراہیم حافظ از ابراہیم ابن الحسین بن دینار

اسحاق بن محمد فروی از سعید بن مسلم بن یا تک از والد خود از علی بن حسین کی سند سے پہنچی نے کی ہے۔ (۱)

### حدیث (۳۱۵)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ سخاوت جنت میں ایک درخت ہے، پس جو شخص سخی ہوگا، وہ اس کی ایک ٹہنی پکڑے گا، جس کے ذریعہ وہ جنت میں داخل ہو جائے گا اور نکل جہنم کا ایک درخت ہے، جو شخص شحیح (بخیل) ہوگا اس کی ایک ٹہنی پکڑ لے گا یہاں تک کہ وہ ٹہنی اس کو جہنم میں داخل کر کے رہے گی۔ (ضعیف) (۲)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج عمر بن ہبہ از ابی غسان محمد بن یحییٰ از عبد العزیز بن عمران از ابراہیم بن اسماعیل بن ابی حبیہ از داؤد بن الحصین از عبد الرحمن ابن عرج کے طریق سے ابن عدی (۳) خطیب بغدادی (۴) اور بیہقی (۵) نے کی ہے۔

### حدیث (۳۱۶)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے، کہ تین شخص ایسے ہیں کہ ان کو خفیف سمجھنے والا منافق ہی ہو سکتا ہے (نہ کہ مسلمان) وہ تین شخص یہ ہیں: ایک بوڑھا مسلمان، دوسرا عالم، تیسرا منصف حاکم۔ (ضعیف) (۶)

### تخریج

عبید اللہ بن زحر از علی بن زید از قاسم کی سند سے اس حدیث کی تخریج طبرانی (۷) اور شجرئی (۸) نے کی ہے۔ اس حدیث کو عبید اللہ بن زحر کی سند سے ابن ابی الفرات نے بھی اپنے جزء میں روایت کیا ہے۔ (۹)

### حدیث (۳۱۷)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ مخلوق ساری کی ساری اللہ تعالیٰ کی عیال ہے، پس اللہ تعالیٰ کو وہ شخص بہت محبوب ہے، جو اس کی عیال کے ساتھ احسان کرے۔ (ضعیف) (۱۰)

۱ شعب الایمان ۲/۲۱۵ ج ۱ تاریخ بغداد ۱/۲۵۳-۲۵۴

۲ اکمل ۱/۲۲۶ ج ۱

۳ فضائل صدقات ص/۱۶۲ ج ۱

۴ شعب الایمان ۲/۱۰۸۲ ج ۱

۵ مجمع کبیر ۸/۳۲۸ حدیث نمبر ۸۱۹ ج ۵ آملی ۲/۲۳۰

۶ فضائل تلخیص ص/۲۶ ج ۱

۷ فضائل صدقات ص/۲۱۲ ج ۱

۸ فضائل صدقات ص/۲۱۲ ج ۱

## تخریج

اس حدیث کی تخریج موسیٰ بن عمیر از حکم بن عصبہ از ابراہیم از اسود کی سند سے امام طبرانی (۱) بیہقی (۲) ابونعیم (۳) ابن عدی (۴) ابن حبان (۵) نے کی ہے۔ امام بیہقی (۶) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے ”مجم کبیر واسطہ“ میں روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی موسیٰ بن عمیر جو ابو ہارون قرشی سے مشہور ہیں متروک قرار دیے گئے ہیں، ابن جوزی (۷) کہتے ہیں کہ یہ حدیث صحیح نہیں ہے، اس کے ایک راوی موسیٰ بن عمیر کی وجہ سے یہ حدیث معطل ہو جاتی ہے، اس حدیث کی ایک شاہد حضرت انس رضی اللہ عنہ کی روایت ہے، جس کی ابویعلیٰ (۸) بزار (۹) (کشف الاستار) قضا عی (۱۰) ابن ابی الدنیا (۱۱) اور بیہقی (۱۲) نے یوسف بن عطیہ از ثابت از انس رضی اللہ عنہ کے طریق سے کی ہے۔ علامہ بیہقی (۱۳) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابویعلیٰ اور بزار نے روایت کیا ہے، اس کا ایک راوی یوسف بن عطیہ الصغار متروک ہیں۔

## حدیث (۳۱۸)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جس شخص کے ماں باپ دونوں یا ان میں سے کوئی ایک مرجائے اور وہ شخص ان کی نافرمانی کرنے والا ہو، تو اگر وہ ان کے لیے برابر دعاء کرتا رہے اور ان کے لیے مغفرت طلب کرتا رہے، تو وہ شخص والدین کے فرمانبرداروں میں شمار ہو جائے گا۔ (ضعیف) (۱۴)

## تخریج

اس حدیث کو امام بیہقی (۱۵) اور ابن عدی (۱۶) نے ربیع بن ثعلب از یحییٰ بن عقبہ بن ابوعبید از ابراہیم از محمد بن حمادہ کی دو سندوں سے تخریج کی ہے۔ امام بیہقی کہتے ہیں: ابن حمادہ از انس رضی اللہ عنہ کی سند سے اس روایت کو یحییٰ بن عقبہ کے علاوہ کسی اور نے روایت نہیں کیا۔ صلت بن حجاج نے ابن حمادہ از قتادہ از انس رضی اللہ عنہ کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام سیوطی (۱۷) اس حدیث کو نقل کرنے کے بعد کہتے ہیں کہ اس میں ایک راوی یحییٰ بن عقبہ ضعیف ہیں، پھر ابن عدی کا قول ذکر کرنے کے بعد کہتے ہیں

۱۔ مجمع کبیر ۱۰/۱۰، اوسط ۳۰/۵ (مجمع البحرین)۔ ۲۔ شعب الایمان ۲۳۷۔ ۳۔ حلیۃ الاولیاء ۳/۲۷۷۔ ۴۔ الکامل ۶/۲۳۴۔

۵۔ کتاب الحج وین ۲/۲۲۸۔ ۶۔ مجمع الزوائد ۸/۱۹۱۔ ۷۔ الاصل المستطیع ۳/۲۹۰۔ ۸۔ مسند ابویعلیٰ ۶/۶۵۔ ۹۔ مسند بزار ۳/۳۹۸۔

۱۰۔ مسند الشیخ ۲/۳۵۵۔ ۱۱۔ نقد الخوارج ص ۳۶۸۔ ۱۲۔ شعب الایمان ۳۳۰/۶، مجمع الزوائد ۸/۱۹۱۔ ۱۳۔ فضائل صدقات ص ۳۵۵۔

۱۴۔ شعب الایمان ۷۹۰۲۔ ۱۵۔ الکامل ۲/۳۶۸۔ ۱۶۔ علی الملک فی البحر ۳/۲۹۷۔

کہ صلت بھی ضعیف ہیں۔ عراقی (۱) نے ابن عدی کی روایت کے ساتھ یہ حدیث ذکر کی ہے اور کہا ہے کہ یحییٰ بن عقبہ اور صلت بن الحجاج دونوں ضعیف ہیں۔

حدیث (۳۱۹)

حضرت عمار بن یاسر ؓ نے حضور ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے: کہ اللہ جل شانہ نے ایک فرشتہ میری قبر پر مقرر کر رکھا ہے، جس کو ساری مخلوق کی باتیں سننے کی قدرت عطا فرما رکھی ہے، پس جو شخص بھی مجھ پر قیامت تک درود بھیجتا رہے گا، وہ فرشتہ مجھ کو اس کا اور اس کے باپ کا نام لے کر درود پہنچاتا ہے کہ فلاں شخص جو فلاں کا بیٹا ہے اس نے آپ ﷺ پر درود بھیجا ہے۔ (ضعیف) (۲۰)

تخریج

اس حدیث کو امام بزارؒ (۲) نے ابو کریب از سفیان بن عیینہ از زعم بن ضمیمہ از ابن حمیر کی سند سے روایت کیا ہے، نیز اس حدیث کو امام بخاریؒ (۳) نے ابو احمد زہری کی سند سے روایت کیا ہے۔ علامہ ضمیمہؒ (۵) کہتے ہیں: اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے، اس کی سند کے ایک راوی ابن حمیر کا نام عمران ہے۔ امام بخاریؒ کہتے ہیں: کہ ان کی حدیث کا کوئی متابع نہیں ہے۔ ذہبیؒ کہتے ہیں کہ وہ معروف نہیں ہیں۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں: ابن حیسری کو ابن حبان نے فقہ راویوں میں ذکر کیا ہے اور ابن ابی حاتم نے ان پر سکوت کیا ہے، نعیم بن شمس کے تعلق سے ذہبی (۶) کہتے ہیں کہ بعض نے انہیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن حجر (۷) کہتے ہیں کہ میں اب تک ان کے ضعف سے واقف نہیں ہوا۔

حدیث (۳۲۰)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا رہے، میں اس کو خود مٹا ہوں اور جو درود سے مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ مجھ کو پیوند دیا جاتا ہے۔ (ضعیف) (۸)

١- عزت‌الاحياء ١٣/٤٤٥٠-١٣٤٥ ج ١ فصل ١١٠ ص ١٤١ ج ٢ مستدرک ١٣/٤٤٥٠ ص ٣١٢ ج ٣ التدریج الکبیر ١٣/١٧٦٩

۵۔ مجمع الزوائد ۱۰/۱۶۲۔ ج ۱ میزان الاعتدال ۹۱۰۹۔ بحی سنان لمیزین ۶/۱۶۹۔ ج ۱ فضائل وردود میں ۱۸۱۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بیہقی (۱) اور عقیلی (۲) نے علاء بن عمرو از ابو عبد الرحمن محمد بن مروان سدی از اعش از ابی صالح کی سند کی ہے۔

عقیلی کہتے ہیں کہ اعش کی روایت سے اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے اور یہ حدیث محفوظ نہیں ہے، اس کی متابعت ان سے کم درجہ کے راوی ہی کرتے ہیں۔ ابن کثیر (۳) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند کل نظر ہے، ابن کثیر نے اس حدیث کو سدی راوی کے سبب محلول قرار دیا ہے۔

## حدیث (۳۲۱)

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جس شخص کو یہ بات پسند ہو کہ وہ درود ہم پر اور ہمارے گھر والوں پر پڑھا کرے اور اس کا ثواب بہت بڑے پیمانے میں ناپا جائے، تو وہ ان الفاظ سے درود پڑھا کرے "اللہم صل علی محمد النبی الأمی وأزواجه أمہات المؤمنین وذریئہ وأهل بیتہ کما صلیت علی ابراہیم إنک حمید مجید"۔ (ضعیف) (۴)

## تخریج

اس حدیث کو ابوداؤد (۵) بیہقی (۶) اور بخاری (۷) نے موسیٰ بن اسماعیل از حبان بن یسار کلابی از ابو مطرف عبید اللہ بن ظہیر بن عبید اللہ بن کریر از محمد بن علی ہاشمی از جیم کی سند سے روایت کیا ہے، سند کے راوی حبان بن یسار کے تعلق سے نام ذہبی (۸) نے ابوحاتم کا قول نقل کیا ہے کہ وہ نہ قوی ہیں اور نہ متروک ہیں۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ ان کی روایت میں کچھ کلام ہے، ابن حبان نے ان کا شمار ثقہ راویوں میں کیا ہے، بخاری نے ضعیف راویوں میں ان کا شمار کیا ہے اور اشارہ کیا ہے کہ بعد میں ان کی حالت میں تبدیلی آگئی تھی۔ ذہبی (۹) کہتے ہیں آخری عمر میں ان کی حالت بدل گئی۔ علامہ ذہبی (۱۰) نے کہا ہے کہ ان میں تھوڑی دینداری تھی؛ لیکن ان کے قوت حافظہ میں تبدیلی آچکی تھی۔ ابن حجر (۱۱) نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ

۱۔ شعب الایمان ۳/۲۱۸ حدیث نمبر ۱۵۸۳۔ ۲۔ کتاب الفضل ۳/۱۳۶، ۱۳۷۔ ۳۔ تفسیر ابن کثیر ۳/۵۲۲۔ ۴۔ فضائل درود ص ۳۶۔  
۵۔ سنن ابوداؤد ۹۸۳۔ ۶۔ اسنن الکبریٰ ۲/۱۵۱۔ ۷۔ تاریخ الخلفاء ۳/۸۷۔ ۸۔ میزان الاعتدال ۱۶۸۳۔  
۹۔ البدیع ۱۲۸۔ ۱۰۔ الاکشاف ۸۹۹۔ ۱۱۔ القریب ۱۷۷۔

صدق ہیں؛ مگر غلط ہو گئے تھے۔ ابن القیمؒ (۱) نے اس حدیث کو ضعیف قرار دیا ہے۔

### حدیث (۳۲۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ یہ بات ظلم سے ہے کہ کسی آدمی کے سامنے میرا ذکر کیا جائے اور وہ مجھ پر درود نہ بھیجے۔ (مرسل) (۲)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابوسعید ابن الاعراب نے اسحاق بن ابراہیم از عبد الرزاق از معمر از قتادہ کی سند سے کی ہے۔ نیز اس حدیث کی تخریج عبد الرزاق (۳) نے محمد بن مسلم وابن عیینہ از عمرو بن دینار از محمد بن عمرو کی سند سے روایت کیا ہے۔ امام ستائمی (۴) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی نمیری نے عبد الرزاق کی سند سے دو طریقوں سے روایت کیا ہے، یہ حدیث نمیری کی جامع میں ہے اور اس کے راوی ثقہ ہیں۔

اور طبرانی نے حسین بن علی کی سند سے اس حدیث کو مرفوعاً روایت کیا ہے۔ علامہ حیحی (۵) کہتے ہیں: ابن القیم (۶) نے کہا ہے کہ صرف اس مرسل حدیث کو ہم قابل استدلال نہیں سمجھتے؛ البتہ اس حدیث کے کچھ شواہد پہلے گزر چکے ہیں، جن میں حضور ﷺ کا ذکر آنے پر درود نہ پڑھنے والے کو انتہائی درجے کا بخیل قرار دیا گیا ہے اور اس کے حق میں بددعا لگی گئی ہے اور یہی تو جفا کے موجبات میں سے ہے۔

### حدیث (۳۲۳)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ جو شخص میرے اوپر میری قبر کے قریب درود بھیجتا ہے، میں اس کو خود سنتا ہوں اور جو درود سے مجھ پر درود بھیجتا ہے، وہ مجھ کو بھونچا دیتا ہے۔ (اس حدیث کا صرف پہلا حصہ حسن ہے دوسرا نہیں) (۷)

### تخریج

اس حدیث کو امام بیہقی (۸) ابن عساکر (۹) اور خطیب بغدادی (۱۰) نے محمد بن یونس کہی از عبد الملک اصمعی از محمد

۱۔ علامہ ابی حاتم/۸۸۸۔ ج ۱ فضائل درود ص ۷۲۔ ج ۲ صفحہ ۲۱۷ حدیث نمبر ۳۲۲۱۔ ج ۳ قول البیہقی ص ۵۲/۱۵۔ ج ۴ مجمع الزوائد ۱۰/۱۲۴۱۔

۲۔ علامہ ابی حاتم ص ۳۱۵۔ ج ۱ فضائل درود ص ۱۸۔ ج ۲ شعب الایمان ص ۲۸۱۔ ج ۳ تاریخ دمشق ۶/۱۳۹۔ ج ۴ تاریخ بغداد ص ۳۹۹/۱۹۲/۳۔



بن مروان از اعش از ابی صالح کی سند سے روایت کیا ہے۔ ابن عراق (۱) نے بھی اس حدیث کو برقرار رکھا ہے، اس حدیث کی ایک شاہد ابن مسعودؓ کی روایت ہے، جس کی نسائی (۲) ابن حبان (۳) اور امام احمد (۴) نے تخریج کی ہے اور اس کی سند صحیح ہے، اس حدیث کے الفاظ یوں ہیں: ”من صلی علی عند قبري سمعته ومن صلی علی نانبا وکل بها ملک یبلغنی“ جہاں تک حدیث کے دوسرے حصہ کا تعلق ہے، تو مذکورہ شاہد اسے شامل نہیں ہیں۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا صاحبؒ نے اس حدیث کے دوسرے حصہ کو ذکر نہیں کیا ہے، اس لحاظ سے یہ حدیث حسن ہو جاتی ہے۔

### حدیث (۳۲۲)

حضرت ابو ہریرہؓ حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ مجھ پر درود پڑھنا پہل صراط پر گزرنے کے وقت نور ہے اور جو شخص جمعہ کے دن اتنی (۸۰) دفعہ مجھ پر درود بھیجے، اس کے اتنی (۸۰) سال کے گناہ معاف کر دیئے جائیں گے۔ (ضعیف) (۵)

### تخریج

اس حدیث کو ابن شاہین (۶) نے عون بن عمارہ از سکین برجمی از حجاج بن ستان از اعلیٰ بن زید از سعید بن مسیب کی سند سے روایت کیا ہے، اس حدیث کے ایک راوی حجاج بن ستان متروک ہیں، علامہ سخاوی (۷) کہتے ہیں کہ ابن شاہین نے ”الافراد“ اور دیگر کتابوں میں اس حدیث کی تخریج کی ہے، اس طرح ابن بکلوال نے بھی انہی کے طریق سے تخریج کی ہے۔ ”الافراد“ میں ابو اسحاق اور علامہ ضیاء مقدسی نے دارقطنی کے طریق سے بھی تخریج کی ہے، نیز دیلمی (۸) اور ابو نعیم نے بھی اس کی تخریج کی ہے؛ لیکن اس کی سند ضعیف ہے، از دیلمی کے نزدیک حجاج بن ستان حضرت ابو ہریرہؓ سے روایت کرتے ہیں، جو ضعیف رواۃ میں سے ہیں، یہ حدیث دوسرے سلسلہ سند سے بھی ضعیف ہے، اس حدیث کو ابو سعید نے شرف مصطفیٰ میں حضرت انسؓ کی روایت سے بھی تخریج کی ہے۔

### حدیث (۳۲۵)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص مجھ پر درود بھیجتا ہے، تو ایک فرشتہ اس

۱۔ حریۃ الشہدہ ۳۲۵/۱۔ ۲۔ سنن نسائی ۴/۳۲۳۔ ۳۔ مع صحیح ابن حبان ۹۰۔ ۴۔ مع مسند امام احمد ۳۷۷۔

۵۔ فضائل درود شریف ص ۴۰۔ ۶۔ الترغیب ص ۹۲ حدیث نمبر ۲۳۔ ۷۔ بیہ قول البدیع ۱۹۸۰۔ ۸۔ مسند الفردوس ص ۳۸۱۳۔

دُرد کو لے جا کر اللہ جل شانہ کی بارگاہ میں پیش کرتا ہے، وہاں سے ارشاد عالی ہوتا ہے کہ درود کو میرے بندہ کی قبر کے پاس لے جاؤ، یہ اس کے لئے استغفار کرے گا اور اس کی وجہ سے اس کی آنکھ ٹھنڈی ہوگی۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

امام بخاری (۲) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی تخریج ابو علی بن بناء اور دیلمی (۳) نے کی ہے، دیلمی کی سند میں عمر بن حبیب قاضی ضعیف ہیں، نسائی اور دیگر نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے، ابن قیم (۴) نے اس حدیث کی سند یوں ذکر کی ہے۔ ”ابراہیم بن رشید بن مسلم از عمر بن حبیب قاضی از ہشام بن عروہ از والدہ خود از عائشہ رضی اللہ عنہا۔“

حدیث (۳۲۶)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ ایک مرتبہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اللہ جل جلالہ کی پاک بارگاہ میں عرض کیا: کہ مجھے کوئی ورد تعلیم فرمادیجئے، جس سے آپ کو یاد کیا کروں اور آپ کو پکارا کروں۔ ارشاد خداوندی ہوا کہ ”لا الہ الا اللہ“ کہا کرو۔ انھوں نے عرض کیا: کہ اے پروردگار! یہ تو ساری دنیا کہتی ہے۔ ارشاد ہوا کہ ”لا الہ الا اللہ“ کہا کرو، عرض کیا: میرے رب! میں تو کوئی ایسی مخصوص چیز مانگتا ہوں، جو مجھ ہی کو عطا ہو۔ ارشاد ہوا: کہ اگر ساتوں آسمان اور ساتوں زمینیں ایک پلڑے میں رکھ دی جائیں اور دوسری طرف ”لا الہ الا اللہ“ کو رکھ دیا جائے، تو ”لا الہ الا اللہ“ والا پلڑا جھک جائے گا۔ (ضعیف) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج نسائی (۶) ابن حبان (۷) ابو یعلیٰ (۸) حاکم (۹) طبرانی (۱۰) ابویوسف (۱۱) یغوثی (۱۲) اور بیہقی (۱۳) نے درج از ابویوسف کی سند سے کی ہے، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے اور ذہبی نے ان کی موافقت کی ہے، حافظ ابن حجر (۱۴) نے بھی اسے صحیح قرار دیا ہے، بیہقی (۱۵) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابویعلیٰ نے روایت کیا ہے، اس کے رجال ثقہ قرار دیئے گئے ہیں اور ان میں کچھ ضعیف بھی ہیں۔

|                           |                              |                         |                              |
|---------------------------|------------------------------|-------------------------|------------------------------|
| ۱۔ تفاسل درود ص/۲۶۱       | ۲۔ بقول بیہقی ص/۱۲۴          | ۳۔ مسند فردوس ص/۶۰۲۶    | ۴۔ جامع مالک لجام ص/۳۰۸، ۳۰۹ |
| ۵۔ فضائل ذکر ص/۶۸         | ۶۔ عمل الیوم، المجلد ۱ ص/۸۳۳ | ۷۔ صحیح ابن حبان ص/۲۳۸  | ۸۔ مسند ابویعلیٰ ص/۱۳۹۳      |
| ۹۔ مسند حاکم ص/۵۳۸        | ۱۰۔ کتاب الدعاء ص/۱۳۸        | ۱۱۔ حلیۃ الاولیاء ص/۳۲۷ | ۱۲۔ شرح السنۃ ص/۵۵۵، ۵۵۶     |
| ۱۳۔ الاذکار السعادت ص/۱۸۵ | ۱۴۔ فتح الباری ص/۳۰۸         | ۱۵۔ مجمع الزوائد ص/۸۴   |                              |

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: اس حدیث کی سند کے ایک راوی دراج کے سلسلہ میں امام ابو داؤد قراما تے ہیں کہ ان کی احادیث درست ہیں، سوائے ان احادیث کے جو ابو ہشیم از ابی سعید کی سند سے ہوں، اس سے متعلق ایک روایت حضرت جابرؓ سے مروی ہے، جس کی تخریج ابن حبان<sup>(۱)</sup> نے کی ہے، ایک روایت طلحہ بن عبید اللہ بن کریم کی مرسل مروی ہے، جس کی تخریج امام مالک<sup>(۲)</sup> نے کی ہے؛ نیز ایک روایت عمرو بن شعیب عن ابیہ عن جدہ کی سند سے ہے؛ لیکن اس کے ایک راوی حماد بن ابی حمید کے تعلق سے تردید کہتے ہیں کہ وہ محدثین کے نزدیک قوی نہیں ہے۔

حدیث (۳۲۷)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ ”لا اله الا اللہ“ سے نہ تو کوئی عمل بڑھ سکتا ہے اور نہ یہ کلمہ کسی گناہ کو چھوڑ سکتا ہے۔

(ضعیف) (۳)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ<sup>(۴)</sup> نے ابراہیم منذر حزامی از زکریا بن منکثور از محمد بن عقبہ کی سند سے کی ہے۔ بوسیرتی<sup>(۵)</sup> کہتے ہیں: اس سند میں زکریا بن منکثور ضعیف ہیں۔

حدیث (۳۲۸)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے: کہ کیا تجھے دین کی نہایت تقویت دینے والی چیز نہ بتاؤں، جس سے تو دین و دنیا دونوں کی فلاح کو پہونچے، اور وہ یہ ہے کہ تو اللہ تعالیٰ کو یاد کرنے والوں کی مجلس کو لازم پکڑ داور جب تو تنہا ہوا کرے، تو اپنے کو اللہ کی یاد سے رطب اللسان رکھا کرو۔ (ضعیف) (۶)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام بیہقی<sup>(۷)</sup> اور ابویہ<sup>(۸)</sup> نے عباس بن ولید از والدہ خود از عثمان بن عطاء از والدہ خود از حسن

۱۔ صحیح ابن حبان: ۸۳۶۔ ج ۱ مؤطا امام مالک: ۵۵۰، ۵۵۱۔ ج ۱ فضائل ذکر م: ۱۰۹۔ ج ۱ ابن ماجہ: ۳۷۹۷۔  
۲۔ فضائل تلمذ م: ۳۸۔ ج ۱ شعب الایمان: ۹۰۲۳۔ ج ۱ طبع الادب: ۳۶۶/۱۔

کے دو طرق سے کی ہے۔ ابو نعیمؒ کہتے ہیں کہ علی بن ہاشم نے عثمان بن عطاء از والد خود از ابو رزین کی سند سے حسن راوی کے بغیر اس مفہوم کی حدیث کو روایت کیا ہے، اس حدیث کو بدرانؒ (۱) نے بھی روایت کی ہے اور کہا ہے کہ اس کی سند میں عثمان بن عطاء غراسانی ہیں، جس کو محمد شین کی ایک جماعت نے ضعیف کہا ہے، حتم کہتے ہیں کہ ان میں کوئی مضائقہ نہیں ہے، ابو حاتمؒ کہتے ہیں: ان کی حدیث لکھی جائے گی۔

### حدیث (۳۲۹)

حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا ہے: کہ اپنے ایمان کی تجدید کرتے رہا کرو، یعنی تازہ کرتے رہا کرو، صحابہ نے عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! ایمان کی تجدید کس طرح کیا کریں؟ فرمایا: کہ ”لا الہ الا اللہ“ کو کثرت سے پڑھتے رہا کرو۔ (ضعیف) (۲)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمدؒ (۲) عبد بن حمیدؒ (۳) طبرانیؒ (۴) بزارؒ (۵) اور حاکمؒ (۶) نے سلیمان بن داؤد از صدقہ بن موسیٰ سلمیٰ دققی از محمد بن واسع از شتیر بن تمہار کی سند سے کی ہے، حاکم نے اس کی سند کو صحیح قرار دیا ہے؛ لیکن علامہ ذہبیؒ نے حاکم پر نقد کرتے ہوئے کہا کہ اس حدیث کے راوی صدقہ کو محمد شین نے ضعیف قرار دیا ہے۔ بیہیؒ (۸) کہتے ہیں: اس حدیث کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند جید ہے، اس حدیث کی سند میں ایک راوی شتیر بن تمہار ہیں، جنہیں ابن حبانؒ نے ثقہ قرار دیا ہے۔

### حدیث (۳۳۰)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما حضور ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: جو شخص یہ دعا کرے ”جزی اللہ عنا محمدًا ما هو اھلہ“ (اللہ جل شانہ جزا دے محمد ﷺ کو ہم لوگوں کی طرف سے جس بدلہ کے وہ مستحق ہیں) تو اس کا ثواب ستر فرشتوں کو ایک ہزار برس تک مشقت میں ڈالے گا۔ (ضعیف) (۹)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانیؒ (۱۰) نے احمد بن رشد بن ازہانی ابن متوکل اسکندرائی از معاویہ بن صالح از جعفر بن محمد

۱۔ تہذیب تاریخ دمشق ۲۳۳/۲۔ ۲۔ فضائل ذکر ص ۴۱۔ ۳۔ مسند احمد ۵۹۹/۲۔ ۴۔ مسند بہن حمید ۱۳۳۳۔

۵۔ مسند طبرانی ۲۵۸۶۔ ۶۔ مسند بزار ۶۶۳۔ ۷۔ مسند حاکم ۵۶۱/۲۔ ۸۔ مجمع الزوائد ۵۲/۱۔

۹۔ فضائل و مناقب ص ۲۲۔ ۱۰۔ مسند کبیر ۲۰۶/۲ حدیث نمبر ۱۱۵۰۹، مسند ص ۲۴۷ حدیث نمبر ۳۶۵۳۔

از تکرمد کی سند سے کیا ہے۔ ”ہشٹی“ (۱) کہتے ہیں: اس حدیث کو طبرانی نے ”معجم کبیر“ و ”معجم اوسط“ میں روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی حاتم ابن متوکل ضعیف ہیں۔

### حدیث (۳۳۱)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ اگر ایک شخص کے پاس بہت سے روپے ہوں اور وہ ان کو تقسیم کر رہا ہو اور دوسرا شخص اللہ کے ذکر میں مشغول ہو، تو ذکر کرنے والا افضل ہے۔ (ضعیف) (۲)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۳) نے محمد بن علی احمد ناقد از عمر بن موسیٰ حادی از ابو ہلال از جابر الوائز از ابی بردہ کی سند سے کی ہے۔ طبرانی کہتے ہیں کہ ابو موسیٰ سے صرف اسی سند سے روایت کی گئی ہے، اس حدیث کی روایت کرنے میں عمر متفرد ہیں۔ ”ہشٹی“ (۴) کہتے ہیں کہ اس حدیث کے رجال ثقہ ہیں۔

### حدیث (۳۳۲)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو تم میں سے عاجز ہو، راتوں کو محنت کرنے سے اور بھل کی وجہ سے مال بھی خرچ نہ کیا جاتا ہو (یعنی نفل صدقات) اور بزدلی کی وجہ سے جہاد میں بھی شرکت نہ کر سکتا ہو، اس کو چاہئے کہ اللہ کا ذکر کثرت سے کیا کرے۔ (ضعیف) (۵)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۶) بزار (۷) (کشف) اور بیہقی (۸) نے ابو یحییٰ قتات از مجاہد کے طریق سے کی ہے۔ ”ہشٹی“ (۹) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی اور بزار رحمہما اللہ نے روایت کیا ہے، اس حدیث کے راوی ابو یحییٰ قتات کو بعض نے ثقہ قرار دیا ہے، لیکن جمہور محدثین انھیں ضعیف قرار دیتے ہیں اور مسند بزار کے بقیہ رجال صحیح کے رجال ہیں۔

۱۔ مجمع الزوائد ۱۰/۲۱۳۔ ۲۔ فضائل ذکر ص ۲۲۔ ۳۔ معجم اوسط ج ۳۱۸ حدیث نمبر ۳۵۱۹ (مجمع بحرین)۔

۴۔ مجمع الزوائد ۱۰/۴۲۔ ۵۔ فضائل ذکر ص ۲۶۔ ۶۔ معجم طبرانی ۱۱/۸۳ حدیث نمبر ۱۱۱۲۔ ۷۔ مسند بزار ۱/۲۸۹۔

۸۔ شعب الایمان ۱/۲۹۱ حدیث نمبر ۵۰۸۔ ۹۔ مجمع الزوائد ۱۰/۴۲۔

## حدیث (۳۳۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ عرش کے سامنے نور کا ایک ستون ہے، جب کوئی شخص ”لا الہ الا اللہ“ کہتا ہے، تو وہ ستون ہلنے لگتا ہے، اللہ کا ارشاد ہوتا ہے: کہ ٹھہر جاؤ، وہ عرض کرتا ہے: کیسے ٹھہروں؟ حالانکہ کلمہ طیبہ پڑھنے والے کی ابھی مغفرت نہیں ہوئی۔ ارشاد ہوتا ہے: کہ اچھا میں نے اس کی مغفرت کر دی، تو وہ ستون ٹھہر جاتا ہے۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بزار (۲) نے سلمہ بن شیبہ از عبد اللہ بن ابراہیم بن ابی عمرو از عبد اللہ بن ابی بکر از صفوان بن سلیم از سلیمان بن یزید کی سند سے کی ہے۔ صحت (۳) کہتے ہیں: اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی عبد اللہ بن ابراہیم بن ابی عمرو بہت ضعیف ہیں۔ کٹائی (۴) کہتے ہیں: اس حدیث کو ابو عمر ابن حیوہ نے اپنے جزم میں ابو ہریرہؓ سے روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی عبد اللہ بن ابراہیم غفاری ہیں، اس طرح کی ایک حدیث یحییٰ بن ابی ایسہ از ہشام از حسن از انس و یحییٰ کی سند سے مروی ہے۔ ابن ابی ایسہ پر ان کے بھائی زید نے کذب کی تہمت لگائی ہے۔ امام سیوطی کہتے ہیں: اس حدیث کو خطیبؒ نے ”تاریخ بغداد“ میں بھٹل از ابن عباس کی سند سے موقوفاً روایت کیا ہے۔ دیلمیؒ نے حضرت انسؓ کی روایت سے اس کی تخریج کی ہے، حنفیؒ نے ”الذبیح“ میں ابن عباس رضی اللہ عنہما سے اسی مفہوم کی حدیث کی تخریج کی ہے۔

## حدیث (۳۳۴)

عبد اللہ بن ابی اونیؓ آپ ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ جو شخص ”لا اِلهَ اِلاَ اللّٰهُ وَحْدَهُ لَا شَرِيكَ لَهُ اَحَدًا صَمَدًا لَمْ يَلِدْ وَلَمْ يُولَدْ وَلَمْ يَكُنْ لَهُ كُفُوًا اَحَدٌ“ پڑھے، اس کے لئے بیس (۲۰) لاکھ نیکیاں لکھی جائیں گی۔ (ضعیف) (۵)

## تخریج

صحیح<sup>(۱)</sup> کہتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی، ناکند ابو الورد کا موقوف

ہیں۔

حدیث (۳۳۵)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص "أشهد أن لا إله إلا الله وحده لا شريك له واحداً أحداً صمداً لم يتخذ صاحبة ولا ولداً ولم يكن له كفواً أحد" کو دس مرتبہ پڑھے گا، چالیس ہزار نیکیاں اس کے لئے لکھی جائیں گی۔ (ضعیف) (۲)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۳) امام ترمذی (۴) طبرانی (۵) ابن عدی (۶) ابویعم (۷) نے لیث بن سعد از غلیل بن مرہ از اذہر کے دو طریقوں سے کی ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں: یہ حدیث غریب ہے، جسے ہم اسی طریق سے جانتے ہیں۔ محدثین کے نزدیک غلیل بن مرہ قوی نہیں ہیں۔ محمد بن اسماعیل کہتے ہیں کہ غلیل بن مرہ منکر حدیث ہیں۔

حدیث (۳۳۶)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے: کہ جو شخص سو مرتبہ "لا اله الا الله" پڑھا کرے، حق تعالیٰ شانہ قیامت کے دن اس کو ایسا روشن چہرہ والا اٹھائیں گے، جیسے چودھویں رات کا چاند ہوتا ہے اور جس دن یہ تسبیح پڑھے، اس دن اس سے افضل عمل والا وہی شخص ہو سکتا ہے، جو اس سے زیادہ پڑھے۔ (ضعیف) (۸)

## تخریج

صحیح<sup>(۹)</sup> کہتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے، اس کے ایک راوی عبد اللہ ابی بن شحاک موقوف ہیں، اس حدیث کی شاہد حضرت ام ہانی رضی اللہ عنہا کی حدیث ہے۔

۱۔ مجمع الزوائد ۸۵/۱۰ حدیث نمبر ۱۶۸۴۲۔ ۲۔ فضائل ذکر ص/۱۰۵۔ ۳۔ مسند احمد ۱۰۳/۳۔ ۴۔ ترمذی ۳۳۴۳۔ ۵۔ معجم کبیر ۱۴۷۸۔

۶۔ اکال ۹۱۸/۳۔ ۷۔ مرقۃ المفاتیح ۱۲۷۰۔ ۸۔ فضائل ذکر ص/۱۰۷۔ ۹۔ مجمع الزوائد ۸۶/۱۰ حدیث نمبر ۱۶۸۳۰۔

## حدیث (۳۳۷)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے، کہ مجھے حق تعالیٰ شانہ نے یہ وحی نہیں بھیجی کہ میں تاجربنوں اور مال جمع کروں؛ بلکہ یہ وحی بھیجی ہے کہ (اے محمد ﷺ) تم اپنے پروردگار کی تسبیح اور تحمید کرتے رہو اور نمازیں پڑھنے والوں میں رہو اور اپنے رب کی عبادت کرتے رہو یہاں تک کہ (اس حالت) میں تم کو موت آجائے۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بغوی (۲) نے مطہر بن علی از محمد بن ابراہیم صالحانی از عبد اللہ بن محمد بن جعفر از امیہ بن محمد صواف بصری از محمد بن یحییٰ از ذی از ولید خود ابی الہثم بن خارجہ از اسماعیل بن عیاش از شریح بن مسلم از ابی مسلم کی سند سے کی ہے۔ ابویوسف (۳) نے بغیر سند کے مسند جابر ابن نفیر سے روایت کی ہے، اس کی سند مرسل ہے، شریح بن مسلم مختلف فیہ راوی ہے۔

## حدیث (۳۳۸)

حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ نبی اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں: کہ میں تجھے اللہ تعالیٰ کے تقویٰ کی وصیت کرتا ہوں کہ تمام چیزوں کی جڑ ہے اور قرآن شریف کی تلاوت اور اللہ کے ذکر کا اہتمام کر کہ اس سے آسانوں میں تیرا ذکر ہوگا اور زمین میں نور کا سبب بنے گا، اکثر اوقات چپ رہا کرو کہ بھلائی کے علاوہ کوئی کام نہ ہو، یہ بات شیطان کو دور کرتی ہے اور وحی کاموں میں مددگار ہوتی ہے، زیادہ بھسی سے بھی بچتا رہ کہ اس سے دل مرجاتا ہے اور چہرہ کا نور جاتا رہتا ہے، جہاد کرتے رہنا کہ میری امت کی فقیری یہی ہے۔ مسکینوں سے محبت رکھنا، ان کے پاس اکثر بیٹھے رہنا اور ان سے کم حیثیت لوگوں پر نگاہ رکھنا اور اپنے سے اونچے لوگوں پر نگاہ نہ کرنا کہ اس سے اللہ کی ان نعمتوں کی ناقدری پیدا ہوتی ہے، جو اللہ نے تجھے عطاء فرمائی ہیں، قربت والوں سے تعلقات جوڑنے کی فکر رکھنا؛ اگرچہ وہ تجھ سے تعلقات توڑیں، حق بات کہنے میں تردد نہ کرنا کو کسی کو کڑوی لگے، اللہ کے معاملہ میں کسی کی ملامت کی پرواہ نہ کرنا، تجھے اپنی عیب بینی دوسروں کے عیوب پر نظر نہ کرنے دے اور جس عیب میں تو خود مبتلا ہو، اس میں دوسرے پر غصہ نہ کرنا۔ ابو ذر رضی اللہ عنہ! حسین تدبیر سے بڑھ کر کوئی عقلمندی نہیں اور ناجائز امور سے بچنا بہترین پرہیزگاری ہے اور خوش خلقی کے برابر کوئی شرافت نہیں۔ (ضعیف) (۴)



## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبانؒ (۱) اور ابوداؤدؒ (۲) نے ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ بن یحییٰ غسانی از والد خود از حدیث خود از ابو اورئس کی سند سے کی ہے۔ حدیث میں ”أوصيك بتقوى الله“ سے اخیر تک کی تخریج طبرانیؒ (۳) نے احمد بن انس بن مالک از ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی کی سند سے کی ہے۔ شیخیؒ (۴) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانیؒ نے روایت کیا ہے، اس کی سند میں ایک راوی ابراہیم بن ہشام بن یحییٰ غسانی ہیں جنہیں ابن حبانؒ نے ثقہ قرار دیا ہے اور ابوحاتم اور ابوزرعة ضعیف کہتے ہیں۔

حدیث (۳۳۹)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ بہت سے لوگ ایسے ہیں کہ دنیا میں نرم نرم بستروں پر اللہ تعالیٰ شانہ کا ذکر کرتے ہیں، جس کی وجہ سے حق تعالیٰ شانہ جنت کے اعلیٰ درجوں میں ان کو پہنچا دیتا ہے۔ (ضعیف X) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبانؒ (۱) اور ابویعلیٰؒ (۷) نے دراج ابو یحییٰ مصری از ابو حشیم کے دو طریق سے کی ہے، علامہ شیخیؒ (۸) کہتے ہیں کہ: اس حدیث کی روایت ابویعلیٰؒ نے کی ہے اور اس کی سند حسن ہے۔

حدیث (۳۴۰)

حضرت ابو بکر صدیقؓ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں: کہ ”والله الا الله“ اور استغفار کو بہت کثرت سے پڑھا کرو، شیطان کہتا ہے کہ اس نے لوگوں کو گناہوں سے ہلاک کیا اور انھوں نے مجھے استغفار سے ہلاک کیا جب میں نے دیکھا کہ یہ تو کچھ بھی نہ ہوا، تو میں نے ان کو ہوائے نفس (یعنی بدعات) سے ہلاک کیا اور وہ اپنے کو ہدایت پر سمجھتے رہے۔ (ضعیف) (۹)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابویعلیٰؒ (۱۰) نے محرز بن عون از عثمان بن مطر از عبدالغفور از ابی نصیرہ از ابی رجاہ کی سند سے کی

|                      |                            |                           |                       |
|----------------------|----------------------------|---------------------------|-----------------------|
| ۱۔ مجمع ابن حبان ۳۶۱ | ۲۔ حیح الاولیاء ۱۶۸، ۱۶۹   | ۳۔ مجمع کبیر ۱۶۵۱         | ۴۔ مجمع الزوائد ۳/۳۶۹ |
| ۵۔ تفسار ذکر ص ۲۰۱   | ۶۔ مجمع ابن حبان ۳/۱۳۲     | ۷۔ مستدرک ابی یعلیٰ ۳/۳۵۹ | ۸۔ مجمع الزوائد ۸/۷۸  |
| ۹۔ تفسار ذکر ص ۸۷    | ۱۰۔ مستدرک ابی یعلیٰ ۱/۱۳۳ |                           |                       |

ہے، اس کے ایک راوی عثمان بن مضر ضعیف ہیں۔ امام ذہبی (۱) کہتے ہیں کہ انھیں ابوداؤد نے ضعیف بتایا ہے۔ بخاری کہتے ہیں کہ وہ منکر الحدیث ہیں۔ نسائی نے بھی انھیں ضعیف کہا ہے۔ ذہبی (۲) کہتے ہیں کہ محدثین نے انھیں ضعیف قرار دیا ہے، ان کی روایت کی ابن ماجہ نے بھی تخریج کی ہے۔

### حدیث (۳۴۱)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے: کہ اللہ کا ذکر ایسی کثرت سے کیا کر دو کہ لوگ مجنون کہنے لگیں، دوسری حدیث میں ہے کہ ایسا ذکر کرو کہ منافق لوگ تمہیں ریا کار کہنے لگیں۔ (ضعیف) (۳)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۴) ابن حبان (۵) ابن السنی (۶) حاکم (۷) بیہقی (۸) ابن عساکر (۹) اور ابن عدی (۱۰) نے ابن وہب از عمرو بن لمارث از دراج ابو جرح از ابو حشیم کی سند سے کی ہے، حاکم نے اسے صحیح قرار دیا ہے۔ علامہ ذہبی کی مطبوعہ تحفہ سے یہ حدیث روٹی ہے، صحیح یہ ہے کہ علامہ ذہبی اس حدیث کو صحیح قرار دینے میں حاکم کی موافقت نہیں کرتے ہیں، اس لئے کہ ذہبی نے اس حدیث کے علاوہ دراج کی دیگر احادیث میں ان پر تنقید کی ہے، چنانچہ دراج کے سلسلہ میں ذہبی کہتے ہیں کہ وہ بہت زیادہ منکر احادیث روایت کرتے ہیں۔ ”میزان الاعتدال“ میں ذہبی نے ان کی بہت سی منکر احادیث ذکر کی ہیں اور اس حدیث کو بھی انہی میں شامل کیا ہے۔ حشمتی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو امام احمد اور ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے، اس میں ایک راوی دراج کو کئی حضرات نے ضعیف قرار دیا ہے، احمد کی دو سندوں میں سے ایک کے بقیہ راجل ثقہ ہیں۔ (۱۱) اس حدیث کی تخریج احمد (۲) ابو یعلیٰ (۱۳) اور عہد بن حمید (۱۴) نے حسن بن موسیٰ از ابن لہیعہ از دراج کی سند سے کی ہے۔

### حدیث (۳۴۲)

دسویں سال میں جب ابوطالب کا انتقال ہوا تو کافروں کو اور بھی ہر طرح کھلمبھار اسلام سے روکنے اور مسلمانوں کو تکلیف پہنچانے کا موقع ملا، حضور اقدس ﷺ اس خیال سے طائف تشریف لے گئے کہ وہاں قبیلہ ثقیف کی بڑی جماعت

۱۔ میزان الاعتدال ۵۵۶۳۔ ۲۔ المعجم ۸۶۲۔ ۳۔ فتح الباری ۱/۳۹۹۔ ۴۔ شعب الایمان ۵۲۶۔ ۵۔ تاریخ الخلفاء ۶/۳۹۲۔ ۶۔ میزان الاعتدال ۵۵۶۳۔ ۷۔ المعجم ۸۶۲۔ ۸۔ فتح الباری ۱/۳۹۹۔ ۹۔ شعب الایمان ۵۲۶۔ ۱۰۔ تاریخ الخلفاء ۶/۳۹۲۔ ۱۱۔ میزان الاعتدال ۵۵۶۳۔ ۱۲۔ المعجم ۸۶۲۔ ۱۳۔ فتح الباری ۱/۳۹۹۔ ۱۴۔ شعب الایمان ۵۲۶۔

ہے، اگر وہ قبیلہ مسلمان ہو جائے تو مسلمانوں کو ان ٹکلیفوں سے نجات ملے اور دین کے پھیلنے کی بنیاد پڑ جائے، لیکن وہاں کے لوگوں نے آپ ﷺ کی دعوت قبول نہ کی اور آپ ﷺ کے ساتھ سختی سے پیش آئے۔ حضور ﷺ جب ان سے بالکل مایوس ہو کر واپس ہونے لگے، تو ان لوگوں نے شہر کے لڑکوں کو پیچھے لگا دیا کہ آپ ﷺ کا مذاق اڑائیں، پتھر ماریں حتیٰ کہ آپ ﷺ کے دونوں جوئے خون کے جاری ہونے سے رنگین ہو گئے۔ حضور اقدس ﷺ اس حالت میں واپس ہوئے، جب راستہ میں ایک جگہ ان شریروں سے اطمینان ہوا تو حضور ﷺ نے یہ دعاء مانگی۔

اے اللہ! تجھی سے شکایت کرتا ہوں میں اپنی کمزوری اور نیکی کی اور لوگوں میں ذلت و رسوائی کی۔ اے ارحم الراحمین! تو ہی ضعیف و کارب ہے اور تو ہی میرا پروردگار ہے تو مجھے کس کے حوالہ کرتا ہے، کسی اجنبی بیگانہ کے، جو مجھے دیکھ کر ترش رو ہوتا ہے اور منہ چڑاتا ہے، یا کہ کسی دشمن کے جس کو تو نے مجھ پر قابو دے دیا ہے۔ اے اللہ! اگر تو مجھ سے ناراض نہیں ہے، تو مجھے کسی کی بھی پروا نہیں ہے، تیری حفاظت مجھے کافی ہے۔ میں تیرے چہرہ کے اس نور کے ظلیل جس سے تمام اندھیریں روشن ہو گئیں اور جس سے دنیا و آخرت کے سارے کام درست ہو جاتے ہیں، اس بات سے پناہ مانگتا ہوں کہ مجھ پر تیرا غصہ ہو، یا تو مجھ سے ناراض ہو، تیری ناراضگی کا اس وقت تک دور کرنا ضروری ہے جب تک تو راضی نہ ہو، نہ تیرے سوا کوئی طاقت ہے نہ قوت۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۲) نے اپنی سند وہب بن جریر از والد خود از محمد بن اسحاق از ہشام بن عروہ از والد خود از عبد اللہ بن جعفر کی سند سے کی ہے۔ "مثنیٰ" (۳) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند کے ایک راوی ابن اسحاق مدلس ثقہ ہیں اور بقیہ رجال ثقہ ہیں، اس روایت کو ابن اسحاق نے بطریق معتدل نقل کیا ہے۔ علامہ مثنیٰ (۴) نے اس حدیث کو ابن عدی اور ابن عساکر کی جانب منسوب کیا ہے اور کہا ہے کہ یہ ابو صالح قاسم بن لیث رستنی کی حدیث ہے، ہم نے ان کے علاوہ کسی کو یہ حدیث بیان کرتے نہیں سنا اور نہ اس حدیث کو ہم نے ان کے علاوہ کسی اور سے لکھا ہے، اس حدیث کو ابن ہشام (۵) طبری (۶) اور ابن کثیر (۷) نے بھی ذکر کیا ہے۔

حدیث (۳۴۳)

|                        |                     |                         |                    |
|------------------------|---------------------|-------------------------|--------------------|
| ۱. حکایت صحابہ ص ۱۰۱   | ۲. معجم کبیر ۳۳۱/۲  | ۳. مجمع الزوائد ۳۵/۶    | ۴. کنز العمال ۵۱۳۰ |
| ۵. سیرت ابن ہشام ۶۱۶/۲ | ۶. تاریخ طبری ۳۴۳/۲ | ۷. تاریخ ابن کثیر ۳۶۱/۳ |                    |

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں: کہ حضور اقدس ﷺ سے کسی نے پوچھا کہ بہترین اعمال میں سے کون سا عمل ہے، آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ ”حال مو تحل“ لوگوں نے پوچھا کہ حال مو تحل کیا چیز ہے؟ حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ وہ صاحب قرآن ہے، جو ازل سے چلے حتیٰ کہ اخیر تک پہنچے، پھر ازل سے چلے اور اخیر تک پہنچے۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام ترمذی (۲) طبرانی (۳) اور حاکم (۴) نے صالح مری ازرقادہ از زرارہ بن اوفی کی سند سے کی ہے، ترمذی نے کہا یہ غریب حدیث ہے، حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کی اس روایت کو اس طریق کے علاوہ کسی اور طریق سے ہم نہیں جانتے؛ نیز اس کی سند قوی نہیں ہے، حاکم کہتے ہیں کہ اس حدیث کی روایت کرنے میں صالح مری متقدم ہیں، صالح مری اہل بصرہ کے زہاد میں سے ہیں؛ لیکن شیخین نے ان کی تخریج نہیں کی، علامہ ذہبی کہتے ہیں کہ صالح مری صالح اور متروک ہیں۔

حدیث (۳۴۳)

ابوسعیدؓ سے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد منقول ہے: کہ حق سبحانہ و تقدس کا یہ فرمان ہے کہ جس شخص کو قرآن شریف کی مشغولی کی وجہ سے ذکر کرنے اور دعائیں مانگنے کی فرصت نہیں ملتی، میں اس کو سب دعائیں مانگنے والوں سے زیادہ عطاء کرتا ہوں اور اللہ تعالیٰ کے کلام کو سب کلاموں پر ایسی ہی فضیلت ہے، جیسی کہ خود حق تعالیٰ شانت کو تمام مخلوقات پر۔ (ضعیف) (۵)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج دارمی (۶) ترمذی (۷) ابن کثیر (۸) ابونعیم (۹) عقیلی (۱۰) ابوالفضل عبدالرحمن بن احمد بن الحسن المرازقی (۱۱) ابن حبان (۱۲) اور بیہقی (۱۳) نے محمد بن الحسن ہمدانی از عمرو بن قیس از عطیہ کی سند سے کی ہے۔ حافظ ابن حجر (۱۴) کہتے ہیں: عطیہ حوفی کے عدادہ اس کے سب رجال ثقہ ہیں، حوفی میں ضعف ہے۔ ابن ابی حاتم (۱۵) نے اپنے والد سے اس حدیث کے بارے میں دریافت کیا: تو انھوں نے کہا کہ یہ حدیث منکر ہے، اس کے ایک راوی محمد بن الحسن قوی نہیں ہیں۔

- |  |                        |                               |                          |
|--|------------------------|-------------------------------|--------------------------|
| ۱۔ فضائل قرآن ص ۵۳۔  | ۲۔ سنن ترمذی ۲۹۴۸۔     | ۳۔ معجم طبرانی ۱۱۷۸۳۔         | ۴۔ معجم صحاح ۲۳۵۳۳۔      |
| ۵۔ فضائل قرآن ص ۸۱۔  | ۶۔ سنن دارمی ۳۳۵۹۔     | ۷۔ سنن ترمذی ۲۹۴۷۔            | ۸۔ فضائل القرآن ص ۳۱۴۔   |
| ۹۔ حلیۃ الاولیاء ۱۰۶/۵۔  | ۱۰۔ کتاب القضاۃ ۳۹۱/۳۔ | ۱۱۔ فضائل القرآن و زادہ ص ۶۱۔ | ۱۲۔ کتاب المعجزات ص ۱۲۷۔ |
| ۱۳۔ المستدرک ۲۳۸، ۲۳۹، ۲۴۰، ۲۴۱، ۲۴۲، ۲۴۳، ۲۴۴، ۲۴۵، ۲۴۶، ۲۴۷، ۲۴۸، ۲۴۹، ۲۵۰، ۲۵۱، ۲۵۲، ۲۵۳، ۲۵۴، ۲۵۵، ۲۵۶، ۲۵۷، ۲۵۸، ۲۵۹، ۲۶۰، ۲۶۱، ۲۶۲، ۲۶۳، ۲۶۴، ۲۶۵، ۲۶۶، ۲۶۷، ۲۶۸، ۲۶۹، ۲۷۰، ۲۷۱، ۲۷۲، ۲۷۳، ۲۷۴، ۲۷۵، ۲۷۶، ۲۷۷، ۲۷۸، ۲۷۹، ۲۸۰، ۲۸۱، ۲۸۲، ۲۸۳، ۲۸۴، ۲۸۵، ۲۸۶، ۲۸۷، ۲۸۸، ۲۸۹، ۲۹۰، ۲۹۱، ۲۹۲، ۲۹۳، ۲۹۴، ۲۹۵، ۲۹۶، ۲۹۷، ۲۹۸، ۲۹۹، ۳۰۰، ۳۰۱، ۳۰۲، ۳۰۳، ۳۰۴، ۳۰۵، ۳۰۶، ۳۰۷، ۳۰۸، ۳۰۹، ۳۱۰، ۳۱۱، ۳۱۲، ۳۱۳، ۳۱۴، ۳۱۵، ۳۱۶، ۳۱۷، ۳۱۸، ۳۱۹، ۳۲۰، ۳۲۱، ۳۲۲، ۳۲۳، ۳۲۴، ۳۲۵، ۳۲۶، ۳۲۷، ۳۲۸، ۳۲۹، ۳۳۰، ۳۳۱، ۳۳۲، ۳۳۳، ۳۳۴، ۳۳۵، ۳۳۶، ۳۳۷، ۳۳۸، ۳۳۹، ۳۴۰، ۳۴۱، ۳۴۲، ۳۴۳، ۳۴۴، ۳۴۵، ۳۴۶، ۳۴۷، ۳۴۸، ۳۴۹، ۳۵۰، ۳۵۱، ۳۵۲، ۳۵۳، ۳۵۴، ۳۵۵، ۳۵۶، ۳۵۷، ۳۵۸، ۳۵۹، ۳۶۰، ۳۶۱، ۳۶۲، ۳۶۳، ۳۶۴، ۳۶۵، ۳۶۶، ۳۶۷، ۳۶۸، ۳۶۹، ۳۷۰، ۳۷۱، ۳۷۲، ۳۷۳، ۳۷۴، ۳۷۵، ۳۷۶، ۳۷۷، ۳۷۸، ۳۷۹، ۳۸۰، ۳۸۱، ۳۸۲، ۳۸۳، ۳۸۴، ۳۸۵، ۳۸۶، ۳۸۷، ۳۸۸، ۳۸۹، ۳۹۰، ۳۹۱، ۳۹۲، ۳۹۳، ۳۹۴، ۳۹۵، ۳۹۶، ۳۹۷، ۳۹۸، ۳۹۹، ۴۰۰، ۴۰۱، ۴۰۲، ۴۰۳، ۴۰۴، ۴۰۵، ۴۰۶، ۴۰۷، ۴۰۸، ۴۰۹، ۴۱۰، ۴۱۱، ۴۱۲، ۴۱۳، ۴۱۴، ۴۱۵، ۴۱۶، ۴۱۷، ۴۱۸، ۴۱۹، ۴۲۰، ۴۲۱، ۴۲۲، ۴۲۳، ۴۲۴، ۴۲۵، ۴۲۶، ۴۲۷، ۴۲۸، ۴۲۹، ۴۳۰، ۴۳۱، ۴۳۲، ۴۳۳، ۴۳۴، ۴۳۵، ۴۳۶، ۴۳۷، ۴۳۸، ۴۳۹، ۴۴۰، ۴۴۱، ۴۴۲، ۴۴۳، ۴۴۴، ۴۴۵، ۴۴۶، ۴۴۷، ۴۴۸، ۴۴۹، ۴۵۰، ۴۵۱، ۴۵۲، ۴۵۳، ۴۵۴، ۴۵۵، ۴۵۶، ۴۵۷، ۴۵۸، ۴۵۹، ۴۶۰، ۴۶۱، ۴۶۲، ۴۶۳، ۴۶۴، ۴۶۵، ۴۶۶، ۴۶۷، ۴۶۸، ۴۶۹، ۴۷۰، ۴۷۱، ۴۷۲، ۴۷۳، ۴۷۴، ۴۷۵، ۴۷۶، ۴۷۷، ۴۷۸، ۴۷۹، ۴۸۰، ۴۸۱، ۴۸۲، ۴۸۳، ۴۸۴، ۴۸۵، ۴۸۶، ۴۸۷، ۴۸۸، ۴۸۹، ۴۹۰، ۴۹۱، ۴۹۲، ۴۹۳، ۴۹۴، ۴۹۵، ۴۹۶، ۴۹۷، ۴۹۸، ۴۹۹، ۵۰۰، ۵۰۱، ۵۰۲، ۵۰۳، ۵۰۴، ۵۰۵، ۵۰۶، ۵۰۷، ۵۰۸، ۵۰۹، ۵۱۰، ۵۱۱، ۵۱۲، ۵۱۳، ۵۱۴، ۵۱۵، ۵۱۶، ۵۱۷، ۵۱۸، ۵۱۹، ۵۲۰، ۵۲۱، ۵۲۲، ۵۲۳، ۵۲۴، ۵۲۵، ۵۲۶، ۵۲۷، ۵۲۸، ۵۲۹، ۵۳۰، ۵۳۱، ۵۳۲، ۵۳۳، ۵۳۴، ۵۳۵، ۵۳۶، ۵۳۷، ۵۳۸، ۵۳۹، ۵۴۰، ۵۴۱، ۵۴۲، ۵۴۳، ۵۴۴، ۵۴۵، ۵۴۶، ۵۴۷، ۵۴۸، ۵۴۹، ۵۵۰، ۵۵۱، ۵۵۲، ۵۵۳، ۵۵۴، ۵۵۵، ۵۵۶، ۵۵۷، ۵۵۸، ۵۵۹، ۵۶۰، ۵۶۱، ۵۶۲، ۵۶۳، ۵۶۴، ۵۶۵، ۵۶۶، ۵۶۷، ۵۶۸، ۵۶۹، ۵۷۰، ۵۷۱، ۵۷۲، ۵۷۳، ۵۷۴، ۵۷۵، ۵۷۶، ۵۷۷، ۵۷۸، ۵۷۹، ۵۸۰، ۵۸۱، ۵۸۲، ۵۸۳، ۵۸۴، ۵۸۵، ۵۸۶، ۵۸۷، ۵۸۸، ۵۸۹، ۵۹۰، ۵۹۱، ۵۹۲، ۵۹۳، ۵۹۴، ۵۹۵، ۵۹۶، ۵۹۷، ۵۹۸، ۵۹۹، ۶۰۰، ۶۰۱، ۶۰۲، ۶۰۳، ۶۰۴، ۶۰۵، ۶۰۶، ۶۰۷، ۶۰۸، ۶۰۹، ۶۱۰، ۶۱۱، ۶۱۲، ۶۱۳، ۶۱۴، ۶۱۵، ۶۱۶، ۶۱۷، ۶۱۸، ۶۱۹، ۶۲۰، ۶۲۱، ۶۲۲، ۶۲۳، ۶۲۴، ۶۲۵، ۶۲۶، ۶۲۷، ۶۲۸، ۶۲۹، ۶۳۰، ۶۳۱، ۶۳۲، ۶۳۳، ۶۳۴، ۶۳۵، ۶۳۶، ۶۳۷، ۶۳۸، ۶۳۹، ۶۴۰، ۶۴۱، ۶۴۲، ۶۴۳، ۶۴۴، ۶۴۵، ۶۴۶، ۶۴۷، ۶۴۸، ۶۴۹، ۶۵۰، ۶۵۱، ۶۵۲، ۶۵۳، ۶۵۴، ۶۵۵، ۶۵۶، ۶۵۷، ۶۵۸، ۶۵۹، ۶۶۰، ۶۶۱، ۶۶۲، ۶۶۳، ۶۶۴، ۶۶۵، ۶۶۶، ۶۶۷، ۶۶۸، ۶۶۹، ۶۷۰، ۶۷۱، ۶۷۲، ۶۷۳، ۶۷۴، ۶۷۵، ۶۷۶، ۶۷۷، ۶۷۸، ۶۷۹، ۶۸۰، ۶۸۱، ۶۸۲، ۶۸۳، ۶۸۴، ۶۸۵، ۶۸۶، ۶۸۷، ۶۸۸، ۶۸۹، ۶۹۰، ۶۹۱، ۶۹۲، ۶۹۳، ۶۹۴، ۶۹۵، ۶۹۶، ۶۹۷، ۶۹۸، ۶۹۹، ۷۰۰، ۷۰۱، ۷۰۲، ۷۰۳، ۷۰۴، ۷۰۵، ۷۰۶، ۷۰۷، ۷۰۸، ۷۰۹، ۷۱۰، ۷۱۱، ۷۱۲، ۷۱۳، ۷۱۴، ۷۱۵، ۷۱۶، ۷۱۷، ۷۱۸، ۷۱۹، ۷۲۰، ۷۲۱، ۷۲۲، ۷۲۳، ۷۲۴، ۷۲۵، ۷۲۶، ۷۲۷، ۷۲۸، ۷۲۹، ۷۳۰، ۷۳۱، ۷۳۲، ۷۳۳، ۷۳۴، ۷۳۵، ۷۳۶، ۷۳۷، ۷۳۸، ۷۳۹، ۷۴۰، ۷۴۱، ۷۴۲، ۷۴۳، ۷۴۴، ۷۴۵، ۷۴۶، ۷۴۷، ۷۴۸، ۷۴۹، ۷۵۰، ۷۵۱، ۷۵۲، ۷۵۳، ۷۵۴، ۷۵۵، ۷۵۶، ۷۵۷، ۷۵۸، ۷۵۹، ۷۶۰، ۷۶۱، ۷۶۲، ۷۶۳، ۷۶۴، ۷۶۵، ۷۶۶، ۷۶۷، ۷۶۸، ۷۶۹، ۷۷۰، ۷۷۱، ۷۷۲، ۷۷۳، ۷۷۴، ۷۷۵، ۷۷۶، ۷۷۷، ۷۷۸، ۷۷۹، ۷۸۰، ۷۸۱، ۷۸۲، ۷۸۳، ۷۸۴، ۷۸۵، ۷۸۶، ۷۸۷، ۷۸۸، ۷۸۹، ۷۹۰، ۷۹۱، ۷۹۲، ۷۹۳، ۷۹۴، ۷۹۵، ۷۹۶، ۷۹۷، ۷۹۸، ۷۹۹، ۸۰۰، ۸۰۱، ۸۰۲، ۸۰۳، ۸۰۴، ۸۰۵، ۸۰۶، ۸۰۷، ۸۰۸، ۸۰۹، ۸۱۰، ۸۱۱، ۸۱۲، ۸۱۳، ۸۱۴، ۸۱۵، ۸۱۶، ۸۱۷، ۸۱۸، ۸۱۹، ۸۲۰، ۸۲۱، ۸۲۲، ۸۲۳، ۸۲۴، ۸۲۵، ۸۲۶، ۸۲۷، ۸۲۸، ۸۲۹، ۸۳۰، ۸۳۱، ۸۳۲، ۸۳۳، ۸۳۴، ۸۳۵، ۸۳۶، ۸۳۷، ۸۳۸، ۸۳۹، ۸۴۰، ۸۴۱، ۸۴۲، ۸۴۳، ۸۴۴، ۸۴۵، ۸۴۶، ۸۴۷، ۸۴۸، ۸۴۹، ۸۵۰، ۸۵۱، ۸۵۲، ۸۵۳، ۸۵۴، ۸۵۵، ۸۵۶، ۸۵۷، ۸۵۸، ۸۵۹، ۸۶۰، ۸۶۱، ۸۶۲، ۸۶۳، ۸۶۴، ۸۶۵، ۸۶۶، ۸۶۷، ۸۶۸، ۸۶۹، ۸۷۰، ۸۷۱، ۸۷۲، ۸۷۳، ۸۷۴، ۸۷۵، ۸۷۶، ۸۷۷، ۸۷۸، ۸۷۹، ۸۸۰، ۸۸۱، ۸۸۲، ۸۸۳، ۸۸۴، ۸۸۵، ۸۸۶، ۸۸۷، ۸۸۸، ۸۸۹، ۸۹۰، ۸۹۱، ۸۹۲، ۸۹۳، ۸۹۴، ۸۹۵، ۸۹۶، ۸۹۷، ۸۹۸، ۸۹۹، ۹۰۰، ۹۰۱، ۹۰۲، ۹۰۳، ۹۰۴، ۹۰۵، ۹۰۶، ۹۰۷، ۹۰۸، ۹۰۹، ۹۱۰، ۹۱۱، ۹۱۲، ۹۱۳، ۹۱۴، ۹۱۵، ۹۱۶، ۹۱۷، ۹۱۸، ۹۱۹، ۹۲۰، ۹۲۱، ۹۲۲، ۹۲۳، ۹۲۴، ۹۲۵، ۹۲۶، ۹۲۷، ۹۲۸، ۹۲۹، ۹۳۰، ۹۳۱، ۹۳۲، ۹۳۳، ۹۳۴، ۹۳۵، ۹۳۶، ۹۳۷، ۹۳۸، ۹۳۹، ۹۴۰، ۹۴۱، ۹۴۲، ۹۴۳، ۹۴۴، ۹۴۵، ۹۴۶، ۹۴۷، ۹۴۸، ۹۴۹، ۹۵۰، ۹۵۱، ۹۵۲، ۹۵۳، ۹۵۴، ۹۵۵، ۹۵۶، ۹۵۷، ۹۵۸، ۹۵۹، ۹۶۰، ۹۶۱، ۹۶۲، ۹۶۳، ۹۶۴، ۹۶۵، ۹۶۶، ۹۶۷، ۹۶۸، ۹۶۹، ۹۷۰، ۹۷۱، ۹۷۲، ۹۷۳، ۹۷۴، ۹۷۵، ۹۷۶، ۹۷۷، ۹۷۸، ۹۷۹، ۹۸۰، ۹۸۱، ۹۸۲، ۹۸۳، ۹۸۴، ۹۸۵، ۹۸۶، ۹۸۷، ۹۸۸، ۹۸۹، ۹۹۰، ۹۹۱، ۹۹۲، ۹۹۳، ۹۹۴، ۹۹۵، ۹۹۶، ۹۹۷، ۹۹۸، ۹۹۹، ۱۰۰۰، ۱۰۰۱، ۱۰۰۲، ۱۰۰۳، ۱۰۰۴، ۱۰۰۵، ۱۰۰۶، ۱۰۰۷، ۱۰۰۸، ۱۰۰۹، ۱۰۱۰، ۱۰۱۱، ۱۰۱۲، ۱۰۱۳، ۱۰۱۴، ۱۰۱۵، ۱۰۱۶، ۱۰۱۷، ۱۰۱۸، ۱۰۱۹، ۱۰۲۰، ۱۰۲۱، ۱۰۲۲، ۱۰۲۳، ۱۰۲۴، ۱۰۲۵، ۱۰۲۶، ۱۰۲۷، ۱۰۲۸، ۱۰۲۹، ۱۰۳۰، ۱۰۳۱، ۱۰۳۲، ۱۰۳۳، ۱۰۳۴، ۱۰۳۵، ۱۰۳۶، ۱۰۳۷، ۱۰۳۸، ۱۰۳۹، ۱۰۴۰، ۱۰۴۱، ۱۰۴۲، ۱۰۴۳، ۱۰۴۴، ۱۰۴۵، ۱۰۴۶، ۱۰۴۷، ۱۰۴۸، ۱۰۴۹، ۱۰۵۰، ۱۰۵۱، ۱۰۵۲، ۱۰۵۳، ۱۰۵۴، ۱۰۵۵، ۱۰۵۶، ۱۰۵۷، ۱۰۵۸، ۱۰۵۹، ۱۰۶۰، ۱۰۶۱، ۱۰۶۲، ۱۰۶۳، ۱۰۶۴، ۱۰۶۵، ۱۰۶۶، ۱۰۶۷، ۱۰۶۸، ۱۰۶۹، ۱۰۷۰، ۱۰۷۱، ۱۰۷۲، ۱۰۷۳، ۱۰۷۴، ۱۰۷۵، ۱۰۷۶، ۱۰۷۷، ۱۰۷۸، ۱۰۷۹، ۱۰۸۰، ۱۰۸۱، ۱۰۸۲، ۱۰۸۳، ۱۰۸۴، ۱۰۸۵، ۱۰۸۶، ۱۰۸۷، ۱۰۸۸، ۱۰۸۹، ۱۰۹۰، ۱۰۹۱، ۱۰۹۲، ۱۰۹۳، ۱۰۹۴، ۱۰۹۵، ۱۰۹۶، ۱۰۹۷، ۱۰۹۸، ۱۰۹۹، ۱۱۰۰، ۱۱۰۱، ۱۱۰۲، ۱۱۰۳، ۱۱۰۴، ۱۱۰۵، ۱۱۰۶، ۱۱۰۷، ۱۱۰۸، ۱۱۰۹، ۱۱۱۰، ۱۱۱۱، ۱۱۱۲، ۱۱۱۳، ۱۱۱۴، ۱۱۱۵، ۱۱۱۶، ۱۱۱۷، ۱۱۱۸، ۱۱۱۹، ۱۱۲۰، ۱۱۲۱، ۱۱۲۲، ۱۱۲۳، ۱۱۲۴، ۱۱۲۵، ۱۱۲۶، ۱۱۲۷، ۱۱۲۸، ۱۱۲۹، ۱۱۳۰، ۱۱۳۱، ۱۱۳۲، ۱۱۳۳، ۱۱۳۴، ۱۱۳۵، ۱۱۳۶، ۱۱۳۷، ۱۱۳۸، ۱۱۳۹، ۱۱۴۰، ۱۱۴۱، ۱۱۴۲، ۱۱۴۳، ۱۱۴۴، ۱۱۴۵، ۱۱۴۶، ۱۱۴۷، ۱۱۴۸، ۱۱۴۹، ۱۱۵۰، ۱۱۵۱، ۱۱۵۲، ۱۱۵۳، ۱۱۵۴، ۱۱۵۵، ۱۱۵۶، ۱۱۵۷، ۱۱۵۸، ۱۱۵۹، ۱۱۶۰، ۱۱۶۱، ۱۱۶۲، ۱۱۶۳، ۱۱۶۴، ۱۱۶۵، ۱۱۶۶، ۱۱۶۷، ۱۱۶۸، ۱۱۶۹، ۱۱۷۰، ۱۱۷۱، ۱۱۷۲، ۱۱۷۳، ۱۱۷۴، ۱۱۷۵، ۱۱۷۶، ۱۱۷۷، ۱۱۷۸، ۱۱۷۹، ۱۱۸۰، ۱۱۸۱، ۱۱۸۲، ۱۱۸۳، ۱۱۸۴، ۱۱۸۵، ۱۱۸۶، ۱۱۸۷، ۱۱۸۸، ۱۱۸۹، ۱۱۹۰، ۱۱۹۱، ۱۱۹۲، ۱۱۹۳، ۱۱۹۴، ۱۱۹۵، ۱۱۹۶، ۱۱۹۷، ۱۱۹۸، ۱۱۹۹، ۱۲۰۰، ۱۲۰۱، ۱۲۰۲، ۱۲۰۳، ۱۲۰۴، ۱۲۰۵، ۱۲۰۶، ۱۲۰۷، ۱۲۰۸، ۱۲۰۹، ۱۲۱۰، ۱۲۱۱، ۱۲۱۲، ۱۲۱۳، ۱۲۱۴، ۱۲۱۵، ۱۲۱۶، ۱۲۱۷، ۱۲۱۸، ۱۲۱۹، ۱۲۲۰، ۱۲۲۱، ۱۲۲۲، ۱۲۲۳، ۱۲۲۴، ۱۲۲۵، ۱۲۲۶، ۱۲۲۷، ۱۲۲۸، ۱۲۲۹، ۱۲۳۰، ۱۲۳۱، ۱۲۳۲، ۱۲۳۳، ۱۲۳۴، ۱۲۳۵، ۱۲۳۶، ۱۲۳۷، ۱۲۳۸، ۱۲۳۹، ۱۲۴۰، ۱۲۴۱، ۱۲۴۲، ۱۲۴۳، ۱۲۴۴، ۱۲۴۵، ۱۲۴۶، ۱۲۴۷، ۱۲۴۸، ۱۲۴۹، ۱۲۵۰، ۱۲۵۱، ۱۲۵۲، ۱۲۵۳، ۱۲۵۴، ۱۲۵۵، ۱۲۵۶، ۱۲۵۷، ۱۲۵۸، ۱۲۵۹، ۱۲۶۰، ۱۲۶۱، ۱۲۶۲، ۱۲۶۳، ۱۲۶۴، ۱۲۶۵، ۱۲۶۶، ۱۲۶۷، ۱۲۶۸، ۱۲۶۹، ۱۲۷۰، ۱۲۷۱، ۱۲۷۲، ۱۲۷۳، ۱۲۷۴، ۱۲۷۵، ۱۲۷۶، ۱۲۷۷، ۱۲۷۸، ۱۲۷۹، ۱۲۸۰، ۱۲۸۱، ۱۲۸۲، ۱۲۸۳، ۱۲۸۴، ۱۲۸۵، ۱۲۸۶، ۱۲۸۷، ۱۲۸۸، ۱۲۸۹، ۱۲۹۰، ۱۲۹۱، ۱۲۹۲، ۱۲۹۳، ۱۲۹۴، ۱۲۹۵، ۱۲۹۶، ۱۲۹۷، ۱۲۹۸، ۱۲۹۹، ۱۳۰۰، ۱۳۰۱، ۱۳۰۲، ۱۳۰۳، ۱۳۰۴، ۱۳۰۵، ۱۳۰۶، ۱۳۰۷، ۱۳۰۸، ۱۳۰۹، ۱۳۱۰، ۱۳۱۱، ۱۳۱۲، ۱۳۱۳، ۱۳۱۴، ۱۳۱۵، ۱۳۱۶، ۱۳۱۷، ۱۳۱۸، ۱۳۱۹، ۱۳۲۰، ۱۳۲۱، ۱۳۲۲، ۱۳۲۳، ۱۳۲۴، ۱۳۲۵، ۱۳۲۶، ۱۳۲۷، ۱۳۲۸، ۱۳۲۹، ۱۳۳۰، ۱۳۳۱، ۱۳۳۲، ۱۳۳۳، ۱۳۳۴، ۱۳۳۵، ۱۳۳۶، ۱۳۳۷، ۱۳۳۸، ۱۳۳۹، ۱۳۴۰، ۱۳۴۱، ۱۳۴۲، ۱۳۴۳، ۱۳۴۴، ۱۳۴۵، ۱۳۴۶، ۱۳۴۷، ۱۳۴۸، ۱۳۴۹، ۱۳۵۰، ۱۳۵۱، ۱۳۵۲، ۱۳۵۳، ۱۳۵۴، ۱۳۵۵، ۱۳۵۶، ۱۳۵۷، ۱۳۵۸، ۱۳۵۹، ۱۳۶۰، ۱۳۶۱، ۱۳۶۲، ۱۳۶۳، ۱۳۶۴، ۱۳۶۵، ۱۳۶۶، ۱۳۶۷، ۱۳۶۸، ۱۳۶۹، ۱۳۷۰، ۱۳۷۱، ۱۳۷۲، ۱۳۷۳، ۱۳۷۴، ۱۳۷۵، ۱۳۷۶، ۱۳۷۷، ۱۳۷۸، ۱۳۷۹، ۱۳۸۰، ۱۳۸۱، ۱۳۸۲، ۱۳۸۳، ۱۳۸۴، ۱۳۸۵، ۱۳۸۶، ۱۳۸۷، ۱۳۸۸، ۱۳۸۹، ۱۳۹۰، ۱۳۹۱، ۱۳۹۲، ۱۳۹۳، ۱۳۹۴، ۱۳۹۵، ۱۳۹۶، ۱۳۹۷، ۱۳۹۸، ۱۳۹۹، ۱۴۰۰، ۱۴۰۱، ۱۴۰۲، ۱۴۰۳، ۱۴۰۴، ۱۴۰۵، ۱۴۰۶، ۱۴۰۷، ۱۴۰۸، ۱۴۰۹، ۱۴۱۰، ۱۴۱۱، ۱۴۱۲، ۱۴۱۳، ۱۴۱۴، ۱۴۱۵، ۱۴۱۶، ۱۴۱۷، ۱۴۱۸، ۱۴۱۹، ۱۴۲۰، ۱۴۲۱، ۱۴۲۲، ۱۴۲۳، ۱۴۲۴، ۱۴۲۵، ۱۴۲۶، ۱۴۲۷، ۱۴۲۸، ۱۴۲۹، ۱۴۳۰، ۱۴۳۱، ۱۴۳۲، ۱۴۳۳، ۱۴۳۴، ۱۴۳۵، ۱۴۳۶، ۱۴۳۷، ۱۴۳۸، ۱۴۳۹، ۱۴۴۰، ۱۴۴۱، ۱۴۴۲، ۱۴۴۳، ۱۴۴۴، ۱۴۴۵، ۱۴۴۶، ۱۴۴۷، ۱۴۴۸، ۱۴۴۹، ۱۴۵۰، ۱۴۵۱، ۱۴۵۲، ۱۴۵۳، ۱۴۵۴، ۱۴۵۵، ۱۴۵۶، ۱۴۵۷، ۱۴۵۸، ۱۴۵۹، ۱۴۶۰، ۱۴۶۱، ۱۴۶۲، ۱۴۶۳، ۱۴۶۴، ۱۴۶۵، ۱۴۶۶، ۱۴۶۷، ۱۴۶۸، ۱۴۶۹، ۱۴۷۰، ۱۴۷۱، ۱۴۷۲، ۱۴۷۳، ۱۴۷۴، ۱۴۷۵، ۱۴۷۶، ۱۴۷۷، ۱۴۷۸، ۱۴۷۹، ۱۴۸۰، ۱۴۸۱، ۱۴۸۲، ۱۴۸۳، ۱۴۸۴، ۱۴۸۵، ۱۴۸۶، ۱۴۸۷، ۱۴۸۸، ۱۴۸۹، ۱۴۹۰، ۱۴۹۱، ۱۴۹۲، ۱۴۹۳، ۱۴۹۴، ۱۴۹۵، |                        |                               |                          |

ذہبیؒ (۱) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو امام ترمذیؒ نے حسن قرار دیا ہے؛ لیکن انھوں نے اچھا نہیں کیا۔

اس حدیث کی شاہد حضرت عمر بن الخطابؓ کی روایت ہے، جس کی تخریج یحییٰ ابن عبد الحمید حمانی نے اپنی مسند میں کی ہے، اس کی سند میں صفوان بن ابی صہبہ مختلف فیہ راوی ہیں، اس کی صراحت حافظ ابن حجرؒ (۲) نے کی ہے، دوسری شاہد حضرت حذیفہؓ کی روایت ہے، جس کی تخریج ابویوسفؒ (۳) نے کی ہے۔

حدیث (۳۴۵)

حضرت علیؓ نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ: جس شخص نے قرآن پڑھا، پھر اس کو حفظ یاد کیا اور اس کے حلال کو حلال جانا اور حرام کو حرام، حق تعالیٰ شانہ اس کو جنت میں داخل فرمادیں گے اور اس کے گھرانے میں سے ایسے دس آدمیوں کے بارے میں اس کی شفاعت قبول فرمائیں گے، جن کے لئے جہنم واجب ہو چکی ہوگی۔ (ضعیف) (۴)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ترمذیؒ (۵) ابن ماجہؒ (۶) عبد اللہ بن احمدؒ (۷) ابن عدیؒ (۸) اور ابویوسفؒ (۹) نے حفص بن سلیمان ابی عمر القاریؒ از کثیر بن زاذان از اعاصم بن ضمرہ کی سند سے کی ہے۔ ترمذیؒ کہتے ہیں کہ یہ حدیث غریب ہے، اسی طریق سے ہم جانتے ہیں اس کی سند صحیح نہیں ہے، حفص بن سلیمانؒ ابن عدیؒ میں ضعیف قرار دیئے گئے ہیں۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتے ہوں: ابن ماجہ کی سند میں ایک راوی احمد عمرو بن عثمانؒ بھی ضعیف ہیں، حافظ ابن حجرؒ کے بقول کثیر بن زاذانؒ ابھی مجہول ہیں۔ ابن عدیؒ کہتے ہیں کہ اس سند میں حفص بن سلیمانؒ از کثیر بن زاذانؒ سے روایت کر رہے ہیں، کثیر بن زاذانؒ سے حفص کے علاوہ دیگر حضرات نے بھی حدیث بیان کی ہے، اس وضاحت کے بعد ابن عدیؒ نے حدیث نقل کی ہے۔

حدیث (۳۴۶)

معاذ جنتیؓ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے اور اس پر عمل کرے، تو اس کے

۱۔ میزان الاعتدال ۵۱۵/۳۔ مع شہاب الدہری ۲۶۱/۹۔ مع صیۃ الاولیاء ۳۱۳/۱۷۔ مع فضل القرآن ۲۳/۱۔ مع سنن ترمذی ۲۹۰۵۔

۲۔ سنن ابن ماجہ ۲۱۶۔ مع کتاب السنۃ ۳۹۰/۱۲۸۔ مع الاکمل ۸۸/۲۔ مع ذخیرہ صمدان ۲۵۵/۱۔

والدین کو قیامت کے دن ایک تاج پہنایا جاوے گا، جس کی روشنی آفتاب کی روشنی سے بھی زیادہ تیز ہوگی، اگر وہ آفتاب تمہارے گھروں میں ہو، پس کیا گمان ہے تمہارا اس شخص کے متعلق جو خود عامل ہے۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۲) اور طبرانی (۳) نے زبان بن قاعد ازہل کی سند سے کی ہے۔ ہیثمی (۴) کہتے ہیں کہ ابو داؤد (۵) نے اس حدیث کے کچھ حصہ کی روایت کی ہے اور احمد نے بھی اس حدیث کی روایت کی ہے، اس کی سند میں زبان بن قاعد راوی ضعیف ہیں، منذری کہتے ہیں کہ بہل بن معاذ اور زبان بن قاعد دونوں ضعیف ہیں۔

## حدیث (۳۴۷)

حضرت ابو ہریرہؓ نے حضور اقدس ﷺ سے نقل کیا ہے کہ جو شخص ایک آیت کلام اللہ کی سننے اس کے لئے دو چند نیکی لکھی جاتی ہے اور جو تلاوت کرے، اس کے لئے قیامت کے دن نور ہوگا۔ (ضعیف) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۷) نے ابو سعید موسیٰ بن ہاشم از عبد بن میسرہ از حسن بصری کی سند سے کی ہے، عباد بن میسرہ مقرئ لین الحدیث ہیں، نسائی اور ترمذی نے بھی اپنی کتابوں میں ان کی احادیث روایت کی ہیں۔ حسن بصری کا ابو ہریرہؓ سے سماع ثابت نہیں ہے۔ ہیثمی (۸) اور لغوی (۹) نے اسماعیل بن عیاش از لیث بن ابی سلیم از مجاہد از ابی ہریرہؓ کی سند سے تخریج کی ہے، لیث بن ابی سلیم ضعیف ہیں، جہن تک اسماعیل بن عیاش کی بات ہے، وہ ان کی ان روایتوں میں جو وہ اپنے شہر کے علاوہ لوگوں سے کرتے ہیں تخلیط ہے اور یہ جمعی ہیں اور لیث کوئی ہیں۔

## حدیث (۳۴۸)

حضرت ابن مسعودؓ نے حضور ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص ہر رات کو سورہ واقعہ پڑھے اس کو کبھی فائدہ نہیں ہوگا اور ابن مسعودؓ اپنی بیٹیوں کو حکم فرمایا کرتے تھے کہ ہر شب میں اس سورہ کو پڑھیں۔ (ضعیف) (۱۰)

۱۔ فضائل قرآن ص ۸۱۔ ۲۔ مسند احمد ۳/۳۴۰۔ ۳۔ مجمع کبیر ۲/۳۳۵۔ ۴۔ مجمع الزوائد ۱۶/۱۶۱۔ ۵۔ سنن ابوداؤد ۳/۳۵۳۔

۶۔ فضائل قرآن ص ۳۲۱۔ ۷۔ مسند احمد ۲/۳۴۱۔ ۸۔ شعب الایمان ۱۷/۱۸۱۔ ۹۔ معالم التنزیل ۲/۳۲۱۔ ۱۰۔ فضائل قرآن ص ۵۲۱۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بحارث ابن ابی اسماءؓ (۱) ابن اسحاقؓ (۲) ابن بشرانؓ (۳) اور بیہقیؒ (۴) نے ابو شجاع از ابی طلحہ کی سند سے کی ہے، سیوطیؒ (۵) نے اس حدیث کے ضعف کا اشارہ دیا ہے، علامہ مناویؒ (۶) کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی ابو شجاع کو ذہبیؒ نے غیر معروف قرار دیا ہے، پھر اس کے بعد ان کی یہ حدیث ذکر کی ہے جو ابن مسعودؓ سے مروی ہے۔

### حدیث (۳۴۹)

بریدہؓ نے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد نقل کیا ہے کہ جو شخص قرآن پڑھے؛ تاکہ اس کی وجہ سے کماوے لوگوں سے۔ قیامت کے دن وہ ایسی حالت میں آئے گا کہ اس کا چہرہ محض ہڈی ہوگا، جس پر گوشت نہ ہوگا۔ (ضعیف) (۷)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بیہقیؒ (۸) اور ابن جوزیؒ (۹) نے علی بن قادم از سفیان ثوری از علقمہ بن مرہ از سلیمان کے دو طرق سے کی ہے، ابن جوزیؒ نے کہا کہ حضور ﷺ سے یہ حدیث صحیح طور سے ثابت نہیں ہے، البتہ اس مفہوم کی حدیث حسن بصریؒ سے منقول ہے۔ ابو حاتم اور ابن حبان رحمہما اللہ کہتے ہیں اس حدیث کی کوئی اصل نہیں ہے۔ ابن جوزیؒ کہتے ہیں کہ اس کی سند کے راوی علی بن قادم کو یحییٰ بن معینؒ نے ضعیف قرار دیا ہے اور احمد بن ہشامؒ کو دارقطنیؒ نے ضعیف قرار دیا ہے۔ سیوطیؒ (۱۰) نے اس حدیث کے حسن ہونے کا اشارہ دیا ہے؛ لیکن مناویؒ (۱۱) نے اس پر ابن جوزیؒ کا تعاقب ذکر کیا ہے، اس حدیث کو ابن ابی شیبہؒ (۱۲) اور ابویوسفؒ (۱۳) نے زوائد سے موقوفاً روایت کیا ہے۔

### حدیث (۳۵۰)

عطاء بن ابی رباح کہتے ہیں کہ: مجھے حضور اکرم ﷺ کا یہ ارشاد پہونچا ہے کہ جو شخص سورہ یٰسین کو شروع دن میں پڑھے، اس کی تمام دن کی حوائج پوری کی جائیں گی۔ (اس کی سند ضعیف اور مرسل ہے)۔ (۱۴)

۱۔ مسند حارث ابن ابی اسماءؓ ص ۷۷۔ ۲۔ عمل الیوم واللیلہ ص ۶۷۳۔

۳۔ الجامع البصیر ص ۹۳۳۔ ۴۔ فیض القدر ص ۲۰۱/۲۔

۵۔ المحیط المصابی ص ۱۰۱/۱ حدیث نمبر ۱۵۹۔ ۶۔ الجامع البصیر ص ۸۹۲۲۔

۷۔ حلیۃ الاولیاء ص ۱۹۹۔ ۸۔ فیض القدر ص ۱۹۲/۶۔

۹۔ الامالی ص ۲۸۱/۲۰۔ ۱۰۔ شعب الایمان ص ۳۹۸۔

۱۱۔ فضائل قرآن ص ۵۶/۱۔ ۱۲۔ شعب الایمان ص ۵۳۲/۳۔

۱۳۔ فیض القدر ص ۱۹۲/۶۔ ۱۴۔ مسند ص ۲۷۹/۱۰۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج دارمی (۱) نے ولید بن شجاع از والدہ خود از زیاد بن غنیمہ از محمد بن حمادہ کی سند سے کی ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: شاید محمد بن حمادہ کو حدیث پہنچانے والے ابن عباس رضی اللہ عنہما ہیں؛ چونکہ محمد بن حمادہ ابن عباس سے روایت کرنے میں مشہور ہیں، اس باب کی ایک روایت حضرت ابو ہریرہؓ سے مروی ہے، جس کی تخریج دارمی (۲) اور طبرانی (۳) نے حسن کے دو طرق سے کی ہے، لیکن اس کی سند ضعیف ہے، اسی طرح ایک اور روایت عبداللہ بن مسعودؓ سے بھی مروی ہے، جس کی تخریج ابو نعیم (۴) نے کی ہے، لیکن ابو نعیمؒ نے اس حدیث کو غرابت سے متصف کیا ہے؛ نیز حضرت جندبؓ سے بھی یہ روایت منقول ہے، جس کی تخریج ابن حبان (۵) نے کی ہے، اس کے رجال ثقہ ہیں، لیکن ابوحاتم کہتے ہیں کہ حسن راوی کا جندب سے سماع ثابت نہیں ہے۔

## حدیث (۳۵۱)

عبدالملک بن عمیرؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ سورۃ فاتحہ میں ہر بیماری کی شفاء ہے۔ (مرسل ہے جس کے رجال ثقہ ہیں) (۶)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج دارمی (۷) اور بیہقی (۸) نے سفیان کی سند سے کی ہے۔ سیوطی (۹) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی تخریج دارمی اور بیہقی نے عبدالملک بن عمیر سے مرسل ایسی سند سے تخریج کی ہے، جس کے سب رجال ثقہ ہیں۔ اس حدیث کو ذکر کرنے کے بعد بیہقی کہتے ہیں کہ یہ حدیث منقطع ہے، اس باب کی ایک روایت حضرت ابوسعید خدریؓ سے صحیحین میں ان الفاظ کے ساتھ مروی ہے۔ ”إن ناما من أصحاب النبي كانوا في سفر فمروا بحي من أحياء العرب فاستضافوهم فلم يضيغواهم فقالوا هل فيكم من راق فإن سيد الحي ليدفع أو مصاب“ اس میں یہ الفاظ بھی ہیں: ”رقاه فبانتحة الكتاب و أن النبي صلى الله عليه وسلم قال له وما أدراك أنهار فيه“۔

- |                                      |                       |                                |                            |
|--------------------------------------|-----------------------|--------------------------------|----------------------------|
| ۱۔ مسند دارمی ۳/۱۵۷ حدیث نمبر ۳۳۶۱۔  | ۲۔ مسند دارمی ۲/۴۵۷۔  | ۳۔ ح۔ مجمع صفیر ۴۱۷۔           | ۴۔ ح۔ حلیۃ الاولیاء ۳/۱۳۰۔ |
| ۵۔ مجمع ابن حبان ۲۵۷۔                | ۶۔ فضائل قرآن ۱/۴۹۔   | ۷۔ مسند دارمی ۳/۱۲۱۱ رقم ۳۳۱۳۔ |                            |
| ۸۔ شعب الایمان ۲/۳۵۰ حدیث نمبر ۳۳۷۰۔ | ۹۔ الدر المنثور ۱/۵۱۔ |                                |                            |



## حدیث (۳۵۲)

سعید بن سلیمؓ حضور اکرم ﷺ کا ارشاد نقل کرتے ہیں کہ قیامت کے دن اللہ کے نزدیک کلام پاک سے بڑھ کر کوئی سفارش کرنے والا نہ ہوگا، نہ کوئی نبی نہ فرشتہ۔ (مرسل) (۱)

## تخریج

عرائی (۲) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو عبدالملک بن حبیب نے سعید بن سلیم کی روایت سے مرسل روایت کی ہے۔ طبرانی نے ابن مسعودؓ سے یہ حدیث ”القرآن شافع مشفع“ کے الفاظ کے ساتھ روایت کیا ہے۔ امام مسلمؒ نے یہ روایت ”القرآن فانه یحییٰ یوم القیامۃ شفیعاً لأصحابہ“ کے الفاظ کے ساتھ نقل کی ہے۔ عجلونی (۳) کہتے ہیں کہ یہ حدیث مرسل ہے۔ طبرانی نے ابن مسعودؓ سے یہ روایت موقوفاً ان الفاظ کے ساتھ روایت کی ہے ”کل آیمۃ من کتاب اللہ خیر مما فی السماء والأرض“۔

## حدیث (۳۵۳)

عقبہ بن عامرؓ کہتے ہیں کہ میں نے حضور اقدس ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ اگر رکھ دیا جائے قرآن شریف کسی چڑے میں پھر وہ آگ میں ڈال دیا جائے تو نہ جلے۔ (ضعیف) (۲)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج امام احمد (۵) دارمی (۶) ابویعلیٰ (۷) فریابی (۸) اور طحاوی (۹) نے عبد اللہ بن یزید از ابن لہیعہ از شرح بن ہانان العافری کی سند سے کی ہے؛ نیز طبرانی (۱۰) بیہقی (۱۱) ابن عدی (۱۲) اور فریابی (۱۳) نے ابن لہیعہ کے طرق سے بھی تخریج کی ہے۔ علامہ بیہقی (۱۴) کہتے ہیں: اس حدیث کو احمد، ابویعلیٰ اور طبرانی نے روایت کی ہے، اس کی سند میں ایک راوی ابن لہیعہ ہیں، جن کے بارے میں محدثین کے درمیان اختلاف ہے، اس حدیث کی شاہد عصمہ بن ہانان لکھنوی کی

۱۔ فضائل قرآن ص ۳۶۔ ۲۔ تخریج دارمی ص ۱۷۷۔ ۳۔ کتب الخلفاء ص ۲۱۱ حدیث نمبر ۲۱۔ ۴۔ فضائل قرآن ص ۳۲۔

۵۔ مسند احمد ص ۵۵/۳۔ ۶۔ مسند دارمی ص ۳۲۵۳۔ ۷۔ مسند ابویعلیٰ ص ۱۷۳۔ ۸۔ فضائل قرآن حدیث نمبر ۳۔

۹۔ شرح مشکل آداب حدیث نمبر ۹۰۶۔ ۱۰۔ معجم کبیر ص ۳۰۸/۱۷ حدیث نمبر ۸۵۰۔ ۱۱۔ شعب الایمان حدیث نمبر ۲۶۹۹۔ ۱۲۔ انکاش ص ۳۲۶/۶۔

۱۳۔ فضائل قرآن حدیث نمبر ۲۔ ۱۴۔ مجمع الزوائد ص ۱۵۸/۱۷۔

روایت ہے، جس کی تخریج طبرانی (۱) بیہقی (۲) اور ابن عدی (۳) نے فضل بن یحنا را ز عبد اللہ موبہ کے طریق سے کی ہے، فضل بن یحنا مکر اور باطل چیزیں روایت کرتے ہیں۔

### حدیث (۳۵۴)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا ہے کہ نماز میں قرآن شریف کی تلاوت بغیر نماز کی تلاوت سے افضل ہے اور بغیر نماز کی تلاوت تسبیح و تکبیر سے افضل ہے اور تسبیح صدقہ سے افضل ہے اور صدقہ روزہ سے افضل ہے اور روزہ بچاؤ ہے آگ سے۔ (ضعیف) (۴)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج بیہقی (۵) نے علی بن احمد بن عبدان از احمد بن عبید صغار از ابن ابی الدنیا از محمد بن سلام جمعہ از فضیل بن سلیمان نمیری از رجل کی سند سے کی ہے۔ علامہ مناوی (۶) کہتے ہیں کہ اس حدیث کے راوی محمد بن سلام کے تعلق سے امکان مندرہ کہتے ہیں کہ انھوں نے فضیل بن سلیمان سے غریب احادیث روایت کی ہے، ان کے سلسلہ میں محدثین کو کلام ہے، پھر بخاریہ کے جس رجل کا اس سند میں ذکر ہے وہ مجہول ہے۔ سیوطی (۷) نے اس حدیث کو ابن ابی الدنیا کی جانب منسوب کیا ہے؛ نیز ابن نصر مروزی (۸) نے بھی اس حدیث کو اپنی کتاب ”قیام اللیل“ میں ذکر کیا ہے۔

### حدیث (۳۵۵)

اوس ثقفیؓ نے حضور اقدس ﷺ سے نقل کیا ہے کہ کلام اللہ شریف کا حفظ پڑھنا بڑا درجہ ثواب رکھتا ہے اور ویکہ کر پڑھنا دو ہزار تک بڑھ جاتا ہے۔ (ضعیف) (۹)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج بیہقی (۱۰) اور ابن عدی (۱۱) نے عبد اللہ بن محمد بن سلم از جیم از مروان از ابو سعید بن عوذ معظم کی از عثمان بن عبد اللہ بن اوس کی سند سے کی ہے؛ نیز طبرانی (۱۲) نے اس حدیث کی تخریج ابراہیم بن جیم از والد خود کی سند سے کی

۱۔ بحکم کبیر ۱۸۶/۷۔ ۲۔ شعب الایمان حدیث نمبر ۲۷۰۰۔ ۳۔ الکامل ۲۰۴/۶۔ ۴۔ فضائل قرآن ص/۲۵۔

۵۔ شعب الایمان ۲۲۳۳۔ ۶۔ فیض القدر ۵۱۳/۳۔ ۷۔ الدر المنثور ۳۵۴/۱۔ ۸۔ قیام اللیل ۱۸۹۔

۹۔ فضائل قرآن ص/۲۶۔ ۱۰۔ شعب الایمان ۲۲۱۸۔ ۱۱۔ الکامل ۲۷۶/۷۔ ۱۲۔ بحکم کبیر ۲۲۱/۱ حدیث نمبر ۶۰۲۔

ہے، یعنی<sup>(۱)</sup> کہتے ہیں اس حدیث کے ایک راوی ابوسعید بن عوذ ہیں، ابن معین نے ان کی ایک روایت میں انھیں ثقہ قرار دیا ہے اور ایک دوسری روایت میں انھیں ضعیف کہا ہے، اس سند کے بقیہ رجال ثقہ ہیں۔ ابن ابی حاتم<sup>(۲)</sup> نے اپنے والد سے نقل کیا ہے کہ یہ حدیث منکر ہے۔ امام ذہبی<sup>(۳)</sup> کہتے ہیں کہ ابوسعید بن عوذ کی تضعیف کی گئی ہے، احمد بن ابی مریم نے ابن معین کے حوالہ سے کہا ہے کہ ان میں کوئی حرج نہیں؛ لیکن ابن ابی مریم کے علاوہ دیگر نے ابن معین کے حوالہ سے انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔ ابن عدی کہتے ہیں کہ ابوسعید بن عوذ جتنی روایت کرتے ہیں سب غیر محفوظ ہیں۔

### حدیث (۳۵۶)

عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے حضور کرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ دلوں کو بھی زنگ لگ جاتا ہے؛ جیسا کہ لوہے کو پانی لگنے سے زنگ لگ جاتا ہے، پوچھا گیا کہ حضور ﷺ ان کی صفائی کی کیا صورت ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا کہ موت کو اکثر یاد کرنا اور قرآن پاک کی تلاوت کرنا۔ (ضعیف)<sup>(۴)</sup>

### تخریج

اس حدیث کی تخریج ابو نعیم<sup>(۵)</sup> ابن عدی<sup>(۶)</sup> ترمذی<sup>(۷)</sup> خطیب بغدادی<sup>(۸)</sup> قضاغی<sup>(۹)</sup> اور ابن نصر المروزی<sup>(۱۰)</sup> نے عبدالرحیم بن یارون از عبدالمعز بن ابی راوہ اور از والد خود از نافع کی سند سے کی ہے، اس کے ایک راوی ابو رواضعیف ہیں۔ علامہ ذہبی<sup>(۱۱)</sup> کہتے ہیں کہ ابو حاتم نے ان کو صدوق اور شبہ بیدار کہا ہے، احمد نے انھیں صالح الحدیث کہا ہے۔ ایک قول یہ ہے کہ ابو رواذ مرچید فرقہ سے تعلق رکھتے تھے، ابن جنید نے بھی ضعیف کہا ہے۔

### حدیث (۳۵۷)

عبیدہ ملکی نے حضور اکرم ﷺ سے نقل کیا ہے کہ قرآن والو! قرآن شریف سے نکیہ نہ لگاؤ اور اس کی تلاوت شب و روز ایسی کرو؛ جیسا کہ اس کا حق ہے۔ کلام پاک کی اشاعت کرو اور اس کو اچھی آواز سے پڑھو اور اس کے معانی میں تمہارے کرو؛ تاکہ تم قلم ح کو پہونچو اور اس کا بدلہ دنیا میں طلب نہ کرو کہ آخرت میں اس کے لئے بڑا اجر و بدلہ ہے۔ (ضعیف)

|                        |                  |                                     |                      |
|------------------------|------------------|-------------------------------------|----------------------|
| ۱۔ مجمع الزوائد ۱/۲۵۵  | ۲۔ کتاب محل ۲/۷۸ | ۳۔ میزان الاعتدال ۱۰۲۳۳             | ۴۔ فضائل قرآن ص ۱۱۲  |
| ۵۔ حلیۃ الاولیاء ۱/۱۹۷ | ۶۔ الکامل ۱۹۲۱/۵ | ۷۔ شعب الایمان ۳/۵۷۹ حدیث نمبر ۱۸۵۹ | ۸۔ تاریخ بغداد ۱/۱۱۲ |
| ۹۔ مستدرک ح ۱/۱۹۹      | ۱۰۔ ترمذی ۱۱۶    | ۱۱۔ میزان الاعتدال ۵۱۰              | ۱۲۔ فضائل قرآن ص ۲۸  |

حدیث (۳۵۸)

عبدالرحمن بن عوفؓ حضور اقدس ﷺ سے نقل کرتے ہیں کہ تین چیزیں قیامت کے دن عرش کے نیچے ہوں گی۔ ایک کلام پاک کہ جھگڑے گاہندوں سے قرآن پاک کے لئے ظاہر ہے اور باطن ہے، دوسری چیز امانت اور تیسری رشتہ داری جو پکارے گی کہ جس شخص نے مجھ کو جو اللہ اس کو اپنی رحمت سے ملادے اور جس نے مجھ کو توڑا، اللہ اپنی رحمت سے اس کو جدا کر دے۔ (ضعیف) (۳)

تخریج

اس حدیث کی تخریج محمد بن نصرؒ نے ”قیام اللیل“ میں ہے، ابوالفتحؒ اور عقیلیؒ (۵) حکیم ترمذیؒ (۶) اور بنحوئیؒ (۷) نے کثیر بن عبداللہؒ یشکری از حسن بن عبدالرحمنؒ کی سند سے کی ہے۔ سیوطیؒ (۸) نے اس حدیث کے حسن ہونے کا اشارہ دیا ہے۔ علامہ مٹاویؒ (۹) کہتے ہیں کہ اس حدیث میں کثیر بن عبداللہ یشکری متکلم فید ہیں۔ عقیلیؒ (۱۰) کہتے ہیں کہ کثیر بن عبداللہ یشکری از حسن بن عبدالرحمنؒ بن عوفؒ کی روایت صحیح نہیں۔ رحم اور امانت سے متعلق اس کے علاوہ طریق سے سند جید سے مروی ہے؛ البتہ جس روایت میں قرآن کو بھی شامل کیا گیا ہے، وہ غیر محفوظ ہے۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ رحم والی روایت کے کئی شواہد ہیں؛ جیسے حضرت انس، ابوسلمہ بن عبد الرحمن، ابو ہریرہ اور عمرو بن عاص رضی اللہ عنہم کی روایات جن کی تخریج بغوی<sup>(۱)</sup> نے کی ہے، بغوی کے نزدیک عبداللہ بنکری اور مزنی ایک ہیں۔ (۲)

|                 |                   |                 |                |
|-----------------|-------------------|-----------------|----------------|
| ۱۔ شعبہ الاموال | ۲۔ ایڈیٹر مسلمان  | ۳۔ مجمع الزوائد | ۴۔ تفصیل قرآن  |
| ۵۔ کتاب الفقہ   | ۶۔ کتاب الخوارزمی | ۷۔ شرح لفظ      | ۸۔ جامع الفقہ  |
| ۹۔ فیض الفقہ    | ۱۰۔ کتاب الفقہ    | ۱۱۔ شرح لفظ     | ۱۲۔ جامع الفقہ |

## حدیث (۳۵۹)

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا حضور اقدس ﷺ کا یہ ارشاد نقل کرتی ہیں کہ ہر چیز کے لئے کوئی شرافت و افتخار ہوا کرتا ہے، جس سے وہ فقہ خر کیا کرتا ہے، میری امت کی رونق اور افتخار قرآن شریف ہے۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابونعیم (۲) نے ابوہریرہ بن الحسن از احمد بن اسحاق خشاب رقی از رزق ابو القاسم حمصی از حکم بن عبد اللہ ابی از زہری از سعید بن مسیب کی سند سے کی ہے۔

## حدیث (۳۶۰)

حضور اقدس ﷺ کی خدمت میں ایک مرتبہ تین کافر حاضر ہوئے اور پوچھا کہ اے محمد (ﷺ)! تم اللہ کے ساتھ کسی دوسرے کو معبود نہیں جانتے (نہیں مانتے) حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: ”لا اله الا اللہ“ (نہیں کوئی معبود اللہ کے سوا) اس کلمہ کے ساتھ میں معبود ہوا ہوں اور اس کی طرف لوگوں کو بلاتا ہوں، اسی بارے میں آیت، ”قل اي شيعي اكبر شهادة الحج“ نازل ہوئی۔ (ضعیف) (۳)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ابی حاتم (۴) نے محمد بن عباس مولیٰ بنو ہاشم از ابو خسان محمد بن عمرو زنج از سلمہ از ابن اسحاق کی سند سے کی ہے، اس حدیث کے ایک راوی محمد بن ابی محمد کے تعلق سے ذہبی (۵) کہتے ہیں کہ انھوں نے سعید بن جبیر اور دیگر صحابہ سے روایت کیا ہے اور یہ غیر معروف ہیں؛ نیز انھوں نے اسحاق سے بھی روایت کیا ہے۔ امام ذہبی (۶) کہتے ہیں کہ یہ قابلِ اعتماد راوی ہیں۔ حافظ ابن حجر (۷) نے انھیں مجہول قرار دیا ہے۔ ابن حبان (۸) نے انھیں ثقہ راویوں میں ذکر کیا ہے۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ اس حدیث کی سند میں ابن اسحاق کا عصبہ ہے۔

۱۔ فضائل قرآن ص ۲۸۔ ح صدیۃ الاولیاء ۱/۳۷۵۔ ح فضائل ذکر ص ۸۳۔ ح تعمیر ابن ابی حاتم ۱۳۷۲/۲ حدیث نمبر ۱۶۸۔

۲۔ میزان الاعتدال ۸۱۲۔ ح انکشاف ۵۱۳۔ ح تقریب ۹ ج ۶۔ ۶۲۔ ح الثقات ۳۲۲۔

# کتاب العلم

حدیث (۳۶۱)

ابو ذرؓ کہتے ہیں کہ حضور اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ اے ابو ذر! اگر تو صبح کو چاکر ایک آیت کلام اللہ شریف کی سیکھ لے، تو نوافل کی سورکعات سے افضل ہے اور اگر ایک باب علم کا سکھائے خواہ اس وقت وہ معمول بہ ہو یا نہ ہو، تو ہزار رکعت نفل پڑھنے سے بہتر ہے۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن ماجہ (۲) نے عباس بن عبد اللہ واسطی از عبد اللہ بن غالب عبادانی از عبد اللہ بن زیاد بخرائی از علی بن زید از سعید بن مسیب کی سند سے کی ہے۔ منذری (۳) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابن ماجہ نے سند حسن کے ساتھ روایت کیا ہے۔ بصری (۴) کہتے ہیں کہ حدیث کے راوی علی بن زید اور عبد اللہ بن زیاد کے ضعف کے سبب یہ حدیث ضعیف ہے، ترمذی میں اس کی ایک شاہد ابن عباس رضی اللہ عنہما کی روایت ہے، ترمذی نے اسے غریب کہا ہے، ترمذی میں ایک اور شاہد ابو امامہؓ کی حدیث ہے، جس کو انھوں نے حسن غریب قرار دیا ہے۔ متقی (۵) نے اس حدیث کو حاکم کی طرف منسوب کیا ہے۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: حدیث کے راوی عبد اللہ بن زیاد کے تعلق سے ذہبی (۶) کہتے ہیں کہ میں نہیں جانتا کہ وہ کون ہے؛ البتہ ذہبی (۷) نے ان سے متعلق سکوت اختیار کیا ہے۔ حافظ بن حجر (۸) کہتے ہیں کہ بخرائی بصری مستور ہیں۔

حدیث (۳۶۲)

حضور ﷺ کا ارشاد ہے کہ جو شخص میری امت کے لئے ان کے دینی امور میں چالیس حدیثیں محفوظ کرے گا، حق تعالیٰ شانہ اس کو قیامت میں عالم اٹھائے گا اور میں اس کے لئے سفارشی اور گواہ بنوں گا۔ (ضعیف) (۹)

۱۔ تصانیق قرآن ص ۴۸۔ ج سنن ابن ماجہ ۲۱۹۔ ج الترغیب والترہیب ۲۵۵/۲۔ ج البدائع ۳۸۱۔ ج کنز العمال ۳۴۳۳۔  
۲۔ میراں، ج ۱ ص ۳۲۴۔ ج انکشاف ۲۴۲۹۔ ج تخریب الجذع ۳۲۲۸۔ ج تصانیق قرآن ص ۵۰۔

## تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن حبان (۱) ابن عدی (۲) تمام (۳) ابن عبد البر (۴) رافعی (۵) ابن جوزی (۶) خطیب بغدادی (۷) اور بکری (۸) نے اسحاق بن فضیح از ابن جریج از عطاء کی سند سے کی ہے

- |                                  |                            |                   |                         |
|----------------------------------|----------------------------|-------------------|-------------------------|
| ۱۔ کتاب المکر و المین ۱/۳۳۱۔     | ۲۔ الکامل ۱/۳۲۳۔           | ۳۔ ح الفوائد ۱۰۰۔ | ۴۔ جامع بیان العلم ۲۰۸۔ |
| ۵۔ التذوین فی اخبار خزائن ۲/۱۶۵۔ | ۶۔ کتاب اعلل الاستماع ۱۷۵۔ | ۷۔ اشرف ۳۱۔       | ۸۔ الاربعین ص ۳۱۰، ۳۰۔  |

# کتاب المناقب

حدیث (۳۶۳)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام سے نسیا ناجب و مغرر سرزد ہوگئی (جس کی وجہ سے دنیا میں بھیج دیئے گئے) تو ہر وقت روتے تھے اور دعا و استغفار کرتے رہتے تھے، ایک مرتبہ آسمان کی طرف منہ کیا اور عرض کیا: یا اللہ! محمد (ﷺ) کے وسیلہ سے تجھ سے مغفرت چاہتا ہوں، وحی نازل ہوئی کہ محمد (ﷺ) کون ہیں؟ (جن کے واسطے سے تم نے استغفار کی عرض کیا: کہ جب آپ نے مجھے پیدا کیا تھا، تو میں نے عرش پر لکھا ہوا دیکھا تھا "لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ" تو میں سمجھ گیا تھا کہ محمد (ﷺ) سے اونچی بستی کوئی نہیں ہے، جن کا نام آپ نے اپنے نام کے ساتھ رکھا۔ وحی نازل ہوئی کہ وہ خاتم النبیین ہیں، تمہاری اولاد میں سے ہیں؛ لیکن وہ نہ ہوتے تو تم بھی پیدا نہ کئے جاتے۔ (بہت ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج طبرانی (۲) بیہقی (۳) حاکم (۴) اور ابن عساکر نے عبد اللہ بن مسلم فہری از اسماعیل بن مسلمہ از عبد الرحمن بن زید بن اسلم کی سند سے کی ہے۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کی روایت کرنے میں عبد الرحمن بن زید بن اسلم متفرد ہیں اور یہ ضعیف ہیں۔ بیہقی (۵) کہتے ہیں کہ اس حدیث کی سند میں ایسے رواۃ ہیں، جن کو میں نہیں جانتا۔ ابن عدی (۶) عقیلی (۷) اور ابن حبان (۸) نے عبد الرحمن بن زید بن اسلم کے حالات زندگی بیان کئے ہیں۔

حدیث (۳۶۴)

ام المؤمنین حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا کی خدمت میں کسی شخص نے گوشت کا ایک ٹکڑا (پکا ہوا) ہدیہ کے طور پر پیش کیا؛ چونکہ حضور اقدس ﷺ کو گوشت کا بہت شوق تھا؛ اس لئے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا: کہ اس کو اندر

۱۔ تفاسیر ذکر ص ۹۱۔ ج ۱۱ صفحہ ۸۲/۲، حکم ۳۵۱۸ (مجمع)۔

۲۔ الدلائل ۴۸۸/۵۔

۳۔ ج ۱ صفحہ ۲۱۵/۲۔

۴۔ کتاب فضائل ص ۳۲۱/۲۔

۵۔ کتاب المعجزات ص ۵۷/۲۔

۶۔ مجمع الزوائد ۲۵۳/۸۔



رکھ دے، شاید کسی وقت حضور ﷺ تناول فرمائیں، خادمہ نے اس کو اندر طاق میں رکھ دیا اس کے بعد ایک سائل آیا اور دروازہ پر کھڑے ہو کر سوال کیا کہ کچھ اللہ کے واسطے دے دو، اللہ جل شانہ تمہارے یہاں برکت فرمائے، گھر میں سے جواب ملا: اللہ تعالیٰ تجھے برکت دے۔ (یہ اشارہ تھا کہ کوئی چیز دینے کے لئے موجود نہیں ہے) وہ سائل تو چلا گیا، اتنے میں حضور اقدس ﷺ تشریف لائے اور ارشاد فرمایا: کہ ام سلمہ (رضی اللہ عنہا) میں کچھ کھانا چاہتا ہوں کوئی چیز تمہارے یہاں ہے؟ حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا نے خادمہ سے فرمایا کہ جاؤ وہ گوشت حضور ﷺ کی خدمت میں پیش کرو، وہ اندر گئیں اور چاکر دیکھا کہ طاق میں گوشت تو ہے نہیں سفید پتھر کا ایک ٹکڑا رکھا ہوا ہے (حضور ﷺ کو واقعہ معلوم ہوا تو) حضور ﷺ نے فرمایا کہ تم نے وہ گوشت چونکہ سائل (فقیر) کو نہ دیا، اس لئے وہ گوشت پتھر کا ٹکڑا بن گیا۔ (ضعیف) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بیہقی (۲) نے جریری کے دو طریق سے کی ہے، علی بن عامر نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام پر اس حدیث کو موقوف کیا ہے اور خارجہ نے ام سلمہ رضی اللہ عنہا تک مرفوع کیا ہے دونوں سندوں میں حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کے آزاد کردہ غلام مچھولی ہیں اور خارجہ بن مصعب ضعیف ہیں۔

# کتاب الزہد

حدیث (۳۶۵)

حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ جس شخص کے پاس اتنا مال ہو، جو حج کر سکے اور حج نہ کرے، یا اتنا مال ہو، جس پر زکوٰۃ واجب ہو اور زکوٰۃ ادا نہ کرے، تو مرتے وقت دنیا میں مزید رہنے کی تمنا کرے گا۔ حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہما کے شاگردوں نے پوچھا کہ شاید یہ خیر کافروں سے متعلق ہو، تو ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا کہ میں ایک آیت قرآنی کی تلاوت کرتا ہوں، پھر انھوں نے ”یا ایہا الذین آمنوا لا تلہکم اموالکم“ سے ”واکن من الصالحین“ تک تلاوت فرمائی۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج عبد بن حمید (۲) ترمذی (۳) ابن عدی (۴) اور طبرانی (۵) نے ثوری الزبکی بن ابی حیدر از ضحاک کے دو طریق سے کیا ہے۔ ترمذی (۶) نے ایک اور طریق سے تخریج کی ہے، سند یوں ہے: ”عبد بن حمید از جعفر بن عون از ابو جناب کلبی از ضحاک از ابن عباس“ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابو جناب از ضحاک از ابن عباس کی سند سے ایک سے زائد راویوں نے اسی طرح روایت کیا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ عنہما کے قول کے طور پر روایت کی ہے، مرفوع نہیں کیا۔ یہ روایت عبد الرزاق کی روایت سے زیادہ صحیح ہے، سند کے راوی ابو جناب کا نام یحییٰ بن ابی حیدر ہے اور یہ فرق حدیث میں قوی نہیں ہیں۔ امام ذہبی (۷) یحییٰ بن قطان کا قول نقل کرتے ہیں کہ میں ان سے روایت کرنا حلال نہیں سمجھتا، نسائی اور دارقطنی رحمہما اللہ نے انھیں ضعیف کہا ہے۔ ابو زرہ کہتے ہیں کہ یہ صدوق ہیں؛ لیکن تدلیس کرتے ہیں۔ امام ذہبی (۸) کہتے ہیں: نسائی اور دیگر نے ان کے بارے میں کہا ہے کہ وہ قوی نہیں ہیں۔ حافظ ابن حجر (۹) کہتے ہیں کہ محدثین نے کثرت تدلیس کے سبب انھیں ضعیف قرار دیا ہے۔

۱۔ فضائل ص ۳۰۔ ۲۔ مسند عبد بن حمید ۹۴۲۔ ۳۔ سنن ترمذی ۳۳۱۶۔ ۴۔ الکامل ۶/۷۰۷۔ ۵۔ معجم کبیر ۱۱/۱۱۳/۱۱۵۱۱۳۶۔ ۶۔ سنن ترمذی ۳۳۱۶۔ ۷۔ میزان ۱۱/۱۱۳۔ ۸۔ تفسیر ۱۱/۱۱۳۔ ۹۔ تفسیر ۱۱/۱۱۳۔

۱۰۔ سنن ترمذی ۳۳۱۶۔ ۱۱۔ میزان ۱۱/۱۱۳۔ ۱۲۔ الکامل ۶/۷۰۷۔ ۱۳۔ تفسیر ۱۱/۱۱۳۔ ۱۴۔ تفسیر ۱۱/۱۱۳۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ شحاک کا ابن عباس رضی اللہ عنہما سے سماع ثابت نہیں ہے، لہذا سند میں انقطاع ہے، یہ حدیث مرفوعہ اور موقوف دونوں طرح روایت کی گئی ہے۔ امام ترمذی نے موقوف کو ترجیح دی ہے۔

حدیث (۳۶۶)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ سمجھدار شخص وہ ہے جو اپنے نفس کو اللہ کی رضا کے کاموں میں مطیع بنائے اور مرنے کے بعد کام آنے والے اعمال کرے اور عز (یعنی وقوف) وہ شخص ہے جو نفس کی خواہشوں کی اتباع کرے اور اللہ تعالیٰ سے اُمید باندھے رکھے۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج عبد اللہ بن مبارک (۲) اور انہی کی سند سے احمد (۳) طبرانی (۴) ترمذی (۵) طبرانی (۶) حاکم (۷) ابویہ (۸) قضا عی (۹) بیہقی (۱۰) اور خطیب بغدادی (۱۱) نے کی ہے۔ سند یوں ہے: ابو بکر بن ابی مریم از ضمیرہ بن حبیب۔

|                      |  |                        |                      |
|----------------------|--|------------------------|----------------------|
| ۱۔ فضائل صدقات ص ۳۳۳ | ۲۔ کتاب الزہد، ۱۷۱                       | ۳۔ مع سند محمد، ۱۲۳    | ۴۔ حلی کی ۱۱۱۲       |
| ۵۔ سنن ترمذی، ۲۳۵۹   | ۶۔ معجم کبیر، ۱۳۳، سند ابی یونس          | ۷۔ مع سند محمد، ۱۲۳    | ۸۔ مع سند محمد، ۱۲۳  |
| ۹۔ مع سند محمد، ۱۲۳  | ۱۰۔ سنن بیہقی، ۳۶۹/۳، شعب الایمان، ۱۰۵۳۴ | ۱۱۔ تاریخ بغداد، ۵۰/۱۲ | ۱۲۔ مع سند محمد، ۱۲۳ |

# کتاب الفتن

حدیث (۳۶۷)

نبی کریم ﷺ کا ارشاد ہے کہ بنی اسرائیل میں سب سے پہلا تنزل اس طرح شروع ہوا کہ ایک شخص کسی دوسرے سے ملتا اور کسی ناجائز بات کو کرتے ہوئے دیکھتا تو اس کو منع کرتا کہ دیکھ اللہ سے ڈر ایسا نہ کر؛ لیکن اس کے نہ ماننے پر بھی وہ اپنے تعلقات کی وجہ سے کھانے پینے اور نشست و برخاست میں ویسا ہی برتاؤ کرتا؛ جیسا کہ اس سے پہلے تھا، جب عام طور پر ایسا ہونے لگا، تو اللہ تعالیٰ نے بعضوں کے قلوب کو بعضوں کے ساتھ خلط کر دیا (یعنی نافرمانوں کے قلوب جیسے تھے ان کی نحوست سے فرمانبرداروں کے قلوب بھی ویسے ہی کر دیئے) پھر ان کی تائید میں کلام پاک کی آیتیں "لعن اللہین کفروا" سے "فاسقون" تک پڑھیں! اس کے بعد حضور ﷺ نے بڑی تاکید سے یہ حکم فرمایا کہ امر بالمعروف اور نہی عن المنکر کرتے رہو، ظالم کو ظلم سے روکتے رہو اور اس کو حق بات کی طرف کھینچ کر لاتے رہو۔ (اس کی سند منقطع ہے) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج احمد (۲) ابوداؤد (۳) ترمذی (۴) ابن ماجہ (۵) طبری (۶) اور امام طبرانی (۷) نے علی بن بذیمہ از ابو عبیدہ کے دو طریق سے کیا ہے۔ منذری کہتے ہیں کہ ابو عبیدہ بن عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا اپنے والد سے سماع ثابت نہیں ہے؛ نیز اس حدیث کی تخریج ترمذی (۸) ابن ماجہ (۹) اور طبری (۱۰) نے سفیان ثوری از علی بن بذیمہ از ابو عبیدہ کی سند سے کی ہے، اس سند میں عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ کا ذکر نہیں ہے، جس کے سبب انقطاع پیدا ہو جاتا ہے؛ نیز اس حدیث کی تخریج طبری (۱۱) نے علی بن ہبل رحلی از موطا بن اسماعیل از سفیان ثوری از علی بن بذیمہ از ابو عبیدہ کی سند سے کی ہے۔

|                        |                               |                                    |                      |
|------------------------|-------------------------------|------------------------------------|----------------------|
| ۱۔ فضائل تبلیغ ص ۱۰۶۔  | ۲۔ مسند احمد: ۳۹۱/۱۔          | ۳۔ سنن ابوداؤد: ۲۳۳۲۔              | ۴۔ سنن ترمذی: ۳۰۳۸۱۔ |
| ۵۔ سنن ابن ماجہ: ۴۰۰۶۔ | ۶۔ تفسیر طبری: ۱۴۳۰۷۔         | ۷۔ معجم کبیر: ۱۰۲۶۳، ۱۰۲۶۶، ۱۰۲۶۷۔ | ۸۔ سنن ترمذی: ۳۰۳۸۱۔ |
| ۹۔ سنن ابن ماجہ: ۴۰۰۶۔ | ۱۰۔ تفسیر طبری: ۱۴۳۱۱، ۱۴۳۰۹۔ | ۱۱۔ تفسیر طبری: ۱۴۳۰۸۔             |                      |

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میرا (مؤلف) گمان یہ ہے کہ ابو عبیدہ نے مسروق سے روایت کیا ہے، پھر مسروق نے عبداللہ بن مسعودؓ سے روایت کیا، اس حدیث کی شاہد طبرانی میں ابو موسیٰ کی حدیث ہے۔ امام بیہقی (۱) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کے رجال صحیح کے رجال ہیں۔

## کتاب القیامۃ

حدیث (۳۶۸)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد نقل کیا گیا کہ قیامت کے دن آدمی ایسا (ذلیل ضعیف) لایا جائے گا؛ جیسا کہ بھیڑ کا بچہ ہوتا ہے اور اللہ جل جلالہ کے سامنے کھڑا کیا جائے گا، ارشاد ہوگا کہ میں نے تجھے مال عطا کیا حشم خدم دیئے تجھ پر نعمتیں برسائیں، تو نے ان سب انعامات میں کیا کارگزاری کی، وہ عرض کرے گا: کہ میں نے خوب مال جمع کیا، اس کو (اپنی کوشش سے) بہت بڑھایا اور جتنا شروع میں میرے پاس تھا، اس سے بہت زیادہ کر کے چھوڑ آیا، آپ مجھے دنیا میں واپس کر دیں، میں وہ سب آپ کی خدمت میں حاضر کر دوں۔ ارشاد ہوگا: مجھے تو وہ بتا جو تو نے زندگی میں (ذخیرہ کے طور پر آخرت کے لئے) آگے بھجوا ہوا، وہ پھر اپنا کلام دہرائے گا کہ میرے پروردگار میں نے اس کو خوب جمع کیا اور خوب بڑھایا اور جتنا شروع میں تھا، اس سے بہت زیادہ کر کے چھوڑ آیا، آپ مجھے دنیا میں واپس کر دیں، میں وہ سب لے کر حاضر ہوں (یعنی خوب صدقہ کروں تاکہ وہ سب یہاں میرے پاس آجائے) چونکہ اس کے پاس کوئی ذخیرہ ایسا نہ لکھے گا، جو اس نے اپنے لئے آگے بھیج دیا ہو؛ اس لئے اس کو جہنم میں پھینک دیا جائے گا۔ (ضعیف) (۱)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ترمذی (۲) نے سوید بن نصر از ابن المبارک از اسماعیل بن مسلم از حسن از قتادہ کی سند سے کی ہے، امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ایک سے زائد راویوں نے روایت کیا ہے؛ لیکن مرفوع نہیں ہے۔ امام بیہقی (۳) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ابو یعلیٰ نے روایت کیا ہے اور اس کی سند میں کئی راوی مدلس ہیں۔ اس حدیث کی ایک شاہد ابو سعید بن ابی نضلہ کی روایت ہے، جس کی تخریج امام احمد (۴) ترمذی (۵) اور ابن ماجہ (۶) نے کی ہے۔ دوسری شاہد ابو ہریرہ کی روایت ہے، جس کی تخریج امام مسلم (۷) اور ابن ماجہ (۸) نے کی ہے۔

۱۔ فضائل صدقات ص/ ۱۶۸۔ ۲۔ سنن ترمذی ۳۳۲۴۔ ۳۔ مجمع الزوائد ۱۰/ ۳۲۱۔ ۴۔ ح صحیح مسلم ۳/ ۳۶۶/ ۳۵۰۔

۵۔ سنن ترمذی ۳۱۵۲۔ ۶۔ سنن ابن ماجہ ۳۳۳۳۔ ۷۔ صحیح مسلم ۲۹۸۵۔ ۸۔ سنن ابن ماجہ ۳۳۰۲۔

## حدیث (۳۶۹)

حضور اقدس ﷺ دولت کدہ میں تھے کہ آیت ”واصبر نفسك الخ“ نازل ہوئی، جس کا ترجمہ یہ ہے (اپنے آپ کو ان لوگوں کے پاس بیٹھنے کا پابند کیجئے جو صبح و شام اپنے رب کو پکارتے ہیں۔) حضور اقدس ﷺ اس آیت کے نازل ہونے پر ان لوگوں کی تلاش میں نکلے، ایک جماعت کو دیکھا کہ اللہ کے ذکر میں مشغول ہے، بعض لوگ ان میں بکھرے ہوئے بالوں والے ہیں اور خشک کھالوں والے اور صرف ایک کپڑے والے ہیں (کہ سچے بدن ایک لنگی صرف ان کے پاس ہے) جب حضور ﷺ نے ان کو دیکھا، تو ان کے پاس بیٹھ گئے اور ارشاد فرمایا کہ تمام تعریفیں اللہ ہی کے لئے ہیں، جس نے میری امت میں ایسے لوگ پیدا فرمائے کہ خود مجھے ان کے پاس بیٹھنے کا حکم ہے۔ (اس کی سند معلول ہے) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج طبری (۲) نے ربیع بن سلیمان از ابن وہب از اسامہ بن زید از ابو حازم کی سند سے کی ہے۔

## طبری کی سند کے بارے میں صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ سند میں مذکور اسامہ بن زید سے اسامہ بن زید لٹھی مراد ہیں۔ مسلم نے اسامہ سے ابن وہب کا پورا نسخہ روایت کیا ہے، جن میں کی اکثر روایتیں شواہد ہیں، یا پھر انھوں نے دوسری روایت کے ساتھ مل کر ذکر کیا ہے، اسامہ بن زید کے تعلق سے نسائی اور دیگر نے کہا ہے کہ وہ قوی نہیں ہیں، اس بات کی صراحت ذہبی (۳) نے کی ہے۔ حافظ ابن حجر (۴) کہتے ہیں کہ وہ صدوق ہیں؛ لیکن انھیں وہم ہوتا ہے۔

عبدالرحمن بن سہل بن حنیف انصاری کے سلسلہ میں مزنی (۵) سہل بن حنیف کے ترجمہ میں لکھتے ہیں کہ ”ان سے ان کے لڑکے عبداللہ نے روایت کیا ہے، انھیں عبدالرحمن بن سہل بن حنیف کہا جاتا ہے۔ حافظ ابن حجر (۶) کہتے ہیں کہ عبداللہ بن حنیف کا اپنے والد سے اور ان سے عبداللہ بن محمد بن عقیل کی روایت مشہور نہیں ہے۔“

## حدیث مذکور کے بارے میں صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ: حاکم نے ان کی حدیث کو صحیح قرار دیا ہے، لیکن ابن حبان ”ثقات“ میں میں نے ان

کا ذکر نہیں دیکھا، جبکہ وہ ان کی شرط پر ہیں۔ ذہبیؒ (۱) کہتے ہیں کہ انھوں نے محمد عربیؐ کا ذور پایا ہے۔ ابن مندہؒ کہتے ہیں کہ وہ نبیؐ کے زمانہ میں پیدا ہو چکے تھے۔ ابن الاثیرؒ کہتے ہیں کہ صحیح یہ ہے کہ عبد اللہ نے اپنے والد سے روایت کی ہے، اس بات کو حافظ ابن حجرؒ نے نقل کیا ہے۔ (۲)

### حدیث (۳۷۰)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ قیامت کے دن ایک آواز دینے والا آواز دے گا کہ عقلمند لوگ کہاں ہیں؟ لوگ پوچھیں گے کہ عقل مندوں سے کون مراد ہیں؟ جواب ملے گا: وہ لوگ جو اللہ کا ذکر کرتے تھے، کھڑے اور بیٹھے اور لیٹے ہوئے (یعنی ہر حال میں اللہ کا ذکر کرتے تھے) اور آسمانوں اور زمینوں کے پیدا ہونے پر غور کرتے تھے اور کہتے تھے کہ یا اللہ! آپ نے یہ سب بے فائدہ تو پیدا کیا ہی نہیں، ہم آپ کی تسبیح کرتے ہیں، آپ ہم کو جہنم کے عذاب سے بچا لیجئے! اس کے بعد ان لوگوں کے لئے ایک جہنم اپنایا جائے گا، جس کے پیچھے یہ سب جائیں گے اور ان سے کہا جائے گا کہ ہمیشہ کے لئے جنت میں داخل ہو جاؤ۔ (میں اس حدیث کے بعض رجال سے واقف نہیں ہو سکا) (۳)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج اصہبائی (۴) نے ابو الحسن سبط ابی بکر بن ابی علی از ابو بکر بن مردیہ از عثمان بن محمد بصری از امیہ بن محمد باعلی از محمد بن یحییٰ از دی از ابو الیاس از والد خود از وہب بن منبہ کی سند سے کی ہے۔

### حدیث (۳۷۱)

حضرت عیسیٰؑ فرماتے ہیں کہ محمد ﷺ کی امت کے اعمال حشر کے ترازو میں اس لئے سب سے زیادہ بھاری ہوں گے کہ ان کی زبانیں ایک ایسے کلمہ کے ساتھ مانوس ہیں، جو ان سے پہلی امتوں پر بھاری تھا، وہ کلمہ "لا الہ الا اللہ" ہے۔ (میں اس کے بعض رجال سے واقف نہیں ہو سکا) (۵)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج اصہبائی (۶) نے ابو عمر عبد الوہاب از والد خود از عبد اللہ بن جعفر از والد خود از ابن حمید از جریر از

۱۔ التخریج: ۳۱۶/۱۔ ۲۔ الاسناد: ۵۰۲/۲-۵۹/۳۔ ۳۔ فضائل ذکر ص: ۵۱۔ ۴۔ الترغیب والترہیب: ۱/۲۷۷ حدیث نمبر ۶۳۰۔

۵۔ فضائل ذکر ص: ۸۲۔ ۶۔ الترغیب والترہیب: ۱/۱۲۲ حدیث نمبر ۳۹۳۔



لیٹ کی سند سے کی ہے۔

### حدیث (۳۷۲)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ جنت کے دروازے پر لکھا ہوا ہے: ”إِنِّي أَنَا اللَّهُ لَا إِلَهَ إِلَّا أَنَا لَا أُعَذِّبُ مَنْ قَالَهَا“ (میں ہی اللہ ہوں، میرے سوا کوئی معبود نہیں، جو شخص اس کلمہ کو کہتا رہے گا، میں اس کو عذاب نہیں دوں گا۔) (میں اس حدیث کی سند سے مطلع نہیں ہو سکا) (۱)

### تخریج

سیوطی (۲) نے اس حدیث کو ابوالشیخ کی طرف منسوب کیا ہے۔

### حدیث (۳۷۳)

ابن عباس رضی اللہ عنہما کہتے ہیں کہ حضرت جبریل علیہ السلام نے حضور اقدس ﷺ کو اطلاع دی کہ بہت سے فتنے ظاہر ہوں گے، حضور ﷺ نے دریافت فرمایا کہ اس سے غلامی کی کیا صورت ہے؟ انھوں نے کہا: کہ قرآن شریف۔ (چونکہ میں اس حدیث کی سند سے واقف نہیں ہو سکا اس لئے توقف اختیار کر رہا ہوں) (۳)

### تخریج

اس حدیث کی تخریج ترمذی (۴) نے کی ہے، یہ حضرت علی بن ابوطالب علیہ السلام کی طویل حدیث کا اختصار ہے، جس سے نزول جبریل علیہ السلام کے واقعہ کو حذف کر دیا گیا ہے۔ امام ترمذی کہتے ہیں کہ اس حدیث کو ہم اس کے علاوہ کسی اور سند سے نہیں جانتے اور اس کی سند مجہول ہے، اس حدیث کے ایک راوی حارث پر کلام کیا گیا ہے۔

### حدیث (۳۷۴)

حضرت علقمہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ جب ہماری جماعت حضور ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئی، تو حضور ﷺ نے ارشاد فرمایا: کہ تمہارے اسلام کی تکمیل اس میں ہے کہ تم اپنے اموال کی کوڑکوة ادا کرو۔ (اس حدیث کے یس جس راہ سے میں واقف نہیں ہو سکا) (۱)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بزار (۱) نے از بعض اصحاب خود از یحییٰ بن حمزہ بن کلثوم از علقمہ بن ناہیہ خزاعی از جد خود از والد خود کی سند سے کی ہے۔ بیہقی (۲) کہتے ہیں کہ اس کو بزار اور طبرانی رحمہما اللہ نے ”معجم کبیر“ میں روایت کیا ہے۔ ”معجم کبیر“ کے الفاظ یوں ہیں: ”ان من نعم“ لیکن ”معجم کبیر“ کی سند میں ایسے راوی ہیں، جن کی شناخت نہ ہو سکی۔

## صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ بزار کے شیخ کا نام مذکور نہیں ہے؛ لیکن طبرانی نے اس کے علاوہ طریق سے اس کی روایت کی ہے۔

حدیث (۳۷۵)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ: حاجی کی سفارش چار سو گھرانوں میں مقبول ہوتی ہے، یا یہ فرمایا کہ اس گھرانے میں سے چار سو آدمیوں کے بارے میں قبول ہوتی ہے۔ راوی کو شک ہو گیا کہ آپ ﷺ نے کیا الفاظ ارشاد فرمائے تھے اور یہ بھی فرمایا کہ حاجی اپنے گناہوں سے ایسا پاک ہو جاتا ہے؛ جیسا کہ پیدائش کے دن تھا۔ (اس حدیث کے بعض رجال سے میں واقف نہ ہو سکا) (۳)

## تخریج

اس حدیث کی تخریج بزار (۴) نے عمرو بن علی از ابو عامر از عبد اللہ بن یحییٰ بنی از سلمہ بن وہرام از رجل کی سند سے کی ہے۔ بیہقی (۵) کہتے ہیں کہ: اس میں رجل مبہول ہے، جس کا نام نہیں لیا گیا۔

حدیث (۳۷۶)

حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کہتے ہیں کہ مجھے میرے محبوب حضور ﷺ نے سات نصیحتیں کیں! جن میں سے چار یہ ہیں: ازل یہ کہ اللہ کا شریک کسی کو نہ بناؤ، چاہے تمہارے کھڑے کھڑے کر دیئے جائیں، یا تم جلا دیئے جاؤ، یا سولی پر چڑھا دیئے جاؤ۔ دوسری یہ کہ جان کر نماز نہ چھوڑو، جو جان بوجھ کر نماز چھوڑ دے، وہ مذہب سے نکل جاتا ہے۔ تیسری یہ کہ اللہ کی نافرمانی نہ کرو

کہ اس سے حق تعالیٰ ناراض ہو جاتے ہیں۔ چوتھے یہ کہ شراب نہ پیکر وہ ساری خطاؤں کی جڑ ہے۔ (میں اس کی سند سے مطلع نہ ہو سکا) (۱)

تخریج

پہلی (۲) کہتے ہیں کہ اس حدیث کو طبرانی اور دیگر محدثین نے دو ایسی سندوں سے روایت کی ہے، جس میں کوئی حرج نہیں۔

صاحب ”تحقیق المقال“ کی رائے

میں (مؤلف) کہتا ہوں کہ طبرانی کی کتاب کے مفقود حصہ میں حضرت عبادہ رضی اللہ عنہ کی یہ حدیث بھی ہے۔ حضرت ابو ذر رضی اللہ عنہ کی حدیث اس کی شاہد ہے۔

حدیث (۳۷۷)

حضور اقدس ﷺ کا ارشاد ہے کہ ہر عمل کے اللہ کے یہاں میوٹے کے واسطے حجاب ہوتا ہے، مگر ”لا الہ الا اللہ“ اور باپ کی دعاء بیٹے کے لئے، ان دونوں کے لئے کوئی حجاب نہیں۔ (ضعیف) (۳)

تخریج

اس حدیث کی تخریج ابن مردودہ نے کی ہے۔ (۳) سیوطی نے ”جامع صغیر“ میں اس حدیث کو ابن النجار کی جانب منسوب کیا ہے اور اس کے ضعیف ہونے کا اشارہ دیا ہے، اس حدیث کی ایک شاہد ابن عمر رضی اللہ عنہما کی روایت ہے، جس کی تردید نے تخریج کی ہے اور سیوطی نے ”جامع صغیر“ میں اس کی صحت کا اشارہ دیا ہے۔

## شریعہ بورڈ آف امریکہ بیک نظر

یہ بات روز روشن کی طرح عیاں ہے کہ علماء امت پر جو گرفتِ مذمہ داری اللہ رب العزت نے ڈالی ہے ہر علاقہ و مقام پر علماء اہل حق کا طبقہ اس میں حتی المقدور مصروف ہے۔ اسی طرح قوم و ملت کا درد رکھنے والے علماء کی ایک جماعت دیارِ غیر میں دینی، ملی، سماجی خدمات کے لیے استاذ الاساتذہ فقیہ العصر حضرت مولانا شاہ مفتی نوال الرحمن صاحب مدظلہ العالی کی نگرانی میں رحمتِ عالم فاؤنڈیشن کے تحت انتہائی موقر ادارہ ”شریعہ بورڈ آف امریکہ“ کے نام سے قائم کر کے مغرب و یورپ میں رہنے والے اہل ایمان کی خاص طور پر اور عمومی انداز میں پوری دنیا کے مسلمانوں کی رہبری کر رہا ہے۔ مختصر عرصے میں مختلف شعبہ جات کے تحت بتوفیقِ الہی ایک وسیع کام کیا ہے۔

### شعبہ جات

دارالافتاء۔ دارالقضاء۔ درس و تدریس۔ رویت ہلالِ کیمیٰ۔ سمیناروں کا انعقاد۔ معاشی مشاورت۔ شرعی ذبیحہ۔ نشر و اشاعت۔ سماجی خدمات۔

### دارالعلوم شکاگو

طلبہ و طالبات کی دینی تعلیم و تربیت کی غرض سے قائم شدہ جزوقتی و ہمہ وقتی ادارہ ہے جس سے الحمد للہ استفادہ جاری ہے۔ طالبات کی ایک جماعت بفضلہ تعالیٰ تحصیلِ علوم سے فارغ ہو چکی ہے اور ایک جماعت انشاء اللہ عنقریب فارغ ہونے والی ہے۔



طوبیٰ ریسرچ لائبریری

اسلامی اردو، انگلش کتب،

تاریخی، سفرنامے، لغات،

اردو ادب، آپ بیتی، نقد و تجزیہ

[toobaa-elibrary.blogspot.com](http://toobaa-elibrary.blogspot.com)